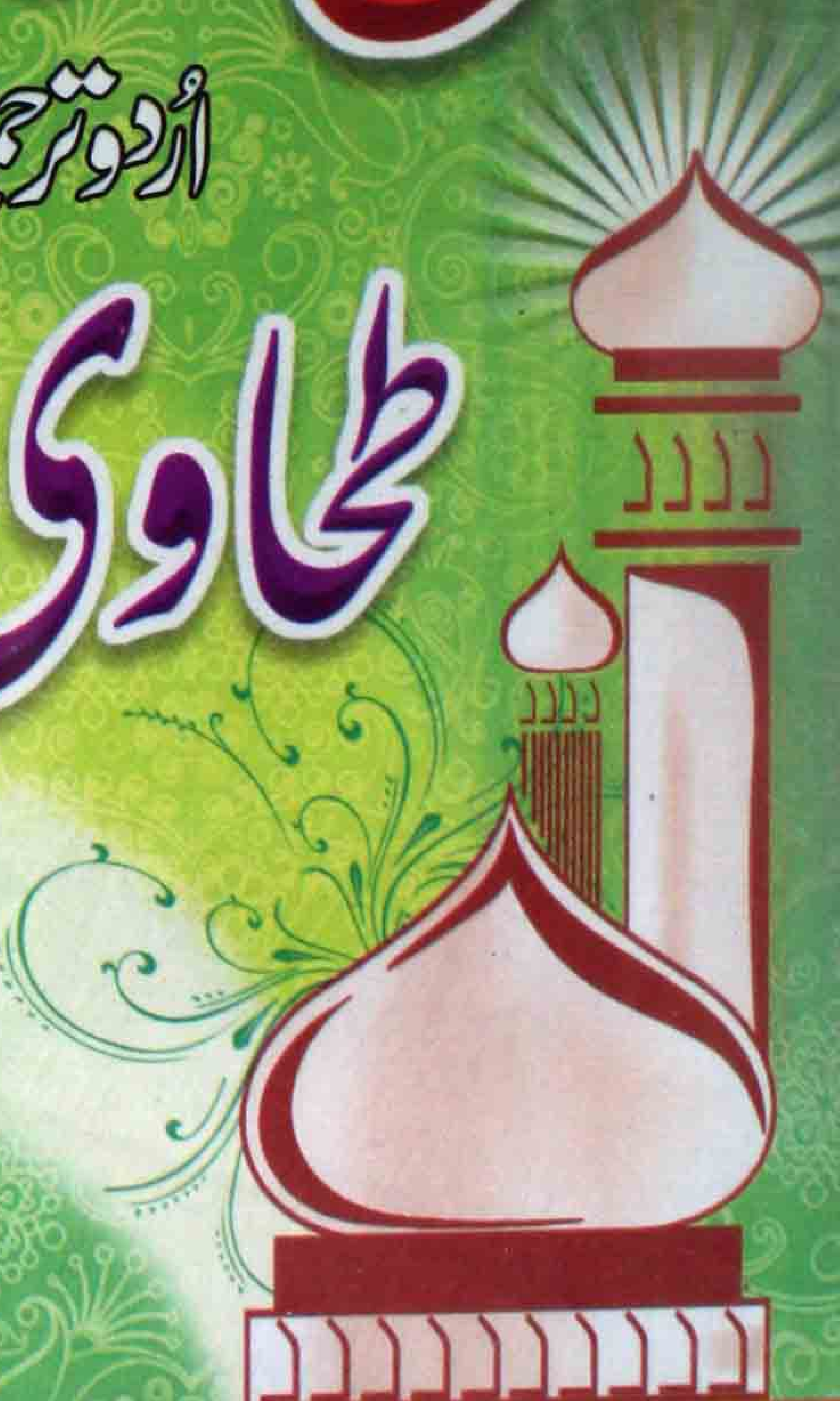
احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

# شرح معانی الآثار

اُردو ترجمہ

# طحاوی شریف



تصنیف

محدثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تلخیص

علامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بک سٹال

۳۸-اُردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

# شرح معانی الآثار

المعروف

# طحاوی شریف (عربی، اردو)

## مع خلاصۂ مضامین


تصنیف: محدّثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ـــــــ ۳۲۱ھ

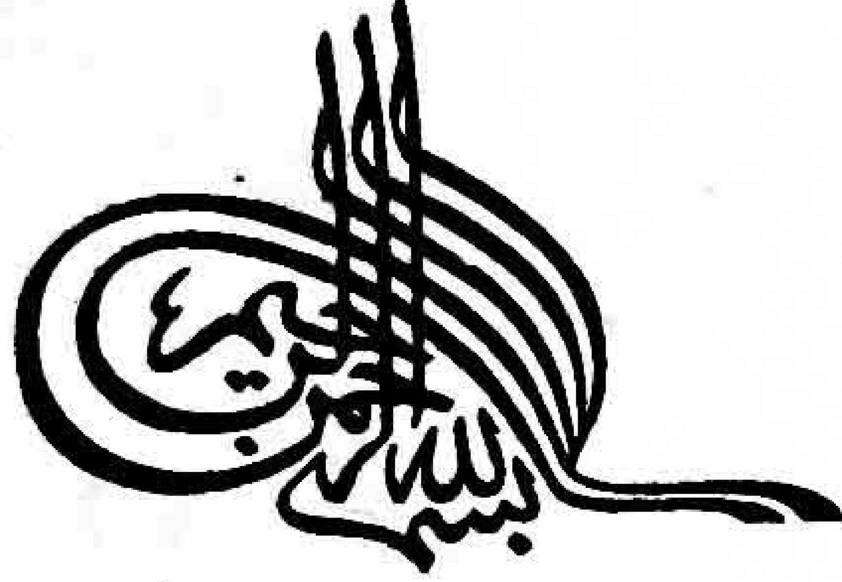
۸۵۳ء ـــــــ ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف



حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور



نام کتاب : شرح معانی الآثار (اُردو ترجمہ طحاوی شریف)
تصنیف : محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم : مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی
تصحیح : مولانا محمد طفیل (جلد اول)
: مولانا خادم حسین (جلد دوئم)
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طبع باراوّل : اکتوبر ۱۹۹۳ء
طبع باردوئم : صفر ۱۴۲۴ھ / اپریل ۲۰۰۳ء

تقسیم کار
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

HAMID & COMPANY®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۷۱۲۳۴۳۵-۷۳۱۲۱۷۳-۴۲-۰۹۲
فیکس نمبر ۷۲۲۴۸۹۹-۴۲-۰۹۲
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

# فہرست مضامین

## ۸۴ - بَابُ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ !

## صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والا

١- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ فِيْ خَلْفِ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

٢- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ زِيَادُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ فَاَقَامَنِيْ عَلٰى وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ بِالرَّقَّةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مقام رقہ میں حضرت وابصہ بن معبد کے سامنے لاکھڑا کیا اور فرمایا مجھ سے میرے باپ (وابصہ بن معبد) نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السُّحَيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ السُّحَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى صَلَاتَهٗ وَرَجُلٌ فَرْدٌ يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَصَلّٰى

حضرت عبدالرحمن بن علی بن شیبان سیحمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ وفد کے ایک رکن تھے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے نماز کو پورا کیا تو ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا نئے سرے سے نماز پڑھو صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ اِسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ۔

**فَذَهَبَ** قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ صَفٍّ مُنْفَرِدًا فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسَاءَ وَصَلَاتُهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ وَقَالُوْا لَیْسَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَا قُلْنَا وَذٰلِكَ اِنَّكُمْ رَوَیْتُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الَّذِیْ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ اَمْرُهٗ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ

وَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ اَمْرُهٗ بِذٰلِكَ لِمَعْنًی اٰخَرَ كَمَا اَمَرَ الَّذِیْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ یُّعِیْدَهَا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فِیْ حَدِیْثِ رِفَاعَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رض فَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلٰكِنَّهٗ لِمَعْنًی اٰخَرَ غَیْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ تَرْكُهٗ اِصَابَةَ فَرَائِضِ الصَّلٰوةِ فَیَحْتَمِلُ اَیْضًا مَا رَوَیْتُمْ مِنْ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِیْ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوةَ لَا لِاَنَّهٗ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَلٰكِنْ لِمَعْنًی اٰخَرَ كَانَ مِنْهُ فِی الصَّلٰوةِ وَفِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ مَعْنًی زَائِدٌ عَلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ فِیْ حَدِیْثِ وَابِصَةَ وَذٰلِكَ اِنَّهٗ قَالَ صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی صَلَاتَهٗ وَرَجُلٌ فَرْدٌ یُّصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ

---

ایک جماعت کا موقف ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے اس کی نماز باطل ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص نے غلطی کی لیکن اس کی نماز جائز ہے۔ وہ کہتے ہیں ان روایات میں ہمارے قول کے خلاف کوئی دلالت نہیں اور وہ اس لیے کہ تم نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو ہو سکتا ہے۔ آپ نے اسے صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہ حکم فرمایا ہو اور ممکن ہے کہ کسی دوسری وجہ سے حکم دیا ہو۔ جیسا کہ حضرت رفاعہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے اسے لوٹانے کا حکم دیا پھر دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا حتی کہ کئی بار ایسا کیا تو یہ اس لیے نہیں تھا کہ اس شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی اور وہ یہ کہ اس نے فرائض نماز میں کوتاہی کی۔ تو تمہاری روایت کردہ حدیث کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کا حکم دیا، میں یہ بھی احتمال ہے کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز میں کسی دوسری خرابی کی وجہ سے (لوٹانے کا) حکم فرمایا اور حضرت علی بن شیبان کی روایت میں حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے زائد معنی بھی پایا جاتا ہے وہ یہ کہ آپ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے نماز مکمل کی (دیکھا کہ) ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے۔ جب وہ نماز مکمل کر چکا تو فرمایا نئے سرے سے نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے اس شخص کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ صف کے

فَقَامَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ اِسْتَقْبِلْ فَاِنَّهُ
لَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ فَيَحْتَمِلُ اَنْ
يَكُوْنَ اَمَرَهُ اِيَّاهُ بِاِعَادَةِ الصَّلٰوةِ كَانَ
لِلْمَعْنَى الَّذِيْ وَصَفْنَا فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ
وَابِصَةَ وَاَمَّا قَوْلُهُ لَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ
الصَّفِّ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ
لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ وَكَالْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ
لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ وَ
لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُ اِذَا صَلّٰى كَذٰلِكَ كَانَ فِيْ
حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ قَدْ صَلّٰى صَلٰوةً
تُجْزِئُهُ وَلٰكِنَّهَا لَيْسَتْ بِمُتَكَامِلَةِ الْاَسْبَابِ
فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ لِاَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ
مَعَ الْاِمَامِ اِتِّصَالُ الصُّفُوْفِ وَسَدُّ الْفُرَجِ
هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ خَلْفَ الْاِمَامِ اَنْ
يَّفْعَلَ فَاِنْ قَصَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسَاءَ وَ
صَلَاتُهُ تُجْزِئُهُ وَلٰكِنَّهَا لَيْسَتْ بِالصَّلٰوةِ
الْمُتَكَامِلَةِ فِيْ فَرَائِضِهَا وَسُنَنِهَا فَقِيْلَ
لِذٰلِكَ لَا صَلَاةَ لَهُ اَيْ لَا صَلٰوةَ لَهُ مُتَكَامِلَةً
كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ
وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقَ
عَلَيْهِ وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ
لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَ
التَّمْرَتَانِ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَيْسَ هُوَ بِالْمِسْكِيْنِ
الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ اِذْ هُوَ يَسْاَلُ فَيُعْطٰى
مَا يَقُوْتُهُ وَيُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ
الَّذِيْ لَا يَسْاَلُ النَّاسَ وَلَا يَعْرِفُوْنَهُ
فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهِ فَنَفٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی تو یہاں اس بات
کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے اس بنیاد پر نماز لوٹانے
کا حکم فرمایا جو ہم نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان
کی اور آپ کا یہ فرمانا کہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی
اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بات "جس نے بسم اللہ
نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں" کی طرح ہو اور جیسے آپ نے فرمایا
مسجد کے پڑوسی کی نماز، مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی تو اس
کا یہ مطلب نہیں کہ جب وہ اس طرح پڑھے تو نہ پڑھنے والے
کے حکم میں ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ) وہ نماز پڑھ چکا جو اس کو
کفایت کرتی ہے۔ لیکن فرائض وسنن کے اسباب کے اعتبار
سے کامل نہیں۔ کیونکہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اسی طرح
کرنا چاہیے اگر اس میں کوتاہی کرے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن نماز
جائز ہوگی۔ البتہ فرائض وسنن کے اعتبار سے کامل نہ ہوگی۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں
جسے ایک یا دو کھجوریں لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کی پہچان نہ
ہو پس اسے صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا۔
تو اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص ایک یا دو کھجوروں کے ذریعے واپس
ہو جائے وہ مسکین نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شخص کامل
مسکین نہیں کیونکہ وہ مانگتا ہے پھر اس کو اس قدر دیا جاتا ہے جس
سے وہ ایک وقت کی روزی حاصل کرلے اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ
لے لیکن مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی وہ (محتاج ہیں)
معروف ہے تو لوگ اس کو دیتے ہیں۔ پس اس حدیث میں اس
مسکین کی نفی ہے جو اسباب احتیاج کے اعتبار سے کامل
مسکین نہیں۔ تو آپ کے اس فرمان میں کہ صف کے پیچھے تنہا
نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی، میں اس بات کا احتمال ہے
کہ اس کی نماز جائز تو ہے لیکن کامل نہ ہونے کے اعتبار سے
اس کی نفی فرمائی۔

مَنْ كَانَ مِسْكِيْنًا غَيْرَ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابَ الْمَسْكَنَةِ أَنْ يَكُوْنَ مِسْكِيْنًا فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا إِنَّمَا نَفٰى بِقَوْلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يَكُوْنَ مُصَلِّيًا لِأَنَّهٗ غَيْرُ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَدْ صَلّٰى صَلٰوةً تُجْزِئُهٗ۔

**فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ تَجِدُوْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْتُمْ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ۔

۴۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ زِيَادَ الْأَعْلَمَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَرَكَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَيْتُ إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِيْ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ أَنَا قَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

۵۔ **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

**قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَلَمْ

اگر کوئی معترض کہے کہ کیا تم اپنے اس قول پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات (روایت) پاتے ہو؟ تو اس سے کہا جائے گا ہاں۔

حضرت حسن البصری، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا تو میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کر لیا پھر صف کی طرف چلا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے صف سے باہر رکوع کیا فرماتے ہیں میں نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا اللہ تمہاری حرص میں اضافہ فرمائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

حضرت عفان بن مسلم فرماتے ہیں ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ، بواسطہ زیاد اعلم، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلٰوةِ فَلَوْ كَانَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ لَا تُجْزِئُهُ صَلَاتُهُ لَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَا خَلْفَ الصَّفِّ لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْهَا۔ أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مَكَانٍ قَذِرٍ أَنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ وَمَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ عَلٰى مَكَانٍ قَذِرٍ ثُمَّ صَارَ إِلٰى مَكَانٍ نَظِيْفٍ إِنَّ صَلَاتَهُ فَاسِدَةٌ فَكَانَ كُلُّ مَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَوْطِنٍ لَا يَجُوْزُ لَهُ فِيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِالصَّلٰوةِ فِيْهِ بِكَمَالِهَا لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ أَبِيْ بَكْرَةَ فِي الصَّلٰوةِ دُوْنَ الصَّفِّ دُخُوْلًا صَحِيْحًا كَانَتْ صَلٰوةُ الْمُصَلِّيْ كُلُّهَا دُوْنَ الصَّفِّ صَلٰوةً صَحِيْحَةً

انھیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا اگر صف سے پیچھے پڑھنے والے کی نماز جائز نہ ہوتی تو صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونے والا نماز میں داخل شمار نہیں ہوتا۔ ——— کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص ناپاک جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور جو آدمی ناپاک جگہ نماز شروع کر کے پھر پاک جگہ چلا جائے تو اس کی نماز بھی فاسد ہے تو جس جگہ نماز کے شروع کرنے سے اسے وہاں مکمل کرنا جائز نہیں وہاں نماز کا شروع کرنا بھی جائز نہیں تو جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونا صحیح تھا تو نمازی کی مکمل نماز صف سے پیچھے (تنہا) صحیح ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهِ وَلَا تَعُدْ قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ يَحْتَمِلُ وَلَا تَعُدْ أَنْ تَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى تَقُوْمَ فِي الصَّفِّ كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ "لا تعد" (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا کیا مطلب ہے؟ تو اسے کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس میں دو معنوں کا احتمال ہے یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا حتیٰ کہ تم صف میں کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا يَرْكَعْ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى يَأْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِّ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے تو صف کے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ صف میں اپنی جگہ پہ چلا جائے۔

وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهُ وَلَا تَعُدْ أَيْ وَلَا تَعُدْ أَنْ تَسْعٰى إِلَى الصَّلٰوةِ سَعْيًا يَحْفِزُكَ فِيْهِ النَّفَسُ كَمَا قَدْ جَاءَ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ نماز کے لیے اس طرح دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ تمہارا سانس پھول جائے جیسا کہ دیگر احادیث میں آیا ہے۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا إِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جو کچھ (امام کے ساتھ) پاؤ اسے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَأْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَھْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْھَادِ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَاقْضُوْا۔

حضرت ابن شہاب حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں ("اتموا" کی جگہ) "فاقضوا" کے الفاظ ہیں (یعنی باقی نماز اٹھ کر پوری کرو)

۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت محمد بن عمر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت زہری، بواسطہ حضرت سعید اور ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ثوب بالصلوة فلا تأتوها وانتم تسعون و ائتوها وعليكم السكينة والوقار فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار سے آؤ (امام کے ساتھ) جس قدر (نماز) پاؤ اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔

---

١٦۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن العلاء عن ابيه واسحق بن عبد الله انهما سمعا ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله وزاد فان احدكم في صلوة ما كان يعمد الى الصلوة۔

حضرت علاء اپنے والد اور حضرت اسحٰق بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا، پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

١٧۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب قال انا حميد الطويل عن انس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا جاء احدكم يعني الصلوة فليمش على هيأته فليصل ما ادرك وليقض ما سبق به منها۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کی طرف آئے تو اپنی رفتار پر چلے جو کچھ (امام کے ساتھ) پالے اسے پڑھے اور جو گزر گیا اسے (بعد میں) پورا کرے۔

قال ابو جعفر والنظر عندنا يدل على ان من صلى خلف الصف فصلاته جائزة وذلك انهم لا يختلفون في رجل كان يصلي وراء الامام في صف فخلا موضع رجل امامه انه ينبغي له ان يمشي اليه حتى يقوم فيه وكذلك روي عن عبد الله بن عمر رض۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ جو کچھ شخص صف کے پیچھے (تنہا) نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور یہ اس لیے کہ ان (ائمہ) کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب کوئی شخص امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھ رہا ہو پھر اس کے آگے ایک آدمی کی جگہ خالی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس طرف چل پڑے حتیٰ کہ وہاں کھڑا ہو جائے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

١٨۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة قال ثنا عمرو بن مرة قال سمعت خيثمة بن عبد الرحمن يقول صليت الى جنب ابن عمر رض فرأى في الصف خللا فجعل يغمزني ان اتقدم اليه وجعلت انما يمنعني ان اتقدم الضيق بمكاني اذ اجلس

حضرت خیثمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اگلی صف میں خالی جگہ دیکھی تو مجھے آگے بڑھنے کے لیے کونچا مارا لیکن وہاں بیٹھنے کے لیے جگہ کی تنگی نے مجھے روکے رکھا جب انھوں نے یہ بات دیکھی تو وہ خود آگے

أَنْ أَبْعَدَ مِنْهُ فَلَمَّا أَنْ رَأَى ذٰلِكَ تَقَدَّمَ هُوَ وَالَّذِي يَتَقَدَّمُ مِنْ صَفٍّ إِلَى صَفٍّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا هُوَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي غَيْرِ صَفٍّ فَلَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَوْ كَانَتِ الصَّلٰوةُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِقِيَامٍ فِي صَفٍّ لَفَسَدَتْ عَلَى هٰذَا صَلَاتُهُ بِمَا صَارَ فِي غَيْرِ صَفٍّ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ أَقَلَّ الْقَلِيلِ كَمَا أَنَّ مَنْ وَقَفَ عَلَى مَكَانٍ نَجِسٍ وَهُوَ يُصَلِّي أَقَلَّ الْقَلِيلِ أَفْسَدَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

بڑھ گئے۔ تو جو شخص ایک صف سے دوسری صف کی طرف بڑھتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ دو صفوں کے درمیان ہوتا ہے کسی صف میں نہیں ہوتا تو یہ عمل اسے نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ اسے نماز سے نکالتا ہے پس اگر صف میں کھڑا ہونے ہی سے نماز جائز ہوتی تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی کیونکہ وہ صف کے علاوہ جگہ میں چلا گیا اگرچہ یہ بہت قلیل عمل ہے، جیسے کوئی شخص ناپاک جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگرچہ بہت قلیل وقت ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

**فَلَمَّا** أَجْمَعُوا أَنَّهُمْ يَأْمُرُونَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالتَّقَدُّمِ إِلَى مَا خَلَا أَمَامَهُ مِنَ الصَّفِّ وَلَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ كَوْنُهُ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي غَيْرِ صَفٍّ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى دُونَ الصَّفِّ أَنَّ صَلَاتَهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَكَعُوا دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَوْا إِلَى الصَّفِّ وَاعْتَدُّوا بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ الَّتِي رَكَعُوهَا دُونَ الصَّفِّ۔

تو جب اس بات پر اجماع ہو گیا کہ وہ (ائمہ کرام) اس شخص کو اگلی صف میں خالی جگہ جانے کا حکم دیتے ہیں اور دو صفوں کے درمیان ہونے اور صف کے اندر نہ ہونے کے باوجود اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہوگی۔ ——— صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ انھوں نے صف سے پیچھے ایک رکعت ادا کی پھر صف کی طرف چلے اور انھوں نے صف کے پیچھے پڑھی جانے والی اس رکعت کو شمار کیا اسی سے یہ ہے۔

---

۱۹۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ رض فَأَدْرَكْنَا الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعْنَا ثُمَّ مَشَيْنَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا بِالصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلٰوةَ قُمْتُ لِأَقْضِيَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ أَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے امام کو رکوع میں پایا ہم نے رکوع کیا پھر ہم چل کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ امام نے نماز مکمل کی تو میں باقی نماز پڑھنے کھڑا ہوا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے (مکمل) نماز حاصل کر لی ہے۔

---

۲۰۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَشِيرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ عَنْ طَارِقٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ جُلُوسًا فَجَاءَ آذِنُهُ فَقَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کے دربان نے بتایا کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ

فَقَامَ وَقُمْنَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَرَكَعَ وَمَشَى وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ۔

کھڑے ہو گئے آپ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کرتے ہوئے دیکھا آپ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آگے چل پڑے ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔

فَإِنِ اعْتَلَّ فِي هٰذَا مُعْتَلٌّ بِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَارَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ صَفًّا۔

اگر کوئی شخص یہ دلیل دے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں سے مل کر صف مکمل ہو گئی تھی۔ اس شخص کو جواباً کہا جائیگا کہ اس سلسلے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے

۲۱- قِيلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ رُكُوعٌ فَمَشَى حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ رَاكِعٌ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ وَهُوَ رَاكِعٌ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں دیکھا آپ آگے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو صف میں پہنچنا ممکن ہوا تو آپ نے جھکتے ہوئے تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر اسی حالت میں چلے یہاں تک کہ صف میں پہنچ گئے۔

۲۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک اور ابن ابی ذئب نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَرْكَعُ عَلَى عَتَبَةِ الْمَسْجِدِ وَوَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَمْشِي مُعْتَرِضًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَعْتَدُّ بِهَا إِنْ وَصَلَ إِلَى الصَّفِّ أَوْ لَمْ يَصِلْ۔

حضرت خارجہ بن زید فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد کی چوکھٹ پر سجدہ کرتے اور آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف ہوتا پھر آگے بڑھتے ہوئے دائیں جانب کی طرف چلتے اور اس رکعت کو شمار کرتے پہنچتے یا نہ،

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ تُخَالِفُونَ مَا قَدْ رَوَيْتُمُوهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ وَتَقُولُونَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اسی بات کی مخالفت کرتے ہو جو تم نے حضرت ابن مسعود اور حضرت زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور تم کہتے ہو کہ کسی شخص کے لیے صف سے پیچھے رکوع کرنا جائز نہیں۔

قِيلَ لَهُ نَعَمْ وَلٰكِنِ احْتَجَجْنَا بِذٰلِكَ عَلَيْكَ لِتَعْلَمَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُمْ لَا يُبْطِلُونَ صَلٰوةَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ وُصُولِهِ إِلَى الصَّفِّ۔

اس شخص کو کہا جائے گا ہاں، لیکن ہم نے اس (روایت) سے تمہارے خلاف استدلال کیا ہے تاکہ تم جان لو کہ تمام صحابہ کرام اس شخص کی نماز کو باطل قرار نہیں دیتے جو صف میں داخل ہونے سے پہلے نماز شروع کرتا ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِي ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم ایسی بات کی طرف گئے ہو کہ تم نے

حَتّٰى خَالَفْتُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَزَيْدًا۔ قِيْلَ لَهٗ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رض لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى يَأْخُذَ مَكَانَهٗ مِنَ الصَّفِّ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ الْحَسَنُ۔

حضرت ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ کوئی شخص صف سے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ وہ صف میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ كَرِهَ أَنْ يَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ وَكُلُّ مَا بَيَّنَّا فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا وَمِنْ إِجَازَةِ صَلٰوةِ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ هُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ وَأَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ صف سے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

ہم نے اس باب میں یہ جو کچھ بیان کیا اور یہ کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ ۸۵ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَيُصَلِّیْ مِنْهَا رَكْعَةً ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ!

## باب ۸۵: نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَوٰى عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِیْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ثُمَّ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ صَلّٰى إِلَيْهَا أُخْرٰى وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَسَدَتْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عطاء بن یسار اور دیگر راویوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پالے اس نے نماز کو پالیا۔ ——— ہم نے اسے اس کی اسناد کے ساتھ اوقاتِ نماز کے باب میں بیان کیا ہے۔ ——— ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت پالے پھر سورج طلوع ہو جائے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے، انھوں نے اس (مندرجہ بالا) روایت سے استدلال کیا۔ ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی شخص حالتِ نماز میں ہو اور سورج

عَلَيْهِ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِهِ الصِّبْيَانَ الَّذِيْنَ يَبْلُغُوْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَالْحُيَّضَ اللَّاتِيْ يَطْهُرْنَ وَالنَّصَارٰى الَّذِيْنَ يُسْلِمُوْنَ لِأَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ الْإِدْرَاكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّلٰوةَ فَيَكُوْنُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ وَمَنْ أَشْبَهَهُمْ مُدْرِكِيْنَ لِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَيَجِبُ عَلَيْهِمْ قَضَاؤُهَا وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِهَا أَقَلَّ مِنَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُصَلُّوْنَهَا فِيْهِ **قَالُوْا** وَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا فِيْهِ إِلٰى أَنَّ الْمَجَانِيْنَ إِذَا أَفَاقُوْا وَالصِّبْيَانَ إِذَا بَلَغُوْا وَالنَّصَارٰى إِذَا أَسْلَمُوْا وَالْحُيَّضَ إِذَا طَهُرْنَ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِ الصُّبْحِ مِقْدَارُ رَكْعَةٍ أَنَّهُمْ لَهَا مُدْرِكُوْنَ فَلَمْ نُخَالِفْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَإِنَّمَا خَالَفْنَا تَأْوِيْلَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى۔

۲۵۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَاسٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى۔

۲۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ

طلوع ہو جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ کہتے ہیں اس روایت میں پہلے گروہ کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پائی اس نے نماز کو پا لیا ہیں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ بچے مراد ہوں جو طلوع شمس سے پہلے بالغ ہوئے، وہ حائضہ عورتیں جو پاک ہوئیں اور وہ عیسائی مراد ہوں جنھوں نے اسلام قبول کیا کیونکہ جب آپ نے "ادراک" (پا لینے) کا ذکر فرمایا اور نماز کا ذکر نہ کیا تو یہ لوگ جن کا ہم نے ذکر کیا اور ان جیسے دوسرے لوگ اس نماز کو پانے والے ہوئے اور ان پر اس کی قضا واجب ہے اگرچہ ان کے لیے اس مقدار سے کم وقت بچے جس میں وہ یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

---

یہ حضرات کہتے ہیں یہی وہ حدیث ہے جس سے ہم نے استدلال کیا کہ جب پاگل ٹھیک ہو جائیں، بچے بالغ ہو جائیں، عیسائی اسلام قبول کر لیں اور حیض والی عورتیں پاک ہو جائیں اور وقت فجر سے ایک رکعت کی مقدار باقی ہو تو وہ اس نماز کو پانے والے ہیں تو ہم اس حدیث کے خلاف نہیں بلکہ اس مفہوم کے خلاف ہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی نماز سے ایک رکعت پا لی وہ اس کے ساتھ دوسری ملائے۔

---

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ۔

وسلم نے فرمایا جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پائی اس کی نماز پوری ہو گئی اور جب اسے نماز فجر سے ایک رکعت مل گئی تو فجر کی نماز پوری ہو گئی۔

---

**فَفِيْمَا** رَوَيْنَا ذِكْرُ الْبِنَاءِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ عَلٰى مَا قَدْ دَخَلَ فِيْهِ قَبْلَ طُلُوْعِهَا۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اِنَّ هٰذَا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَهْيِهٖ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْاٰثَارُ بِنَهْيِهٖ عَنْ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا تِلْكَ الْاٰثَارَ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ فِيْهِ الْاِبَاحَةُ هُوَ مَنْسُوْخٌ بِمَا فِيْهِ النَّهْيُ۔

تو جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس میں طلوع آفتاب کے بعد اس نماز پر بنا کا ذکر ہے جسے اس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے شروع کیا۔ ——— تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرنے سے پہلے کی ہو اور آپ نے اس سے منع فرمایا اس ممانعت پر تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔ ہم نے ان روایات کو اوقات نماز کے باب میں ذکر کیا ہے لہذا ممکن ہے جن روایات میں اباحت کا ذکر ہے وہ نہی کی روایات سے منسوخ ہو چکی ہوں۔

**فَقَالُوْا** اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً لَا عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ لَا تَرَوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ بِمَانِعٍ اَنْ تُقْضٰى صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَا يَكُوْنُ مَانِعًا عِنْدَنَا لِاَنْ تُقْضٰى حِيْنَئِذٍ صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ اِنَّمَا هُوَ مَانِعٌ مِنْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً۔

وہ (پہلے قول کے قائلین) کہتے ہیں ممانعت نوافل سے مخصوص ہے فرائض کی قضاء سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ہمارے اور تمہارے سب کے نزدیک ان دو وقتوں میں قضاء نماز سے ممانعت نہیں ہے تو اسی طرح آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طلوع آفتاب کے وقت جس ممانعت کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے نزدیک فوت شدہ نمازوں کی قضاء سے ممانعت نہیں بلکہ وہ صرف نوافل سے نہی ہے۔

---

**فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ الْفَائِتَاتِ قَدْ دَخَلَتْ فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

دوسرے قول کے قائلین ان کے خلاف جو حجت پیش کرتے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فوت شدہ فرض نمازیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت میں داخل ہیں۔

۲۷۔ وَذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ اَوْ قَالَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى اَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا مِنْ مَسِيْرِنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَزَلْنَا فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا نَقْضِيْهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبٰوا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَنَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ فَاُذِّنَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى اسْتَعْلَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ اَسْرٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَّسْنَا مَعَهُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں چلے (غزوہ یا سریہ کا لفظ فرمایا) جب سحری کا آخری وقت ہوا تو ہم سو گئے پس ہم جاگ نہ سکے حتیٰ کہ سورج کی گرمی نے ہمیں بیدار کیا تو ہم میں سے ہر شخص گھبرایا ہوا دہشت زدہ اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے ہمیں کوچ کرنے کا حکم فرمایا ہم وہاں سے چل پڑے حتیٰ کہ سورج بلند ہوا تو قوم نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل کی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انھوں نے اذان کہی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اپنے وقت پر قضا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) نفل نماز سے بھی منع کرتا ہے پھر تم سے قبول بھی کرلے گا

---

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک سفر میں تھے تو صبح کی نماز سے آرام فرما رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا آپ کے حکم سے اذان دی گئی۔ آپ نے سورج کے روشن ہونے کی انتظار کی پھر حکم دیا تو اقامت کہی گئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں رات کو لے کر چلے اور آپ نے رات کے آخر میں پڑاؤ کیا تو سورج کی گرمی تک ہم جاگ نہ سکے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری نماز رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا تمہاری نماز فوت نہیں ہوئی اس جگہ سے کوچ کرو چنانچہ آپ نے قریب کی ایک جگہ کی

لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمْ اِرْتَحِلُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَارْتَحَلَ قَرِيْبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى۔

کی طرف کوچ فرمایا پھر اترے اور نماز پڑھی۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو رجاء، حضرت عمران سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَسْرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهٖ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَنَزَلَ الْقَوْمُ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاُلْقِيَ عَلَيْهِمُ النَّوْمُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ اَيْنَ مَا قُلْتَ يَا بِلَالُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا اِلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ كَاَذَانِهِمْ فَتَوَضَّئُوْا فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے موقع پر رات کو چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے بعض صحابہ نے عرض کیا کیا اچھا ہوتا اگر آپ یہاں اترتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم نماز سے (غافل ہو کر) سو جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ سب کو جگاؤں گا چنانچہ لوگ اترے اور لیٹ گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوے سے ٹیک لگائی اور ان پر بھی نیند غالب آگئی۔ صحابہ کرام بیدار ہوئے تو سورج کا کنارہ طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمہاری بات کہاں گئی؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس طرح کی نیند مجھے کبھی نہیں آئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جس وقت چاہا لوٹا دیا۔ لوگوں کے لیے نماز کا اعلان کرو چنانچہ انھوں نے اذان دی اور صحابہ کرام نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں پھر نماز فجر ادا فرمائی۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت حصین نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ عَنْ رَوْحٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْفَصْلِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَمِعَنِيْ عِمْرَانُ

حضرت عبد اللہ بن رباح، حضرت ابو قتادہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں جو انھوں نے حضرت روح سے روایت کی اور جسے ہم نے اس فصل کے شروع میں ذکر کیا ہے البتہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت عبد اللہ بن رباح فرماتے ہیں حضرت عمران

ثنا عبد الله بن رباح الانصاري فقال القوم اعلم بحديثهم انظر كيف تحدث كاني احد السبعة تلك الليلة فلما فرغت قال ما كنت احسب ان احدا يحفظ هذا الحديث غيري قال حماد قال ثنا حميد الطويل عن بكر عن عبد الله بن رباح عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

٣٤- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا حماد بن سلمة عن عمرو بن دينار عن نافع بن جبير عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فقال من يكلؤنا الليلة لا ننام حتى الصبح فقال بلال انا فاستقبل مطلع الشمس فضرب على اذانهم حتى ايقظهم حر الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ وتوضؤوا ثم قعدوا هنية ثم صلوا ركعتي الفجر ثم صلوا الفجر۔

٣٥- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا ابو مصعب الزهري قال ثنا ابن ابي حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس ذات ليلة بطريق مكة فلم يستيقظ هو ولا احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا منزل به شيطان فاقتاد رسول الله صلى الله عليه وسلم واقتاد اصحابه حتى ارتفع الضحى فاناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم واناخ اصحابه فامهم فصلى الصبح۔

بن حصین نے مجھے جامع مسجد میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں عبد اللہ بن رباح انصاری ہوں انھوں نے فرمایا لوگ اپنی حدیث کو زیادہ جانتے ہیں دیکھو کیسے بیان کر رہے ہو میں اس رات سات میں سے ایک تھا (حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں) جب میں فارغ ہوا تو انھوں نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اس حدیث کو یاد رکھنے والا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں ہم سے حمید طویل نے بیان کیا وہ حضرت بکر سے وہ حضرت عبد اللہ بن رباح سے وہ حضرت

حضرت نافع بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا رات کو کون ہماری حفاظت کرے گا اور وہ صبح تک نہ سوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں" چنانچہ انھوں مقام طلوع آفتاب کی طرف رُخ کیا اور ان (صحابہ کرام) کے کانوں نے سننا چھوڑ دیا حتیٰ کہ سورج کی گرمی نے انھیں جگایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وضو فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی وضو کیا پھر تھوڑی دیر بیٹھے اس کے بعد صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں پھر فجر کی نماز ادا کی۔

---

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں اترے تو آپ اور صحابہ کرام بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ ان پر دھوپ آگئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اس جگہ شیطان ہے پس آپ وہاں سے چل پڑے، صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہو گیا تو آپ نے اونٹ بٹھایا صحابہ کرام نے بھی اونٹ بٹھائے تو حضور علیہ السلام نے ان کی امامت کرتے ہوئے انھیں صبح کی نماز پڑھائی۔

**فَلَمَّا** رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ لَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ فَرِيْضَةٌ فَلَمْ يُصَلِّهَا حِيْنَئِذٍ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ قَالَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالنَّوَافِلُ وَإِنَّ الْوَقْتَ الَّذِي اسْتَيْقَظَ فِيْهِ لَيْسَ بِوَقْتٍ لِلصَّلٰوةِ الَّتِي نَامَ عَنْهَا۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ قُلْتَ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَتَرَكْتَ بَعْضَهُ فَقُلْتَ مَنْ صَلّٰى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً ثُمَّ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ أَنَّهُ يُصَلِّي بَقِيَّتَهَا۔ **قِيْلَ** لَهُ لَمْ نَقُلْ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنْهُ بَلْ جَعَلْنَاهُ مَنْسُوْخًا كُلَّهُ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبِمَا قَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ جُبَيْرٍ وَعِمْرَانَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَلٰى أَنَّ الْفَرِيْضَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي ذٰلِكَ وَأَنَّهَا لَا تُصَلّٰى حِيْنَئِذٍ كَمَا لَا تُصَلَّى النَّافِلَةُ وَأَمَّا الصَّلٰوةُ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لِعَصْرِ يَوْمِهِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا الْكَلَامَ فِي ذٰلِكَ فِي بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ۔ **فَهٰذَا** وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَرْتَفِعَ وَقْتًا قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُنْهٰى فِيْهَا عَنِ الْأَشْيَاءِ هَلْ يَكُوْنُ عَلَى التَّطَوُّعِ مِنْهَا دُوْنَ الْفَرَائِضِ أَوْ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ فَرَأَيْنَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جب ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے کے بعد نماز کو مؤخر کیا حالانکہ یہ فرض نماز تھی تو اس وقت ادا نہ کی حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا اور آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سویا رہے تو جب یاد آئے پڑھ لے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں اور جس وقت آپ بیدار ہوئے وہ اس نماز کا وقت نہیں جس سے سو گئے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا اور باقی چھوڑ دیا کیوں؟ تم نے کہا کہ جو شخص عصر کی ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج غروب ہو جائے تو وہ باقی نماز کو بھی پڑھ لے،

ہم کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کے بعض حصے بلکہ اس سے کسی بات کے بھی قائل نہیں ہیں، ہم تو اس تمام حدیث کو اس حدیث سے منسوخ مانتے ہیں جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا نیز اس کے ساتھ جس پر حضرت جبیر، حضرت عمران، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت دلالت کرتی ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس (ممانعت) میں فرض نماز بھی داخل ہے اور اس وقت نوافل کی طرح اسے بھی نہ پڑھا جائے جہاں تک غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی نماز عصر کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہم نے اوقات نماز کے باب میں گفتگو کی ہے۔

معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سورج طلوع ہونے کے وقت نماز سے منع کیا گیا ہے جب تک وہ بلند نہ ہو جائے تو ہم نے ان اوقات کو دیکھا جن میں ممانعت ہے کیا وہاں صرف نوافل سے منع کیا گیا ہے فرائض سے نہیں یا تمام سے منع کیا گیا۔ تو ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس پر آپ کی طرف سے دلیل بھی قائم ہو گئی تو تمام علماء کے نزدیک ان دنوں میں فرض اور نفل دونوں قسم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْهُ بِذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ عَلٰى اَنْ لَا يُصَامَ فِيْهِمَا فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ فَكَانَ النَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ الَّذِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لَا تُصَلّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ وَكَذٰلِكَ يَجِيْءُ فِي النَّظْرِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاَمَّا نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِمَا لِلْوَقْتِ وَاِنَّمَا نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِمَا لِلصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْنَا ذٰلِكَ الْوَقْتَ يَجُوْزُ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ وَالصَّلٰوةَ الْفَائِتَةَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ النَّاهِيَةُ كَانَتْ اِنَّمَا تَنْهٰى عَنْ غَيْرِ شَكْلِهَا مِنَ النَّوَافِلِ لَا عَنِ الْفَرَائِضِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ۔

کے روزوں کی ممانعت ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت بھی اسی طرح کی ہو اس میں فرض اور نفل دونوں نہ پڑھے جائیں۔ غروب آفتاب کے وقت سے متعلق بھی قیاس اسی بات کا مقتضی ہے جہاں تک سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز سے منع کرنے کا تعلق ہے تو ان دونوں وقتوں میں نماز کی ممانعت وقت کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز کی وجہ سے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو وہ اس وقت فرض نماز اور فوت شدہ نماز پڑھ سکتا ہے تو جب نماز ہی مانع ہوئی حالانکہ وہ فرض ہے تو وہ اپنی دوسری شکل یعنی نوافل کے لیے مانع ہوگی فرض کے لیے نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت حکم اور حضرت حماد بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فَيَسْتَيْقِظُ وَقَدْ طَلَعَ مِنَ الشَّمْسِ شَيْءٌ قَالَا لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى تَنْبَسِطَ الشَّمْسُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز سے سویا رہا پھر بیدار ہوا تو سورج کا کچھ حصہ طلوع ہو چکا تھا (تو وہ کیا کرے) ان دونوں نے فرمایا سورج کی روشنی پھیلنے تک نماز نہ پڑھے

## بَابُ ۸۶ صَلٰوةِ الصَّحِيْحِ خَلْفَ الْمَرِيْضِ۔

## باب ۸۶: بیمار کے پیچھے تندرست کی نماز

۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ الرُّوَاسِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا فَبَصُرَ بِنَا قِيَامًا فَقَالَ اجْلِسُوْا اَوْمٰى بِذٰلِكَ اِلَيْهِمْ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ كِدْتُمْ اَنْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمْ اِئْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ فَاِنْ صَلَّوْا قِيَامًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلَّوْا جُلُوْسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا۔

۳۸۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ۔

۳۹۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۴۰۔ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۴۱۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آپ کے پیچھے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہی جب آپ نے ہمیں کھڑا دیکھا تو ارشاد کرتے ہوئے فرمایا بیٹھ جاؤ نماز ادا کر چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم اپنے امرا کے ساتھ ایرانیوں اور رومیوں جیسا طریقہ اختیار کرو پس اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

---

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے زخمی ہو کر گر پڑے جس سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھلے تو تم بھی کھڑے ہو پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو سب بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

حضرت لیث اور یونس حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

---

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں نماز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا فَصَلَّى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

ادا فرمائی اور آپ بیمار تھے تو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ آپ کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے ہو کر پڑھنے لگے تو آپ نے انکی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل

۴۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی فرمانبرداری کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری حکم عدولی کی۔ جب وہ (امیر یعنی امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی قیام کی صورت میں نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

---

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ أَبِي

حضرت عقبہ بن ابی الصہباء باہلی فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

الصھ فباء الباهلی قال سمعت سالما یقول حدثنی عبد الله بن عمر رض انه کان یوما من الایام عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی نفر من اصحابه فقال لهم الستم تعلمون انی رسول الله الیکم فقالوا بلی نشهد انک رسول الله قال افلستم تعلمون ان الله قد انزل فی کتابه ان من اطاعنی فقد اطاع الله قالوا بلی نشهد

انه من اطاعک فقد اطاع الله

قال فان من طاعة الله ان تطیعونی وان من طاعتی ان تطیعوا ائمتکم فان صلوا قعودا فصلوا قعودا اجمعین۔

قال ابوجعفر فذهب قوم الی هذا فقالوا من صلی بقوم قاعدا من علة صلوا خلفه قعودا وان کانوا یطیقون القیام۔

وخالفهم فی ذلک اخرون فقالوا بل یصلون خلفه قیاما ولا یسقط عنهم فرض القیام بسقوطه عن امامهم۔

۴۷۔ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا الفریابی ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قالا ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن ارقم بن شرحبیل قال سافرت مع ابن عباس رض من المدینة الی الشام فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما مرض مرضه الذی مات فیه کان فی بیت عائشة رض فقال ادعوا لی علیا رض فقالت عائشة رض الا ندعو لک ابا بکر رض قال ادعوه فقالت حفصة الا

بیان کیا کہ وہ ایک دن نبی کریم صلی کے پاس تھے اور آپ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں (رسول ہوں) انھوں نے عرض کیا ہاں! کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات نازل فرمائی کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔ انھوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ کا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سے ہے کہ تم میری بات مانو اور میری اطاعت سے یہ بات بھی ہے کہ تم اپنے ائمہ کی فرمانبرداری کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائے تو وہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر ادا کریں۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ (مقتدی) اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں امام سے قیام کی فرضیت ساقط ہونے کی وجہ سے ان سے ساقط نہیں ہوگی انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے ——— حضرت ارقم بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے شام تک سفر کیا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو میری طرف بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں، فرمایا ان کو بلاؤ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خدمت اقدس میں نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ حضرت ام الفضل

فَنَدْعُوْ لَكَ عُمَرَ رض قَالَ ادْعُوْهُ فَقَالَتْ أُمُّ
الْفَضْلِ أَلَا نَدْعُوْ لَكَ الْعَبَّاسَ عَمَّكَ قَالَ
ادْعُوْهُ فَلَمَّا حَضَرُوْا رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ
لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُوْ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَلَّى
بِالنَّاسِ وَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ فَلَمَّا أَحَسَّهُ أَبُوْ بَكْرٍ سَبَّحُوْا بِهِ فَذَهَبَ
أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَانَكَ فَاسْتَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُوْ بَكْرٍ رض مِنَ
الْقِرَاءَةِ وَأَبُوْ بَكْرٍ قَائِمٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَائْتَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَائْتَمَّ النَّاسُ بِأَبِيْ
بَكْرٍ رض فَمَا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّلٰوةَ حَتّٰى ثَقُلَ فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
وَإِنَّ رِجْلَيْهِ لَتَخُطَّانِ بِالْأَرْضِ فَمَاتَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوْصِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ رض ائْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَائِمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَاعِدٌ وَهٰذَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَا قَالَ فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ
فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ
أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ
عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ بَلٰى كَانَ النَّاسُ عُكُوْفًا فِي الْمَسْجِدِ

رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہا کو آپ کی خدمت میں نہ بلائیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی بلالو۔ جب یہ تمام حضرات حاضر ہوئے تو آپ نے سرانور اُٹھایا پھر فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی (اسی اثناء میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ پایا تو دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو محسوس کیا تو انھوں نے (صحابہ کرام نے) تسبیح کہی، حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے (آگے) قرأت مکمل کی جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ کھڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور کے پیچھے اور صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر کے پیچھے اپنی نماز مکمل کی۔ ابھی نماز سے فراغت نہیں ہوئی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بھاری ہوگئی چنانچہ آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر تشریف لائے۔ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے تھے پھر آپ کا وصال ہوگیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی کے بعد کا ہے جس کا باب کے شروع میں روایت کردہ احادیث میں ذکر کیا گیا۔

---

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے بارے میں مجھے نہیں بتائیں گی؟ انھوں نے فرمایا کیوں نہیں، لوگ مسجد میں سر جھکائے نمازِ عشاء کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ

يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

لوگوں کو نماز پڑھائیں پس ان دنوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لیے تشریف لائے (اس وقت) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور ان دونوں سے فرمایا مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ انھوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ——— حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور ام المؤمنین کی یہ روایت ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہ کیا۔

---

۴۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بِلَالٌ رضي يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ ائْتُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ اَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَمَرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بوجھل ہو گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (ام المؤمنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمائیں کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو اچھا ہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ انھوں (صحابہ کرام) نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب انھوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو

فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ كَمَا أَنْتَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يَقْتَدِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ۔

آدمیوں کے درمیان سہارے سے چل کھڑے ہوئے آپ کے قدم مبارک زمین کو چھو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح نماز پڑھنے کا اشارہ کیا اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے کی حالت میں آپ کی اقتدا کر رہے تھے جبکہ صحابہ کرام،

**فَقَالَ** قَائِلُونَ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ مَأْمُومًا۔

کچھ لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں مقتدی تھے۔

**۵۰۔ وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رض قَاعِدًا۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

**۵۱۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بُرْدٍ مُخَالِفٌ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَكَانَتْ آخِرَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے یعنی چادر میں نماز ادا فرمائی اس کے کنارے ایک دوسرے کے الٹ ڈال رکھے تھے۔ اور یہ آپ کی آخری نماز تھی جسے ادا فرمایا۔

**۵۲۔ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ فَقَالَ مُرُوا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو فرمایا حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب شخص ہیں تو آپ نے (پھر) فرمایا ابوبکر کو کہو نماز پڑھائیں تم تو حضرت یوسف

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا ثابت ہے

أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ إِنَّهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي قَدْ ذَكَرُوهُ وَلٰكِنَّ أَفْعَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوتِهِ تِلْكَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ إِمَامًا وَذٰلِكَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي حَدِيثِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ وَذٰلِكَ قُعُودُ الْإِمَامِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِمَامًا لَهُ لَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ هُوَ الْمَأْمُومُ۔

**وَحُجَّةٌ** أُخْرَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ۔

**فَفِي** ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ الْقِرَاءَةَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ كَانَ الْإِمَامَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَقْرَأْ لِأَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ صَلٰوةً يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا عَلِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْضِعَ الَّذِي انْتَهَى إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَلَا عَلِمَهُ مَنْ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ مِمَّا يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا۔

**وَكَانَ** النَّاسُ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْمَأْمُومَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ كَمَا يَقْرَأُ الْإِمَامُ

علیہ السلام والی عورتوں کی طرح ہو۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظاہری) زندگی میں (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے۔

ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو حدیث انہوں نے ذکر کی ہے وہ مروی ہے لیکن اس نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی افعال مبارکہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ امام تھے اور یہ اس لیے کہ حضرت اسود کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ امام کا بیٹھنا ہے (یعنی امام بائیں جانب بیٹھتا ہے) اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو حضور علیہ السلام ان کی دائیں جانب بیٹھتے پس جب آپ ان کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوبکر آپ کی دائیں جانب تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی حدیث میں فرمایا "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے قرأت شروع کی جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔" ——— اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت چھوڑ دی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ہی امام تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ قرأت نہ کرتے کیونکہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام کو معلوم نہ ہوتا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت کہاں چھوڑی ہے اور پیچھے والوں کو بھی پتہ نہ چلتا۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت فرمائی اور اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ مقتدی

روایات کے طریقے سے بیان یہ ہے قیاس اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے

ثبت بذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في تلك الصلاة إماما فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار. **فأما** وجهه من طريق النظر فإنا رأينا الأصل المجتمع عليه أن دخول المأموم في صلاة الإمام قد يوجب فرضا على المأموم ولم يكن عليه قبل دخوله ولم نره يسقط عنه فرضا قد كان عليه قبل دخوله فمن ذلك إنا رأينا المسافر يدخل في صلاة المقيم فيجب عليه أن يصلي صلاة المقيم أربعا ولم يكن ذلك واجبا عليه قبل دخوله معه وإنما أوجبه عليه دخوله معه ورأينا مقيما لو دخل في صلاة مسافر صلى بصلاته حتى إذا فرغ أتى بتمام صلاة المقيم فلم يسقط عن المقيم فرض بدخوله مع المسافر وكان فرضه على حاله غير ساقط منه شيء فالنظر على ذلك أن يكون كذلك الصحيح الذي كان عليه فرض القيام إذا دخل مع المريض الذي قد سقط عنه فرض القيام في صلاته أن لا يكون ذلك الدخول مسقطا عنه فرضا كان عليه قبل دخوله في الصلاة.

**فإن** قال قائل فإنا قد رأينا العبد الذي لا جمعة عليه يدخل في الجمعة فيجزيه من الظهر ويسقط عنه فرض قد كان عليه قبل دخوله مع الإمام فيها. **قيل** له هذا يؤكد ما قلنا وذلك أن العبد لم يجب عليه جمعة قبل دخوله فيها فلما دخل فيها مع من هي عليه كان دخوله إياها يوجب عليه ما هو واجب على إمامه فصار بذلك إذا

ہیں کہ مقتدی کے امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوجانے سے اس پر وہ بات فرض ہوجاتی ہے جو پہلے اس پر فرض نہیں تھی اور ہم نہیں سمجھتے کہ جو چیز پہلے سے اس پر فرض تھی وہ اس سے ساقط ہوجائے اسی سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسافر مقیم کے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ مقیم کی نماز چار رکعتیں ادا کرے حالانکہ امام کے ساتھ شریک ہونے سے پہلے یہ اس پر واجب نہ تھیں اس شمولیت نے اس پر اسے واجب کیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم مسافر کی نماز میں شریک ہوجائے تو اپنی نماز (چار رکعات) پڑھے گا۔ یہاں تک کہ امام فارغ ہوجائے تو یہ مقیم والی نماز پوری کرے گا۔ اور مسافر امام کے ساتھ شمولیت سے مقیم سے کوئی فرض ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی حالت پر رہے گا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے جب مریض (امام) جس سے قیام ساقط ہوگیا ہے کے ساتھ شریک ہو تو اس شرکت کے باعث وہ فرض ساقط نہ ہوگا جو اس نماز میں داخل ہونے سے پہلے اس پر لازم تھا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس شخص کو جس پر جمعہ فرض نہیں دیکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں شامل ہوجائے تو وہ اسے ظہر کی جگہ کفایت کرتا ہے اور اس سے وہ فرض ساقط ہوجاتا ہے جو امام کے ساتھ شمولیت سے پہلے اس پر لازم تھا ــــ اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات ہمارے قول کی تائید کرتی ہے وہ یوں کہ نماز میں شامل ہونے سے پہلے اس پر جمعہ فرض نہیں تھا جب ان لوگوں کے ساتھ جن پر یہ فرض ہے، نماز میں داخل ہوا تو محض شرکت سے ہی وہ چیز واجب ہوگئی جو اس کے

وَجَبَ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلَى إِمَامِهِ فِي حُكْمِ مُسَافِرٍ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ دَخَلَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَدْ صَارَتْ وَاجِبَةً عَلَيْهَا لِوُجُوبِهَا عَلَى إِمَامِهِ وَصَارَتْ مُجْزِئَةً عَنْهُ مِنَ الظُّهْرِ لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا فَكَذَلِكَ الْعَبْدُ لَمَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ بِدُخُولِهِ فِيهَا أَجْزَأَتْهُ مِنَ الظُّهْرِ لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا۔ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ دُخُولَ الرَّجُلِ فِي صَلٰوةِ غَيْرِهِ قَدْ يُوجِبُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ فِيهَا وَلَا يَسْقُطُ عَنْهُ مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ۔ **فَثَبَتَ** بِذَلِكَ أَنَّ الصَّحِيحَ الَّذِي الْقِيَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَاجِبٌ عَلَيْهِ إِذَا دَخَلَ مَعَ مَنْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِي صَلٰوتِهِ لَمْ يَكُنْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِدُخُولِهِ مِنَ الْقِيَامِ مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رح وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَقُولُ لَا يَجُوزُ لِصَحِيحٍ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَرِيضٍ يُصَلِّي قَاعِدًا وَإِنْ كَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَيَذْهَبُ إِلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي مَرَضِهِ بِالنَّاسِ وَهُمْ قِيَامٌ مَخْصُوصٌ لِأَنَّهُ قَدْ فَعَلَ فِيهَا مَا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ مِنْ أَخْذِهِ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ وَخُرُوجِ أَبِي بَكْرٍ رض مِنَ الْإِمَامَةِ إِلَى أَنْ صَارَ مَأْمُومًا فِي صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهَذَا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ خُصَّ فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ بِمَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُهُ۔

امام پر واجب تھی۔ تو جب اس پر وہ چیز واجب ہوگئی جو اس کے امام پر واجب تھی تو اس سے وہ اس مسافر کے حکم میں ہوگیا جس پر جمعہ فرض نہیں تھا لیکن جماعت میں شرکت سے امام پر واجب ہونے کی وجہ سے اس پر بھی واجب ہوگیا اور ظہر کی جگہ کفایت کر گیا کیونکہ وہ اس کا بدل بن گیا اسی طرح جس بندے پر شرکت نماز کی وجہ سے جمعہ فرض ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے (نماز) ظہر کی جگہ کافی ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کا بدل ہے۔ ——— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ شریک نماز ہو جائے اس پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے اس پر واجب نہ تھی اور جو کچھ پہلے سے واجب ہے وہ ساقط نہیں ہوگا۔ ——— تو اس سے ثابت ہوا کہ جب تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے اس شخص کے ساتھ نماز میں شریک ہو جس سے قیام کی فرضیت ساقط ہوگئی ہے تو اس (داخل ہونے والے) سے محض شرکت کی وجہ سے واجب قیام ساقط نہ ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول ہے۔ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز صحیح نہیں اگرچہ وہ رکوع اور سجدہ بھی کرے وہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھانا جبکہ صحابہ کرام کھڑے تھے، آپ سے مخصوص ہے کیونکہ آپ نے اس میں وہ عمل کیا جو آپ کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں مثلاً آپ نے وہاں سے قرأت شروع کی جہاں تک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچے تھے اسی طرح ایک ہی نماز میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت سے نکل کر مقتدی بن گئے اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ آپ کے بعد کسی کے لیے یہ عمل جائز نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ عمل مخصوص ہے جس سے دوسروں کو منع کیا گیا ہے۔

## بَابُ (۸۷) الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي تَطَوُّعًا۔

## نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والا۔

۵۳۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيهَا بِقَوْمِهِ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يُصَلِّي النَّافِلَةَ وَيَأْتَمُّ بِهِ مَنْ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْأَثَرِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يُصَلِّيَ فَرِيضَةً خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي نَافِلَةً وَقَالُوا لَيْسَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ هٰذَا أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بِقَوْمِهِ كَانَ نَافِلَةً لَهُ أَوْ فَرِيضَةً فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَرِيضَةً فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيضَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِقَوْمِهِ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْتُمْ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَيَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَوْلَى مِنَ الْآخَرِ وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَصْرِفَهُ إِلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّهُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِي بَعْضِ الْآثَارِ أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بِقَوْمِهِ هُوَ تَطَوُّعٌ وَأَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيضَةٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کرتے پھر واپس لوٹ کر بنو سلمہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) نے اس (حدیث) کو اس کی سند کے ساتھ نماز مغرب میں قرأت کے باب میں ذکر کیا ہے۔ ـــــ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ایک شخص نفل نماز پڑھ رہا ہو تو فرض پڑھنے والا اس کی اقتداء کر سکتا ہے۔ انھوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی شخص کے لیے نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنا جائز نہیں وہ کہتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ جو کچھ وہ اپنی قوم کو پڑھاتے تھے وہ ان کے لیے نفل تھے یا فرض؟ ہو سکتا ہے وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نفل پڑھتے ہوں پھر قوم کے پاس آکر ان کو فرض پڑھاتے ہوں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو تمہارے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں اور ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے ہوں پھر اپنی قوم کے ساتھ نفل ادا کرتے ہوں جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے پس جب اس حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور ان میں سے ایک دوسری سے اولیٰ نہیں اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ کسی دلالت کے بغیر ایک معنی کو چھوڑ کر دوسرا معنی مراد لے تو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں ہم بعض روایات میں پاتے ہیں کہ جو کچھ وہ قوم کے ساتھ پڑھتے وہ نفل نماز ہوتی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فرض نماز ادا کرتے تھے۔

---

٥٤- وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيهَا بِهِمْ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ.

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت ابن جریج سے مروی ہے حضرت عمرو فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر (رضی اللہ عنہا) نے بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کی طرف جا کر انھیں نماز پڑھاتے تو یہ ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض نماز ہوتی۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ أَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَجَاءَ بِهِ تَامًّا وَسَاقَهُ أَحْسَنَ مِنْ سِيَاقِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِيهِ هٰذَا الَّذِي قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ قَوْلِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ فَمِنْ أَيِّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ كَانَ الْقَوْلُ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى حَقِيقَةِ فِعْلِ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَذٰلِكَ أَمْ لَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَحْكُوا ذٰلِكَ عَنْ مُعَاذٍ إِنَّمَا قَالُوا قَوْلًا عَلَى أَنَّهُ عِنْدَهُمْ كَذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَلَوْ ثَبَتَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ مُعَاذٍ لَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ كَانَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخْبَرَهُ بِهِ لَأَقَرَّهُ عَلَيْهِ أَوْ غَيَّرَهُ. وَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَمَّا أَخْبَرَهُ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجَامِعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَغْتَسِلُونَ حَتَّى يُنْزِلُوا فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَفَأَخْبَرْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَضِيَهُ لَكُمْ قَالَ لَا فَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عُمَرُ رض حُجَّةً فَكَذٰلِكَ هٰذَا

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا جس طرح حضرت جریج نے روایت کیا لیکن وہ اسے مکمل اور ابن جریج کی نسبت اچھے انداز میں لائے ہیں البتہ انھوں نے یہ بات نہیں کہی جو ابن جریج نے کہی ہے کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی لہٰذا ہو سکتا ہے یہ ابن جریج کا اپنا قول ہو اور ممکن ہے حضرت عمرو بن دینار کا قول ہو اور ہو سکتا ہے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو۔ تو ان تینوں میں سے جس کا بھی قول ہو اس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل کی حقیقت پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ اسی طرح تھا یا نہیں کیونکہ انھوں نے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل نہیں کی انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ ان کے نزدیک ایسا ہے ممکن ہے حقیقت میں اس کے خلاف بات ہو اور اگر یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہوتی تو پھر بھی اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ ان کا عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تھا اور نہ اس بات پر (کوئی دلیل ہے) کہ اگر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ کو اس بات کی خبر دیتے تو آپ انہیں اس پر قائم رکھتے یا کوئی دوسری بات ہوتی۔ ـــــ اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں جماع کرتے لیکن جب تک انزال نہ ہوتا غسل نہ کرتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور آپ نے اسے تمہارے لیے پسند فرمایا؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں"۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو دلیل قرار نہ دیا۔ اسی طرح یہ

الْفِعْلُ لَوْ ثَبَتَ أَنَّ مُعَاذًا فَعَلَهُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

فعل بھی ہے اگر ثابت ہو جائے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کیا تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کیا۔ اور ہم نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف پر دلالت کرنے والی احادیث روایات کی ہیں۔

---

۵۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمٌ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَظَلُّ فِيْ أَعْمَالِنَا فَنَأْتِيْ حِيْنَ نُمْسِيْ فَنُصَلِّيْ فَيَأْتِيْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَيُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَنَأْتِيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا إِمَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ عَنْ قَوْمِكَ۔

فَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لِمُعَاذٍ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ إِمَّا الصَّلٰوةَ مَعَهُ أَوْ بِقَوْمِهِ وَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَجْمَعُهُمَا لِأَنَّهُ قَالَ إِمَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ أَيْ وَلَا تُصَلِّ بِقَوْمِكَ وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ بِقَوْمِكَ أَيْ وَلَا تُصَلِّ مَعِيْ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَكَانَ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِهٰذَا الْأَثَرِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لِمُعَاذٍ شَيْءٌ مُتَقَدِّمٌ

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سلمہ میں سے ایک شخص جسے سلیم کہا جاتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا ہم دن بھر کام میں مصروف رہتے ہیں شام ہوتی ہے تو ہم نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں تو نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے اور ہم حاضر ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! (لوگوں کو) فتنے میں ڈالنے والے نہ ہو یا تو ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا تو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے یا اپنی قوم کے ساتھ، دونوں کو جمع نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کے ساتھ نہ پڑھو، یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو تو جب پہلی روایات میں وہ بات ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اس روایت سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں پہلے کچھ نہیں فرمایا تھا اور اس ضمن میں بعد میں بھی آپ سے کچھ بات ہمارے علم میں نہیں، تو اس بات کو دلیل بنانا ہم پر لازم ہے اگر اس سلسلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات مروی ہے جس طرح پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اس وقت سے ثابت ہوگی جب فرض نماز دوبارہ پڑھی جاتی تھی تو آغاز اسلام میں اس طرح کیا جاتا تھا یہاں تک

وَلَا عَلَيْنَا أَنَّهُ كَانَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْهُ شَيْءٌ مُتَأَخِّرٌ فَيَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْنَا وَلَوْ كَانَ فِي ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لَا حْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ تُصَلّٰى مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِي بَابِ صَلٰوةِ الْخَوْفِ۔ **فَفِعْلُ** مُعَاذٍ الَّذِي ذَكَرْنَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ النَّهْيُ فَنَسَخَهُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي أَحَدِ الْوَقْتَيْنِ إِلَّا كَانَ لِمُخَالِفِهٖ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْوَقْتِ الْآخَرِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔

**وَأَمَّا** حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا صَلٰوةَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مُضَمَّنَةً بِصَلٰوةِ إِمَامِهِمْ بِصِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ۔ **مِنْ** ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْإِمَامَ إِذَا سَهَا وَجَبَ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ لِسَهْوِهٖ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ وَلَوْ سَهَوْا هُمْ وَلَمْ يَسْهُ هُوَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَهَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمَأْمُوْمِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ حُكْمُ السَّهْوِ لِسَهْوِ الْإِمَامِ وَيَنْتَفِيْ عَنْهُمْ حُكْمُ السَّهْوِ بِانْتِفَائِهٖ عَنِ الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ حُكْمُ الْإِمَامِ فِي صَلَاتِهٖ وَكَانَ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهٖ وَلَمَّا كَانَتْ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهٖ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُوْنَ صَلَاتُهُمْ خِلَافَ صَلَاتِهٖ۔ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ

کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ ہم نے یہ بات نمازِ خوف کے بیان میں سندوں کے ساتھ ذکر کی ہے

---

تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا عمل جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس ممانعت سے پہلے کا ہو سکتا ہے پھر نہی کے آنے سے منسوخ ہو گیا اور ہو سکتا ہے (نہی کے) بعد کا ہو تو کوئی شخص اس کو کسی ایک وقت پر محمول نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرا اسے دوسرے وقت پر محمول کر سکتا ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے (جو ذکر کیا گیا)

---

اور غور و فکر کے طور پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مقتدیوں کی نماز صحت و فساد کے اعتبار سے امام کی نماز میں شامل ہوتی ہے صحیح غور و فکر سے یہی بات واجب ہوتی ہے۔

اسی بات سے ہے کہ ہم دیکھتے ہیں امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر وہی بات واجب ہوتی ہے جو امام پر واجب ہے اور اگر وہ بھول جائیں اور امام نہ بھولے تو مقتدیوں پر وہ چیز واجب نہ ہوگی جو امام کے بھولنے سے اس پر واجب ہوتی ہے۔ پس جب ثابت ہوا کہ امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر سہو کا حکم ثابت ہوتا ہے اور امام پر سہو کا حکم نہ لگے تو مقتدیوں سے بھی اس کی نفی ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ نماز میں ان کا حکم، امام کی نماز کا حکم ہی ہے اور امام کی نماز ان کی نماز کو شامل ہوتی ہے تو جب امام کی نماز ان کی نماز کو بھی شامل ہے تو ان کے لیے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں۔

---

اس سے ثابت ہوا کہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز کے

أَنَّ الْمَأْمُومَ لَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهُ خِلَافَ صَلَاةِ إِمَامِهِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي فَرِيضَةً فَكَمَا كَانَ الْمُصَلِّي تَطَوُّعًا يَجُوزُ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَنْ يُصَلِّي فَرِيضَةً كَانَ كَذَٰلِكَ يَجُوزُ لِلْمُصَلِّي فَرِيضَةً أَنْ يُصَلِّيَهَا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي تَطَوُّعًا۔ قِيلَ لَهُ إِنَّ سَبَبَ التَّطَوُّعِ هُوَ بَعْضُ سَبَبِ الْفَرِيضَةِ وَذَٰلِكَ إِنَّ الَّذِي يَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يُرِيدُ شَيْئًا غَيْرَ ذَٰلِكَ مِنْ نَافِلَةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ يَكُونُ بِذَٰلِكَ دَاخِلًا فِي نَافِلَةٍ وَإِذَا نَوَى الدُّخُولَ فِي الصَّلَاةِ وَنَوَى الْفَرِيضَةَ كَانَ بِذَٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيضَةِ فَصَارَ يَكُونُ ذَٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيضَةِ بِالسَّبَبِ الَّذِي دَخَلَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ وَبِسَبَبٍ آخَرَ فَلَمَّا كَانَ ذَٰلِكَ كَذَٰلِكَ كَانَ الَّذِي يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَهُوَ يَأْتَمُّ بِمُصَلٍّ فَرِيضَةً هُوَ فِي صَلَاةٍ لَهُ فِي كُلِّهَا إِمَامٌ وَالَّذِي يُصَلِّي فَرِيضَةً وَيَأْتَمُّ بِمَنْ يُصَلِّي تَطَوُّعًا هُوَ فِي صَلَاةٍ لَهُ فِي بَعْضِ سَبَبِهَا الَّذِي بِهِ دَخَلَ فِيهَا إِمَامٌ وَلَيْسَ لَهُ فِي بَقِيَّتِهِ إِمَامٌ فَلَمْ يَجُزْ ذَٰلِكَ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ جُنُبًا فَأَعَادَ وَلَمْ يُعِيدُوا فَدَلَّ ذَٰلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُمْ لَمْ تَكُنْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ۔ فَقَالَ مُخَالِفُهُمْ إِنَّمَا فَعَلَ ذَٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَيَقَّنْ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَخَذَ لِنَفْسِهِ بِالْحَوْطَةِ فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْ غَيْرَهُ بِالْإِعَادَةِ۔

۵۶- وَذَكَرُوا فِي ذَٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

خلاف ہونا جائز نہیں۔

---

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں دیکھتے کہ کوئی شخص فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھ سکتا ہے تو جس طرح نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے امام کی اقتداء کر سکتا ہے اسی طرح فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نفل کا سبب، فرض کے سبب کا بعض حصہ ہے۔ وہ یوں کہ جو شخص نماز میں داخل ہوتا ہے اور وہ اس کے علاوہ فرض یا نفل وغیرہ (میں سے کسی) کا ارادہ نہیں کرتا تو وہ نفل نماز میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ نماز شروع کرتے ہوئے فرض نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرض نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا سبب وہی ہے جس سے وہ نفل نماز میں داخل ہوا اور اس کے علاوہ بھی۔ جب بات اس طرح ہے تو نفل پڑھنے والا جو فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرتا ہے وہ اس کی تمام نماز میں امام ہے لیکن فرض پڑھنے والا جب نفل پڑھنے والے کا مقتدی بنتا ہے تو وہ اس بعض سبب سے اس کی نماز میں داخل ہوتا ہے جس سے امام نماز میں داخل ہوا اور باقی اسباب میں وہ اس کا امام نہیں ہوتا لہٰذا یہ (اقتداء) جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھائی پھر آپ نے لوٹائی لیکن صحابہ کرام نے نہ لوٹائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی نماز مقتدیوں کی نماز کو شامل نہ تھی۔

ان کے مخالفین جواب دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ عمل اس لیے کیا کہ ان کو نماز سے پہلے جنابت کا یقین نہ تھا اس لیے انھوں نے اپنے لیے احتیاط کا راستہ اختیار کیا اور نماز لوٹائی لیکن ان مقتدیوں کو لوٹانے کا حکم نہ دیا۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔ حضرت

خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنِّي قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضِحُ مَا لَمْ أَرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى مُتَمَكِّنًا وَقَدِ ارْتَفَعَ الضُّحٰى۔

زبید بن صلت فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا لیکن مجھے پتا نہ چل سکا چنانچہ میں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی۔ پھر فرمایا جو کچھ دیکھتا ہوں اسے دھوتا ہوں اور جو کچھ نظر نہیں آتا۔ اس پر چھینٹے مارتا ہوں (اچھی طرح نہیں دھوتا) پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ اس وقت چاشت ہو چکی تھی۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَانِي إِلَّا وَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ قَالَ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأٰى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ وَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الضُّحٰى مُتَمَكِّنًا۔

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا انہوں نے دیکھا کہ ان کو احتلام ہوا ہے وہ غسل کیے بغیر نماز پڑھ چکے تھے فرمایا اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے لیکن مجھے پتا نہ چل سکا اور میں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی۔ (راوی) فرماتے ہیں پھر انہوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں دیکھا اس کو دھویا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اس پر پانی چھڑکا اذان دی اور اقامت کہی پھر اچھی طرح چاشت ہونے پر نماز ادا فرمائی۔

فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ عُمَرَ رض لَمْ يَكُنْ تَيَقَّنَ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین نہ تھا کہ نماز سے پہلے انھیں جنابت تھی اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عمر فاروق رضی

۵۸۔ وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ عُمَرَ رض قَدْ كَانَ يَرٰى أَنَّ صَلٰوةَ الْمَأْمُومِ تَفْسُدُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ الْإِمَامِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ رض نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَأَعَادَ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قرأت بھول گئے۔ تو ان (مقتدیوں) کو دوبارہ نماز پڑھائی۔

فَلَمَّا أَعَادَ بِهِمْ عُمَرُ رض الصَّلٰوةَ لِتَرْكِهِ الْقِرَاءَةَ وَفِي فَسَادِ الصَّلٰوةِ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ اخْتِلَافٌ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِهِمْ جُنُبًا أَحْرٰى أَنْ يُعِيدَ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ

تو جب ترک قرأت کی وجہ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ نماز پڑھائی حالانکہ قرأت کے چھوڑنے سے نماز کے فاسد ہونے میں اختلاف ہے تو آپ نے جو نماز حالت جنابت میں پڑھائی اسے ان کے ساتھ لوٹانا زیادہ لائق تھا۔ ـــــ اگر کوئی شخص کہ حضرت عمر فاروق رضی

رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رض خِلَافُ ذٰلِكَ.

٥٩ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرٰهِيمَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلٰوةً لَمْ أَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض أَلَيْسَ قَدْ أَتْمَمْتَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ بَلٰى قَالَ تَمَّتْ صَلَاتُكَ. قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرٰهِيمَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ.

قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ رض مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِيمَا بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ وَهَمَّامٌ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُ فَمَا اتَّصَلَ إِسْنَادُهُ عَنْهُ فَهُوَ أَوْلٰى أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَهُ. وَهٰذَا أَيْضًا مِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا لَوْ صَلّٰى خَلْفَ جُنُبٍ وَهُوَ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ وَجَعَلُوا صَلَاتَهُ مُضَمَّنَةً بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ إِمَامِهِ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ إِذَا كَانَ لَا يَعْلَمُ بِهَا أَلَا تَرٰى أَنَّ الْمَأْمُومَ لَوْ صَلّٰى وَهُوَ جُنُبٌ وَهُوَ يَعْلَمُ أَوْ لَا يَعْلَمُ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَاطِلَةً فَكَانَ مَا يُفْسِدُ صَلَاتَهُ فِي حَالِ عِلْمِهِ بِهِ هُوَ الَّذِي يُفْسِدُ صَلَاتَهُ فِي حَالِ جَهْلِهِ بِهِ وَكَانَ عِلْمُهُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ إِمَامِهِ تَفْسُدُ بِهِ صَلَاتُهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ

٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ فِي إِمَامٍ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ لَا يُعِيدُونَ الصَّلٰوةَ

رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے نماز پڑھتے ہوئے قرأت نہیں کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کیا۔ اس نے کہا جی ہاں مکمل کیا ہے، فرمایا تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر عمری نے مجھ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضرت محمد بن ابراہیم سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے انھوں نے فرمایا حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے (سنی ہے)۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن جو کچھ ہم نے شروع میں ان سے روایت کیا ہے اس کی سند حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک متصل ہے اور حضرت ہمام خود وہاں موجود تھے تو جس کی سند متصل ہے وہ اس کے خلاف کی نسبت قبولیت کے زیادہ لائق ہے اور اس پر بھی قیاس کی دلالت پائی جاتی ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جنبی آدمی کے پیچھے نماز پڑھے اور اسے اس بات کا علم بھی ہو تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور اسے وہ امام کی نماز میں شامل سمجھتے ہیں تو جب امام کی نماز کے فاسد ہونے کا علم ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ علم نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں نماز پڑھے اسے (جنابت کا) علم ہو یا نہ، اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ تو جاننے کی صورت میں جس چیز نے اس کی نماز کو باطل کیا ہے عدم علم کی صورت میں بھی وہی چیز اس کی نماز کو باطل کر دیتی ہے تو امام کی نماز کے بطلان کا علم اس کی نماز کو باطل کر دیتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ امام کی نماز کے بطلان کو نہ جاننے کی صورت میں بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے یہی قیاس ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف

حضرت جابر جعفی، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما سے اس امام کے بارے میں جو بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھائے، روایت کرتے ہیں کہ وہ سب نماز کو نہ لوٹائیں۔

جَمِيْعًا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي اخْتِلَافِ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ.

امام اور مقتدیوں کی نماز میں اختلاف کے سلسلے میں متقدمین سے بھی ہمارے مذہب کے موافق مروی ہے۔

۶۱۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ بِقَوْمٍ هِيَ لَهُ الظُّهْرُ وَلَهُمُ الْعَصْرُ قَالَ يُعِيْدُوْنَ وَلَا يُعِيْدُ.

حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی قوم کو نماز پڑھائے خود وہ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی عصر کی نماز پڑھتے ہوں تو وہ (مقتدی) لوٹائیں امام نہ لوٹائے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ جَاءَ عِبَادٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي يَوْمٍ مَطِيْرٍ فَوَجَدَهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ فَصَلّٰى مَعَهُمْ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا صَلَّوْا فَإِذَا هِيَ الْعَصْرُ فَأَتَى الْحَسَنَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا.

حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں حضرت عباد رضی اللہ عنہ بارش کے دن مسجد میں آئے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا انھوں نے ظہر کی نماز خیال کرتے ہوئے ان کے ساتھ شرکت کی۔ انھوں نے نماز ظہر ادا نہیں کی تھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو معلوم ہوا کہ عصر کی نماز تھی چنانچہ وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے ان کو دونوں نمازیں (دوبارہ) پڑھنے کا

۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يَقُوْلَانِ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا.

حضرت سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں حضرت حسن اور ابن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے تھے۔ دونوں نمازیں ادا کرے۔

قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا.

(امام ابوجعفر طحاوی) فرماتے ہیں۔ حضرت ابومعشر نے امام نخعی سے نقل کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ وہ دونوں نمازیں ادا کرے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ.

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز ادا کرے۔

## بَابُ (۸۸) التَّوْقِيْتِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ.

## باب ۸۸: نماز میں قرأت کا تعین

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى"

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الضُّحَىٰ وَالْفِطْرِ فِي الْأُولَىٰ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

اور دوسری رکعت میں "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ يَوْمُ عِيدٍ وَيَوْمُ جُمُعَةٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اور "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ کا دن اکٹھے ہوتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت جریر بن عبد الحمید، حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ۔

حضرت سمرہ بن جندب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کے بارے میں اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے جمعہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہبی فرماتے ہیں ہم سے مسعودی نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

حضرت معبد بن خالد، حضرت زید بن عقبہ فزاری رضی

قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

**قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ هُمَا اللَّتَانِ يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا يُجَاوِزُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ تَوْقِيْتٌ بِعَيْنِهٖ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُجَاوَزَ إِلٰى غَيْرِهٖ وَلٰكِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا وَلَهٗ أَنْ يَقْرَأَ بِغَيْرِهِمَا۔

۷۲۔ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ وَابْنَ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثنا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ سَأَلَنِيْ عُمَرُ بِمَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ قُلْتُ قٓ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۷۳۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ح قَالَ ثنا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رض سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

**فَهٰذَا** أَبُوْ وَاقِدٍ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ مَا أَخْبَرَ بِهٖ مَنْ رَوَى الْآثَارَ الْأُوَلَ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ مَا ذُكِرَ عَنْهُ أَيْضًا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ۔

۷۴۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ امام کو عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ یہی دو سورتیں پڑھنی چاہئیں، کسی دوسری طرف تجاوز نہ کرے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کسی معین سورت کو مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے دوسری طرف متجاوز نہ ہو سکے بلکہ امام کو چاہیے کہ یہ سورتیں پڑھے البتہ ان کے علاوہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کے دلائل سے اس طرح ہے۔ حضرت ابو واقد فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازیں کیا پڑھتے تھے میں نے کہا "قٓ" اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر"

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی روایات میں مذکورہ قرأت کے علاوہ (سورتوں کی) قرأت کی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں ان سورتوں کے علاوہ بھی قرأت فرمائی جن کا پہلی روایات میں ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت ضحاک بن قیس

يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کیا پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ آپ "ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ" پڑھتے تھے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ الْجُمُعَةَ وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

حضرت مالک بن انس سے بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ (کی نماز) میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا سورۂ جمعہ اور اور سورہ "ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ"۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ (کی نماز) میں سورۂ جمعہ اور "ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ" پڑھتے تھے۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ غَيْرَ مَا جَاءَ عَنْهُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لَمْ يَجُزْ اَنْ يُحْمَلَ ذٰلِكَ عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهٗ عَلَى الْاِتِّفَاقِ وَالتَّصَادُقِ فَنَجْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قَدْ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِهٰذَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں اس کے علاوہ قرأت کی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے تو جائز نہیں کہ اسے تضاد اور ایک دوسرے کی تکذیب پر محمول کیا جائے بلکہ ہم اسے اتفاق اور باہمی تصدیق پر محمول کرتے ہیں۔ ہم ان میں سے ہر ایک کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرار دیتے ہیں کبھی آپ نے اسے پڑھا اور کبھی اس کی

مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً فَحَكٰى عَنْهُ كُلُّ فَرِيْقٍ مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ مَا حَضَرَهُ مِنْهُ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَّا تَوْقِيْتَ لِلْقِرَاءَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَاَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّقْرَأَ فِيْ ذٰلِكَ مَعَ مَا فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَيَّ الْقُرْاٰنِ شَاءَ وَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۷۸۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيْكٌ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

۷۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

**قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ كَانَ لَا يَتَجَاوَزُ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحْكَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَا يُقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ غَيْرُ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ حَتّٰى لَا يَجُوْزَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَخْبَرَ مَنْ رَوَاهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا فِيْهِمَا كَمَا اَخْبَرَ النُّعْمَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ

تلاوت فرمائی۔ تو ہر فریق نے اپنی حاضری (اور مشاہدے) کے مطابق آپ سے روایت کیا۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ نماز میں قرأت مقرر نہیں۔ اور امام کو حق حاصل ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن میں سے جہاں سے چاہے پڑھے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن کی نمازِ فجر کی قرأت بھی مروی ہے۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نمازِ فجر میں "الٓمّٓ تَنْزِيْلُ" اور "هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ" پڑھتے تھے۔

---

حضرت عزرہ، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو سورتوں سے تجاوز نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ سے یہ قول منقول نہیں کہ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ان دو سورتوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھا جائے کہ اس کے خلاف جائز نہ ہو بلکہ جن حضرات نے یہ دو حدیثیں روایت کی ہیں انھوں نے بتایا ہے کہ آپ ان دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھتے تھے۔ جس طرح حضرت نعمان اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں وہ قرأت کرتے تھے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ پھر دوسرے حضرات سے مروی ہوا کہ آپ نے اس کے خلاف بھی قرأت کی ہے کیونکہ

بِمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنْ غَيْرِهِمَا أَنَّهُ قَرَأَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَرَأَ بِهٰذَا مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً فَكَذٰلِكَ مَا حُكِيَ عَنْهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ بِهٖ مَرَّةً أَوْ قَرَأَ بِهٖ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ بِغَيْرِهٖ فَيَحْكِي كُلٌّ مَنْ حَضَرَهُ مَا سَمِعَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ التَّوْقِيْتِ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَ أَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

آپ نے ایک بار اسے پڑھا اور دوسری بار اس (دوسری سورت) کی قرأت فرمائی اسی طرح جمعے کے دن نماز فجر کی جو قرأت آپ سے منقول ہے اس میں بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے ایک بار پڑھا یا کئی بار اسی کی قرأت کی پھر اس کے علاوہ کو پڑھا۔ پس حاضرین میں سے جس نے جو کچھ سنا اسے بیان کر دیا۔ اس میں قرأت کے تعین پر کوئی دلیل نہیں۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا وہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ (۸۹) صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

## باب ۸۹: مسافر کی نماز

۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافِي بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز میں قصر بھی کی اور پوری نماز بھی پڑھی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسَافِرَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ صَلٰوتَهُ وَإِنْ شَاءَ قَصَرَهَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۸۱۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے چاہے تو اپنی نماز پوری کرے اور اگر چاہے تو قصر کرے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث اور حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت یعلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نماز میں قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں اگر تمہیں ڈر ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں ڈالیں گے"۔ اب لوگوں کو امن حاصل ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا جس پر تم متعجب ہو۔ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے لہٰذا اس کا صدقہ قبول کرو۔

فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ ـ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَزِيْدَ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِنْ كَانَ قَعَدَ فِي الثِّنْتَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهٗ تَامَّةٌ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَقْعُدْ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهٗ بَاطِلَةٌ ـ

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس نے نماز مکمل کی اور ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار قعدہ کیا تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی، اور اگر تشہد کی مقدار قعدہ نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

۸۲- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى اِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلَهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ وَصَلٰوةُ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ اِذَا سَافَرَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهِ الْاُوْلٰى ـ

پہلے قول کے قائلین جنہوں نے مذکورہ دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے کہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا شروع شروع میں دو دو رکعتیں نماز فرض تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ تو آپ نے مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل ادا کی۔ مغرب دن کے وتر ہیں اور فجر کی نماز میں قرأت طویل ہے اور جب آپ قرأت فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے۔ (دو دو رکعتیں ادا کرتے)۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رض تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى اِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلَهَا وَاَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَافَرَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَتْ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَفَرِهٖ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُؤْمَرَ بِتَمَامِ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ رَكْعَتَانِ فَذٰلِكَ خِلَافُ حَدِيْثِ فَهْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل کو ملا کر ادا کیا اور آپ جب سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹتے تو ام المومنین نے بتایا کہ آپ سفر میں اسی طرح نماز ادا کرتے جیسے تکمیل نماز کے حکم سے پہلے ادا کرتے تھے۔ اور یہ دو رکعتیں تھیں تو یہ حضرت فہد کی اس روایت کے خلاف ہے جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز پوری بھی پڑھتے اور قصر بھی کرتے تھے۔

فِي السَّفَرِ قَصْرٌ۔ وَأَمَّا حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولَى احْتَجُّوا بِالْآيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِيهِ وَهِيَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةِ قَالُوا فَذَلِكَ لِلرُّخْصَةِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي التَّقْصِيرِ لَا عَلَى الْحَتْمِ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ وَهُوَ كَقَوْلِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا فَذَلِكَ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ لَهُمْ فِي الْمُرَاجَعَةِ لَا عَلَى إِيجَابِهِ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ۔ فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى أَنَّ هَذَا اللَّفْظَ قَدْ يَكُونُ عَلَى مَا ذَكَرُوا وَيَكُونُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَذَلِكَ عَلَى الْحَتْمِ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا۔ فَلَمَّا كَانَ نَفْيُ الْجُنَاحِ قَدْ يَكُونُ عَلَى التَّخْيِيرِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْإِيجَابِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ ذَلِكَ عَلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ۔ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَقْصِيرِهِ فِي أَسْفَارِهِ كُلِّهَا۔

اور حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکورہ آیت سے پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اور جب تم زمین پر چلو ـــــ آخر تک) وہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف قصر نماز کی رخصت ہے ان پر لازم نہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "ان دونوں پر رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں" تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رجوع میں آسانی اور وسعت دی گئی ہے ان پر اسے واجب نہیں کیا گیا۔

دوسرے قول والے ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ان الفاظ سے کبھی وہی بات مراد ہوتی ہے جو انھوں نے ذکر کی اور کبھی اس کے علاوہ بات مراد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جس نے بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کیا تو اسے ان دونوں (صفا اور مروہ) پر چکر لگانے میں حرج نہیں"۔ اور یہ تمام علماء کے نزدیک لازمی ہے کیونکہ کسی بھی حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے ان دونوں کا چکر چھوڑنا جائز نہیں۔ ـــــ توجب حرج کی نفی کبھی اختیار کے لیے اور کبھی ایجاب کے لیے ہوتی ہے تو کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ کتاب، سنت یا اجماع سے ثابت دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معنیٰ پر محمول کرے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سفروں میں قصر کرنے پر متواتر روایات مروی ہیں۔

۸۲ـ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابن سمط فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ (مقام) پر دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ أَوْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہو جائیں (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو چار رکعات پڑھتا ہوں ان میں سے دو رکعات ہی قبول ہو جائیں)۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَيْتَ حَظِّي إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ۔

دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے، البتہ اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول "کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہوں" نہیں ہے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَدَعُهُمَا يَعْنِي لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (کبھی) روزہ رکھتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے تھے اور دو رکعتیں ادا کرتے انھیں نہ چھوڑتے یعنی ان پر اضافہ نہ کرتے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور سترہ دن ٹھہرے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔[1]

۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ شُفَيٍّ قَالَ جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ

حضرت سعید بن شفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کے بارے میں پوچھنے لگے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تو واپس لوٹنے تک صرف دو رکعتیں پڑھتے۔

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے وہاں سترہ دن قیام کی نیت نہ کی تھی ورنہ آپ مکمل نماز پڑھتے کیونکہ پندرہ دن کی نیت سے آدمی مقیم شمار ہوتا ہے۔ (۱۲ ہزاروی)

يُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ۔

٨٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فُتِحَ مَكَّةُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ۔

حضرت عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرے تو آپ نماز میں قصر کرتے تھے۔

٩٠۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رض رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رض رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ رض صَلَّاهَا بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں دو رکعتیں ادا کرتے۔ اس کے بعد انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے تو چار رکعات ادا کرتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

٩١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض رَكْعَتَيْنِ سِتَّ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ یا آٹھ سال دو رکعتیں ادا کیں۔ اس کے بعد انہوں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے مکمل نماز پڑھی۔

٩٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ فَتًى سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَدَلَ إِلَى مَوْضِعِ الْعُرْقَةِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْفَتٰى سَأَلَنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَاحْفَظُوْهَا عَنِّيْ مَا

حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سفر کے بارے میں پوچھا تو وہ مقام عرقہ کی طرف گئے اور فرمایا اس نوجوان نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفری نماز کے بارے میں سوال کیا ہے تو اسے مجھ سے یاد رکھو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر میں واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے آپ فتح مکہ کے

سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ وَاِنَّهٗ اَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ قُوْمُوْا وَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ اُخْرَاوَيْنِ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ثُمَّ غَزَا حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْجِعْرَانَةِ فَاعْتَمَرَ مِنْهَا فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ ثُمَّ غَزَوْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَاعْتَمَرْتُ مَعَ عُمَرَ رض فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ رض بَعْدَ ذٰلِكَ صَلّٰى اَرْبَعًا بِمِنًى۔

موقعہ پر اٹھارہ دن مکہ مکرمہ میں رہے تو دو دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے اے اہل مکہ اٹھ کھڑے ہو کر پچھلی دو دو رکعتیں پڑھو ہم مسافر لوگ ہیں۔ پھر آپ غزوۂ حنین اور طائف کی طرف تشریف لے گئے تو وہ دو دو رکعتیں پڑھتے رہے پھر جعرانہ مقام کی طرف لوٹے تو وہاں سے ہی ذیقعدہ میں عمرہ کیا (حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں) پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا تو دو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں ان کے ہمراہ عمرہ کیا تو دو دو رکعتیں ادا کیں اس کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں چار چار رکعات پڑھنے لگے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مدینہ طیبہ میں چار چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ادا کیں۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ

حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ ہم سرکار

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَمْتُمْ قَالَ عَشْرًا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے (راوی کہتے ہیں) میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) پوچھا آپ وہاں کتنا عرصہ ٹھہرے انھوں نے فرمایا "دس دن"

۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهُ لِأَنَسٍ رض

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کا ذکر نہیں۔

---

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

حضرت محمد بن عبد اللہ (ابن ابی سلیم) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں ان کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں نماز ادا کی۔

---

۹۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَلَا تَنْقُصُ فِي سَفَرٍ وَّلَا حَضَرٍ وَّصَلَّى الْعِشَاءَ أَرْبَعًا وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَصَلَّى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَّصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعات نماز ادا کی اور اس کے بعد کچھ نہیں (یعنی نماز عصر پڑھی) مغرب کی نماز تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کیں اور آپ نے فرمایا یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ سفر و حضر میں کم نہیں ہوتے۔ عشاء کی نماز چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات پڑھیں۔ فرماتے ہیں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ مغرب کی تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، عشاء کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

---

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

حضرت عون بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں۔ میں نے

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَیْنَ یَدَیْہِ عَنَزَۃٌ اَلظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ تَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ الْمَرْاَۃُ وَالْحِمَارُ۔

اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقام بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر وعصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھائیں۔ آپ کے سامنے سے عورت اور گدھا گزرتا تھا۔

۱۰۱۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُسَافِرًا فَلَمْ یَزَلْ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعَ

حضرت عوان بن ابی جحیفہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے تو آپ واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

۱۰۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا وَاٰمَنُہٗ۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھائیں حالانکہ ہم اس وقت زیادہ پرامن تھے۔

**قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰؤُلَاءِ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْبِرُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ سَفَرِہٖ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِہٖ۔ **ثُمَّ** قَدْ رُوِیَ عَنْ اَصْحَابِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ اِنَّھُمْ کَانُوْا فِیْ اَسْفَارِھِمْ یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ صحابہ کرام آپ سے خبر دیتے ہیں کہ آپ سفر میں گھر لوٹنے تک (نماز میں) قصر کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ وہ اپنے سفروں میں اسی طرح کرتے تھے اس ضمن میں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس فصل میں روایت کیا ہے۔

۱۰۳۔ **فَمِنْ** ذٰلِکَ مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ ھٰذَا الْفَصْلِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رض وَمِنْہُ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی بِمَکَّۃَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا اَھْلَ مَکَّۃَ اَتِمُّوْا صَلَاتَکُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔

اور اسی سلسلے میں یہ بھی مروی ہے حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دو رکعتیں پڑھائیں پھر فرمایا اے اہل مکہ اتم اپنی نماز مکمل کرو ہم مسافر لوگ ہیں۔

**۱۰۴۔ حدثنا** ابو بکرة قال ثنا یعقوب بن اسحٰق و روح و وهب قالوا ثنا شعبة عن الحکم عن ابراهیم عن الاسود عن عمر رض مثله۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

**۱۰۵۔ حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ومالك عن زيد بن اسلم عن اسلم مولى عمر رض ان عمر كان اذا قدم مكة ثم ذكر مثله۔

حضرت اسلم (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام) فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ______ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا ہے۔

**۱۰۶۔ حدثنا** ابو بکرة قال ثنا روح قال ثنا مالك بن انس وصالح بن ابی الاخضر عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن عمر رض مثله۔

حضرت سالم اپنے والد سے، وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

**۱۰۷۔ حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان عن ابي اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن يزيد قال خرجنا مع علي رض الى صفين فصلى بنا ركعتين بين الجسر والقنطرة۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ صفین کی طرف نکلے تو انھوں نے جسر اور قنطرہ کے درمیان دو رکعتیں پڑھائیں۔

**۱۰۸۔ حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحٰق عن ابي ليلى الكندي قال خرج سلمان رض في ثلثة عشر رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة وكان سلمان رض اسنهم فحضرت الصلوة فاقيمت الصلوة فقالوا تقدم يا ابا عبد الله فقال ما انا بالذي اتقدم انتم العرب ومنكم النبي صلى الله عليه وسلم فليتقدم بعضكم فتقدم بعض القوم فصلى اربع ركعات فلما قضى الصلوة قال سلمان ما لنا وللمربعة انما يكفينا نصف المربعة۔

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نکلے۔ حضرت سلمان ان میں سے عمر رسیدہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ! (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) آپ آگے بڑھیں انھوں نے فرمایا۔ میں آگے نہیں بڑھتا تم عربی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تم میں سے ہیں لہٰذا تم میں سے کوئی ایک آگے بڑھے چنانچہ ایک صحابی آگے بڑھے اور انھوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات (پڑھنے کی) کیا ضرورت ہے۔ ہمارے لیے دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔

**۱۰۹۔ حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن حبيب بن ابي ثابت عن

حضرت عبد الرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ملک شام کی ایک بستی میں

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

١١٠- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ كَانُوا جَمِيعًا فِي سَفَرٍ فَكَانَ سَعْدٌ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَيُفْطِرُ وَكَانَا يُتِمَّانِ الصَّلٰوةَ وَيَصُومَانِ فَقِيلَ لِسَعْدٍ نَرَاكَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَتُفْطِرُ وَيُتِمَّانِ فَقَالَ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

١١١- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رض يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْمَمْنَا لِأَنْفُسِنَا أَرْبَعًا۔

١١٢- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِمِنًى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

١١٣- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُصَلِّي صَلٰوةَ سَفَرٍ مَا لَمْ أُجْمِعْ إِقَامَةً وَإِنْ مَكَثْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

١١٤- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور ہم چار رکعات ادا کرتے ہم ان سے اس بارے میں پوچھتے تو وہ فرماتے ہم زیادہ جانتے ہیں۔

حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے انھیں حضرت عبدالرحمٰن بن مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم تمام ایک سفر میں تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے اور دوسرے دونوں حضرات مکمل نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے ہیں اور وہ دونوں مکمل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم خوب جانتے ہیں۔

حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن صفوان (رضی اللہ عنہم) کے عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

---

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں امام کے پیچھے چار رکعات پڑھتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

---

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں جب تک اقامت کی نیت نہ کر لوں۔ نماز سفر ادا کرتا ہوں، اگرچہ بارہ راتیں رہوں۔

حضرت ابو نجیح فرماتے ہیں میں حضرت سالم کے

أَبِي نَجِيحٍ قَالَ أَتَيْتُ سَالِمًا أَسْأَلُهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا صَدَرَ الظُّهْرُ وَقَالَ نَحْنُ مَاكِثُونَ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَإِذَا قَالَ الْيَوْمَ وَغَدًا قَصَرَ وَإِنْ مَكَثَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔

١١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي لِلْفَرِيضَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

١١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض إِلَى شِقِّ سِيرِينَ فَأَمَّنَا فِي السَّفِينَةِ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

١١٧ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ بِالْأَهْوَازِ صَلَّى الْعَصْرَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ رَكْعَتَيْنِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْصُرُونَ فِي السَّفَرِ وَيُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ أَتَمَّ أَلَا تَرَى أَنَّ سَعْدًا لَمَّا قِيلَ لَهُ إِنَّ الْمِسْوَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ يُتِمَّانِ قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ وَلَمْ يَعْذِرْهُمَا فِي إِتْمَامِهِمَا وَأَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قَدَّمَهُ سَلْمَانُ وَمَعَهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ وَلَمْ

پاس پوچھنے آیا تو وہ مسجد کے دروازے کے پاس تھے۔ میں نے پوچھا آپ کے والد کیا طریقہ اختیار کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا جب ظہر شروع ہوتی اور وہ فرماتے ہم ٹھہرنے والے ہیں تو مکمل نماز پڑھتے اور جب فرماتے آج اور کل (ٹھہریں گے) تو قصر کرتے اگرچہ بیس راتیں رہتے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہم سفر رہا تو آپ فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

---

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مقام) سیرین کے ایک کنارے کی طرف نکلے تو انھوں نے کشتی میں کپڑا بچھا کر ہمیں نماز پڑھائی ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو برزہ اسلمی کو مقام اہواز میں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (حضرت شعبہ فرماتے ہیں)۔ میں نے پوچھا کتنی رکعتیں پڑھیں انھوں نے فرمایا "دو رکعتیں"۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سفر میں قصر کرتے اور پوری نماز پڑھنے والوں کی مخالفت کرتے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت مسور اور عبدالرحمن بن عبدیغوث رضی اللہ عنہما پوری نماز پڑھتے ہیں تو انھوں نے فرمایا ہم زیادہ جانتے ہیں اور نماز مکمل کرنے کے سلسلے میں ان کو معذور نہیں سمجھتے تھے اور وہ شخص جن کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا اور آپ کے ساتھ تیرہ صحابہ کرام تھے اس نے چار رکعات پڑھائیں تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ہمیں دو رکعتیں کافی ہیں اور وہاں موجود

يُنكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تَكُنْ اِبَاحَةَ الْاِتْمَامِ فِي السَّفَرِ

حضرات نے اس بات کی مخالفت نہ کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے مذہب میں سفر میں پوری نماز پڑھنا جائز نہیں۔

**فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَتَمَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِيْ قَدَّمَهُ سَلْمَانُ رض وَالْمِسْوَرُ وَهُمَا صَحَابِيَّانِ فَقَدْ ضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ سَلْمَانُ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلٰى تَرْكِ الْاِتْمَامِ فِي السَّفَرِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس شخص کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا وہ اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ دونوں صحابی تھے اور یہ بات (ان دونوں کا عمل) حضرت سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اس روایت کے خلاف ہے کہ سفر میں نماز مکمل نہ کی جائے۔

**قِيْلَ** لَهُ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْمِسْوَرُ رض وَذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَمَّا لِاَنَّهُمَا لَمْ يَكُوْنَا يَرَيَانِ فِيْ ذٰلِكَ السَّفَرِ قَصْرًا لِاَنَّ مَذْهَبَهُمَا اَنْ لَّا تُقْصَرَ الصَّلٰوةُ اِلَّا فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزَاةٍ فَاِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا غَيْرُهُمَا فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ ثَبَتَ التَّقْصِيْرُ عَنْ اَكْثَرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُجْعَلْ ذٰلِكَ مُضَادًّا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ اِذْ كَانَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَقَدْ صَلّٰى بِمِنًى اَرْبَعًا فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض وَمَنْ اَنْكَرَ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ عُثْمَانُ اِنَّمَا فَعَلَهُ لِمَعْنًى رَاٰى بِهِ اِتْمَامَ الصَّلٰوةِ مِمَّا سَنَصِفُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعـ فَلَمَّا كَانَ الَّذِيْ ثَبَتَ لَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِهِ هُوَ تَقْصِيْرُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ لَا اِتْمَامُهَا لَمْ يَجُزْ لَنَا اَنْ نُّخَالِفَ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهِ

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت مسور اور وہ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما نے نماز کو اس لیے مکمل کیا ہو کہ وہ اس سفر میں قصر کو جائز نہ سمجھتے ہوں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ حج، عمرہ اور جہاد کے علاوہ قصر نہ کی جائے۔ کیونکہ ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کا یہ موقف ہے تو جب ان کے بارے میں مروی بات کا احتمال پایا گیا اور اکثر صحابہ کرام سے قصر ثابت ہے تو اسے صحابہ کرام سے مروی روایات کے متضاد قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی کوئی اور وجہ ہو۔ اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، انھوں نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا اس بنیاد پر کیا کہ آپ اس مکمل نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ ہم ان شاء اللہ اس بات کو اس باب میں بیان کریں گے۔ تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہمارے لیے نماز سفر میں قصر ثابت ہو گئی اور پورا پڑھنا ثابت نہ ہوا تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اس کی مخالفت کر کے دوسری راہ اختیار کریں۔

**فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رَوَيْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات روایت کی ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ سفر

يَدُلُّكُمْ عَلٰى اَنَّ فَرَائِضَ الصَّلٰوةِ رَكْعَتَانِ فِي السَّفَرِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَاطِعًا لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُخَالِفُكُمْ قُلْنَا نَعَمْ۔

میں فرض نماز دو رکعتیں ہے تاکہ یہ تمہارے مخالف کی بات کا قلع قمع کر دے ہم کہتے ہیں "ہاں"

١١٨۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهُ قَالَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حالت اقامت میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض کی ہے۔

١١٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عُمَرَ رض قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں، نماز جمعہ دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں کمی نہیں۔ یہ تمہارے نبی کی زبان سے بیان ہوا۔

١٢٠۔ وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢١۔ وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ـــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٢٢۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ

حضرت ابو اسحٰق، حضرت محمد بن طلحہ سے اور

الضَّرِيرُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَنِ الثِّقَةِ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي أُقِيمُ بِمَكَّةَ فَكَمْ أُصَلِّي قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رض قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهِيَ تَمَامٌ۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ رض فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ رض عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ أَخْشَى أَنْ تُكَذِّبَ عَلَيَّ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ سَأَلَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ عُمَرَ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

وہ حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زبید نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے ایک ثقہ راوی سے اور انھوں نے حضرت عمر

حضرت شریک حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے "عن الثقہ" (ایک ثقہ راوی سے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں کتنی رکعات پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حضرت ابوالقاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں سفر میں دو رکعتیں پڑھنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ پوری نماز ہے۔

---

حضرت شعبہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سفری نماز کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم دو رکعتوں کے بارے میں مجھے جھٹلاؤ لیکن جس نے سنت کی مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

حضرت مورّق فرماتے ہیں حضرت صفوان بن محرز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا ــــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا أُحَدِّثُكَ أَنَا سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ فُرِضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا يُتَطَوَّعُ هٰهُنَا قَبْلَهَا وَمِنْ بَعْدِهَا فَكَذٰلِكَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس سے سفر میں نفلی نماز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ حضرت حسن بن مسلم نے فرمایا میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے حضرت طاؤس سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حالتِ اقامت میں چار اور سفر میں دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں تو جس طرح یہاں (فرض نماز سے) پہلے اور بعد نفل پڑھے جاتے ہیں اسی طرح سفر میں بھی (فرض نماز سے) پہلے اور بعد نفل پڑھے جائیں۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں شروع شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض کی گئی پھر نماز سفر کو اسی طرح برقرار رکھا گیا اور حالتِ اقامت کی نماز میں اضافہ کیا گیا۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَكُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أُدْنُ حَتّٰى أُخْبِرَكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت ابو قلابہ، بنو عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا آؤ تم بھی کھاؤ، اس نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نماز کا نصف اور حاملہ عورت نیز دودھ پلانے والی سے روزہ اٹھا لیا ہے۔ [1]

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو العلاء، اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا ——— پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی نیز مسافر کو روزہ کی ادائگی میں رخصت دے دی البتہ قضا واجب ہے لیکن مسافر کے لیے نماز [illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ۔

حضرت ابو قلابہ، ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی کام سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ اُٹھا لیا ہے۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَّ لَقِيْنَاهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدِّثْهُ يَعْنِي أَيُّوبَ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت ایوب فرماتے ہیں مجھ سے ابو قلابہ نے بیان کیا انھوں نے بنو قشیر کے ایک بزرگ سے اور انھوں نے اپنے چچا سے روایت کیا پھر ایک دن ہم ان (بزرگ) سے ملے تو حضرت ابو قلابہ نے ان سے کہا ان (حضرت ایوب) سے بیان کیجئے تو شیخ نے فرمایا مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہ وہ اپنے اونٹوں کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے — پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور اس میں "حاملہ اور دودھ پلانے والی" کا اضافہ کیا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت انس بن مالک (یعنی ابو امامہ کعبی) رضی اللہ عنہ بنو عبد اللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہم پر حملہ آور ہوا — اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْحَرِيْشِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

حضرت ہانی بن عبد اللہ بن شخیر، بلحریش (بنو بلحریش) کے ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم سفر میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا نصف

الصِّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

١٣٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُمَيَّةَ اَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ فَرْضَ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَاَنَّهُ فِيْ رَكْعَتَيْهِ كَالْمُقِيْمِ فِيْ اَرْبَعَتِهِ فَكَمَا لَيْسَ لِلْمُقِيْمِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهِ عَلٰى اَرْبَعَتِهِ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ لَيْسَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهِ عَلٰى رَكْعَتَيْهِ شَيْئًا وَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْفُرُوْضَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهَا لَابُدَّ لِمَنْ هِيَ عَلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ بِهَا وَلَا يَكُوْنُ لَهُ خِيَارٌ فِيْ اَنْ لَّا يَاْتِيَ بِمَا عَلَيْهِ مِنْهَا وَكَانَ مَا اُجْمِعَ عَلَيْهِ اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّاْتِيَ بِهِ اِنْ شَاءَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَاْتِ بِهِ فَهُوَ التَّطَوُّعُ اِنْ شَاءَ فَعَلَهُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ فَهٰذِهِ هِيَ صِفَةُ التَّطَوُّعِ وَمَا لَابُدَّ مِنَ الْاِتْيَانِ بِهِ فَهُوَ الْفَرْضُ وَكَانَتِ الرَّكْعَتَانِ لَابُدَّ مِنَ الْمَجِيْءِ بِهِمَا وَمَا بَعْدَهُمَا فَفِيْهِ اخْتِلَافٌ فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤْتٰى بِهِ وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّجِيْءَ بِهِ اِنْ شَاءَ وَلَهُ اَنْ لَّا يَجِيْءَ بِهِ فَالرَّكْعَتَانِ مَوْصُوْفَتَانِ بِصِفَةِ الْفَرْضِ فَهُمَا فَرِيْضَةٌ وَمَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ مَوْصُوْفٌ بِصِفَةِ التَّطَوُّعِ فَهُوَ تَطَوُّعٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْمُسَافِرَ فَرْضُهُ

اٹھایا ہے۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوامیہ نے یا (فرمایا) ایک شخص نے ابوامیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا میں ایک سفر سے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے ابوامیہ تم کھانے کے منتظر ہو میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

---

تو یہ روایات جنھیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسافر کی فرض نماز دو رکعتیں ہیں اور وہ اپنی ان دو رکعتوں کے ساتھ مقیم کے چار رکعتوں کے ساتھ ہونے کی طرح ہے تو جس طرح مقیم کے لیے چار رکعات پر اضافہ جائز نہیں اسی طرح مسافر بھی دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کر سکتا۔

---

اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فرض نماز کو مکمل طور پر پڑھنا متفق علیہ ہے اور اس میں سے کچھ چھوڑنے کا اختیار حاصل نہیں اور یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ جس عمل کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو وہ نفلی ہے چاہے تو عمل کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ یہ نفلی عمل کی تعریف ہے۔ اور جس عمل کا کرنا لازمی ہو وہ فرض ہے۔ (اور یہاں) دو رکعتوں کا ادا کرنا ضروری ہے جبکہ بعد والی دو رکعتوں میں اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ انھیں ادا نہیں کرنا چاہیے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مسافر کو یہ دو رکعتیں بھی پڑھنی چاہییں اور اگر چاہے تو نہ پڑھے پس دو رکعتوں پر فرض کی تعریف صادق آتی ہے لہٰذا وہ فرض ہیں اور بعد والی رکعتیں نفل کے وصف سے موصوف ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مسافر پر دو ہی رکعتیں فرض ہیں جبکہ مقیم پر چار رکعتیں فرض ہیں تو جس طرح مقیم سلام پھیرے بغیر چار رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ سکتا اسی طرح مسافر بھی سلام سے پہلے دو رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ سکتا۔ اس باب ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ

رَكْعَتَانِ وَكَانَ الْفَرْضُ عَلَى الْمُقِيمِ اَرْبَعًا فِيمَا يَكُونُ فَرْضُهُ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُقِيمِ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْاَرْبَعِ شَيْئًا مِنْ تَسْلِيمٍ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُتِمُّونَ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے پوری نماز (چار رکعات) پڑھنا بھی مروی ہے اور وہ اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا منیٰ میں عمل اور دیگر روایات کا ذکر کرے۔

۱۴۰- وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ فَعَلَهُ عُثْمَانُ رض بِمِنًى وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُكْمِلَتْ اَرْبَعًا وَاُثْبِتَتْ لِلْمُسَافِرِ قَالَ صَالِحٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ عُرْوَةُ حَدَّثَتْنِي عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي فِي السَّفَرِ اَرْبَعًا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی پھر چار رکعات مکمل کی گئیں اور مسافر کے لیے ان (دو) کو ہی باقی رکھا گیا۔ حضرت صالح فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ وہ سفر میں چار رکعات پڑھتی تھیں۔

۱۴۱- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ حُذَيْفَةَ مِنَ الْكُوفَةِ اِلَى الْمَدَائِنِ اَوْ مِنَ الْمَدَائِنِ اِلَى الْكُوفَةِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ اٰذَنُ لَكَ عَلٰى اَنْ لَا تُفْطِرَ وَلَا تَقْصُرَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا اَكْفُلُ لَكَ اَنْ لَا اَقْصُرَ وَلَا اُفْطِرَ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رمضان المبارک میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کوفہ سے مدائن یا مدائن سے کوفہ کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ نہ روزہ چھوڑنا اور نہ ہی (نماز میں) قصر کرنا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ نہ قصر کروں گا اور نہ ہی روزہ چھوڑوں گا۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاَدْرَكْتُ

حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ گیا تو عشاء کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پائی۔ میں نے اپنی رائے سے کچھ

رَكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَصَنَعْتُ شَيْئًا بِرَأْيِيْ فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرٰى أَنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُكَ لَوْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا كَانَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رض تُصَلِّيْ أَرْبَعًا وَتَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ أَرْبَعًا۔

عمل کیا پھر میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے کہ چار رکعات پڑھنے پر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چار رکعات ادا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ مسلمان چار رکعات پڑھتے ہیں۔

١٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْفِي الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَائِشَةَ رض وَسَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کون کونسے صحابہ کرام سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ قَدْ حَكٰى ذٰلِكَ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَحَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ۔

تو یہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم ان سے حضرت زہری اور حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں اس کے خلاف روایت کر چکے ہیں۔

١٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حِبَّانَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ مِنْ بَعْثِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِيْ مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ۔

حضرت حبان بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں اہل عراق کے لشکر سے ہوں میں کیسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا اگر چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر دو رکعتیں پڑھو تو تم مسافر ہو۔

فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَائِشَةُ رض وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مَذْهَبِهِ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مَعْنًى سَنُبَيِّنُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ بِهِ لِقَوْلِهِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ فَأَمَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَالَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ إِتْمَامُهُ الصَّلٰوةَ بِمِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ وَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ ذٰلِكَ

تو یہ حضرت عثمان بن عفان، حذیفہ بن یمان، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جن سے سفر میں پوری نماز پڑھنا مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ان میں سے ہر ایک کے لیے اپنے مذہب میں جس کی طرف وہ گئے ہیں ایک وجہ ہے جسے ہم عنقریب اس باب میں بیان کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم وہ بات بھی بیان کریں گے جو قیاس کے طریقے پر ان کے قول سے لازم آتی ہے اور جو کچھ ان پر واجب ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسئلہ تو جو کچھ ہم نے ان سے منیٰ میں مکمل نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہے تو وہ اس لیے نہیں تھا کہ وہ سفر میں قصر کے مخالف تھے اور ان کے بارے میں یہ بات کیسے متصور ہو سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جب تم زمین

عَلَيْهِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةَ۔ فَأَبَاحَ اللّٰهُ لَهُمُ التَّقْصِيْرَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا خَافُوا أَنْ يَّفْتِنَهُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ لَهُمْ وَإِنْ أَمِنُوْا فِي حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رض فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَهُمْ أَكْثَرُ مَا كَانُوْا وَآمَنُهُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ فَلَمْ يَكُنْ إِنَّمَا مَدَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ۔

پر چلو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ نماز میں قصر کر دو" تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نماز میں قصر کرنا جائز قرار دیا گیا جب انھیں اس بات کا اندیشہ ہو کر کفار ان کو فتنہ میں ڈالیں گے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ یہ (قصر) ان پر واجب ہے، اگرچہ وہ پُرامن ہوں یہ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ حالانکہ اس وقت صحابہ کرام پہلے سے زیادہ پُرامن تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ نے منیٰ میں نماز کو اس لیے طویل نہیں کیا کہ آپ سفر میں قصر کا انکار فرماتے تھے بلکہ اس کے سبب میں اختلاف کیا گیا ہے۔

۱۴۵۔ فَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَزْمَعَ عَلَى الْمُقَامِ بَعْدَ الْحَجِّ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں کیونکہ آپ حج کے بعد وہاں ٹھہر گئے تھے۔

---

فَأَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ إِتْمَامَ عُثْمَانَ رض إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ إِتْمَامُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيْمٌ قَدْ خَرَجَ مِمَّا كَانَ فِيْهِ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ وَدَخَلَ فِي حُكْمِ الْإِقَامَةِ فَلَيْسَ فِي فِعْلِهِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَيْفَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ هَلْ هُوَ الْإِتْمَامُ أَوِ التَّقْصِيْرُ۔ وَقَدْ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا غَيْرَ ذٰلِكَ۔

تو حضرت زہری نے ہمیں اس حدیث میں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ انھوں نے اقامت کی نیت کر لی تھی تو آپ نے مقیم ہونے کی وجہ سے مکمل نماز پڑھی اور آپ مسافر کے حکم سے نکل کر مقیم کے حکم میں داخل ہو گئے تو اس حدیث میں ان کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ نماز سفر کے سلسلے میں کیا تھا۔ نماز کو مکمل کرنا یا قصر کرنا۔ حضرت زہری نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

---

۱۴۶۔ فَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَيُّوْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ رض بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوْا أَكْثَرَ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَأَحَبَّ أَنْ يُّخْبِرَهُمْ أَنَّ الصَّلٰوةَ أَرْبَعٌ۔

حضرت ایوب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات اس لیے پڑھیں کہ اس سال دیہاتی کافی تعداد میں تھے تو آپ نے ان کو بتانا چاہا کہ نماز چار رکعات ہے۔

---

فَهٰذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ

تو یہ روایت اس بات کی خبر دیتی ہے کہ آپ نے یہ عمل اس

لِيَعْلَمَ الْأَعْرَابُ بِهِ أَنَّ الصَّلٰوةَ أَرْبَعٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرِيَهُمْ ذٰلِكَ نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ مُقِيْمًا فَرْضُهُ أَرْبَعٌ فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعًا وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَالتَّأْوِيْلُ الْأَوَّلُ أَشْبَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوْا بِالصَّلٰوةِ وَأَحْكَامِهَا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْهَلَ مِنْهُمْ بِهَا وَبِحُكْمِهَا فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رض وَهُمْ بِأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ حِيْنَئِذٍ أَحْدَثُ عَهْدًا فَهُمْ كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِلْمِ بِفَرَائِضِ الصَّلٰوةِ أَحْوَجَ مِنْهُمْ إِلٰى ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رض فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُتِمَّ الصَّلٰوةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنْ قَصَرَهَا لِيُصَلُّوْا مَعَهُ صَلٰوةَ السَّفَرِ عَلٰى حُكْمِهَا وَيُعَلِّمُهُمْ صَلٰوةَ الْإِقَامَةِ

لیے کیا کہ اس کے ذریعے دیہاتیوں کو بتادیں کہ نماز چار رکعات ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو یہ بات بتانے کا ارادہ کیا تو اقامت کی نیت بھی کرلی۔ پس آپ مقیم ہو گئے جس پر چار رکعات فرض ہیں تو آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں اور اس کی وجہ وہی تھی جو اس سے پہلے حضرت معمر نے حضرت زہری سے نقل کی۔ (یعنی آپ وہاں مقیم ہو گئے تھے) اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے مسافر رہتے ہوئے اس علت کی بنا پر ایسا کیا ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک پہلا احتمال زیادہ مناسب ہے (واللہ تعالیٰ اعلم)

کیونکہ اعرابی، دور عثمانی کی نسبت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز اور اس کے احکام سے زیادہ بے علم تھے اور اس وقت وہ دورِ جاہلیت کے قریب تھے لہٰذا وہ لوگ عثمانی دور کی نسبت اس زمانے میں نماز کے فرائض جاننے کے زیادہ محتاج تھے تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علت کی وجہ سے مکمل نماز نہیں پڑھی بلکہ قصر کیا تاکہ وہ آپ کے ساتھ سفر کی نماز اس کے احکام کے ساتھ پڑھیں اور آپ ان کو سفر میں ہی اقامت کی نماز مع اس کے احکام کے بتادیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ مناسب تھا کہ اس علت کی بنا پر ان کو مکمل نماز نہ پڑھائیں بلکہ ان کو سفر کے احکام کے ساتھ نماز پڑھائیں اور انھیں حالت اقامت میں اس کا حکم بتائیں

عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ كَانَ عُثْمَانُ رض أَحْرٰى أَنْ لَا يُتِمَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنَّهُ يُصَلِّيْهَا بِهِمْ عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ وَيُعَلِّمُهُمْ كَيْفَ حُكْمُهَا فِي الْحَضَرِ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا صَحَّ مِنْ تَأْوِيْلِ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ إِنَّمَا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ لِأَنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ إِلٰى أَنَّهُ لَا يَقْصُرُهَا إِلَّا مَنْ حَلَّ وَارْتَحَلَ۔

---

تو اب ایوب کی زہری سے روایت کا مفہوم حضرت معمر کی زہری سے روایت کی طرف لوٹ گیا۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے اس مذہب کی بنیاد پر نماز مکمل کیا کہ ان کے نزدیک قصر وہی کر سکتا ہے جو سفر پر ہو

۱۴۷۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ قَالَ حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض إِنَّمَا يَقْصُرُ

---

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں وہ شخص قصر کرے جو زادِ راہ اور توشہ دان لے کر وہاں جائے۔

الصَّلٰوۃَ مَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ وَحَلَّ وَ ارْتَحَلَ۔

اور حالت سفر میں ہو۔

۱۴۸- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ جَابٍ وَلَا تَاءٍ وَلَا تَاجِرٌ اِنَّمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ كَانَ مَعَهُ الزَّادُ وَالْمَزَادُ۔

حضرت عیاش بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ خراج جمع کرنے والا، گھر کو لوٹنے والا، اور تاجر دو رکعتیں نہ پڑھیں دو رکعتیں وہ پڑھے جس کے پاس زاد راہ اور توشہ دان ہو۔

۱۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَاَبُوْ عُمَرَ قَالَا اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْمُهَلَّبِ قَالَ كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ اِمَّا لِتِجَارَةٍ وَاِمَّا لِجِبَايَةٍ وَاِمَّا لِحَشْرٍ ثُمَّ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ وَاِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ قَالَ وَكَانَ مَذْهَبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَحْتَاجُ اِلٰى حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَمَنْ كَانَ شَاخِصًا فَاَمَّا مَنْ كَانَ فِيْ مِصْرٍ مُسْتَغْنِيًا بِهٖ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ فَاِنَّهٗ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ابو المہلب فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ تجارت یا خراج جمع کرنے کے لیے (گھر سے) نکلتے ہیں پھر نماز میں قصر کرتے ہیں، قصر وہ شخص کرے جو واپس آنے والا ہو یا دشمن کے مقابلے میں ہو۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا کہ قصر وہی کرے جو زادِ راہ اور توشہ دان لے جانے کا محتاج ہو یا جو شخص واپس لوٹنے والا ہو اور جو شخص شہر میں زاد راہ اور توشہ دان سے بے نیاز ہو وہ پوری نماز پڑھے۔

قَالُوْا وَلِهٰذَا اَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى لِاَنَّ اَهْلَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَثُرُوْا حَتّٰى صَارَتْ مِصْرًا اُسْتُغْنِيَ مَنْ حَلَّ بِهٖ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَهٰذَا الْمَذْهَبُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّ مِنًى لَمْ تَصِرْ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَعْمَرَ مِنْ مَكَّةَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

وہ کہتے ہیں اسی لیے آپ نے منیٰ میں مکمل نماز پڑھی کیونکہ اس وقت وہاں کے رہنے والے بہت ہو گئے حتیٰ کہ وہ شہر بن گیا اور وہاں جانے والا شخص توشہ اور توشہ دان لے جانے سے بے نیاز ہو گیا۔ ہمارے نزدیک یہ مذہب فاسد ہے کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں منیٰ اس قدر آباد نہیں تھا جس قدر مکہ مکرمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آباد تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہاں اسی طرح نماز پڑھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صلى بها ابو بكر رض بعده كذلك ثم صلى بها عمر رض بعد ابي بكر رض كذلك فاذا كانت مكة مع عدم احتياج من حل بها الى حمل الزاد والمزاد يقصر فيها الصلوة فما دونها من المواطن احرى ان يكون كذلك فقد انتفت هذه المذاهب كلها بفسادها عن عثمان رض ان يكون من اجل شيء منها قصر الصلوة غير المذهب الاول الذي حكاه معمر عن الزهري فانه يحتمل ان يكون من اجله اتمها وفي ذلك الحديث ان اتمامه لنيته الاقامة على ما روينا فيه وعلى ما كشفنا من معناه واما ما رويناه عن حذيفة فليس فيه دليل ايضا على الاتمام في السفر كان ذلك سفر طاعة او غير طاعة لانه قد يجوز ان يكون كان من رأيه ان لا يقصر الصلوة الا حاج او معتمر او مجاهد كما قد روي عن ابن مسعود رض۔

کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نماز ادا کی جب مکہ مکرمہ میں زاد راہ اور توشہ دان لے جانے کے بعد بھی قصر کی جاتی تھی تو اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں ایسا عمل زیادہ مناسب ہے۔

---

تو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان گذشتہ مذاہب کی بنیاد پر قصر کی نفی ہوگئی تو ان تمام مذاہب کی نفی ہوگئی، البتہ پہلا مذہب جسے حضرت معمر نے زہری سے نقل کیا ہے اس میں احتمال ہے کہ اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھی ہو اور اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اسلیے مکمل نماز ادا کی کہ انھوں نے وہاں ٹھہرنے کی نیت کرلی جیسا کہ ہم نے روایت کیا اور جس طرح ہم نے اس کا مفہوم واضح کیا۔

---

اور جو کچھ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں بھی سفر میں نماز کی تکمیل پہ کوئی دلیل نہیں وہ عبادت کے لیے سفر ہو یا غیر عبادت کے لیے، کیونکہ ممکن ہے ان کی رائے میں حاجی، عمرہ کرنے والے یا مجاہد کے لیے ہی قصر جائز ہو۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

---

١٥٠- فانه حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا شعبة قال ثنا سليمان عن عمارة بن عمير عن الاسود قال كان عبد الله لا يرى التقصير الا لحاج او معتمر او مجاهد۔ فقد يجوز ان يكون مذهب حذيفة كان كذلك فامر التيمي اذ كان يريد سفرا لا لحج ولا لجهاد ان لا يقصر الصلوة فانتفى ان يكون في حديثه ذلك حجة لمن يرى للمسافر اتمام الصلوة في السفر واما ما روينا عن ابن عمر في ذلك فان حديث حيان هو على انه سأله وهو في

حضرت عمارہ بن عمیر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاجی، عمرہ کرنے والے اور مجاہد کے علاوہ کسی کے لیے قصر کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ ہو سکتا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی یہی ہو۔

تو جب حضرت تیمی حج اور جہاد کے علاوہ سفر کرتے تو حضرت حذیفہ ان کو حکم دیتے کہ قصر نہ کریں پس سفر میں مکمل نماز کے قائلین کے لیے ان کی روایت میں دلیل کی نفی ہوگئی۔

---

اور جو کچھ ہم نے اس ضمن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تو حضرت حیان کی روایت یہ ہے کہ انھوں نے

مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فَقَالَ لَهُ إِنِّي مِنْ بَعْثِ أَهْلِ
الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّي فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ رض فَقَالَ
إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِي مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ
اثْنَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهُ
فِي صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ هٰكَذَا۔ **وَقَدْ**
رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ حِيْنَ سَأَلَهُ عَنِ
الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُ إِنْ قَالَ هِيَ
رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ فَذٰلِكَ عَلَى
الصَّلٰوةِ فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ ذٰلِكَ
وَمَا رَوٰى حَيَّانُ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ حَيَّانَ عَلٰى صَلٰوةِ
الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ وَحَدِيْثُ صَفْوَانَ عَلٰى صَلٰوتِهِ
فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ وَسَنُبَيِّنُ الْحُجَّةَ فِي هٰذَا الْبَابِ
فِي آخِرِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ **وَأَمَّا** مَا رُوِيَ عَنْ
عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ۔

۱۵۱- **فَإِنَّ** أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ
مَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةَ عَلٰى أَنْ تُصَلِّيَ فِي السَّفَرِ
أَرْبَعًا فَقَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رض فِي إِتْمَامِ
الصَّلٰوةِ بِمِنًى۔

**وَقَدْ** ذَكَرْنَا مَا تَأَوَّلَ فِي إِتْمَامِ عُثْمَانَ رض
الصَّلٰوةَ بِمِنًى فَكَانَ مَا صَحَّ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ أَنَّهُ
كَانَ مِنْ أَجْلِ نِيَّتِهِ لِلْإِقَامَةِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ
ذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَإِنَّمَا يَجُوْزُ
أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ لَا تَحْضُرُهَا صَلٰوةٌ إِلَّا نَوَتْ إِقَامَةً
فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ يَجِبُ عَلَيْهَا إِتْمَامُ الصَّلٰوةِ فَتُتِمُّ
الصَّلٰوةَ لِذٰلِكَ فَيَكُوْنُ إِتْمَامُهَا وَهِيَ فِي حُكْمِ
الْمُقِيْمِيْنَ لَا فِي حُكْمِ الْمُسَافِرِيْنَ **وَقَدْ** قَالَ
قَوْمٌ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا وَهُوَ أَنِّي
سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ عُمَرَ كَانَتْ

ایک شہر میں موجودگی کے وقت آپ سے سوال کیا کہ میں اہل عراق کے
لشکر سے ہوں تو کیسے نماز پڑھوں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب
دیا کہ اگر تم چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر تم دو رکعتیں پڑھو تو
تم مسافر ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شہروں میں مسافر کی نماز کے
بارے میں ان کا یہی مذہب تھا ـــــ حضرت صفوان بن محرز
بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ جب انھوں نے سفر میں نماز کے
بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب تھا کہ یہ دو
رکعتیں ہیں جس نے سنت کی خلاف ورزی کی اس نے نعمت کا انکار
کیا تو یہ شہر سے باہر نماز کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایت، حضرت
حیان کی روایت کے خلاف نہ ہو۔ تو حضرت حیان کی روایت مسافر کی
شہروں میں نماز اور حضرت صفوان کی حدیث شہروں کے علاوہ
نماز کے بارے میں ہے ـــــ ہم باب کے آخر میں دلیل پیش کریں گے
ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ـــــ اور وہ جو اس سلسلے میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عروہ رضی
اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سفر میں چار رکعات
پڑھنے پر کس چیز نے متوجہ کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین نے
وہی تاویل کی جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھنے
کے بارے میں کی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات کی جو
توجیہہ کی ہے وہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ تو ان (توجیہات)
میں سے جو صحیح توجیہہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے وہاں اقامت
کی نیت کرنے کی وجہ سے ایسا کیا اگر اسی وجہ سے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا بھی نماز مکمل پڑھتی تھیں تو ممکن ہے کہ جب نماز کا وقت
ہوتا تو آپ وہاں ٹھہرنے کی نیت کرتیں جس کے باعث ان پر نماز
کو مکمل کرنا واجب ہوتا پس وہ نماز کو پورا کرتیں لہٰذا آپ کا مکمل
نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ آپ مقیم لوگوں کے حکم میں تھیں مسافروں
کے حکم میں نہیں تھیں۔ ـــــ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی اور وجہ
سے ایسا کرتی تھیں وہ یہ کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَانَتْ تَقُوْلُ كُلُّ مَوْضِعٍ أَنْزِلُهُ فَهُوَ مَنْزِلُ بَعْضِ بَنِيَّ فَتَعُدُّ ذٰلِكَ مَنْزِلًا لَهَا وَتُتِمُّ الصَّلٰوةَ مِنْ أَجْلِهِ وَهٰذَا عِنْدِيْ فَاسِدٌ لِأَنَّ عَائِشَةَ وَإِنْ كَانَتْ هِيَ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ أَوْلٰى بِهِمْ مِنْ عَائِشَةَ بِهِمْ فَقَدْ كَانَ يَنْزِلُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ فَلَا يَخْرُجُ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ الَّذِيْ يَقْصُرُ فِيْهِ الصَّلٰوةَ إِلٰى حُكْمِ الْإِقَامَةِ الَّتِيْ تُكْمَلُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ كَانَ مَذْهَبُ عَائِشَةَ رض فِيْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ إِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عُثْمَانَ رض وَكَانَتْ تُسَافِرُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِفَايَةٍ مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكَتْ لِهٰذَا الْمَعْنٰى قَصْرَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا تَكَافَأَتْ هٰذِهِ التَّأْوِيْلَاتُ فِيْ فِعْلِ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ لَزِمَنَا أَنْ نَنْظُرَ حُكْمَ قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا يُوْجِبُهُ فَكَانَ الْأَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ مُقِيْمًا فِيْ أَهْلِهِ وَحُكْمُهُ فِي الصَّلٰوةِ حُكْمُ الْإِقَامَةِ وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ إِقَامَتِهِ فِيْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ لَا يَتَغَيَّرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حُكْمُهُ فَكَانَ حُكْمُ تَمَامِ الصَّلٰوةِ يَجِبُ عَلَيْهِ بِالْإِقَامَةِ خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِمَعْصِيَةٍ ثُمَّ إِذَا سَافَرَ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقَامَةِ فَقَدْ جَرٰى فِيْ هٰذَا مِنَ الْاخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَجِبُ لَهُ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّفَرُ سَفَرَ طَاعَةٍ وَقَالَ آخَرُوْنَ يَجِبُ لَهُ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ

فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْإِتْمَامِ

سنا کہ حضرت ابوعمر فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی ماں تھیں پس آپ فرماتیں کہ میں جس جگہ اتروں وہ میری بعض اولاد کی منزل ہے تو وہ اسے اپنی منزل شمار کرتیں اور اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھتیں ـــــ میرے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اگرچہ مومنوں کی ماں ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو مومنوں کے باپ ہیں اور آپ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لوگوں کے زیادہ قریب ہیں۔ پھر بھی آپ ان (لوگوں) کے گھروں میں تشریف لے جاتے لیکن اس کی وجہ سے اس سفر کے حکم سے جس میں قصر کیا جاتا ہے نکل کر اقامت کے حکم میں داخل نہ ہوتے جس میں مکمل نماز پڑھی جاتی ہے۔ ـــــ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قصر کے نماز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب یہ تھا کہ یہ اس کے لیے ہے جو زادِ راہ اور اور توشہ دان اٹھائے رکھے جیسا کہ ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ام المومنین، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس (زادِ راہ وغیرہ) سے بے نیاز ہو کر سفر کرتی تھیں لہٰذا انہوں نے نماز میں قصر کرنا چھوڑ دیا۔ جب حضرت عثمان غنی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل میں یہ تاویلات برابر ہوئیں تو ہم پر لازم ہے کہ ان اسباب کو دیکھیں جو قصر کو واجب کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جب اپنے گھر میں مقیم ہوتا ہے تو نماز میں اس کا حکم حالتِ اقامت والا ہوتا ہے چاہے وہ عبادت کی حالت میں مقیم ہو یا گناہ کا مرتکب ہو ان میں سے کسی بات سے حکم تبدیل نہیں ہوتا بلکہ محض اقامت کی وجہ سے اس پر تکمیل نماز واجب ہے اطاعت و معصیت کا اعتبار نہیں پھر جب وہ سفر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ حکم اقامت سے نکل جاتا ہے اس ضمن میں اختلاف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ جب تک اچھے کام کے لیے سفر نہ ہو قصر کا حکم واجب نہ ہوگا جبکہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں قصر واجب ہے تو جب اطاعت و معصیت کا اعتبار کیے بغیر محض اقامت کی وجہ سے مقیم پر تکمیل نماز واجب ہے تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ سفر میں قصر واجب ہو اچھے کام کے لیے

يَجِبُ لَهُ فِي الْإِقَامَةِ خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِغَيْرِهَا كَانَ كَذٰلِكَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ حُكْمُ التَّقْصِيرِ يَجِبُ لَهُ فِي السَّفَرِ بِالسَّفَرِ خَاصَّةً لَا بِطَاعَةٍ وَلَا غَيْرِهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا وَشَرَحْنَا وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّقْصِيرَ إِنَّمَا يَجِبُ لَهُ بِحُكْمِ السَّفَرِ خَاصَّةً لَا بِغَيْرِهِ ثَبَتَ أَنَّهُ يَقْصُرُ مَا كَانَ مُسَافِرًا فِي الْأَمْصَارِ وَفِي غَيْرِهَا لِأَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِي لَهَا تَقْصُرُ هِيَ السَّفَرُ الَّذِي لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ بِدُخُولِهِ الْأَمْصَارَ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ وَصَحَّحْنَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سفر ہو یا بُرے کاموں کے لیے، جیسا کہ ہم نے وضاحت سے بیان کیا تو جب ثابت ہوا کہ صرف سفر کی وجہ سے نماز میں قصر واجب ہوتی ہے کسی اور وجہ سے نہیں تو ثابت ہوا کہ جو شخص مسافر ہو وہ قصر کرے چاہے وہ کسی شہر میں ہو یا نہ، کیوں کہ قصر کی علت محض سفر ہے کسی شہر میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سفر سے خارج نہیں ہوتا یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ (۹۰) الْوِتْرِ هَلْ يُصَلّٰى فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَمْ لَا۔

## باب ۹۰: کیا سفر میں وتر نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے یا نہ

۱۵۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے اُسی طرف رُخ کرتے جدھر وہ (سواری) متوجہ ہوتی اور اُس پر وتر بھی پڑھتے البتہ فرض نہ پڑھتے۔

۱۵۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں جا رہا تھا جب مجھے صبح کا ڈر ہوا تو اتر گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے میں نے عرض کیا مجھے فجر کا ڈر ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیا تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رض اَوَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْوَۃٌ فَقُلْتُ بَلٰی وَاللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ۔

سیرت میں نمونہ نہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ وَاِبْرَاھِیْمُ ابْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَا ثَنَا مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ رض عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْعُمَرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَبِی الْحُبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر نماز ادا کرتے تھے۔

قَالَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابراہیم بن ابی الوزیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو معشر نے بیان کیا۔ انھوں نے بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِاَنْ یُّصَلِّیَ الْمُسَافِرُ الْوِتْرَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ کَمَا یُصَلِّیْ سَائِرَ التَّطَوُّعِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِیَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ بَعْدِہٖ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یُّصَلِّیَ الْوِتْرَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ وَلٰکِنَّہٗ یُصَلِّیْہِ عَلَی الْاَرْضِ کَمَا یُفْعَلُ فِی الْفَرَائِضِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مسافر کو سواری پر وتر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے تمام نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات اور آپ کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ انھیں زمین پر پڑھے جیسے فرائض میں کیا جاتا ہے۔

۱۵۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَیُوْتِرُ بِالْاَرْضِ وَیَزْعَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ کَذٰلِکَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں اسی طرح استدلال کیا ہے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سواری پر (نفلی) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر ادا کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

فَھٰذَا خِلَافُ مَا احْتَجَّ بِہٖ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لِقَوْلِھِمْ فِیْمَا قَدْ رَوَیْنَاہُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

پس یہ اس روایت کے خلاف ہے جس سے پہلے قول کے قائلین نے استدلال کیا اور ہم نے اسے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ فِعْلِهِ مَا يُوَافِقُ هٰذَا۔

عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ان کا فعل دوسرے طریقے پر مروی ہے جو اس (دوسرے قول) کے موافق ہے۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَبَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى بَعِيرِهِ أَيْنَ مَا تَوَجَّهَ بِهِ فَإِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ نَزَلَ فَأَوْتَرَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں اپنے اونٹ پر نماز ادا کرتے وہ جدھر بھی متوجہ ہوتا جب سحری کا وقت ہوتا تو اتر کر وتر پڑھتے۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ رض فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی ——— پھر انھوں نے اسی (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد، حضرت مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں

قَالُوا فَفِيمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهِ مَا يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّهُمْ لَا يُعَارِضُونَ الزُّهْرِيَّ بِحَنْظَلَةَ وَأَمَّا مَا رَوَوْا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ وِتْرِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَهُ أَنْ يُوتِرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَمَا يُصَلِّي تَطَوُّعًا عَلَى الْأَرْضِ وَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَصَلَاتُهُ إِيَّاهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَصَلَاتُهُ إِيَّاهُ عَلَى الْأَرْضِ لَا تَنْفِي أَنْ يَكُونَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا نیز ان کے عمل کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہے۔ تو پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حنظلہ کی روایت (نمبر ۱۵۵) حضرت زہری کی روایت (نمبر ۱۵۲) کے خلاف نہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو زمین پر وتر پڑھنے کے بارے میں مروی ہے تو ممکن ہے انھوں نے ایسا کیا ہو اور آپ نے سواری پر وتر پڑھے ہوں جیسے نوافل زمین پر بھی پڑھے جاتے ہیں اور سواری پر بھی پڑھ سکتے ہے تو آپ کا سواری پر پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سواری پر پڑھ سکتے ہیں اور زمین پر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔

۱۵۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يُوتِرُ

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر نماز سواری پر پڑھتے تھے اور بعض اوقات اتر کر زمین پر پڑھتے تو آپ کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کی نفی نہیں کرتا۔

عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَرُبَّمَا نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ مُجَاهِدٌ رَآهُ يُوْتِرُ عَلَى الْأَرْضِ وَلَمْ يَعْلَمْ كَيْفَ كَانَ مَذْهَبُهٗ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَأَخْبَرَ بِمَا رَأَى مِنْهُ مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الْأَرْضِ وَوِتْرُهٗ عَلَى الْأَرْضِ فِيْمَا لَا يَنْفِيْ أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيْضًا ثُمَّ جَاءَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ وَأَبُو الْحُبَابِ فَأَخْبَرُوْا عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَالْوَجْهُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ إِنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يُّحْكَمَ الْوِتْرُ وَيُغَلَّظَ أَمْرُهٗ ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدُ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِيْ تَرْكِهٖ۔

تو ممکن ہے حضرت مجاہد نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے دیکھا ہو لیکن انھیں یہ معلوم نہ ہو کہ سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں ان کا مذہب کیا ہے تو انھوں نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہی بیان کیا اور ان کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔ پھر حضرت سالم، نافع اور ابوالحباب رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ (حضرت ابن عمر) وتر سواری پر پڑھتے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تاکید حکم آنے سے پہلے انھیں سواری پر پڑھتے ہوں۔ پھر اس نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہ دی گئی۔

---

۱۶۰۔ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ الْغَافِقِيُّ عَنْ عَمِّهٖ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ أَوْمَى إِلَيْهَا أَنْ تَنَحَّيْ وَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ زِدْتُمُوْهَا۔

آپ سے اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ایاس بن عامر، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو انھیں ہٹ جانے کا اشارہ فرماتے اور فرماتے یہ زائد نماز تمہیں عطا کی گئی ہے۔

---

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عبدالرحمن مقری فرماتے ہیں ہم سے حضرت موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَاشِدٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ أَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ساتھ تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔

مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ أَنَّ أَبَا تَمِيْمٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْجَيْشَانِيَّ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا مَا بَيْنَ الْعِشَآءِ إِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ أَلَا وَإِنَّهٗ أَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ قَالَ أَبُوْ تَمِيْمٍ فَكُنْتُ أَنَا وَأَبُوْ ذَرٍّ رضـ قَاعِدَيْنِ فَأَخَذَ أَبُوْ ذَرٍّ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا إِلٰى أَبِيْ بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ دَارَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا بَصْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَآءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ فَقَالَ أَبُوْ بَصْرَةَ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ تَقُوْلُ سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ نَعَمْ۔

فَأَكَّدَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَمْرَ الْوِتْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِيْ تَرْكِهٖ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ فِي التَّأْكِيْدِ كَذٰلِكَ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ رضـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ تَأْكِيْدِهٖ إِيَّاهُ ثُمَّ أَكَّدَهٗ مِنْ بَعْدُ فَنُسِخَ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ

---

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوتمیم عبداللہ بن مالک جیشانی فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے۔ اسے عشاء اور فجر کی نماز کے درمیان پڑھو یہ وتر نماز ہے، یہ وتر نماز ہے۔ وہ صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابوتمیم فرماتے ہیں۔ میں اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے ہم نے انھیں دروازے کے پاس پایا جو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مکان سے متصل تھا حضرت ابوذر نے فرمایا اے ابوبصرہ! آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھو۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔

حضرت ابوبصرہ نے فرمایا ہاں، انھوں نے پوچھا آپ نے خود سنا ہے فرمایا ہاں، حضرت ابوذر نے فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے خود حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔

تو ان روایات میں وتروں کی تاکید کی گئی ہے اور انہیں چھوڑنے کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔ اس سے پہلے ان کی اس قدر تاکید نہ تھی تو ہوسکتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ تاکید سے پہلے ہو۔ پھر اس (نماز) کی تاکید کی گئی تو یہ منسوخ ہوگیا۔

اور ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص قیام

الصَّلٰوةَ السَّفَرُ رُخْصَةٌ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّصَلِّيَهَا قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فِيْ سَفَرِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ اَوِ النُّزُوْلَ وَرَاَيْنَاهُ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى الْاَرْضِ قَاعِدًا اَوْ يُصَلِّيْهِ فِيْ سَفَرِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَكَانَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهِ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَالَّذِيْ لَا يُصَلِّيْهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ هُوَ الَّذِيْ لَا يُصَلِّيْهِ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ هٰكَذَا الْاُصُوْلُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ الْوِتْرُ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا يُصَلِّيْهِ الرَّجُلُ عَلَى الْاَرْضِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ لَا يُصَلِّيَهٗ فِيْ سَفَرِهٖ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَهُوَ يُطِيْقُ النُّزُوْلَ فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ عِنْدِيْ ثَبَتَ نَسْخُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پر قادر ہونے کی صورت میں فرض نماز بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اور جب تک اسے قیام اور اترنے کی طاقت ہو سفر میں سواری پر نہیں پڑھ سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نفل نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے تو جس نماز کو قیام پر طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اسی نماز کو سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے اور جس نماز کو قیام پر قدرت کی حالت میں بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اسے سفر میں سواری پر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ یہ اصول متفق علیہ ہے پھر اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص وتر نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہو تو زمین پر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب کوئی شخص سفر میں (سواری سے) اترنے کی طاقت رکھتا ہو وہ وتر نماز سواری پر نہیں پڑھ سکتا تو اس اعتبار سے میرے نزدیک سواری پر وتر پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا لیکن اس میں اس نماز کے فرض یا نفل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَشُكُّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا۔

## باب: جس شخص کو نماز میں شک ہو اور معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار (اس کا حکم)

۱۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آ کر اس کی نماز خلط ملط کر دے پس اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ بیٹھنے کی حالت میں ہی دو سجدے کر لے۔

۱۶۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، ابو سلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

حضرت عمرو بن حارث، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان فرمایا ——— پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فریابی، بواسطہ اوزاعی حضرت یحییٰ سے وہ حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ پھر سلام پھیرے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَإِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ فَإِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ مَنَّاهُ وَذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب نماز کا اعلان ہوتا ہے (یعنی اقامت ہوتی ہے) تو شیطان واپس پھر جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے پھر جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو خواہشات پیدا ہوں اور کوئی کام یاد آئے جو پہلے یاد نہ تھا حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو ایسی حالت پیدا ہونے کی صورت میں قعدے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيْمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بن مرزوق قال ثنا عمر بن یونس قال ثنا عکرمة بن عمار قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی هلال بن عیاض قال حدثنی ابو سعید الخدری رض قال قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلم یدر اثلثا صلی ام اربعا فلیسجد سجدتین و هو جالس۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کر لے۔

**قال** ابو جعفر فذهب قوم الی هذا فقالوا هذا حکم من دخل علیه الشک فی صلاته فلم یدر ازاد ام نقص سجد سجدتین و هو جالس ثم یسلم لیس علیه غیر ذلک۔ و **خالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا بل یبنی علی الاقل حتی یعلم انه قد اتی بما علیه یقینا و قالوا لیس فی هذا الحدیث دلیل علی انه لیس علی المصلی غیر تینک السجدتین لانه قد روی عنه ما قد زاد علی ذلک و اوجب علیه قبل السجدتین البناء علی الیقین حتی یعلم یقینا زوال ما قد کان علم وجوبه علیه بالیقین۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں یہ اس شخص کا حکم ہے جسے نماز میں شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اضافہ کر دیا ہے یا کم کیا ہے تو قعدہ کی حالت میں ہی دو سجدے کر لے پھر سلام پھیر لے اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کم رکعات پر بنیاد رکھے حتی کہ اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس پر لازم تھا اس نے ادا کر دیا وہ کہتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ نمازی پر دو سجدوں کے علاوہ کچھ واجب نہیں۔ کیونکہ آپ سے اس سے زائد بھی مروی ہے اور آپ نے دو سجدوں سے پہلے یقین پر بنیاد کرنا واجب قرار دیا ہے تاکہ اسے اس بات کا یقینی علم حاصل ہو جائے کہ جو کچھ اس پر واجب تھا اس سے عہدہ برآ ہو گیا ہے۔

۱۷۲- **فمما** روی عنه فی ذلک ما حدثنا علی بن شیبة قال ثنا یزید بن هرون قال انا اسمعیل المکی عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس رض قال کنت اذاکر عمر بن الخطاب رض امر الصلوة فاتی عبد الرحمن بن عوف فقال الا احدثکم حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قلنا بلی قال اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا صلی احدکم فشک فی النقصان فلیصل حتی یشک فی

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نماز کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذاکرہ کر رہا تھا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتی کہ اس کو زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان فرمایا ـــــ پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فریابی، بواسطہ اوزاعی حضرت یحییٰ سے وہ حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ پھر سلام پھیرے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَإِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ فَإِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ مَنَّاهُ وَذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب نماز کا اعلان ہوتا ہے (یعنی اقامت ہوتی ہے) تو شیطان واپس پھر جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے پھر جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو خواہشات پیدا ہوں اور کوئی کام یاد آئے جو پہلے یاد نہ تھا حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو ایسی حالت پیدا ہونے کی صورت میں قعدے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيْمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رض قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کرلے۔

**قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا حُكْمُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ الشَّكُّ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَبْنِيْ عَلَى الْأَقَلِّ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهٗ قَدْ أَتٰى بِمَا عَلَيْهِ يَقِيْنًا وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَيْسَ عَلَى الْمُصَلِّيْ غَيْرُ تَيْنِكَ السَّجْدَتَيْنِ لِأَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ وَأَوْجَبَ عَلَيْهِ قَبْلَ السَّجْدَتَيْنِ الْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِيْنًا زَوَالَ مَا قَدْ كَانَ عَلِمَ وُجُوْبَهٗ عَلَيْهِ بِالْيَقِيْنِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں یہ اس شخص کا حکم ہے جسے نماز میں شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اضافہ کر دیا ہے یا کم کیا ہے تو قعدہ کی حالت میں ہی دو سجدے کرلے پھر سلام پھیر لے اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کم رکعات پر بنیاد رکھے حتیٰ کہ اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس پر لازم تھا اس نے ادا کر دیا وہ کہتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ نمازی پر دو سجدوں کے علاوہ کچھ واجب نہیں، کیونکہ آپ سے اس سے زائد بھی مروی ہے اور آپ نے دو سجدوں سے پہلے یقین پر بنیاد کرنا واجب قرار دیا ہے تاکہ اسے اس بات کا یقینی علم حاصل ہو جائے کہ جو کچھ اس پر واجب تھا اس سے عہدہ برآ ہو گیا ہے۔

۱۷۴۔ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيْلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ أُذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض أَمْرَ الصَّلٰوةِ فَأَتٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَشَكَّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نماز کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذاکرہ کر رہا تھا کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتیٰ کہ اس کو زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔

الزِّيَادَةِ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا نَسِيَ صَلَاتَهٗ فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ مَا اُمِرَ فِيْهِ قَالَ قُلْتُ مَا سَمِعْتَ اَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ فِيْهِ شَيْئًا وَلَا سَاَلْتُ عَنْهُ اِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ فِيْمَا اَنْتُمَا فَاَخْبَرَهٗ عُمَرُ رض فَقَالَ سَاَلْتُ هٰذَا الْفَتٰى عَنْ كَذَا فَلَمْ اَجِدْ عِنْدَهٗ عِلْمًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لٰكِنْ عِنْدِيْ لَقَدْ سَمِعْتُ ذَالِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رض اَنْتَ عِنْدَنَا الْعَدْلُ الرَّضِيُّ فَمَاذَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَشَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَاِذَا شَكَّ فِي الثَّلٰثِ اَوِ الْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلٰثًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں کچھ سنا جو نماز میں بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ جس قدر حکم دیا گیا ہے اس میں اضافہ کیا ہے یا کمی؟ (حضرت ابن عباس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ انھوں نے فرمایا! آگاہ رہو! اللہ کی قسم! میں نے اس سلسلے میں کچھ نہ سنا اور نہ ہی آپ سے سوال کیا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے فرمایا تم کس بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس نوجوان سے فلاں مسئلے کے بارے میں سوال کیا لیکن اس کے پاس (اس بات کا) علم نہ پایا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ میں نے یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ ہمارے نزدیک عادل و پسندیدہ ہیں (بتائیے) آپ نے کیا سنا انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اگر ایک اور دو میں شک ہو تو اُسے ایک قرار دے۔ اگر تین اور چار میں شک ہو تو اسے تین قرار دے حتیٰ کہ اسے زیادہ کا وہم ہو پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے اگر نماز کم ہو تو مکمل کرے اور دو سجدے شیطان کی مخالفت میں ہوں گے اگر نماز مکمل کر لی ہے تو جو کچھ زائد ہے وہ سجدوں

فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ اَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمَانِ لِلشَّيْطٰنِ وَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً۔

سمیت نفل ہو جائیں گے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "سلام سے پہلے" کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

حضرت ماجشون نے حضرت زید سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن سلام سے پہلے کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَبَا سَعِيْدٍ رض۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں۔ مجھے حضرت مالک نے بتایا انھوں نے حضرت زید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ ان کی روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَزِيْدُ عَلَى الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لِاَنَّ هٰذِهٖ تُوْجِبُ الْبِنَاءَ عَلَى الْاَقَلِّ وَالسَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهِيَ اَوْلٰى مِنْهَا لِاَنَّهَا قَدْ زَادَتْ عَلَيْهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يَّنْظُرَ الْمُصَلِّيْ اِلٰى اَكْبَرِ رَأْيِهٖ فِيْ ذٰلِكَ فَيَعْمَلُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَاِنْ كَانَ لَا رَأْيَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ بَنٰى عَلَى الْاَقَلِّ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِيْنًا اَنَّهٗ قَدْ صَلّٰى مَا عَلَيْهِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات سے زائد (مضمون پر مشتمل) ہیں کیونکہ یہ روایات کم از کم رکعات پر بنا اور اس کے بعد دو سجدوں کو واجب قرار دیتی ہیں۔ لہٰذا یہ ان سے زیادہ بہتر ہیں۔ کیونکہ ان میں ان کی نسبت اضافہ ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ نمازی اپنی بڑی رائے کو دیکھے اور اس پر عمل کرے پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے اور اگر اس سلسلے میں اس کی کوئی رائے نہ ہو تو کم از کم پر بنا کرے حتیٰ کہ اُسے یقین ہو جائے کہ جو کچھ فرض تھا اسے ادا کر لیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۸۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدًا

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نماز میں شک کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اگر نفل پڑھ رہا ہوں تو نئے سرے سے

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّكِّ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَإِنْ كَانَتِ التَّطَوُّعُ اسْتَقْبَلْتُ وَإِنْ كَانَتْ فَرِيضَةً سَلَّمْتُ وَسَجَدْتُ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

پڑھتا ہوں اور اگر فرض نماز ہو تو سلام پھیر کر سجدہ کرتا ہوں (حضرت منصور) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کو لے کر کیا کرو گے۔ مجھ سے حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بھول جائے تو غور و فکر کر کے دو سجدے کر لے۔

۱۸۱- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّهُ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو پس اسے یاد نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ تو جو کچھ زیادہ بہتر ہو اس کا اعتبار کر کے نماز کو مکمل کرے۔ پھر سہو کے دو سجدے کر کے تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔

۱۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَيَتَشَهَّدُ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ تشہد پڑھے۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت زائدہ بن قدامہ حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّي وَتَصْحِيحُ الْآثَارِ يُوجِبُ مَا يَقُولُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِأَنَّ هٰذَا الْمَعْنٰى إِنْ بَطَلَ وَوَجَبَ أَنْ لَا يُعْمَلَ بِالتَّحَرِّي انْتَفٰى هٰذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ وَجَبَ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّي إِذَا كَانَ لَهُ رَأْيٌ وَالْبِنَاءُ عَلَى الْأَقَلِّ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ رَأْيٌ اسْتَوٰى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ رضی وَ

اس حدیث میں غور و فکر (سے ثابت ہونے والی بات) پر عمل کا ثبوت ہے۔ روایات کے معانی کی تصحیح سے پہلے قول والوں کی بات واجب قرار پاتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفہوم باطل ہو اور غور و فکر پر عمل کرنا ضروری نہ ہو تو اس حدیث کی نفی ہو جائے گی۔ اور اگر اس کی اپنی رائے کی صورت میں غور و فکر پر عمل کرنا اور رائے نہ ہونے کی صورت میں کم از کم کا اعتبار کرنا ضروری ہو تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت، حضرت ابوسعید اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات مساوی ہوں گی اور تمام روایات

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ رض فَصَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا قَدْ جَاءَ فِي مَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِي جَاءَ فِيهِ الْآخَرُ وَهٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ عَلَيْهِ الْآثَارُ وَيُحْمَلَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مَا قُدِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَلَا يُحْمَلُ عَلَى التَّضَادِ إِلَّا أَنْ لَا يُوجَدَ لَهَا وَجْهٌ غَيْرُهُ۔ **فَهٰذَا** حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

**وَمِمَّا** يُصَحِّحُ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ رَأْيُهُ إِنَّهُ يَتَحَرَّى۔

۱۸۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخٌ أَحْسِبُهُ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ إِدْرِيسُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فِي الْوَهْمِ يَتَحَرَّى۔

**وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۸۵۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رض وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَقَالَا يَتَحَرَّى أَصْوَبَ ذٰلِكَ فَيُتِمُّهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۸۶۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي الْوَهْمِ يَتَحَرَّى قَالَ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے دوسرے قول والوں کے خلاف مفہوم ثابت ہوگا۔ بس قدر ممکن ہو روایات کا مفہوم اسی طرح کہنا اور انھیں متفق علیہ بات پر محمول کرنا چاہیے اور تضاد پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔ ماسوائے اس کے کہ اس کے لیے کوئی دوسرا مفہوم نہ پایا جائے۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے، امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

---

جن روایات سے ان کے مذہب کی صحت ثابت ہوتی ہے ان میں ایک سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ادریس نے اپنے والد سے سن کر مجھے بتایا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نماز میں) وہم کی صورت میں غور وفکر کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو (نماز میں) بھول گیا اور اسے یاد نہیں کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا ان میں سے بہتر کے بارے میں سوچے پھر اسے پورا کرکے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔

حضرت سلیمان یشکری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ وہم کی صورت میں غور وفکر کرے (حضرت سلیمان) فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا (ہاں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ إِذَا كَانَ لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ عَمِلَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض لَمَّا جُمِعَ مَا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَجَابَ بِهِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْآخِرَةِ لَا مَا قَالَ مَنْ خَالَفَهُمْ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس صورت سے متعلق ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور کسی ایک کے بارے میں غالب گمان نہ ہو لیکن جب کسی ایک کے بارے میں غالب گمان ہو تو اس پر عمل کرے۔

جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد پوچھنے والوں کو جواب دیا، کو جمع کیا گیا تو یہ دوسرے گروہ کے قول کے موافق ہو گیا ان کے مخالفین کے قول کے (مطابق) نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فِي التَّحَرِّي مِثْلُهُ۔

غور و فکر کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ رض عَنْ أَنَسٍ رض مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور ابو عوانہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَوَخَّ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب تم میں سے کسی ایک کو نماز میں شک واقع ہو تو جو کچھ بھول چکا ہے۔ اس کے بارے میں سوچ و بچار کر اسے پڑھے اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمر بن محمد نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ يَقُولُ لِيَتَوَخَّ أَحَدُكُمُ الَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں بھولنے کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ تم میں سے ایک اس کے بارے میں غور کرے جس کے بارے میں اسے خیال ہے کہ نماز سے اسے بھول گیا۔ پھر اسے پڑھے۔

۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فِي التَّحَرِّي فِي الشَّكِّ فِي الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ نَفْسِهٖ۔ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَبْلَ دُخُولِهٖ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِيُعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهٗ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِيُعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهٗ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلّٰى لَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهٗ قَدْ صَلّٰى وَلَا يَعْمَلُ فِي ذٰلِكَ بِالتَّحَرِّي فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى هٰذَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرْضٌ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهٗ قَدْ جَاءَ بِهٖ۔ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ أَنَّ الْفَرْضَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاجِبٍ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَيْهِ قِيلَ لَهٗ لَيْسَ هٰكَذَا وَجَدْنَا الْعِبَادَاتِ كُلَّهَا لِأَنَّا قَدْ تَعَبَّدْنَا أَنَّهٗ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ ثَلٰثِينَ مِنْ شَعْبَانَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَمَضَانَ فَيَجِبُ عَلَيْنَا صَوْمُهٗ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهٗ أَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهٗ حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهٗ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَصُومُهٗ وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا آخِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ الثَّلٰثِينَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهٗ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَوَّالٍ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهٗ أُمِرْنَا

حضرت ایوب، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں شک پیدا ہونے کی صورت میں غور و فکر کے سلسلے میں حضرت ابن وہب کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں جو انھوں نے حضرت مالک کے واسطے سے اور بلا واسطہ بھی حضرت عمر بن محمد سے روایت کی ہے۔ ——— غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے وہ یہ کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اس شخص پر چار رکعات فرض تھیں جب اسے بعض کی ادائیگی میں شک ہوا تو اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے غور و فکر ضروری ہو گیا پس ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اسے (محض) پڑھنے میں شک ہو (کہ نماز پڑھی یا نہ؟) تو اس پر پڑھنا لازم ہے حتیٰ کہ وہ یقین کے ساتھ جان لے کہ اس نے نماز پڑھ لی ہے۔ اس میں محض سوچ سے کام نہیں لیا جائے گا تو نماز کے تمام فرائض جن کی ادائیگی اس پر لازم ہے کے سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے حتیٰ کہ اسے ادائیگی کا یقین ہو جائے اگر کوئی شخص کہے کہ جب تک اسے عمل کے واجب ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس پر اس کی ادائیگی لازم نہیں۔ ——— (جواب میں) کہا جائے گا کہ ہم تمام عبادات کو اس طرح نہیں پاتے کیونکہ جب تیس شعبان (کی رات) کو چاند نظر نہ آئے تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ واجب ہوگا اور اس کے شعبان سے ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے پس اس کا روزہ فرض نہ ہوگا تو جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے ہم پر روزہ فرض نہ ہوگا کہ ہم روزہ رکھیں اسی طرح ہم رمضان کے آخر کو دیکھتے ہیں کہ جب تیس رمضان (کی رات) کو چاند نظر نہ آئے تو اس بات کا احتمال ہوگا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ فرض ہوگا اور اس کے شوال سے ہونے کا بھی احتمال ہوگا تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوگا۔ لیکن ہمیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، جب تک ہم یقین سے جان نہ لیں کہ اس دن کا روزہ ہم پر فرض نہیں پس جو شخص کسی کام کو یقین کے ساتھ شروع کرتا ہے۔

بِاَنْ نَصُوْمَهٗ حَتّٰی نَعْلَمَ يَقِيْنًا اَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهٗ فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِيْ شَيْءٍ بِيَقِيْنٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ اِلَّا بِيَقِيْنٍ فَانْتَظَرَ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ بِيَقِيْنٍ اَنَّهَا عَلَيْهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا اِلَّا بِيَقِيْنٍ اَنَّهٗ قَدْ حَلَّ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا. وَقَدْ جَاءَ مَا اسْتَشْهَدْنَا بِهٖ مِنْ حُكْمِ الْاِغْمَاءِ فِيْ شَعْبَانَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرًا كَمَا ذَكَرْنَاهُ۔

وہ یقین کے بغیر نہیں نکل سکتا۔

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص نماز میں اس یقین کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ وہ اس پر فرض ہے وہ اس وقت تک اس سے باہر نہیں آ سکتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اس کے لیے نماز سے نکلنا جائز ہو گیا ہے شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں چاند کے نظر آنے کے حکم سے جو ہم نے استدلال کیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔

۱۹۲۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْجَبُ مِنَ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ قَبْلَ رَمَضَانَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں جو رمضان المبارک سے پہلے روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ چھوڑو اور اگر وہ تم پر مخفی رہے تو تیس دن شمار کرو۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے عمرو نے بیان کیا انھوں نے حضرت محمد سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے ___ اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا ___ حضرت

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں ___

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عِكْرِمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ___ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ رَأَيْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا تو ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند دیکھنے تک بڑھایا ہے اگر تم چاند نہ دیکھ سکو تو گنتی پوری کرو۔

---

١٩٧ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ (رکھنا) چھوڑو اگر وہ تم سے مخفی رہے تو اس کے لیے (دنوں کا) اندازہ لگالو۔

١٩٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں ان کو حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے

١٩٩ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسامہ، حضرت نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٠٠ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٢٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٠٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

انھوں نے فرمایا کہ تیس روزے پورے کرو۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَصُمْ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو تیس دن روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے چاند دیکھ لو۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر افطار کرو (روزہ رکھنا چھوڑ دو) اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوالقاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي يُخْتَلَفُ فِيهِ يَقُولُ فِرْقَةٌ مِنْ شَعْبَانَ وَيَقُولُ فِرْقَةٌ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن کے بارے میں بتائیے جس میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے یہ شعبان سے ہے اور دوسری جماعت کہتی ہے یہ رمضان المبارک سے ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ اَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَقَدَّمُوْا هٰذَا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ۔

حضرت ربعی بن حراش ایک شخص سے یا (فرمایا) صحابہ کرام میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اس مہینے کو آگے نہ کرو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا گنتی مکمل کرو اور جب تک چاند نہ دیکھو یا گنتی پوری نہ کرلو روزہ نہ چھوڑو۔

---

فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْاِفْطَارِ الَّذِيْ قَدْ دَخَلُوْا فِيْهِ اِلَّا بِيَقِيْنٍ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْهُ ثُمَّ لَمْ يُخْرِجْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَيْضًا مِنَ الصَّوْمِ الَّذِيْ قَدْ دَخَلُوْا فِيْهِ اِلَّا بِيَقِيْنٍ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْهُ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوةٍ وَهُوَ مُتَيَقِّنٌ اَنَّهَا عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اِلَّا بِيَقِيْنٍ مِنْهُ اَنَّهَا [illegible]

توجب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس افطار سے جس کو انھوں نے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر چھوڑنے کا حکم نہیں دیا پھر ان کو اس روزے سے بھی جسے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر باہر آنے کی اجازت نہیں دی تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص یقین کے ساتھ نماز میں داخل ہوتا ہے وہ بھی اس یقین کے ساتھ نماز سے باہر آئے کہ اس کے ذمہ کچھ بھی باقی نہیں۔

---

## بَابُ (۹۲) سُجُوْدِ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ اَوْ بَعْدَهٗ ؟

## سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے یا بعد؟

۲۰۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَنَسِيَ اَنْ يَقْعُدَ فَمَضٰى فِيْ قِيَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلٰوتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مالک (ابن بحینہ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے تو آپ نے قیام جاری رکھا پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔

---

۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت یحییٰ بن سعید بواسطہ عبدالرحمن اعرج، حضرت عبداللہ بن بحینہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْفَرَاغَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ هُوَ السَّلَامُ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بیان نہیں کیا کہ فراغت سے کیا مراد ہے ہو سکتا ہے فراغت سلام ہو اور ممکن ہے سلام سے پہلے تشہد فراغت ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو

۲۱۱- فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَ بِهِمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ.

حضرت ابن شہاب، حضرت عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا البتہ انھوں نے (مزید) فرمایا کہ جب آپ نماز مکمل کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کیے۔ ہر سجدے کے لیئے تکبیر کہی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کیے یہ اس قعدے کی جگہ تھے جسے آپ بھول گئے تھے۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت مالک اور عمرو، حضرت ابن شہاب سے وہ عبدالرحمٰن اعرج سے وہ ابن بحینہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز۔ اعرج، حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ ہمارا خیال ہے وہ عصر کی نماز تھی۔ دوسری رکعت کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا۔ سلام پھیرنے سے پہلے آپ نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّ الْفَرَاغَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِي فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَبْلَ السَّلَامِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ان احادیث میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اس باب کے شروع میں مذکورہ احادیث میں جس فراغ کا ذکر ہے وہ سلام سے پہلے ہے۔

۲۱۵- حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله ابن صالح قال ثنا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر ان محمد بن عجلان مولی فاطمة رض حدثه عن محمد بن یوسف مولی عثمان حدثه عن ابیه ان معاویة بن ابی سفیان صلی بهم فقام وعلیه جلوس فلم یجلس فلما کان فی آخر صلاته سجد سجدتین قبل ان یسلم وقال هکذا رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع۔

حضرت محمد بن یوسف (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے ان کو نماز پڑھائی تو قعدے کے بغیر کھڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے جب نماز کا آخر ہوا تو سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

۲۱۶- حدثنا محمد بن حمید قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب وابن لهیعة قال ثنا محمد بن عجلان فذکر باسناده مثله۔

حضرت یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فذهب الی هذه الآثار قوم فقالوا هکذا سجود السهو قبل السلام من الصلوة وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا ما کان من سجود سهو لنقصان کان فی الصلوة فهو قبل التسلیم کما فی حدیث ابن بحینة وکما فی حدیث معاویة وما کان من سجود سهو وجب لزیادة زیدت فی الصلوة فهو بعد التسلیم۔

واحتجوا فی ذلک بحدیث ابی هریرة فی خبر ذی الیدین وبحدیث الخرباق وابن عمر فی سجود النبی صلی الله علیه وسلم یومئذ لسهوه بعد التسلیم۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ نماز کا سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں نقصان کی وجہ سے لازم ہونے والا سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے جیسا کہ حضرت ابن بحینہ کی روایت میں ہے اور جس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے اور جو سجدہ نماز میں اضافے کے باعث ہے وہ سلام کے بعد ہے

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو حضرت ذوالیدین کی خبر سے متعلق ہے اور حضرت خرباق اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدۂ سہو کے بارے میں احادیث سے کہ آپ نے اس دن سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا، استدلال کیا ہے۔

۲۱۷- فمن ذلک ما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وهب عن اللیث عن یزید ابن ابی حبیب عن عراک بن مالک عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه سجد یوم ذی الیدین یعنی سجدتی السهو بعد السلام۔

وسنذکر حدیث ذی الیدین وکیف هو

اسی سے ہے حضرت عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ذوالیدین (والے واقعہ) کے دن سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے اور ہم حضرت ذوالیدین کی حدیث اور یہ کہ وہ کیسے ہے، نماز میں کلام کے باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس ضمن میں کچھ دوسرے لوگوں نے اختلاف کرتے ہوئے

فِي بَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلٰوةِ لِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَهُوَ بَعْدَ السَّلَامِ۔

فرمایا کہ نماز میں ہر قسم کا سجدۂ سہو چاہے وہ نماز میں زیادتی سے واجب ہو یا کمی سے، سلام کے بعد ہے۔

---

۲۱۸۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَهَا فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْنَا بِهٖ فَمَضٰى فَلَمَّا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ بھول کر دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے (اطلاع کے لیے) تسبیح کہی۔ لیکن آپ نے نماز کو جاری رکھا جب نماز مکمل کرلی تو سہو کے دو سجدے کیے۔

---

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے یزید نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ أَنَا الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت زیادہ بن علاقہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَالِكٍ الرُّوَاسِيُّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يُحَدِّثُ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ سَهَا فِي السَّجْدَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فَسُبِّحَ بِهٖ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا حَتّٰى صَلّٰى أَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰذَا فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت علی بن مالک رواسی فرماتے ہیں ہم نے حضرت عامر کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پہلی دو رکعتوں میں بھول گئے تو تسبیح کہی گئی لیکن آپ پوری طرح کھڑے ہوگئے تھے یہاں تک کہ آپ نے چار رکعات مکمل کر لیں پھر سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر، حضرت قیس بن حزم سے اور وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ النَّاسُ خَلْفَهٗ

حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے آپ کے پیچھے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے ان کو کھڑا رہنے کا اشارہ فرمایا جب نماز مکمل کرچکے تو سلام پھیرا

فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُوْمُوْا فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَتَمَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَأَوْمٰى وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوٰى قَائِمًا مِنْ جُلُوْسِهِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَقَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَانِ فَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلْيَمْضِ فِيْ صَلٰوتِهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

فَهٰذَا الْمُغِيْرَةُ يَحْكِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَجَدَ لِلسَّهْوِ لِمَا نَقَصَهُ مِنْ صَلَاتِهِ بَعْدَ السَّلَامِ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ قَدْ تَحْتَمِلُ وُجُوْهًا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَمُعَاوِيَةَ مِنْ سُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى كُلِّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ مِنْ سُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى كُلِّ سَهْوٍ أَيْضًا يَكُوْنُ فِي الصَّلٰوةِ يَجِبُ لَهُ سُجُوْدُ السَّهْوِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ رض وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رض وَابْنِ عُمَرَ رض مِنْ سُجُوْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

اور سہو کے دو سجدے کیے پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی پوری طرح کھڑا ہو جائے تو نماز جاری رکھے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اس پر سہو کا سجدہ نہیں۔

---

حضرت مغیرہ بن شبیل، حضرت قیس بن حازم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ دو رکعتوں کے بعد سیدھے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا "سبحان اللہ" تو انھوں نے بھی اشارہ کرتے ہوئے "سبحان اللہ" کہا اور نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے اور سلام پھیرا تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے پھر فرمایا ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ قعدے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے آپ نے نماز کو جاری رکھا نماز مکمل کر چکے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو جب تک پوری طرح نہ کھڑا ہوا ہو بیٹھ جائے اور اس پر دو سجدے نہیں اور اگر

تو یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کی نماز میں کمی واقع ہوئی تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے اور ان احادیث میں کئی معانی کا احتمال ہے ممکن ہے جو کچھ ہم نے حضرت بحینہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ نے سلام سے پہلے سجدہ کیا وہ ہر سہو کے بارے میں ہو جو نماز میں کمی یا زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا۔ اور ہو سکتا ہے جو کچھ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ہر قسم کے سہو میں سلام کے بعد سجدہ کیا وہ بھی اسی طرح ہر سہو کے متعلق ہو چاہے کمی کی وجہ سے واجب ہو یا زیادتی کی وجہ سے، اور ہو سکتا ہے جو کچھ حضرت عمران، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بعد سجدے کا

السَّلَامِ لِمَا زَادَهُ فِي الصَّلٰوةِ سَاهِيًا يَكُونُ كَذٰلِكَ كُلُّ سُجُودٍ وَجَبَ لِسَهْوٍ فَهُنَالِكَ يَسْجُدُ وَلَا يَكُونُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى التَّفْرِقَةِ بَيْنَ السُّجُودِ لِلزِّيَادَةِ وَبَيْنَ السُّجُودِ لِلنُّقْصَانِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّفْرِقَةَ بَيْنَهُمَا۔ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ حَضَرَ سُجُودَ سَهْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ مِنْ تَسْلِيمِهِ فِيهَا وَكَانَ سُجُودُهُ ذٰلِكَ بَعْدَ السَّلَامِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ سَجَدَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُقْصَانٍ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۲۵- **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى شَيْئًا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّانِيَةُ قَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

**فَصَارَ** سُجُودُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ عَلِمَهُ عُمَرُ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلٰوتِهِ وَسُجُودُهُ لَهَا بَعْدَ السَّلَامِ دَلِيلًا عِنْدَهُ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ كُلِّ سُجُودِ سَهْوٍ فِي الصَّلٰوةِ مِثْلُهُ۔ **وَقَدْ** فَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۲۶- **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالُوا سُبْحٰنَ

ذکر ہے جو آپ نے بھول کر نماز میں اضافہ کی وجہ سے کیا وہ بھی اسی طرح ہو کہ ہر قسم کا سجدۂ سہو مراد ہو کر جب بھی سجدہ واجب ہو اسی طرح اسلام کے بعد) کیا جائے آپ نے کمی یا زیادتی کی وجہ سے سجدۂ سہو کے واجب ہونے میں تفریق کا قصد نہ فرمایا اور ممکن ہے آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کا ارادہ فرمایا ہو ـــــ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذوالیدین والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدۂ سہو میں حاضر تھے جو اضافے کے باعث تھا کہ آپ نے نماز میں ایک سلام کا اضافہ فرمایا اور آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمی ہو جانے کی وجہ سے بھی سلام کے بعد سجدہ کیا۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن ابن حنظلہ بن راہب فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب پڑھائی تو پہلی رکعت میں کچھ بھی قرأت نہ کی جب دوسری رکعت ہوئی تو اس میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت دو بار پڑھی اور سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سجدۂ سہو سے جو آپ نے زیادتی کی وجہ سے کیا تھا اور وہ سلام کے بعد تھا بطور دلیل جانا کہ نماز میں ہر قسم کے سجدہ کا یہی حکم ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو انھوں (مقتدیوں) نے "سبحان اللہ" کہا انھوں نے بھی سبحان اللہ کہہ کر نماز جاری رکھی

اللهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ فَمَضٰى فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کیے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض وَابْنِ الزُّبَيْرِ رض وَأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُمْ سَجَدُوْا لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ السَّهْوُ أَنْ يَّقُوْمَ فِيْ قُعُوْدٍ أَوْ يَقْعُدَ فِيْ قِيَامٍ أَوْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سہو یہ ہے کہ قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا قیام کی بجائے بیٹھ جائے یا دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سہو کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ فَقَامَ فَأَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ عَطَاءٌ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَذَكَرْتُ لَهُ مَا فَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَقَالَ أَحْسَنَ وَأَصَابَ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر لیا لوگوں نے تسبیح کہی تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز مکمل کی جب سلام پھیرا تو اس کے بعد دو سجدے کیے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا عمل بتایا تو انھوں نے فرمایا انھوں نے اچھا اور درست کیا۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ صَلّٰى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَسَبَّحْنَا بِهٖ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِمْ فَقَضٰى مَا عَلَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

حضرت یوسف بن مالک فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے ہم نے سبحان اللہ کہا تو انھوں نے بھی سبحان اللہ کہا اور ان (نمازیوں) کی طرف توجہ نہیں کی جو کچھ باقی تھا اسے مکمل کیا پھر سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشیم فرماتے ہیں حضرت ابو بشر نے ہمیں

سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو بِشْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۲۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهِمُ فِي صَلَاتِهِ لَا يَدْرِي أَزَادَ أَمْ نَقَصَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے اپنی نماز میں وہم ہو جاتا ہے اور اسے پتا نہیں چلتا کہ اس نے (نماز میں) اضافہ کیا ہے یا کمی؟ تو انھوں نے فرمایا سلام

۲۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ رض أَنَّهُ صَلَّى وَرَاءَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فَأَوْهَمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت ضمرہ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو وہم ہو گیا پس انھوں نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

---

۲۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّهُ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ فَاسْتَتَمَّ أَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا وَهِمْتُمْ فَافْعَلُوا هٰكَذَا۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے چار رکعات پوری کیں۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے اس کے بعد فرمایا جب تمھیں وہم ہو تو اسی طرح کرو۔

وَهٰذَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَدْ حَضَرَ سُجُودَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخِرْبَاقِ لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ السُّجُودَ لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ لِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السُّجُودَ الَّذِي حَضَرَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ الَّذِي كَانَ سَهَاهُ حِينَئِذٍ فِي صَلَاتِهِ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى أَنَّ كُلَّ سُجُودٍ لِكُلِّ سَهْوٍ يَكُونُ فِي الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں جو یوم خرباق رضی اللہ عنہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدۂ سہو میں موجود تھے جو اضافے کے باعث تھا اور وہ سلام کے بعد تھا پھر انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا کہ سجدۂ سلام کے بعد ہے اور انھوں نے اس کے زیادتی یا کمی کے باعث ہونے کا فرق نہیں کیا

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سجدہ سہو میں حاضر ہوئے اور وہ نماز میں بھولنے کی وجہ سے تھا، ان کے نزدیک وہ اس بات پر محمول ہے کہ نماز میں ہر قسم کے سہو کا سجدہ اسی طرح ہوگا۔

---

۲۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ فِي

حضرت ابو قلابہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے سجدۂ سہو کے بارے میں فرمایا کہ سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور اس کے بعد

سَجْدَتَیِ السَّھْوِ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدْ ثُمَّ یُسَلِّمْ۔

**وَقَدْ** ذَکَرَ الزُّھْرِیُّ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ سُجُوْدَ السَّھْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمْ یَأْخُذْ بِہٖ۔

۲۳۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِیَّۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ السُّجُوْدُ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمْ یَأْخُذْ بِہٖ۔

**فَھٰذَا** وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْھُہٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا الرَّجُلَ اِذَا سَھَا فِیْ صَلَاتِہٖ لَمْ یُؤْمَرْ بِالسُّجُوْدِ لِلسَّھْوِ سَاعَۃَ کَانَ السَّھْوُ وَاُمِرَ بِتَاخِیْرِہٖ فَقَالَ قَائِلُوْنَ اِلٰی مَا بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِلٰی اٰخِرِ صَلَاتِہٖ قَبْلَ السَّلَامِ وَکَانَ مَنْ تَلَا سَجْدَۃً فِیْ صَلَاتِہٖ فَوَجَبَ عَلَیْہِ بِتِلَاوَتِہٖ اَوْ ذَکَرَ وَھُوَ فِیْ صَلَاتِہٖ اَنَّ عَلَیْہِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْھَا سَجْدَۃً اَنَّہٗ یُؤْمَرُ اَنْ یَأْتِیَ بِھَا حِیْنَئِذٍ وَلَا یُؤْمَرُ بِتَاخِیْرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ مِنْ صَلَاتِہٖ فَکَانَ مَا یَجِبُ مِنَ السُّجُوْدِ فِی الصَّلٰوۃِ یُؤْتٰی بِہٖ حَیْثُ وَجَبَ مِنْھَا وَلَا یُؤَخَّرُ اِلٰی مَا بَعْدَ ذٰلِکَ وَکَانَ سُجُوْدُ السَّھْوِ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰی تَاخِیْرِہٖ عَنْ مَوْضِعِ السَّھْوِ حَتّٰی یَمْضِیَ کُلُّ الصَّلٰوۃِ اِلَّا السَّلَامَ فَاِنَّہٗ قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ تَقْدِیْمِہٖ قَبْلَ السُّجُوْدِ لِلسَّھْوِ وَفِیْ تَقْدِیْمِ السُّجُوْدِ لِلسَّھْوِ عَلَیْہِ۔ **فَکَانَ** النَّظَرُ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اَنْ یَکُوْنَ حُکْمُ السَّلَامِ الْمُخْتَلَفِ فِیْہِ حُکْمَ مَا قَبْلَہٗ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمُجْتَمَعِ عَلَیْہِ فَکَمَا کَانَ ذٰلِکَ مُقَدَّمًا عَلٰی سُجُوْدِ السَّھْوِ کَانَ کَذٰلِکَ السَّلَامُ اَیْضًا مُقَدَّمًا عَلٰی سُجُوْدِ السَّھْوِ قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

پھر سلام پھیرے۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے سجدۂ سہو کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زہری نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے نہ اپنایا۔

معانیٔ روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان تھا۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص نماز میں بھول جائے اسے اسی وقت سجدۂ سہو کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اسے تاخیر کا حکم دیا جاتا ہے تو بعض حضرات نے کہا کہ سلام کے بعد تک اور کچھ حضرات نے فرمایا کہ نماز کے سلام سے پہلے نماز کے آخر تک (مؤخر کیا جائے) اور جو شخص نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرے یا اسے یاد آئے کہ اس پر پہلے سجدہ ہے تو اسے اسی وقت ادائیگی کا حکم ہے، نماز میں کسی دوسری جگہ تک مؤخر کرنے کا حکم نہیں تو نماز میں جو سجدۂ تلاوت واجب ہو وہ اسی وقت ادا کرنا ضروری ہے بعد تک مؤخر نہیں کیا جائے گا اور سجدۂ سہو کے بھولنے کے وقت سے نماز کے آخر تک مؤخر کرنے پر اتفاق ہے۔ البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ سلام سجدے سے پہلے ہوگا یا سجدہ سلام سے پہلے؟ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام جس میں اختلاف ہے، کا حکم نماز کے متفق علیہ حصے کی طرح ہو تو جب وہ (باقی نماز) سجدہ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی اس سے پہلے ہونا چاہیے قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔

یہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابٌ ۹۳ اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ لِمَا يَحْدُثُ فِيْهَا مِنَ السَّهْوِ۔

## باب ۹۳ : نماز میں بھول واقع ہونے کی صورت میں کلام کرنا

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخٌ أَحْسِبُهُ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلٰثًا قَالَ فَجَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور واپس لوٹ گئے حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں فرماتے ہیں پھر آپ تشریف لائے اور ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اس کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔

---

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْخِرْبَاقُ وَزَعَمَ أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت وہیب (وہب) حضرت خالد حذاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ یہ نماز عصر ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ مُغْضَبًا فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

حضرت ابوالمہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات کے بعد سلام پھیرا پھر غصے کی حالت میں حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوئے تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ہاتھ کشادہ تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے؟ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ نے (اس سلسلے میں) پوچھا جب آپ کو بتایا گیا تو جو رکعت چھوڑی تھی اسے پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو رکعتیں پڑھائیں اور آپ بھول گئے تو حضرت ذوالیدین نے عرض کیا پھر انھوں نے

صَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ فَسَهَا فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٍ وَحَدِيْثُهُمَا أَنَّهٗ قَالَ أَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۲۴۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ وَأَكْثَرُ ظَنِّيْ أَنَّهٗ ذَكَرَ الظُّهْرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ قَالَ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي النَّاسِ أَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ۔

۲۴۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا

ابن عون اور ہشام کی حدیث کی مثل روایت کیا ان دونوں کی روایت میں ہے کہ حضرت ذوالیدین (خرباق رضی اللہ عنہ) نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے آپ نے فرمایا نہیں پھر آپ نے دوسری دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں یعنی ظہر وعصر میں سے ایک نماز پڑھائی (حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں) میرا غالب گمان یہ ہے کہ انھوں نے ظہر کا ذکر کیا، تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر مسجد کے اگلے حصے میں ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے اس پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر تھا اور آپ کے چہرۂ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔ جلدی جانے والے لوگ مسجد سے نکل گئے پھر لوگوں نے کہا کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ ان میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ انھوں نے آپ سے گفتگو کرنے سے خوف محسوس کیا تو ایک صحابی جن کے ہاتھ لمبے تھے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ذوالیدین رکھا تھا کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ ہی نماز کم ہوئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے بھول واقع ہوئی ہے۔ آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا جی ہاں! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باقی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر عام سجدے کی طرح یا لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تکبیر کہی اور عام سجدے جیسا یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

ابن عون اور سلمہ بن علقمہ، حضرت ابن سیرین سے وہ حضرت ابوہریرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَهُ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ مَا ذَكَرَهُ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو حضرت ذوالیدین نے عرض کیا، کیا نماز کم ہو گئی۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا جیسے حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت (نمبر ۲۴۱) میں ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، ذکر نہیں کیا جب کہ حضرت حماد کی روایت میں مذکور ہے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ صَلّٰى بِنَا۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ لیکن اس روایت میں حضرت ابوبکرہ راوی نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی) یہ بات نقل نہیں کی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں ہم سے ابوسلمہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَاُخْبِرَ بِمَا صَنَعَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی؟ فرمایا کیا بات ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا جو عمل آپ نے کیا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

---

۲۵۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَدْرَكَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَقَصَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ لَمْ تَنْقُصْ وَلَمْ اَنْسَ فَقَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا پھر لوٹ گئے۔ حضرت ذوالیدین کی آپ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ ہی میں بھولا عرض کیا ہاں کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

۲۵۱- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا اِدْرِيْسُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

حضرت ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

۲۵۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ السَّلَامَ الَّذِيْ قَبْلَ السُّجُوْدِ۔

حضرت مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا، اس کے بعد انھوں اس کی مثل ذکر کیا لیکن سجدے سے پہلے سلام کا ذکر نہیں کیا۔

---

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِاِمَامِهِمْ لِمَا كَانَ مِنْهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَاِنَّ الْكَلَامَ مِنَ الْاِمَامِ وَمِنَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا موقف ہے کہ نماز میں مقتدیوں کا امام سے ایسی گفتگو کرنا جو نماز سے متعلق ہو نماز کو نہیں توڑتی اور امام یا مقتدیوں کے نماز

الْمَأْمُومِينَ فِيهَا عَلَى السَّهْوِ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَاحْتَجُّوا فِي مَذْهَبِهِمْ فِي كَلَامِ الْمَأْمُومِ لِلْإِمَامِ لِمَا قَدْ تَرَكَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا وَفِي مَذْهَبِهِمْ فِي الْكَلَامِ عَلَى السَّهْوِ أَنْ لَا يَقْطَعَ الصَّلٰوةَ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذِي الْيَدَيْنِ لَمْ تُقْصَرْ وَلَمْ أَنْسَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ قَالُوا فَلَمَّا بَنَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا صَلَّى وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ قَاطِعًا عَلَيْهِ وَلَا عَلَى ذِي الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْكَلَامَ لِإِصْلَاحِ الصَّلٰوةِ مُبَاحٌ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى السَّهْوِ غَيْرُ قَاطِعٍ لِلصَّلٰوةِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا لَا يَجُوزُ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِشَيْءٍ حَدَثَ مِنَ الْإِمَامِ فِيهَا۔

میں بھول کر گفت گو کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ انھوں نے مقتدیوں کے امام سے گفت گو کے سلسلے میں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفت گو سے استدلال کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان (مذکورہ بالا) روایات میں ذکر کیا ہے اور ان کے اس مذہب پر کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ذوالیدین سے گفتگو کہ نہ تو نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا، دلیل ہے حالانکہ ان کا خیال تھا کہ وہ نماز میں ہیں۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی گئی نماز پر بنا کی اور نہ آپ کی نماز ٹوٹی اور نہ ہی ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی، تو اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں اس کی اصلاح کے لیے گفت گو جائز ہے نیز نماز میں بھول کر گفت گو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نماز میں تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرأت کے سوا کوئی کلام جائز نہیں۔

٢٥٣- **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةٍ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمَّاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَانِي فَبِأَبِي وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي وَلٰكِنْ قَالَ

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء بن یسار، حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ میں نماز میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے "یرحمك اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہا تو لوگ مجھے گھورنے لگے میں نے (دل میں کہا) اس کی ماں اسے گم پائے، تمہیں کیا ہوا کہ مجھے گھور رہے ہو۔ اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ جب میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تاکہ میں خاموش ہو جاؤں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ سے بہتر معلم نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد، قسم بخدا! آپ نے نہ تو مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ گالی دی بلکہ مجھے فرمایا کہ دنیوی گفت گو ہماری اس نماز کے لائق نہیں یہ تو تکبیر، تسبیح اور تلاوت قرآن ہے۔

لِيْ إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَانُكَ۔

حضرت فلیح بن سلیمان، حضرت ہلال بن علی سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاویہ بن حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب تم اس (نماز) میں ہو تو تمہارا وہی کام ہونا چاہیے۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ اِذْ تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَهٗ اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَلَمَّا لَمْ يَقُلْ لَهٗ اَوْ يَنُوْبُكَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّمَّا تَرَكَهٗ اِمَامُكَ فَتَكَلَّمْ بِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ يَقْطَعُهَا۔ ثُمَّ قَدْ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ لِمَا يَنُوْبُهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز میں کلام کرنے پر تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ ہماری اس نماز میں دنیوی کلام غیر مناسب ہے یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن ہے اور جب آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا یا وہ بات جو تمہیں پیش آئے کہ امام نے اسے چھوڑ دیا ہو تو اس کے ساتھ کلام کر سکتے ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن کے علاوہ کلام اسے توڑ دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سکھایا کہ اگر انھیں نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ کیا کریں۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے۔

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَجَاءَ حِيْنَ الصَّلٰوةِ وَلَيْسَ بِحَاضِرٍ فَتَقَدَّمَ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک قبیلہ کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ موجود نہ تھے، ہم میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے ہوئے وہ اسی حالت میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

ابوبکر رضی اللہ عنہ فبینما ھو کذلک اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصفح القوم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یثبت فابی ابوبکر رضی حتی نکص فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما قضی صلاتہ قال لابی بکر رضی ما منعک ان تثبت کما امرتک قال لم یکن لابن ابی قحافۃ ان یتقدم امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانتم ما لکم صفحتم قالوا لنؤذن ابابکر قال التصفیق للنساء والتسبیح للرجال۔

لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (دہیں) ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے آگئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں وہاں ٹھہرنے سے کس چیز نے روکا جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ انھوں نے عرض کیا قحافہ کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ کے رسول سے آگے بڑھے پھر آپ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہاتھوں پر ہاتھ مارا؟ انھوں نے عرض کیا تاکہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (آپ کی آمد سے) آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے (تسبیح ہے)۔

۲۵۸- حدثنا نصر قال ثنا الخصیب قال ثنا وھیب عن ابی حازم فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت خصیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا وہ حضرت ابوحازم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۹- حدثنا ابوامیۃ قال ثنا قبیصۃ قال ثنا الثوری عن ابی حازم عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نابہ فی صلاتہ شیء فلیسبح فان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ تسبیح کہے بیشک تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

---

۲۶۰- حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

---

۲۶۱- حدثنا ابوامیۃ قال ثنا یعلی بن عبید قال ثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء قال الاعمش فذکرت ذلک لابراھیم فقال کانت امی کفعلہ۔

حضرت اعمش، حضرت ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میری ماں اسی طرح کرتی تھیں۔

۲۶۲- حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا مسدد عن یحیی بن سعید عن عوف قال ثنا محمد عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۶۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ غَطَفَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَعَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ كُلِّ نَائِبَةٍ تَنُوْبُهُمْ فِي الصَّلٰوةِ التَّسْبِيْحَ وَلَمْ يُبِحْ لَهُمْ غَيْرَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ كَلَامَ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَلَّمَهُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوغطفان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز میں پیش آنے والے کام کے بارے میں سبحان اللہ کہنے کی تعلیم دی اور اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی بات جائز قرار نہیں دی لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا کلام کرنا جیسا کہ حضرت عمران، حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے۔ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ روایات جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے یہ ہے۔

۲۶۴- وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ الرَّبِيْعَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَرَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هُوَ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ۔

حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی اور ابھی ایک رکعت باقی تھی کہ سلام پھیر دیا ایک شخص آپ کو ملا اور اس نے عرض کیا نماز میں سے ایک رکعت باقی ہے۔ آپ مسجد کی طرف واپس ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے تکبیر کہی تو آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی (حضرت معاویہ بن خدیج) فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انھوں نے پوچھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو میں نے کہا نہیں البتہ یہ کہ اس کو دیکھ لوں۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا یہی وہ شخص ہے انھوں نے کہا یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ أَمْرُهُ بِلَالًا بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَاطِعًا لِصَلَاتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ أَيْضًا مَا كَانَ مِنْ بِلَالٍ مِنْ أَذَانِهٖ وَإِقَامَتِهٖ قَاطِعًا لِصَلَاتِهٖ۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان و تکبیر کہی پھر آپ نے وہ نماز پڑھی جو رہ گئی تھی تو آپ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان و اقامت کا حکم دینا نماز کے لیے قاطع نہ ہوا اور نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان اور اقامت کہنے سے نماز ٹوٹی۔

وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ فَاعِلًا لَوْ فَعَلَ هٰذَا الْآنَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ بِهٖ قَاطِعًا لِلصَّلٰوةِ

(حالانکہ) اس پر سب متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص اب اس طرح کرے اور وہ نماز میں ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی تو یہ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهٖ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رض كَانَ وَالْكَلَامُ مُبَاحٌ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِيْهَا فَعَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رض وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ **وَمِمَّا** يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ ثُمَّ قَدْ حَدَثَتْ بِهٖ تِلْكَ الْحَادِثَةُ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ فِيْهَا بِخِلَافِ مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ۔

اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں جو عمل ذکر کیا گیا نیز حضرت ابن عمر، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جو کچھ ہے یہ اس وقت کا عمل ہے جب نماز میں گفتگو جائز تھی پھر کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد لوگوں کو وہ تعلیم دی جس کا ہم نے حضرت معاویہ بن حکم، حضرت ابوہریرہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم کی روایات میں ذکر کیا ہے۔ اور اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین والے واقعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہیں نماز میں اسی قسم کا حادثہ پیش آیا لیکن انھوں نے اس عمل کے خلاف کیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن کیا تھا۔

**۲۶۵ حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ صَلّٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض بِاَصْحَابِهٖ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ جَهَّزْتُ عِيْرًا مِّنَ الْعِرَاقِ بِاَحْمَالِهَا وَاَحْقَابِهَا حَتّٰى وَرَدَتِ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ **فَدَلَّ** تَرْكُ عُمَرَ رض لِمَا قَدْ عَلِمَهٗ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا وَعَمَلِهٖ بِخِلَافِهٖ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ وَعَلٰى اَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْحَادِثَةِ فِيْ زَمَنِهٖ بِخِلَافِ مَا كَانَ فِيْ يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ **وَقَدْ** كَانَ فِعْلُ عُمَرَ رض هٰذَا اَيْضًا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ حَضَرَ بَعْضُهُمْ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُوْلُوْا لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ خِلَافَ مَا فَعَلْتَ فَدَلَّ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا۔ پھر واپس لوٹ گئے۔ اس سلسلے میں آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں عراق کے لیے ایک قافلہ تیار کر رہا تھا اس میں اس کا پالان اور بوجھ بھی شامل تھا یہاں تک کہ میں شہر تک پہنچ گیا پھر آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اس عمل کو چھوڑ دینا جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا اور اس کے خلاف عمل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ عمل منسوخ ہو چکا ہے اور آپ کے زمانے میں وہی عمل تھا جو آپ نے کیا بخلاف اس کے جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ کے دن ہوا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ عمل ان صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا جن میں سے بعض حضرات ذوالیدین کے واقعہ والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت بھی موجود تھے۔ لیکن انھوں نے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے) اس عمل کی مخالفت نہیں کی اور نہ یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے دن آپ کے اس عمل کے خلاف کیا تھا۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو بھی

وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوخٌ وَأَنَّ الْعَمَلَ عَلَى خِلَافِهِ أَنَّ الْأُمَّةَ قَدْ أَجْمَعَتْ أَنَّ رَجُلًا لَوْ تَرَكَ إِمَامُهُ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا أَنَّهُ يُسَبِّحُ بِهِ لِيَعْلَمَ إِمَامُهُ مَا قَدْ تَرَكَ فَيَأْتِيَ بِهِ وَذُو الْيَدَيْنِ فَلَمْ يُسَبِّحْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَهُ إِيَّاهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنَ التَّسْبِيحِ لِنَائِبَةٍ تَنُوبُهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا وَعِمْرَانَ رض مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ مَضٰى إِلٰى خَشَبَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ عِمْرَانُ ثُمَّ مَضٰى إِلٰى حُجْرَتِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ وَعَمِلَ عَمَلًا فِي الصَّلٰوةِ لَيْسَ مِنْهَا مِنَ الْمَشْيِ وَغَيْرِهِ فَيَجُوزُ هٰذَا لِأَحَدٍ الْيَوْمَ أَنْ يُصِيبَهُ ذٰلِكَ وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ بَقِيَّةٌ فَلَا يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ نَعَمْ لَا يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ لِأَنَّهُ فَعَلَهُ وَلَا يَرٰى أَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ۔ لَزِمَهُ أَنْ يَقُولَ لَوْ طَعِمَ أَيْضًا أَوْ شَرِبَ وَهٰذِهِ حَالَتُهُ لَمْ يُخْرِجْهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَكَذٰلِكَ إِنْ بَاعَ أَوِ اشْتَرٰى أَوْ جَامَعَ أَهْلَهُ فَكَفٰى بِقَوْلِهِ فَسَادًا أَنْ يَلْزَمَ هٰذَا قَائِلَهُ فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِمَّا ذَكَرْنَا يُخْرِجُ الرَّجُلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِنْ فَعَلَهُ عَلٰى أَنَّهُ يَرٰى أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا فَكَذٰلِكَ الْكَلَامُ الَّذِي لَيْسَ مِنْهَا يُخْرِجُهُ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ بِهِ وَهُوَ لَا يَرٰى أَنَّهُ فِيهَا وَقَدْ زَعَمَ الْقَائِلُ بِحَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح اس حکم کے منسوخ ہونے کا علم تھا۔

اس کے منسوخ ہونے اور اس کے خلاف پر عمل کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اگر کسی شخص کا امام نماز کے دوران نماز میں سے کچھ چھوڑ دے تو وہ تسبیح کہے تاکہ امام کو اس متروک کا علم ہو جائے اور وہ اسے بجا لائے جبکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسبیح نہیں کہی اور نہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گفتگو کرنے پر اعتراض کیا۔ ——— تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز میں کوئی واقعہ پیش آنے پر سبحان اللہ کہنے کا جو حکم دیا ہے وہ اس واقعہ سے بعد کی بات ہے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمران رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی اس عمل کے نسخ پر دلالت پائی جاتی ہے وہ یوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر مسجد کی ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ حجرہ مبارکہ کی طرف تشریف لے گئے ——— یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے قبلہ شریف سے رخ پھیر لیا تھا اور چلنے کا عمل کیا جو نماز سے متعلق نہیں تو کیا آج یہ عمل کسی کے لیے جائز ہے جبکہ اس پر کچھ نماز باقی ہو وہ اس طرح کرے اور یہ عمل اسے نماز سے نہ نکالے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہاں یہ (عمل) اسے نماز سے نہیں نکالتا کیونکہ وہ اس وقت یہ عمل کرتا ہے جب وہ اپنے خیال میں نماز کے اندر نہیں ہوتا۔ تو ایسے قائل پر لازم ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس حالت میں کوئی کھائے یا پیئے تو بھی نماز سے باہر نہیں آئے گا اسی طرح اگر وہ بیچے یا خریدے یا بیوی سے جماع کرے (تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی) تو اس شخص کے قول کے فاسد ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس پر یہ بات لازم آتی ہے۔

بس جن کاموں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے کوئی چیز آدمی کو نماز سے خارج کر دیتی ہے اگرچہ وہ یہ کہتا ہو کہ وہ نماز میں نہیں تو وہ کلام بھی جس کا نماز سے تعلق نہیں، اسے نماز سے خارج کر دیتا ہے۔ اگرچہ وہ یہ سمجھتے ہوئے کلام کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کے قائل نے خیال کیا ہے

أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ وَيَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ فَقَدْ أَخْبَرَ ذُو الْيَدَيْنِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ مَأْمُوْنٌ فَالْتَفَتَ بَعْدَ إِخْبَارِهِ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ فَكَانَ مُتَكَلِّمًا بِذٰلِكَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مُخْرِجًا لَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ لَزِمَهُ بِهٰذَا عَلٰى أَصْلِهِ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَلَامَ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ.

کہ خبر واحد سے استدلال کیا جا سکتا ہے اور اس پر عمل واجب ہے اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور وہ صحابی ہونے کی وجہ سے مامون ومحفوظ ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خبر دینے کے بعد صحابہ کرام کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کیا نماز میں کمی ہوئی ہے؟ تو اس مخالف کے مذہب کے مطابق آپ نے یہ جاننے کے بعد کہ آپ نماز میں ہیں، کلام فرمایا اور اس کی وجہ سے آپ نماز سے خارج نہ ہوئے تو اس ضابطے کے مطابق لازم آیا کہ یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔

---

**وَحُجَّةٌ** أُخْرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ وَقَدْ كَانَ يُمْكِنُهُمْ أَنْ يُّوْمِئُوْا إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيَعْلَمَهُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَلَّمُوْهُ بِمَا كَلَّمُوْهُ بِهٖ مَعَ عِلْمٍ مِّنْهُمْ أَنَّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْإِعَادَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا كَانَ فِي حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ. **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَدْ كَانَ حَاضِرَ ذٰلِكَ وَإِسْلَامُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ.

ایک اور دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا حضرت ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں تو انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو یہ حضرات آپ کو اشارے سے بھی بتا سکتے تھے۔ حالانکہ انھوں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ نماز میں ہیں کلام کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ ——— اگر کوئی شخص کہے کہ اس کا نسخ کلام سے پہلے ہونا کیسے جائز ہوگا حالانکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

---

۲۶۶ - **وَذَكَرَ** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَقُلْنَا حَدِّثْنَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ.

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔ حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا ہم سے حدیث بیان کیجئے۔ انھوں نے فرمایا میں تین سال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا

---

**قَالُوْا** فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض إِنَّمَا صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ وَهُوَ حَضَرَ

تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تین سال بارگاہ نبوی میں رہے اور وہ اس نماز میں بھی حاضر تھے جبکہ نماز میں

تِلْكَ الصَّلٰوةِ وَنَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ فِي حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا لَمْ يَنْسَخْ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ اِنْ كَانَ مُتَاخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ **قِيْلَ** لَهُ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ وَقْتِ اِسْلَامِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتَ وَاَمَّا قَوْلُكَ اِنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَمَنْ رَوٰى لَكَ هٰذَا وَاَنْتَ لَا تَحْتَجُّ اِلَّا بِمُسْنَدٍ وَلَا تُسَوِّغُ لِخَصْمِكَ الْحُجَّةَ عَلَيْكَ اِلَّا بِمِثْلِهِ فَمَنْ اَسْنَدَ لَكَ هٰذَا وَعَمَّنْ رَوَيْتَهُ **وَهٰذَا** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ الْاَنْصَارِيُّ يَقُوْلُ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَصُحْبَةُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِحَدِيْثِهِ هٰذَا اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ مَعَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض لَمْ يَحْضُرْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلًا لِاَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَحَدُ الشُّهَدَاءِ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ وَغَيْرُهُ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

۲۶۷- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ ذُكِرَ لَهٗ حَدِيْثُ ذِي الْيَدَيْنِ فَقَالَ كَانَ اِسْلَامُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ مَا قُتِلَ ذُو الْيَدَيْنِ۔

**وَاِنَّمَا** قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ بِالْمُسْلِمِيْنَ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ

کلام اس وقت منسوخ ہوا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے ۔ ــــــ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں نماز کے دوران جس کلام کا ذکر ہے یہ اس میں سے ہے جو نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے منسوخ نہیں ہوا اگر وہ اس سے متاخر ہے ۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر کیا تو وہ اسی طرح ہے لیکن نماز میں کلام کا نسخ اس وقت ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں تھے تو یہ بات تم سے کس نے بیان کی اور تم تو غیر مسند بات سے استدلال نہیں کرتے اور اپنے مخالف سے بھی اسی قسم کی دلیل قبول کرتے ہو پس آپ کے سامنے کس نے یہ بات بیان کی اور آپ نے کس سے روایت کیا ــــــ اور یہ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے حتی کہ آیت نازل ہوئی "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ" اور اللہ تعالی کے سامنے باادب کھڑے ہو جاؤ تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا اور ہم نے ان سے یہ حدیث اس کتاب میں دوسرے مقام پر بھی روایت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور وہ مدینہ طیبہ میں تھے ــــــ تو ان کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ نماز میں نسخ کلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوا پھر یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالکل شریک نہیں ہوئے کیونکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (تھے اور) شہید ہوئے اور وہ شہداء (بدر) میں سے ایک تھے۔ محمد بن اسحٰق وغیرہ نے اس بات کو ذکر کیا ہے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حضرت ذوالیدین کی روایت ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین کی شہادت کے بعد اسلام لائے

تو ہمارے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے موافق مروی ہے

[illegible]

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ۔

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَإِيَّاكُمْ كُنَّا نُدْعَى بَنِي عَبْدِ مُنَافٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي لِقَوْمِ النَّزَّالِ۔

حضرت عبدالملک بن میسرہ حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہم اور تم بنو عبد مناف کہلاتے تھے آج تم بنو عبداللہ ہو اور ہم بھی بنو عبداللہ ہیں آپ نے یہ بات قوم نزال سے فرمائی۔

فَهٰذَا النَّزَّالُ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ قَالَ لِقَوْمِنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ طَاؤُسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رض فَلَمْ يَأْخُذْ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ شَيْئًا وَطَاؤُسٌ لَمْ يُدْرِكْ ذٰلِكَ لِأَنَّ مُعَاذًا إِنَّمَا كَانَ قَدِمَ الْيَمَنَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُولَدْ طَاؤُسٌ حِينَئِذٍ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ قَدِمَ عَلَيْنَا أَيْ قَدِمَ بَلَدَنَا وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ يُرِيدُ خُطْبَتَهُ بِالْبَصْرَةِ وَالْحَسَنُ لَمْ يَكُنْ بِالْبَصْرَةِ حِينَئِذٍ لِأَنَّ قُدُومَهُ لَهَا إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ صِفِّيْنَ بِعَامٍ

تو یہ نزال فرماتے ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں تھا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہماری قوم سے فرمایا ——— حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو انھوں نے سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یمن میں تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت طاؤس کی ولادت بھی نہ ہوئی تھی تو ان کے قول کے مطابق کہ ہمارے پاس تشریف لائے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔ حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اس سے ان کا وہ خطبہ مراد لیا

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَتٰى قَدِمْتَ الْبَصْرَةَ فَقَالَ قَبْلَ صِفِّيْنَ بِعَامٍ

حضرت ابو رجاء سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ بصرہ کب تشریف لائے انھوں نے فرمایا جنگ صفین سے ایک سال پہلے۔

فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّزَّالِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنٰى قَوْلِ طَاؤُسٍ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذٌ وَمَعْنٰى قَوْلِ الْحَسَنِ خَطَبَنَا عُتْبَةُ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِذٰلِكَ قَوْمَهُمْ وَبَلَدَهُمْ لِأَنَّهُمْ مَا حَضَرُوا ذٰلِكَ وَلَا شَهِدُوهُ وَكَذٰلِكَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض فِي حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ بِهٖ صَلّٰى بِالْمُسْلِمِينَ لَا عَلٰى أَنَّهٗ شَهِدَ ذٰلِكَ

تو حضرت نزال رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت طاؤس کے قول کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کہ ہمیں حضرت عتبہ نے خطبہ دیا، سے مراد ان کی قوم اور شہر ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے اسی طرح حضرت ذوالیدین کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی یہ مطلب

وَلَا حَضَرَهُ فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ قَوْلِهٖ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَدِيْثِ ذِى الْيَدَيْنِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِى الصَّلٰوةِ۔

نہیں کہ آپ وہاں حاضر تھے۔ ـــــ پس ہماری مذکورہ گفتگو سے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، میں اس بات پر پائی جانی والی دلالت کی نفی ہوگئی کہ یہ واقعہ نسخ کلام کے بعد کا ہے۔

۲۷۰۔ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِى الصَّلٰوةِ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا کہ نماز میں کلام کا نسخ مدینہ طیبہ میں ہوا اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَعَلَّهٗ فِى السِّنِّ اَيْضًا دُوْنَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَهَا هُوَ ذَا يُخْبِرُ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ اَدْرَكَ اِبَاحَةَ الْكَلَامِ فِى الصَّلٰوةِ۔

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، عمر میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کئی سال چھوٹے ہیں اور یہ بات اسی طرح ہے لیکن اس کے باوجود وہ خبر دیتے ہیں کہ انھوں نے نماز میں گفتگو کے جواز کو پایا۔

۲۷۱۔ وَقَدْ رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِى الصَّلٰوةِ وَنَاْمُرُ بِالْحَاجَةِ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ فَاَخَذَنِىْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَزَلَ فِىَّ شَىْءٌ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت ابووائل فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں حاجات وغیرہ کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ ہم حبشہ سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے جواب نہ دیا میں پہلے اور آج کی حالت کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِىُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ اَنَّ مِمَّا اَحْدَثَ قَضٰى اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِى الصَّلٰوةِ۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ اس نے حکم دیا اس میں سے یہ فیصلہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو۔

فَقَدْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَسَخَ الْكَلَامَ فِى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ الْكَلَامِ

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کو منسوخ فرمایا اور اس سے کچھ استثناء نہیں کی تو یہ ہر قسم کے کلام (کے منسوخ ہونے) پر دلالت ہے

الَّذِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَدْخُلُ فِيْهَا الْعِبَادُ فَتَمْنَعُهُمْ مِنْ أَشْيَاءَ فَمِنْهَا الصَّلٰوةُ تَمْنَعُهُمْ مِنَ الْكَلَامِ وَالْأَفْعَالِ الَّتِي لَا تُفْعَلُ فِيْهَا وَمِنْهَا الصِّيَامُ يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَمِنْهَا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَمْنَعَانِهِمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالطِّيْبِ وَاللِّبَاسِ وَمِنْهَا الْاِعْتِكَافُ يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالتَّصَرُّفِ فَكَانَ مَنْ جَامَعَ فِي صِيَامِهِ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا مُخْتَلِفًا فِي حُكْمِهِ فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا يُخْرِجُهُ ذٰلِكَ مِنْ صِيَامِهِ تَقْلِيْدًا لِلْآثَارِ رَوَوْهَا وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ قَدْ أَخْرَجَهُ ذٰلِكَ مِنْ صِيَامِهِ وَكُلُّ مَنْ جَامَعَ فِي حَجَّتِهِ أَوْ عُمْرَتِهِ أَوْ اعْتِكَافِهِ مُتَعَمِّدًا أَوْ نَاسِيًا فَقَدْ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِمَّا كَانَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ يُخْرِجُهُ مِنْهَا إِذَا فَعَلَهُ غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ وَكَانَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ إِذَا كَانَ عَلَى التَّعَمُّدِ كَذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا يَقْطَعُهَا إِذَا كَانَ عَلَى السَّهْوِ وَيَكُوْنُ حُكْمُ الْكَلَامِ فِيْهَا عَلَى الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ سَوَاءً كَمَا كَانَ حُكْمُ الْجِمَاعِ فِي الْاِعْتِكَافِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ عَلَى الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ سَوَاءً فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ لَمْ يَأْمُرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ بِإِعَادَةِ الصَّلٰوةِ لَمَّا تَكَلَّمَ فِيْهَا قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَكُنْ قَامَتْ عِنْدَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَأْمُرْهُ

جو وہ نماز میں کرتے تھے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے۔ —— جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض ایسے امور ہیں کہ جب انسان ان کو شروع کرتا ہے تو وہ بعض دوسری باتوں سے روک دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک نماز ہے جو گفتگو اور ایسے افعال سے روکتی ہے جس کا نماز سے تعلق نہیں انہی سے روزہ ہے جو جماع، کھانے اور پینے سے روکتا ہے ان میں سے حج اور عمرہ بھی ہے جو جماع، خوشبو اور (سلے ہوئے) لباس سے روکتا ہے ان امور میں سے ایک اعتکاف ہے جو جماع اور باقی تصرفات سے روکتا ہے تو جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر جماع کرے یا کھائے، یا پیئے اس کے حکم میں اختلاف ہے ایک جماعت روایات کی روشنی میں کہتی ہے کہ یہ امور اسے روزے سے نہیں نکالتے جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس سے وہ روزے سے باہر ہو گیا اور جو شخص حج، عمرے یا اعتکاف کی حالت میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرتا ہے تو وہ اس عمل سے باہر ہو جاتا ہے تو جن امور کے قصداً کرنے سے وہ اس عبادت سے خارج ہو جاتا ہے ارادے کے بغیر کرے تب بھی خارج ہوتا ہے اور نماز میں قصداً کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

تو ہماری مذکورہ گفتگو پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب یہ بھول کر ہو تب بھی توڑ دے اور نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرنے کا حکم برابر ہے جیسے اعتکاف، حج اور عمرے میں قصد و سہو کا حکم ایک جیسا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے اور ہم نے جن روایات کے معانی کی صحت بیان کی ہے یہ ان کے موافق بھی ہے، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی سائل پوچھے کہ کس مفہوم کی بنیاد پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں دیا جب انہوں نے اس میں کلام کیا۔ —— اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ان کے نزدیک اس سے پہلے نماز میں کلام کے حرام ہونے پر حجت قائم نہیں ہوئی تھی لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا لیکن

رسول الله صلى الله عليه وسلم بإعادة الصلوة لذلك فأما من فعل مثل ذلك بعد قيام الحجة بنسخ الكلام في الصلاة فعليه أن يعيد الصلوة۔ وقد يجوز أيضا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أمره بإعادة الصلوة ولكن لم ينقل ذلك في حديثه وكذلك قال قوم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد يوم ذي اليدين۔

جو شخص نماز میں کلام کے منسوخ ہونے پر حجت قائم ہونے کے بعد ایسا کرے اس پر نماز کو لوٹانا واجب ہے ـــــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم دیا ہو لیکن یہ بات ان کی روایت میں منقول نہ ہوئی۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے (واقعہ کے) دن سجدہ (سجدہ سہو) نہیں فرمایا۔

۲۷۳۔ حدثنا بذلك ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري قال سألت أهل العلم بالمدينة فما أخبرني أحد منهم أنه صلاهما يعني سجدتي السهو يوم ذي اليدين۔

حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے اہل علم حضرات سے (اس بارے میں) پوچھا تو ان میں سے کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ آپ نے وہ سجدے کیے یعنی ذوالیدین والے دن سہو کے دو سجدے (نہیں کیے)

فمعنى هذا عندنا والله أعلم أنه إنما يجب سجود السهو في الصلوة إذا فعل فيها ما لا ينبغي أن يفعل فيها مثل القيام من القعود والقعود في غير موضع القعود أو ما أشبه ذلك مما لو فعل على العمد كان فاعله مسيئا فأما ما فعل فيها مما ليس بمكروه فيها فليس فيه سجود سهو وكان حكم الصلوة يوم ذي اليدين لا بأس بالكلام فيها والتصرف فيها فلما فعل ذلك فيها على السهو وكان فاعله على العمد غير مسيء كان فاعله على السهو غير واجب عليه سجود السهو فهذا مذهب الذين ذهبوا إلى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد يومئذ فيها۔ وهذا حجة لأهل المقالة التي بينا في هذا الباب وكان مذهب الذين ذكروا أنه سجد يومئذ أن الكلام والتصرف وإن كانا قد كانا مباحين في الصلوة يومئذ فلم يكن من المباح يومئذ أن يسلم في الصلوة قبل أوان السلام فلما سلم النبي صلى الله

تو ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے، کہ نماز میں سجدہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب نماز میں ایسا عمل کرے جس کا وہاں کرنا جائز نہیں مثلاً قعدے کی بجائے کھڑا ہو جانا جہاں قعدہ نہیں وہاں قعدہ کرنا اور اس کی مثل وہ افعال کہ ان کو جان بوجھ کر کرے تو کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ ـــــ لیکن جو کام اس (نماز) میں مکروہ نہیں ان کے کرنے پر سجدہ سہو نہیں اور ذوالیدین والے دن نماز میں کلام کرنے اور کسی اور قسم کا تصرف کرنے میں کوئی حرج نہ تھا تو جب انھوں نے یہ عمل بھول کر کیا جبکہ جان بوجھ کر کرنے سے فاعل گنہگار نہیں ہوتا تو بھول کر کرنے والے پر سجدہ سہو نہ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو کہتے ہیں کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو نہیں کیا۔

اور یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جن کا قول ہم نے اس باب میں بیان کیا لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ اس دن آپ نے سجدہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ اس دن اگرچہ نماز میں کلام اور تصرف جائز تھا لیکن سلام کے وقت سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہ تھا تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سلام پھیرا تو آپ اسے مکمل سمجھتے ہوئے باہر آنے کا ارادہ فرما رہے تھے اور یہ ان باتوں میں سے ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا سَلَامًا أَرَادَ بِهِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَتَمَّهَا وَكَانَ ذٰلِكَ مِنَّا لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ عَلَى الْعَمْدِ كَانَ مُسِيْئًا لِمَا فَعَلَهُ عَلَى السَّهْوِ وَجَبَ فِيْهِ سُجُوْدُ السَّهْوِ وَهٰذَا مَذْهَبُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ایسا کرے تو گنہگار ہوتا ہے جبکہ بھول کر کرنے کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو اس حدیث پر گفتگو کرتے ہیں۔

## بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

## نماز میں اشارہ کرنا

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ أَشَارَ فِيْ صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ مِنْهُ فَلْيُعِدْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے، اور جو شخص نماز میں اشارہ کرے جو سمجھا جا سکتا ہے وہ نماز کو لوٹائے۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِشَارَةَ الَّتِيْ تُفْهَمُ إِذَا كَانَتْ مِنَ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ قَطَعَتْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ وَحَكَمُوْا لَهَا بِحُكْمِ الْكَلَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا تَقْطَعُ الْإِشَارَةُ الصَّلٰوةَ۔

تو ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں ایسا اشارہ کرے جو سمجھا جاتا ہو تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی انھوں نے اس پر کلام والا حکم لگایا ہے وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ____ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ ____ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے

۲۷۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى قُبَاءَ فَسَمِعَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ فَجَاءُوْهُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ بَاسِطًا كَفَّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبا تشریف لے گئے انصار کو پتا چلا تو وہ حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کرنے لگے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے حالت نماز میں ہی ہتھیلی کو کشادہ کرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ رض أَوْ صُهَيْبٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ۔

حضرت ابن وہب ہشام سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت بلال یا حضرت صہیب رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُوْحٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن غزوان، ہشام سے روایت کرتے ہیں

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ رض كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ان کو کس طرح جواب دیتے تھے۔

**۲۷۸ ۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً قَالَ مَرْزُوْقٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ لَيْثٌ اَحْسِبُهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے مجھے اشارے کے ساتھ جواب دیا۔ حضرت ابن مرزوق اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت لیث نے فرمایا کہ میرا خیال ہے انھوں نے (حضرت صہیب نے) فرمایا کہ آپ نے انگلی کے ساتھ (اشارہ کیا)

**۲۷۹ ۔ حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ اِشَارَةً وَقَالَ كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَنُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا اور فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

---

**قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا قَدْ دَلَّ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَقَدْ جَاءَتْ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا غَيْرَ مَجِيْءِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ خَالَفَهَا فَهِيَ اَوْلٰى مِنْهُ وَلَيْسَتِ الْاِشَارَةُ فِي النَّظَرِ مِنَ الْكَلَامِ فِيْ شَيْءٍ لِاَنَّ الْاِشَارَةَ اِنَّمَا هِيَ حَرَكَةُ عُضْوٍ وَقَدْ رَاَيْنَا حَرَكَةَ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ غَيْرِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَكَذٰلِكَ حَرَكَةُ الْيَدِ۔ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَاِذَا كَانَتِ الْاِشَارَةُ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَكُمْ قَدْ ثَبَتَ اَنَّهَا بِخِلَافِ الْكَلَامِ وَاَنَّهَا لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ كَمَا يَقْطَعُهَا الْكَلَامُ وَاحْتَجَجْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْتُمُوْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ كَرِهْتُمْ رَدَّ السَّلَامِ مِنَ الْمُصَلِّيْ بِالْاِشَارَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور جس قدر تواتر کے ساتھ یہ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف اس قدر متواتر نہیں ہیں پس یہ ان سے اولیٰ ہیں اور قیاس کے مطابق اشارہ کلام میں سے نہیں کیونکہ اشارہ ایک حرکت عضو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کے علاوہ اعضاء کی حرکت نماز کو نہیں توڑتی تو ہاتھ کی حرکت بھی اسی طرح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر تمہارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ نماز میں اشارہ کلام (کی جنس) سے نہیں اور وہ نماز کو نہیں توڑتا جیسا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا تو تم نمازی کے لیے ہاتھ کے اشارے سے کلام کا جواب کیوں مکروہ جانتے ہو جیسا کہ تمہاری نقل کردہ روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے

فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً لَكُمْ فِيْ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَاِنَّهٗ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ فِيْ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا بَأْسَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ ۔ قِيْلَ لَهٗ اَمَّا مَا احْتَجَجْنَا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ اَجْلِهٖ وَهُوَ اَنَّ الْاِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا احْتَجَجْنَا بِهٖ مِنْهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اِبَاحَةِ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ فَلَيْسَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ فِيْهَا هُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَارَ اِلَيْهِمْ فَلَوْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ تِلْكَ الْاِشَارَةَ اَرَدْتُّ بِهَا رَدَّ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْمُصَلِّيْ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الْاِشَارَةُ كَانَتْ رَدًّا مِنْهُ لِلسَّلَامِ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ مِنْهُ نَهْيًا لَهُمْ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ وَاحْتَمَلَتْ مِنَ التَّاْوِيْلِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ لَمْ يَكُنْ مَا تَاَوَّلَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ اَوْلٰى مِنْهَا مِمَّا تَاَوَّلَ الْاٰخَرُ اِلَّا بِحُجَّةٍ يُقِيْمُهَا عَلٰى مُخَالِفِهٖ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَاِمَّا مِنْ سُنَّةٍ وَاِمَّا مِنْ اِجْمَاعٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلِيْلُكُمْ عَلٰى كَرَاهَةِ ذٰلِكَ ۔

۲۸۰ ۔ قِيْلَ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ

تو اگر یہ تمہارے لیے اس بات کی دلیل ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ تمہارے خلاف اس بات پر بھی دلیل ہے کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جواباً اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم نے ان روایات سے جس بات کے لیے استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے استدلال کیا ہے اور جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ نماز میں سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے تو اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں وہ یوں کہ اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ فرمایا پس اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے کہ میں نے اس اشارے سے اس آدمی کو سلام کا جواب دینے کا ارادہ کیا جس نے مجھے سلام کیا تو اس سے ثابت ہوتا کہ نمازی کو جب نماز میں سلام دیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے لیکن آپ نے تو اس سلسلے میں کچھ نہیں فرمایا۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اشارہ آپ کی طرف سے سلام کا جواب ہو جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ نماز پڑھتے وقت سلام دینے سے ممانعت ہو پس جب ان روایات میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں اور ہر فریق کے موقف کے مطابق تاویل کا احتمال ہے تو کسی فریق کی تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں بہتر قرار نہیں دیا جائے گا جب تک اس کے مخالف کے خلاف قرآن پاک سنت یا اجماع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے۔ —— اگر کوئی شخص کہے کہ اس کی کراہت پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا۔

حضرت ابو وائل سے مروی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں گفتگو کرتے اور اپنی حاجت ذکر کیا (حاجت ذکر کا حل)

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَأْمُرُ بِالْحَاجَةِ وَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يُعْلَمُ اسْمُهُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ۔

طلب کرتے تھے ہم کہتے : اللہ پر سلام حضرت جبریل و میکائیل اور ہر اس نیک بندے پر سلام جس کا نام آسمان اور زمین میں جانا جاتا ہے۔ میں حبشہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا تو گذشتہ اور آج کی حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی آپ نے نماز مکمل فرمائی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہو گیا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ حَاجَةٍ وَنَحْنُ يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کے لیے نکلا اور (ان دنوں) ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کہا کرتے تھے پھر میں واپس آیا اور سلام عرض کیا تو (حضور علیہ السلام نے) جواب نہ دیا اور (بعد میں) فرمایا بے شک نماز میں مشغولیت ہے۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرٰهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدِمْتُ مِنَ الْحَبَشَةِ وَعَهْدِيْ بِهِمْ وَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَيَقْضُوْنَ الْحَاجَةَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ لِنَبِيِّهِ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَقَدْ أَحْدَثَ لَكُمْ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَأَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُ فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حبشہ سے آیا اس وقت لوگ نماز میں ایک دوسرے کو سلام کرتے اور ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا جب نماز مکمل کر چکے تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں سے جو چاہے اپنے نبی کے لیے ظاہر کر دیتا ہے اور تمہارے لیے حکم دیا کہ نماز میں کلام نہ کرو اور اے مسلمان! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي الرَّضْرَاضِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں نے یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو بات چاہتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الَّذِيْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهَا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَاَغْنَاهُ عَنِ الرَّدِّ عَلَيْهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ كَمَا يَقُوْلُ الَّذِيْ يَرَى الرَّدَّ فِي الصَّلَاةِ بِالْاِشَارَةِ وَاَنَّ الْمُصَلِّيَ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّدُّ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ. وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَيْضًا عَنْ مُؤَمَّلٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ رَدٌّ اَصْلًا بِالْاِشَارَةِ وَلَا غَيْرِهَا لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ رَدَّ عَلَيْهِ بِاِشَارَتِهٖ لَمْ يَقُلْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَقَالَ رَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَمَّا اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَ اَنَّهٗ اَصَابَهٗ مِمَّا قَدُمَ وَمِمَّا حَدُثَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيَ مَعْذُوْرٌ بِذٰلِكَ الشُّغْلِ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلَيْهِ وَنَهْيٌ لِغَيْرِهٖ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ حضرت ابو بکرہ حضرت ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو نماز سے فراغت پر جواب دیا جس نے آپ کو حالت نماز میں سلام کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کے دوران آپ کی طرف سے سلام کا جواب نہیں تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینے کی ضرورت نہ پڑتی جیسا کہ وہ شخص جو نماز میں اشارے کے ساتھ جواب دینا جائز سمجھتا ہے کہتا ہے کہ نمازی جب نماز میں سلام کرنے والے کو جواب دیدے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس پر جواب دینا واجب نہیں۔ —— حضرت مؤمل سے حضرت ابو بکرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا تو پہلی اور آج کی حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے سلام کا جواب دیا ہی نہیں نہ اشارے کے ساتھ اور نہ اس کے بغیر کیونکہ آپ اشارے کے ساتھ بھی جواب دیتے تو وہ نہ فرماتے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا بلکہ یوں کہتے کہ اشارے کے ساتھ جواب دیا اور آپ کو وہ اذیت نہ پہنچتی جس کے بارے میں فرمایا کہ پہلی اور موجودہ حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی۔ حضرت علی بن شیبہ کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی مسلمان کو سلام کا جواب دینے سے معذور ہے اور اس بات سے بھی ممانعت ہے کہ کوئی اسے (اس حالت میں) سلام کرے۔

۲۸۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ قَوْلِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی مروی ہے۔ حضرت ابراہیم، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نماز کی حالت میں سلام کہنا ناپسند کرتے تھے۔

---

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ نَظِيْرُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا ہے۔

---

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

قال ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم قال ثنا هشام بن
ابی عبد الله قال ثنا ابو الزبیر عن جابر رض قال
کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فبعثنی
فی حاجة فانطلقت الیها ثم رجعت الیه و
هو علی راحلته فسلمت علیه فلم یرد علی
ورایته یرکع ویسجد فلما سلم رد علی۔

۲۸۶۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داود قال
ثنا هشام فذکر باسناده مثله غیر انه لم یقل
فلم یرد علی وقال فلما فرغ من صلاته قال اما
انه لم یمنعنی ان ارد علیک الا انی کنت اصلی۔

**فهذا** جابر بن عبد الله ایضا قد اخبر
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یرد علیه
وانه لما فرغ من صلاته رد علیه فالکلام فی
هذا مثل الکلام فیما رویناه قبله عن ابن مسعود
وفی حدیث جابر رض ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال اما انه لم یمنعنی ان ارد علیک الا
انی کنت اصلی فاخبر رسول الله صلی الله علیه
وسلم انه لم یکن رد علیه شیئا فذلک ینفی ان
یکون رد علیه باشارة او غیرها۔

۲۸۷۔ وقد حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو الولید
قال ثنا یزید بن ابراهیم قال ثنا ابو الزبیر عن جابر
ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه لبعض حاجته
فجاء وهو یصلی علی راحلته فسلم علیه فسکت
ثم اومی بیده ثم سلم علیه فسکت ثلثا فلما
فرغ قال اما انه لم یمنعنی ان ارد علیک الا
انی کنت اصلی۔

**فهذا** جابر رض قد اخبر فی هذا الحدیث
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اومی الیه
بیده حین سلم ثم قال له رسول الله صلی الله

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھے آپ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا میں اس کی طرف چلا گیا پھر
واپس آیا تو آپ سواری پر تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا.
میں نے دیکھا کہ آپ رکوع اور سجدہ کر رہے ہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد
آپ نے (میرے سلام کا) جواب دیا۔

---

حضرت ابوداؤد کہتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے
بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ
انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے سلام کا جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ جب
نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس بات نے
روکا کہ میں حالت نماز میں تھا۔ ___ تو حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ بھی بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان
کے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو جواب دیا تو اس حدیث
میں بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت جیسی
گفتگو ہے جو ہم پہلے روایت کر چکے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے صرف اس بات نے سلام
کا جواب دینے سے روکا کہ میں نماز میں تھا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ
وسلم نے بتایا کہ آپ نے (حالت نماز میں) جواب بالکل نہیں دیا تو اس
سے اشارے کے ساتھ یا اس کے بغیر ہر طرح سے جواب دینے کی نفی ہو گئی۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں
کسی کام کے لیے بھیجا وہ واپس آئے تو آپ سواری پر نماز پڑھ رہے
تھے انھوں نے سلام کیا تو آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ
کیا پھر سلام کیا تو خاموش رہے تین بار ایسا ہوا جب فارغ ہوئے
تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نماز پڑھ
رہا تھا۔

تو اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا جب انھوں
نے سلام عرض کیا، پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ مجھے سلام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَدَّ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْاِشَارَةَ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ تَكُنْ رَدًّا وَاِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا وَهٰذَا جَائِزٌ۔ فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا۔

کا جواب دینے سے صرف یہ بات رکاوٹ تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا۔

پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز میں جو اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ ممانعت تھی اور یہ جائز ہے۔ اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

۲۸۸۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِي قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنْ اُسَلِّمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے میں کسی نماز پڑھتے ہوئے آدمی کو سلام کہنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کر دے تو میں جواب دیتا ہوں۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو معاویہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَرِهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْمُصَلِّي وَقَدْ كَانَ سَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاَشَارَ اِلَيْهِ فَلَوْ كَانَتِ الْاِشَارَةُ الَّتِي كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدًّا لِلسَّلَامِ عَلَيْهِ اِذًا لَمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ عَنْهُ وَلٰكِنَّهُ اِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اِشَارَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ كَانَتْ عِنْدَهُ نَهْيًا مِنْهُ لَهُ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ جَابِرٌ فِي حَدِيْثِكُمْ هٰذَا وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْتُ قِيْلَ لَهُ اَفَقَالَ جَابِرٌ لَرَدَدْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ لَرَدَدْتُ اَيْ بَعْدَ فَرَاغِيْ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کسی نمازی کو سلام کہنا ناپسند فرمایا جبکہ انہوں نے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ سلام کا جواب ہوتا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس (سلام کہنے) کو ناپسند نہ کرتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا لیکن انہوں نے اسے ناپسند کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ نماز کی حالت میں آپ کو سلام کہنے سے ممانعت کے لیے تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی سلام کرے تو میں جواب دیتا ہوں، تو (جواب میں) کہا جائے گا کہ کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز کے اندر ہی اس کا جواب دوں گا ممکن ہے آپ کے اس قول کہ جواب دوں گا سے نماز سے فراغت کے بعد کا وقت مراد ہو اور اس بات

۲۹۰۔ وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ مِنْ مَذْهَبِهِ مَا حَدَّثَنَا

حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ

عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً سَأَلْتَ جَابِرًا عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَقَالَ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْضِيَ صَلَاتَكَ فَقَالَ نَعَمْ۔

نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اس حالت میں تمہیں سلام کرے کہ تم نماز پڑھ رہے ہو اور انھوں نے فرمایا کہ جب تک نماز مکمل نہ کرلو جواب نہ دو۔ فرمایا ہاں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الرَّدَّ الَّذِي أَرَادَ جَابِرٌ رض فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ هُوَ الرَّدُّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ مِنْ مَعْنَاهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي هٰذَا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو جواب مراد لیا ہے وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے موافق ہے اور اس کا مفہوم ہماری مذکورہ بات پر دلالت کرتا ہے۔ —— اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا وَغَمَزَهُ بِيَدِهٖ۔

حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انھوں نے جواب نہ دیا اور اسے ہاتھ سے کونچا مارا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَيْضًا لَمْ يَرُدَّ فِي صَلَاتِهٖ عَلَى الَّذِي سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيهَا وَلٰكِنَّهٗ غَمَزَهٗ بِيَدِهٖ عَلَى الْكَرَاهَةِ مِنْهُ لِمَا فَعَلَ فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رض وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض وَقَدْ كَانَا سَلَّمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ كَرِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ عَلَى الْمُصَلِّي فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي قَدْ عَلِمَاهَا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ رَدًّا إِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا لِأَنَّ الصَّلٰوةَ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ سَلَامٍ لِأَنَّ السَّلَامَ كَلَامٌ وَجَوَابُهٗ أَيْضًا كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ كَلَامٍ يَكُونُ رَدُّ السَّلَامِ لَمْ يَكُنْ أَيْضًا بِمَوْضِعِ سَلَامٍ وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْكِينِ الْأَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ انھوں نے حالت نماز میں سلام دینے والے کو جواب نہ دیا بلکہ اس کے فعل کو ناپسند کرتے ہوئے ہاتھ سے کونچا مارا۔ پس جب حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نے جنھوں نے خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا، آپ کے بعد نمازی کے لیے اسے پسند نہ فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ جسے ان دونوں حضرات نے معلوم کیا وہ (سلام کے) جواب کے لیے نہ تھا بلکہ مخالفت کے لیے تھا کیونکہ نماز سلام کا محل نہیں سلام تو کلام ہے اور اس کا جواب بھی اسی طرح (کلام) ہے۔ تو جب نماز کلام کا محل نہیں تو جواب سلام کا محل بھی نہیں۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اعضاء کو سکون کے ساتھ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت مسیب بن رافع، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ وَقَدْ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ تَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انھوں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ ابلق[1] گھوڑوں کی دُم ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

---

فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّكُوْنِ فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِيْهِ خُرُوْجٌ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ فِيْهِ رَفْعَ الْيَدِ وَتَحْرِيْكَ الْاَصَابِعِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَسْكِيْنِ الْاَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ وَهٰذَا قَوْلُ الَّذِيْ بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

توجیہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم دیا اور اشارے سے سلام کا جواب دینے کی صورت میں اس حکم سے خروج لازم آتا ہے کیونکہ اس میں ہاتھ کا اٹھانا اور انگلیوں کو حرکت دینا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں حالتِ نماز میں اعضاء کو ساکن رکھنا بھی شامل ہے۔ یہ قول جو ہم نے اس باب میں بیان کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

---

## بَابُ (۹۵) الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ هَلْ يَقْطَعُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ صَلَاتَهٗ اَمْ لَا

## باب ۹۵: نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ وَقَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَالْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ شَيْطَانٌ۔

حضرت عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جب اس کے سامنے کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز ہو اور فرمایا عورت، گدھا اور سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ (حضرت عبداللہ بن صامت) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ابوذر! سرخ و سفید کو چھوڑ کر سیاہ کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا اے بھتیجے! تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا جس کا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سترہ کے

---

[1] ابلق وہ گھوڑا ہے جس میں سفید و سیاہ رنگ ملا جلا ہو۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

کے سامنے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہونا چاہیے شیطان اس پر اس کی نماز کو نہیں توڑتا۔

---

**۲۹۵۔ حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت شعبہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے (حضرت ابن عباس یا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں حیض والی عورت یا کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

**۲۹۶۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَحْسِبُهُ قَدْ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْخِنْزِيرُ وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوا مِنْكَ قَدْرَ رَمْيَةٍ لَمْ يَقْطَعُوا عَلَيْكَ صَلٰوتَكَ

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حائضہ عورت کتا، گدھا، یہودی، عیسائی اور خنزیر نماز کو توڑ دیتے ہیں اور جب یہ ہوں تو تمہیں ایک تیر کا اندازہ کافی ہے تمہاری نماز کو نہیں توڑیں گے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

---

**۲۹۷۔ حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

---

**قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے سیاہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ ـــــ

**۲۹۸۔ وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلٰى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم آئے اور ہم ایک دراز گوش پر سوار تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات

أَتَانٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ فَسِرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَمَعِي غُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

فَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُمَا مَرَّا عَلَى الصَّفِّ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا مَرَّا عَلَى الْمَأْمُومِينَ دُونَ الْإِمَامِ فَكَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ قَاطِعٍ عَلَى الْمَأْمُومِينَ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِ مُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَلٰكِنْ فِي حَدِيثِ صُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللهِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فِي أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا مَعَهُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ أَسْنَدَهُ فَهٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَصُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ أَيُّهُمَا نَسَخَ الْآخَرَ۔

۳۰۱۔ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ

میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر گئے اترے اور اس (گدھی) کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کچھ بھی مواخذہ نہ فرمایا۔

---

حضرت مالک اور یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں دراز گوش پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنو ہاشم کا ایک لڑکا بھی تھا تو آپ نے نماز سے رجوع نہ کیا۔

---

تو حضرت ابن عباس سے حضرت عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں صف کے آگے سے گزرے تو ہو سکتا ہے وہ دونوں مقتدیوں کے آگے سے گزرے ہوں امام کے آگے سے نہیں تو اس سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس میں امام کے آگے سے گدھے کے گذرنے کے حکم پر کوئی دلیل نہیں۔ لیکن حضرت صہیب نے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے (نمبر ۳۰۰) کہ آپ سرکار دو عالم کے سامنے سے گذرے لیکن آپ نے نماز سے نہ پھرے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام کے آگے سے بھی گدھے کا گذرنا نماز کو نہیں توڑتا۔

جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جسے حضرت ابن داؤد نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا ہے اس میں دیگر چیزوں کے ساتھ گدھے کا بھی ذکر ہے کہ ان کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میرے خیال میں یہ مرفوع حدیث ہے۔ اور یہ حدیث جس کو ہم نے بواسطہ حضرت عبید اللہ اور صہیب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اس کے خلاف ہے تو ہم نے چاہا کہ معلوم کریں کہ ان میں سے کون سی دوسری کو منسوخ کرتی ہے۔

ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ان چیزوں

قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالُوا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَمَا يَقْطَعُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يُكْرَهُ۔

**فَهٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَدْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحِمَارَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَصُهَيْبٌ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عِكْرِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ أَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

کا ذکر کیا گیا (جن کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انھوں (اہل مجلس) نے کہا کہ وہ کتا اور گدھا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف پاکیزہ کلمات جاتے ہیں اور اس سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ مکروہ ہے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرما رہے ہیں کہ گدھے (کے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ حضرت عبید اللہ اور صہیب رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا ہے وہ اس سے متاخر ہے جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ گدھے (کے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

**۳۰۲ - حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ تَرْعَيَانِ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں ہمارے ہاں تشریف لائے ہمارے پاس ایک چھوٹا سا کتا اور گدھا تھا جو چر رہے تھے آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھے نہ تو ان کو جھڑکا گیا اور نہ ہی پیچھے کیا گیا۔

---

**۳۰۳ - حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ بن ایوب نے حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

**۳۰۴ - حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا۔

حضرت عبد اللہ بن صالح اور حضرت ابن ابی مریم، حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ حضرت عبد اللہ بن صالح کی روایت میں محمد بن عمر و اور حضرت ابن ابی مریم کی روایت میں محمد بن عمر ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔

---

**فَقَدْ** وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ صُهَيْبٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اللَّذَيْنِ قَدْ مَنَا ذِكْرَهُمَا

تو یہ حدیث، حضرت صہیب اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے موافق ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر

فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حُكْمِ مُرُورِ الْكَلْبِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ أَمْ لَا فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ الْفَضْلِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا مَا قَدْ خَالَفَهُ ثُمَّ رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدُ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ عَنْهُ أَنَّ الْكَلْبَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى ثُبُوتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَعَلَى أَنَّ مَا رَوَاهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مُتَأَخِّرًا لِمَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَصَّلَ بَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْكِلَابِ فَجَعَلَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَجَعَلَ مَا سِوَاهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي وَجَبَ بِهِ قَطْعُهُ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ ۔ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ عَارَضَ ذٰلِكَ شَيْءٌ ۔

۳۰۵- فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

۳۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو ظَفَرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

کیا ہے۔ پھر ہم نمازی کے آگے سے کتے کے گزرنے کے حکم کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ وہ کیا ہے اور کیا وہ نماز کو توڑتا ہے یا نہیں تو جن حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ نماز کو توڑ دیتا ہے ان میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ہم نے ان سے یہ بات باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر ہم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کے خلاف ذکر کیا پھر ہم نے ان کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد کا قول نقل کیا جو حضرت عکرمہ کی حدیث میں (مذکور) ہے کہ کتا نماز کو نہیں توڑتا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ منسوخ ہے اور جو کچھ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ حضرت ابن عباس کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے متاخر ہے۔ البتہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ انھوں نے سیاہ کتے اور دوسرے رنگ کے کتوں میں فرق کیا۔ ان کے نزدیک سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے دوسروں کا حکم الگ ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ٹوٹنے کا باعث اس کا شیطان ہونا ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا کوئی بات اس کے مقابل بھی ہے (تو ہم نے دیکھا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی شخص کو ہرگز سامنے سے نہ گزرنے دے اور جس قدر ممکن اسے دور کرے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

---

حضرت ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي شَيْطَانٌ وَقَدْ سَوّٰى فِي هٰذَا بَيْنَ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي۔

وَقَدْ رَوَوْا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ شَيْطَانٌ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَمَعْنٰى هٰذَا مَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ سَوَاءٌ فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ فِي مُرُورِهِ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ الْمُصَلِّي مُرُورٌ لِقَرِينِهِ أَيْضًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ شَيْطَانٌ ثُمَّ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى أَنَّ مُرُورَ بَنِي آدَمَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فِي صَلَاتِهِمْ لَا يَقْطَعُهَا قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ

کرتے ہیں۔

---

حضرت عطاء بن یسار اور زید بن اسلم دونوں حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

تو اس حدیث میں ہے کہ جو بھی نمازی کے آگے سے گزرتا ہے وہ شیطان ہے تو اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے والا انسان اور سیاہ کتا برابر قرار دیے گئے ہیں۔

انھوں نے (محدثین نے) بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت صدقہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو بھی سامنے سے نہ گذرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ساتھی ہے۔

---

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم ایک ہے اور انسان کا اپنے نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنا اس کے شیطان ساتھی کا گزرنا ہے۔ جو اس کے سامنے ہوتا ہے۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ نمازی کے آگے سے آدمی کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور یہ بات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے بعض اہل خانہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مطلب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنو سہم سے متصل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور لوگ آگے سے گزرتے تھے آپ کے

يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ۔

۳۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ فَحَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي۔

۳۱۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا هِشَامٌ أُرَاهُ عَنِ ابْنِ عَمِّ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ۔

۳۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ تَذَاكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض لَقَدْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى وَسَطِ السَّرِيرِ وَأَنَا عَلَيْهِ مُضْطَجِعَةٌ وَالسَّرِيرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُوذِيَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ انْسِلَالًا۔

۳۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا۔

۳۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا

اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں کی اس کی مثل روایت کیا مگر انھوں نے فرمایا کہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابن جریج سے سنی اس کے بعد حضرت کثیر بن کثیر نے ہم سے بیان کیا انھوں نے فرمایا مجھ سے میرے بعض اہل خانہ نے بیان کیا اور میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہشام نے بتایا اور میرا خیال ہے انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ کے چچازاد بھائی سے انھوں نے کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے ان کے دادا سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

حضرت مسلم بن صبیح، حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نماز کو توڑنے والی چیز کے بارے میں مذاکرہ کرتے ہوئے کہا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں سے ملا دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی کے درمیان کی طرف نماز پڑھتے اور میں اس پر لیٹی ہوتی تھی۔ چارپائی آپ کے اور قبلے کے درمیان تھی۔ مجھے کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کو اذیت دینا پسند نہ کرتی اور اپنے پاؤں کی جانب سے آرام کے ساتھ نکل جاتی۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اس حال میں کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان ہوتی جب میں اٹھنا چاہتی تو آپ کے سامنے سے اٹھنا ناپسند کرتی اور آرام سے اٹھ جاتی۔

---

حضرت ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ ح وَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَاَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ اَمُدُّ رِجْلِیْ فِیْ قِبْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَرَفَعْتُهُمَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا۔

کہتے ہیں انھوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے جب سجدہ کرتے تو مجھے کونچا مارتے۔ میں پاؤں اٹھا لیتی جب آپ کھڑے ہوتے تو پھر پھیلا دیتی۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ وَهِیَ مُعْتَرِضَةٌ اَمَامَهُ فِی الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ غَمَزَهَا بِرِجْلِهٖ فَقَالَ تَنَحَّیْ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے قبلہ کی جانب آرام فرما ہوتیں۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو ان کو پاؤں کے ساتھ کونچا مارتے اور فرماتے ہٹ جا!

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ رض مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِیْ يَرْقُدُ عَلَيْهِ هُوَ وَاَهْلُهٗ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِیْ فَاَوْتَرْتُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بچھونے پر لیٹی ہوتی جس پر آپ اور آپ کے اہل خانہ آرام کرتے جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر پڑھتی۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ وَهِیَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں۔

۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ يُفْرَشُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے بچھونا بچھایا جاتا آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔

لِي حِيَالَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَإِنِّي حِيَالَهُ۔

۳۲۰- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَهُوَ يُصَلِّي۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ بَنِي آدَمَ لَا يَقْطَعُونَ الصَّلٰوةَ وَقَدْ جُعِلَ كُلُّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْطَانًا وَأَخْبَرَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ إِنَّمَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ فَكَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا جُعِلَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَدْ جُعِلَتْ فِي بَنِي آدَمَ أَيْضًا وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَقْطَعُونَ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مِمَّا هُوَ سِوَى بَنِي آدَمَ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَعَ رِوَايَتِهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ مِنْ بَعْدِهِ۔

۳۲۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ يَقُولُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ۔

۳۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ

---

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرا بچھونا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے ہوتا بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ پر لگتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انسان (کے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کی روایات میں نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو شیطان قرار دیا گیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے تو اس میں پائی جانے والی جس بات کو نماز توڑنے کی علت قرار دیا ہے انسان میں وہی بات علت قرار دی ہے۔ ـــــ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ثابت ہے کہ ان (انسانوں) سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان کے علاوہ بھی جو چیز نمازی کے آگے سے گزرے اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

ہماری مذکورہ گفتگو کی صحت پر یہ بھی دلیل ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے باوجود جو ہم نے ان کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ کے

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کتے اور گدھے (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

حضرت نافع اور حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی (گزرنے والی) چیز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهٗ۔

**فَهٰذَا** ابْنُ عُمَرَ رض قَدْ قَالَ هٰذَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَقَدْ** دَلَّ هٰذَا عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ مَا قَالَ بِهٖ مِنْ هٰذَا اَوْلٰى عِنْدَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔ **وَاَمَّا** الْقِتَالُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رض وَاَبِيْ سَعِيْدٍ مِنَ الْمُصَلِّيْ لِمَنْ اَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اُبِيْحَ فِيْ وَقْتٍ كَانَتِ الْاَفْعَالُ فِيْهِ مُبَاحَةً فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الْاَفْعَالِ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْكَلْبِ غَيْرِ الْاَسْوَدِ اَنَّ مُرُوْرَهٗ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الْاَسْوَدِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الْكِلَابَ كُلَّهَا حَرَامٌ اَكْلُ لُحُوْمِهَا مَا كَانَ مِنْهَا اَسْوَدَ وَمَا كَانَ مِنْهَا غَيْرَ اَسْوَدَ فَلَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ لُحُوْمِهَا لِاَلْوَانِهَا وَلٰكِنْ لِعِلَلِهَا فِيْ اَنْفُسِهَا وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ مِنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَمِنَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ لَا يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ شَيْءٍ مِنْهَا لِاخْتِلَافِ اَلْوَانِهَا وَكَذٰلِكَ اَسْاٰرُهَا كُلُّهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْكِلَابِ كُلِّهَا فِيْ مُرُوْرِهَا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ سَوَاءً فَلَمَّا كَانَ غَيْرُ الْاَسْوَدِ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ كَذٰلِكَ الْاَسْوَدُ فَلَمَّا ثَبَتَ

نماز کو نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

---

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ بات فرمائی حالانکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن چکے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ منسوخ ہو گیا حتیٰ کہ ان کے نزدیک، یہ بات اس سے زیادہ بہتر قرار پائی۔ حضرت ابن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی روایات میں نمازی کے آگے سے گزرنے والے سے جس لڑائی کا ذکر کیا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز میں کوئی کام کرنا جائز تھا پھر نماز میں افعال کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔ —— معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے یہ اس بات کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ نمازی کے آگے سے غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کتوں کا گوشت کھانا حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا غیر سیاہ، تو ان کے گوشت کی حرمت، رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان علتوں کی وجہ سے ہے جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں اسی طرح ہر پنجے والا درندے اور کچلیوں والے پرندے کے کھانے سے منع کیا گیا ہے نیز گھریلو گدھوں کا کھانا ممنوع ہے تو اس ضمن میں ان کے رنگوں کی وجہ سے فرق نہیں۔ یہی حال ان کے جھوٹوں کا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں تمام کتوں کا حکم ایک جیسا ہو جس طرح غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے۔ جب کتے کے بارے میں وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو گدھے کا حکم اسی طرح ہونا اولیٰ ہے کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اس کی

فِي الْكِلَابِ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ الْحِمَارُ أَوْلَى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَجَازَهُ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُوْنَ فَإِذَا كَانَ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَقْطَعُ مُرُوْرُهُ الصَّلٰوةَ كَانَ مَا اخْتُلِفَ فِي أَكْلِ لَحْمِهِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَقْطَعَ مُرُوْرُهُ الصَّلٰوةَ **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى

اجازت دی ہے اور بعض نے اسے مکروہ قرار دیا ہے تو جس چیز کا گوشت نہ کھانے پر مسلمان کا اتفاق ہے اس کا گزرنا نماز کو نہیں توڑتا تو جس کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹے۔ اس باب میں قیاس یہی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

**وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے ان کی بعض روایات ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کی ہیں۔

۳۲۴- **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رض قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اور ان سے مزید یوں مروی ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

۳۲۵- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ الْكَلْبُ وَلَا الْحِمَارُ وَلَا الْمَرْأَةُ وَلَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الدَّوَابِّ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کتے، گدھے اور عورت (کے گزرنے) سے مسلمان کی نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی کسی دوسرے جانور سے ٹوٹتی ہے اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

۳۲۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ قَالَ فَمَنَعْتُهُ فَغَلَبَنِيْ إِلَّا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض وَكَانَ خَالَ ابْنِهِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

حضرت سعد بن ابراہیم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا فرماتے ہیں میں نے اسے روکا تو وہ زبردستی میرے سامنے سے گزرنے لگا۔ میں نے یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور وہ ان کے برادر نسبتی تھے۔ انھوں نے فرمایا یہ بات تمہیں ضرر نہیں دیتی۔

۳۲۷- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

حضرت بکیر فرماتے ہیں کہ حضرت بسر بن سعد اور سلیمان بن یسار نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابراہیم بن عبد الرحمٰن

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ وَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَاهُ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُمَا اَنَّهُ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ فَمَرَّ بِهٖ سَلِيْطُ بْنُ اَبِيْ سَلِيْطٍ فَجَذَبَهٗ اِبْرَاهِيْمُ فَخَرَّ فَشُجَّ فَذَهَبَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لِيْ مَا هٰذَا فَقُلْتُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَرَدَدْتُهٗ لِئَلَّا يَقْطَعَ صَلَاتِيْ قَالَ وَيَقْطَعُ صَلَاتَكَ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا الزِّبْرِقَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ۔

بن عوف (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ وہ نماز میں تھے تو سلیط بن ابی سلیط ان کے سامنے سے گزرے۔ حضرت ابراہیم نے انھیں کھینچا تو وہ گر پڑے اور ان کا سر زخمی ہو گیا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ (حضرت ابراہیم فرماتے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے سامنے سے گزرے اور میں نے ان کو لوٹنے کو کہا تاکہ میری نماز نہ ٹوٹے انھوں نے فرمایا کیا تمہاری ٹوٹ جاتی؟ میں نے کہا آپ زیادہ جانتے

ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس سے زیادہ جانتا ہوں تمہاری نماز نہیں ٹوٹتی

حضرت کعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔

---

## بَابُ (۹۶) الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَنْسَاهَا كَيْفَ يَقْضِيْهَا۔

## باب ۹۶: جو شخص نماز کے وقت سویا رہے یا اسے بھول جائے تو وہ اسے کیسے قضا کرے

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ ابْنِ اَخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنِمْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَتَنَحَّيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ بَزَغَ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصَّلٰوةَ فَلَمَّا تَقَضَّى الصَّلٰوةُ قَالَ هٰذِهٖ صَلَاتُنَا بِالْاَمْسِ۔

نجاشی کے بھتیجے ذو مخبر فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم سو گئے سورج کی حرارت تک جاگ نہ سکے۔ پھر ہم اس مقام سے دور ہو گئے فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دوسرے دن جب سورج چمکا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی نماز پڑھ چکے تو فرمایا یہ ہماری کل کی نماز ہے۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے تو اسے دوسرے دن اسی وقت پڑھے۔

اللہ علیہ وسلم قال من نسی صلوۃ فلیصلھا اذا ذکرھا من الغد للوقت۔

۱۳۳۱- حدثنا ابو امیۃ قال ثنا شریح بن النعمان الجوھری قال ثنا حماد بن سلمۃ عن بشر بن الحارث سمعت سمرۃ بن جندب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر مثلہ۔

حضرت بشر بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ھذا فقالوا ھکذا یفعل من نام عن صلوۃ او نسیھا واحتجوا فی ذلک بھذین الحدیثین۔ وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا بل یصلیھا مع التی تلیھا من المکتوبۃ ولیس علیہ غیر ذلک۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص نماز کے وقت سویا رہے یا اسے یاد نہ رہے تو وہ اسی طرح کرے اس سلسلے میں انھوں نے ان (مذکورہ بالا) دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں وہ شخص آنے والی

۱۳۳۲- واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا مروان بن جعفر بن سعد السمری قال اخبرنی محمد بن ابراھیم بن حبیب بن سلیمن بن سمرۃ عن جعفر بن سعد بن سمرۃ عن حبیب بن سلیمن عن ابیہ عن سمرۃ انہ کتب الی بنیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرھم اذا شغل احدھم عن الصلوۃ او نسیھا حتی یذھب حینھا الذی تصلی فیہ ان یصلیھا مع التی تلیھا من الصلوۃ المکتوبۃ۔

حضرت حبیب بن سلیمان اپنے والد سے اور وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو نماز کے وقت مشغول ہو یا اسے بھول جائے حتیٰ کہ اس کا وقت نکل جائے حکم فرماتے تھے کہ آنے والی فرض نماز کے ساتھ پڑھے۔

وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا بل یصلیھا اذا ذکرھا وان کان ذلک قبل دخول وقت التی تلیھا ولا شیء علیہ غیر ذلک واحتجوا فی ذلک بحدیث ابی قتادۃ وعمران وابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نام عن صلوۃ الصبح حتی طلعت الشمس فصلاھا بعد ما استوت ولم ینتظر دخول وقت الظھر وقد ذکرنا ذلک باسانیدہ فی غیر ھذا الموضع

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اگرچہ آنے والی نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہو اس پر مزید کچھ لازم نہیں۔ ——— انھوں نے اس سلسلے میں حضرت ابو قتادہ، عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے اس کے اچھی طرح روشن ہونے کے بعد نماز پڑھی اور ظہر کا وقت داخل ہونے کی انتظار نہیں فرمائی اور یہ حدیث ہم اس کتاب میں دوسری جگہ

مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

۳۳۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِهِمُ الْمَکْتُوْبَةَ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا اِذَا فُرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ فَلَمَّا کُنَّا بِدَهَاسٍ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَکْلَأُنَا اللَّیْلَةَ قَالَ بِلَالٌ رض اَنَا قَالَ اِذًا نَنَامُ فَنَامَ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَیْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالُوْا تَکَلَّمُوْا حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ فَاسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِفْعَلُوْا مَا کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ وَکَذٰلِكَ یَفْعَلُ مَنْ نَامَ اَوْ نَسِیَ۔

۳۳۵۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا قَالَ هَمَّامٌ ثُمَّ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَقَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ

اسناد کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت بریدہ بن ابی مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انھوں نے اذان کہی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر حکم فرمایا تو انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے ان کو فرض نماز پڑھائی۔

---

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم نرم زمین پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون آج رات ہماری حفاظت کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں، یا رسول اللہ!" فرمایا ہم آرام کرتے ہیں پھر وہ بھی سو گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر فلاں فلاں بیدار ہوئے انھوں نے کہا گفتگو کرو تاکہ حضور بیدار ہو جائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا اسی طرح کرو جس طرح سونے یا بھولنے والا آدمی کرتا ہے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی مروی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے حضرت ہمام فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس کے بعد اسے بیان کرتے ہوئے (یہ آیت) پڑھتے "اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ" جب میری یاد آئے نماز قائم کرو۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب یاد

حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابو قتادہ سے اور

عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ قَضَائِهَا لِأَنَّهُ ذَكَرَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً ثُمَّ أَخْبَرَ بِمَا عَلَيْهِ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ زَادَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ۔

۲۳۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ وَيَزِيْدُ فِيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

۲۳۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَإِنَّ كَفَّارَتَهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

فَلَمَّا قَالَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ إِذًا لَمَا كَانَ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهَا۔ وَقَدْ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي حَدِيْثِ النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا بِهِمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَقْضِيْهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَجَابَهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنُوْا عَرَفُوْا أَنْ يَقْضُوْهَا مِنَ

وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

تو اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص پر قضاء کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ آپ نے بھولی ہوئی نماز کو یاد کیا اور پھر جو کچھ لازم ہوا اس کا ذکر فرمایا۔ —— آپ سے اس کے علاوہ بھی روایت مروی ہے جس میں کچھ زائد الفاظ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے اسے جب بھی یاد آئے پڑھے اس کا کفارہ صرف یہی ہے۔ (حضرت ہمام فرماتے ہیں) پھر میں نے ان (حضرت قتادہ) سے سنا وہ بیان کرتے ہوئے "اقم الصلوٰۃ لذکری"

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے یا سویا رہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

جب آپ نے فرمایا کہ یہی کفارہ ہے تو محال ہے کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اس کے ذمہ ہو کیونکہ اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہوتا تو (صرف) یہ اس کا کفارہ نہ ہوتا۔

حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے طلوع آفتاب تک سونے سے متعلق حدیث میں روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے کل اس کے وقت پر نہ پڑھ لیں تو آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) نفل نماز سے منع بھی کرتا ہے پھر قبول بھی کرے گا۔ ہم نے کتاب میں دوسری جگہ اسے سند کے ساتھ ذکر کیا ہے پس جب انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے وہ جواب دیا جو ہم نے ذکر کیا ہے پس محال ہے کہ انہوں نے آئندہ روز

الحكم إلا بمعاينتهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك فيما تقدم أو أمرهم به أمرا دل ذلك على نسخ ما روى ذو مخمر وسمرة وأن هذا كان متأخرا عنه فهو أولى منه لأنه ناسخ له. **فهذا** وجه هذا الباب من طريق الآثار وأما من طريق النظر فإنا رأينا الله عز وجل أوجب الصلوات لمواقيتها وأوجب الصيام لميقاته في شهر رمضان ثم جعل على من لم يصم شهر رمضان عدة من أيام أخر فجعل قضاءه في خلافه من الشهور ولم يجعل مع قضائه بعدد أيامه قضاء مثلها فيما بعد ذلك. **فالنظر** على ما ذكرنا أن يكون كذلك الصلاة إذا نسيت أو فاتت أن يكون قضاؤها يجب فيما بعدها وإن لم يكن دخل وقت مثلها ولا يجب مع قضائها مرة قضاؤها ثانية قياسا ونظرا على ما ذكرنا من الصيام الذي وصفنا هذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **وقد** روي ذلك عن جماعة من المتقدمين.

۳۴۰ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر رض قال من نسي صلوة فذكرها مع الإمام فليصل معه ثم ليصل التي نسي ثم ليصل الأخرى بعد ذلك.

۳۴۱ - **حدثنا** ابن أبي عمران قال ثنا أبو إبراهيم الترجماني قال ثنا سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۳۴۲ - **حدثنا** محمد بن حميد قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا الليث عن سعيد بن عبد الرحمن فذكر بإسناده مثله ولم يرفعه وقوله

قضاء کرنے کے بارے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی پہلے عمل یا حکم کے بغیر معلوم کیا ہو تو یہ حضرت ذو مخمر اور سمرہ رضی اللہ عنہما کی روایت کے نسخ پر دلیل ہے اور یہ اس (روایت) سے موخر ہے پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس کے لیے ناسخ ہے۔ روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور وفکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں ان کے اوقات پر فرض کی ہیں۔ روزے، رمضان المبارک میں اپنے وقت پر فرض کیے، پھر وہ شخص جو رمضان المبارک میں روزے نہ رکھ سکے اسے دوسرے دنوں میں قضا کا حکم دیا تو دوسرے مہینوں میں قضاء مقرر کی لیکن اُن دنوں میں قضاء کے ساتھ بعد میں اس کی مثل روزے رکھنے کا حکم نہیں دیا۔ ——— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب نماز (پڑھنا) بھُول جائے یا رہ جائے تو بعد میں قضا واجب ہے اگرچہ اس کی مثل وقت داخل نہ ہو لیکن ایک بار قضاء کے ساتھ دوسری دفعہ قضاء واجب نہ ہو گی جو کچھ روزے کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ——— متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھُول جائے پھر امام کے ساتھ اسے یاد آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ کر بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت لیث حضرت سعید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا لیکن مرفوعًا بیان نہیں کیا اور ان کے قول کہ امام کے ساتھ پڑھے، میں

فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ عِنْدَنَا أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا لَهُ تَطَوُّعٌ۔

ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال ہے کہ اسے نفل سمجھ کر پڑھے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي الْعَصْرِ قَالَ يَنْصَرِفُ فَلْيُصَلِّ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ظہر کی نماز (پڑھنا) بھول گیا عصر کی نماز میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پھیر کر ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز ادا کرے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَنْصُوْرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ يُتِمُّ الْعَصْرَ الَّتِيْ دَخَلَ فِيْهَا ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت منصور اور حضرت یونس، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ عصر کی نماز کو جسے شروع کیا ہے پورا کرے پھر اس کے بعد نماز ظہر پڑھے۔

## بَابُ (۹۷) دِبَاغِ الْمَيْتَةِ هَلْ يُطَهِّرُهَا أَمْ لَا۔

## باب ۹۷: مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے یا نہ؟

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا ہم سرزمین جہینہ میں تھے اور میں نوجوان لڑکا تھا، کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شیبانی، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خط لکھا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ

حضرت عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت

قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَشْيَاخُ جُهَيْنَةَ قَالُوْا اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ۔

جہینہ کے شیوخ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا یا ہم پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ جُلُوْدَ الْمَيْتَةِ لَا تَطْهُرُ وَاِنْ دُبِغَتْ وَلَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ اَوْ عَصَبُهَا فَقَدْ طَهُرَ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهٖ وَالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ مَا دَامَ مَيْتَةً غَيْرَ مَدْبُوْغٍ فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ يُسْأَلُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشَحْمِ الْمَيْتَةِ فَاَجَابَ الَّذِيْ سَأَلَهٗ بِمِثْلِ هٰذَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مردار کا چمڑا پاک نہیں اگرچہ اسے دباغت دی جائے اور نہ اس پر نماز جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ ان کو بیچنے، ان سے نفع حاصل کرنے اور ان پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ والی روایت (نمبر ۳۴۵) ہے جو ہم نے ذکر کر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہ مردار رہے اور اس کو دباغت نہ دی گئی ہو، کیونکہ مردار کی چربی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے سائل کو اسی طرح کا جواب دیا۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ نَاسٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَفِيْنَةً لَنَا انْكَسَرَتْ وَاِنَّا وَجَدْنَا نَاقَةً سَمِيْنَةً مَيْتَةً فَاَرَدْنَا اَنْ نَدْهَنَ بِهَا سَفِيْنَتَنَا وَاِنَّمَا هِيَ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے۔ کچھ لوگ آئے اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہے ہمارے پاس ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے اپنی کشتی کو تیل لگائیں وہ ایک لکڑی ہے اور پانی پر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ

حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں ہم سے حضرت زمعہ نے

ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

فَاَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض بِالسُّؤَالِ الَّذِیْ كَانَ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا بِالْمَيْتَةِ جَوَابًا لَهٗ وَاَنَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّهْیِ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِهَا۔ فَاَمَّا مَا كَانَ يُدْبَغُ مِنْهَا حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَالِ الْمَيْتَةِ وَيَعُوْدَ اِلٰى غَيْرِ مَعْنَى الْاَهَبِ فَاِنَّهٗ يَطْهُرُ بِذٰلِكَ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ صَحِيْحَةُ الْمَجِیْءِ مُفَسِّرَةُ الْمَعْنٰى تُخْبِرُ عَنْ طَهَارَةِ ذٰلِكَ بِالدِّبَاغِ۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کی خبر دی جس کے جواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار سے نفع حاصل نہ کرو اور یہ چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت پر محمول ہے لیکن جسے دباغت دی جائے حتی کہ وہ مردار والی حالت سے نکل کر اہاب کی بجائے کوئی اور معنیٰ اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جائے گا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح اور مفہوم کی وضاحت پر مبنی روایات آئی ہیں جو دباغت کے ساتھ طہارت کی خبر دیتی ہیں۔

۳۵۱۔ فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ رض قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ لِمَيْمُوْنَةَ رض فَقَالَ لَوْ اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے پھر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا اُسَامَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ اَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری والوں سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتار کر اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ مُنْذُ حِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ مَيْمُوْنَةُ عَنْ شَاةٍ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا دَبَغْتُمْ اِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک مردار بکری کے بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی کہ اس سے فائدہ اٹھاتے۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری مر گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے

سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ۔

سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا کہ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّ دِبَاغَ الْأَدِيمِ طَهُورُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کے چمڑے سے نفع نہیں اٹھاتے؟ انھوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا چمڑوں کی دباغت ان کو پاک کر دیتی ہے۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُبِغَ الْأَدِيمُ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْمَغْرِبِ وَإِنَّمَا أَسْقِيَتُنَا جُلُودُ الْمَيْتَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مَسْكٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبدالرحمن بن وعلہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم سرزمین مغرب میں جہاد کرتے ہیں اور ہمارے مشکیزے مردار کے چمڑوں سے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْخَيْرِ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُو هٰذَا الْمَغْرِبَ وَلَهُمْ

حضرت ابوالخیر، ابن وعلہ سے خبر دیتے ہیں انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم اس مغرب میں جہاد کرتے ہیں ان لوگوں کے پاس مشکیزے ہیں جن میں پانی ہوتا ہے اور وہ بت پرست ہیں۔ حضرت ابن عباس

قِرْبَۃٌ یَکُوْنُ فِیْهَا الْمَاءُ وَهُوَ أَهْلُ وَثَنٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلدِّبَاغُ طَهُوْرٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَأْيِكَ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رضی اللہ عنہما نے فرمایا، دباغت پاک کر دیتی ہے۔ ابن وعلہ نے پوچھا اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے انھوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

---

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى الْعَبْسِيُّ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْتَبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا۔

حضرت ابن عباس، ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہماری ایک بکری مرگئی، ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر ہم ہمیشہ اس میں نبیذ بناتے رہے حتیٰ کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو گیا۔

---

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاؤُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طَهُوْرُهَا هٰذَا لَفْظُ مُحَمَّدٍ وَأَمَّا فَهْدٌ فَقَالَ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ ذَكَاتُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چمڑے) کو دباغت دینا اس کی طہارت ہے، محمد بن علی (راوی) کے الفاظ یہ ہیں اور حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں مردار کی دباغت (گویا) اس کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی پاک کرنا ہے)

---

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طَهُوْرُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چمڑے) کی دباغت اس کی طہارت (کا باعث) ہے۔

---

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں ہمارے اصحاب نے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

حضرت اسود فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مردار کے چمڑوں کے بارے میں پوچھا تو

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رض عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَتْ لَعَلَّ دِبَاغَهَا يَكُوْنُ طُهُوْرَهَا۔

انھوں نے فرمایا شاید اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

حضرت عالیہ بنت سبیع حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھ لوگ ایک مُردہ بکری کو گدھے کی طرح کھینچتے ہوئے گزرے تو آپ نے ان سے فرمایا اچھا ہوتا اگر تم اس سے چمڑا اُتار لیتے انھوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے فرمایا پانی اور درخت سَلم کے پتے اس کو پاک کر دیتے ہیں۔ (دباغت سے پاک ہو جاتا ہے)۔

---

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن حارث اور لیث نے حضرت کثیر بن فرقد سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقِرْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اِمْرَاَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَقَالَتْ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَبَغْتِيْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس سے مشکیزہ منگوایا جس میں پانی تھا اس نے کہا یہ مردار (کے چمڑے سے) ہے آپ نے پوچھا تم نے اس کو دباغت دی ہے؟ اس نے عرض کی "جی ہاں" فرمایا اس کی دباغت ہی اس کا ذبح ہے۔

---

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً فِيْ طُهُوْرِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ وَهِيَ ظَاهِرَةُ الْمَعْنٰى فَهِيَ اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الَّذِيْ لَمْ يَدُلَّنَا عَلٰى خِلَافِ مَا جَاءَتْ بِهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ۔

یہ متواتر روایات، دباغت سے چمڑے کی طہارت کے بارے میں آئی ہیں اور ان کا مفہوم واضح ہے۔ پس یہ حضرت عبداللہ بن عکیم کی اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں ان روایات کے مضمون کے خلاف پر ہمارے لیے کوئی راہنمائی نہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ مَا كَانَ مِنْ اِبَاحَةِ دِبَاغِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَطَهَارَتِهَا وَبِذٰلِكَ الدِّبَاغِ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ فَاِنَّ الْحُجَّةَ

اگر کوئی شخص کہے کہ مردار کے چمڑے کی دباغت کا جواز اور اس کے ساتھ حصول طہارت مردار کی حرمت سے پہلے کی بات ہے تو اس سلسلے میں اس کے خلاف دلیل اور اس بات پر استدلال

عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ وَاِنَّ هٰذَا كَانَ غَيْرُ دَاخِلٍ فِيْمَا حَرَّمَ رَبُّهَا۔

۳۶۸۔ **مِنْهَا** اَنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ رض بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ تَعْنِي الشَّاةَ قَالَ فَلَوْلَا اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ نَاْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تعـ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الْاٰيَةَ فَاِنَّهٗ لَا بَأْسَ بِاَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهٖ قَالَتْ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهَا فَسَلَخْتُ مَسْكَهَا فَدَبَغْتُهٗ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ۔

**فَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَرَأَ عَلَيْهَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ نَزَلَ فِيْهَا تَحْرِيْمُ الْمَيْتَةِ فَاَعْلَمَهَا بِذٰلِكَ اَنَّ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الْاٰيَةِ مِنَ الشَّاةِ حِيْنَ مَاتَتْ اِنَّمَا هُوَ الَّذِيْ يَطْعَمُوْنَهَا اِذَا ذُكِّيَتْ لَا غَيْرُ وَاَنَّ الْاِنْتِفَاعَ بِجُلُوْدِهَا اِذَا دُبِغَتْ غَيْرُ دَاخِلٍ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ حُرِّمَ مِنْهَا۔ **وَقَدْ** رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۶۹۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ رض مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا

کہ یہ بات مردار کو حرام قرار دینے کے بعد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ میں داخل نہیں (یہ روایات ہیں)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں یعنی بکری مر گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا، انھوں نے عرض کیا ہم اس بکری کا چمڑا اتاریں جو مردار ہو گئی نبی کریم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ (آخر تک) فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا خنزیر کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ ۶۔ ۱۴۵)۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاؤ فرماتی ہیں میں نے وہ بکری منگوائی اور اس کی کھال اتار کر اس کو دباغت دی تو میں نے اس سے مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا۔

تو اس حدیث میں (اس بات پر دلالت) ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انھوں (حضرت سودہ) نے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے ان کو وہ آیت سنائی جو مردار کی حرمت کے بارے میں ہے تو اس کے ذریعے آپ نے ان کو بتایا کہ اس آیت کے ذریعے مردار بکری کا کھانا حرام قرار دیا گیا اگرچہ اسے ذبح (بھی) کر دیا جائے اس کے علاوہ نہیں اور دباغت کے بعد اس کے چمڑے سے نفع حاصل کرنا اس حرمت میں داخل نہیں۔ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کو پایا جو حضرت میمونہ کی لونڈی کو صدقے میں دی گئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی کھال سے نفع کیوں حاصل نہیں کرتے انھوں نے عرض کیا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا اس کا صرف کھانا حرام ہے۔

إنها ميتة قال إنما حرم أكلها.

فدل ذلك على أن الذي حرم من الشاة بموتها هو الذي يراد منها للأكل لا غير ذلك من جلودها وعصبها فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار. وأما وجهه من طريق النظر فإنا قد رأينا الأصل المجتمع عليه أن العصير لا بأس بشربه والانتفاع به ما لم يحدث فيه صفات الخمر فإذا حدثت فيه صفات الخمر حرم بذلك ثم لا يزال حراما كذلك حتى تحدث فيه صفات الخل فإذا حدثت فيه حل فكان يحل بحدوث الصفة ويحرم بحدوث صفة غيرها وإن كان بدنا واحدا فالنظر على ذلك أن يكون كذلك جلد الميتة يحرم بحدوث صفة الموت فيه ويحل بحدوث صفة الأمتعة فيه من الثياب وغيرها فيه وإذا دبغ فصار كالجلود والأمتعة فقد حدثت فيه صفة الحلال فالنظر على ما ذكرنا أن يحل أيضا بحدوث تلك الصفة فيه. وحجة أخرى إنا قد رأينا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أسلموا لم يأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بطرح نعالهم وخفافهم وأنطاعهم التي كانوا اتخذوها في حال جاهليتهم وإنما كان ذلك من ميتة أو من ذبيحة وذبيحتهم حينئذ إنما كانت ذبيحة أهل الأوثان فهي في حرمتها على أهل الإسلام كحرمة الميتة فلما لم يأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بطرح ذلك وترك الانتفاع به ثبت أن ذلك كان قد خرج من حكم الميتة ونجاستها بالدباغ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بکری کے مردار ہونے سے اس کی وہی چیز حرام ہوتی ہے جسے کھانے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ کھال اور پٹھے وغیرہ نہیں روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور غور وفکر کے طور پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ (انگور وغیرہ کے) رس میں جب تک شراب کی صفات نہ پائی جائیں اسے پینا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ جب اس میں شراب کی صفات پیدا ہو جائیں تو وہ اس وجہ سے حرام ہو جاتا ہے پھر وہ مسلسل حرام رہتا ہے حتیٰ کہ اس میں سرکے کی صفات پیدا ہو جائیں پھر سرکے کی صفات پیدا ہونے سے حلال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا وجود ایک ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مردار کا چمڑا بھی اسی طرح ہو، موت کی صفت پیدا ہونے سے حرام ہو جائے اور سامان یعنی کپڑے وغیرہ کی صفت پیدا ہونے سے حلال ہو جائے، لہٰذا جب اسے دباغت دی جائے تو وہ چمڑوں اور سامان کی طرح ہو جاتا ہے پس اس میں صفت حلت پیدا ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے ان صفات کے پیدا ہونے سے یہ بھی حلال ہوگا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں صحابہ کرام نے جب اسلام قبول کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ جوتے، موزے اور چمڑے کے بچھونے پھینکنے کا حکم نہیں دیا جو انھوں نے دور جاہلیت میں بنائے تھے وہ یا تو مردار سے تھے یا ذبح کیے ہوئے جانور سے، اور اس وقت ان کا ذبیحہ بت پرستوں کا ذبیحہ تھا اور وہ مسلمان پر حرام ہونے کے اعتبار سے مردار کی حرمت جیسا تھا۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ چیزیں پھینکنے اور ان سے نفع حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا تو ثابت ہوا کہ وہ دباغت کے باعث مردار اور اس کی نجاست کے حکم سے خارج ہو کر دیگر اشیاء اور ان کی طہارت کے حکم میں آ گئے اس طرح وہ (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب مشرکین کے شہروں کو فتح کرتے تو

إِلٰى حُكْمِ سَائِرِ الْأَمْتِعَةِ وَطَهَارَتِهَا وَكَذٰلِكَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحُوا بَلَدًا أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَا يَأْمُرُهُمْ بِأَنْ يَتَحَامَوْا خِفَافَهُمْ وَنِعَالَهُمْ وَأَنْطَاعَهُمْ وَسَائِرَ جُلُوْدِهِمْ فَلَا يَأْخُذُوا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَلْ كَانَ لَا يَمْنَعُهُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلٰى طَهَارَةِ الْجُلُوْدِ بِالدِّبَاغِ. وَلَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

آپ ان کو ان (مشرکین) کے موزوں، جوتوں اور چمڑے کے بچھونوں اور تمام چمڑوں سے بچنے کا حکم نہ دیتے کہ وہ ان میں سے کچھ نہ لیں بلکہ آپ ان کو ان میں سے کسی چیز سے منع نہ فرماتے پس یہ دباغت کے ذریعے چمڑوں کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۳۷۰ - مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْأَسْقِيَةَ فَنَقْتَسِمُهَا وَكُلُّهَا مَيْتَةٌ فَنَنْتَفِعُ بِذٰلِكَ.

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم دور رسالت میں مشرکین سے مال غنیمت میں مشکیزے بھی حاصل کرتے ہم انہیں باہم تقسیم کرتے اور وہ تمام مردار (جانوروں سے) تھے ہم ان سے نفع حاصل کرتے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا جَابِرٌ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ بِمُضَادٍّ لِهٰذَا فَثَبَتَ أَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ غَيْرُ مَعْنٰى حَدِيْثِهِ الْآخَرِ وَأَنَّ الشَّيْءَ الْمُحَرَّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُوَ غَيْرُ الْمُبَاحِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا نَهٰى عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ مِنَ الْمَيْتَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَا أَبَاحَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أُهُبِهَا لَمَّا دُبِغَتْ حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا يُضَادَّ بَعْضُهَا بَعْضًا وَهٰذَا الَّذِيْ ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَهَارَةِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے اور یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو تو یہ اس کے خلاف نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ان کی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو کا مطلب کچھ اور ہے اور اس حدیث میں مردار کی جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ اس حدیث میں بھی حلال نہیں۔ اسی طرح جو کچھ بواسطہ حضرت عکیم بن عبداللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس میں مردار سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے جو ان روایات میں دباغت دیے ہوئے چمڑے کی حلت کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایات باہم متفق ہوں اور ایک دوسرے کے متضاد نہ ہوں اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا کہ مردار کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

## بَابُ (۹۸) الْفَخِذِ هَلْ هُوَ مِنَ الْعَوْرَةِ أَمْ لَا۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رض فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْأَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رض بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ ثُمَّ جَاءَ أُنَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْأَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ رض فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَتَجَلَّلَهُ فَتَحَدَّثُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعَلِيٌّ رض وَنَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ وَأَنْتَ عَلَى هَيْأَتِكَ فَلَمَّا جَاءَ عُثْمَانُ رض تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ فَقَالَ أَوَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ قَالَتْ وَسَمِعْتُ أَبِي وَغَيْرَهُ يُحَدِّثُوْنَ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْفَخِذَ لَيْسَتْ مِنَ الْعَوْرَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالُوا قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَى غَيْرِ مَا رَوَاهُ الَّذِيْنَ احْتَجَجْتُمْ بِرِوَايَتِهِمْ۔

۳۷۲- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

## باب ۹۸: ران ستر سے ہے یا نہیں

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا دونوں رانوں کے درمیان رکھا ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت مانگی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت میں تھے۔ پھر کچھ دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت پر رہے۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انھوں نے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا لیا اور اس کے اوپر ڈال دیا۔ باہم گفتگو ہوئی پھر وہ حضرات چلے گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے لیکن آپ اپنی اسی حالت میں رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے کپڑا لے لیا۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں میں نے اپنے والد اور دوسرے حضرات کو بھی اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں ران ستر سے نہیں انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ران، ستر ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اہل بیت کی ایک جماعت نے اس کے خلاف روایت کی ہے۔ جس سے تم استدلال کرتے ہو۔

اسی سے ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر بن فارس قال أنا مالك بن أنس عن الزهري عن يحيى ابن سعيد عن أبيه عن عائشة رض أن أبا بكر استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم لابس مرط أم المؤمنين فأذن له فقضى إليه حاجته ثم خرج ثم استأذن عليه عمر رض وهو على تلك الحال فقضى إليه حاجته ثم خرج فاستأذن عليه عثمان رض فاستوى جالسا وقال لعائشة اجمعي عليك ثيابك فلما خرج قالت له عائشة رض ما لك لم تفزع لأبي بكر رض و عمر رض كما فزعت لعثمان رض فقال إن عثمان رض رجل كثير الحياء ولو أذنت له على تلك الحال خشيت أن لا يبلغ في حاجته۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ ام المؤمنین کی چادر لپیٹے ہوئے تھے اجازت دے دی ان کی حاجت پوری کی اور پھر وہ تشریف لے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور آپ اسی حالت میں ان کی حاجت کو پورا فرمایا پھر وہ بھی تشریف لے گئے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے اوپر کپڑے درست کر لو جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی آمد پر اس قدر اہتمام نہ فرمایا جس قدر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری پر تیاری فرمائی آپ نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت حیا والے ہیں اگر اسی حالت میں ان کو اجازت دیتا تو وہ اپنی ضرورت تک نہ پہنچ سکتے۔

۳۷۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا ابن أبي ذئب عن الزهري عن يحيى بن سعيد عن أبيه عن عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

---

۳۷۴- حدثنا محمد بن عزيز الأيلي قال ثنا سلامة بن روح قال ثنا عقيل حدثني ابن شهاب قال أخبرني يحيى بن سعيد بن العاص أن سعيد بن العاص أخبره أن أبا بكر رض استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی ___ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۳۷۵- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث بن سعد قال حدثني عقيل عن ابن شهاب عن يحيى بن سعيد بن العاص أن سعيد بن العاص أخبره أن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعثمان حدثاه أن أبا بكر استأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله۔

حضرت سعید بن عاص بتاتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے ان کو بتایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی ___ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ كَشْفِ الْفَخِذَيْنِ أَصْلًا۔ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ صِحَاحٌ فِيْهَا أَنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی اصل یہ ہے اور اس میں رانوں کے کھلنے کا قطعاً ذکر نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح روایات مروی ہیں کہ ران ستر ہے۔

۳۷۶- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران ستر ہے۔

۳۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى فَخِذَ رَجُلٍ فَقَالَ فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، تو ایک شخص کی ران کو (ننگا) دیکھا فرمایا آدمی کی ران ستر سے ہے۔

۳۷۸- وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَعْمَرٍ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ كَاشِفًا عَنْ طَرَفِ فَخِذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرْ فَخِذَكَ يَا مَعْمَرُ إِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ۔

حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے ان کی ران کا کچھ حصہ کھلا تھا آپ نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو رانیں ستر ہیں۔

۳۷۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی حازم، ابن کثیر سے وہ محمد بن جحش سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۳۸۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِيْ فِي السُّوْقِ فَمَرَّ بِمَعْمَرٍ جَالِسًا

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بازار میں جا رہا تھا آپ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ اپنے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی ران برہنہ تھی۔ آپ نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے

عَلَى بَابِهِ مَكْشُوْفَةٌ فَخِذُهُ فَقَالَ خَمِّرْ فَخِذَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

کہ یہ ستر ہے۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهِ أَوْ قَالَ مِنَ الْعَوْرَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن جرہد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ران، اس کے ستر سے ہے یا (فرمایا) ستر سے ہے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنٌ هُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن جرہد اسلمی اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ أَنَّهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زرعہ بن عبدالرحمٰن بن جرہد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور میری ران کھلی تھی۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَمِّهِ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ قَدْ كَشَفْتُ عَنْ فَخِذِيْ فَقَالَ غَطِّ فَخِذَكَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

حضرت جرہد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میرے اوپر چادر تھی اور میری ران ننگی تھی۔ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے کہ ران ستر ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ وَلَمْ يُضَادَّهَا أَثَرٌ صَحِيْحٌ فَقَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِكَشْفِهَا كَمَا تَبْطُلُ بِكَشْفِ مَا سِوَاهَا مِنَ الْعَوْرَاتِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔ وَأَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَنْظُرُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلٰى مَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ران ستر ہے اور کوئی صحیح روایت ان کے خلاف نہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ ران ستر ہے اس کے ننگا ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس طرح باقی قابل ستر اعضاء کے ننگا ہونے سے ٹوٹتی ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں غیر محرم شخص (بوقت ضرورت) عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اس سے اوپر سر کو یا اس سے نیچے پیٹ، پیٹھ، رانوں اور پنڈلیوں کو دیکھنا جائز نہیں

مِنْ رَأْسِهَا وَلَا إِلَى أَسْفَلَ مِنْهُ مِنْ بَطْنِهَا وَظَهْرِهَا وَفَخِذَيْهَا وَسَاقَيْهَا وَرَأَيْنَاهُ فِي ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى صَدْرِهَا وَشَعْرِهَا وَوَجْهِهَا وَرَأْسِهَا وَسَاقِهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنْ بَدَنِهَا وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ مِنَ الْأَمَةِ الَّتِي لَا يَمْلِكُ لَهُ عَلَيْهَا وَلَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَكَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ مِنْ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ وَمِنَ الْأَمَةِ الَّتِي لَيْسَتْ بِمَحْرَمٍ لَهُ وَلَا مِلْكَ لَهُ عَلَيْهَا إِلَى فَخِذِهَا كَمَا كَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ إِلَى فَرْجِهَا فَصَارَ حُكْمُ الْفَخِذِ مِنَ النِّسَاءِ كَحُكْمِ الْفَرْجِ لَا كَحُكْمِ السَّاقِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مِنَ الرِّجَالِ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ فَخِذِ الرَّجُلِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ كَحُكْمِ فَرْجِهِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ لَا كَحُكْمِ سَاقِهِ فَلَمَّا كَانَ النَّظَرُ إِلَى فَرْجِهِ مُحَرَّمًا كَانَ كَذٰلِكَ النَّظَرُ إِلَى فَخِذِهِ مُحَرَّمًا وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ حَرَامًا إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ مِنْهُ إِلَى ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ فَحَرَامٌ عَلَى الرِّجَالِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَكُلُّ مَا كَانَ حَلَالًا أَنْ يَنْظُرَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الْمَرْأَةِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَهُ الرِّجَالُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ **فَهٰذَا** هُوَ أَصْلُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

لیکن محرم کے لیے اس کے سینے، بالوں، چہرے، سر اور پنڈلیوں کو (حسب ضرورت) دیکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ اس کے درمیان بدن کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی لونڈی جو اس کی محرم بھی نہیں کے جسم سے ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے تو گویا کہ محرم اور غیر محرم اور لونڈی غیر ملک کی ران کو دیکھنا ممنوع ہے جیسے اس کی شرمگاہ کو دیکھنا منع ہے تو گویا عورتوں کی ران کا حکم شرمگاہ کے حکم جیسا ہے پنڈلیوں کی طرح نہیں۔ پس قیاس کا تقاضا ہے کہ مردوں (کی ران) کا حکم بھی اسی طرح ہو اور اس کی ران اور شرمگاہ کا حکم ایک جیسا ہو تو جب شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے تو ران کی طرف دیکھنا بھی حرام ہوگا۔ تو محرم کے لیے عورت کے جس عضو کو دیکھنا حرام ہے مردوں کے لیے ایک دوسرے کے ان اعضاء کو دیکھنا حرام ہوگا اور محرم کے لیے عورت کے جس عضو کو دیکھنا جائز ہے مرد ایک دوسرے کا وہ عضو دیکھ سکتے ہیں۔

اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کے موافق ہے جن کو ہم نے ذکر کیا۔ ہمارا یہی مؤقف ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ (۹۹) الْأَفْضَلِ فِي الصَّلَوَاتِ التَّطَوُّعِ هَلْ هُوَ طُولُ الْقِيَامِ أَوْ كَثْرَةُ

## باب ۹۹: نفل نماز میں لمبا قیام افضل ہے یا رکوع وسجود کی کثرت

## الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَحُدَيْجٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ فَوَجَدْنَا أَبَا ذَرٍّ قَائِمًا يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ لَا يُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ مَا أَلَوْتُ أَنْ أُحْسِنَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے روانہ ہوئے مقام ربذہ سے گزرے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پایا میں نے دیکھا کہ آپ طویل قیام نہیں کرتے تھے اور رکوع و سجود کثرت سے کرتے تھے میں نے ان سے اس سلسلے میں بات کی تو فرمایا میں نے نیکی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک رکوع اور ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

---

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ كَثْرَةَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ أَفْضَلُ فِي الصَّلَوَاتِ التَّطَوُّعِ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا طُوْلُ الْقِيَامِ فِيْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَفِيْ بَعْضِ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ طُوْلُ الْقِيَامِ فَفَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ إِطَالَةَ الْقِيَامِ عَلٰى كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا خِلَافٌ لِهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً عَلٰى مَا قَدْ أُطِيْلَ قَبْلَهُ مِنَ الْقِيَامِ وَيَجُوْزُ أَيْضًا مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَإِنْ زَادَ مَعَ ذٰلِكَ طُوْلَ الْقِيَامِ كَانَ أَفْضَلَ وَكَانَ مَا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ عَلٰى

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ نفلی نمازوں میں رکوع و سجود کی کثرت قیام و قرأت کی طوالت سے افضل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ لمبا قیام افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام لمبا ہو اور بعض روایات میں "طول قنوت" کی بجائے "طول قیام" کے الفاظ ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ارشاد گرامی) کے ذریعے طول قیام کو رکوع و سجود کی کثرت پر فضیلت دی اور ہمارے نزدیک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو ہم نے روایت کی ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع اور سجدہ کیا۔ (آخر تک) اس بات پر محمول ہو کہ اس سے پہلے طویل قیام کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع و سجود کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرتا اور اس کا گناہ مٹا دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ طوالت قیام کا اضافہ بھی

ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ اَكْثَرُ۔ فَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لِئَلَّا يُضَادَّ الْاَحَادِيْثَ الْاُخَرَ الَّتِىْ ذَكَرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ الْاٰخَرِ فِىْ اِطَالَةِ الْقِيَامِ وَاَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنِىْ بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کرے تو افضل ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ جو اسے ثواب عطا فرمائے گا وہ زیادہ ہوگا اس حدیث کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ دوسری مذکورہ احادیث سے متضاد نہ ہو، رکوع و سجود پر طوالت قیام کی فضیلت کے قائلین میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض رَاٰى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّىْ قَدْ اَطَالَ صَلٰوتَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْهَا قَالَ مَنْ يَّعْرِفُ هٰذَا قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ اَعْرِفُهٗ لَاَمَرْتُهٗ اَنْ يُّطِيْلَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قَامَ الْعَبْدُ يُصَلِّىْ اُتِىَ بِذُنُوْبِهٖ فَجُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَعَاتِقَيْهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ اَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ۔

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس نے لمبی نماز پڑھی جب اس نے سلام پھیرا تو انھوں نے فرمایا اس شخص کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا میں (جانتا ہوں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں اسے جانتا تو اسے رکوع و سجود لمبا کرنے کا حکم دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ لاکر اس کے سر اور کاندھوں پر رکھے جاتے ہیں جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَفْضِيْلُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ عَلَى الْقِيَامِ۔ فَقِيْلَ لَهٗ مَا فِيْهِ مَا ذَكَرْتَ وَاِنَّمَا فِيْهِ مَا يُعْطَاهُ الْمُصَلِّىْ عَلَى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ حَطِّ الذُّنُوْبِ عَنْهُ وَلَعَلَّهٗ يُعْطٰى بِطُوْلِ الْقِيَامِ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ وَاَمَّا مَا فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فَاِنَّ الَّذِىْ رَوٰى عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَفْضِيْلِهٖ طُوْلَ الْقِيَامِ اَوْلٰى مِنْهُ

تَمَّ كِتَابُ الصَّلٰوةِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں قیام پر رکوع اور سجدے کی فضیلت (کا ذکر) ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا ذکر نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ اس میں اس چیز کا ذکر ہے جو نمازی کو رکوع و سجود کے صلے میں دی جاتی ہے کہ اس سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ طویل قیام کی وجہ سے اسے اس سے افضل (ثواب) عطا کیا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طول قیام کی فضیلت کے بارے میں مروی حدیث اس روایت سے اولیٰ و افضل ہے۔

نماز کی کتاب مکمل ہوگئی۔

✲ ✲ ✲

# كِتَابُ الْجَنَائِزِ!

# جنازوں کی کتاب

## بَابُ(۱) الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ كَيْفَ هُوَ۔

## جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَوْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رض فَكَانُوا يَمْشُونَ بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا قَالَ فَكَانَ أَبَا بَكْرَةَ انْتَهَرَهُمْ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ صَوْتَهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَرْمُلُ بِهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ یا (فرمایا) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں (شریک) تھے لوگ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ جا رہے تھے تو گویا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو جھاڑ پلائی اور بلند آواز سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیز تیز چلا کرتے تھے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيعِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ابْنُ جَعْفَرٍ يَتَعَجَّبُ مِنْ مَشْيِهِمْ بِهَا فَقَالَ عَجَبًا لِمَا تَغَيَّرَ مِنْ حَالِ النَّاسِ وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ إِلَّا الْجَمْزُ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُلَاحِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّكَ قَدْ جُمِزَ بِكَ۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ جنت البقیع میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے سامنے ایک جنازہ نمودار ہوا حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے وہ ان لوگوں کی رفتار پر تعجب کر رہے تھے انھوں نے فرمایا لوگوں کی حالت بدلنے پر تعجب ہے۔ اللہ کی قسم! ہم اس قدر تیز چلتے تھے کہ لوگ ایک دوسرے سے کہتے خدا کا خوف کرو تمہیں بھی تیز لے جایا جائے گا۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُمَامَةَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنازہ جلدی جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک تھا تو تم اسے بھلائی کے قریب کر دو اور اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ برا ہے اسے اپنی گردنوں سے اتار دو۔

٣٩٠ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

٣٩١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٣٩٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَسْرِعُوا بِي فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوءُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَتِي أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِي۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران فرماتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آگیا تو انہوں نے فرمایا مجھے جلدی لے جانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے کرو مجھے آگے کرو، اور جب بُرے آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ السُّرْعَةَ فِي السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا بَلْ يُمْشٰى بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ تیز چلنا اس کے غیر سے افضل ہے انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آہستہ آہستہ چلنا ہی افضل ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

٣٩٣ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ لَيْثِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ وَهُمْ يُسْرِعُونَ بِهَا فَقَالَ لِتَكُنْ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

حضرت لیث بن ابو سلیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ اسے تیزی سے لے جا رہے تھے آپ نے فرمایا تم پر اطمینان اختیار کرنا لازم ہے۔

---

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فِي مَشْيِهِمْ ذٰلِكَ عَنَفٌ يُجَاوِزُ مَا أُمِرُوا بِهِ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ مِنَ السُّرْعَةِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

تو ہمارے نزدیک اس حدیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے ان کی رفتار میں اس قدر تیزی ہو جو اس تیزی سے تجاوز کر جائے جس کا پہلی احادیث میں حکم دیا گیا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا کہ کیا ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو

هَلْ نَجِدُ فِيْهِ دَلِيلًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۹۴۔ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُسْرِعُوْنَ بِهَا الْمَشْيَ وَهُوَ يَمْخَضُ تَمَخُّضَ الزِّقِّ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ بِجَنَائِزِكُمْ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ يَتَمَخَّضُ لِتِلْكَ السُّرْعَةِ تَمَخُّضَ الزِّقِّ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَمَرَهُمْ بِالْقَصْدِ لِاَنَّ تِلْكَ السُّرْعَةَ سُرْعَةٌ يُخَافُ مِنْهَا اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمَيِّتِ شَيْءٌ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنَ السُّرْعَةِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هِيَ اَقْصَدُ مِنْ هٰذِهِ السُّرْعَةِ۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا هَلْ رُوِيَ فِيْهِ شَيْءٌ يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۳۹۵۔ فَاِذَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى الْجَابِرِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ سَاَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ يَكُ مُؤْمِنًا فَمَا عُجِّلَ فَخَيْرٌ وَاِنْ يَكُ كَافِرًا فَبُعْدًا لِاَهْلِ النَّارِ۔

فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ السَّيْرَ بِالْجَنَازَةِ هُوَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا دُوْنَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى حَتّٰى اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَمِثْلُ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنَ السُّرْعَةِ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس پر دلالت کرے۔

حضرت لیث بن ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جسے وہ تیزی سے لے جا رہے تھے اور اس سے وہ میت اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح چھاچھ بلوتے ہوئے مشکیزہ ہلتا ہے آپ نے فرمایا تم پر جنازوں کو درمیانی چال سے لے جانا لازم ہے۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ اس تیزی کی وجہ سے میت اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح مشکیزہ حرکت کرتا ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے ان کو میانہ روی کی تعلیم دی ہو کیونکہ یہ تیزی ایسی ہے جس سے میت کے ساتھ کچھ واقعہ پیش آسکتا ہے تو آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا پس آپ نے پہلی روایات میں جس تیزی کا حکم دیا وہ اس کے مقابلے میں معتدل ہے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

---

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا دوڑنے سے کم رفتار ہو اگر وہ مومن ہے تو جو جلدی کی گئی ہے وہ بہتر ہے اور اگر کافر ہے تو جہنمیوں سے دوری اچھی ہے۔

---

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ جنازے کو اس طرح لے جائیں کہ دوڑنے سے کم رفتار ہو پس ہمارے نزدیک یہ اس سے کم ہے جس کا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہے حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ حکم دیا اور یہ وہ رفتار ہے جس کا حکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ (۱۰۱) الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مِنْهَا۔

## باب ۱۰۱: جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کہاں ہونا چاہیے

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عقیل بن خالد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی جنازے کے آگے چلتے تھے۔ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے سنت طریقہ یہی ہے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَابْنُ عُمَرَ رض وَالْخُلَفَاءُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے۔ حضرت ابن عمر اور خلفائے راشدین اسی طرح کرتے تھے اور آج تک یہی طریقہ جاری ہے۔

هَلُمَّ جَرًّا إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا۔

**قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عُيَيْنَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَصَارَ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَمَّا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض يَفْعَلُوْنَهُ فِيْ ذٰلِكَ۔ **وَقَدْ** يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ عِنْدَهُمْ أَفْضَلُ مِنْهُ لِلتَّوْسِعَةِ كَمَا قَدْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً وَالْوُضُوْءُ اثْنَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ أَفْضَلُ مِنْهُ وَالْوُضُوْءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلٰكِنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ لِلتَّوْسِعَةِ۔ **ثُمَّ** قَدْ خَالَفَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ فَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَطَعَهُ ثُمَّ رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رض يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيْثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيْثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَكَذٰلِكَ

---

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ آگے چلنے کی بجائے پیچھے چلنا افضل ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عیینہ کی روایت جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے انھوں نے اسے زہری سے انھوں نے بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا اس کی خبر دی ہے۔ ـــــ تو ہو سکتا ہے انھوں نے یہ عمل بیان جواز کے لیے کیا ہو جبکہ ان کے نزدیک اس کا غیر افضل ہو جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھویا جبکہ دو دو بار دھونا اس سے افضل ہے اور تین تین بار وضو کرنا ان سب سے افضل ہے لیکن آپ نے یہ عمل محض وسعت پیدا کرنے کے لیے کیا پھر اس حدیث کی سند میں ابن عیینہ نے حضرت زہری کے دیگر تمام شاگردوں کی مخالفت کی ہے حضرت مالک حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے تو انھوں نے حدیث منقطع بیان کی، پھر اسے عقیل اور یونس نے ابن شہاب سے انھوں نے حضرت سالم سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے آگے چلتے تھے یہ اس کا معنیٰ ہے اگرچہ اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں کیونکہ اصل حدیث تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض فَصَارَ هٰذَا الْكَلَامُ كُلُّهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ سَالِمٍ لَا مِنْ ابْنِ عُمَرَ رض فَصَارَ حَدِيثًا مُنْقَطِعًا وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُقَيْلٍ وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَسَلَامَةَ عَنْ عُقَيْلٍ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا حُجَّةَ فِيهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ سَالِمٍ أَوْ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض خِلَافُهُ مِمَّا سَنَرْوِيهِ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کرتے تھے تو اس حدیث میں یہ تمام کلام حضرت سالم سے ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں تو یہ حدیث منقطع ہوئی بواسطہ حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت عقیل کی روایت میں "جنازے کے ساتھ جانے کا مسنون طریقہ یہی ہے" کے الفاظ حضرت عقیل کی اس روایت پر اضافہ ہے جو لیث اور سلامہ نے ان سے روایت کی ——— اس حدیث میں اس لیے بھی حجت نہیں کہ یا تو یہ حضرت سالم کا کلام ہے یا حضرت زہری کا ——— اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مروی ہے جسے ہم اس باب میں اس کے مقام پر نقل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

پہلے قول کے قائلین نے فرمایا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

---

۴۰۲۔ وَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهُدَيْرِ يَقُولُ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رض يَقْدُمُ النَّاسَ أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ رض۔

حضرت ابن منکدر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ربیعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کر رہے تھے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، حضرت ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَشْيِ إِمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہاں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے ہوتے دیکھا ہے۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ أَبَا رَاشِدٍ مَوْلٰى مُعَيْقِيبِ بْنِ أَبِي فَاطِمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَفْعَلُونَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن مغیرہ فرماتے ہیں ان کو معیقیب بن ابی فاطمہ کے آزاد کردہ غلام ابو راشد نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

---

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت توأمہ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح فرماتے

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ رض وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ وَأَبَا قَتَادَةَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

قَالُوْا فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا۔ قِيْلَ لَهُمْ مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّهُ أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَهٰذَا مِمَّا لَا يُنْكِرُهُ مُخَالِفُهُمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ مُبَاحٌ وَإِنَّمَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَإِيَّاهُ فِي الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ وَمِنَ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ أَثَرٌ صَحِيْحٌ فِيْهِ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قُلْتُمْ وَإِلَّا فَقَوْلُهُ إِلَى الْآنَ مُكَافِئٌ لِقَوْلِكُمْ۔

۴۰۷۔ وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَاءِ السُّنَّةِ۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا كَلَامُ ابْنِ شِهَابٍ فَقَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ كَقَوْلِكُمْ إِذَا كَانَ لِمُخَالِفِهِ وَمُخَالِفِكُمْ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ مَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْآثَارِ هَلْ فِيْهِ شَيْءٌ يُبِيْحُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ۔

۴۰۸۔ فَإِذَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض كَانُوْا يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَخَلْفَهَا۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر، ابو اسید ساعدی اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

وہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ ان باتوں میں سے کسی پر دلالت نہیں کرتی جن کا تم نے ذکر کیا ہے بلکہ اس سے جنازے کے آگے چلنا کا جواز ثابت ہوتا ہے اس بات سے تمہارا مخالف بھی انکار نہیں کرتا کہ جنازے کے آگے چلنا جائز ہے تمہارا اور ان کا اختلاف آگے اور پیچھے چلنے میں سے افضل کے بارے میں ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی ایسی روایت ہے جس میں جنازے کے آگے چلنے کو پیچھے چلنے سے افضل قرار دیا گیا ہو تو اس سے تمہارا قول ثابت ہو جائے گا ورنہ ابھی تک اس (مخالف) کا قول تمہارے قول کے مساوی ہے۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں۔ ——— حضرت مالک حضرت ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جنازے کے پیچھے چلنا سنت نہیں ہے اور ابن شہاب (زہری) فرماتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے۔

تو ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ ابن شہاب کا قول ہے اور اس سلسلے میں ان کا قول تمہارے قول کی طرح ہے اور ان کے خلاف تمہارے مخالف کی دلیل وہ ہے جسے ہم عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔ ——— پھر ہم نے اس باب میں مروی روایات کی طرف رجوع کیا کہ کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو جنازے کے پیچھے چلنے کو جائز قرار دیتی ہو۔ (تو وہ یوں ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے بھی چلتے تھے اور پیچھے بھی۔

حضرت محمد بن بحر برسانی، حضرت یونس بن یزید سے

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا كَانَ يَمْشِي أَمَامَهَا فَإِنْ كَانَ مَشْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض أَمَامَ الْجَنَازَةِ حُجَّةً لَكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا فَكَذٰلِكَ مَشْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض خَلْفَهَا حُجَّةٌ لِمُخَالِفِكُمْ عَلَيْكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا فَقَدِ اسْتَوَى خَصْمُكُمْ وَأَنْتُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيهِ عَلَيْهِ۔

۴۱۰۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا۔

**فَأَبَاحَ** فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَهَا وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض مَا مَعْنَاهُ قَرِيبٌ مِنْ مَعْنَى حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۱۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فِي الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ قَالَ إِنَّمَا أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ لَهَا فَامْشُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا۔

۴۱۲۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح پیچھے بھی چلتے تھے تو اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا جنازے کے آگے چلنا تمہارے لیے حجت ہے کہ یہ پیچھے چلنے سے افضل ہے تو اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا جنازے کے پیچھے چلنا تمہارے مخالفت کے لیے تمہارے خلاف حجت ہے کہ یہ آگے چلنے سے افضل ہے اس باب میں تم اور تمہارا مخالف برابر ہو گئے پس اس میں ان کے خلاف تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والا جہاں چاہے چلے۔

---

تو اس حدیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے پیچھے چلنا جائز قرار دیا جیسا کہ اس کے آگے چلنا جائز فرمایا اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس میں کسی بات کی افضلیت پر دلالت نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے انھوں نے (اسے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کیا۔

---

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جنازے کے ساتھ جاتا ہے آپ نے فرمایا تم اسے الوداع کہنے جا رہے ہو لہٰذا اس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلو۔

---

حضرت یحییٰ بن ایوب، حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

مَالِكٍ رض مِثْلَهُ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۳- فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَالْمُتَّبِعُ لِلشَّيْءِ هُوَ الْمُتَأَخِّرُ عَنْهُ لَا الْمُتَقَدِّمُ أَمَامَهُ فَفِيْمَا ذَكَرْنَا مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى فَسَادِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَأِ السُّنَّةِ۔

۴۱۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض مَا تَقُوْلُ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رض الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا كَفَضْلِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا فَقَالَ إِنَّهُمَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ۔

۴۱۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ فِيْ جَنَازَةٍ فِيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعَلِيٌّ رض فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا وَعَلِيٌّ رض يَمْشِيْ خَلْفَهَا يَدِيْ فِيْ يَدِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رض أَمَا إِنَّ فَضْلَ الرَّجُلِ يَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى الَّذِيْ يَمْشِيْ أَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ وَإِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الَّذِيْ أَعْلَمُ

---

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات بھی مروی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کی اتباع کا حکم فرمایا۔

---

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم دیا اور کسی چیز کی اتباع کرنے والا اس سے پیچھے ہوتا ہے، آگے نہیں چلتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں حضرت زہری کے اس قول کہ جنازے کے پیچھے جانا خلاف سنت ہے' کے فساد پر دلالت پائی جاتی ہے

حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ آپ جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے جیسے فرض نماز کو نفلی نماز پر فضیلت حاصل ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اس (جنازے) کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات لوگوں کو حرج میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے

حضرت ابن ابزیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں ایک جنازے کے ساتھ جا رہا تھا حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس کے آگے چلتے تھے جبکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جیسے باجماعت نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ دونوں حضرات (حضرت

وَلٰكِنَّهُمَا سَهْلَانِ يُسَهِّلَانِ عَلَى النَّاسِ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ تَفْضِيلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَقَوْلُهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض يَعْلَمَانِ مِثْلَ مَا أَعْلَمُ وَإِنَّهُمَا إِنَّمَا يَتْرُكَانِ ذٰلِكَ لِلتَّسْهِيلِ عَلَى النَّاسِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ وَهٰذَا مِمَّا لَا يُقَالُ بِالرَّأْيِ إِنَّمَا يُقَالُ وَيُعْلَمُ بِمَا قَدْ وَقَّفَهُمْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَهُمْ إِيَّاهُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ مَا رَوَيْنَا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا.

٢١٦- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَأَى مَعَهَا نِسَاءً فَوَقَفَ ثُمَّ قَالَ رُدُّوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ فِتْنَةُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ثُمَّ مَضَى فَمَشَى خَلْفَهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ الْمَشْيُ فِي الْجَنَازَةِ أَمَامَهَا أَمْ خَلْفَهَا فَقَالَ أَمَا تَرَانِي أَمْشِي خَلْفَهَا.

فَهٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ أَجَابَ سَائِلَهُ أَنَّهُ خَلْفَهَا وَهُوَ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَهَا. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ عَلَى جِهَةِ التَّخْفِيفِ عَلَى النَّاسِ لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلَ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا لَيْسَ هُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا مِمَّا يَحْرُجُ تَارِكُهُ وَلٰكِنَّهُ مِمَّا لَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ وَيَفْعَلَ غَيْرَهُ. وَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَرَوَى عَنْهُ سَالِمٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ

صدیق اکبر و فاروق اعظم) بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں۔ لیکن وہ آسانی چاہنے والے ہیں لوگوں پر آسانی چاہتے ہیں۔

تو اس حدیث کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنازے کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر فضیلت دی ہے اور ان کا یہ قول کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگوں کی آسانی کے لیے اسے چھوڑتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ اس کے علاوہ کو فضیلت حاصل ہے اور یہ ان باتوں میں سے ہے جنہیں رائے کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس کا کہنا اور اسے جاننا اس بنیاد پر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگاہی بخشی اور سکھایا تو ہماری روایت کردہ روایت کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ نے اس کے ساتھ عورتیں دیکھیں تو ٹھہر گئے پھر فرمایا انھیں واپس کر دو یہ زندہ اور مُردہ کے لیے فتنہ ہیں پھر اس (جنازے) کے پیچھے چلے میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن! جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے آگے یا پیچھے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پیچھے چل رہا ہوں۔

---

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جب ان سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو جواب دیا کہ پیچھے چلنا ہے اور یہ وہی ہیں جن سے ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (جنازے) کے آگے آگے چلتے تھے ـــــ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل لوگوں پر آسانی کے لیے کرتے تھے تاکہ ان کو سکھائیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا اگرچہ اس کے آگے چلنے سے افضل ہے لیکن وہ ضروری نہیں اور نہ ہی اس کے چھوڑنے والے پر کوئی حرج ہے بلکہ یہ ایسا عمل ہے کہ اسے بھی کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ پر بھی عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسی طرح اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے تو یہ جنازے کے آگے چلنے کے جواز پر

المشي أمامها لا على أن ذلك أفضل من المشي خلفها ثم روى عنه نافع أنه مشى خلفها فدل ذلك أيضا على إباحة المشي خلفها لا على أن ذلك أفضل من غيره فلما سأله أخبره بالمشي الذي ينبغي له أن يفعل في الجنازة إنه خلفها على أنه هو الذي هو أفضل من غيره. **وقد** روينا في حديث البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم أمرهم باتباع الجنازة والأغلب من معنى ذلك هو المشي خلفها أيضا فصار بذلك من حق الجنازة اتباعها والصلوة عليها فكان المصلي عليها يكون في صلاته عليها متأخرا عنها. **فالنظر** على ذلك أن يكون المتبع لها في اتباعه لها متأخرا عنها فهذا هو النظر مع ما قد وافقه من الآثار.

۲۱۷۔ **وقد** حدثنا ابن أبي داؤد قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا إسرائيل عن عبد الله بن شريك العامري قال سمعت الحارث بن أبي ربيعة سأل عبد الله بن عمر عن أم ولد له نصرانية ماتت فقال له ابن عمر رضي الله عنه تأمر بأمرك وأنت بعيد منها ثم تسير أمامها فإن الذي يسير أمام الجنازة ليس معها.

**فهذا** ابن عمر يخبر أن الذي يسير أمام الجنازة ليس معها فاستحال أن يكون ذلك عنده كذلك وقد رأى النبي صلى الله عليه وسلم يمشي أمام الجنازة. **فثبت** بذلك أن أصل حديث سالم الذي رويناه في أول هذا الباب إنما هو كما رواه مالك عن الزهري موقوفا أو كما رواه عقيل ويونس عن الزهري عن سالم موقوفا لا كما رواه ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه مرفوعا.

دلالت ہے پیچھے چلنے سے اس کے افضل ہونے پر نہیں۔ پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا کہ وہ اس (جنازے) کے پیچھے چلتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیچھے چلنا جائز ہے افضیلت پر دلالت نہیں لیکن جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ جنازے کے ساتھ چلنے میں مناسب طریقہ اس کے پیچھے چلنا ہے کیونکہ وہ اس کے غیر سے افضل ہے۔ ——— اور ہم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم دیا اور اس کا زیادہ غالب مفہوم بھی پیچھے چلنا ہی ہے تو اس طرح جنازے کا حق اس کے پیچھے چلنا اور اس پر نماز پڑھنا ہے اور نماز پڑھنے والا بھی اس کے پیچھے ہی ہوتا ہے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے ساتھ جانے والا بھی پیچھے چلے یہی قیاس ہے اور یہ روایات کے موافق بھی ہے۔

---

حضرت حارث بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی ایک عیسائی ام ولد کے بارے میں پوچھا جو مر گئی تھی، تو انھوں نے فرمایا اپنی ذمہ داری پوری کرو اور اس سے دور رہو پھر اس کے آگے آگے چلو کیونکہ جو جنازے کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔

---

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ جو شخص جنازے کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ نہیں ہوتا تو محال ہے کہ ان کے نزدیک اس طرح ہو (آگے چلنا افضل ہو) حالانکہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے پیچھے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سالم کی اصل روایت جو ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ اس طرح ہے جس طرح حضرت مالک نے حضرت زہری سے موقوفاً روایت کی ہے یا جیسے عقیل اور یونس نے حضرت زہری سے انھوں نے حضرت سالم سے موقوفاً روایت کی ہے ایسے نہیں جیسے حضرت ابن عیینہ نے حضرت زہری سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر

۸۱۸ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض جَالِسًا فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ رض ثُمَّ قَالَ قُمْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ مَرَّتْ عَلَيْهِ فَقِيْلَ هَلْ لَكَ اَنْ تَتْبَعَهَا قَالَ اِنَّ فِيْ اِتْبَاعِ الْجَنَازَةِ اَجْرًا فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ مَعَهَا فَنَظَرَ فَرَاٰى نَاسًا فَقَالَ مَا اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ قُلْتُ هُمْ اَهْلُ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا هُمْ مَعَ الْجَنَازَةِ وَلٰكِنْ كَنَفَيْهَا وَوَرَاءَهَا فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِيْ اِذْ سَمِعَ رَانَّةً فَاسْتَدَارَنِيْ وَهُوَ قَابِضٌ عَلٰى يَدَيَّ فَاسْتَقْبَلَهَا فَقَالَ لَهَا شَرًّا حَرَّمْتِنَا هٰذِهِ الْجَنَازَةَ اِذْهَبْ يَا مُجَاهِدُ فَاِنَّكَ تُرِيْدُ الْاَجْرَ وَهٰذِهٖ تُرِيْدُ الْوِزْرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَتْبَعَ الْجَنَازَةَ مَعَهَا رَانَّةٌ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ اَفْضَلَ مِنَ الْمَشْيِ اَمَامَهَا وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَضْرَةِ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ زَيْنَبَ يُقَدِّمُ النَّاسَ اَمَامَهَا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرَى الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَصْلًا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَبَاحَهٗ لِمَنْ مَشٰى خَلْفَهَا۔ فَقِيْلَ لَهٗ وَكَيْفَ يَجُوْزُ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رض اَنَّهُمَا يُرِيْدُ اَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض يَعْلَمَانِ اَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ اَمَامَهَا ثُمَّ يَفْعَلُ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتَ وَلٰكِنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِعَارِضٍ لِمَا لِلنِّسَاءِ كُنَّ خَلْفَهَا فَكَرِهَ لِلرِّجَالِ مُخَالَطَتَهُنَّ فَاَمَرَهُمْ بِالتَّقَدُّمِ

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے پھر فرمایا تم بھی کھڑے ہو جاؤ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنازے کے ساتھ بھی جائیں گے کیونکہ اس کے ساتھ جانا باعث اجر ہے چنانچہ ہم اس کے ساتھ چلنے لگے پھر آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا تو فرمایا جنازے کے آگے آگے یہ کون لوگ ہیں میں نے عرض کیا وہ اہل جنازہ ہیں فرمایا وہ جنازے کے ساتھ نہیں جنازے کے ساتھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے دائیں بائیں یا پیچھے ہوں پھر اس دوران کہ آپ چل رہے تھے ایک بین کرنے والی کو سنا تو مجھے واپس پھیر لیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا یہ بری بات ہے تم نے ہمیں اس جنازے (کے ساتھ جانے) سے محروم کر دیا اے مجاہد! چلے جاؤ تم ثواب چاہتے ہو اور یہ گناہ کا ارادہ کرتی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ بین کرنے والی ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل کیسے ہوا حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کرتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ پیچھے چلنے کو بالکل جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے پیچھے چلنے والوں کے لیے جائز سمجھتے۔

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہاری بات کس طرح جائز ہو سکتی ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دونوں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے پھر وہ اس وجہ سے ایسا کرتے ہوں جو تم نے بیان کی بلکہ ہمارے خیال میں انہوں نے کسی عارضہ کی وجہ سے ایسا کیا یا تو پیچھے عورتیں تھیں تو مردوں کے ان سے اختلاط کو مناسب نہ سمجھا تو ان کو جنازے

الْجَنَازَةِ لِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِأَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا. وَقَدْ سَمِعْتُ يُونُسَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَقُولُ ذٰلِكَ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا ذَكَرَهُ عَلِيٌّ رض عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض.

سے آگے ہونے کا حکم دیا اس لیے نہیں کہ وہ پیچھے چلنے سے افضل ہے۔

میں (امام طحاوی) نے حضرت یونس سے سُنا وہ حضرت ابن وہب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بعض اہل علم کو کہتے ہوئے سنا کہ اس حدیث کو اس معنی پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ یہ اس بات کے خلاف نہ ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ

۴۱۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ أَخَذَ بِيَدِي فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِي أَمَامَهَا فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ مَشَيْنَا خَلْفَهَا.

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب عورتیں ہوتیں تو وہ میرا ہاتھ پکڑتے اور ہم جنازے کے آگے آگے چلتے اور اگر عورتیں نہ ہوتیں تو پیچھے چلتے۔

فَهٰذَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَلٰى طُولِ صُحْبَتِهِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض وَعَلٰى صُحْبَتِهِ لِعُمَرَ قَدْ كَانَ قَصْدُهُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ إِلَى الْمَشْيِ خَلْفَهَا إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ لَهُ عَارِضٌ فَيَمْشِي أَمَامَهَا لِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ عِنْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ وَكَذٰلِكَ عُمَرُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيمَا فَعَلَهُ فِي جَنَازَةِ زَيْنَبَ هُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

تو یہ حضرت اسود بن یزید ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ طویل صحبت کے باوجود جنازے کے پیچھے چلنے کا قصد کرتے۔ سوائے اس کے کہ کوئی عارضہ پیش آتا تو اس کے باعث آگے چلتے اس لیے نہیں کہ ان کے نزدیک ایسا کرنا دوسری صورت سے افضل ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جو عمل ہم نے روایت کیا ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر

۴۲۰- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ السَّيْرَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگ جنازے کے آگے چلنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَهٰذَا إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ هٰذَا وَإِذَا قَالَ كَانُوا فَإِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ كَانُوا يَكْرَهُونَ هٰذَا ثُمَّ يَفْعَلُونَهُ لِلْعُذْرِ وَلِأَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ مُخَالَطَةِ النِّسَاءِ إِذَا قَرُبْنَ مِنَ الْجَنَازَةِ فَأَمَّا إِذَا بَعُدْنَ مِنْهَا أَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ فَإِنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَعَنْ

تو یہ حضرت ابراہیم ہیں جو یہ بات فرما رہے ہیں اور جب وہ کہتے ہیں کہ "وہ لوگ ایسا کرتے تھے" تو اس سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد مراد ہوتے ہیں وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے پھر عذر کی وجہ سے ایسا کرتے تھے کیونکہ عورتوں کے جنازے کے قریب ہونے کی صورت میں ان سے اختلاط کی بجائے یہ افضل ہے لیکن جب وہ اس سے دور ہوتیں یا جنازے کے ساتھ عورتیں بالکل

يَبِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا فَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دو نہیں تو اس صورت میں جنازے کے آگے دائیں اور بائیں چلنے کی نسبت پیچھے چلنا افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ الْجَنَازَةِ تَمُرُّ بِالْقَوْمِ أَيَقُوْمُوْنَ لَهَا أَمْ لَا۔

## باب ۱۰۲: جنازہ گزرے تو لوگ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوں یا نہ؟

۲۱ ۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا۔

حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناح فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

۲۲ ۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت سعید بن مسلم بن ہشام ابن عبد الملک، حضرت اسماعیل بن امیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔

۲۳ ۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ أَوْ تُخَلِّفَكُمْ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے الگ ہو جائے۔

---

۲۴ ۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم بن ابوالوزیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵ ۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ جَنَازَةً فَقُمْ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

---

۲۶ ۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ

حضرت سالم، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت عامر بن ربیعہ

قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُوضَعَ أَوْ تُخَلِّفَكُمْ۔

(رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتی کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے دور ہو جائے۔

۴۲۷۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ بواسطہ حضرت ابن عمر، حضرت عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۲۸۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَمُرُّ بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ أَفَنَقُومُ لَهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُومُونَ لَهَا إِنَّمَا تَقُومُونَ إِعْظَامًا لِلَّذِي يَقْبِضُ النُّفُوسَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس سے کافر کا جنازہ گزرتا ہے ہم اس کے لیے کھڑے ہوں فرمایا ہاں تم اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوتے بلکہ تم تو ارواح کو قبض کرنے والے کے احترام میں کھڑے ہوتے ہو۔

۴۲۹۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَعَدَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مَجُوسِيٌّ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَ مَيِّتًا أَوَ لَيْسَ نَفْسًا۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہو گئے عرض کیا گیا یہ تو اس زمین کا آدمی ہے یعنی مجوسی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول اکرم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ یہودی ہے فرمایا کیا یہ میت نہیں یا فرمایا کیا یہ جان نہیں۔

۴۳۰۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ لِجَنَازَةٍ حَتَّى تَوَارَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہی ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ اوجھل ہو گیا۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقُمْنَا لِنَحْمِلَهَا فَاِذَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيَّةٍ فَقُلْنَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا ہم اُسے اٹھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو پتہ چلا کہ یہودی مرد یا یہودی عورت ہے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت باعث غم ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

---

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اوزاعی، حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ مَرَّ عَلٰی مَرْوَانَ بِجَنَازَةٍ فَلَمْ يَقُمْ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقَامَ مَرْوَانُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مروان بن حکم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑا نہ ہوا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے تو مروان بھی کھڑا ہو گیا۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔

---

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے

أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۴۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَمْشِ مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تَغِيْبَ عَنْهُ وَإِنْ مَشَى مَعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوْضَعَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھے اور اس (جنازے) کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے حتیٰ کہ وہ اوجھل ہو جائے اور اگر اس کے ساتھ جائے تو جب تک اسے رکھا نہ جائے، نہ بیٹھے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَاتَّبَعُوْهَا وَجَعَلُوْهَا أَصْلًا وَقَلَّدُوْهَا وَأَمَرُوْا مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُوْمَ لَهَا حَتَّى تَتَوَارَى عَنْهُ وَمَنْ مَشَى مَعَهَا أَنْ لَا يَقْعُدَ حَتَّى تُوْضَعَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ عَلَى مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُوْمَ لَهَا وَلِمَنْ تَبِعَهَا أَنْ يَجْلِسَ وَإِنْ لَمْ تُوْضَعْ وَقَالُوْا إِنَّمَا قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ الْيَهُوْدِيِّ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ مِنْ حُكْمِ الْجَنَا

حضرت امام ابوطحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے انھوں نے ان کی اتباع کی اور انھیں دلیل قرار دیا ان کو اپنایا اور حکم دیا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے وہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس سے اوجھل ہو جائے اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے اس پر اس کے لیے کھڑا ہونا لازم نہیں اور ساتھ جانے والا بیٹھ سکتا ہے اگرچہ اسے رکھا نہ گیا ہو وہ فرماتے ہیں قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کی روایت میں مذکور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا

انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

۴۳۸ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ لَهَا وَقَالَ آذَانِيْ رِيْحُهَا۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن علی بن عمر سے سنا وہ حضرت حسنؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (دونوں) سے یا ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے اس کی بدبو نے اذیت دی ہے۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى أَنَّ قِيَامَهُ كَانَ لِمَا آذَاهُ رِيْحُهَا لِيَتَبَاعَدَ عَنْهُ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ۔ وَأَمَّا مَا رُوِيَ مِنْ قِيَامِهِ لِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا۔

پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کا کھڑا ہونا اس کی بدبو سے پہنچنے والی اذیت کی وجہ سے تھا تاکہ اس سے دور ہو جائیں کسی اور مقصد کے لیے نہیں۔

۴۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما مَرَّتْ بِهِمَا

حضرت حسن فرماتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت

جَنَازَةٌ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَلَمْ يَقُمِ الْحَسَنُ رض فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْحَسَنِ رض أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْحَسَنُ رض لِلْعَبَّاسِ رض أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ۔

حسن رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہاں۔

**فَدَلَّ** هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا لَا لِأَنَّ مِنْ سُنَّتِهَا أَنْ يُقَامَ لَهَا۔ **وَأَمَّا** مَا ذُكِرَ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ وَمِنْ تَرْكِ الْقُعُوْدِ إِذَا تَبِعَتْ حَتّٰى تُوْضَعَ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اس لیے تھا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں اس لیے نہیں کہ اس کے لیے کھڑا ہونا اس کے طریقے سے ہے' اور وہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے لیے کھڑا ہونے اور ساتھ جانے والے کو اس کے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھنے کا حکم مذکور ہے وہ پہلے تھا اب منسوخ ہو گیا۔

**۲۴۰۔ حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوْضَعَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ کھڑے رہے حتیٰ کہ اسے رکھا گیا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے رہے اس کے بعد آپ بیٹھے اور ان کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

**۲۴۱۔ حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

**۲۴۲۔ حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔

حضرت مسعود بن حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا اس کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم فرمایا۔

۴۴۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُوْدِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَاَيْتُ رِجَالًا قِيَامًا يَنْتَظِرُوْنَ اَنْ تُوْضَعَ وَرَاَيْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رض يُشِيْرُ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ الْقِيَامِ۔

حضرت اسماعیل بن مسعود بن حکم زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں عراق میں ایک جنازے کے ساتھ گیا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ کھڑے اس کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ (اور فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیا۔

۴۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَاَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے اور آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بیٹھ گئے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ فَقَالَ قَوْمٌ اِنَّمَا نُسِخَ ذٰلِكَ لِخِلَافِ اَهْلِ الْكِتَابِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ پہلے جنازے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم تھا پھر منسوخ ہوگیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اہل کتاب کی مخالفت میں منسوخ ہوا۔

۴۴۵- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰكَذَا نَفْعَلُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اُسے قبر میں نہ اُتارا جاتا آپ نہ بیٹھتے (حضرت عبادہ) فرماتے ہیں یہودیوں کے ایک عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اسی طرح کرتے تھے۔ فرماتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو۔

وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ۔

ہمارے نزدیک یہ حدیث ان کے موقف کی دلیل نہیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۴۴۶- لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو لٹکاتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بالوں کو لٹکاتے تھے اور نبی اکرم صلی

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

اللہ علیہ وسلم ان امور میں جہاں آپ کو (کوئی خاص) حکم نہ دیا جاتا تا اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے۔

۴۴۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

---

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید اللہ نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

**فَأَخْبَرَ** ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكِتَابِ حَتَّى يُؤْمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْقُعُودِ فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ هُوَ بِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِخِلَافِهِمْ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ عَلَى شَرِيعَةِ النَّبِيِّ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ حَتَّى يُحْدَثَ لَهُ شَرِيعَةٌ تَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَهَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ حِينَ أَحْدَثَ اللهُ لَهُ شَرِيعَةً فِي ذٰلِكَ وَهُوَ الْقُعُودُ يَنْسَخُ مَا قَبْلَهَا وَهُوَ الْقِيَامُ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْمَذْهَبُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رض۔

---

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریقے کو اپناتے یہاں تک کہ اس کے خلاف کا حکم دیا جاتا تو محال ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو بیٹھنے کا حکم دیا گیا وہ اہل کتاب کے خلاف ہو اور اس وقت تک ان کی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبی کی شریعت کے مطابق حکم دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے لیے ایسا شرعی حکم آجاتا جو پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے راہ دکھائی پس آپ ان کی راہ کو اپنائیے۔"

لیکن ہمارے نزدیک جب اللہ تعالیٰ نے نیا حکم یعنی بیٹھنے کا حکم دیا تو پہلے حکم یعنی بیٹھنے کو منسوخ کر دیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ مذہب مروی ہے۔

۴۴۸۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا مَعَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رض نَنْتَظِرُ جِنَازَةً فَمَرَّتْ بِجِنَازَةٍ أُخْرَى فَقُمْنَا فَقَالَ مَا هٰذَا الْقِيَامُ فَقُلْتُ مَا تَأْتُونَا بِهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُوسٰى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جِنَازَةُ مُسْلِمٍ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ

---

حضرت ابن سخبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک جنازے کی انتظار کر رہے تھے کہ ایک دوسرا جنازہ گزرا ہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے فرمایا یہ کھڑا ہونا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اصحاب رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) آپ ہمیں اس سلسلے میں کیا بتاتے ہیں تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ

تقوموا فانكم لستم لها تقومون
انما تقومون لمن معها من الملائكة فقال علي
انما صنع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم
مرة واحدة كان يتشبه باهل الكتب في الشيء
فاذا نهي عنه تركه۔

**فاخبر** علي رض في هذا الحديث ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم انما كان قام مرة في
بدء امره على التشبه منه باهل الكتاب وعلى
الاقتداء بمن كان قبله من الانبياء حتى احدث
الله تعالى له خلاف ذلك وهو القعود۔ **فثبت**
بذلك ما صرفنا اليه وجه حديث عبادة۔

**٩٤٩۔ وقد** حدثنا فهد قال ثنا محمد بن
سعيد الاصبهاني قال ثنا شريك عن عثمان بن
ابي زرعة عن زيد بن وهب قال تذاكرنا القيام
الى الجنازة عند علي رض فقال ابو مسعود قد كنا
نقوم فقال علي رض ذلك وانتم يهود۔

**فمعنى** هذا انهم كانوا يقومون على
شريعتهم ثم نسخ ذلك بشريعة الاسلام فيه۔
**وقد** ثبت بما وصفنا في هذا الباب
ايضا نسخ ما رويناه في اوله من الآثار عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم في القيام للجنازة
بالآثار التي رويناها بعد ذلك۔

**٩٥٠۔ وقد** حدثنا يونس قال انا ابن وهب
قال حدثني انس بن عياض عن انيس بن ابي يحيى
قال سمعت ابي يقول كان ابن عمر رض واصحب
النبي صلى الله عليه وسلم يجلسون قبل ان
توضع الجنازة۔

**فهذا** ابن عمر رض قد كان يفعل هذا وقد
روى عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه

دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے
ساتھ موجود فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی
اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایک مرتبہ کیا آپ
کسی چیز میں اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرتے۔ جب اس سے روکا
جاتا تو چھوڑ دیتے۔

تو اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں اہل کتاب سے مشابہت
اور پہلے انبیاء کرام کی اقتداء میں کھڑے ہوتے یہاں تک کہ اللہ
نے اس کے خلاف یعنی بیٹھنے کا حکم ظاہر فرمایا

تو اس سے وہی بات ثابت ہوئی جس پر ہم نے حضرت
عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو محمول کیا ہے۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جنازے کے لیے اٹھنے کے مسئلہ
پر مذاکرہ کر رہے تھے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم
کھڑے ہوا کرتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ
کام کرو گے کیا تم یہودی ہو؟

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی شریعت کے مطابق کھڑے
ہوتے تھے پھر اسلامی شریعت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا

اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس کے مطابق بعد
والی روایات سے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا وہ حکم منسوخ
ہو گیا جو پہلے مروی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہے۔

حضرت انیس بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے
سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازہ
رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو یہ عمل کرتے تھے
حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔ فَدَلَّ تَرْكُهُ لِذٰلِكَ اِلٰى مَا كَانَ يَفْعَلُ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا حَدَّثَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَيْضًا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَجْلِسُ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا اِذَا رَاَوْهَا يَقُوْلُوْنَ فِيْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ فِيْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رض تُنْكِرُ الْقِيَامَ لَهَا اَصْلًا وَتُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ اَفْعَالِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح يَذْهَبُوْنَ فِيْ كُلِّ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰى مَا قَدْ بَيَّنَّا نَسْخَهٗ لِمَا قَدْ خَالَفَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے تو ان کا اپنے عمل کی بنیاد پر اس کو (روایت) کو چھوڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ منسوخ ہے۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے اور اس کے لیے کھڑے بھی نہیں ہوتے تھے۔ اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ دور جاہلیت میں جنازے کو دیکھ کر اس کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے۔

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو (جنازے کے لیے) کھڑے ہونے کا بالکل انکار فرماتی ہیں اور بتاتی ہیں کہ یہ دور جاہلیت کے کاموں میں سے تھا۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہوا اور بعد والی روایات اس کے لیے ناسخ ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اور ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

## بَابُ ۱۰۳ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ اَيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْهُ۔

## باب ۱۰۳: نماز جنازہ پڑھنے والا کہاں کھڑا ہو؟

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ حالت نفاس میں تھیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے ان کے وسط میں کھڑے ہوئے

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسین معلم نے بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ پڑھنے والے

أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَرْأَةِ وَمِنَ الرَّجُلِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا أَمَّا الْمَرْأَةُ فَهٰكَذَا يَقُومُ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَأَمَّا الرَّجُلُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔

۲۵۴۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجِيءَ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ فَقَامَ عِنْدَ وَسْطِهَا فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ نَعَمْ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ احْفَظُوا۔

۲۵۵۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ وَمِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ قَالَ نَعَمْ۔

۲۵۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ۔

**قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَبَيَّنَ أَنَسٌ رض فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِنَ الْمَرْأَةِ وَسْطَهَا عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ سَمُرَةَ فَوَافَقَ حَدِيثَ سَمُرَةَ فِي حُكْمِ الْقِيَامِ مِنَ الْمَرْأَةِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهَا كَيْفَ هُوَ وَزَادَ عَلَيْهِ حُكْمَ الرَّجُلِ فِي الْقِيَامِ مِنْهُ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيثِ سَمُرَةَ۔

**وَقَدْ** قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُو يُوسُفَ رح فِيمَا حَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

کو اس مقام پر ہونا چاہیے (میت) مرد ہو یا عورت، لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت ہو تو اسی جگہ کھڑا ہونا چاہیے لیکن مرد (میت) کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے، ایک عورت کا جنازہ آیا تو آپ اس کے درمیان کھڑا ہوئے حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا: اے ابو حمزہ! کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔ پھر حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اسے یاد رکھو۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہمام نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ فرمایا کہ حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا اے ابو حمزہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازے میں اسی مقام پر کھڑے ہوتے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے اور مرد کے لیے وہاں جہاں آپ کھڑے ہوئے؟ ...

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے۔

---

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے جیسا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے پس یہ حدیث عورت کے جنازے کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس میں مرد کی نماز جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم بھی بیان ہوا پس یہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا جیسا کہ مجھے (امام طحاوی) سے ابن ابی عمران نے بیان کیا انھوں نے محمد بن شجاع

شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رح وَأَمَّا قَوْلُهُ الْمَشْهُورُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَمِثْلُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رح قَالَ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِحِذَاءِ الصَّدْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ بَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَأَبِي يُوسُفَ فِي ذٰلِكَ خِلَافًا۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

سے انھوں نے حسن بن ابی مالک سے اور انھوں نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا۔ لیکن ان کا مشہور قول حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کی مثل ہے۔ حضرت محمد بن حسن حضرت امام ابو یوسف سے اور وہ امام ابو حنیفہ (رحمہم اللہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا مرد اور عورت دونوں کی نماز جنازہ میں (ان) کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے درمیان اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔

۴۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَقُومُ الرَّجُلُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نماز جنازہ پڑھنے والا سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا قَدْ شَدَّهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک پہلا قول زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اسے ان روایات کی وجہ سے مضبوطی حاصل ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

## بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ هَلْ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ فِي الْمَسَاجِدِ أَوْ لَا؟

## باب: مساجد میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں۔

۴۵۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رض حِينَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں مسجد میں لے چلو تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں تو صحابہ کرام نے اس بات کو تسلیم نہ کیا حضرت ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

۴۵۹ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

حضرت مالک، حضرت ابو النضر سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے

قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَمَرَتْ بِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ يُمَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِ عَنْ يَعْقُوْبَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (کی میت) کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے مسجد میں لے جایا جائے۔

---

**قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسَاجِدِ۔

**۲۶۱۔ وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ۔

**وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسَاجِدِ۔

**۲۶۲۔ وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِيْ مَسْجِدٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ـــــ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

---

**فَلَمَّا** اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ فِيْمَا رُوِّيْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ وَفِيْمَا رُوِّيْنَا فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ كَرَاهَةُ ذٰلِكَ احْتَجْنَا اِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ الْمُتَاَخِّرَ مِنْهُ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْهِ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا تَرَكُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ اَنْ كَانَتْ تُفْعَلُ فِيْهِ حَتّٰى ارْتَفَعَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَذَهَبَتْ مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ مِنْ عَامَّتِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا لِكَرَاهَةٍ حَدَثَتْ وَلٰكِنْ كَانَ

پس جب اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات باہم مختلف ہیں۔ پہلی روایات میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا جواز اور دوسری میں کراہت کا ذکر ہے۔ تو ہم نے اس کی وضاحت کی ضرورت محسوس کی تاکہ بعد والی روایات معلوم کر سکیں اور انھیں پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں (صحابہ کرام) نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا تھا جبکہ اس سے پہلے اس میں یہ عمل ہوتا تھا حتیٰ کہ انھوں نے یہ عمل چھوڑ دیا اور عام لوگوں میں اس کی پہچان بھی نہ رہی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک یہ کسی نو پیدا اعتراض کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ان کے نزدیک یہ اس لیے تھا کہ صحابہ کرام کے لیے مساجد میں نماز جنازہ

ذٰلِكَ عِنْدَهَا لِأَنَّ لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى
جَنَائِزِهِمْ وَلَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا عَلَيْهَا فِيْ غَيْرِهٖ وَلَا يَكُوْنُ
صَلَاتُهُمْ فِيْ غَيْرِهٖ دَلِيْلًا عَلٰى كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ كَمَا
لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُمْ فِيْهِ دَلِيْلًا عَلٰى كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ
غَيْرِهٖ فَقَالَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ مَا قَالَتْ لِذٰلِكَ وَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ
النَّاسُ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ تَبِعَهُمْ وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْخَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ فِي
الْمَسْجِدِ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ
سَمِعَهٗ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَأَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِيْ كَانَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَى
الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ أَنْ كَانَ يَفْعَلُهَا فِيْهِ تَرْكُ
نَسْخٍ فَذٰلِكَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لِأَنَّ حَدِيْثَ
عَائِشَةَ رض إِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَالِ الْإِبَاحَةِ الَّتِيْ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا
نَهْيٌ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض إِخْبَارٌ عَنْ نَهْيِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ تَقَدَّمَتْهُ
الْإِبَاحَةُ فَصَارَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَوْلٰى مِنْ
حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض لِأَنَّهٗ نَاسِخٌ لَهٗ وَفِيْ إِنْكَارِ مَنْ
أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلٰى عَائِشَةَ رض وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا
عَلِمُوْا فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا عَلِمَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا
أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ النَّهْيِ
عَنِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَكَرَاهَتِهَا
قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ
أَيْضًا غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ الْإِمْلَاءِ رَوَوْا عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ
فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَالَ إِذَا كَانَ مَسْجِدٌ قَدْ أُفْرِدَ لِلصَّلٰوةِ
عَلَى الْجَنَازَةِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ فِيْهِ۔

پڑھنا بھی جائز تھا اور وہ دوسری جگہ بھی پڑھ سکتے تھے اور دوسری جگہ
پڑھنا مسجد میں پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں جیسے مسجد میں پڑھنا ،
دوسری جگہ پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں تھی۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے وصال کے دن ام المومنین
نے وہ بات فرمائی جبکہ صحابہ کرام اور ان کے متبعین نے اس سے انکار کیا اور
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہونے
کے بارے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تو آپ کا پہلے مساجد
میں نماز جنازہ پڑھنا پھر اسے چھوڑنا نسخ کی دلیل ہے پس یہ روایت
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ ام المومنین نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی خبر دی ہے جو جواز کی حالت میں تھا
اور ابھی تک ممانعت نہیں آئی تھی جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
میں ممانعت کی خبر دی گئی ہے جس سے پہلے جواز تھا لہٰذا حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی روایت، حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اولیٰ ہوئی
کیونکہ یہ اس کے لیے ناسخ ہے، اور صحابہ کرام کا حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کی بات سے انکار اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو ام المومنین کے
خلاف معلومات حاصل تھیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی مخالفت نہ کرتے
یہ جو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ کی ممانعت اور کراہت کا ذکر کیا ہے
حضرت امام ابوحنیفہ، اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے حضرت
امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ ان (مسائل کو)
نقل کرنے والوں نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس سلسلے میں
یوں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب مسجد خاص نماز جنازہ کے لیے
بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

## بَابُ (۱۰۵) التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ كَمْ هُوَ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَا أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِنَا فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا فَكَبَّرَ يَوْمًا خَمْسًا فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا أَوْ كَبَّرَهَا.

۴۶۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَسَأَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ أَنَسِيتَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَا أَتْرُكُهُ أَبَدًا۔

۴۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عِيسَى مَوْلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهِمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلٰكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّ نِعْمَتِي يَعْنِي حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ هِيَ أَرْبَعٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ عَلَى ذٰلِكَ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ۔

## باب ۱۰۵: نمازِ جنازہ میں کتنی تکبیریں ہیں

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے ایک دن آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں اور حضرت ابن مرزوق کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تکبیریں کہتے تھے یا آپ نے کہیں۔

---

حضرت اسرائیل بن یونس فرماتے ہیں حضرت عبدالاعلیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کیا آپ بھول گئے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ تیمی فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے ایک میت کی نمازِ جنازہ پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھے وہم ہوا نہ میں بھولا، بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے مولا اور ولی نعمت یعنی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر پانچ تکبیریں پڑھیں پھر حضرت حذیفہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جنازے پر پانچ تکبیریں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چار ہی تکبیریں ہیں ان پر کمی زیادتی مناسب نہیں۔

۴۶۶۔ **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا ھدبۃ قال ثنا ھمام قال ثنا یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ ابن ابی قتادۃ رض انہ حدثہ عن ابیہ انہ شھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی میت فکبر علیہ اربعا۔

انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک میت کی نماز جنازہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

۴۶۷۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابوداؤد عن سلیم بن حیان عن سعید بن میناء عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی النجاشی اربعا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی (کے جنازے)

۴۶۸۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابوالولید قال ثنا شریک ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید قال ثنا ھشیم عن عثمان بن حکیم الانصاری عن خارجۃ ابن زید عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبر فلانۃ فکبر اربعا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فلانہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

۴۶۹۔ **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا شیبان قال ثنا سوید ابو حاتم قال حدثنی قتادۃ عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر اربعا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

۴۷۰۔ **حدثنا** احمد قال ثنا ابوالولید قال ثنا شریک عن عثمان بن ابی زرعۃ عن سلمان المؤذن قال توفی ابو شریحۃ فصلی علیہ زید بن ارقم فکبر علیہ اربعا فقلنا ما ھذا فقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل۔

حضرت ابوسلمان مؤذن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوشریحہ کا انتقال ہوا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۴۷۱۔ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا سعید بن یحیی الحمیری قال ثنا سفیان بن حسین عن الزھری عن ابی امامۃ ابن سھل بن حنیف عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعود فقراء اھل المدینۃ و

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے فقراء کی عیادت کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک عورت کے فوت ہونے کی اطلاع دی گئی۔ انھوں نے اسے رات کو ہی دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو انھوں نے آپ کو اطلاع دی آپ اس کی

إِنَّهُ أُخْبِرَ بِامْرَأَةٍ مَاتَتْ فَدَفَنُوهَا بِاللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحَ آذَنُوهُ فَمَشَى إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

قبر کی طرف تشریف لے گئے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۴۷۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوامامہ بعض صحابہ کرام کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۷۳۔ **حَدَّثَنَا** إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى عَلَى ابْنَةٍ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ وَقَفَ فَانْتَظَرْنَا بَعْدَ الرَّابِعَةِ تَسْلِيمَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَكُنْتُمْ ظَنَنْتُمْ أَنِّي سَأُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت ابراہیم ہجری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں پھر کھڑے ہو گئے۔ ہم چوتھی تکبیر کے بعد سلام کا انتظار کر رہے تھے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ پانچویں تکبیر کہیں گے پھر آپ نے سلام پھیرا اس کے بعد فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے خیال میں میں پانچویں تکبیر کہنے والا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کرنا تھا کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (یعنی چار تکبیریں)

۴۷۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد بن عبداللہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۷۶۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر لوگوں کو اسی دن دے دی جس دن وہ فوت ہوئے پھر آپ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے لوگوں کی صف بندی کی اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

۴۷۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

حضرت عقیل، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے بواسطہ حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھے اس کی مثل کی خبر دی۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت سعید بن مسیب سے وہ کسی صحابی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ عَلَی الْمَیِّتِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔

وَقَالُوْا فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ الَّذِیْ بَدَأْنَا بِذِکْرِهٖ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ عَلَی الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا قَبْلَ الْمَرَّةِ الَّتِیْ کَبَّرَ فِیْهَا خَمْسًا فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَدْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ خِلَافَهٗ اِلَّا لِمَعْنًی قَدْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ وَهُوَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سَلْمَانُ الْمُؤَذِّنُ فِیْ صَلٰوتِهٖ عَلٰی اَبِیْ شُرَیْحَةَ فِیْ تَکْبِیْرِهٖ عَلَیْهِ اَرْبَعًا وَیَحْتَمِلُ تَکْبِیْرُهٗ عَلٰی تِلْكَ الْجَنَازَةِ خَمْسًا اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ حُکْمَ ذٰلِكَ الْمَیِّتِ اَنْ یُکَبَّرَ عَلَیْهِ خَمْسًا لِاَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَاِنَّهُمْ کَانُوْا یُفَضَّلُوْنَ فِی التَّکْبِیْرِ فِی الصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ عَلٰی مَا یُکَبَّرُ عَلٰی غَیْرِهِمْ۔

انھوں نے (دوسرے گروہ نے) فرمایا کہ حضرت زید بن ارقم کی روایت سے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی، معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے چار تکبیریں ہی کہتے تھے اب پانچ تکبیریں کہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عمل کرتے دیکھا اس کے خلاف بلاوجہ کیا ہو انھوں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوشریحہ کے جنازے پر چار تکبیریں پڑھیں جس طرح ابوسلمان مؤذن کی روایت میں ہے تو ان (حضرت زید بن ارقم) کا پانچ تکبیریں کہنا اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اس میت پر پانچ تکبیروں کا ہی حکم ہو گا کیونکہ وہ اہل بدر سے تھے اور انھیں نماز جنازہ کی تکبیرات میں دوسروں پر فضیلت دی جاتی تھی۔

۴۸۰۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ کُلُّ ذٰلِكَ قَدْ کَانَ خَمْسٌ وَاَرْبَعٌ فَاَمَرَ عُمَرُ النَّاسَ بِاَرْبَعٍ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں طرح تکبیریں تھیں، چار بھی اور پانچ بھی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیریں کہنے کا حکم دیا، یہ نماز جنازہ کی بات ہے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ لَا تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَآخَرُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ خَمْسًا وَآخَرُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا إِلَّا سَمِعْتَهُ فَاخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ فَكَانُوا عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رض فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رض وَرَأَى اخْتِلَافَ النَّاسِ فِي ذٰلِكَ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ جِدًّا فَأَرْسَلَ إِلَى رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى تَخْتَلِفُونَ عَلَى النَّاسِ يَخْتَلِفُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ وَمَتٰى تَجْتَمِعُونَ عَلَى أَمْرٍ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَانْظُرُوا أَمْرًا تَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَيْقَظَهُمْ فَقَالُوا نِعْمَ مَا رَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَشِرْ عَلَيْنَا فَقَالَ عُمَرُ رض بَلْ أَشِيرُوا أَنْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ فَتَرَاجَعُوا الْأَمْرَ بَيْنَهُمْ فَأَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّكْبِيرِ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَأَجْمَعَ أَمْرُهُمْ عَلَى ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا عُمَرُ رض قَدْ رَدَّ الْأَمْرَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ بِمَشُورَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُمْ حَضَرُوا مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ حُذَيْفَةُ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَكَانَ مَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ أَوْلٰى مِمَّا قَدْ كَانُوا عَلِمُوا فَذٰلِكَ نَسْخٌ لِمَا قَدْ كَانُوا عَلِمُوا إِلَّا أَنَّهُمْ مَأْمُونُونَ عَلٰى مَا قَدْ

صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد لوگوں میں تکبیرات جنازہ میں اختلاف تھا اگر تم سننا چاہتے تو ضرور سنتے کہ کوئی کہتا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے دوسرا کہتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے۔ ایک اور کہتا میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو چار تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال تک وہ اسی طرح رہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس سلسلے میں لوگوں کے درمیان اختلاف دیکھا جو آپ پر نہایت گراں گزرا۔

انھوں نے صحابہ کرام کو بلا بھیجا اور فرمایا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت ہو۔ جب آپ میں اختلاف ہوگا تو بعد والے بھی آپس میں اختلاف کریں گے اور جب آپ لوگ کسی بات پر اتفاق کریں گے تو بعد والے بھی باہم متفق ہوں گے۔ پس ایک متفق علیہ بات پر غور کرو گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیدار کر دیا تو انھوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جنازے کی تکبیرات عیدین کی تکبیرات کی طرح چار ہوں تو آپ نے ان کو ایک بات جمع کر دیا۔

---

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے ان کو چار تکبیروں کی طرف لوٹا دیا اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت موجود تھے جیسے حضرت حذیفہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا تو انھوں نے جو عمل کیا وہ ان کے علم سے اولیٰ ہے پس یہ اس بات کے لیے ناسخ ہوگا جو انھوں نے جانا۔ کیونکہ جس طرح وہ روایت کرنے میں با اعتماد تھے اسی طرح عمل میں بھی دیانت دار تھے۔ اور یہ اس طرح ہے جس طرح انھوں نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شراب کی حد مقرر کرنے اور

فعلوا كما كانوا مأمونين على ما قد رووا وهذا
كما أجمعوا عليه بعد النبي صلى الله عليه وسلم
في التوقيت على حد الخمر وترك بيع أمهات
الأولاد فكان إجماعهم على ما قد أجمعوا عليه
من ذلك حجة وإن كانوا قد فعلوا في عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافه فكذلك
ما أجمعوا عليه من عدد التكبير بعد النبي صلى
الله عليه وسلم في الصلوة على الجنازة فهو حجة
وإن كانوا قد علموا من النبي صلى الله عليه وسلم
خلافه وما فعلوا من ذلك وأجمعوا عليه بعد
النبي صلى الله عليه وسلم فهو ناسخ لما قد كان
فعله النبي صلى الله عليه وسلم. فإن قال قائل
وكيف يكون ذلك ناسخا وقد كبر علي بن أبي طالب
بعد ذلك أكثر من أربع.

۴۸۲- وذكروا في ذلك ما حدثنا يزيد بن
سنان قال ثنا يحيى بن سعيد القطان قال ثنا
إسمعيل بن أبي خالد قال ثنا عامر عن عبد الله
بن معقل أن عليا رض صلى على سهل بن حنيف
فكبر عليه ستا.

۴۸۳- حدثنا يزيد قال ثنا يحيى قال ثنا
إسمعيل قال ثنا موسى بن عبد الله أن عليا
صلى على أبي قتادة فكبر عليه سبعا.

قيل له إن عليا إنما فعل ذلك لأهل بدر
كان كذلك حكمهم في الصلوة عليهم يزاد فيها
من التكبير على ما يكبر على غيرهم من سائر الناس.

۴۸۴- والدليل على ذلك أن إبراهيم بن محمد
الصيرفي حدثنا قال ثنا عبد الله بن رجاء
قال ثنا إسرائيل قال ثنا يزيد بن أبي زياد عن
عبد الله بن معقل قال صليت مع علي رض على

امہات الاولاد کی بیع چھوڑنے پر اتفاق کیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔
اگرچہ وہ دورِ رسالت میں اس کے خلاف کرتے تھے اسی طرح نماز
جنازہ کی تکبیرات پر ان کا اتفاق بھی حجت ہے اگرچہ انھیں نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے اس کے خلاف معلوم ہو تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
انھوں نے جس پر عمل اور اتفاق کیا وہ آپ کے عمل کے لیے ناسخ ہے۔

---

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کس طرح ناسخ ہو سکتا ہے جب
کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس کے بعد بھی چار سے زیادہ
تکبیرات کہی ہیں اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف
رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چھ تکبیریں
کہیں۔

---

حضرت موسیٰ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ
عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سات تکبیریں کہیں۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی
اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ نماز جنازہ کے سلسلے میں اہل بدر پر
دوسروں کی نسبت زیادہ تکبیریں کہنے کا حکم تھا۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ پر
نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر متوجہ ہو کر فرمایا
کہ یہ اہل بدر سے ہیں ___ پھر میں نے ان کے پیچھے کئی جنازوں پر

جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رض عَلَى جَنَائِزَ كُلَّ ذٰلِكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا۔

نماز جنازہ پڑھی لیکن وہ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ۔

حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے ان پر سات تکبیریں کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہیں۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رض يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا فَهٰكَذَا كَانَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اہل بدر پر چھ تکبیریں، دیگر صحابہ کرام پر پانچ اور عام لوگوں پر چار تکبیریں کہتے تھے تو اہل بدر پر نماز جنازہ کا حکم اسی طرح تھا۔

۴۸۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ وَهَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَكَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَالَ هَمَّامٌ وَجَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض النَّاسَ عَلَى أَرْبَعٍ إِلَّا عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَيْهِمْ خَمْسًا وَّسَبْعًا وَّتِسْعًا۔

حضرت سلیمان بن البشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود بن یزید، ہمام بن حارث اور ابراہیم بن نخعی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی ہے وہ چار تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیروں پر جمع فرمادیا البتہ اہل بدر پر وہ پانچ، سات اور نو تکبیریں کہتے تھے۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانُوا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ الْأَرْبَعِ فِي عَهْدِ عُمَرَ رض إِنَّمَا كَانَ عَلَى غَيْرِ أَهْلِ بَدْرٍ وَتَرَكُوْا حُكْمَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ فَمَا رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مِمَّا ذَكَرْنَا إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْمَذْهَبِ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام نے چار تکبیرات پر جو اجماع کیا وہ اہل بدر کے علاوہ لوگوں کے لیے تھا۔ اہل بدر کا حکم اسی طرح چار سے زیادہ پر ہی رہنے دیا، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے تو ہمارے خیال میں ان کا مذہب بھی یہی تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

۴۸۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس شام کے کچھ لوگ آئے ان کا ایک آدمی مرگیا تو

ثنا داود بن ابی هند عن الشعبی عن علقمة بن قیس قال قدم ناس من اهل الشام فمات لهم میت فکبروا علیه خمسا فاردت ان ازجرهم فاخبرت ابن مسعود فقال لیس فیه شیء معلوم

انھوں نے اس پر پانچ تکبیریں کہیں میں نے چاہا کہ ان کو منع کردوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں کوئی معروف بات نہیں ہے۔

---

**فهذا** یحتمل ما ذکرنا فی اختلاف حکم الصلوة علی البدریین وعلی غیرهم فکان عبد الله اراد بقوله لیس فیه شیء معلوم ای لیس فیه شیء یکبر فی الصلوة علی الناس جمیعا لا یجاوز الی غیره۔ **وقد** روی هذا الحدیث بغیر هذا اللفظ۔

اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے اہل بدر اور دوسرے لوگوں کی نماز میں فرق کے سلسلے میں کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ "اس میں کوئی اور بات معلوم نہیں" چار تکبیروں سے زائد کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں۔

یہ حدیث دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

۴۸۹۔ **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا موسی بن اسمعیل قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا الشیبانی قال ثنا عامر عن علقمة انه ذکر ذلک لعبد الله فقال عبد الله اذا تقدم الامام فکبروا بما کبر فانه لا وقت ولا عدد۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا جب امام آگے ہو تو جتنی تکبیریں وہ کہے تم بھی کہو اس میں وقت اور تعداد کی کوئی قید نہیں۔

---

**وهذا** عندنا معناه ما ذکرنا ایضا لان الامام قد کان یصلی حینئذ علی البدریین وعلی غیرهم فان صلی علی البدریین وذلک ما فوق الاربع فکبروا ما کبر وان صلی علی غیر البدریین فکبر اربعا کما یکبر علیهم فکبروا کما کبر لا وقت ولا عدد فی التکبیر فی الصلوة علی جمیع الناس من البدریین وغیرهم لا یجاوز ذلک الی ما هو اکثر منه۔

ہمارے نزدیک اس کا وہی معنیٰ ہے جو ذکر کیا گیا۔ کیونکہ امام کبھی اہل بدر کی نماز جنازہ پڑھاتا ہے اور کبھی دوسروں کی، اگر وہ بدریوں کی نماز جنازہ پڑھائے اور ان پر اس طرح تکبیر کہے جیسے اہل بدر پر کہی جاتی ہے اور یہ چار سے زائد ہیں تو تم بھی اتنی ہی تکبیریں کہو اور اگر وہ غیر بدریوں کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہے جیسے ان پر کہی جاتی ہیں تو تم بھی اتنی ہی تکبیریں کہو اہل بدر اور دوسرے لوگوں میں سے کسی کی نماز جنازہ میں کوئی تعداد مقرر نہیں کہ اس پر اضافہ نہ کیا جائے۔

**وقد** روی هذا الحدیث ایضا عن عبد الله بغیر هذا اللفظ۔

یہی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

۴۹۰۔ **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهیر قال ثنا ابو اسحق عن علقمة عن عبد الله قال التکبیر علی الجنازة لا وقت ولا عدد ان شئت اربعا وان شئت خمسا وان شئت ستا۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نماز جنازہ کی تکبیرات میں کوئی تعداد مقرر نہیں۔ چاہو تو چار تکبیریں کہو چاہو پانچ کہو اور اگر چاہو تو چھ تکبیریں کہو۔

---

فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى مَا حَكَى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ وَمَا حَكَى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا فَهُوَ أَثْبَتُ لِأَنَّ عَامِرًا قَدْ لَقِيَ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ عَنْهُ وَأَبُو إِسْحٰقَ فَلَمْ يَلْقَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ عَنْهُ وَلِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي التَّكْبِيرِ أَنَّهُ أَرْبَعٌ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تو یہ مفہوم بواسطہ عامر حضرت علقمہ کی روایت کے خلاف ہے اور وہ روایت (حضرت عامر کی روایت) اس سے زیادہ ثابت ہے کیونکہ حضرت عامر نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے حدیث لی۔ حضرت ابواسحٰق نے نہ تو ان سے ملاقات کی اور نہ ان سے حدیث حاصل کی اور اس لیے بھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقے پر چار تکبیریں مروی ہیں۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعٌ كَالتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ۔

حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے۔ عیدین کی تکبیرات کی طرح نماز جنازہ کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُؤَمَّلٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ أَرْبَعٌ كَالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

حضرت ابوعطیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میت پر نماز کی طرح عیدین کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

---

حضرت شعبہ، حضرت علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَخْبَرَ أَنَّهُ أَرْبَعٌ وَأَمَرَهُمْ فِي حَدِيثِ عَلْقَمَةَ أَنْ يُكَبِّرُوا مَا كَبَّرَ إِمَامُهُمْ فَلَوِ انْقَطَعَ الْكَلَامُ عَلَى ذٰلِكَ لَكَانَ وَجْهُ حَدِيثِهِ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّ أَصْلَ التَّكْبِيرِ عِنْدَهُ أَرْبَعٌ وَعَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ مَنْ يُكَبِّرُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ كَبَّرَ كَمَا كَبَّرَ إِمَامُهُ لِأَنَّهُ قَدْ فَعَلَ مَا قَدْ قَالَهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ۔ وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ يَذْهَبُ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ وَلٰكِنَّ الْكَلَامَ لَمْ يَنْقَطِعْ عَلَى ذٰلِكَ وَقَالَ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَعْنَاهُ فِي ذٰلِكَ لَا وَقْتَ عِنْدِي لِلتَّكْبِيرِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَلَا عَدَدَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَهْلِ بَدْرٍ وَغَيْرِهِمْ أَيْ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا وَلٰكِنْ جُمْلَتُهُ

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ چار ہیں اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں انھوں نے حکم دیا کہ امام جتنی تکبیریں کہے اتنی ہی تکبیریں وہ بھی کہیں اگر اس پر بحث ختم ہو سکتی تو ہمارے نزدیک ان کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک تکبیریں چار ہی ہیں لیکن زائد تکبیریں کہنے والے امام کی اقتدا کرنے والا، امام کی طرح تکبیریں کہے کیونکہ بعض علماء نے اس قول پر عمل کیا ہے۔ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اپنایا ہے لیکن اس پر بحث ختم نہیں ہوتی انھوں نے فرمایا اس میں کوئی تعداد مقرر نہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے نزدیک نماز جنازہ میں اس معنی کے اعتبار سے کوئی وقت یا تعداد مقرر نہیں جو ہم نے اہل بدر اور ان کے غیر کے بارے میں ذکر کیا یعنی

لا وقت لها ولا عدد ان كان اهل بدر هكذا حكم الصلوة عليهم والصلوة على غيرهم على ما روى عنه ابو عطية حتى لا يتضاد شيء من ذلك ثم قد روى عن اكثر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاتهم على جنائزهم انهم كبروا فيها اربعا۔

اہل بدر ہوں دوسرے لوگ جو بھی ہوں سب کی نماز جنازہ میں تعداد مقرر نہیں لیکن ان کا جملہ کہ کوئی وقت اور تعداد مقرر نہیں تو اہل بدر کی نماز جنازہ کا یہی حکم ہوگا لیکن دوسرے لوگوں کی نماز جنازہ میں وہ حکم ہوگا جو حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا تاکہ اس میں تضاد نہ ہو۔—— پھر اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی ہیں۔

۴۹۴۔ فمما روى عنهم في ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن عامر بن شقيق عن ابي وائل ان عمر بن الخطاب رض جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسالهم عن التكبير على الجنازة فاخبر كل واحد منهم بما راى وبما سمع فجمعهم عمر رض على اربع تكبيرات كاطول الصلوات صلوة الظهر۔

اس سلسلے میں حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے تکبیرات جنازہ کے بارے میں سوال کیا تو ان میں سے ہر ایک نے جو کچھ دیکھا اور سنا، بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو چار تکبیروں پر جمع فرمایا جیسے سب سے طویل نماز ظہر کی چار رکعات ہیں۔

۴۹۵۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد القطان قال ثنا اسمعيل عن عامر قال اخبرني عبد الرحمن بن ابزى قال صلينا مع عمر بن الخطاب على زينب بالمدينة فكبر عليها اربعا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مدینہ طیبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۴۹۶۔ حدثنا يزيد قال ثنا يحيى قال ثنا اسمعيل بن ابي خالد قال ثنا عمير بن سعيد قال صليت مع علي رض على يزيد بن المكفف فكبر عليه اربعا۔

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۴۹۷۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا مسعر عن عمير مثله۔

حضرت ابو احمد فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسعر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عمیر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۸۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا اسمعيل بن ابي خالد قال سمعت عمير بن سعيد فذكر مثله۔

حضرت اسماعیل بن خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت عمیر بن سعید سے سنا انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۹۔ حدثنا علي قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن الاعمش عن عمير بن سعيد عن علي مثله۔

حضرت اعمش، حضرت عمیر بن سعید سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلّٰى عَلٰى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِمْ اَرْبَعًا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے مردوں اور عورتوں کے کچھ جنازوں پر نماز پڑھائی مردوں کو اپنے آگے اور عورتوں کو قبلے کی جانب رکھا پھر ان پر چار تکبیریں کہیں۔

---

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا۔

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تو انھوں نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَكَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْاَنْصَارِ وَعُلَمَائِهِمْ وَاَبْنَاءِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَءُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سِرًّا فِيْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ الثَّلٰثِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْفِهْرِيِّ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ الَّذِيْ حَدَّثَكَ اَبُوْ اُمَامَةَ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور وہ اکابر انصار اور ان کے علماء میں سے تھے اور ان لوگوں کی اولاد تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، فرماتے ہیں ایک صحابی نے ان کو بتایا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر دل میں سورۂ فاتحہ پڑھے پھر تین تکبیروں میں نماز ختم کرے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے جو کچھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سنا، محمد بن سوید فہری سے عرض کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ضحاک بن قیس سے سنا وہ حضرت حبیب بن مسلمہ سے نماز جنازہ کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے تم سے بیان کیا۔

---

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَبَّرَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَرْبَعًا۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

وَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ يَرَيَانِهٖ فِيْ اَهْلِ بَدْرٍ اَنْ يُكَبِّرَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ مَا جَاوَزَ الْاَرْبَعَ۔

یہ روایت حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے کہ اہل بدر کی نماز جنازہ میں چار سے زائد تکبیریں کہی جائیں۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا۔

پیچھے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے چار تکبیریں کہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے بھی اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۵ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رض عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

---

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ أَجْتَمَعْتُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت مہاجر بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی انھوں نے فرمایا تم جمع ہوگئے ہم نے عرض کیا جی ہاں، پھر انھوں نے چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَلٰى جَنَائِزَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَسَوّٰى بَيْنَهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مردوں اور عورتوں کے کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو انھوں نے ان کو برابر کر کے چار تکبیریں کہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ قَدْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَأَنَّ مَا زَادَ عَلَى التَّكْبِيْرَاتِ الْأَرْبَعِ فَإِنَّمَا كَانَ لِمَعْنًى خَاصٍّ خُصَّ بِهٖ بَعْضُ الْمَوْتٰى مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ عَلٰى سَائِرِ النَّاسِ۔ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا عَلَى النَّاسِ جَمِيْعًا مِنْ بَعْدِ أَهْلِ بَدْرٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَكَانَ مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح وَسُفْيَانَ رح وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِي التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا۔

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا ان روایات میں ذکر ہے وہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے ہیں پھر کسی نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں تکبیر کا یہی حکم ہے اور وہ جو تکبیرات میں اضافہ ہوا وہ کسی خصوصیت کی بناء پر تھا جس سے بعض فوت ہونے والوں کو عام لوگوں سے خاص کیا گیا جس طرح ہم نے اہل بدر کا ذکر کیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اہل بدر کے بعد تمام لوگوں کے جنازوں میں قیامت تک چار تکبیریں ہی ہیں۔ تکبیرات جنازہ کے سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

---

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

٥٠٨ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِيْ عَطَاءٍ قَالَ شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت ابوحمزہ عمران ابن ابی عطاء فرماتے ہیں میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات پر حاضر ہوا حضرت محمد بن حنفیہ نے بطور ولی ان کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ عَطَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت سفیان، حضرت عمران بن ابی عطاء سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ

## بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ (١٠٦)

## باب ۱۰۶: شہداء کی نماز جنازہ

٥١٠ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ قَتْلٰى أُحُدٍ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يُصَلّٰى عَلٰى مَنْ قُتِلَ مِنَ الشُّهَدَاءِ فِي الْمَعْرَكَةِ وَلَا عَلٰى مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ مَكَانِهِ كَمَا لَا يُغَسَّلُ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيْدِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مُخَالِفِهِمْ أَنَّ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَرَكَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ سُنَّتَهُمْ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُغَسَّلُوْا وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ لِمَا كَانَ بِهِ حِيْنَئِذٍ مِنْ أَلَمِ الْجِرَاحِ وَكَسْرِ الرُّبَاعِيَةِ وَمَا أَصَابَهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں معرکہ میں شہید ہونے والوں اور ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جو زخمی ہونے کے بعد وہاں سے اٹھائے جانے سے پہلے فوت ہوگئے جیسا کہ ان کو غسل بھی نہیں دیا جاتا۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس سلسلے میں مخالفین کے خلاف ان کی دلیل وہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو ہوسکتا ہے آپ کا چھوڑنا اس لیے ہو کہ اس وقت ان پر نماز جنازہ پڑھی نہ جاتی ہو جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا جاتا تھا اور ممکن ہے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو لیکن دوسرے حضرات نے پڑھی ہو کیونکہ اس وقت آپ کو زخموں اور دانتوں کے شہید ہونے کے باعث تکلیف تھی اور مشرکین کی طرف سے بھی اذیت پہنچی تھی۔ (اس کے باعث آپ نے

۵۱۱۔ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ قَالَ سَهْلٌ كُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رض تَغْسِلُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رض أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ يَخْتَلِفُ لَفْظُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر کونسی دوائی لگائی گئی تھی؟ انھوں نے فرمایا آپ کے سر انور پر خود ٹوٹ گئی تھی۔ سامنے کے دانت شہید ہوئے تھے اور چہرۂ انور پر زخم آئے تھے۔ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا دھوتی تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ڈھال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت خاتون جنت نے دیکھا کہ دھونے سے خون میں اضافہ ہو رہا ہے تو انھوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلایا اور زخم میں اس کی راکھ بھر دی تو خون ٹھہر گیا اس حدیث میں حضرت ابن ابی حازم اور حضرت سعید کے الفاظ ملے جلے ہیں مفہوم ایک ہی ہے۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي وَجْهِهِ فَجُرِحَ وَأَنَّ فَاطِمَةَ رض ابْنَتَهُ أَحْرَقَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيرٍ فَجَعَلَتْهُ رَمَادًا وَأَلْصَقَتْهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن چہرۂ انور میں زخم پہنچا تو آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر راکھ بنائی اور اسے آپ کے چہرۂ انور (کے زخم) میں بھر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہوگا جس نے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو زخمی کر دیا۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں خود ٹوٹ گئی، آپ کے دانت مبارک شہید ہوئے اور چہرۂ انور زخمی ہو گیا۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ

عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ تعالیٰ عَلَى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا دَمَّوْا وَجْهَهُ يَوْمَئِذٍ وَهَشَمُوا عَلَيْهِ الْبَيْضَةَ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَتَهُ۔

**۵۱۵۔ حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

**فَيَجُوزُ** أَنْ يَكُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَوٰةِ عَلَيْهِمْ لِمَا نَزَلَ بِهِ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ۔

**۵۱۶۔ وَقَدْ** حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ **فَفِي** هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَنْفِي الصَّلَوٰةَ عَلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ غَيْرِهِ۔ **فَنَظَرْنَا** فِي هٰذَا الْحَدِيثِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ زِيدَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ فِيهِ شَيْءٌ۔

**۵۱۷۔ فَإِذَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ أَنَا أُسَامَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجْزَعَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ

کا سخت غضب ہو جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا اور اس دن انھوں نے آپ کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا تھا۔ آپ کی خود توڑ دی اور دانت مبارک شہید کیے تھے۔

---

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ کا چہرہ انور زخمی ہوا آپ اپنے رخ انور سے خون کو پونچھتے ہوئے فرماتے تھے وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو زخمی کیا، اس کے دانت شہید کیے حالانکہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ "آپ کو اس بات کا اختیار نہیں"۔

تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تکلیف کی وجہ سے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور دوسرے حضرات نے پڑھی ہو۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ شہداء احد کو غسل نہیں دیا گیا انھیں ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کیا گیا ان پر نماز بھی نہیں پڑھی گئی۔

تو اس حدیث کے مطابق نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ دوسرے حضرات نے۔

تو ہم نے دیکھا کہ اس حدیث کی کیا کیفیت ہے کیا ابن وہب کی روایت (نمبر ۵۱۶) پر کچھ اضافہ ہے۔

حضرت زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس سے گزرے ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے اور ان کو مثلہ بنایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے حضرت صفیہ (حضور علیہ السلام کی پھوپھی)۔۔

حتی یحشرہ اللہ من بطون الطیر والسباع فکفنہ فی نمرۃ اذا خمر راسہ بدت رجلاہ واذا خمر رجلیہ بدا راسہ فخمر راسہ ولم یصل علی احد من الشہداء غیرہ وقال انا شہید علیکم یوم القیمۃ۔

**ففی** ہذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصل یومئذ علی احد من الشہداء غیر حمزۃ فانہ صلی علیہ وہو افضل شہداء احد فلو کان من سنۃ الشہداء ان لا یصلی علیہم لما صلی علی حمزۃ کما لم یغسلہ اذ کان من سنۃ الشہداء ان لا یغسلوا وصار ما فی ہذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حمزۃ ولم یصل علی غیرہ **فہذا** یحتمل ان یکون لم یصل علی غیرہ لشدۃ ما بہ مما ذکرنا وصلی علیہم غیرہ من الناس۔ **وقد** جاء فی غیر ہذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یومئذ علی حمزۃ وعلی سائر الشہداء۔

۵۱۸۔ **حدثنا** ابراہیم بن ابی داؤد قال ثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال ثنا ابو بکر بن عیاش عن یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع بین یدیہ یوم احد عشرۃ فیصلی علیہم وعلی حمزۃ ثم یرفع العشرۃ وحمزۃ موضوع ثم توضع عشرۃ فیصلی علیہم وعلی حمزۃ معہم۔

۵۱۹۔ **حدثنا** فہد قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قال ثنا ابو بکر بن عیاش عن یزید بن ابی زیاد عن مقسم عن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد بالقتلی فجعل یصلی علیہم فیوضع تسعۃ وحمزۃ فیکبر علیہم

رضی اللہ عنہا کے رونے پیٹنے کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو چھوڑ دیتا حتی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھاتا۔ ان کو ایک چادر میں کفن پہنایا گیا جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا تو آپ نے ان کا سر ڈھانپ دیا اور ان کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی ایک کی بھی نماز نہ پڑھی اور فرمایا میں قیامت کے دن تم پر گواہ ہوں گا۔ —— تو اس حدیث میں ہے کہ اس دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی ان کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ شہداء احد میں سے افضل تھے تو اگر شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ جاری نہ ہوتا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نہ پڑھتے جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا کیونکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی دوسروں کی نہیں پڑھی۔ —— تو اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے شدت تکلیف کے باعث ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ صحابہ کرام نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ —— دوسری حدیث میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت حمزہ اور دیگر شہداء رضی اللہ عنہم کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دس شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاشیں رکھی گئیں آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر دس کو اٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت موجود رہی پھر دس کو رکھا گیا تو حضرت حمزہ اور ان دس پر نماز جنازہ پڑھی (اسی طرح دس دس کر کے رکھی جاتیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت ہر بار موجود رہتی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اُحد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی لاشیں لانے کا حکم دیا آپ ان پر نماز پڑھنے لگے تو شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کو رکھا جاتا آپ ان پر سات تکبیریں کہتے پھر وہ اٹھا لیے جاتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جاتا پھر نو کو لایا جاتا اور

سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ ثُمَّ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتّٰى فَرَغَ عَنْهُمْ.

آپ ان پر سات تکبیریں کہتے یہاں تک کہ آپ ان سے فارغ ہو گئے۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّونَ وَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا تو ان کو ایک چادر سے ڈھانپا گیا پھر آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو نو تکبیریں کہیں پھر دوسرے شہداء کو لایا گیا ان کو ترتیب سے رکھا گیا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے ساتھ ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز پڑھی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ خَالَفَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ.

تو حضرت ابن عباس اور ابن زبیر (رضی اللہ عنہم) پہلے مروی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کرتے ہیں اور حضرت ابو مالک غفاری سے اس کی مثل مروی ہے۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْغِفَارِيَّ قَالَ كَانَ قَتْلٰى أُحُدٍ يُؤْتٰى بِتِسْعَةٍ وَعَاشِرُهُمْ حَمْزَةُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُحْمَلُونَ ثُمَّ يُؤْتٰى بِتِسْعَةٍ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حصین بن عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو مالک غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں احد کے شہداء کو لایا جاتا وہ نو ہوتے اور دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ کی میت بدستور وہیں ہوتی حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی نماز جنازہ پڑھی۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِينَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ إِنَّ آخِرَ مَا خَطَبَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ أُحُدٍ ثُمَّ رَقِيَ

حضرت ابوالخیر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیں آخری خطبہ دیا وہ یہ تھا کہ آپ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا میں تم سے آگے جانے والا ہوں[1] اور میں تم پر

---

[1] فَرَط آگے جانے والے کو کہتے ہیں یعنی آپ نے فرمایا کہ میں آگے جا کر جنت میں تمہاری مہمان نوازی کا انتظام کروں گا یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم کا وفات نہیں منایا جاتا کیونکہ آپ کا تشریف لے جانا بھی مسلمانوں کے لیے بہتر ہے [illegible]

عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنِّىْ لَكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ۔

فَفِىْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِيْنَ فَلَا يَخْلُوْا صَلٰوتُهٗ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ اَحَدِ ثَلٰثَةِ مَعَانٍ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ سُنَّتُهُمْ كَانَتْ اَنْ لَّا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بَعْدُ بِاَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِمْ اَوْ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ صَلَّاهَا عَلَيْهِمْ تَطَوُّعًا وَلَيْسَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ اَصْلٌ فِى السُّنَّةِ وَالْاِيْجَابِ اَوْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّتِهِمْ اَنْ لَّا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِحَضْرَةِ الدَّفْنِ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ طُوْلِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا يَخْلُوْا فِعْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِى الثَّلٰثَةِ۔ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا اَمْرَ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَائِرِ الْمَوْتٰى هُوَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِمْ قَبْلَ دَفْنِهِمْ ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِى التَّطَوُّعِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ اَنْ يُّدْفَنُوْا اَوْ بَعْدَ مَا يُدْفَنُوْنَ فَجَوَّزَ ذٰلِكَ قَوْمٌ وَكَرِهَهٗ اٰخَرُوْنَ فَاَمْرُ السُّنَّةِ فِيْهِ اَوْكَدُ مِنَ التَّطَوُّعِ لِاِجْتِمَاعِهِمْ عَلَى السُّنَّةِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِى التَّطَوُّعِ فَاِنْ كَانَ قَتْلٰى اُحُدٍ مِمَّنْ تُطُوِّعَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ كَانَ فِىْ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ السُّنَّةُ فِى الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ اَوَانِ وَقْتِ التَّطَوُّعِ بِهَا عَلَيْهِمْ وَكُلُّ تَطَوُّعٍ فَلَهٗ اَصْلٌ فِى الْفَرْضِ فَاِنْ ثَبَتَ اَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا تَطَوَّعَ بِهٖ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهِمْ سُنَّةٌ كَالصَّلٰوةِ

گواہ ہوں۔

---

حضرت عقبہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے تو شہداء اُحد پر عام میت جیسی نماز پڑھی۔

---

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی تو اس وقت آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا تین میں سے کسی ایک وجہ سے ہوگا۔ یا تو اس لیے کہ پہلے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا کہ اب ان پر نماز پڑھی جائے یا یہ کہ آپ نے ان پر بطور نفل نماز پڑھی۔ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج نہ تھا اور نہ ہی یہ واجب تھی یا یہ کہ دفن کرتے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے بلکہ ایک عرصہ دراز گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان تین وجوہ سے خالی نہیں۔

---

جب ہم نے اس پر غور کیا تو تمام فوت ہونے والوں کا حکم یوں پایا کہ ان کو دفن کرنے سے پہلے نماز جنازہ پڑھی جائے پھر نفلی نماز جنازہ میں بھی فقہاء نے گفتگو کی ہے چاہے وہ دفن کرنے سے پہلے ہو یا بعد۔ ایک جماعت نے اسے جائز قرار دیا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ تو نفل کے مقابلے میں سنت والی بات زیادہ موکد ہے کیونکہ سنت ہونے پر اجماع ہے اور نفل میں اختلاف ہے تو اگر شہداء اُحد ان لوگوں میں سے تھے جن پر نفلی نماز پڑھی گئی تو اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ نفلی نماز کے وقت سے پہلے ان پر نماز کا طریقہ تھا اور ہر نفلی نماز کی فرض نماز میں اصل ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز بطور نفل پڑھی ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب دوسروں کی طرح ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ بھی رائج ہو اگر ان پر نماز اس لیے پڑھی کہ دفن کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا تو آپ کی ان پر اس نماز سے لازم آتا ہے کہ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج تھا اور دفن

على غيرهم وإن كانت صلوته عليهم لعلة نسخ فعله الأول وتركه الصلوة عليهم فإن صلاته هذه عليهم توجب أن من سنتهم الصلوة عليهم وأن تركه الصلوة عليهم عند دفنهم منسوخ وإن كانت صلوته عليهم إنما كانت لأن هكذا سنتهم أن لا يصلى عليهم إلا بعد هذه المدة وأنهم خصوا بذلك فقد يحتمل أن يكون كذلك حكم سائر الشهداء أن لا يصلى عليهم إلا بعد مضي مثل هذه المدة ويجوز أن يكون سائر الشهداء يعجل الصلوة عليهم غير شهداء أحد فإن سنتهم كانت تاخير الصلوة عليهم إلا أنه قد ثبت بكل هذه المعاني أن من سنتهم ثبوت الصلوة عليهم إما بعد حين وإما قبل الدفن ثم كان الكلام بين المختلفين في وقتنا هذا إنما هو في إثبات الصلوة عليهم قبل الدفن أو في تركها البتة

کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور اگر اس لیے ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی کہ اتنی مدت کے بعد ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمام شہداء کے لیے یہی حکم ہو کہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور ہو سکتا ہے کہ شہداء احد کے علاوہ دوسروں پر جلدی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہو اور ان کے لیے تاخیر کا طریقہ جاری ہو۔ بہر حال ان تینوں وجوہ سے ثابت ہوا کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے چاہے ایک عرصہ بعد ہو یا دفن سے پہلے پھر اختلاف تو اس بات کا تھا کہ دفن سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ، تو جب اس حدیث سے دفن کے بعد ان کی نماز جنازہ ثابت ہو گئی تو دفن سے پہلے تو زیادہ مناسب ہے۔

فلما ثبت في هذا الحديث الصلوة عليهم بعد الدفن كانت الصلوة عليهم قبل الدفن أحرى وأولى ثم قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في غير شهداء أحد أنه صلى عليهم۔

۵۲۴۔ فمن ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم بن حماد قال أنا عبد الله بن المبارك قال أنا ابن جريج قال أخبرني عكرمة بن خالد أن ابن أبي عمار أخبره عن شداد بن الهاد أن رجلا من الأعراب جاء النبي صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه وقال أهاجر معك فأوصى به النبي صلى الله عليه وسلم بعض أصحابه

---

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہداء احد کے علاوہ پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

حضرت شداد بن ہارون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ پر ایمان لایا آپ کی پیروی کی اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں بعض صحابہ کرام کو (کچھ) تاکیدی حکم دیا۔ اسی کے بعد جب غزوہ ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اشیاء بطور غنیمت حاصل کیں۔ آپ نے ان کو تقسیم فرمایا تو اس کا حصہ بھی مقرر کیا۔ جو کچھ اس کے لیے مقرر فرمایا وہ صحابہ کرام کو دے دیا۔ وہ ان کے اونٹ چرایا

فَلَمَّا كَانَتْ غَزَاةٌ غَنِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا أَشْيَاءَ فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا قَسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ أَنْ أُرْمَى هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ وَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْهِ۔

**فَفِي** هٰذَا الْحَدِيثِ إِثْبَاتُ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ لَا يُغَسَّلُونَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يُغَسِّلِ الرَّجُلَ وَصَلَّى عَلَيْهِ **فَثَبَتَ** بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الشَّهِيدِ الْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فِي الْمَعْرَكَةِ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُغَسَّلُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔ **وَأَمَّا** النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَيِّتَ حَتْفَ أَنْفِهِ يُغَسَّلُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ وَرَأَيْنَا إِذَا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ كَانَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ فَكَانَتِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ مُضَمَّنَةً بِالْغُسْلِ الَّذِي يَتَقَدَّمُهَا فَإِنْ كَانَ الْغُسْلُ قَدْ كَانَ جَازَتِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ غُسْلٌ لَمْ تَجُزِ الصَّلٰوةُ

کرتا تھا جب وہ آیا تو انھوں نے اس کا حصہ اسے دے دیا اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے وہ اسے لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ تیرا حصہ رکھا ہے اس نے کہا میں نے اس بات پر آپ کی بیعت نہیں کی بلکہ اس لیے آپ کی بیعت کی ہے کہ اس جگہ تیر لگے اس نے حلق کی طرف اشارہ کیا پھر مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو سچ کر دے گا تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد صحابہ کرام دشمن کی طرف اٹھے پھر وہ بارگاہ رسالت میں اس طرح لایا گیا کہ جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہاں تیر لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہی شخص ہے انھوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس نے اللہ کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سچ کر دی آپ نے اسے اپنے جبہ مبارکہ میں کفن دیا اور اسے آگے کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کی نماز سے جو کچھ ظاہر ہوا اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔ یا اللہ! بے شک یہ تیرا بندہ ہے تیرے راستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اس نے شہادت کی موت پائی میں اس پر گواہ ہوں ـــــ اس حدیث میں ان شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ہے جنھیں غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو غسل نہیں دیا اور نماز پڑھی۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ معرکہ جنگ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا یہی حکم ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن اسے غسل نہ دیا جائے۔ ـــــ اس باب کا تصحیح معانی روایات کے طور پر یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں طبعی موت مرنے والے میت کو غسل دیا جاتا ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب غسل دیے بغیر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ اس شخص کے حکم میں ہے جس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تو گویا

عَلَيْهِ ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيْدَ قَدْ سَقَطَ أَنْ يُّغَسَّلَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّسْقُطَ مَا هُوَ مُضَمَّنٌ بِحُكْمِ الْغُسْلِ۔ فَفِيْ هٰذَا مَا يُوْجِبُ تَرْكَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى وَهُوَ إِنَّا رَأَيْنَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ يُغَسَّلُ لِيَطْهُرَ وَهُوَ قَبْلَ أَنْ يُّغَسَّلَ فِيْ حُكْمِ غَيْرِ الطَّاهِرِ لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَلَا دَفْنُهُ عَلٰى حَالِهِ تِلْكَ حَتّٰى يُنْقَلَ عَنْهَا بِالْغُسْلِ ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيْدَ لَا بَأْسَ بِدَفْنِهِ عَلٰى حَالِهِ تِلْكَ قَبْلَ أَنْ يُّغَسَّلَ وَهُوَ فِيْ حُكْمِ سَائِرِ الْمَوْتٰى الَّذِيْنَ قَدْ غُسِّلُوْا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ فِيْ حُكْمِ سَائِرِ الْمَوْتٰى الَّذِيْنَ قَدْ غُسِّلُوْا هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنَ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۵۲۵۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَسْأَلُ عُبَادَةَ بْنَ أَوْفَى النُّمَيْرِيَّ عَنِ الشُّهَدَاءِ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ فَقَالَ عُبَادَةُ نَعَمْ۔

فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ أَوْفٰى يَقُوْلُ هٰذَا وَمَغَازِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ جُلُّهَا هُنَاكَ نَحْوَ الشَّامِ فَلَمْ يَكُنْ يَخْفٰى عَلٰى أَهْلِهٖ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِشُهَدَائِهِمْ مِنَ الْغُسْلِ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

## بَابُ الطِّفْلِ يَمُوْتُ أَيُصَلّٰى عَلَيْهِ أَمْ لَا

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ

اس کی نماز پہلے دیے جانے والے غسل کو شامل ہوتی ہے اگر غسل پایا گیا تو جنازہ جائز ہے اگر نہیں دیا گیا تو نماز جائز نہیں پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اس سے غسل ساقط ہو گیا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جو چیز غسل کے ساتھ مشروط وہ بھی ساقط ہو تو قیاس کے مطابق شہید پر نماز جنازہ کا ترک لازم آتا ہے لیکن یہاں ایک اور بات ہے وہ یہ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر شہید کو پاک کرنے کے لیے غسل دیا جاتا ہے وہ غسل سے پہلے غیر طاہر کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا اس پر نماز پڑھنا مناسب نہیں اور نہ اسے اس حالت میں دفن کرنا اچھا ہے حتیٰ کہ غسل کے ذریعے یہ حالت بدل دی جائے۔ پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اسے غسل سے پہلے دفن کرتے ہیں کوئی حرج نہیں اور وہ ان میتوں کے حکم میں ہے جن کو غسل دیا گیا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان (شہداء) کی نماز جنازہ کا حکم وہی ہو جو ان فوت شدہ کا ہے جن کو غسل دیا گیا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور اسے روایات کی تائید بھی حاصل ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت سعید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عبادہ بن اوفی نمیری رضی اللہ عنہ سے شہداء کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھ رہے تھے تو انھوں نے فرمایا ہاں پڑھی جائے۔

تو یہ حضرت عبادہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی بڑی لڑائیاں ملک شام کی طرف ہوئیں تو وہاں کے رہنے والوں پر یہ بات مخفی نہ تھی کہ شہداء کے غسل اور نماز جنازہ کے بارے میں وہ کیا عمل کرتے تھے۔

## باب: بچے کی میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

ابن اسحٰق عن عبد الله بن ابی بکر عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دفن ابنه ابراهیم ولم یصل علیه۔

**۵۲۷۔ حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا محمد بن یحیی النیسابوری قال ثنا یعقوب فذکر باسناده مثله۔

**قال ابو جعفر** فذهب قوم الی انه لا یصلی علی الطفل واحتجوا فی ذلک بهذا الحدیث **ورووا** فی ذلک ایضا عن سمرة بن جندب۔

**۵۲۸۔ حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا عقبة بن یسار قال حدثنی عثمان بن جحاش وکان ابن اخی سمرة بن جندب قال مات ابن لسمرة قد کان سقی فسمع بکاء فقال ما هذا فقالوا علی غلام مات فنهی عن ذلک ثم دعا بطست او نقیر فغسل بین یدیه وکفن بین یدیه ثم قال لمولاه فلان انطلق به الی حفرته فاذا وضعته فی لحده فقل بسم الله وعلی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اطلق عقد راسه وعقد رجلیه وقل اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده قال ولم یصل علیه۔

**۵۲۹۔ حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة یعنی عن خلاس عن ابن جحاش عن سمرة بن جندب ان صبیا له مات فقال ادفنوه ولا تصلوا علیه فانه لیس علیه اثم ثم ادعوا الله لابویه ان یجعله لهما فرطا واجرا۔

**وخالفهم** فی ذلک اخرون فقالوا بل یصلی علی الطفل۔

**۵۳۰۔ واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا یونس قال انا سفیان عن طلحة بن یحیی بن طلحة عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت جاءت الانصار بصبی لهم الی النبی صلی الله علیه وسلم یصلی علیه فقلت او قیل له هنیئا له یا رسول الله لم یعمل

کو دفن کیا لیکن ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

---

حضرت محمد بن یحیی نیشاپوری فرماتے ہیں ہم سے حضرت یعقوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔

حضرت عثمان بن جحاش جو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہو گیا جسے دودھ پلایا گیا تھا انھوں نے رونے کی آواز سنی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں مرنے والے پر رو رہے ہیں تو انھوں نے منع فرمادیا پھر ایک تھال اور نقیر (کھجور کے تنے کو اندر سے کھرچ کر برتن بنایا جاتا ہے) منگوایا اور اپنے سامنے غسل دلوایا اور کفن پہنایا پھر اپنے ایک خادم سے فرمایا اسے اس کی قبر پر لے جاؤ اور جب قبر میں رکھو تو کہو بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ کے نام سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رکھ رہا ہوں،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کا ایک بچہ فوت ہو گیا انھوں نے فرمایا اسے دفن کرو اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ بے گناہ ہے پھر اس کے ماں باپ کے لیے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے وسیلۂ نجات بنائے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انصار اپنے ایک بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں میں نے عرض کیا یا کسی نے کہا یا رسول اللہ اسے مبارک ہو اس نے بالکل گناہ نہیں کیا اور نہ اس کا وقت پایا یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے آپ نے فرمایا کیا کوئی اور بات بھی ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس کے اہل بھی پیدا کیے اور وہ اپنے

سُوْءٍ اَقَطُّ وَلَمْ يُدْرِكْهُ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ۔

آبار کی پیٹھوں میں ہیں اور جہنم کو پیدا کیا تو وہاں جانے والے بھی پیدا کیے اور وہ اپنے آبار کی پیٹھوں میں ہیں

---

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَيْرِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَاَتَاهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَاءَهٗ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَرَاءَ اَبِيْ طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ وَاِنَّمَا كَانَ تَزَوُّجُ اَبِيْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ بَعْدَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ بِمُدَّةٍ وَعُمَيْرٌ وَلَدُهٗ مِنْهَا فِيْ ذٰلِكَ النِّكَاحِ تُوُفِّيَ وَهُوَ طِفْلٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمیر بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا آپ تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تھے حضرت ابو طلحہ آپ کے پیچھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں ان کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے ایک عرصہ بعد حضرت ام سلیم سے نکاح کیا تھا۔ اسی نکاح سے حضرت عمیر پیدا ہوئے جو فوت ہو گئے تھے اور ابھی بچے تھے۔

---

فَهٰذَا اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

تو ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجُبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ فِيْمَا يَحْسَبُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَشُكُّ فِيْ اَبِيْهِ خَاصَّةً عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرنے والے) بچے کی نماز پڑھی جائے۔

---

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَنْ صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ اَطْفَالُكُمْ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن پر تم نماز جنازہ پڑھتے ہو تم ان میں بچے زیادہ حقدار ہیں۔

وَقَدْ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ صَلّٰى عَلٰى اِبْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهٗ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ یہ بات، ثبوت کے بغیر نہیں کہہ سکتے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جابر، حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا سولہ ماہ کی عمر میں وصال ہوا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا۔

حضرت شریک، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ سولہ مہینوں یا اٹھارہ ماہ کے تھے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِثْبَاتُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ فَلَمَّا تَضَادَّتِ الْاٰثَارُ فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى مَا عَلَيْهِ عَمَلُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْ قَدْ جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَاتُهُمْ فَيُعْمَلُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِمَا خَالَفَهٗ فَكَانَتْ عَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَطْفَالِهِمْ فَثَبَتَ مَا وَافَقَ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ وَانْتَفٰى مَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْاَطْفَالَ يُغَسَّلُوْنَ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ رَاَيْنَا الْبَالِغِيْنَ كُلُّ مَنْ غُسِّلَ مِنْهُمْ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُغَسَّلْ مِنَ الشُّهَدَاءِ فَفِيْهِ اخْتِلَافٌ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَكَانَ الْغُسْلُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا وَبَعْدَهٗ صَلٰوةٌ وَقَدْ يَكُوْنُ الصَّلٰوةُ وَلَا غُسْلَ قَبْلَهَا فَلَمَّا كَانَ الْاَطْفَالُ يُغَسَّلُوْنَ كَمَا يُغَسَّلُ الْبَالِغُوْنَ ثَبَتَ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْبَالِغِيْنَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ

ان روایات میں بچوں کی نماز جنازہ کا ثبوت ہے تو جب روایات میں بظاہر تضاد ہے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم دیکھیں مسلمانوں کا معمول کیا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور وہ دوسرے حکم کے لیے ناسخ قرار پائے تو مسلمانوں کی عادت بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا ہے پس اس کے مطابق روایات ثابت ہوگئیں اور مخالف روایات کی نفی ہوگئی۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں (میت) بچوں کو بالاتفاق غسل دیا جاتا ہے اور جن بالغوں کو غسل دیا جاتا ہے ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور جن شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے تو بعض لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور بعض کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تو جہاں غسل ہوگا اس کے بعد نماز ہوگی اور بعض اوقات نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے غسل نہیں ہوتا۔ تو جب بڑوں کی طرح بچوں کو بھی غسل دیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ بالغوں کی طرح ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ مسلمانوں کے معمول کے بھی موافق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمھم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے۔

عَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى فِي الدَّارِ عَلٰى مَوْلُوْدٍ لَهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ نَحُمِلَ فَدُفِنَ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ایک (فوت شدہ) بچے کی نماز جنازہ پڑھی پھر اسے اٹھانے کا حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بچہ (پیدا ہونے کے بعد) آواز نکالے تو اس کی وراثت بھی تقسیم کی جائے اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّهُ اُسْتُفْتِيَ فِيْ صَبِيٍّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ اَيُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت منصور بن ابو منصور رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے اس بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا جو پیدا ہوتے ہی مر گیا تو انھوں نے فرمایا "ہاں" (نماز جنازہ پڑھی جائے)۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض صَلّٰى عَلٰى مَنْفُوْسٍ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک نومولود پر جس نے ابھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔

## بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بِالنِّعَالِ

## باب ۱۰۸: قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ نَهِيْكٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْنِ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قبرستان میں جوتوں سمیت چل رہا تھا۔ فرمایا اے چمڑوں (جوتوں) والے تجھ پر افسوس ہے، جوتے اتار دے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وکیع، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَكَرِهُوا الْمَشْيَ بِالنِّعَالِ بَيْنَ الْقُبُورِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِخَلْعِ النَّعْلَيْنِ لَا لِأَنَّهُ كَرِهَ الْمَشْيَ بَيْنَ الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ لٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ مِنْ قَذَرٍ رَآهُ فِيهِمَا يُقَذِّرُ الْقُبُورَ وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ ثُمَّ أُمِرَ بِخَلْعِهِمَا فَخَلَعَهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلٰكِنَّهُ لِلْقَذَرِ الَّذِي كَانَ فِيهِمَا۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى إِبَاحَةِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا ناپسند کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کو منع فرمانا اس لیے نہ ہو کہ آپ قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنے کو ناپسند کرتے تھے بلکہ اس کی کوئی اور وجہ ہو مثلاً جوتوں میں کوئی نجاست وغیرہ دیکھی ہو جس کی وجہ سے قبروں کو نجاست لگ سکتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی پھر اتارنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے حالت نماز ہی اتار دیں۔ تو یہ حکم اس لیے نہ تھا کہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ اس کوڑے کی وجہ سے تھا جو ان (نعلین) میں لگا ہوا تھا ــــ حالانکہ خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جن سے قبرستان میں جوتوں

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِي الْمُؤْمِنِ إِذَا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ تُوَلُّوا عَنْهُ مُدْبِرِينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے بارے میں ایک طویل حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جب اسے قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ ان (لوگوں) کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالوہاب بن عطا فرماتے ہیں مجھے محمد بن عمرو نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض رَفَعَهُ مِثْلَهُ۔

حضرت سدی اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا يُعَارِضُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ إِذَا كَانَ مَعْنَاهُ عَلَى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى

یہ روایت پہلی حدیث کے خلاف ہے لیکن اس صورت میں جب اسے اس معنی پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے مراد

وَلٰكِنَّا لَا نَحْمِلُهُ عَلَى الْمُعَارَضَةِ وَنَجْعَلُ الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحَيْنِ فَنَجْعَلُ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَدِيْثِ بَشِيْرٍ لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي النَّعْلَيْنِ لِئَلَّا يُنَجِّسَ الْقُبُوْرَ كَمَا قَدْ نَهٰى أَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَيْهَا أَوْ يُبَالَ وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْمَشْيِ بِالنِّعَالِ الَّتِيْ لَا قَذَرَ فِيْهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ نَعْلَيْهِ وَمِنْ خَلْعِهِ إِيَّاهُمَا فِيْ وَقْتِ مَا خَلَعَهُمَا لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِمَا وَمِنْ إِبَاحَةِ النَّاسِ الصَّلٰوةَ فِي النِّعَالِ۔

۵۴۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَخَلَعَ مَنْ خَلْفَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى خَلْعِ نِعَالِكُمْ قَالُوْا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا فَقَالَ إِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْ أَحَدِهِمَا قَذَرًا فَخَلَعْتُهُمَا لِذٰلِكَ فَلَا تَخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ۔

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُقَيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ أَتٰى أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ

لیا لیکن ہم اسے مخالفت پر محمول نہیں کرتے بلکہ ہم دونوں حدیثوں کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس ممانعت کا ذکر ہے ہم اسے جوتوں میں نجاست ہونے کی صورت پر محمول کرتے ہیں تاکہ قبریں نجاست آلودہ نہ ہوں جیسا کہ ان پر قضائے حاجت یا پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ایسے جوتوں کے ساتھ قبرستان میں چلنے کے جواز کو ثابت کرتی ہے جن میں نجاست نہ ہو۔ —— معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ آپ نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے اور آپ نے ان کو کچھ گندگی وغیرہ لگنے کی وجہ سے اتارا اور (اب بھی) لوگوں کے لیے جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز نعلین مبارک اتار دیئے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیے آپ نے فرمایا تم نے جوتے کیوں اتارے انھوں نے عرض کیا ہم نے آپ کو نعلین مبارک اتارتے دیکھ کر اپنے جوتے اتارے ہیں آپ نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ ان میں سے ایک کے ساتھ گندگی وغیرہ لگا ہوا ہے تو میں نے اس لیے اتارے پس تم اپنے جوتے نہ اتارو۔

حضرت ابو مسلمہ سعد بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انھیں ان سے سماعت حاصل نہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے

أَبُو مُوسَى تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَإِنَّكَ أَقْدَمُ سِنًّا وَأَعْلَمُ فَقَالَ تَقَدَّمْ أَنْتَ إِنَّمَا أَتَيْنَاكَ فِي مَنْزِلِكَ وَمَسْجِدِكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ فَتَقَدَّمَ أَبُو مُوسَى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَا أَرَدْتَ إِلَى خَلْعِهِمَا أَبِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى أَنْتَ لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو عبدالرحمن! آگے بڑھیں آپ ہم سے عمر اور علم کے اعتبار سے بڑے ہیں انھوں نے فرمایا آپ آگے ہوں ہم آپ کے گھر اور آپ کی مسجد میں آئے ہیں آپ کا حق زیادہ ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور انھوں نے اپنے جوتے اتار دیے جب سلام پھیرا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے جوتے اتارنے کا قصد کیوں کیا، کیا آپ وادی مقدس میں ہیں

۵۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فِي نَعْلَيْهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِمَا أَذًى أَوْ قَذَرٌ فَلْيَمْسَحْهُمَا ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھے اگر ان میں کوئی نجاست لگی ہو تو اسے صاف کر کے ان میں نماز پڑھے۔

۵۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ غَيْرَ أَنِّي وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى هٰذَا الْمَقَامِ وَإِنَّ نَعْلَيْهِ عَلَيْهِ۔

بنو حارث بن کعب میں سے ایک شخص نے فرمایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے ابوہریرہ! آپ لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں فرمایا میں نے تو نہیں روکا، مجھے اس جگہ کی حرمت کی قسم! میں نے تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۵۵۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ۔

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

۵۵۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت زیاد حادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ۔

**۵۵۳- حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا۔

**۵۵۴- حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ۔

**۵۵۵- حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا جَدُّهُ أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّي يُصَلِّي فَيَأْمُرُنِي أَنْ أُنَاوِلَهُ نَعْلَيْهِ فَيَنْتَعِلُ وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ۔

**۵۵۶- حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ أَبُو بَكْرَةَ عَنْ وَهْبٍ۔

**۵۵۷- حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيَّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ أَقَمْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُقَابَلَتَانِ۔

**۵۵۸- حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ

کے بارے میں کیا یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

---

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر (دونوں طرح) نماز پڑھتے تھے۔

حضرت سدی سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے ابن حریث سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلے ہوئے یا (پیوند لگے ہوئے) جوتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

حضرت عمرو بن اوس سے (اور دوسری روایت کے مطابق) حضرت اوس بن اوس کے پوتے سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میرے جد امجد نماز پڑھتے وقت مجھے حکم دیتے کہ میں ان کو ان کا جوتا پکڑا دوں وہ اسے پہنتے اور فرماتے میں نے رسول اکرم کو دیکھا آپ نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

---

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو حضرت ابوبکرہ نے حضرت

حضرت اوس بن اوس یا حضرت اوس بن اویس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں آدھا مہینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہوتا رہا میں نے دیکھا کہ آپ تسموں والے جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

---

حضرت سعید بن فیروز اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ سَهْلِ بْنِ فَكِيْهَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ ثَقِيْفٍ كَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُتَقَابِلَتَانِ فَكَمَا كَانَ دُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ بِالنِّعَالِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ وَكَانَتِ الصَّلٰوةُ بِهَا أَيْضًا غَيْرَ مَكْرُوْهَةٍ كَانَ الْمَشْيُ بِهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ مَكْرُوْهًا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

میں حاضر ہوا وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔ پس جب جوتوں کے ساتھ مساجد میں داخل ہونا مکروہ نہیں اسی طرح ان میں نماز پڑھنا بھی مکروہ نہیں تو قبرستان میں ان کے ساتھ چلنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ مکروہ نہ ہو، یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

---

## بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ!

## باب ۱۹: رات کے وقت دفن کرنا

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ دُفِنَ لَيْلًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی آپ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

---

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردوں کو رات کے وقت دفن نہ کرو۔

---

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ دَفْنَ الْمَوْتٰى فِي اللَّيْلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ بَأْسًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات کے وقت مُردوں کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ — لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ رات کے وقت دفن میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

۵۶۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَى فِي الْمَقْبَرَةِ لَيْلًا نَارًا فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرٍ وَهُوَ يَقُوْلُ نَاوِلُوْنِيْ صَاحِبَكُمْ۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات قبرستان میں آگ (روشنی) دکھائی دی اچانک (دیکھا تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (کھڑے) فرما رہے تھے اپنے ساتھی کو میرے حوالے کرو۔

---

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ وَزَادَ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ۔

فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا یا فرمایا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل سنا اور یہ اضافہ فرمایا کہ یہ شخص قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا کرتا تھا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ وَالَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ كَرَاهَةِ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَلٰكِنْ لِإِرَادَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى جَمِيْعِ مَوْتَى الْمُسْلِمِيْنَ لِمَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ بِصَلَاتِهِ عَلَيْهِمْ۔

تو اس حدیث میں رات کو دفن کرنے کا جواز ہے اور باب کے شروع میں ہم نے جس نہی کا ذکر کیا ہے ہو سکتا ہے وہ اس وجہ سے نہ ہو کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادے کی وجہ ہو کہ آپ فوت ہونے والے تمام مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا ان کے لیے فضیلت اور بہتری کا باعث ہے۔

۵۶۳- فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَاتَ إِلَّا آذَنْتُمُوْنِي لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر فوت ہونے والے مسلمان کا پتہ نہیں چلتا لہذا تم مجھے اطلاع دیا کرو۔ کیونکہ ان پر میری نماز رحمت ہے۔

---

۵۶۴- وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلّٰى عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ وَقَالَ مُلِئَتْ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةُ نُوْرًا بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُظْلِمَةً عَلَيْهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں کہ آپ قبرستان میں داخل ہوئے اور ایک شخص پر اس کے دفن ہونے کے بعد نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا یہ قبرستان نور سے بھر گیا جبکہ پہلے یہ ان پر تاریک تھا۔

---

فَيَكُوْنُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ دَفْنِ الْمَوْتٰى فِي اللَّيْلِ لِيَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيُصِيْبُوْنَ بِصَلَاتِهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ إِنَّهُ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھیں اور آپ کی نماز سے ان کو وہ فضیلت حاصل ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے کسی اور وجہ سے منع فرمایا۔

---

۵۶۵ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ قَوْمًا كَانُوْا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک گروہ اپنے مردوں کو اچھی طرح کفن نہیں دیتا تھا لہذا وہ رات کو دفن کر

يكفنون إن كان موتاهم فيدفنونهم ليلا فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن دفن الليل.

**فأخبر** الحسن أن النهي عن الدفن ليلا إنما كان لهذه العلة لا لأن الليل يكره الدفن فيه. **وقد** روي عن جابر بن عبد الله نحوا من ذلك.

۵۶۶ - **حدثنا** روح هو ابن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر عن أبي الزبير عن جابر رض قال خطب النبي صلى الله عليه وسلم يوما فذكر رجلا من أصحابه قبض فكفن في غير طائل ودفن ليلا فزجر أن يقبر رجل ليلا لكي يصلى عليه إلا أن يضطر إلى ذلك وقال إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه فجمع في هذا يعني الحديث العلتين اللتين

۵۶۷ - **حدثنا** فهد قال ثنا يوسف بن بهلول قال ثنا عبدة بن سليمان عن محمد بن إسحق عن فاطمة بنت محمد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رض قالت ما علمنا بدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى سمعنا صوت المساحي في آخر الليل ليلة الأربعاء.

**وهذا** بحضرة أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكره أحد منهم **فدل** ذلك على أن ما كان من نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الدفن ليلا إنما كان لعارض لا لأن الليل يكره الدفن فيه إذا لم يكن ذلك لعارض **وقد** قال عقبة بن عامر ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن وأن نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى يميل وحين

دیتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رات کو دفن کرنے کی کراہت اس وجہ سے تھی اس لیے نہیں کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

---

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے ایک صحابی کا ذکر فرمایا جس کا انتقال ہوا تو اسے کوئی اچھا کفن نہ دیا گیا اور رات کو دفن کر دیا گیا پس آپ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹ پلائی تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں البتہ اس بات (رات کو دفن کرنے) پر مجبور ہوں (تو کراہت نہیں) اور آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ولی ہو تو اسے اچھا کفن دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا اس وقت پتہ چلا جب ہم نے بدھ کی شب رات کے آخری حصے میں کدال کی آواز سنی۔

---

اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اس سے انکار نہیں کیا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کے وقت دفن کرنے سے منع کرنا کسی اور وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ کسی عارضے کے بغیر بھی رات کو دفن کرنا مکروہ ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے روکتے تھے طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور سورج غروب ہوتے وقت حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔

تَصَيَّفَ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔ وَقَدْ ذَكَرْنَا بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوٰى هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ بِخِلَافِهَا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتٰى وَدَفْنِهِمْ فِي الْكَرَاهَةِ۔

ہم یہ حدیث اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان اوقات کے علاوہ اوقات میں میت پر نماز پڑھنے اور ان کو دفن کرنے کے سلسلے میں کراہت کے خلاف حکم رکھتا ہے۔

۵۶۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الضَّيْفِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَا جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَفَنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَيْلًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت دفن کیا۔

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عقیل حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ رض لَمْ يَرَ بِالدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ بَأْسًا وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو رات کے وقت تدفین میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات پر اعتراض نہیں کرتے۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دُفِنَ أَبُوْ بَكْرٍ لَيْلًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهٗ أَيُقْبَرُ بِاللَّيْلِ فَقَالَ نَعَمْ قُبِرَ أَبُوْ بَكْرٍ رض بِاللَّيْلِ فَلَا نَرٰى بِالدَّفْنِ لَيْلًا بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت موسیٰ بن علی فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا رات کو تدفین ہو سکتی ہے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا پس ہم رات کے وقت دفن کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بِشْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ ثُمَّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

## باب ۱۱: قبروں پر بیٹھنا

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن یزید بن جابر نے حضرت بشیر بن عبید اللہ حضرمی سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت بشر سے مروی ہے انھوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر دیکھا تو فرمایا قبر سے اتر جاؤ، صاحب قبر کو اذیت نہ دو اور نہ وہ تمہیں اذیت دے (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ انْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ فَلَا يُؤْذِيكَ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو بطور تکلف (الزینت) چونا کرنے ان پر لکھنے ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔ [۱]

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَجْلِسَ عَلَى الْقُبُورِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَحْرِقَ ثِيَابَهُ وَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جسم تک پہنچ جائے، قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوهَا وَكَرِهُوا مِنْ أَجْلِهَا الْجُلُوسَ عَلَى الْقُبُورِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَمْ يُنْهَ عَنْ ذٰلِكَ لِكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَلٰكِنَّهُ أُرِيدَ بِهِ الْجُلُوسُ لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ جَلَسَ فُلَانٌ لِلْغَائِطِ وَجَلَسَ فُلَانٌ لِلْبَوْلِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایت کو اپناتے ہوئے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے بیٹھنا مراد ہے اور لغت میں یہ استعمال جائز ہے کہا جاتا فلاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھا فلاں پیشاب کے لیے بیٹھا۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۵۸۱۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ

حضرت ابو امامہ فرماتے

---

[۱] قبر پر یوں عمارت بنانا کہ قبر اس کے اندر آجائے حسب ضرورت جائز ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں مثلاً اولیاء کرام کے مزارات پر اس نیت

بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ هَلُمَّ يَا ابْنَ أَخِي أُخْبِرُكَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ لِحَدَثِ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَبَيَّنَ زَيْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْجُلُوْسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مَا هُوَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض نَحْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ۔

ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (ان سے) فرمایا اے بھتیجے! آؤ میں تمہیں بتاؤں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے بیٹھنے سے منع فرمایا ——— تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں اس ممانعت کی وضاحت کر دی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

**٥٨٢- حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ أَخْبَرَهُمْ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ عَلَى قَبْرٍ يَبُوْلُ عَلَيْهِ أَوْ يَتَغَوَّطُ فَكَأَنَّمَا جَلَسَ عَلَى جَمْرَةِ نَارٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر پر پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

**٥٨٣- حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَى قَبْرٍ فَتَغَوَّطَ عَلَيْهِ أَوْ بَالَ فَكَأَنَّمَا قَعَدَ عَلَى جَمْرَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر پر بیٹھ کر قضائے حاجت یا پیشاب کرے گویا وہ انگارے پر بیٹھا

**فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ الْجُلُوْسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ هٰذَا الْجُلُوْسُ فَأَمَّا الْجُلُوْسُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدْخُلْ فِي ذٰلِكَ النَّهْيِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔ **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جس بیٹھنے سے ممانعت کا ذکر ہے وہ یہی ہے کسی دوسرے مقصد کے لیے بیٹھنا اس ممانعت میں داخل نہیں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔

**٥٨٤- حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي

حضرت یحییٰ بن ابی محمد بیان کرتے ہیں کہ آل علی رضی اللہ عنہم کے ایک غلام نے ان سے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قبروں پر بیٹھتے تھے وہ غلام فرماتے

مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ مَوْلًى لِاٰلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ وَقَالَ الْمَوْلٰى كُنْتُ اَبْسُطُ لَهٗ فِي الْمَقْبَرَةِ فَيَتَوَسَّدُ قَبْرًا ثُمَّ يَضْطَجِعُ۔

ہیں میں آپ کے لیے (کپڑا) وغیرہ) بچھاتا آپ قبر سے تکیہ لگا کر لیٹ جاتے۔

۵۸۵ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُوْرِ۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے (قبر کے ساتھ بیٹھنا مراد ہے)۔

# ۴۔ كِتَابُ الزَّكٰوةِ

## بَابُ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ

۵۸۶ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَتْ عِيْرٌ الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَرٰى مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعًا فَبَاعَهٗ بِرِبْحِ اَوَاقِ فِضَّةٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى اَرَامِلِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ قَالَ لَا اَعُوْدُ اَنْ اَشْتَرِيَ بَعْدَهَا شَيْئًا اَبَدًا وَلَيْسَ ثَمَنُهٗ عِنْدِيْ۔

## باب: بنوہاشم کو صدقہ دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ سامان خریدا پھر اسے چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیچ کر بنو عبدالمطلب کے محتاج لوگوں (اور بیواؤں) پر صدقہ کر دیا اور فرمایا میں اس کے بعد اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبَاحُوا الصَّدَقَةَ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ الصَّدَقَةُ مِنَ الزَّكٰوةِ وَالتَّطَوُّعِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ كَالْاَغْنِيَاءِ فَمَا حَرُمَ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَهِيَ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَرَامٌ فُقَرَاءَ كَانُوْا اَوْ اَغْنِيَاءَ وَكُلُّ مَا يَحِلُّ لِلْاَغْنِيَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ فَهُوَ حَلَالٌ لِبَنِيْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز قرار دیا ہے ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بنو ہاشم کو زکوٰۃ اور نفلی صدقہ وغیرہ دینا جائز نہیں وہ مالدار لوگوں کی طرح ہیں پس جو صدقہ اغنیاء کو دینا حرام ہے وہ بنو ہاشم پر بھی حرام ہے وہ محتاج ہوں یا مالدار، اور جو کچھ بنو ہاشم کے علاوہ مالداروں کے لیے جائز ہے وہ بنو ہاشم کے فقراء اور امراء سب کے لیے جائز ہے۔ ہمارے نزدیک پہلی

هَاشِمٍ فُقَرَاءَهُمْ وَأَغْنِيَاءَهُمْ وَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحْرُمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ فِي قَوْلِ مَنْ يُحَرِّمُهَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحِلُّ لَهُمْ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَغْنِيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ يَتَصَدَّقُ الرَّجُلُ عَلَى أَحَدِهِمْ بِدَارِهِ أَوْ بِعَبْدِهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا وَلَا يُحَرِّمُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ فَكَانَ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِمَالِهِ مِنَ الصَّدَقَاتِ هُوَ الزَّكٰوةُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِي يُتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِي يُرَادُ بِهَا طَرِيقُ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَلَا كَذٰلِكَ بَنُو هَاشِمٍ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنَ الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حُرِّمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بِقَرَابَتِهِمْ **فَلِهٰذَا** جَعَلْنَا مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرَامِلِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَ ذٰلِكَ صَدَقَةً وَهٰذَا الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ تَأْوِيلُ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ۔

حدیث میں اس قول والوں کے خلاف کوئی دلیل نہیں، کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے فقراء کو جو صدقہ دیا ہے ممکن ہے وہ اس صدقہ سے نہ ہو جو حرام قرار دینے والوں کے نزدیک بنو ہاشم پر حرام ہے بلکہ اس صدقہ سے ہو جو ان کے لیے حلال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی شخص غیر بنو ہاشم امراء کو اپنا مکان یا غلام وغیرہ دیتا ہے تو وہ اس کے لیے حلال اور جائز ہوتا ہے اور اس کا مال اسے اس پر حرام نہیں کرتا۔ اس کے مال کی وجہ سے اس پر جو صدقات حرام ہیں وہ زکوٰۃ کفارے اور وہ صدقات ہیں جن سے تقرب خداوندی مقصود ہوتا ہے لیکن جن صدقات سے ہبہ وغیرہ مقصود ہوتا ہے اگرچہ ان کا نام صدقہ رکھا گیا لیکن وہ حرام نہیں۔ اسی طرح بنو ہاشم پر ان کی (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے) قرابت کی وجہ سے حرام ہے لیکن جو چیز امراء پر ان کے اموال کی وجہ سے حرام نہیں وہ بنو ہاشم پر ان کی قرابت کی وجہ سے حرام نہیں۔ اسی لیے ہم نے اس صدقہ کو جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فقراء کو کر دیا، ہبہ کی جہت سے قرار دیا اگرچہ اس کو صدقہ کہا جاتا ہے اس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا مناسب ہے، کیونکہ

---

۵۸۷۔ **لِأَنَّهُ** قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ وَحَمَّادٌ ابْنَا زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ مُوسَى ابْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثِ أَشْيَاءَ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین باتوں کے ساتھ مخصوص کیا وضو کو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں پر گدھا کود نہ چھوڑنا۔

۵۸۸- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ابو جہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۵۸۹- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا بْنُ رَجَاءٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مرجّا بن رجاء، حضرت ابو جہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

**قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنِي. هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَّهُمْ أَلَّا يَأْكُلُوا الصَّدَقَةَ فَلَيْسَ يَخْلُو الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ فَيَكُونُ مَا أَبَاحَ لَهُمْ فِيهِ غَيْرَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الثَّانِي وَيَكُونُ مَعْنَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَوْ يَكُونُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ يُبِيحُ مَا مُنِعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيثُ الثَّانِي فَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ الثَّانِي نَاسِخًا لَهُ لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيهِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ مَخْصُوصُونَ بِهِ دُونَ النَّاسِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ فِي وَقْتِهِ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ نہ کھانے کے ساتھ مختص کیا تو پہلی حدیث اس بات سے خالی نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا لہٰذا آپ نے جو کچھ ان کے لیے جائز قرار دیا وہ اس کا غیر ہے جو دوسری حدیث میں ان پر حرام قرار دیا مفہوم دونوں کا وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا یا پہلی حدیث میں وہ چیز حلال قرار دی گئی جس سے اس حدیث میں روکا گیا پس یہ اس کے لیے ناسخ ہو گی کیونکہ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بتاتے ہیں کہ یہ بات ہم سے خاص ہے دوسرے لوگوں کے لیے نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ حکم نہ ہو بلکہ آپ کی موجودگی میں ایسا ہی تھا۔

---

۵۹۰- **فَإِنِ** احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي إِبَاحَةِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ بِصَدَقَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ

اگر مستدل، صدقہ کے جواز پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے استدلال کرتے ہوئے کہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مال وراثت دیا جائے اس وقت حضرت خاتون جنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ اور باغ فدک کے صدقات اور خیبر کے خمس میں باقی کا مطالبہ کر رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری وراثت

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھاتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو اس حال سے نہیں بدلوں گا جس پر وہ آپ کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

**۵۹۱۔ حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

**۵۹۲۔ حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِيْنَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ فِيْهِمْ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا يَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمْ قَالَ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ فَقَالَ الْقَوْمُ اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيْرَ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا پھر فرمایا تمہاری قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں ہم نے ان کو کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے اور میں انھیں تقسیم کرتا ہوں اسی دوران حضرت یرفاء آئے اور انھوں نے بتایا کہ حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، سعد اور زبیر رضی اللہ عنہم تشریف لائے ہیں اور اجازت مانگتے ہیں (راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں)، آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو فرماتے ہیں پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے تو انھوں نے خبر دی کہ حضرت عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو فرمایا اے امیر المومنین! میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ فرمائیں اور وہ دونوں اس وقت اس مال فئی[1] میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] کفار سے جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو جنگ کے بغیر صلح کے ذریعے حاصل ہوا سے مال فئی کہا جاتا ہے۔

الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَقَالَ عُمَرُ رض أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّيْ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهٗ فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ هٰذِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ فَجَمَعَ مَالَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

**۵۹۳۔ حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ وَأَثْبَتَ أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ فِي الْقَوْمِ وَلَمْ يَقُلْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ۔

**۵۹۴۔ حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَا ثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلٰى أَهْلِهٖ۔

**۵۹۵۔ حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ سُفْيَانَ وَوَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض

بنو نضیر کے اموال سے عطا فرمایا اہل مجلس نے بھی عرض کیا کہ اے امیر المومنین! ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے سے راحت پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہاں) آپ نے یہ بات فرمائی ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے بھی یہی بار فرمائی تو انھوں نے بھی فرمایا ہاں (ایسا فرمایا ہے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال فے کے بارے میں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بغیر جنگ) دلایا اور تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (۵۹-۶) تو یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا آپ نے اسے تم سے روک کر جمع نہیں کیا اور نہ اس کے ذریعے تم پر کسی کو ترجیح دی بلکہ اسے تمہارے درمیان تقسیم کیا اور تم پر خرچ کیا حتیٰ کہ اس سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں اپنے گھر والوں کا ایک سال کا خرچ نکالتے تھے پھر جو بچ جاتا اسے اللہ تعالیٰ کے مال کے طور پر جمع کرتے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور ثابت کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے "اور جو تم پر خرچ کیا" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت مالک بن انس، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت بطور دینار (روپیہ پیسہ) تقسیم نہ ہوگی میرے اہل خانہ کے نفقہ اور عاملوں کے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

قَالُوا فَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ صَدَقَاتٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِهِ بَعْدَ مُؤْنَةِ عَامِلِي وَعَامِلُهُ لَا يَكُونُ إِلَّا وَهُوَ حَيٌّ۔ قَالُوا فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لِبَنِي هَاشِمٍ حَلَالٌ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَهُ وَفِيهِمْ فَاطِمَةُ بِنْتُهُ قَدْ كَانُوا يَأْكُلُونَ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ لَهُمْ فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ كَصَدَقَاتِ الْأَوْقَافِ وَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ۔ أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَقَفَ دَارَهُ عَلَى رَجُلٍ غَنِيٍّ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ غِنَاهُ وَحُكْمُ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ مِنَ الزَّكٰوةِ وَالْكَفَّارَاتِ وَمَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ذٰلِكَ لَهُمْ حَلَالٌ وَحُكْمُهُ خِلَافُ حُكْمِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَا۔ ثُمَّ قَدْ جَاءَتْ بَعْدَ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةٌ بِتَحْرِيمِ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ۔

۵۹۶- فَمِمَّا جَاءَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكُرُ أَنِّي أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا

وظائف کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے۔

---

محدثین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقات تھے کیونکہ آپ نے فرمایا "میرے عاملین کے وظائف کے بعد" اور آپ کے عاملین آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں تھے۔ وہ فرماتے ہیں ان روایت میں اس بات پر دلالت ہے کہ بنو ہاشم کے لیے صدقہ حلال ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خود اور آپ کے اہل بیت جن میں آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اسی صدقہ سے کھاتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے تمام قسم کے صدقات حلال ہیں ـــــ پس ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام صدقات وقف مال کی طرح ہیں اور ہم دیکھتے تھے کہ وہ امراء کے لیے بھی حلال ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اپنا مکان کسی مالدار آدمی کے لیے وقف کر دے تو یہ جائز ہے اور اس کا مالدار ہونا اسے اس سے نہیں روکتا اور اس کا حکم دیگر تمام صدقات یعنی زکوٰۃ، کفاروں اور جن صدقات کے ذریعے تقرب خداوندی مقصود ہوتا ہے کے خلاف ہے اسی طرح یہ بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہے اور اس کا حکم ان تمام صدقات کے حکم کے خلاف ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

پھر ان روایات کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں بنو ہاشم پر صدقہ کی حرمت کا ذکر ہے۔

---

حضرت ابوالجوزا سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا یاد ہے؟ انھوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور لے کر منہ میں ڈالی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لعاب سمیت باہر نکال کر کھجوروں میں ڈال دیا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بچے کے لیے اس کھجور میں آپ پر کوئی حرج نہیں تھا۔ آپ

فِيْ فِيَّ فَأَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ قَالَ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ رض فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ آخِرِهِ وَلَا لِأَحَدٍ مِّنْ أَهْلِهِ۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اُسْتُعْمِلَ أَرْقَمُ بْنُ أَرْقَمَ الزُّهْرِيُّ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ أَبَا رَافِعٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رض فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

---

حضرت ثابت بن عمارہ، حضرت ربیعہ بن شیبان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے لیے آخر میں یہ بھی فرمایا "اور نہ ہی آپ کی اہل میں سے کسی کے لیے جائز"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت ارقم بن ابو ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات کا نگران مقرر کیا گیا انھوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانا چاہا چنانچہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام انھی سے ہوتا ہے۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان فرمایا کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہما) اکٹھے ہوئے تو انھوں نے میرے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا کہ اگر ہم ان دو بچوں کو صدقات کے لیے بھیجیں تو دوسروں کی طرح یہ بھی اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گے اور جو کچھ ان کو ملتا ہے یہ بھی پائیں گے۔ وہ یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انھوں نے ان سے بھی یہی بات کہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ایسا نہ کرنا اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہرگز نہیں گے۔ حضرت ربیعہ بن حارث نے فرمایا آپ ہمیں حسد کی وجہ سے روک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بنے تو ہم نے آپ پر حسد نہ کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابوالحسن ہوں (یعنی حسد کرنا میرے شایانِ شان

وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفْسَنَاهُ عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُوْ حَسَنٍ أَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَ بَابِهَا حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا وَقَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّوْنَ وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ فَسَكَتَ حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ أُدْعُوْا إِلَيَّ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِيْ وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا۔

نہیں تم ان کو بھیجو وہ دونوں چلے گئے اور آپ لیٹ گئے (حضرت عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس فرماتے ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو حجرۂ مبارکہ کی طرف آپ سے آگے بڑھے اور دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے آپ تشریف لائے تو ہمارے کانوں کو پکڑ کر فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے بیان کرو، آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی اندر گئے اس دن آپ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے ہم نے آپس میں گفتگو کی پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تمام لوگوں سے زیادہ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم بالغ ہو چکے ہیں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمیں بھی صدقات پر عامل بنائیں دوسروں کی طرح ہم بھی اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ان کی طرح ہم بھی اپنا حصہ حاصل کریں۔ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ آپ سے گفتگو نہ کرنا۔ (پھر) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے صدقہ حلال نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے حضرت محمیہ کو میری طرف بلاؤ اور وہ خمس پر مقرر تھے اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو بھی بلاؤ حضرت محمیہ سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اس لڑکے کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انھوں نے نکاح کر دیا اور حضرت نوفل بن حارث سے فرمایا تم اپنی صاحبزادی اس لڑکے (عبد المطلب بن ربیعہ) کے نکاح میں دے دو اور حضرت محمیہ سے فرمایا کہ خمس میں سے ان دونوں کا مہر اتنا اتنا دے دو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَصْدَقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الصَّدَقَاتِ قِيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى النَّبِيِّ فِي الْخُمُسِ وَذٰلِكَ خَارِجٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ الْمُحَرَّمَةِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُ إِنَّمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَالْخُمُسُ لَيْسَ كَذٰلِكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے خمس میں سے مہر ادا کر دیا اور اس کا حکم وہی ہے جو صدقات کا ہے تو اس شخص کو جواب کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ اہل قرابت کے اس حصے سے ہو جو خمس میں مقرر ہے اور یہ ان صدقات سے خارج ہے جو ان پر حرام ہیں کیونکہ ان پر لوگوں کی میل حرام ہے اور خمس ایسا نہیں ہے۔

---

۶۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَرَدَّهَا وَأَتَيْتُهُ بِهَدِيَّةٍ فَقَبِلَهَا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں صدقہ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے واپس کر دیا اور ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو قبول فرمایا۔

۶۰۱ - حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن بهلول قال ثنا عبد الله بن إدريس قال ثنا محمد بن إسحاق عن عاصم بن عمرو بن قتادة عن محمود بن لبيد عن ابن عباس قال حدثني سلمان الفارسي وذكر حديثا طويلا ذكر فيه أنه كان عبدا قال فلما أمسيت جمعت ما كان عندي ثم خرجت حتى جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بقباء فدخلت عليه ومعه نفر من أصحابه فقلت إنه بلغني أنه ليس بيدك شيء وإن معك أصحابا لك وأنتم أهل حاجة وغربة وقد كان عندي شيء وضعته للصدقة فلما ذكر لي مكانكم رأيتكم أحق به ثم وضعته له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا وأمسك ثم أتيته بعد أن تحول إلى المدينة وقد جمعت شيئا فقلت رأيتك لا تأكل الصدقة وقد كان عندي شيء أحببت أن أكرمك به كرامة ليس بصدقة فأكل وأكل أصحابه۔

۶۰۲ - حدثنا أبو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا وهب قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا من بني مخزوم على الصدقة فقال لأبي رافع اصحبني كيما تصيب منها فقال حتى أستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال إن آل محمد لا يحل لهم الصدقة وإن مولى القوم من أنفسهم۔

۶۰۳ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انھوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں ہے کہ میں ایک غلام تھا شام کے وقت میں نے اپنے پاس جو کچھ تھا جمع کیا پھر باہر آیا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ قبا میں تھے اور کچھ صحابہ کرام بھی حاضر خدمت تھے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا کہ اس وقت آپ کے پاس کچھ نہیں۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی ہیں جو ضرورت مند ہیں میرے پاس جو کچھ موجود تھا میں نے صدقہ کرنے کے لیے رکھا تھا جب میرے سامنے آپ کی اس حالت کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق سمجھا اور آپ کی خدمت میں رکھ دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خود اسے کھاؤ یا رکھ چھوڑو پھر جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں حاضر خدمت ہوا میں نے کچھ جمع کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے میرے پاس صدقہ کے علاوہ کچھ اور مال ہے جو آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرنا چاہتا ہوں، تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی تناول فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی کھایا۔

---

حضرت ابن ابی رافع، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کا ایک شخص صدقہ پر مقرر فرما کر بھیجا اس شخص نے حضرت ابو رافع سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ حاصل ہو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں۔ انھوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لیے صدقہ جائز نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے (ابو رافع، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے)

---

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رض فَقَالَتْ إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ أَوْ كَيْسَانُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِي فَجِئْتُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رض تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ أَلْقِهَا أَلْقِهَا أَمَا عَلِمْتَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ سَأَلَ أَهَدِيَّةٌ هُوَ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَيْهِ وَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَأَنَا آخِذُهَا مِنْهُ وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنَّا مِنْهَا شَيْءٌ۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ

حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے جس کا نام ہرمز یا (فرمایا) کیسان تھا مجھے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو (وہ کہتا ہے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوفلاں! ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے پس تم صدقہ نہ کھانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں داخل کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہوں، ہوں" اسے پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

---

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چیز لائی جاتی تو پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ کہتے کہ ہدیہ ہے تو ہاتھ بڑھا دیتے اور اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھاؤ۔

---

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (وہ اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے) ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لیے دے اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور جو نہ دے میں اس سے یہ اور نصف اونٹ لے لوں گا یہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور ہم (اہل بیت)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ

ثنا ابو الولید قال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یمر فی الطریق بالتمرة فما یمنعه من اخذها الا مخافة ان تکون صدقة۔

علیہ وسلم راستے میں کھجوروں کے پاس سے گزرتے تو آپ اس خوف سے نہ لیتے کہ کہیں صدقے کی نہ ہو۔

۶۰۸۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی عن سفیان قال ثنا منصور عن طلحة عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رأی تمرة فقال لولا انی اخاف ان تکون صدقة لاکلتها۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی تو فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔

۶۰۹۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا الحکم بن مروان الضریر ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا معرف بن واصل السعدی قال حدثتنا حفصة رض فی سنة تسعین قال ابن ابی داود فی حدیثه ابنة طلق تقول ثنا رشید بن مالک ابو عمیر قال کنا عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فاتی بطبق علیه تمر فقال اصدقة ام هدیة قال بل صدقة فوضعه بین یدی القوم والحسن یتعفر بین یدیه فاخذ الصبی تمرة فجعلها فی فیه فادخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اصبعه وجعل یترفق به فاخرجها فقذفها ثم قال انا آل محمد لا ناکل الصدقة۔

حضرت رشید بن مالک ابو عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے فرمایا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ عرض کیا گیا بلکہ صدقہ ہے تو آپ نے اہل مجلس کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سامنے ایک مٹی میں کھیل رہے تھے ابھی بچے تھے انہوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک ڈال کر اسے آہستہ آہستہ نکال کر پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۶۱۰۔ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا علی بن حکیم الاودی قال انا شریک عن عبد اللہ بن عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیه قال دخلت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرة فاخرجها من فیه وقال انا اهل بیت لا تحل لنا الصدقة او لا ناکل الصدقة۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت الصدقہ میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکال دیا اور فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں یا فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

٦١١- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

حضرت محمد بن سعید فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے بغیر شک کے یہ الفاظ کہے کہ آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

٦١٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَأُلْقِيْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں گھر میں فرش پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں پھر اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں لیکن اسے ڈر سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو۔

٦١٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رضـ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ انْبَسِطُوْا۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے سُنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں ایک خوان پیش کیا جس میں کھجوریں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا آپ پر اور صحابہ کرام پر صدقہ ہے آپ نے فرمایا اسے اُٹھا لو ہم صدقہ نہیں کھاتے انھوں نے اُٹھایا پھر دوسرے دن اسی قسم کا خوان لائے اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا سلمان یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ تحفہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا لو خوش ہو جاؤ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا قَدْ جَاءَتْ بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا نَسَخَهَا وَلَا عَارَضَهَا إِلَّا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى مُخَالَفَتِهَا. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ تِلْكَ الصَّدَقَةُ إِنَّمَا هِيَ الزَّكٰوةُ خَاصَّةً فَأَمَّا مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنْ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ۔ قِيْلَ لَهٗ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام روایات بنوہاشم پر صدقہ کے حرام ہونے سے متعلق ہیں ہمیں ان کے منسوخ ہونے یا ان کے مقابل روایات کا علم نہیں سوائے ان کے جو ہم نے اس باب میں ذکر کیں، لیکن ان میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ اس صدقہ سے خاص طور پر زکوٰۃ مراد ہے۔ دوسرے صدقات میں کوئی حرج نہیں ـــ اسے کہا جائے گا۔ ان روایات میں تمہارے موقف کا

فی هذه الآثار ما قد دفع ما ذهبت الیه وذلک
ان فی حدیث بهز بن حکیم ان النبی صلی الله علیه
وسلم کان اذا اتی بالشیء سأل أهدیة أم
صدقة فان قالوا صدقة قال لاصحابه کلوا
واستغنی بقول المسئول انه صدقة عن ان
یسأله صدقة من زکوة ام غیر ذلک فدل
ذلک علی ان حکم سائر الصدقات فی ذلک سواء
وفی حدیث سلمان فقال فجئت فقال أهدیة
ام صدقة فقلت بل صدقة لانه بلغنی انکم
قوم فقراء فامتنع من اکلها لذلک وانما کان
سلمان یومئذ عبدا ممن لا یجب علیه زکوة.
فدل ذلک علی ان کل الصدقات من التطوع
وغیره قد کان محرما علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم وعلی سائر بنی هاشم والنظر ایضا
یدل علی استواء حکم الفرائض والتطوع فی
ذلک وذلک انا راینا غیر بنی هاشم من الاغنیاء
والفقراء فی الصدقات المفروضات والتطوع
سواء من حرم علیه اخذ صدقة مفروضة
حرم علیه اخذ صدقة غیر مفروضة فلما
حرم علی بنی هاشم اخذ الصدقات المفروضات
حرم علیهم اخذ الصدقات غیر المفروضات فهذا
هو النظر فی هذا الباب وهو قول ابی حنیفة و
ابی یوسف ومحمد رحمهم الله تع وقد اختلف
عن ابی حنیفة رض فی ذلک فروی عنه انه قال لا بأس
بالصدقات کلها علی بنی هاشم وذهب فی ذلک
عندنا الی ان الصدقات انما کانت حرمت علیهم
من اجل ما جعل لهم فی الخمس من سهم ذوی
القربی فلما انقطع ذلک عنهم ورجع الی غیرهم
بموت رسول الله صلی الله علیه وسلم حل

رد پایا جاتا ہے وہ یوں کہ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے
ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ جواب دیتے کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام
سے فرماتے تم کھاؤ اور جواب دینے والے کی بات پر اکتفاء فرماتے یہ
نہ پوچھتے کہ یہ صدقہ، زکوٰۃ سے ہے یا اس کے علاوہ ہے۔ تو یہ اس
بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں تمام صدقات کا حکم برابر ہے۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں
میں آیا تو آپ نے پوچھا ہدیہ ہے یا صدقہ؟ میں نے عرض کیا صدقہ ہے
کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ لوگ فقراء ہیں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس وجہ سے کھانے سے اجتناب فرمایا۔ ان دنوں حضرت سلمان رضی
اللہ عنہ غلام تھے ان پر زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے۔
کہ فرض اور نفل ہر قسم کی صدقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم پر
حرام ہیں

قیاس بھی اس حکم میں تمام صدقات کے برابری پر دلالت
کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بنو ہاشم کے علاوہ لوگ مالدار اور غرباء فرض
و نفل صدقے میں برابر ہیں یعنی جس پر فرض صدقہ حرام ہے اس پر غیر فرض
بھی حرام ہے پس جب بنو ہاشم پر فرض صدقات حرام ہیں تو نفلی صدقات
بھی حرام ہوں گے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے حضرت امام
ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلے
میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اختلاف بھی منقول ہے آپ سے
مروی ہے کہ بنو ہاشم کے لیے کسی قسم کے صدقہ میں کوئی حرج نہیں ہمارا
خیال ہے کہ انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار فرمایا کہ ان پر صدقات
اس لیے حرام تھے کہ خمس میں سے اہل قرابت کا حصہ مقرر تھا جب سرکار
دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے یہ حصہ ان کی بجائے دوسروں کی
طرف منتقل ہوگیا تو جو کچھ ان پر اس وجہ سے حرام تھا حلال ہوگیا۔

لهم بذلك ما قد كان محرما عليهم من أجل ما قد كان أحل لهم. وقد حدثني سليمان بن شعيب عن أبيه عن محمد عن أبي يوسف عن أبي حنيفة رح في ذلك مثل قول أبي يوسف رح فبهذا نأخذ فإن قال قائل أفتكرههما على مواليهم قلت نعم لحديث أبي رافع الذي قد ذكرناه في هذا الباب وقد قال ذلك أبو يوسف في كتاب الإملاء وما علمت أحدا من أصحابنا خالفه في ذلك فإن قال قائل أفتكره للهاشمي أن يعمل على الصدقة قلت لا فإن قال ولم وفي حديث ربيعة ابن الحارث والفضل بن عباس الذي ذكرت منع النبي صلى الله عليه وسلم إياهما من ذلك قلت ما فيه منع من ذلك لأنهم سألوه أن يستعملهم على الصدقة ليسدوا بذلك فقرهم فسد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرهم بغير ذلك. وقد يجوز أيضا أن يكون أراد بمنعهم أن يوكلهم على العمل على أوساخ الناس لا لأن ذلك يحرم عليهم لاجتعالهم منه عمالتهم عليه وقد وجدنا ما يدل على هذا.

٦١٢ - حدثنا أبو أمية قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن أبي رزين عن أبي رزين عن علي رض قال قلت للعباس سل النبي صلى الله عليه وسلم يستعملك على الصدقات فسأله فقال ما كنت لأستعملك على غسالة ذنوب الناس.

أفلا ترى أنه إنما كره له الاستعمال على غسالة ذنوب الناس لا لأنه يحرم ذلك عليه لحرمة الاجتعال منه عليه.

حضرت امام محمد بواسطہ امام ابو یوسف، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی مثل نقل کرتے ہیں ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم اسے ان کے غلاموں کے لیے بھی ناپسند کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں ہاں اس حدیث کی وجہ سے جو ہم نے اس باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ "کتاب الاملاء" میں فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے اصحاب میں سے کس نے اس کی مخالفت کی ہو۔ ــــ اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم ہاشمی کا عامل بننا بھی ناپسند کرتے ہو۔ ـــ میں کہتا ہوں "نہیں" میں کہتا ہوں اس حدیث میں اس بات سے ممانعت کا ذکر نہیں۔ ــــ اگر وہ کہے کہ کیوں؟ حالانکہ حضرت ابن ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کی مذکورہ روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اس سے منع فرمایا ـــ میں کہتا ہوں اس میں ممانعت کا ذکر نہیں کیونکہ انھوں نے محتاجی کو دور کرنے کے لیے عامل بنائے جانے کا مطالبہ کیا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بغیر ہی ان کے فقر کا ازالہ فرما دیا اور ممکن ہے آپ نے ان کو لوگوں کی میل پر عامل بنانے سے روکنا چاہا ہو اس لیے نہیں کہ چونکہ اس سے ان کو تنخواہ دی جاتی ہے لہٰذا حرام ہے ـــ اور ہم اس پر دلالت کرنے والی روایات پاتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ وہ آپ کو صدقات پر عامل مقرر فرمائیں انھوں نے سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کو لوگوں کے گناہوں کی میل پر عامل مقرر نہیں کرتا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل بنایا، صرف اس لیے ناپسند کیا کہ یہ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے اس لیے حرام نہیں کہ اس سے عامل کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔

وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رحمه الله يَكْرَهُ لِبَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَتْ جُعَالَتُهُمْ مِنْهَا قَالَ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ تَخْرُجُ مِنْ مَالِ الْمُتَصَدِّقِ إِلَى الْأَصْنَافِ الَّتِي سَمَّاهَا اللَّهُ تَعَالَى فَيَمْلِكُ الْمُصَدِّقُ بَعْضَهَا وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ. وَاحْتَجَّ فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِحَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ حِينَ سَأَلَهُ الْمَخْزُومِيُّ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ لِيُصِيبَ مِنْهَا وَمُحَالٌ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا بِعُمَالَتِهِ عَلَيْهَا وَاجْتِعَالِهِ مِنْهَا. وَخَالَفَ أَبَا يُوسُفَ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنْهَا الْهَاشِمِيُّ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَجْتَعِلُ عَلَى عَمَلِهِ وَذَلِكَ قَدْ يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ فَلَمَّا كَانَ هَذَا لَا يَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ الَّذِينَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ غِنَاهُمُ الصَّدَقَةَ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يَحْرُمُ ذَلِكَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ الَّذِينَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ نَسَبُهُمْ أَخْذَ الصَّدَقَةِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

۶۱۵- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجْلُ شَاةٍ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَقُلْتُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ.

۶۱۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بنو ہاشم کا صدقہ پر عامل بننا ناپسند کرتے تھے جبکہ اسی سے تنخواہ دی جائے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ صدقہ دینے والے کے مال سے نکل کر ان لوگوں کی طرف جاتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) ذکر کیا ہے پھر جسے صدقہ دیا گیا وہ اس کا مالک ہو گیا حالانکہ یہ ان (بنو ہاشم) کے لیے حلال نہیں۔ ــــ وہ اس ضمن میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں جب ایک مخزومی نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائیں تاکہ ان کو بھی حصہ ملے اور وہ حصہ ان کے عمل اور تنخواہ کے حساب سے ہی ان کو ملتا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس سے ہاشمی کو تنخواہ دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اسے تو کام کی تنخواہ دی جاتی ہے اور وہ مالدار حضرات کے لیے بھی حلال ہے تو جب یہ عمل مالدار لوگوں پر اسے حرام نہیں کرتا حالانکہ ان کے مال کی وجہ سے ان پر صدقہ حرام ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان بنو ہاشم پر بھی یہ حرام نہ ہو جن پر ان کے نسب کے باعث صدقہ حرام ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (آپ کی باندی) کو صدقہ دیا گیا تو حضور علیہ السلام نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھر میں تشریف لائے گھر میں بکری کا ایک بازو لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ دیا گیا ہے تو انھوں نے ہمیں بطور تحفہ دیا آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ کے حکم سے اسے بھونا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت کا شوربہ اُبل رہا تھا آپ نے فرمایا کیا میں ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھتا۔ انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن یہ وہ گوشت ہے جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر دیا گیا اور آپ تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

صدقہ نہیں کھاتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ان (حضرت بریرہ) کے لیے صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیمان بن بلال، حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ بِصَدَقَةٍ فَأَهْدَتْ مِنْهَا لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَلَهَا صَدَقَةٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا گیا تو انھوں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِي بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عَشَاءٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَوْلَاتِي فُلَانَةُ تُصُدِّقَ عَلَيْهَا بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَأَهْدَتْهُ لِي وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا فَهَاتِيهِ فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری ایک لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ میں دیا گیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری فلاں لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ دیا گیا تو اس نے مجھے تحفہ میں دیا اور آپ صدقے کا مال نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا بلاشبہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا اسے لاؤ پھر آپ نے اس سے تناول فرمایا۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَيْرِيَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید بن سباق رضی اللہ عنہ نے بتایا انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کے لیے) ہے عرض کیا نہیں، البتہ وہ جو حضرت نسیبہ (ام عطیہ)

عَائِشَةَ رض فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

رضی اللہ عنہا نے اس بکری (کے گوشت) سے بھیجا ہے جو ان کو بطور صدقہ ملی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ بْنِ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَمًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ بِشَاةٍ مِنْهَا فَأَهْدَتْ زَيْنَبُ مِنْ لَحْمِهَا لَنَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُونَا قُلْنَا لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا آنِفًا دَخَلَ عَلَيْكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَى زَيْنَبَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُمْسِكَ مَا لَا تَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَدْرَكْتُهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی بکریاں تقسیم فرمائیں تو ایک بکری حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجی۔ انھوں نے اس کا کچھ گوشت بطور تحفہ ہمارے ہاں بھیجا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہارے پاس ہمیں کھلانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ابھی میں نے تمہارے پاس گوشت آتا ہوا نہیں دیکھا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اس بکری کا گوشت ہے جو آپ نے صدقہ کے مال سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجی تھی۔ اور آپ تو صدقہ نہیں کھاتے اور جو کچھ آپ نہیں کھاتے ہم اسے رکھنا پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر میں اسے پاتا تو ضرور کھاتا۔

فَلَمَّا كَانَ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ جَائِزًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلُهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا مَلَكَهُ بِالْهَدِيَّةِ جَازَ أَيْضًا لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنَ الصَّدَقَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَمْلِكُهُ بِعَمَلِهِ لَا بِالصَّدَقَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ أَصَحُّ مِمَّا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ رح فِي ذٰلِكَ۔

تو جب وہ چیز جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں حاصل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا کھانا جائز تھا کیونکہ آپ ہدیہ کے طور پر اس کے مالک بنتے تھے۔ تو ہاشمی کے لیے بھی جائز ہے کہ صدقہ سے حاصل کرے کیونکہ وہ عمل کی وجہ سے اس کا مالک بنتا ہے۔ صدقہ کی وجہ سے نہیں، حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے موقف سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ ۱۱۲ ذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْفَقِيرِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ أَمْ لَا۔

## باب ۱۱۲: تندرست فقیر کے لیے صدقہ حلال ہے یا نہیں

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ

حضرت ریحان بن یزید ایک نہایت سچے اعرابی تھے

الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَيْحَانَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ أَعْرَابِيًّا صَدُوقًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا مالدار اور تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ ذٰلِكَ۔

حضرت سعد، بنو عامر کے ایک شخص سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے یہ (مندرجہ بالا) بات فرمائی۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ریحان بن یزید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوزمیل سماک رضی اللہ عنہ بنو ہلال کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سالم بن ابوالجعد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت فہد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوغسان نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوبکر بن عیاش نے بیان

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ وَجَعَلُوهُ فِيهَا كَالْغَنِيِّ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ جائز نہیں انھوں نے اسے مالدار کی طرح قرار دیا اور ان (مذکورہ بالا) روایات

(حاشیہ:) انھوں نے اپنی منشاء سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ فَقِيْرٍ مِنْ قَوِيٍّ وَزَمِنٍ فَالصَّدَقَةُ لَهُ حَلَالٌ وَذَهَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ إِلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ أَيْ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ كَمَا تَحِلُّ لِلْفَقِيْرِ الزَّمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى غَيْرِهَا فَيَأْخُذُهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَعَلَى الْحَاجَةِ مِنْ جَمِيْعِ الْجِهَاتِ مِنْهُ إِلَيْهَا فَلَيْسَ مِثْلَهُ ذُو الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْقَادِرِ عَلَى اكْتِسَابِ غَيْرِهَا فِيْ حِلِّهَا لَهُ لِأَنَّ الزَّمِنَ الْفَقِيْرَ يَحِلُّ لَهُ مِنْ قِبَلِ الزَّمَانَةِ وَمِنْ قِبَلِ عَدَمِ قُدْرَتِهِ عَلٰى غَيْرِهَا وَذُو الْمِرَّةِ السَّوِيِّ إِنَّمَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَا جَمِيْعًا قَدْ يَحِلُّ لَهُمَا أَخْذُهَا فَإِنَّ الْأَفْضَلَ لِذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ تَرْكُهَا وَالْأَكْلُ مِنَ الْاِكْتِسَابِ بِعَمَلِهِ وَقَدْ يَغْلُظُ الشَّيْءُ مِنْ هٰذَا فَيُقَالُ لَا يَحِلُّ أَوْ لَا يَكُوْنُ كَذَا عَلٰى أَنَّهُ غَيْرُ مُتَكَامِلِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ بِهَا يَحِلُّ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى قَدْ يَحِلُّ بِمَا دُوْنَ تَكَامُلِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ مِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ وَلَا بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَسْأَلُ خَارِجًا مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ وَأَحْكَامِهَا حَتّٰى لَا يَحِلُّ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَحَتّٰى لَا يُجْزِيَ مَنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا شَيْئًا مِمَّا أَعْطَاهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ مُتَكَامِلِ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ أَيْ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ جَمِيْعِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ۔

سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ فقیر، صحیح الاعضاء قوی ہو یا شل اس کے لیے صدقہ حلال ہے وہ ان (مندرجہ بالا) روایات کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں"، کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے لیے اس طرح صدقہ حلال نہیں جس طرح ایک شل آدمی کے لیے جائز ہے جو اس کے علاوہ مال پر قادر نہیں وہ ضرورت کی وجہ سے لیتا ہے اور وہ ہر اعتبار سے محتاج ہے۔ پس تندرست و توانا جو کمائی پر قادر ہے صدقہ کے حلال ہونے میں شل فقیر کی طرح نہیں ہیں کیونکہ اس کے شل ہونے اور کمائی نہ کرنے کے باعث صدقہ حلال ہے جبکہ تندرست فقیر کے لیے محض محتاجی کے باعث حلال ہے اگرچہ دونوں کے لیے جائز و حلال ہے تندرست شخص کے لیے صدقہ نہ لینا اور اپنے عمل سے کمانا افضل ہے کبھی اس وجہ سے کسی حکم میں سختی برتی جاتی ہے پس کہا جاتا ہے کہ حلال نہیں، یا اس وجہ سے کہ حلت کے اسباب کامل نہیں اگرچہ اسباب کامل نہ ہونے کی صورت میں بھی صدقہ لینا حلال ہے۔ اسی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ مسکین وہ نہیں جو پھیری لگاتا ہے یا وہ جو ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لے کر واپس ہو جاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو نہ مانگتا ہے اور نہ اس کا پتا چلتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے تو یہ بات نہیں کہ مانگنے والے میں محتاجی کے اسباب نہیں پائے جاتے اور نہ وہ اس حکم کے تحت آتا ہے کہ اس کے لیے صدقہ لینا حلال نہ ہو اور دینے والا اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ ایسا مسکین نہیں جس میں محتاجی کے تمام اسباب پائے جائیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وہ تمام اسباب نہیں پائے جاتے جن کی وجہ سے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اگرچہ بعض اسباب کی وجہ سے جائز ہے

٦٣٠- واحتج اهل المقالة الاولى لمذهبهم ايضا بما حدثنا ابو امية قال ثنا جعفر بن عون قال ثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عبيد الله بن عدي بن الخيار قال حدثني رجلان من قومي انهما اتيا النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقسم الصدقة فسألاه منها فرفع البصر وخفضه فرآهما جلدين قويين فقال ان شئتما فعلت ولا حق فيها لغني ولا لقوي مكتسب.

٦٣١- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث والليث بن سعد عن هشام بن عروة فذكر باسناده مثله.

٦٣٢- حدثنا ابو بكرة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة وهمام عن هشام فذكر باسناده مثله.

قالوا فقد قال لهما لا حق فيها لقوي مكتسب فدل ذلك على ان القوي المكتسب لا حظ له في الصدقة ولا تجزئ من اعطاه منها شيئا. فالحجة للآخرين عليهم في ذلك ان قوله ان شئتما فعلت ولا حق فيها لغني اي ان غناكما يخفى علي فان كنتما غنيين فلا حق لكما فيها وان شئتما فعلت لاني لم اعلم بغناكما فتحتاجا الي اعطاكما وحرام عليكما اخذ ما اعطيتكما ان كنتما تعلمان من حقيقة اموركما في الغنى خلاف ما ارى من ظاهركما الذي استدللت به على فقركما. فهذا معنى قوله ان شئتما فعلت ولا حق فيها لغني واما قوله ولا لقوي مكتسب فذلك على انه لا حق فيها للقوي المكتسب من جميع الجهات التي يجب الحق فيها فعاد معنى ذلك الى معنى ما ذكرنا

پہلے قول والے اپنے مذہب پر مزید دلائل پیش کرتے ہیں۔

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری قوم کے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے انھوں نے بھی سوال کیا آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکا دی ان دونوں کو موٹے تازے دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار اور طاقت ور کا حق نہیں

---

حضرت عمرو بن حارث اور لیث بن سعد، حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حضرت ہمام، حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ (پہلے قول والے) فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی حق نہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طاقت ور کمانے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں اور جو آدمی اسے دے اس کی طرف سے ادائیگی نہ ہوگی۔ دوسرے حضرات کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں یعنی تمہاری مالداری مجھ پر پوشیدہ ہے اگر تم (واقعی) مالدار ہو تو اس میں تمہارا کوئی حق نہیں اور اگر تم چاہو تو میں دے دوں کیونکہ مجھے تمہارے مالدار ہونے کا علم نہیں پس میرے لیے تمہیں دینا جائز ہے لیکن اگر تم مالداری کے سلسلے میں اپنی حقیقت سے آگاہ ہو تو تمہارے لیے لینا جائز نہیں۔ میں تو تمہارے ظاہری فقر سے استدلال کروں گا۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کر دوں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں، کا یہ مطلب ہے اور آپ کے ارشاد گرامی کہ نہ ہی طاقت ور کمانے والے کا حق ہے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہر اعتبار سے طاقتور کا سب

مِنْ قَوْلِهٖ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ قَوِیٍّ وَقَدْ یُقَالُ فُلَانٌ عَالِمٌ حَقًّا اِذَا تَکَامَلَتْ فِیْهِ الْاَسْبَابُ الَّتِیْ بِهَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ عَالِمًا وَلَا یُقَالُ هُوَ عَالِمٌ حَقًّا اِذَا کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ عَالِمًا فَکَذٰلِکَ لَا یُقَالُ فَقِیْرٌ حَقًّا اِلَّا لِمَنْ تَکَامَلَتْ فِیْهِ الْاَسْبَابُ الَّتِیْ یَکُوْنُ بِهَا الْفَقِیْرُ فَقِیْرًا وَاِنْ کَانَ فَقِیْرًا وَبِهٰذَا قَالَ لَهُمَا وَلَا حَقَّ فِیْهَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ اَیْ وَلَا حَقَّ لَهٗ فِیْهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بِهٖ مِنْ اَهْلِهَا حَقًّا وَهُوَ قَوِیٌّ مُکْتَسِبٌ وَلَوْلَا اَنَّهٗ یَجُوْزُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِعْطَاؤُهَا لِلْقَوِیِّ الْمُکْتَسِبِ اِذَا کَانَ فَقِیْرًا لَمَا قَالَ لَهُمَا اِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَهٰذَا اَوْلٰی مَا حُمِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ لِاَنَّهَا اِنْ حُمِلَتْ عَلٰی مَا حَمَلَهَا عَلَیْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی ضَادَّتْ سِوَاهَا مِمَّا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۳۔ **فَمِنْ** ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نَزَلْتُ دَارَ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ بِالْمَدِیْنَةِ فَضَمَّنِیْ وَاِیَّاهُ الْمَجْلِسُ فَقَالَ اَصْبَحُوْا ذَاتَ یَوْمٍ وَقَدْ عَصَبُوْا عَلٰی بَطْنِهٖ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ فَقَالَتْ لَهٗ امْرَاَتُهٗ اَوْ اُمُّهٗ لَوْ اَتَیْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتَهٗ فَقَدْ اَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهٗ فَاَعْطَاهُ وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهٗ فَاَعْطَاهُ وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهٗ فَاَعْطَاهُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰی اَطْلُبَ فَطَلَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا فَاسْتَبَقْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَخْطُبُ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَغْنٰی اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَاَلَنَا اِمَّا اَنْ نَبْذُلَ لَهٗ وَاِمَّا اَنْ نُوَاسِیَهٗ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّا اَوِ اسْتَغْنٰی اَحَبُّ اِلَیْنَا مِمَّنْ سَاَلَنَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَا سَاَلْتُ اَحَدًا بَعْدُ فَمَا زَالَ اللّٰهُ

ہے اس کا کوئی حق نہیں تو اس کا وہی مطلب ہوا جو ہم نے طاقت ور سالم الاعضاء کے بارے میں ذکر کیا، جب کسی شخص میں وہ تمام اسباب جمع ہوں جن کی وجہ سے وہ عالم بنتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں پکا سچا عالم ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کو پکا سچا عالم نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح اس شخص کو فقیر حق نہیں کہا جائے گا جس میں فقر کے تمام اسباب کامل طور پر نہ پائے جائیں اگرچہ وہ فقیر ہوتا ہے اسی لیے آپ نے ان دو آدمیوں سے فرمایا اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی [حق] نہیں یعنی جب تک وہ کامل طور پر اس کا اہل نہ ہو جائے اس کا [حق نہیں] اور یہ تو طاقت ور کمانے والا ہے اگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طاقت ور کمانے والے کو دینا جائز نہ ہوتا تو آپ ان سے یہ نہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کردوں ـــــ ان روایات کا یہ مفہوم لینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر ان کو اس معنی پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے لیا تو دوسری روایات اور ان میں تضاد ہوگا۔

حضرت ہلال بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر اترا جب ہم اکٹھے بیٹھے تو انھوں نے بتایا کہ ایک دن انھوں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی یا والدہ نے کہا کہ اگر تم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگو (تو کیا حرج ہے) فلاں شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا فلاں آیا اس نے مانگا تو آپ نے عطا فرمایا (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم جب تک میں خود تلاش نہ کروں، ایسا نہیں کروں گا۔ میں نے (رزق کی) تلاش کی لیکن کچھ بھی نہ پایا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا جو شخص بے نیازی دکھائے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص (سوال کرنے) سے بچے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ فرماتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا تو ہم اسے عطا کریں گے یا اس سے اچھا سلوک کریں گے اور جو آدمی ہم سے نہ مانگے اور بچتا رہے وہ ہمیں مانگنے والوں سے زیادہ

يَرْزُقُنَا حَتّٰى مَا أَعْلَمُ بَيْتًا فِي الْمَدِيْنَةِ أَكْثَرَ سُؤَالًا مِنَّا۔

٦٣٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَعْوَزْنَا مَرَّةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ قَالَ قُلْتُ فَلَا أَسْتَعِفُّ فَيُعِفَّنِيَ اللّٰهُ وَلَا أَسْتَغْنِيْ فَيُغْنِيَنِي اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا أَيَّامٌ حَتّٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ زَبِيْبًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَسَمَ شَعِيْرًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ سَالَتْ عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَغَرَّقَتْنَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ۔

٦٣٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ أَخِيْ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَيُخَاطِبُ بِذٰلِكَ أَصْحَابَهُ وَأَكْثَرُهُمْ صَحِيْحٌ لَا زَمَانَةَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ فَقِيْرٌ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ مِنْهَا لِمُتَحَرِّمٍ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَفَضْلُ مَنِ اسْتَعَفَّ وَلَمْ يَسْأَلْ عَلٰى مَنْ سَأَلَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ لِذٰلِكَ وَلَوْ سَأَلَهُ لَأَعْطَاهُ إِذْ قَدْ كَانَ يَبْذُلُ ذٰلِكَ لَهُ وَلِأَمْثَالِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

پسند ہے (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور اس کے بعد میں نے کسی سے سوال نہ کیا اور اللہ تعالیٰ ہمیں مسلسل ملہ

حضرت ہلال بن مرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم تنگدست ہو گئے میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں نہیں مانگوں گا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بچا لے اور میں بے نیازی اختیار کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی چند دن گزرے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش تقسیم فرمائی تو اس میں سے ہمارے لیے بھی بھیجی پھر جو تقسیم فرمائے تو اس میں سے ہمارے پاس بھیجے پھر ایسے دن آئے کہ ملہ

حضرت ہلال بن حصین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں یہی صحیح ہے۔

---

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے اشارہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی ہم سے مانگے گا ہم اس کو دیں گے اور اکثر صحابہ کرام تندرست و توانا تھے معذور نہ تھے البتہ تنگ دست تھے تو ان کی صحت کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا تو یہ ہماری مذکورہ بالا تقریر پر اور اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص مانگنے سے بچے وہ افضل ہے اسی لیے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی سوال نہیں کیا اور وہ مانگتے تو آپ ان کو ضرور عنایت فرماتے کیونکہ آپ نے ان پر اور ان جیسے دیگر صحابہ اکرام پر سوال کے بغیر بھی خرچ کیا۔ دوسرے طرق سے بھی رسول اکرم صلی اللہ ملہ

ملہ رزق دیتا رہا حتی کہ مجھے مدینہ طیبہ کا کوئی ایسا گھر معلوم نہیں جہاں زیادہ مانگا جاتا ہو۔ ملہ دنیا ہم پر بہہ نکلی تو اس نے ہمیں ڈبو دیا مگر جس کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

ملہ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں جو اس [illegible] دلالت کرتی ہیں

۹۳۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ يَقُوْلُ أَمَّرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِي مِنْ صَدَقَاتِهِمْ فَفَعَلَ وَكَتَبَ لِي بِذٰلِكَ كِتَابًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا الصُّدَائِيُّ قَدْ أَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِهِ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ أَمَّرَهُ وَبِهِ زَمَانَةٌ ثُمَّ قَدْ سَأَلَهُ مِنْ صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَهِيَ زَكَاتُهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْهُ لِصِحَّةِ بَدَنِهِ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ الْآخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَجْزَاءِ الَّذِيْنَ جَزَّأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّدَقَةَ فِيْهِمْ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حُكْمَ الصَّدَقَاتِ إِلٰى مَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ الْآيَةَ فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ صِنْفٍ مِنْ تِلْكَ الْأَصْنَافِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَاتِ الَّذِيْنَ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ وَرَسُوْلُهُ فِي سُنَّتِهِ زَمِنًا كَانَ أَوْ صَحِيْحًا. وَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا فِي الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ مَا حَمَلْنَاهَا عَلَيْهِ لِئَلَّا يُخَالِفَ مَعْنَاهَا

حضرت زیاد بن نعیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!! مجھے ان کے صدقات سے کچھ دیجئے چنانچہ آپ نے مجھے اس کے متعلق تحریر دے دی پھر ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مال صدقہ میں سے کچھ دیجئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقات کے سلسلے میں نبی یا کسی اور شخص کے (ذاتی) فیصلے کو پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ اس نے آسمان سے فیصلہ نازل فرمایا۔ اس نے ان صدقات کو آٹھ قسم کے لوگوں پر تقسیم فرمایا اگر تم بھی ان میں سے ہو تو آؤ میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں۔

---

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت صدائی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کا سردار مقرر فرمایا اور یہ بات محال ہے کہ ان کو سردار مقرر فرمائیں اور وہ معذور شخص ہوں پھر انہوں نے اپنی قوم کے صدقہ میں سے سوال کیا اور وہ ان کی زکوٰۃ تھی تو آپ نے ان کو اس سے عنایت فرمایا اور صحت بدن کی وجہ سے منع نہ فرمایا پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم صدقہ کا حکم دیا ہے تو میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں تو اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے حکم کو ان لوگوں کی طرف پھیر دیا جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے قول میں لوٹایا ہے "بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے لیے ہیں ـــــ آخر تک۔ پس جو شخص بھی ان میں سے کسی نام کے تحت آئے گا وہ صدقہ کا اہل ہوگا یعنی جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے وہ لوگ معذور ہوں یا صحیح و تندرست۔

پہلی روایات میں ہم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں اس میں وہی بات سب سے بہتر ہے جسے ہم نے ذکر کیا تاکہ اس کا معنیٰ بالا محکم آیت اور ان پچھلی روایات سے باہر نہ جائے تمام روایات کا

مِنَ الْآيَاتِ الْمُحْكَمَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَلَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الْأُخَرِ الَّتِي رَوَيْنَا وَيَكُونُ مَعْنَى ذٰلِكَ كُلِّهِ مَعْنًى وَاحِدًا يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا. ثُمَّ قَدْ رَوَى قَبِيصَةُ بْنُ الْمُخَارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا.

ایک ہو اور وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں۔

پھر حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنے والی روایات نقل کی ہیں۔

٦٣٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هٰرُونَ بْنِ الْمُخَارِقِ أَنَّهُ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فِيهَا فَقَالَ تُخْرِجُهَا عَنْكَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ أَوْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حَرُمَتْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى تَكَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهُوَ سُحْتٌ.

حضرت کنانہ بن نعیم رضی اللہ عنہ، حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کسی کے ضامن بنے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور سوال کیا آپ نے فرمایا صدقہ کے اونٹوں یا (فرمایا) صدقہ کے جانوروں کے ذریعے اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاؤ اے قبیصہ! تین آدمیوں کے علاوہ کے لیے سوال کرنا حرام ہے ایک وہ شخص جو کسی کی ضمانت دے اس کے لیے مانگنا حلال ہے یہاں تک اسے ادا کر دے پھر مانگنے سے رک جائے اور وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور اس کا مال تباہ کر دے۔ اس کے لیے مانگنا جائز ہے حتی کہ اس کی معیشت قائم ہو جائے یا فرمایا مضبوط ہو جائے پھر وہ (سوال کرنے سے) باز رہے اور وہ شخص جس کو کوئی حاجت درپیش ہو یہاں تک اس کی قوم سے تین سمجھ دار آدمی بتائیں کہ اس کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے پھر جب معاشی حالات بہتر ہو جائیں تو رک جائے ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا

٦٣٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هٰرُونَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ایک دوسری سند سے حضرت قبیصہ بن مخارق، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ عَنْ قَوْمِهِ أَرَادَ بِهَا الْإِصْلَاحَ.

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ہارون بن رئاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَأَبَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِذِي الْحَاجَةِ أَنْ يَسْأَلَ لِحَاجَتِهِ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں حاجتمند کے لیے اپنی حاجت کو پورا کرنے کی خاطر مانگنا جائز قرار دیا حتی کہ اس کی معاشی حالت بہتر ہو جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحت کی وجہ سے صدقہ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحْرُمُ بِالصِّحَّةِ اِذَا اَرَادَ بِهَا الَّذِیْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيْهِ سَدَّ فَقْرِهٖ وَاِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ يُرِيْدُ بِهَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ التَّكَثُّرِ وَنَحْوِهٖ وَمَنْ يُّرِيْدُ بِهَا ذٰلِكَ فَهُوَ مِمَّنْ يَّطْلُبُهَا لِسِوَى الْمَعَانِی الثَّلٰثَةِ الَّتِیْ ذَكَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فَهُوَ عَلَيْهِ سُحْتٌ وَقَدْ رَوٰی سَمُرَةُ اَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حرام نہیں ہو جاتا جب صدقہ لینے والا اپنے فقر کا ازالہ کرنا چاہتا ہو حرام اس صورت میں ہوگا جب وہ کچھ اور ارادہ کرے مثلاً زیادہ مال جمع کرنا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ، جس شخص کا یہ ارادہ ہو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ان تین صورتوں کے علاوہ مانگتے ہیں جو حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہیں اور یہ گناہ ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

---

۶۴۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَسْاَلَ فِیْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے اس سے انسان اپنے چہرے کو نوچ کر زخمی کرتا ہے پس جس کا جی چاہے وہ اسے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے مگر یہ کہ انسان حکمران سے طلب کرے یا ضرورت کے لیے مانگے۔

---

۶۴۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن عقبہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

**قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ اَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَسْاَلَةَ فِیْ كُلِّ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ فِيْهِ فَدَخَلَ فِیْ ذٰلِكَ مَا اُبِيْحَتْ فِيْهِ الْمَسْاَلَةُ فِیْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ وَزَادَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ مَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَفِیْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الْمَسْاَلَةِ بِالْحَاجَةِ خَاصَّةً لَا بِالزَّمَانَةِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہر اس کام کے سلسلے میں مانگنا جائز قرار دیا ہے جہاں مانگنا ضروری ہو۔ تو اس میں وہ بات بھی داخل ہے جس کے لیے حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مانگنا جائز قرار دیا گیا ہے اس حدیث میں ان ضروری امور کے علاوہ باتوں کا اضافہ بھی ہے اس میں صرف ضرورت کے تحت مانگنے کی اجازت دی گئی۔ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اسی

۶۴۳۔ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثٍ لِغُرْمٍ مُوْجِعٍ اَوْ دَمٍ مُفْظِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ۔

انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سوال کیا آپ نے فرمایا صرف تین آدمیوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے اذیت ناک قرض بھاری خون (دیت وغیرہ کی ادائیگی) اور سخت محتاجی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكُلُّ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِي مَعْنٰى حَدِيْثِ سَمُرَةَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام ضروری امور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم میں داخل ہیں اس ضمن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی امر مروی ہے۔

۶۴۴- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ يَكُوْنَ لَهُ جَارٌ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِيْ لَهُ اَوْ يَدْعُوْهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار کے لیے مانگنا جائز نہیں البتہ یہ کہ وہ خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو یا اس کے پڑوسی کو صدقہ دیا جائے اور وہ تحفہ بھیجے یا اس کی دعوت کرے۔

۶۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطیہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ فَقَدْ جَمَعَ ذٰلِكَ الصَّحِيْحَ وَغَيْرَ الصَّحِيْحِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ اَوْ لَمْ تَكُنْ۔

تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے جو خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو صدقہ لینا جائز قرار دیا۔ اس میں تندرست اور غیر تندرست کو جمع فرمایا تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ صدقہ، محتاجی کی وجہ سے حلال ہوتا ہے آدمی معذور ہو یا نہ۔

۶۴۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبٍ

حضرت شعبی، حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے اس نے آپ کی چادر مانگی آپ نے عطا فرمادی وہ لے کر چلا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ رِدَاءَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ فَإِنَّهُ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ وَرَضْفٌ يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ إِنْ قَلِيلٌ فَقَلِيلٌ وَإِنْ كَثِيرٌ فَكَثِيرٌ۔

نے فرمایا سخت محتاجی یا بھاری قرضے کی وجہ سے مانگنا جائز ہے جو شخص مال جمع کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے تو یہ اس کے چہرے پر زخم ہوگا اور جہنم کی روٹی کھائے گا، تھوڑا مانگا، تو تھوڑا اور زیادہ مانگا تو زیادہ ہوگا۔

فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغُرْمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا تَحِلُّ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ خَاصَّةً وَلَا يَخْتَلِفُ فِي ذٰلِكَ حَالُ الزَّمِنِ وَلَا غَيْرِهِ۔

تو اس حدیث میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ فقر اور قرض کی وجہ سے مانگنا جائز ہوجاتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مطلقاً ان دو وجہوں سے مانگنا جائز ہوجاتا ہے اس میں معذوری وغیرہ کا فرق نہیں۔

۶۴۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص محتاجی کے بغیر سوال کرے وہ (آگ کا) انگارہ کھاتا ہے۔

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوغسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت اسرائیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا حُبْشِيٌّ قَدْ حَكَى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقَ مَا حَكَى مِنْ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ الْآخَرُونَ مِنْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ إِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ مُتَوَاتِرَةً۔

تو یہ حضرت حبشی رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں تو انھوں نے جو کچھ نقل کیا وہ دوسروں سے منقول روایات کے موافق ہے کہ سوال کا باعث محتاجی ہی ہے (یعنی معذور ہونا نہیں) اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر روایات مروی ہیں۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا أَوْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنا حاصل ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے وہ اس کے لیے قیامت کے دن چہرے کا عیب یا خراش ہوگی (راوی کو شک ہے)۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اغنا کیا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کے برابر سونا ہو۔

كُدُوحًا أَوْ خُدُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا ذَا أَغْنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَالِدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ لَوْ كَانَتْ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحیٰی بن آدم حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے شک کے بغیر فرمایا کہ اس کے چہرے پر خراش ہوگی اور یہ اضافہ بھی کیا کہ حضرت سفیان سے کہا گیا اگر یہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت زبید (یا زید) نے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید سے

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهِ مَا يُغَدِّيهِمْ وَمَا يُعَشِّيهِمْ۔

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے وہ جہنم کے بہت زیادہ انگارے اکٹھے کرتا ہے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالداری کیا ہے فرمایا اسے معلوم ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح وشام کا کھانا ہے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ شَيْئًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کردے تو وہ قیامت اس طرح آئے گا کہ اس چہرے میں خرابی ہوگی۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ۔

حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مانگے کہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم چاندی) کی قیمت ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (یعنی بلا ضرورت مانگا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هُوَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگے تو وہ انگارہ ہے چاہے اسے کم کرے یا بڑھادے۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي إِذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ وَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ حَاجَتَهُمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُفَضِّلُ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقُدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ وَزُبْدٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ۔

حضرت عطاء بن یسار، بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے گھر والے بقیع الغرقد (قبرستان) میں رہنے لگے میری بیوی نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ہمارے کھانے کے لیے کچھ مانگ لاؤ۔ وہ (اہل خانہ) اپنی ضرورت کا ذکر کرنے لگے۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص کو سوال کرتے ہوئے پایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے میرے پاس تجھے دینے کو کچھ نہیں۔ وہ شخص ناراضگی کی حالت میں واپس لوٹا وہ کہہ رہا تھا میری عمر کی قسم آپ جس کو چاہتے ہیں فضیلت دیتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کو کچھ نہ تھا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر (سونا وغیرہ) ہو پھر وہ مانگے تو یہ اس کی زیادتی ہے وہ اسدی فرماتے ہیں میں نے کہا ہماری اونٹنی تو ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے فرماتے ہیں میں بغیر مانگے لوٹ آیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کشمش اور مکھن آیا جو آپ نے ہمارے درمیان تقسیم فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے نیاز کر دیا۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلَاثٌ فَيَدُ اللهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاسْتَعْفِفْ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَإِذَا آتَاكَ اللهُ خَيْرًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین قسم کے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوا (نیچے ہے) اور مانگنے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچے رہے گا تو جس قدر ممکن ہو بچتے رہو اپنے نفس سے عاجز نہ ہو جاؤ اور حسب ضرورت پر ملامت نہ کیے جاؤ گے[1]۔ اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال دے تو وہ تم پر دکھائی دینا چاہیے

[1] یعنی جب تمہارے پاس ضرورت کے مطابق ہوگا پھر مانگو گے تو لوگ تمہیں ملامت کریں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

قال ابو جعفر فكانت المسألة التي اباحها رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار كلها هي بالفقر لا غير وكان تصحيح معاني هذه الآثار عندنا يوجب ان من قصد اليه النبي صلى الله عليه وسلم بقوله لا تحل الصدقة لذي مرة سوي هو غير من استثناه من ذلك في حديث وهب ابن خنبش بقوله الا من فقر مدقع او غرم مفظع وانه الذي يريد بمسألته ان يكثر ماله ويستغني من مال الصدقة حتى تصح هذه الآثار وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تع۔

۶۵۷۔ فان سأل سائل عن معنى حديث عمر المروي عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في نحو من هذا وهو ما حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري قال ثنا السائب بن يزيد ان حويطب بن عبد العزى اخبره ان عبد الله بن السعدي اخبره انه قدم على عمر بن الخطاب في خلافته فقال له عمر الم احدث انك تلي من اعمال الناس اعمالا فاذا اعطيت العمالة كرهتها فقال نعم فقال عمر فما تريد الى ذلك قلت ان لي افراسا واعبدا وانا اتجر واريد ان يكون عمالتي صدقة على المسلمين فقال عمر فلا تفعل فاني قد كنت اردت الذي اردت وقد كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه من هو افقر اليه مني حتى اعطاني مرة مالا فقلت له ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذه فتموله فما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك۔

قال ففي هذا الحديث تحريم المسألة

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض فقر کی وجہ سے مانگنا جائز قرار دیا کسی اور وجہ سے نہیں تو ان روایات کے معانی کی تصحیح ہمارے نزدیک یوں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ کسی تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں تو وہ ان لوگوں کے علاوہ ہے جن کو حضرت وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس قول کے ذریعے مستثنیٰ قرار دیا آپ نے فرمایا مگر شدید محتاجی اور بھاری قرض کی وجہ سے مانگ سکتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو بکثرت مال حاصل کرنا اور صدقہ کے مال سے غنی بننا چاہتا ہے (یہ مفہوم اختیار کرنا ضروری ہے) تاکہ یہ روایات بھی صحیح قرار پائیں اور ان کے معانی باہم متفق ہوں تضاد ثابت نہ ہو ان روایات سے

اگر کوئی پوچھنے والا اس حدیث کے بارے میں پوچھے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں روایت کی حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ حضرت عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا مجھ سے بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کے کاموں پر مامور ہوتے ہو لیکن جب تمہیں اجرت دی جاتی ہے تو نہیں لیتے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو میں نے عرض کیا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں تجارت کرتا ہوں اور میری اجرت مسلمانوں کو صدقے میں دی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ میں نے بھی یہی چاہا تھا جو کچھ تم نے چاہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تھے میں کہتا آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجیے حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے مال عنایت فرمایا تو میں نے وہی بات کہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لو اور اپنی ملکیت بناؤ۔ طمع اور سوال کے بغیر جو مال آئے اسے لے لو اور جو نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑو۔

(معترض کہتا ہے کہ اس حدیث میں بھی مانگنے سے ممانعت

أَيْضًا - قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ هٰذَا عَلٰى أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هٰذَا عَلَى الْأَمْوَالِ الَّتِيْ يُقَسِّمُهَا الْإِمَامُ عَلَى النَّاسِ يَقْسِمُهَا عَلٰى أَغْنِيَائِهِمْ وَفُقَرَائِهِمْ كَمَا فَرَضَ عُمَرُ لِأَهْلِ الْأَمْوَالِ يُعْطَاهَا النَّاسُ لَا مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ وَلٰكِنْ بِحُقُوْقِهِمْ فِيْهَا فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِيْنَ أَعْطَاهُ مِنْهَا قَوْلَهٗ أَعْطِهٖ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ أَيْ أَنِّيْ لَمْ أُعْطِكَ ذٰلِكَ لِأَنَّكَ فَقِيْرٌ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى اٰخَرَ غَيْرِ الْفَقْرِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ لِأَنَّ الْفَقِيْرَ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الصَّدَقَاتِ مَا يَتَّخِذُهٗ مَالًا كَانَ ذٰلِكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ مِنْهُ أَوْ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ ثُمَّ قَالَ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهٗ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ أَيْ تَأْخُذُهٗ بِغَيْرِ إِشْرَافٍ وَالْإِشْرَافُ أَنْ تُرِيْدَ بِهٖ مَا قَدْ نُهِيْتَ عَنْهُ - وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ وَلَا مُشْرِفٌ أَيْ وَلَا تَأْخُذُ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ أَكْثَرَ مِمَّا يَجِبُ لَكَ فِيْهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ شَرَفًا فِيْهَا وَلَا سَائِلٍ أَيْ وَلَا سَائِلٌ مِنْهَا مَا لَا يَجِبُ لَكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ فَأَمَّا مَا جَاءَ فِيْ أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ فَقَدْ أَتَيْنَا بِمَعَانِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

## بَابُ ۱۱۳ الْمَرْأَةِ هَلْ يَجُوْزُ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا أَمْ لَا۔

۶۵۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِإِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ

ہے۔ ــــــــ اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ صدقے کے اموال سے متعلق نہیں بلکہ یہ اس مال کے بارے میں ہے جسے حکمران' لوگوں میں تقسیم کرتا ہے وہ اسے مالدار اور غریب تمام پر تقسیم کرتا ہے جس طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رجسٹر مرتب کرتے ہوئے صحابہ کرام کے لیے تقسیم فرمایا۔ ان میں مالدار بھی تھے اور فقراء بھی۔ تو آپ ان کو یہ مال محتاجی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حقوق کے اعتبار سے عطا فرماتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیا تو انھوں نے عرض کیا مجھ سے زیادہ فقیر کو عنایت فرمائیں تو آپ نے ان کا یہ پسند نہ کیا گویا آپ نے بتایا کہ میں تمہیں یہ مال اس لیے نہیں دیتا کہ تم محتاج ہو بلکہ اس عطیہ کی وجہ کچھ اور ہے پھر آپ نے ان سے فرمایا اسے لے کر اپنی ملک میں داخل کر دو تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اموالِ صدقہ سے نہیں تھا کیونکہ فقیر کے لیے مال جمع کرنے کی خاطر صدقہ لینا جائز نہیں مانگ کر لے یا ویسے ملے، پھر آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں اس قسم کا مال طمع کے بغیر حاصل ہو تو لے لو، اور طمع یہ ہے کہ تم اس مال کا ارادہ کرو جس سے منع کیا گیا ہے" اور طمع نہ کرو" کے الفاظ میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ مسلمانوں کا مال صرف اتنا ہی لو جو اس میں تمہارے لیے واجب ہو ورنہ وہ طمع اور لالچ قرار پائے گی" اور نہ مانگو" کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے لیے واجب نہیں اس کا سوال نہ کرو ہمارے نزدیک اس باب کا بیان یہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اموالِ صدقہ کا حکم وہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا ہے۔

## باب ۱۱۳: کیا عورت اپنے مال سے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں مسجد میں تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں دیکھ کر فرمایا صدقہ دیا کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ان یتیموں پر خرچ کرتی تھیں جو ان کی پرورش

عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ سَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْتُ سَلْ لَنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَجْزِي عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا قَالَتْ فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ نَعَمْ يَكُونُ لَهَا أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

**قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ جَائِزٌ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ رح فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا كَمَا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي حَدِيثِ زَيْنَبَ الَّذِي احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ الَّتِي حَضَّ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الزَّكَاةِ.

**۶۵۹- وَقَدْ** بَيَّنَ ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَائِطَةَ

تھے انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ کیا میں صدقے سے آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کر سکتی ہوں جو میری پرورش میں ہیں انھوں نے فرمایا تم جا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو (فرماتی ہیں) میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو میں نے دروازے پر ایک انصاری عورت کو پایا اس کی حاجت وہی تھی جو میری تھی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کیا میں اپنے صدقہ (کے مال) سے اپنے شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو دے سکتی ہوں اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا فرماتی ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر آگئے اور انھوں نے پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟

انھوں نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے فرمایا کونسی زینب؟ عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ، فرمایا ہاں (خرچ کر سکتی ہیں) ان کے لیے قرابت کا ثواب بھی ہوگا اور صدقہ کا بھی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت کے لیے اپنے مال زکوٰۃ سے خاوند کو دینا جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان ہی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں جس طرح خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا اسی طرح عورت بھی اپنے مال سے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس صدقے کی ترغیب دی گئی ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ رائطہ بنت عبداللہ سے مروی ہے وہ ایک ہنرمند خاتون تھیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہ تھا وہ ان پر اور ان کے صاحبزادے

بنت عبد الله امرأة عبد الله بن مسعود وكانت
امرأة صنعاء وليس لعبد الله بن مسعود مال فكانت
تنفق عليه وعلى ولده منها فقالت لقد شغلتني
والله انت وولدك عن الصدقة فما استطيع
ان اتصدق معكم بشيء فقال ما احب ان لم يكن
لك في ذلك اجر ان تفعلي فسألت رسول الله صلى
الله عليه وسلم هي وهو فقالت يا رسول الله اني
امرأة ذات صنعة ابيع منها وليس لولدي ولا
لزوجي شيء فيشغلوني فلا اتصدق فهل لي فيهم
اجر فقال لك في ذلك اجر ما انفقت عليهم
**ففي** هذا الحديث ان تلك الصدقة مما لم
يكن فيه زكاة وان رابطة هذه هي زينب امرأة عبد
الله لا نعلم ان عبد الله كانت له امرأة غيرها
في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم **والدليل**
على ان تلك الصدقة كانت تطوعا كما ذكرنا قولها
كنت امرأة صنعاء اصنع بيدي فابيع من ذلك
فانفق على عبد الله فكان قول رسول الله صلى الله
عليه وسلم الذي في هذا الحديث وفي الحديث
الاول جوابا لسؤالها هذا وفي حديث رابطة
هذا كنت انفق من ذلك على عبد الله وعلى ولده
مني. **وقد** اجمعوا على انه لا يجوز للمرأة ان
تنفق على ولدها من زكاتها فلما كان ما انفقت
على ولدها ليس بالزكاة فكذلك ما انفقت على
زوجها ليس هو ايضا من زكاة. **وقد** روي ايضا
عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما يدل ان تلك الصدقة التي اباح لها رسول
الله صلى الله عليه وسلم انفاقها على زوجها
كانت من غير الزكاة.

۶۶۰- **حدثنا** فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا

پر جو ان خاتون ہی کے بطن سے تھے خرچ کرتی تھیں انھوں نے کہا اللہ
کی قسم! آپ اور آپ کے بیٹے نے مجھے صدقہ سے روک رکھا ہے مجھ
میں صدقہ دینے کی طاقت نہیں انھوں نے فرمایا اگر اس میں تمھیں ثواب
نہ ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ پر خرچ کرو چنانچہ ان دونوں نے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انھوں نے عرض کیا کہ میں ایک
کاریگر عورت ہوں۔ اس (مصنوع) کو بیچتی ہوں جبکہ میرے بیٹے
اور خاوند کے پاس کچھ بھی نہیں پس مجھے انھوں نے مشغول کر رکھا
ہے۔ میں صدقہ نہیں کر سکتی کیا ان کو دینے میں مجھے اجر ملے گا آپ نے فرمایا
جو کچھ تم ان پر خرچ کرتی ہو اس کا تمہیں ثواب ملے گا پس ان پر خرچ کرو۔

---

تو اس حدیث میں ہے کہ یہ صدقہ اس مال سے تھا جس میں
زکوٰۃ فرض نہ تھی اور یہ حضرت رابطہ، حضرت زینب ہی ہیں جو حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری عورت کا ہمیں علم نہیں۔ اس
بات کی دلیل کہ یہ نفلی صدقہ تھا، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ انھوں نے
فرمایا میں ایک کاریگر عورت ہوں ہاتھ سے (چیزیں) بنا کر فروخت
کرتی ہوں۔ اس سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ پر خرچ کرتی ہوں اس
حدیث میں اور پہلی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس
سوال کا جواب تھا اور حضرت رابطہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں ہے کہ
میں اس میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور اپنے بیٹے پر خرچ کرتی ہوں
اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کے لیے اپنی زکوٰۃ سے اپنے اولاد
پر خرچ جائز نہیں پس جب بیٹے پر خرچ کیا ہوا مال زکوٰۃ سے نہ تھا تو جو
انھوں نے اپنے خاوند پر خرچ کیا وہ بھی زکوٰۃ سے نہ تھا۔ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار
دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو صدقہ خاوند پر خرچ کرنا جائز
قرار دیا تھا وہ زکوٰۃ سے نہیں تھا۔

---

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

إسمٰعيل بن أبي كثير الأنصاري عن عمرو بن بنيه الكعبي عن المقبري عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من الصبح يوما فأتى على النساء في المسجد فقال يا معشر النساء ما رأيت من ناقصات عقول ودين أذهب بعقول ذوي الألباب منكن وإني قد رأيت أنكن أكثر أهل النار يوم القيمة فتقربن إلى الله بما استطعتن وكان في النساء امرأة عبد الله بن مسعود رض فانقلبت إلى عبد الله بن مسعود رض

فأخبرته بما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخذت حليا لها فقال ابن مسعود رض أين تذهبين بهذا الحلي فقالت أتقرب به إلى الله وإلى رسوله لعل الله أن لا يجعلني من أهل النار قال هلمي ويلك تصدقي به علي وعلى ولدي فقالت لا والله حتى أذهب به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهبت تستأذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله هذه زينب تستأذن فقال أي الزيانب هي قالوا امرأة عبد الله بن مسعود فدخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إني سمعت منك مقالة فرجعت إلى ابن مسعود فحدثته فأخذت حليي أتقرب به إلى الله عز وجل وإليك رجاء أن لا يجعلني الله من أهل النار فقال ابن مسعود رض تصدقي به علي وعلى بني فإنا له موضع فقلت له حتى أستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقي به عليه وعلى بنيه فإنهم له موضع۔

صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (نماز) فجر سے فارغ ہوئے تو مسجد میں (موجود) عورتوں کی طرف تشریف لے گئے فرمایا اے عورتوں کے گروہ! میں دین وعقل کے اعتبار سے ناقص اور عقل مند لوگوں کی عقل کو زیادہ لے جانا والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھتا میں نے دیکھا کہ قیامت کے دن تم بکثرت جہنم میں ہو گی لہٰذا جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، خواتین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ بھی تھیں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور جو کچھ سنا تھا ان کو بتا دیا اور اپنا زیور اٹھایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیور کہاں لے جا رہی ہو انھوں نے عرض کیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر رہی ہوں شاید اللہ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے انھوں نے فرمایا ادھر لاؤ تمہارے لیے ہلاکت ہو (بد دعا کے طور پر یہ بات نہیں فرمائی) اسے مجھ پر اور میرے بیٹے پر صدقہ کر دو۔ انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم جب تک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی وہ چلی گئیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی صحابہ اکرم نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت زینب رضی اللہ عنہا اجازت مانگتی ہیں آپ نے فرمایا یہ کونسی زینب ہیں؟ انھوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرہ ہیں چنانچہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں نے آپ کے ارشادات مبارکہ سنے پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف واپس گئی اور ان سے بیان کیا، اپنا زیور اٹھایا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور آپ کا قرب حاصل کروں۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مجھے اور میرے بیٹے کو بطور صدقہ دو کیونکہ ہم اس کے مستحق ہیں میں نے ان سے کہا کہ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں ایسا نہیں کروں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند اور بیٹے پر صدقہ کر دو کیونکہ یہ اس کے مستحق ہیں۔

٦٦١ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

**قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَبَيَّنَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ تَصَدَّقْنَ الصَّدَقَةَ التَّطَوُّعَ الَّتِي تُكَفِّرُ الذُّنُوبَ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَتْ بِحُلِيٍّ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِي بِهِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى بَنِيهِ فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّدَقَةِ بِكُلِّ الْحُلِيِّ وَذٰلِكَ مِنْ تَطَوُّعٍ لَا مِنَ الزَّكٰوةِ لِأَنَّ الزَّكٰوةَ لَا تُوجِبُ الصَّدَقَةَ بِكُلِّ الْمَالِ وَإِنَّمَا تُوجِبُ الصَّدَقَةَ بِجُزْءٍ مِنْهُ۔ **فَهٰذَا** أَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى فَسَادِ تَأْوِيلِ أَبِي يُوسُفَ رح وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى قَوْلِهِ لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ **فَقَدْ** بَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِي حَدِيثِ زَيْنَبَ مَا يَدُلُّ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُعْطِي زَوْجَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهَا إِذَا كَانَ فَقِيرًا وَإِنَّمَا نَلْتَمِسُ حُكْمَ ذٰلِكَ بَعْدُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ وَشَوَاهِدِ الْأُصُولِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْمَرْأَةَ بِاتِّفَاقِهِمْ لَا يُعْطِيهَا زَوْجُهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ وَإِنْ كَانَتْ فَقِيرَةً وَلَمْ تَكُنْ فِي ذٰلِكَ كَغَيْرِهَا لِأَنَّا رَأَيْنَا الْأُخْتَ يُعْطِيهَا أَخُوهَا مِنْ زَكٰوتِهِ إِذَا كَانَتْ فَقِيرَةً وَإِنْ كَانَ عَلَى أَخِيهَا أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا وَلَمْ تَخْرُجْ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَنْ يُعْطٰى مِنَ الزَّكٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِي يَمْنَعُ الزَّوْجَ مِنْ إِعْطَائِهِ زَوْجَتَهُ مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ لَيْسَ هُوَ وُجُوبُ النَّفَقَةِ لَهَا عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ السَّبَبُ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَصَارَ ذٰلِكَ كَالنَّسَبِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "صدقہ کرو" سے نفلی صدقہ مراد ہے جو گناہوں کو مٹا دیتا ہے ان کی روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنا زیور لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے لیجئے میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے پر صدقہ کر دو وہ اس کے مستحق ہیں یہ پورے زیور کا صدقہ تھا اور ایسا نفل صدقہ سے ہوتا ہے زکوٰۃ سے نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں پورا مال نہیں دیا جاتا اس کا کچھ صدقہ دیا جاتا ہے یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ اور ان لوگوں کا قول فاسد ہے جنھوں نے پہلی حدیث سے استدلال کیا تو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات باطل ہو گئی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عورت اپنے فقیر خاوند کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے اس کے بعد ہم اس بات کا حکم قیاس اور غور وفکر کے طور پر تلاش کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بالاتفاق خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا چاہے وہ حاجت مند ہی ہو اور اس سلسلے میں وہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں کیونکہ بھائی، بہن کو زکوٰۃ سے دے سکتا ہے جبکہ وہ محتاج ہو اگرچہ اس کے بھائی کی ذمہ داری ہے کہ اس پر خرچ کرے لیکن اس کے باوجود وہ ان لوگوں کے حکم سے باہر نہیں ہوتی جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ بیوی کو زکوٰۃ دینے سے خاوند کے لیے یہ بات رکاوٹ نہیں کہ اس پر اس کا نفقہ واجب ہے بلکہ ان کے درمیان جو رشتہ ہے وہ مانع ہے پس یہ اس کے نسبی رشتہ کی طرح ہے جو آدمی اور اس کے والدین کے درمیان ہوتا ہے اور اس کے باعث وہ اسے اپنی زکوٰۃ نہیں دے

فِي مَنْعِ ذٰلِكَ إِيَّاهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكٰوةِ. فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ سَبَبَ الْمَرْأَةِ الَّذِي مَنَعَ زَوْجَهَا أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ زَكٰوةِ مَالِهِ وَإِنْ كَانَتْ فَقِيرَةً هُوَ كَالسَّبَبِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ الَّذِي يَمْنَعُهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنْ زَكٰوتِهِ وَإِنْ كَانَا فَقِيرَيْنِ وَرَأَيْنَا الْوَالِدَيْنِ لَا يُعْطِيَانِهِ أَيْضًا مِنْ زَكَاتِهِمَا إِذَا كَانَ فَقِيرًا فَكَانَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ مِنَ النَّسَبِ يَمْنَعُهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكٰوةِ وَيَمْنَعُهُمَا مِنْ إِعْطَائِهِ مِنَ الزَّكٰوةِ ۴ وَقَدْ رَأَيْنَا هٰذَا السَّبَبَ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ يَمْنَعُ مِنْ قَبُولِ شَهَادَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ فَجُعِلَا فِي ذٰلِكَ كَذِي الرَّحِمِ الْمُحَرَّمِ الَّذِي لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ وَرَأَيْنَا أَيْضًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا يَرْجِعُ فِيمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ فِي قَوْلِ مَنْ يُجِيزُ الرُّجُوعَ فِي الْهِبَةِ فِيمَا بَيْنَ الْغَرِيبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ الزَّوْجَانِ فِيمَا ذَكَرْنَا قَدْ جُعِلَا كَذِي الرَّحِمِ الْمُحَرَّمِ فِيمَا مَنَعَ فِيهِ مِنْ قَبُولِ الشَّهَادَةِ وَمِنَ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ كَانَا فِي النَّظَرِ أَيْضًا فِي إِعْطَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنَ الزَّكٰوةِ كَذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴ فكذلك السبب الذي بين الزوج والمرأة لما كان يمنعه من اعطائها من الزكوة كان ايضا يمنعها من اعطائه من الزكوة -

پس جب ہماری مذکورہ گفتگو سے ثابت ہوگیا کہ خاوند اپنی بیوی کو اس کے محتاج ہونے کے باوجود جس سبب سے زکوٰۃ نہیں دے سکتا یہ اس سبب کی طرح ہے جو ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہے جو اولاد کے لیے ماں باپ کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے اگرچہ وہ محتاج ہوں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد کے فقیر ہونے کے باوجود ماں باپ انہیں اپنی زکوٰۃ میں سے نہیں دے سکتے تو اس کی وجہ نسبی رشتہ ہے جس کی بناء پر نہ وہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور نہ اولاد ان کو دے سکتی ہے۔ اسی طرح مرد اور عورت کے درمیان جو رشتہ خاوند کے لیے بیوی کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے وہ بیوی کو اس بات سے روکتا ہے کہ خاوند کو زکوٰۃ دے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سبب سے ان کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں غیر مقبول ہے۔ اور وہ ان قریبی رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کے حق میں گواہی نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ قریبی رشتہ داروں کے درمیان ہبہ کی واپسی کے قائل ہیں ان کے نزدیک بھی میاں بیوی ایک دوسرے سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہیں لے سکتے۔ جب اس مذکورہ گفتگو کے مطابق بیوی اور خاوند قبول شہادت اور ہبہ کی واپسی کے سلسلے میں ذوی الارحام کی طرح ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دوسرے کو زکوٰۃ (کا مال) دینے کے سلسلے میں بھی وہ اسی طرح ہوں۔

اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

## بَابُ (۱۴۱) الْخَيْلِ السَّائِمَةِ هَلْ فِيهَا صَدَقَةٌ أَمْ لَا۔

## باب ۱۴۱: چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں

۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ تین قسم کے ہیں (۱) آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہیں (۲) اس کے لیے باعث

هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا۔

پردہ ہیں (۳) آدمی پر بوجھ ہیں۔ جو گھوڑے اس کے لیے پردہ ہیں یہ وہ ہیں جن کو انسان عزت و آبرو کے لیے رکھتا ہے اور تنگ دستی کی حالت ہو یا فراوانی کی ان کی پیٹھ اور پیٹ کا حق نہیں بھولتا۔

٦٦٣۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا فِيْ ظُهُوْرِهَا فَقَطْ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا۔

٦٦٤۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى وُجُوْبِ الصَّدَقَةِ فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ ذُكُوْرًا وَإِنَاثًا وَكَانَ صَاحِبُهَا يَلْتَمِسُ نَسْلَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ إِيْجَابِهِمُ الزَّكٰوةَ فِيْهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا۔ قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ لِلّٰهِ فِيْهَا حَقًّا وَهُوَ كَحَقِّهٖ فِيْ سَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِيْ يَجِبُ فِيْهَا الزَّكٰوةُ۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب گھوڑے نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور ان کا مالک افزائش نسل کا ارادہ کرتا ہو تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی انھوں نے وجوب زکوٰۃ کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے وہ کہتے ہیں اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان (گھوڑوں) میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ ان تمام دوسرے مالوں کی طرح ہے جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ أَخْبَرَهٗ قَالَ رَأَيْتُ أَبِيْ يُقَوِّمُ الْخَيْلَ وَيَدْفَعُ صَدَقَتَهَا إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ گھوڑوں کی قیمت مقرر کر کے ان کی زکوٰۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

٦٦٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ رض كَانَ يَأْخُذُ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک عربی گھوڑے کی زکوٰۃ دس درہم اور فارسی یا ترکی گھوڑے کی زکوٰۃ پانچ درہم لیتے تھے۔

٦٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابوعمرو حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا أَبُو حَنِيفَةَ وَزُفَرُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ مِنْهُمْ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقَالُوا لَا صَدَقَةَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ الْبَتَّةَ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِيهَا أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ.

جن لوگوں کا یہ موقف ہے ان میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام زفر رحمہما اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی انھی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ وہ پہلے قول کے قائلین کی دلیل کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھولو کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ممکن ہے اس سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو۔

---

فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے اور آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (ترجمہ) نیکی (بس یہی) نہیں کہ (نماز میں) تم اپنا رخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف پھیرا بلکہ نیکی (کا کمال) تو یہ ہے کوئی شخص اللہ تعالیٰ، روز قیامت، فرشتوں، کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے اپنا مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دے ____ آخر تک۔

---

فَلَمَّا رَأَيْنَا الْمَالَ قَدْ جُعِلَ فِيهِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ هُوَ ذٰلِكَ الْحَقُّ أَيْضًا وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّ الزَّكٰوةَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْخَيْلِ الْمُرْتَبِطَةِ لَا فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ.

تو جب ہم نے دیکھا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق رکھا گیا ہے تو ہو سکتا ہے گھوڑوں کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حق کا ذکر کیا ہے یہ بھی وہی ہو اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ باندھے ہوئے گھوڑوں کے بارے میں ہے چرنے والوں کے بارے میں نہیں ہے

---

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِبِلَ السَّائِمَةَ أَيْضًا فَقَالَ فِيْهَا حَقٌّ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ مَا هُوَ فَقَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيْحَةُ سَمِيْنِهَا۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اونٹوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں حق ہے۔ آپ سے اس کی وضاحت پوچھی گئی تو فرمایا اس کے نر کا جفت کرنا، اس کا ڈول ادھار دینا اور اس کی دودھ والی موٹی اونٹنی بطور منیحہ دینا (یعنی وہ دودھ حاصل کرے پھر مالک کو واپس کر دے)۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث حضرت ابو الزبیر نے بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فَلَمَّا كَانَتِ الْإِبِلُ أَيْضًا فِيْهَا حَقٌّ غَيْرُ الزَّكٰوةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْخَيْلُ۔

تو جب اونٹوں میں بھی زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے تو ہو سکتا ہے گھوڑوں کا حکم بھی اسی طرح ہو۔

وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا عِنْدَنَا لِأَنَّ عُمَرَ لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلٰى أَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ۔

اور وہ جو انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے ان سے بطور واجب نہیں لیا۔

وَقَدْ بَيَّنَ السَّبَبَ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهٖ أَخَذَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ۔

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لینے کا سبب بیان فرمایا ہے۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوْفُ بِسُحَيْمٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَاهُ أَشْرَافٌ مِنْ أَشْرَافِ أَهْلِ

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو ان کے پاس شام کے کچھ معززین آئے انھوں نے عرض کیا اے امیر المومنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ہم سے صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجیے وہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگی آپ نے فرمایا یہ وہ کام ہے جو میرے پیش رو دونوں حضرات (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے نہیں کیا لیکن تم انتظار کرو تاکہ میں مسلمانوں سے پوچھ لوں۔ انھوں نے صحابہ کرام سے پوچھا

الشام فقالوا يا أمير المؤمنين إنا قد أصبنا دواب وأموالا فخذ من أموالنا صدقة تطهرنا بها وتكون لنا زكوة فقال هذا شئ لم يفعله اللذان كانا قبلي ولكن انتظروا حتى أسأل المسلمين فسأل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهم علي بن أبي طالب فقالوا حسن وعلي ساكت لم يتكلم معهم فقال ما لك يا أبا الحسن لا تتكلم قال قد أشاروا عليك

ان میں حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے کہا ٹھیک ہے (رائے ہیں) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش تھے انھوں نے کوئی بات نہ کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! آپ کو کیا ہوا آپ گفتگو نہیں کرتے انھوں نے فرمایا صحابہ کرام نے آپ کو رائے دی ہے جو کچھ انھوں نے کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اگر یہ فرض نہ ہو اور نہ ہی بطور جزیہ لیا جائے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر غلام کی طرف سے دس درہم اور ہر گھوڑے سے بھی دس درہم لیے، ہر ہجین (ایسا لڑکا جس کا باپ آزاد اور ماں لونڈی ہو) سے آٹھ درہم اور ایرانی یا ترکی گھوڑے کے لیے دس درہم، لونڈی کے بیٹے (ہجین) کے لیے آٹھ خچر کے لیے پانچ اور غلام کے لیے دو جریب ماہانہ وظیفہ مقرر فرمایا (جریب ایک پیمانہ ہے جو چار قفیز کے برابر ہوتا ہے ایک قفیز تقریباً سوا دو سیر یا دو کلو ہوتا ہے)

ولا بأس بما قالوا إن لم يكن أمرا واجبا ولا جزية راتبة يؤخذون بها قال فأخذ من كل عبد عشرة ومن كل فرس عشرة ومن كل هجين ثمانية ومن كل برذون أو بغل خمسة دراهم في السنة ورزقهم كل شهر للفرس عشرة دراهم والهجين ثمانية والبغل خمسة والمملوك جريبين كل شهر

**فدل** هذا الحديث على أن ما أخذ منهم عمر رضي الله عنه من أجل ما كان أخذ منهم في ذلك أنه لم يكن زكوة ولكنها صدقة غير زكوة وقد قال لهم عمر أن هذا لم يفعله اللذان كانا قبلي يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر رضي الله عنه فدل ذلك على أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر رضي الله عنه لم يأخذا مما كان بحضرتهما من الخيل صدقة ولم ينكر على عمر ما قال من ذلك أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ودل قول علي رضي الله عنه لعمر قد أشاروا عليك إن لم يكن جزية راتبة وخراجا

تو یہ حدیث اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے لیا وہ زکوٰۃ کے طور پر نہیں بلکہ زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ تھا کیونکہ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے دو حضرات یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں لی اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی صحابی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی کہ ان صحابہ کرام نے آپ کو مشورہ دیا کہ اگر یہ بطور واجب جزیہ اور خراج نہ ہو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اس بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی اس فرمائش پر کہ آپ اسے لیکر

واجبًا وقبول عمر ذلك منه ان عمر انما كان اخذ منهم بسؤالهم اياه ان ياخذه منهم فيضعه في الصدقات وان لهم منع ذلك منه متى احبوا ثم سلك عمر بالعبيد ايضا في ذلك مسلك الخيل ولم يكن ذلك بدليل على ان العبيد الذين لغير التجارة يجب فيهم صدقة وانما كان ذلك على التبرع من مواليهم باعطاء ذلك. **وقد** روي عن علي رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عفوت لكم عن صدقة الخيل والرقيق.

صدقات کی مد میں خرچ کریں اور یہ کہ وہ جب چاہیں اسے روک سکتے ہیں ان سے یہ مال لیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کی طرح غلاموں میں بھی وہی طریقہ جاری کیا اور یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر تجارتی غلاموں میں صدقہ واجب ہے آپ نے ان کے اموال سے جو کچھ لیا وہ نفلی صدقہ اور عطیہ کے طور پر تھا۔

---

بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کی۔

۶۷۱۔ **حدثنا** بذلك فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا ابي عن الاعمش قال ثنا ابو اسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي رض عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۶۷۲۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا سفيان وشريك عن ابي اسحق عن الحارث عن علي رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت حارث رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۶۷۳۔ **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا يعقوب بن اسحق بن ابي عبادة قال ثنا ابراهيم بن طهمان عن ابي اسحق عن الحارث عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابواسحاق سے وہ حضرت حارث سے وہ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

**فذلك** ايضا ينفي ان تكون في الخيل صدقة **فان** قال قائل فقد قرن مع ذلك الرقيق فلما كان ذلك لا ينفي ان تكون الصدقة واجبة في الرقيق اذا كانوا للتجارة فكذلك لا ينفي ذلك ان تكون الزكوة واجبة في الخيل اذا كانت سائمة. وكما كان قوله قد عفوت لكم عن صدقة الرقيق للخدمة خاصة فكذلك قوله قد عفوت لكم عن صدقة الخيل انما هو على خيل الركوب

تو یہ روایت بھی گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے تو جب تجارت کے غلاموں میں وجوب زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی تو اس بات کی نفی بھی نہ ہو گی کہ جب گھوڑے چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے لہٰذا جس طرح غلاموں سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے معاف کیا۔ خدمت کے غلاموں سے مخصوص ہے اسی طرح آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کی، سواریوں کے گھوڑوں سے خاص ہوگا۔

خاصة. قيل له هذا يحتمل ما ذكرت وإذا بطل أن ينتفي الزكوة بهذا الحديث انتفت بما ذكرنا قبله مما في حديث حارثة لأن فيه أن عليا قال لعمر ما قد ذكرنا فدل ذلك أن معنى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا كان عند علي رضي الله عنه على نفي الزكوة منها وإن كانت سائمة. وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما معناه قريب من معنى حديث عاصم والحارث عن علي رض.

اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کہا اس میں اس بات کا احتمال ہے اور جب اس حدیث سے زکوٰۃ کی نفی باطل ہو گئی تو جو کچھ ہم نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں پہلے ذکر کیا ہے اس سے اس کی نفی ہو جائے گی کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر شرکا اہل شام سے یہ صدقہ بطور فرض یا جزیہ نہ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے گھوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی مراد ہے۔ چاہے وہ چرنے والے ہوں ——— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جس کا مفہوم اس روایت کے قریب ہے جو بواسطہ حضرت عاصم اور

۶۷۴- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار قال سمعت سليمان بن يسار يحدث عن عراك بن مالك عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

۶۷۵- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب وسعيد بن عامر قالا ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن سليمان عن عراك عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۶۷۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الله بن دينار فذكر بإسناده مثله.

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۷- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن عبد الله بن دينار فذكر بإسناده مثله.

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۶۷۸- حدثني محمد بن عيسى بن فليح قال ثنا أبو الأسود النضر بن عبد الجبار عن سلمان قال أحمد بن علي هو ابن بلال ابن فليح عن عبد الله بن دينار فذكر بإسناده مثله.

حضرت سلمان، احمد بن علی (ہلال بن فلیح کے صاحبزادے) سے وہ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ اللَّیْثِیُّ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عِرَاکٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مکحول، حضرت عراک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ خُثَیْمِ بْنِ عِرَاکٍ عَنْ اَبِیْهِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت خثیم بن عراک سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا لَمْ یَکُنْ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا ذَکَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ دَلِیْلٌ عَلٰی وُجُوْبِ الزَّکٰوةِ فِی الْخَیْلِ السَّائِمَةِ وَکَانَ فِیْهَا مَا یَنْفِی الزَّکٰوةَ مِنْهَا ثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ قَوْلُ الَّذِیْنَ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا زَکٰوةً فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ۔ وَاَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا الَّذِیْنَ یُوْجِبُوْنَ فِیْهَا الزَّکٰوةَ لَا یُوْجِبُوْنَهَا حَتّٰی تَکُوْنَ ذُکُوْرًا وَاِنَاثًا یَلْتَمِسُ مِنْهَا صَاحِبُهَا نَسْلَهَا وَلَا یَجِبُ الزَّکٰوةُ فِیْ ذُکُوْرِهَا خَاصَّةً وَلَا فِیْ اِنَاثِهَا خَاصَّةً وَکَانَتِ الزَّکَوَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَیْهَا فِی الْمَوَاشِی السَّائِمَةِ یَجِبُ فِی الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ذُکُوْرًا کَانَتْ کُلُّهَا اَوْ اِنَاثًا فَلَمَّا اسْتَوٰی حُکْمُ الذُّکُوْرِ خَاصَّةً فِیْ ذٰلِکَ وَحُکْمُ الْاِنَاثِ خَاصَّةً وَحُکْمُ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ وَکَانَتِ الذُّکُوْرُ مِنَ الْخَیْلِ خَاصَّةً وَالْاِنَاثُ مِنْهَا خَاصَّةً لَا یَجِبُ فِیْهَا زَکٰوةٌ کَانَ کَذٰلِکَ فِی النَّظَرِ الْاِنَاثُ مِنْهَا وَالذُّکُوْرُ اِذَا اجْتَمَعَتْ لَا یَجِبُ فِیْهَا زَکٰوةٌ وَوَجْهٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا الْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لَا زَکٰوةَ فِیْهَا وَاِنْ کَانَتْ سَائِمَةً وَالْاِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فِیْهَا الزَّکٰوةُ اِذَا کَانَتْ سَائِمَةً وَاِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ فِی الْخَیْلِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اِلَی الصِّنْفَیْنِ هِیَ بِهٖ اَشْبَهُ فَنَعْطِفُ حُکْمَهٗ عَلٰی حُکْمِهٖ فَرَاَیْنَا الْخَیْلَ ذَوَاتَ حَوَافِرَ وَکَذٰلِکَ الْحَمِیْرُ وَالْبِغَالُ هِیَ ذَوَاتُ حَوَافِرَ اَیْضًا وَکَانَتِ الْمَوَاشِیْ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْاِبِلِ ذَوَاتُ اَخْفَافٍ

تو جب ان مذکورہ روایات میں چرنے والے گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں کوئی بات نہیں بلکہ ان میں زکوٰۃ کی نفی پر دلالت پائی جاتی ہے تو معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو ان میں زکوٰۃ کو واجب نہیں سمجھتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے۔ اور بطور قیاس اس باب کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ ان میں زکوٰۃ کو واجب مانتے ہیں وہ اس صورت میں واجب قرار دیتے ہیں جب نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور ان کا مالک نسل بڑھانا چاہتا ہو صرف نر یا صرف مادہ میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ حالانکہ جن جانوروں کی زکوٰۃ پر اتفاق ہے مثلاً اونٹ، گائے اور بکری تو ان کے نر اور مادہ دونوں میں واجب ہے تو جب ان جانوروں میں زکوٰۃ کا حکم ایک جیسا ہے چاہے صرف نر ہو یا محض مادہ یا ملے جلے ہوں اور صرف نر گھوڑوں یا صرف مادہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب نر اور مادہ گھوڑے مخلوط ہوں تب بھی زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خچروں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ چرنے والے ہوں جبکہ اونٹ، گائے اور بکری چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ اختلاف گھوڑوں میں ہے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں گھوڑے ان دو قسموں میں سے کس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں تاکہ ان کا حکم اس کے حکم کے مطابق رکھیں تو ہم نے دیکھا کہ گھوڑا سم والا جانور ہے اسی طرح گدھے اور خچر بھی سم والے جانور ہیں جب کہ گائے بکری اور اونٹ کھر والے جانور ہیں تو سم والا جانور کھر والے کی نسبت سم والے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے

فَعَدُّوا الْحَافِرَ بِذِی الْحَافِرِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِذِی الْخُفِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا زَكٰوةَ فِی الْخَيْلِ كَمَا لَا زَكٰوةَ فِی الْحَمِيرِ وَالْبِغَالِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِی يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ أَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ إِلَيْنَا وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

ثابت ہوا کہ خچر اور گدھے کی طرح گھوڑے میں بھی زکوٰۃ نہیں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

---

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَلَى الْبَرَاذِينِ صَدَقَةٌ فَقَالَ أَوَعَلَى الْخَيْلِ صَدَقَةٌ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ براذین میں صدقہ ہے تو انھوں نے فرمایا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

---

## بَابُ ۱۱۵ الزَّكٰوةِ هَلْ يَأْخُذُهَا الْإِمَامُ أَمْ لَا۔

## باب ۱۱۵: کیا حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِی الْعَاصِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُحْشَرُوا وَلَا تُعْشَرُوا۔

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا زکوٰۃ دینے کے لیے گھروں سے باہر نہ جانا اور نہ عشر (ٹیکس) دینا۔

---

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْبَجَلِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ احْمَدُوا اللّٰهَ إِذْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشُورَ۔

حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عرب کے گروہ! اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو کہ اس نے تم سے ٹیکس اٹھا لیے۔

---

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا۔

يَقُوْلُ نَذْكُرُ مِثْلَهُ ـ

۶۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَّالْحِمَّانِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ ـ

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے دادا ابو امیہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر عشر (ٹیکس) نہیں، ٹیکس ذمی لوگوں پر ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّتَوَلّٰى عَلٰى اَخْذِ صَدَقَاتِهِمْ وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا اَدَّوْهَا اِلَى الْاِمَامِ فَيَتَوَلّٰى وَضْعَهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا الَّتِيْ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَاِنْ شَاءُوْا فَرَّقُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ وَلَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّاْخُذَهَا مِنْهُمْ بِغَيْرِ طِيْبِ اَنْفُسِهِمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ ـ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک گروہ کا یہ قول ہے کہ امام (حکمران) کو اس بات کا حق نہیں کہ کسی شخص کو مسلمانوں زکوٰۃ لینے پر مامور کرے بلکہ مسلمانوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تو امام کو دیں پھر وہ ان مصارف پر خرچ کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا اور اگر چاہیں تو ان مصارف پر خود خرچ کریں امام کو ان کی مرضی کے بغیر لینے کا کوئی حق نہیں۔ انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۶۸۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَكَانَ عُمَرُ يُعَشِّرُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لَا ـ

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشر لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْاِمَامِ اَنْ يُّوَلِّيَ اَصْحٰبَ الْاَمْوَالِ صَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ حَتّٰى يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا وَلِلْاِمَامِ اَيْضًا اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْهَا مُصَدِّقِيْنَ حَتّٰى يُعَشِّرُوْهَا وَيَاْخُذُوا الزَّكٰوةَ مِنْهَا ـ

دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے کہ مال دار لوگوں کو خود اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے اور اس کے مصارف پر خرچ کرنے کی اجازت دے اور اس بات کا بھی اختیار ہے کہ عاملینِ زکوٰۃ کو بھیجے جو ان سے زکوٰۃ وصول کریں۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَهُمْ اَنَّ الْعُشْرَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهٗ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ الْعُشْرُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْخَذُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ الْمَكْسَ ـ

پہلے قول کے قائلین کے خلاف انکی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے جو عشر معاف فرمایا وہ ٹیکس تھا جو دورِ جاہلیت میں لیا جاتا تھا یہ زکوٰۃ نہیں تھی وہ اسے ٹیکس کہتے تھے۔

۶۸۷ - وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدٍ

یہی وہ ٹیکس ہے جس کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ٹیکس لینے والا یعنی عاشر جنت میں داخل نہ ہوگا

بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِيْ عَاشِرًا۔

فَهٰذَا هُوَ الْعُشْرُ الْمَرْفُوْعُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَّا الزَّكٰوةُ فَلَا۔

یہی ٹیکس مسلمانوں سے اٹھایا گیا زکوٰۃ نہیں اٹھائی گئی۔

۶۸۸۔ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَخْوَالِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَّمَهُ الْإِسْلَامَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا يَأْخُذُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ الْإِسْلَامِ قَدْ عَلَّمْتَهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ أَفَأَعْشُرُ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْعُشْرُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل زکوٰۃ مقرر فرمایا اور انھیں اسلام کی تعلیم دی نیز بتایا کہ انھوں نے کیا وصول کرنا ہے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کے علاوہ اسلام کی تمام باتیں معلوم ہو گئی ہیں تو کیا میں مسلمانوں سے عشر (ٹیکس) وصول کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹیکس تو یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جاتا ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَعْشُرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ لَهُ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعُشُوْرَ الْمَرْفُوْعَةَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هِيَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا اور حکم دیا کہ مسلمانوں سے ٹیکس نہ لیں اور فرمایا کہ ٹیکس تو یہود و انصاری پر ہوتا ہے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر (مسلمانوں سے) اٹھایا گیا وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے۔

۶۸۹۔ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ نَصْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ خَالٍ لَهُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ أَعْشُرُهُنَّ قَالَ أَمَّا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

اس بات کو یہ روایت بھی واضح کرتی ہے کہ حضرت بکر بن وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اونٹوں اور گایوں کے بارے میں پوچھا کہ ان کا عشر (ٹیکس) لوں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر (ٹیکس) تو یہود و نصاریٰ کے ذمہ ہے۔ مسلمانوں پر نہیں۔

فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعُشْرَ الَّذِيْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْمَأْخُوْذُ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى هُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ لِأَنَّ مَا يُؤْخَذُ مِنَ النَّصَارٰى وَالْيَهُوْدِ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ حَقٌّ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر مسلمانوں کے ذمہ نہیں اور یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے کیونکہ جو کچھ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کا حق ہے اور ان پر جزیہ کی طرح واجب ہے جبکہ زکوٰۃ کی یہ صورت نہیں کیونکہ وہ مالدار کی

كَالْجِزْيَةِ الْوَاجِبَةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَالزَّكٰوةُ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِاَنَّهَا اِنَّمَا تُؤْخَذُ طَهَارَةً لِرَبِّ الْمَالِ وَهُوَ يُثَابُ عَلٰى اَدَائِهَا وَالْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَيْسَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِنَ الْعُشْرِ طَهَارَةً لَهُمْ وَلَا هُمْ مُثَابُوْنَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِمَّا لَا ثَوَابَ لَهُمْ عَلَيْهِ وَاَقَرَّ ذٰلِكَ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

طہارت کے لیے لی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی پر ثواب ملتا ہے جبکہ یہود و نصاریٰ سے جو عشر لیا جاتا ہے وہ ان کی طہارت کا باعث نہیں اور نہ ہی انہیں اس پر ثواب ملتا ہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان (مسلمانوں) پر سے وہ چیز اٹھالی جس میں ان کے لیے ثواب نہیں اور اسے یہود و نصاریٰ پر برقرار رکھا۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى اَيُّوْبَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنْ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا اِذَا كَانُوْا يُدِيْرُوْنَهَا ثُمَّ لَا تَاْخُذْ مِنْهُمْ شَيْئًا حَتّٰى رَاْسِ الْحَوْلِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت ایوب بن شرحبیل کو لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار اور اہل کتاب سے بیس دیناروں سے ایک دینار وصول کرو جبکہ وہ خود ادا کر دیں پھر سال بھر ان سے کچھ نہ لو کیونکہ میں نے یہ بات اس شخص سے سنی ہے جس نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَدِّقِيْنَ اَنْ يَاْخُذُوْا مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا ذَكَرْنَا وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ مَا وَصَفْنَا۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض مَا قَدْ وَافَقَ هٰذَا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والوں کو فرمایا کہ مسلمانوں کے مال سے وہی کچھ لیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور ذمیوں کے مال سے وہ چیز لیں جو ہم نے بیان کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض فَاَبْطَاْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ اَرٰى اَنِّيْ لَوْ اَمَرْتُكَ اَنْ تَعَضَّ عَلٰى حَجَرِ كَذَا وَكَذَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ لَفَعَلْتَ اَخْتَرْتُ لَكَ عَمَلًا فَكَرِهْتَ اَوْ اَكْتُبُ لَكَ سُنَّةَ عُمَرَ رض قَالَ قُلْتُ اُكْتُبْ لِيْ سُنَّةَ عُمَرَ رض قَالَ فَكَتَبَ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا تو مجھے تاخیر ہو گئی پھر کسی کو بھیجا میں حاضر ہوا تو فرمایا مجھے معلوم ہے۔ اگر میں تمہیں کہوں کہ میری رضا جوئی کے لیے پتھر کو دانتوں کے ساتھ اس طرح اس طرح پکڑو تو تم ایسا کرو گے میں نے تمہیں کسی کام پر مقرر کیا تو تم نے اسے ناپسند کیا تو اب تمہارے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دوں فرماتے ہیں میں نے کہا میرے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دیجیے فرماتے

مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِمَّنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ قَالَ الرُّوْمُ كَانُوْا يَقْدَمُوْنَ مِنَ الشَّامِ۔

فَلَمَّا فَعَلَ عُمَرُ هٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ مُنْكِرٌ۔ كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً وَإِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَيْهِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَبْعَثَ إِلٰى أَرْبَابِ الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ حَتّٰى يَأْخُذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ مَوَاشِيْهِمْ إِذَا وَجَبَتْ فِيْهَا الصَّدَقَةُ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ فِيْ ثِمَارِهِمْ ثُمَّ يَضَعُ ذٰلِكَ فِيْ مَوَاضِعِ الزَّكٰوةِ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْبٰى ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْأَمْوَالِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَمْوَالِ التِّجَارَاتِ كَذٰلِكَ۔ فَأَمَّا مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَعَلٰى مَا قَدْ فَسَّرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَحْكِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْ عُمَرَ الضَّرِيْرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِمُرُوْرِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ فِيْ أَمْوَالِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِمْ لَوْ لَمْ يَمُرُّوْا بِهَا عَلَيْهِ زَكَاةً عَلَيْهِمْ

ہیں انھوں نے لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس درہم پر ایک اور ذمیوں سے ہر بیس درہم میں سے ایک درہم لو اور غیر ذمیوں سے دس میں سے ایک درہم لو، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا غیر ذمی کون لوگ ہیں تو فرمایا رومی لوگ جو شام کی طرف سے آتے ہیں۔

جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہ کی تو یہ اس مسئلے میں حجت اور اجماع ہے۔ طرق روایات کے طریقے سے اس باب کا یہ بیان تھا۔ نظر و قیاس کے طور پر اس کا بیان یوں ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امام، چرنے والے جانوروں کے مالکوں کے پاس کسی کو ان کے جانوروں کی زکوٰۃ لینے کے لیے بھیج سکتا ہے جب ان میں زکوٰۃ واجب ہو، اسی طرح پھلوں میں بھی کرتا ہے پھر اس زکوٰۃ کو ان معارف پر خرچ کرتا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس بات سے کسی مسلمان کو انکار نہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر اموال یعنی سونا چاندی اور مال تجارت بھی اسی طرح ہوں جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے کہ مسلمانوں پر عشر نہیں عشر تو یہود و نصاریٰ پر ہے تو اس کی وضاحت وہی ہے جو ہم پہلے کر چکے ہیں میں (امام طحاوی) نے حضرت ابوبکرہ سے سنا وہ ابو عمر ضریر سے یہ بات نقل کرتے ہیں اور یہ سب کچھ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ عشر مسلمانوں پر نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ پر ہے حضرت یحییٰ بن آدم نے اس کی ایک دوسری توجیہہ بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں مسلمانوں پر محض عاشر (زکوٰۃ لینے والے) کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے کچھ لازم نہیں آئے گا جب تک ان پر گزرنے کے بغیر واجب نہ ہو کیونکہ ان پر تو صرف زکوٰۃ واجب ہے وہ کسی بھی حالت میں ہوں اور یہود و نصاریٰ اگر عاشر کے پاس سے نہ گزریں تو ان پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا تو جو چیز مسلمانوں سے اٹھالی گئی وہ

الزکوة علی ای حال کانوا علیها والیهود والنصاری لم لم یتجروا باموالهم علی العاشر لم یجب علیهم فیها شیء فالذی رفع عن المسلمین هو الذی توجبه المرور بالمال علی العاشر ولم یرفع ذلک عن الیهود والنصاری.

وہی ہے جو عاشر کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اسے یہود و نصاریٰ سے معاف نہیں کیا گیا۔

---

## باب ۱۱۶ ذوات العوار هل تؤخذ فی صدقات المواشی ام لا.

## باب ۱۱۶: زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

۶۹۲- **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا یعقوب بن حمید بن کاسب قال ثنا ابن عیینة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت بعث النبی صلی الله علیه وسلم مصدقا فی اول الاسلام فقال خذ الشارف والبکر وذوات العیب ولا تأخذ حزرات الناس قال هشام اری ذلک لیستألفهم ثم جرت السنة بعد ذلک.

۶۹۳- **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا یعقوب قال ثنا وکیع عن هشام عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں۔ آغاز اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک شخص کو بھیجا تو فرمایا بوڑھا، جوان اور عیب دار سب قسم کے جانور لے لو اور لوگوں کے عمدہ مالوں سے بچو حضرت ہشام فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے (آغاز اسلام میں) تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا پھر اس کے بعد یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

**قال** ابو جعفر فذهب قوم الی تقلید هذا الخبر وقالوا هکذا ینبغی للمصدق ان یأخذ **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا لا یأخذ فی الصدقات ذات عیب وانما یأخذ عدلا من المال.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی روایت کو اپنایا وہ کہتے ہیں صدقہ وصول کرنے والے کو اسی طریقے پر لینا چاہیے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں عیب دار جانور نہ لے بلکہ درمیانہ جانور لے۔

---

۶۹۴- **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاری قال حدثنی ابی عن ثمامة بن عبد الله عن انس ان ابا بکر الصدیق رض لما استخلف وجه انس بن مالک رض الی البحرین فکتب له هذا الکتاب

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا اور یہ خط لکھ کر دیا کہ یہ زکوٰۃ ایک فریضہ ہے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر لازم کیا تو جو مصدق (زکوٰۃ لینے

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ يَعْنِي الصَّدَقَةَ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فَذَكَرَ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ۔

(والا) مسلمانوں سے اس (سنت) طریقے کے مطابق مانگے تو وہ اسے دے جو زیادہ مانگے اسے نہ دے پھر آپ نے صدقہ کی فرض مقدار کا ذکر فرمایا اور فرمایا صدقہ میں بوڑھا اور عیب دار جانور نیز بکرا نہ لیا جائے۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابًا اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ فَكَتَبَ فِيْهِ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ۔

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک تحریر بھیجی جس میں فرائض و سُنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار اور بکرا نہ لیا جائے۔

فَهٰذَا كَانَتْ كُتُبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض تَجْرِيْ مِنْ بَعْدِهٖ وَكُتُبُ عَلِيٍّ رض بَعْدَ ذٰلِكَ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى نَسْخِ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِيْهِ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى تَقْدِيْمِهٖ بِمَا رَوَيْنَاهُ بَعْدَهٗ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مُصَدِّقًا فِيْ صَدْرِ الْاِسْلَامِ فَاَمَرَهٗ بِذٰلِكَ وَنُسِخَ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی تحریر ہے جس پر بعد میں بھی عمل رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے بعد (اسی طرح) لکھا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مروی ہے اور ہم نے اس باب کے آغاز میں لکھا ہے وہ منسوخ ہے نیز اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ روایت فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز اسلام میں صدقہ لینے والے کو بھیجتے تو اسے اس بات کا حکم دیتے۔ پس جو کچھ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط اور حضرت عمرو بن حزم کے خط کے حوالے سے ذکر کیا ہے اس سے وہ منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ (۱۱) زَكٰوةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ

## باب ۱۱: زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق[1] سے کم میں صدقہ نہیں

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اوقیہ[1] سے کم میں صدقہ ہے۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہارون، حضرت یحییٰ بن سعید سے اور وہ حضرت عمرو بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم، مالک، سفیان ثوری اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان سے حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن صعصعہ مازنی اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید خدری سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[1] اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ أَوِ الْكَرْمِ حَتَّى يَكُونَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِي الرِّقَةِ حَتَّى تَبْلُغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ۔

فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیتی اور انگور جب تک پانچ وسق کو نہ پہنچ جائیں اور چاندی جب تک دو سو درہم نہ ہو اس میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا خَمْسِ أَوَاقٍ وَلَا خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں اور پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا لَيْثٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل (لیکن) غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض وسنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ جس کھیتی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ فَكَتَبَ فِيهِ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ كَانَ سَيْحًا أَوْ بَعْلًا فَفِيهِ الْعُشْرُ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ۔

**قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا لَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ حَتّٰى يَكُونَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْأَرْضُ مِثْلَ الْحِمَّصِ وَالْعَدَسِ وَالْمَاشِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذَا الْمِقْدَارَ أَيْضًا **وَمِمَّنْ** ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَأَوْجَبُوا الصَّدَقَةَ فِي قَلِيلِ ذٰلِكَ وَكَثِيرِهِ۔

۷۱۰۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمِمَّا سُقِيَ بَعْلًا نِصْفَ الْعُشْرِ۔

۷۱۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۷۱۲۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۷۱۳۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ

کو بارش سے سیراب کیا جائے یا جاری پانی سے یا وہ بارانی زمین ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے اور جب اسے ڈولوں یا رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جائے تو اس میں بیسواں حصہ ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور انگور وغیرہ جب تک پانچ وسق نہ ہوں ان میں صدقہ (عشر) نہیں اسی طرح ہر وہ چیز جو زمین سے نکلے مثلاً چنے، مسور، ماش اور ان جیسی دوسری اجناس میں اس وقت تک عشر نہیں ہوگا جب تک وہ اس مقدار (پانچ وسق) کو نہ پہنچیں۔ حضرت امام ابو یوسف، امام محمد اور اہل مدینہ کا یہی مذہب ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے قلیل وکثیر میں صدقہ واجب قرار دیتے ہیں۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ جس زمین کو بارش سے سیراب کیا جائے اس سے بیسواں حصہ لوں۔

---

حضرت عبدالحمید بن صالح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوبکر بن عیاش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس سے دسواں اور جس کو اونٹنی کے ذریعے (پانی لاکر) سیراب کیا اس سے بیسواں حصہ ہے۔

---

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

ثنا ابنُ لهيعةَ عن يزيدَ بنِ أبي حبيبٍ عن ابنِ شهابٍ عن سالمٍ عن أبيه أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم فرض فيما سقتِ الأنهارُ والعيونُ أو كان عثريًّا يسقى بالسماءِ العشورَ وفيما سقي بالناضحِ نصفُ العشورِ۔

٧١٤۔ حدثنا يزيدُ بنُ سنانٍ قال ثنا سعيدُ بنُ أبي مريمَ قال أنا عبدُ اللهِ بنُ وهبٍ قال حدثني يونسُ بنُ يزيدَ عن ابنِ شهابٍ عن سالمٍ عن أبيه عن رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم مثلَه۔

٧١٥۔ حدثنا يزيدُ بنُ سنانٍ قال ثنا ابنُ أبي مريمَ قال ثنا ابنُ لهيعةَ عن يزيدَ بنِ أبي حبيبٍ عن ابنِ شهابٍ عن سالمٍ عن أبيه عن رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم مثلَه۔

٧١٦۔ حدثنا يونسُ قال ثنا ابنُ وهبٍ قال حدثني عمرُو بنُ الحارثِ أنّ أبا الزبيرِ حدثه أنه سمع جابرَ بنَ عبدِ اللهِ يذكر عن رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم أنه قال فيما سقتِ الأنهارُ والغيمُ العشورُ وفيما سقي بالسانيةِ نصفُ العشورِ۔

قال أبو جعفرٍ ففي هذه الآثارِ أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم جعل فيما سقتِ السماءُ ما ذكر فيها ولم يقدّر في ذلك مقدارًا ففي ذلك ما يدلّ على وجوبِ الزكاةِ في كلِّ ما خرج من الأرضِ قلّ أو كثر۔ فإن قال قائلٌ ممن يذهب إلى قولِ أهلِ المدينةِ أنّ هذه الآثارَ التي رويتها في هذا الفصلِ غيرُ مضادّةٍ للآثارِ التي رويتها في الفصلِ الأولِ لأنّ الأولى مفسّرةٌ وهذه مجملةٌ فالمفسّرُ من ذلك أولى من المجملِ۔ قيل له هذا محالٌ لأنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم أخبر في هذه الآثارِ أنّ ذلك الواجبَ من العشرِ

عنہا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمین میں جسے نہروں اور چشموں سے سیراب کیا جائے یا وہ عشری زمین جو بارش سے سیراب ہوتی ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جسے اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت یزید بن ابوحبیب، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابوالزبیر نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جس زمین کو بارش وغیرہ سے سیراب کیا جائے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس کو اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے (اس میں بیسواں حصہ ہے)

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش سے سیراب ہونے والی زمین میں صدقہ مقرر فرمایا جس کا ذکر کیا گیا لیکن کوئی مقدار مقرر نہیں فرمائی تو اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو کچھ زمین سے نکلے کم ہو یا زیادہ اس میں صدقہ فرض ہے۔ ـــــ اگر اہل مدینہ کے قول کو اپنانے والا کوئی شخص کہے کہ تم نے اس فصل میں جو روایات نقل کی ہیں وہ پہلی فصل کی روایات سے متضاد نہیں ہیں۔ البتہ پہلی روایات میں وضاحت ہے اور ان میں اجمال۔ پس مفسر مجمل سے اولیٰ ہیں ـــــ تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ محال ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں بتایا کہ دسواں یا بیسواں حصہ اس زمین کی پیداوار میں واجب ہے جس کو نہروں، چشموں، ڈولوں یا رہٹ وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو یہ کلام ہر اس چیز پر صادق

أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ أَوْ بِالْعُيُونِ أَوْ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ فَكَانَ وَجْهُ الْكَلَامِ عَلَى كُلِّ مَا خَرَجَ مِمَّا سُقِيَ بِذَلِكَ. وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَدَّ مَاعِزًا عِنْدَ مَا جَاءَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَمَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُنَيْسٍ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَجَعَلْتُمْ هَذَا دَلِيلًا عَلَى أَنَّ الِاعْتِبَارَ بِالْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً لِأَنَّ ذَلِكَ ظَاهِرُ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ تَجْعَلُوا حَدِيثَ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرَ قَاضِيًا عَلَى حَدِيثِ أُنَيْسٍ هَذَا الْمُجْمَلِ فَيَكُونُ الِاعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ هُوَ الِاعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرِ فَإِذَا كُنْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمُوهُ هَذَا فِيمَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ فَعَلَ فِي أَحَادِيثِ الزَّكَوَاتِ مَا وَصَفْنَا بَلْ حَدِيثُ أُنَيْسٍ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مَعْطُوفًا عَلَى حَدِيثِ مَاعِزٍ لِأَنَّهُ ذُكِرَ فِيهِ الِاعْتِرَافُ وَإِقْرَارُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَيْسَ هُوَ اعْتِرَافًا بِالزِّنَا الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ مُخَالِفِكُمْ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رض فِي الزَّكَوٰةِ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ إِيجَابِهَا فِيمَا سُقِيَ بِكَذَا وَفِيمَا سُقِيَ بِكَذَا فَذَلِكَ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مُضَادًّا لِمَا فِيهِ ذِكْرُ الْأَوْسَاقِ مِنْ حَدِيثِ أُنَيْسٍ لِحَدِيثِ مَاعِزٍ وَقَدْ حُمِلَ حَدِيثُ مُعَاذٍ وَجَابِرٍ رض وَابْنِ عُمَرَ رض عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَذَهَبَ مَنْ مَعْنَاهُ إِلَى مَا وَصَفْنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمُجَاهِدٌ۔

اُگاہے جو ان سے سیراب ہونے والی زمین سے پیدا ہو۔

اور تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے ان کو لوٹا دیا پھر اس کے بعد انھیں رجم کیا اور تم نے ہی روایت کیا کہ آپ نے انیس رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ کل صبح اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرنا تو تم نے اسے اس بات کی دلیل قرار دیا کہ ایک مرتبہ اقرار زنا معتبر ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے آپ نے فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کرنا۔ تو تم نے حضرت ماعز کی مفسر روایت کو حضرت انیس کی اس مجمل روایت کی تفسیر قرار نہیں دیا تو جب تم نے وہاں (رجم کے سلسلے میں) یہ طریقہ اختیار کیا تو تم زکوٰۃ کی احادیث میں یہ طریقہ اختیار کرنے والوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ بلکہ حدیث انیس کو حدیث ماعز سے جوڑنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں ایک مرتبہ اعتراف و اقرار کا ذکر ہے جو تمہارے مخالفین کے نزدیک حد زنا کا موجب نہیں جبکہ حضرت معاذ، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات میں اس بات کا ذکر ہے کہ اگر فلاں پانی سے سیراب ہو تو اتنا واجب ہے اور فلاں سے ہو تو اتنا ہے۔ تو حضرت انیس اور حضرت ماعز کی روایات میں تضاد کی نسبت ان روایات کو ان روایات کے متضاد قرار دینا اولیٰ ہے جن میں وسقوں کا ذکر ہے، حضرت معاذ، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت کو اسی مذکورہ معنیٰ پر محمول کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما بھی اسی معنیٰ کی طرف گئے ہیں۔

۱۷۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الصَّدَقَةُ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا زمین سے نکلنے والی ہر چیز میں صدقہ ہے

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ زَكٰوةِ الطَّعَامِ فَقَالَ فِيمَا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ وَالنَّظَرُ الصَّحِيحُ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الزَّكَوَاتِ تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ وَالْمَوَاشِي فِي مِقْدَارٍ مِنْهَا مَعْلُومٍ بَعْدَ وَقْتٍ مَعْلُومٍ وَهُوَ الْحَوْلُ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ تَجِبُ بِمِقْدَارٍ مَعْلُومٍ وَوَقْتٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ رَأَيْنَا مَا تُخْرِجُ الْأَرْضُ يُؤْخَذُ مِنْهُ الزَّكٰوةُ فِي وَقْتِ مَا تُخْرِجُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ وَقْتٌ فَلَمَّا سَقَطَ أَنْ تَكُونَ لَهُ وَقْتٌ يَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ بِحُلُولِهِ سَقَطَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِقْدَارٌ يَجِبُ الزَّكٰوةُ فِيهِ بِبُلُوغِهِ فَيَكُونُ حُكْمُ الْمِقْدَارِ وَالْمِيقَاتِ فِي هٰذَا سَوَاءٌ إِذَا سَقَطَ أَحَدُهُمَا سَقَطَ الْآخَرُ كَمَا كَانَا فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي ذَكَرْنَا سَوَاءٌ لَمَّا ثَبَتَ أَحَدُهُمَا ثَبَتَ الْآخَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

حضرت خصیف فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے کھانے (غلے) کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کم ہو یا زیادہ دسواں یا بیسواں حصہ ہے۔

صحیح قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں مالوں اور مویشیوں میں زکوٰۃ معلوم مقدار میں معلوم وقت یعنی سال گزرنے کے بعد فرض ہے تو ان اشیاء میں معلوم مقدار اور معلوم وقت میں فرض ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیزوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جب وہ پیدا ہوں کسی دوسرے وقت کی انتظار نہیں کی جاتی۔ تو جب یہ بات ساقط ہو گئی کہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے جس کے گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو وہ مقدار بھی ساقط ہو گئی جس تک پہنچنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو تو اس میں مقدار اور وقت (کا حکم) برابر ہے لہٰذا جب ان میں سے ایک چیز ساقط ہو گئی اور دوسری بھی ساقط ہو گی جس طرح دوسرے اموال میں یہ دونوں باتیں برابر ہیں کہ ایک کے ثابت ہونے سے دوسری بھی ثابت ہوتی ہے قیاس یہی ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ الْخَرْصِ۔[۱۱۸]

## باب[۱۱۸]: (پیداوار) کا اندازہ لگانا

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ قَالَ نَافِعٌ فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ يَهُودَ عَلَى أَنَّهُمْ يَعْمَلُونَهَا وَيَزْرَعُونَهَا عَلَى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ عَلَى أَنْ نُقِرَّكُمْ فِيهَا مَا بَدَا لَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کرائے پر دیا جاتا تھا کہ مالک زمین کو اتنا ملے گا جتنا پانی دینے والے کے لیے ہو گا اور کچھ گھاس بھی، میں نہیں جانتا کہ وہ کتنا تھا حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آئے اور میں ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر یہودیوں کو خیبر عطا فرمایا کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کریں اور اس کے پیدا ہونے والے غلے اور پھل کا نصف ان کے لیے ہو گا اور جب تک ہم مناسب سمجھیں گے اسے تمہارے پاس

قال فخرصها عليهم عبد الله بن رواحة فصاحوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرصه فقال لهم عبد الله بن رواحة أنتم بالخيار إن شئتم فهي لكم وإن شئتم فهي لنا نخرصها ونؤدي إليكم نصفها فقالوا بهذا قامت السموات والأرض۔

٧٢٠۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا أبو عون الزيادي قال ثنا إبراهيم بن طهمان قال ثنا أبو الزبير عن جابر رضی اللہ عنہ قال أفاء الله خيبر فأقرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كانوا وجعلها بينه وبينهم فبعث عبد الله بن رواحة فخرصها عليهم ثم قال يا معشر اليهود أنتم أبغض الخلق إلي قتلتم أنبياء الله وكذبتم على الله وليس يحملني بغضي إياكم أن أحيف عليكم وقد خرصت عليكم بعشرين ألف وسق من تمر فإن شئتم فلكم وإن شئتم فلي۔

٧٢١۔ **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا إبراهيم بن المنذر قال ثنا عبد الله بن نافع قال ثنا محمد بن صالح عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن أسيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمره أن يخرص العنب زبيبا كما يخرص الرطب۔

**قال** أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الثمرة التي يجب فيها العشر هكذا حكمها تخرص وهي رطب تمرا ليعلم مقدارها فتسلم إلى ربها ويملك بذلك حق الله تعالى فيها ويكون عليه مثلها مكيلة ذلك تمرا وكذلك يفعل في العنب واحتجوا في ذلك بهذه الآثار۔ **وخالفهم** في ذلك آخرون فكرهوا ذلك

رکھیں گے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ لگایا تو انھوں نے اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اگر چاہو تو تم اسے لے لو اور اگر چاہو تو یہ ہم لے لیتے ہیں اور اس کا نصف تمہیں دے دیں گے انھوں نے کہا اسی (انصاف) کے ساتھ آسمان و زمین قائم ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (اہل خیبر) کو اس پر برقرار رکھتے ہوئے اس کی پیداوار کو اپنے (مسلمانوں کے) اور ان کے درمیان تقسیم کر دیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے اس پیداوار کا اندازہ کیا پھر فرمایا اے یہودیوں کی قوم! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی نہایت ناپسندیدہ مخلوق ہو تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا لیکن میری یہ نفرت مجھے تم پر ظلم کی ترغیب نہیں دیتی میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ کیا ہے اگر چاہو تو تم رکھ لو اور چاہو تو مجھے دے دو۔

حضرت عتاب ابن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا جیسے کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

---

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جس پھل میں عشر واجب ہے اس کا یہی حکم ہے کہ جب وہ تر کھجوریں ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر مقدار معلوم کر لی جائے پھر مالک کے حوالے کر دی جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق ثابت کر دیا جائے پھر (پکنے کے بعد) اسی قدر ماپ کر کھجوریں ادا کرے انگوروں میں بھی اسی طرح کیا جائے۔ ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت

وَ قَالُوْا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ الثَّمَرَةَ كَانَ رُطَبًا فِي وَقْتِ مَا خُرِصَتْ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ رُطَبًا حِيْنَئِذٍ فَتُجْعَلَ لِصَاحِبِهَا حَقُّ اللّٰهِ فِيْهَا بِمَكِيْلَةِ ذٰلِكَ تَمْرًا أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ نَسِيْئَتُهُ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيْئَةً وَ جَاءَتْ بِذٰلِكَ عَنْهُ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ الصَّحِيْحَةُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَلَمْ يَسْتَثْنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَيْسَ وَجْهُ مَا رَوَيْنَا فِي الْخَرْصِ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنْ وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِخَرْصِ ابْنِ رَوَاحَةَ لِيُعْلَمَ بِهِ مِقْدَارُ مَا فِي أَيْدِي كُلِّ قَوْمٍ مِنَ الثِّمَارِ فَيُؤْخَذَ مِثْلُهُ بِقَدْرِهِ فِي وَقْتِ الصِّرَامِ لَا أَنَّهُمْ يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا يَجِبُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِبَدَلٍ لَا يَزُوْلُ ذٰلِكَ الْبَدَلُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تُصِيْبَ الثَّمَرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ آفَةٌ فَتُتْلِفَهَا أَوْ نَارٌ فَتُحْرِقَهَا فَتَكُوْنُ مَا يُؤْخَذُ مِنْ صَاحِبِهَا بَدَلًا مِنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا مَأْخُوْذًا مِنْهُ بَدَلًا مِمَّا لَمْ يُسَلَّمْ لَهُ وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ مَا ذَكَرْنَا وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيْثِ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ فَهُوَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا

کرتے ہوئے اسے ناپسند کیا وہ فرماتے ہیں ان روایات سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اندازہ لگاتے وقت کھجوریں تر تھیں حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی احادیث میں اس طرح نہیں ہے اور یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ تر ہوں اور مالک کے لیے ان میں اللہ تعالیٰ کا حق یوں مقرر کیا جائے کہ اس وقت کا ماپ خشک کھجوروں سے ادا کیا جائے یہ تو اُدھار ہو جائے گا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کے اوپر کھجوروں کو اتری ہوئی کھجوروں کے بدلے ماپ کے ذریعے بیچنے اور تر کھجوروں کو خشک کے بدلے بطور ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے متعدد صحیح روایات مروی ہیں جنھیں ہم نے اپنی کتاب میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی استثناء نہیں فرمائی (یعنی یہ حکم مطلق ہے) لہٰذا ہمارے نزدیک اندازہ لگانے کے سلسلے میں وہ بیان نہیں جو تم نے ذکر کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازۂ پھل کا مقصد ہر قوم کے حصے کی مقدار معلوم کرنا تھا تاکہ پھل اتارتے وقت اسی اندازے کے مطابق لیا جائے یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے اس چیز کے مالک ہو جائیں جس میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے جس کا بدل ادا کرنا ضروری ہے اور یہ کیسے جائز ہوگا کیونکہ ممکن ہے اس کے بعد کسی آفت کے ذریعے پھل ضائع ہو جائے یا آگ سے جل جائے تو مالک سے اس چیز کا بدل لیا جائے گا جو اس نے وصول ہی نہیں کی، لہٰذا اس اندازہ لگانے سے وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی بات پر محمول ہے۔

۷۲ - وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا

اس پر حضرت ابن مرزوق کی روایت بھی دلالت کرتی ہے وہ یوں ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (پھل کا) اندازہ لگاؤ تو اس میں سے تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

الثُّلُثَ فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ فِيْ وَقْتِ مَا يُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ لِأَنَّ ثَمَرَتَهٗ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ يُحَطَّ عَنْهُ شَيْءٌ مِمَّا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا فَأُخِذَ مِنْهُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا بِكَمَالِهٖ هٰذَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَلٰكِنَّ الْحَطِيْطَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّمَا هِيَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ مَا يَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ أَهْلُهَا قَبْلَ أَوَانِ أَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا فَأَمَرَ الْخُرَّاصَ أَنْ يُّلْقُوْا مِمَّا يَخْرُصُوْنَ الْمِقْدَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِئَلَّا يُحْتَسَبَ بِهٖ عَلٰى أَهْلِ الثِّمَارِ فِيْ وَقْتِ أَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ الْخُرَّاصَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ اس وقت کا حکم نہیں جب زکوٰۃ لی جاتی ہے کیونکہ جب اس کا پھل اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو جو کچھ واجب ہوگا اس سے کم نہیں کیا جاتا بلکہ تمام واجب وصول کیا جاتا ہے اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اس حدیث میں جس مقدار کے چھوڑنے کا ذکر ہے تو یہ اس سے پہلے اس وقت کی بات ہے جب ادائیگی زکوٰۃ سے پہلے مالکان اس سے کھاتے ہیں تو اندازہ لگانے والے کو حکم دیا کہ جس پھل وغیرہ کا وہ اندازہ لگائیں اس سے اتنی چھوڑ دیں جو حدیث (مذکورہ بالا) میں مذکور ہے تاکہ باغات والوں سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کا حساب نہ کیا جائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی اس بات کا حکم دیتے تھے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض سَهْلَ بْنَ أَبِيْ حَثْمَةَ يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ فَأَمَرَهٗ إِذَا وَجَدَ الْقَوْمَ فِيْ نَخْلِهِمْ أَنْ لَّا يَخْرُصَ عَلَيْهِمْ مَا يَأْكُلُوْنَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے پھلوں کا اندازہ لگانے بھیجا تو حکم دیا کہ اگر وہ لوگوں کو باغات میں کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھیں تو ان کھجوروں کا اندازہ نہ لگائیں۔

فَهٰذَا أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَيْضًا فِيْ صِفَةِ خَرْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے۔
حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ لگانے کا طریقہ مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت ہے۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَأَةٍ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ تبوک میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ میں آئے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا اندازہ لگاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی دس وسق کا اندازہ لگایا فرمایا اس کا وزن کر

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرصوها فخرصها رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرصناها عشرة اوسق وقال احصيها حتى ارجع اليك ان شاء الله تعالى فلما قدمنا سالها رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حديقتها كم بلغ تمرها قالت عشرة اوسق۔

کے محفوظ کر لینا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جب ہم واپس آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باغ کے پھل کی مقدار معلوم کی تو اس نے کہا دس وسق

---

**ففي** هذا الحديث ايضا انهم خرصوها وامروها بان تحصيها حتى يرجعوا اليها. **فذلك** دليل على انها لم تملك بخرصهم اياها ما لم تكن مالكة له قبل ذلك وانما ارادوا بذلك ان يعلموا مقدار ما في نخلها خاصة ثم ياخذون منها الزكوة في وقت الصرام على حسب ما يجب فيها **فهذا** هو المعنى في هذه الآثار عندنا والله اعلم.

**وقد** قال قوم في الخرص غير هذا القول قالوا انه قد كان في اول الزمان يفعل ما قال اهل المقالة الاولى من تمليك الخراص اصحاب الثمار حق الله فيها وهي رطب ببدل ياخذونه منهم تمرا ثم نسخ ذلك بنسخ الربوا فردت الامور الى ان لا يوخذ في الزكوات الا ما يجوز في البيعات۔

**۷۲۵- وذكروا** في ذلك ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخرص وقال ارايتم ان هلك الثمر يحب احدكم ان ياكل مال اخيه بالباطل.

**فهذا** وجه هذا الباب من طريق الآثار. **واما** وجهه من طريق النظر فانا قد راينا الزكوة تجب في اشياء مختلفة منها الذهب والفضة والثمار التي تخرجها الارض والنخل و

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے اس کا اندازہ لگایا اور اسے محفوظ کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ واپس آجائیں۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خاتون ان کے اندازہ لگانے سے اس کی مالک نہ بنتی اگر وہ پہلے سے اس کی مالک نہ ہوتی ان کا مقصد تو صرف اس کی کھجوروں کا اندازہ لگانا تھا تاکہ وہ پھل اتارتے وقت اس حساب سے زکوٰۃ وصول کریں جو اس میں واجب ہوتی ہمارے نزدیک ان روایات کا مفہوم یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

کچھ لوگوں نے اندازہ لگانے کے سلسلے میں دوسری بات کہی ہے وہ کہتے ہیں پہلے دور میں اسی طرح کیا جاتا تھا جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ اندازہ لگانے والے مالکانِ پھل کو اللہ تعالیٰ کے حق کا اس وقت مالک بنا دیتے جب وہ تر کھجوریں ہوتیں یہ ان خشک کھجوروں کا بدل ہوتا جو ان سے لیتے تھے پھر سود کے نسخ کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا اور اموال کو اس بات کی طرف پھیر اگیا کہ زکوٰۃ میں وہی چیز لی جائے جو خرید و فروخت میں جائز ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر پھل تباہ ہو جائے تو کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے بھائی کا مال ناحق طور پر کھائے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں زکوٰۃ مختلف اشیاء میں واجب ہوتی ہے انھی میں سونا، چاندی، زمین، کھجوروں کے درختوں اور عام درختوں سے حاصل ہونے والا (غلہ اور) پھل وغیرہ اور چرنے والے جانور ہیں۔ اس بات پر

الشَّجَرُ وَالْمَوَاشِي السَّائِمَةُ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عَلَى مَالِهِ وَهُوَ ذَهَبٌ أَوْ فِضَّةٌ أَوْ مَاشِيَةٌ سَائِمَةٌ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ عَلَى مَا لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْبِيَاعَاتُ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ. أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي دَرَاهِمِهِ الزَّكٰوةُ فَبَاعَ ذٰلِكَ مِنْهُ الْمُصَدِّقُ بِدَنَانِيرَ نَسِيئَةً أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوزُ وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ مِنْهُ بِذَهَبٍ ثُمَّ فَارَقَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي مَاشِيَتِهِ الزَّكٰوةُ ثُمَّ سَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ بِبَدَلٍ مَجْهُولٍ أَوْ بِبَدَلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَجْهُولٍ فَذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامٌ غَيْرُ جَائِزٍ فَكَانَ كُلَّمَا حَرُمَ فِي الْبِيَاعَاتِ فِي بَيْعِ النَّاسِ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَدْ دَخَلَ فِيهِ حُكْمُ الْمُصَدِّقِ فِي بَيْعِهِ إِيَّاهُ مِنْ رَبِّ الْمَالِ الَّذِي فِيهِ الزَّكٰوةُ الَّتِي يَتَوَلَّى الْمُصَدِّقُ أَخْذَهَا مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي وَصَفْنَا كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الثِّمَارِ فَكَمَا لَا يَجُوزُ بَيْعُ رُطَبٍ وَتَمْرٍ نَسِيئَةً فِي غَيْرِ مَا فِيهِ الصَّدَقَاتُ فَكَذٰلِكَ لَا يَجُوزُ فِيمَا فِيهِ الصَّدَقَاتُ فِيمَا بَيْنَ الْمُصَدِّقِ وَبَيْنَ رَبِّ الْمَالِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

سب کا اجماع ہے اگر کسی شخص پر اس کے مال میں جبکہ وہ سونا چاندی اور چرنے والے جانور ہوں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو یہ چیز اس کے بدلے دے دے جو تجارت میں جائز نہیں تو یہ بات جائز نہ ہوگی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے درہموں میں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے اس (مالک) پر سونے کے بدلے بطور ادھار بیچ دے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سونے کے بدلے بیچے قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو جائے تو بھی جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہو پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بدل مجہول کے ساتھ بیچے یا بدل معلوم کے ساتھ مجہول مدت تک بیچے تو یہ سب حرام اور ناجائز ہے تو جب لوگوں کے درمیان باہم خرید و فروخت میں یہ حرام ہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کا صاحب مال پر وہ چیز بیچنا بھی حرام ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہ اس کی وصولی کا اختیار رکھتا ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا حکم مذکورہ بالا اشیاء میں اسی طرح ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ پھلوں کا حکم بھی یہی ہو لہٰذا جس طرح صدقات کے علاوہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا جائز نہیں اسی طرح جن پھلوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، صدقہ وصول کرنے والے اور صاحب مال کے درمیان بھی اس کا سودا جائز نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا ہے یہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ مِقْدَارِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ (۱۱۹)

## صدقۂ فطر کی مقدار

۲۷۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رمضان

بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُعْطِي زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

کے مہینے کا صدقہ فطر غلے سے ایک صاعؔ[1] یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع دیتے تھے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ۔

حضرت عیاض بن عبداللہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم غلے سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا کھجور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِمَّا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ فَقَالَ أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں صدقہ فطر یا تو غلے سے ایک صاع دیتے تھے یا کھجور سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع، ہم ہمیشہ اسی طرح دیتے رہے حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انھوں نے لوگوں کی گفتگو کے جواب میں فرمایا شام کی گندم سے دو مُدّ (نصف صاع) ادا کرو یہ جو کے ایک صاع کے برابر ہوتا ہے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد بن قیس، حضرت عیاض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثنا دَاوُدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت داؤد نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ ادا کروں گا جس طرح پہلے ادا کرتا تھا۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثنا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثنا رَوْحُ بْنُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رمضان کا صدقہ جو شخص ایک صاع بھی لاتا قبول کیے جاتے

[1] ایک صاع ساڑھے چار سیر یا چار کلو کے برابر ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانُوا فِي صَدَقَةِ رَمَضَانَ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ أَقِطٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ قُبِلَ مِنْهُ۔

جو آدمی ایک صاع پنیر لاتا اس سے بھی قبول کر لیا جاتا جو شخص ایک صاع کھجوریں لاتا وہ بھی قبول کی جاتیں اور جو ایک صاع انگور لاتا وہ بھی قبول کر لیے جاتے۔

۷۳۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ فَلَمَّا كَثُرَ الطَّعَامُ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رض جَعَلُوهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع دیتے تھے اس کے علاوہ نہیں دیتے تھے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں غلہ زیادہ ہو گیا انھوں نے گندم سے دو مُد (نصف صاع) مقرر فرمائے۔

۷۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سُنا ان سے صدقۂ فطر کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا میں تو وہی کچھ دیتا ہوں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتا تھا وہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر ہوتی تھی ایک شخص نے کہا یا گندم کی دو مُد (نصف صاع) فرمایا نہیں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ ہے میں اسے قبول کرتا ہوں نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الْحِنْطَةِ أَعْطَاهَا صَاعًا وَكَذٰلِكَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ أَوِ الزَّبِيبِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ مِنَ الْأَصْنَافِ الَّتِي ذَكَرْنَا صَاعًا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا وہ کہتے ہیں جو شخص صدقۂ فطر گندم سے دینا چاہے وہ ایک صاع گندم دے اور اگر جو یا کھجور یا انگور دینا چاہے تو وہ بھی اسی قدر دے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم سے نصف صاع دے اور گندم کے علاوہ دیگر چیزوں سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک صاع ادا کرے۔ پہلے قول کے

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ الَّذِي احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا فِيهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانُوا يُعْطُونَ وَقَدْ يَجُوزُ إِنْ كَانُوا يُعْطُونَ مِنْ ذٰلِكَ مَا عَلَيْهِمْ وَيَزِيدُونَ فَضْلًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْحِنْطَةِ.

قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں اس چیز کی خبر ہے جو وہ دیتے تھے اور ممکن ہے کہ وہ ان چیزوں سے واجب اور کچھ بطور نفل دیتے ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے گندم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے دوسرے حضرات سے اسکے خلاف مروی ہے۔

٧٣٤۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ كُنَّا نُؤَدِّي زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم دورِ رسالت میں صدقۂ فطر دو مُد گندم ادا کرتے تھے۔

٧٣٥۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِهَا الْحُرِّ مِنْهُمْ وَالْمَمْلُوكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِالْمُدِّ أَوْ بِالصَّاعِ الَّذِي يَقْتَاتُونَ بِهِ.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ دورِ رسالت میں اپنے گھر والوں کی طرف سے وہ آزاد ہوتے یا غلام، دو مُد گندم یا ایک صاع کھجوریں اس مُد اور صاع کے ساتھ دیتی تھیں جسے وہ لوگ خرید و فروخت میں استعمال کرتے تھے۔

٧٣٦۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہدِ رسالت میں دو مُد صدقۂ فطر نکالتے تھے۔

**فَهٰذِهِ** أَسْمَاءُ تُخْبِرُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُؤَدُّونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونُوا يَفْعَلُونَ هٰذَا إِلَّا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ هٰذَا لَا يُؤْخَذُ حِينَئِذٍ إِلَّا مِنْ جِهَةِ تَوْقِيفِهِ إِيَّاهُمْ عَلَى مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ. **فَتَصْحِيحُ**

تو یہ ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ وہ لوگ عہدِ رسالت میں دو مُد گندم صدقۂ فطر دیتے تھے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر ایسا کرتے ہوں کیونکہ ان دنوں اس کے لینے کی صورت یہی تھی کہ آپ ان کو وہ مقدار بتاتے جو ان پر واجب ہوتی۔

تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابوسعید

مَا رُوِيَ عَنْ أَسْمَاءَ وَمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنْ نَجْعَلَ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ عَلَى مَا ذَكَرُوا يَعْنِي أَسْمَاءَ هُوَ الْفَرْضُ وَمَا كَانُوا يُؤَدُّونَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ أَبُو سَعِيدٍ زِيَادَةً عَلَى ذَلِكَ هُوَ تَطَوُّعٌ۔

رضی اللہ عنہ کی روایت کی تصحیح اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جو کچھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا اس کی ادائیگی بطور فرض کرتے تھے اور جس چیز کی ادائیگی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے وہ اس سے زائد یعنی بطور نفل تھی۔

۷۳۷- **وَالدَّلِيلُ** عَلَى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذَا أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ أَنِ ابْعَثْ إِلَيَّ بِزَكَاةِ رَقِيقِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لِلرَّسُولِ أَنَّ مَرْوَانَ لَا يَعْلَمُ إِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نُعْطِيَ لِكُلِّ رَأْسٍ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی صحت پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حسن فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلاموں کا صدقہ فطر میری طرف بھیجو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر ہر عید الفطر کے موقع پر ہر فرد کی طرف سے ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دینا واجب ہے۔

**فَهَذَا** أَبُو سَعِيدٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هَذَا بِمَا عَلَيْهِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ عَنْ عَبِيدِهِ فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَأَنَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا زَادَ عَلَى ذَلِكَ كَانَ اخْتِيَارًا مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ فَرْضًا۔ **وَقَدْ** جَاءَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَرَضَهُ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ مُوَافِقَةً لِهَذَا أَيْضًا۔

تو یہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ ان پر غلام کا صدقہ فطر کس قدر ہے تو یہ بھی ہماری مذکورہ بالا بات پر دلیل ہے جو کچھ ان سے زیادہ دینے کے بارے میں مروی ہے تو وہ ان کی اختیاری بات تھی ان پر فرض نہ تھا ـــــ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صدقہ فطر کی مقدار کے سلسلے میں اس کے موافق مروی ہے۔

۷۳۸- **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اسے دو مد گندم کے برابر قرار دیا۔

۷۳۹- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۰- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت نافع سے الخ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۱ ۷۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرِ التَّعْدِیْلَ۔

حضرت لیث بن سعد حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے برابری کا ذکر نہیں کیا۔

۴۲ ۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَنْ کُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان، آزاد، غلام، مرد اور عورت کی طرف سے (ادا کرنے کا حکم فرمایا)

۴۳ ۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَارِقٍ قَالَ اَنَا یَحْیَی ابْنُ اَیُّوْبَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ اِنْسَانٍ ذَکَرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض یَقُوْلُ جَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر، کھجوروں سے ایک صاع، جَو سے ایک صاع، ہر مسلمان مرد پر آزاد ہو یا غلام واجب قرار دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے لوگوں نے دو مُد گندم کو اس کے برابر ٹھہرا لیا۔

فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْنَ یَجُوْزُ تَعْدِیْلُهُمْ وَیَجِبُ الْوُقُوْفُ عِنْدَ قَوْلِهِمْ۔ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِکَ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ اِنَّهٗ قَالَ لِیَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ اِنِّیْ اَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَ اَقْوَامًا شَیْئًا ثُمَّ یَبْدُوْ لِیْ فَاَفْعَلُ فَاِذَا رَاَیْتَنِیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَطْعِمْ عَنِّیْ عَشَرَةَ مَسَاکِیْنَ کُلَّ مِسْکِیْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ۔ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ مِثْلُ ذٰلِکَ وَسَنَذْکُرُ ذٰلِکَ فِیْ مَوْضِعِهٖ مِنْ کِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ

ان کی مراد صحابہ کرام سے ہے جن کا اسے برابر ٹھہرانا جائز ہے اور جو کچھ وہ کہیں اس پر خاموشی بہتر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارے کے بارے میں بھی اسی طرح مروی ہے انھوں نے یسار بن نمیر سے فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ لوگوں کو کچھ نہیں دوں گا پھر میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسا کرنا چاہیے تو جب میں اپنے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو دس مسکینوں کو کھانا دیتا ہوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور دیتا ہوں)۔ ——— حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ہم اسے اپنی کتاب میں اس کی جگہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت عمر فاروق، ابوبکر صدیق اور حضرت

أبي بكر أيضا وعن عثمان بن عفان في صدقة الفطر أنها من الحنطة نصف صاع وسنذكر ذلك أيضا في هذا الباب إن شاء الله تعالى فدل ذلك على أنهم هم المعدلون لما ذكرنا من الحنطة بالمقدار من الشعير والتمر الذي ذكرنا ولم يكونوا يفعلون ذلك إلا بمشاورة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وإجماعهم لهم على ذلك فلو لم يكن روي لنا في مقدار ما يعطى من الحنطة في زكوة الفطر إلا هذا التعديل لكان ذلك عندنا حجة عظيمة في ثبوت ذلك المقدار من الحنطة وأنه نصف صاع فكيف وقد روي مع ذلك عن أسماء أنها كانت تخرج ذلك المقدار على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا ثم قد روي في غير هذه الآثار التي ذكرناها عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ذلك أيضا۔

عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے بھی صدقۂ فطر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ گندم سے نصف صاع ہے۔ اسے بھی ہم انشاء اللہ اس باب میں ذکر کریں گے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ گندم کی اس مذکورہ مقدار کو جو اور کھجوروں کی اس مقدار کے برابر ٹھہراتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا اور وہ ایسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے اور اجماع سے کرتے تھے۔

اگر ہمارے لیے صدقۂ فطر میں گندم کے بارے میں صرف اسی برابری کے بارے میں روایات ہوتیں تو وہ گندم کی اس مقدار کے ثبوت کے سلسلے بہت بڑا ثبوت ہوتیں کہ وہ نصف صاع ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت بھی موجود ہے کہ وہ عہد رسالت میں یہی مقدار دیتی تھیں۔

پھر ان مذکورہ روایات کے علاوہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق مروی ہے۔

۷۴۴۔ فمن ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن النعمان بن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر أو قمح عن كل اثنين حر وعبد ذكر وأنثى أما غنيكم فيزكيه الله وأما فقيركم فيرد عليه مما أعطى۔

حضرت ثعلبہ بن ابو صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ہے آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں اگر وہ مالدار ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک کرتا ہے اور اگر وہ فقیر ہے تو جس قدر اس نے دیا ہے اس سے زیادہ اس کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

۷۴۵۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن زيد عن النعمان ابن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدوا زكوة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير أو نصف صاع من بر أو قال قمح عن كل إنسان صغير أو كبير ذكر أو أنثى حر أو مملوك غني أو فقير۔

حضرت ثعلبہ بن ابو صعیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طرف سے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مالدار ہو یا فقیر، صدقہ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔ آپ نے لفظ بُر یا قمح فرمایا (راوی کو شک ہے)

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر آزاد و غلام ، مرد و عورت ، چھوٹے اور بڑے ، غنی اور مالدار کی طرف سے صدقہ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔ حضرت معمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری سے خبر پہنچی ہے کہ وہ اسے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

---

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم سے صدقہ فطر دو مُد مقرر فرمایا۔

---

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف ، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُوْلُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سعید بن مسیب ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے دو مُد صدقہ فطر دینے کا حکم فرمایا۔

---

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالُوْا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ۔

حضرت سعید بن مسیب ، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ ، قاسم اور سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں جَو کا ایک صاع یا دو مُد گندم دینے کا حکم فرمایا۔

---

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عقیل ، حضرت ابن شہاب سے وہ حضرت سعید ، حضرت عبیداللہ ، حضرت قاسم اور حضرت سالم رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧٥٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُعْطَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رض نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور میں گندم سے صدقۂ فطر نصف صاع دیا جاتا تھا۔

---

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِنْطَةِ بِمِثْلِ مَا عَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ وَأَبُو سَعِيدٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا لِأَنَّهُ فِي ذٰلِكَ لَمْ يُنْكِرِ الْقِيمَةَ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ الْمُقَوِّمَ فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض فِي ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

گندم کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات اس کی مثل ہیں جو آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس کی (دیگر اجناس سے) برابری قائم کی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی رائے بھی اس کے موافق ہے اور جو کچھ ان سے حضرت عیاض بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کے سلسلے میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا میں اسے قبول نہیں کرتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔ وہ بھی اس کے مخالف نہیں کیونکہ اس میں انھوں نے مقدار مقرر کرنے کا نہیں مقرر کرنے والے کا انکار کیا۔ تو یہ ہے وہ بات جو صدقۂ فطر کے سلسلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے جو کچھ اس سلسلے میں مروی ہے اس سے بھی کچھ ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق،

٧٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ وَهِلَالُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ دَفَعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ صَاعَ بُرٍّ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صدقۂ فطر پیش کرنے والے نے مجھے بتایا کہ ایک صاع گندم دو آدمیوں کی طرف سے ہے۔

---

٧٥٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ إِلَى زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ مَمْلُوكٌ فَهَلْ فِي مَالِي زَكٰوةٌ فَقَالَ عُمَرُ رض إِنَّمَا زَكَاتُكَ عَلَى سَيِّدِكَ أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرًا أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ فرماتے ہیں میں اور حکم بن عتیبہ حضرت زیاد بن نضر کے پاس گئے تو انھوں نے حضرت عبداللہ بن نافع سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں ایک غلام ہوں تو کیا میرے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری زکوٰۃ تیرے آقا کے ذمہ ہے وہ ہر عید الفطر پر جو یا کھجوروں کا ایک صاع

٧٥٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ قَالَ كُنَّا

حضرت ابن ابی صعیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صدقۂ فطر نصف

نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ نِصْفَ صَاعٍ۔

صاع (گندم) دیتے تھے۔

**۷۵۶۔ حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ خَطَبَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَدُّوا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى۔

حضرت ابوالاشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا صدقہ فطر کھجوروں یا جو سے ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ادا کرو۔

**۷۵۷۔ حَدَّثَنَا** أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَدُّوا زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ۔

حضرت ابوزرعہ عبدالرحمن بن عمرو دمشقی فرماتے ہیں ہم سے قواریری نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا صدقۂ فطر گندم سے دو مُد (نصف صاع) ادا کرو اس کے علاوہ جو کچھ ابوداؤد نے (حدیث نمبر ۷۵۶، میں) ذکر کیا ہے انھوں نے اس

**فَهٰذَا** أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہ قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ۔

تو حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا اس مذکورہ بات پر اجماع ہے۔

**۷۵۸۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَمَرْتُ أَهْلَ الْبَصْرَةِ إِذْ كُنْتُ فِيهِمْ أَنْ يُعْطُوا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب میں بصرہ میں تھا تو میں نے چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے گندم کے دو مُد ادا کرنے کا حکم دیا۔

**وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ مِنَ التَّابِعِينَ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر تابعین کی طرف سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

**۷۵۹۔ حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ كِتَابًا فَقَرَأَهُ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا بَعْدُ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُخْرِجُوا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا انھوں نے اسے بصرہ کے منبر پر پڑھا میں اسے سن رہا تھا۔ (انھوں نے لکھا) حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ میری طرف سے مسلمانوں کو حکم دیں کہ وہ کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کریں۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ زَكٰوةِ رَمَضَانَ قَالَ صَاعُ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَرَاهُ عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالُوْا نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ۔

فَهٰذَا كُلُّ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ كُلُّهَا عَلٰی اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ وَمَا عَلِمْنَا اَنَّ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّخَالِفَ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ قَدْ صَارَ اِجْمَاعًا فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض وَعَلِيٍّ رض اِلٰی زَمَنِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ ثُمَّ النَّظَرُ اَيْضًا فَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّهَا مِنَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ صَاعٌ فَنَظَرْنَا فِيْ حُكْمِ الْحِنْطَةِ فِي الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُؤَدّٰی عَنْهَا التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ كَيْفَ هُوَ فَوَجَدْنَا كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ الطَّعَامَ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ اَيْضًا ثُمَّ اخْتُلِفَ فِيْ مِقْدَارِهَا مِنْهَا فَقَالَ قَوْمٌ مِقْدَارُ ذٰلِكَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ الْحِنْطَةِ مُدٌّ مِثْلُ

حضرت منصور، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت منصور، حضرت مجاہد سے صدقۂ فطر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ گندم کے علاوہ ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ گندم سے نصف صاع ہے۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے رمضان کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کھجوروں سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع ہے۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور حماد یا عبدالرحمٰن بن قاسم سے صدقہ فطر کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا نصف صاع گندم ہے۔

---

اس باب میں جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام اور پھر تمام تابعین سے روایت کیا ہے کہ صدقۂ فطر گندم سے نصف صاع اور گندم کے علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی صحابی یا تابعی سے اس کے خلاف مروی نہیں تو اب کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کی مخالفت کرے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اس پر اجماع ہوا اور تابعین تک اسی طرح رہا۔

---

پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ جَو اور کھجوروں سے ایک صاع ہے پھر ہم نے ان امور میں گندم کا حکم معلوم کیا جن میں کھجوریں اور جَو دیے جاتے ہیں کہ وہ کیا ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ قسموں کے کفارے میں ان ہی اجناس سے کھانا دینے پر اجماع ہے پھر اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے کھجوروں اور جَو سے اس کی مقدار نصف ہے اور گندم سے اس کا نصف یعنی ایک مد ہے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں گندم سے نصف صاع ہے اور باقی اجناس سے ایک صاع ہے

نِصْفَ ذٰلِكَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ هُوَ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ صَاعٌ وَكُلُّهُمْ قَدْ عَدَلَ الْحِنْطَةَ بِمِثْلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ وَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ كَانَتْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْحِنْطَةِ مِثْلَ نِصْفِ ذٰلِكَ وَهُوَ نِصْفُ صَاعٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ان تمام نے کھجوروں اور جَو کے مقابلے میں دو گنا گندم مقرر کی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب صدقۂ فطر کھجوروں اور جَو سے ایک صاع ہے تو گندم اس کا نصف ہو اور وہ نصف صاع ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ ان روایات کے موافق ہے جنھیں ہم نے ذکر کیا ہمارا یہی مؤقف ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ (۱۲۰) وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ

## صاع کا وزن کتنا ہے؟

۷۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ بَكَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالُوْا ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض فَاسْتَسْقٰى بَعْضُنَا فَاُتِيَ بِعُسٍّ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ مُجَاهِدٌ فَحَزَرْتُهُ فِيْمَا اَحْزِرُ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ تِسْعَةَ اَرْطَالٍ عَشَرَةَ اَرْطَالٍ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم میں سے کسی نے پانی مانگا ایک بہت بڑا پیالہ لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم اس قدر پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ آٹھ، نو اور دس رطل کے ساتھ کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ وَزْنَ الصَّاعِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمْ يَشُكَّ مُجَاهِدٌ فِي الثَّمَانِيَةِ وَاِنَّمَا شَكَّ فِيْمَا فَوْقَهَا فَثَبَتَتِ الثَّمَانِيَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَانْتَفٰى مَا فَوْقَهَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا وَزْنُهُ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنِصْفٌ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اسی جانب گئے ہیں کہ صاع کا وزن آٹھ رطل ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مجاہد نے آٹھ رطل میں شک نہیں کیا اس سے زائد میں شک کیا تو اس حدیث سے آٹھ رطل ثابت ہو گئے اور زائد کی نفی ہو گئی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا وزن پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہے (۵⅓ رطل) حضرت امام ابو یوسف انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا کہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے

۷۶۵- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ

اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّھُوَ الْفَرَقُ۔

تھے اور وہ ایک فرق تھا۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنْ قَدَحٍ یُقَالُ لَہُ الْفَرَقُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن یعنی (بڑے) پیالے سے غسل کرتے تھے اسے فرق کہا جاتا تھا۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِہَابٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ نَحْوَہٗ۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے مجھ سے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ ھُوَ وَھِیَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ کَانَ مَا یَغْتَسِلُ بِہٖ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاعًا وَّنِصْفًا فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ ثَمَانِیَۃَ اَرْطَالٍ کَانَ الصَّاعُ ثُلُثَیْھَا وَھُوَ خَمْسَۃُ اَرْطَالٍ وَّثُلُثُ رِطْلٍ وَّھٰذَا قَوْلُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَیْضًا۔ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْھِمْ لِاَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اِنَّمَا فِیْہِ ذِکْرُ الْفَرَقِ الَّذِیْ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ وَلَمْ تَذْکُرْ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِیْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْہِ ھَلْ ھُوَ مِلْؤُہٗ اَوْ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِکَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ یَغْتَسِلُ ھُوَ وَھِیَ بِمِلْئِہٖ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ کَانَ یَغْتَسِلُ ھُوَ وَھِیَ بِاَقَلَّ مِنْ مِّلْئِہٖ مِمَّا ھُوَ صَاعَانِ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مُغْتَسِلًا بِصَاعٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّیَکُوْنُ مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ مُوَافِقًا لِمَعَانِی الْاٰثَارِ الَّتِیْ رُوِیَتْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَغْتَسِلُ بِصَاعٍ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین ایک فرق (پانی) سے غسل کرتے تھے تو جب یہ ثابت ہوا تو ایک صاع اس کا دو تہائی ہوگا اور وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں اس فرق کا ذکر ہے جس سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کرتے تھے لیکن اس بات کا ذکر نہیں کہ اس میں کتنا پانی ہوتا تھا آیا وہ بھرا ہوا ہوتا تھا یا اس سے کم ہو سکتا ہے کہ وہ بھرے ہوئے سے غسل فرماتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے غسل کے وقت وہ بھرا ہوا نہ ہوتا ہو یعنی وہ دو صاع ہو اور ہر ایک، ایک صاع پانی سے غسل کرتے ہوں اس طرح اس حدیث کا مفہوم ان احادیث سے موافق ہو جائے گا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

۷۶۸۔ فَاِنَّہٗ قَدْ رُوِیَ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ

فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو ایک مُد پانی سے اور غسل ایک صاع سے کرتے تھے

---

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں

---

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي الْمُلَائِيَّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔

---

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِقَدْرِ الصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِقَدْرِ الْمُدِّ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع کی مقدار (پانی) سے غسل اور ایک مد کی مقدار سے وضو فرماتے تھے۔

---

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا اَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

حضرت قتادہ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل اور ایک مد (پانی) سے وضو کرتے تھے۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ بِالْمُدِّ اَوْ نَحْوِهِ۔

حضرت سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ ایک مد یا اس کی مثل سے (وضو کرتے تھے)۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمِّي عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت معاذہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

---

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِیْ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ عَتِیْكٍ قَالَ سَاَلْنَا اَنَسًا عَنِ الْوُضُوْءِ الَّذِیْ یَکْفِی الرَّجُلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ مِنْ مُدٍّ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ وَعَسٰی اَنْ یَفْضُلَ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ کَمْ یَکْفِیْ مِنَ الْمَاءِ قَالَ الصَّاعُ فَسَاَلْتُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذِکْرَ الصَّاعِ قَالَ نَعَمْ مَعَ الْمُدِّ۔

حضرت عبد اللہ بن جبیر بن عتیک فرماتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس وضو کے بارے میں پوچھا جس میں انسان کو پانی کفایت کرے انھوں نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو کرتے تھے آپ کامل وضو کرتے اور ممکن ہے آپ سے بچ بھی جاتا ہو فرماتے ہیں ہم نے ان سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا کہ اس میں کتنا پانی کافی ہوتا ہے تو انھوں نے فرمایا ایک صاع (حضرت عتبہ بن ابی حکیم فرماتے ہیں) میں نے ان (حضرت عبد اللہ بن جبیر) سے پوچھا کیا انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے صاع کے بارے میں نقل کیا ہے انھوں نے فرمایا ہاں اور مُد کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَیْحَانَةَ عَنْ سَفِیْنَةَ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ وَیُوَضِّئُهُ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سفینہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل اور ایک مُد سے وضو فرماتے تھے۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ بِصَاعٍ وَلَیْسَ فِیْهَا مِقْدَارُ وَزْنِ الصَّاعِ کَمْ هُوَ وَفِیْ حَدِیْثِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ ذِکْرُ وَزْنِ مَا کَانَ یَغْتَسِلُ بِهٖ وَهُوَ ثَمَانِیَةُ اَرْطَالٍ وَفِیْ حَدِیْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا کَانَتْ تَغْتَسِلُ هِیَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ الْفَرَقُ۔ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ذِکْرُ مَا کَانَا یَغْتَسِلَانِ مِنْهُ خَاصَّةً وَلَیْسَ فِیْهِ ذِکْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِیْ کَانَا یَغْتَسِلَانِ بِهٖ۔ وَفِی الْاٰثَارِ الْاُخَرِ ذِکْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِیْ کَانَ یَغْتَسِلُ بِهٖ وَاَنَّهٗ

ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل کرتے تھے لیکن ان میں صاع کا وزن مذکور نہیں کہ وہ کتنا تھا جبکہ حضرت مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ آٹھ رطل ہے بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث میں ہے کہ وہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور وہ فرق ہے۔ پس اس حدیث میں صرف اس برتن کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے لیکن اس مقدار کا ذکر نہیں جس سے غسل کرتے تھے۔ جبکہ دوسری روایات میں پانی کی اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ ایک صاع ہے توجیہ یہ تمام

كَانَ صَاعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ لِمَا صَحَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ وَجُمِعَتْ وَكُشِفَتْ مَعَانِيْهَا أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ وَبِصَاعٍ وَزْنُهُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ. وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى.

روایات صحیح قرار پائیں ان کو جمع کیا گیا اور ان کا مفہوم واضح ہوا تو ثابت ہو گیا کہ آپ ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جسے فرق کہا جاتا ہے اور آپ ایک صاع سے غسل فرماتے تھے جس کا وزن آٹھ رطل ہے اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَهُوَ رِطْلَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) سے وضو فرماتے تھے اور وہ دو رطل ہے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِرِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

حضرت ابن جبیر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل کرتے تھے۔

فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ مُدَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِطْلَانِ وَالصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ الْمُدَّ رِطْلَانِ ثَبَتَ أَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا.

تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد، دو رطل کا اور صاع چار مُد کا تھا پس جب ثابت ہوا کہ ایک مُد دو رطل کا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے، (اشکال)

۷۸۰۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ.

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) کے ساتھ وضو اور پانچ مُد کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ. قِيْلَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا خِلَافٌ لِأَنَّ حَدِيْثَ شَرِيْكٍ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور معترض کہے کہ یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت شریک رضی اللہ عنہ کی روایت

كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَقَدْ وَافَقَهُ عَلَى ذٰلِكَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ فَرَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا رَوٰى شُعْبَةُ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِالْمَكُّوكِ الْمُدَّ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ الْمُدَّ مَكُّوكًا فَيَكُونُ الَّذِي كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ مُدًّا وَيَكُونُ الَّذِي يَغْتَسِلُ بِهِ خَمْسَةَ مَكَاكِيَّ يَغْتَسِلُ بِأَرْبَعَةٍ مِنْهَا وَهِيَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ وَهِيَ صَاعٌ وَيَتَوَضَّأُ بِآخَرَ وَهُوَ مُدٌّ فَجَمَعَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ لِلْجَنَابَةِ وَمَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ لَهَا وَأُفْرِدَ فِي حَدِيثِ عُتْبَةَ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهِ لَهَا خَاصَّةً دُونَ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ الْوُضُوءَ لَهَا أَيْضًا وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الثَّلْجِيِّ يَقُولُ إِنَّمَا قُدِّرَ الصَّاعُ عَلَى وَزْنِ مَا يَعْتَدِلُ كَيْلُهُ وَوَزْنُهُ مِنَ الْمَاشِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَدَسِ فَإِنَّهُ يُقَالُ إِنَّ كَيْلَ ذٰلِكَ وَوَزْنَهُ سَوَاءٌ۔

۷۸۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ وَبِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي يُوسُفَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ مَنْ أَثِقُ بِهِ صَاعًا فَقَالَ هٰذَا صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّرْتُهُ فَوَجَدْتُهُ خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثَ رِطْلٍ وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ يُقَالُ إِنَّ الَّذِي أَخْرَجَ هٰذَا لِأَبِي يُوسُفَ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رح وَسَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَذْكُرُ أَنَّ مَالِكًا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ تَحَرِّي عَبْدِ الْمَلِكِ لِصَاعِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَكَانَ مَالِكًا لَمَّا ثَبَتَ عِنْدَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ تَحَرّٰى ذٰلِكَ مِنْ صَاعِ عُمَرَ رض وَصَاعُ عُمَرَ رض صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُدِّرَ صَاعُ عُمَرَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو کرتے تھے۔ حضرت عتبہ بن ابی حکیم بھی اس ضمن میں ان کی موافقت کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو جب حضرت شعبہ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ "مکوک" سے مراد مُد ہو کیونکہ وہ مُد کو مکوک کہتے تھے تو آپ جس سے وضو کرتے تھے وہ ایک مُد پانی تھا اور جس کے ساتھ غسل کرتے وہ پانچ مکوک ہوتا تھا ان میں سے چار کے ساتھ غسل فرماتے اور وہ چار مُد ہوتے اور یہی صاع ہے اور جس کے ساتھ وضو فرماتے وہ ایک مُد ہوتا تو اس حدیث میں جنابت کے وقت وضو اور غسل کے لیے پانی کا اکٹھا ذکر کیا گیا جبکہ حضرت عتبہ کی حدیث میں صرف غسل کے پانی کی مقدار کا ذکر ہے وضو کے پانی کا نہیں اور اسی میں اس (جنابت) کے لیے وضو بھی ہو جاتا تھا اور میں نے حضرت ابن ابی عمران سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابن ثلجی کو فرماتے ہوئے سنا کہ صاع کے وزن کا اندازہ لگایا گیا تو وہ ماش، انگور اور مسور کی دال کے وزن کے برابر ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے۔

حضرت علی بن صالح اور بشر بن ولید دونوں حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو ایک معتمد علیہ شخص میرے پاس صاع لایا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی تھا ـــ اور میں نے ابن ابی عمران سے سنا فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف کے پاس جو شخص صاع لائے وہ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ تھے اور میں نے ابو حازم سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ عبدالملک نے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا۔ جب حضرت امام مالک کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ عبدالملک نے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا

۷۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ الْحَجَّاجِيُّ صَاعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں، حجاجی صاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صاع تھا۔

۷۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَيَّرْنَا صَاعَ عُمَرَ فَوَجَدْنَاهُ حَجَّاجِيًّا وَالْحَجَّاجِيُّ عِنْدَهُمْ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ بِالْبَغْدَادِيِّ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کا اندازہ لگایا تو اسے حجاجی پایا اور حجاجی صاع ان کے نزدیک بغدادی رطل کے ساتھ آٹھ رطل ہوتا تھا۔

۷۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَضَعَ الْحَجَّاجُ قَفِيزَهُ عَلَى صَاعِ عُمَرَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حجاج نے اپنے قفیز کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کے مطابق رکھا۔

فَهٰذَا أَوْلَى مِمَّا ذَكَرَ مَالِكٌ مِنْ تَحَرِّي عَبْدِ الْمَلِكِ لِأَنَّ التَّحَرِّيَ لَيْسَ مَعَهُ حَقِيقَةٌ وَمَا ذَكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْعِيَارِ مَعَهُ حَقِيقَةٌ فَهٰذَا أَوْلَى وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَآخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

تو یہ حضرت عبدالملک کے اندازے سے جیسے امام مالک نے ذکر کیا، بہتر ہے کیونکہ محض اندازہ حقیقت نہیں بن جاتا اور جو کچھ حضرت ابراہیم اور موسیٰ بن طلحہ نے اندازہ بیان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے پس یہ اولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

# ٥- كِتَابُ الصِّيَامِ

# روزے کی کتاب

## بَابُ (۱) الْوَقْتِ الَّذِي يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ عَلَى الصِّيَامِ۔

## روزہ دار پر کب کھانا حرام ہو جاتا ہے

۷۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِلِقْحَةٍ فَحُلِبَتْ وَبِقِدْرٍ فَسُخِّنَتْ ثُمَّ قَالَ

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف چلا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرا تو اندر داخل ہو گیا انہوں نے ایک نئی بچہ جننے والی اونٹنی دوہنے کا حکم دیا اسے دوہا گیا اور ہنڈی کو گرم کرنے کا حکم دیا اسے گرم کیا گیا پھر فرمایا کھاؤ میں نے کہا میں نے روزہ

كل فقلت إني أريد الصوم قال وأنا أريد الصوم قال فأكلنا ثم شربنا ثم أتينا المسجد فأقيمت الصلوة قال هكذا فعل بي رسول الله صلى الله عليه وسلم أو صنعت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غير أن الشمس لم تطلع۔

**قال** أبو جعفر ففي هذا الحديث عن حذيفة أنه أكل بعد طلوع الفجر وهو يريد الصوم ويحكي مثل ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ **وقد** جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك فهو ما قد رويناه عنه مما تقدم ذكرنا له في كتابنا هذا أنه قال إن بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن أم مكتوم وإنه قال لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه إنما يؤذن لينتبه نائمكم وليرجع قائمكم ثم وصف الفجر بما قد وصفه به فدل ذلك على أنه هو المانع للطعام والشراب وما سوى ذلك مما يمنع منه الصائم **فهذه** الآثار التي ذكرنا مخالفة لحديث حذيفة وقد يحتمل حديث حذيفة عندنا والله أعلم أن يكون كان قبل نزول قوله تعالى وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر ثم أتموا الصيام إلى الليل۔

۲۸۶۔ **فإنه** حدثنا أحمد بن داود بن موسى قال ثنا إسمعيل ابن سالم قال ثنا هشيم قال أنا حصين ومجالد عن الشعبي قال أنا عدي بن حاتم قال لما نزلت هذه الآية وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من

میں کھانے کا ارادہ کیا ہے انھوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آئے تو نماز قائم کی گئی انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اسی طرح کیا یا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہی عمل کیا میں نے پوچھا صبح کے بعد؟ فرمایا ہاں صبح کے بعد لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے صبح کے بعد کھانا کھایا حالانکہ وہ روزہ رکھنے کا ارادہ فرما رہے تھے وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو ہم نے اپنی اس کتاب میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لہذا حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک تم کھا پی سکتے ہو۔ اور آپ نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے نہ روکے وہ تو اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تمہارے سونے والے جاگ جائیں اور قیام کرنے والے واپس لوٹیں پھر آپ نے صبح کی تعریف بیان فرمائی، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کھانے پینے اور روزے کی دیگر ممنوعات سے یہی (صبح کا ہونا) مانع ہے تو یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہیں اور ہمارے نزدیک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے (اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) کہ یہ اس ارشاد خداوندی کے نزول سے پہلے کی بات ہو "کھاؤ

حضرت شعبی فرماتے ہیں مجھے حضرت عدی بن حاتم نے بتایا کہ جب یہ آیت "کلوا واشربوا" (آخر تک) نازل ہوئی تو میں نے دو رسیاں لیں ایک سیاہ تھی اور دوسری سفید میں ان کی طرف دیکھنے لگا لیکن میرے لیے سیاہ سے سفید واضح نہ ہوئی صبح ہوئی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا عمل بیان کیا تو

الخيط الأسود عمدت إلى عقالين أحدهما أسود والآخر أبيض فجعلت أنظر إليهما فلا يتبين لي الأبيض من الأسود فلما أصبحت غدوت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بالذي صنعت فقال إن وسادك لعريض إنما ذلك بياض النهار وسواد الليل۔

٧٨٧۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا هشيم قال ثنا حصين بن عبد الرحمن عن الشعبي عن عدي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

٧٨٨۔ حدثنا محمد قال ثنا يوسف ابن عدي قال ثنا عبد الله بن إدريس الأودي عن حصين فذكر بإسناده مثله۔

٧٨٩۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا الفضيل بن سليمان عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي قال لما نزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود جعل الرجل يأخذ خيطا أبيض وخيطا أسود فيضعهما تحت وسادته فينظر متى يستبينهما فيترك الطعام قال فبين الله عز وجل ذلك ونزلت من الفجر۔

فلما كان حكم هذه الآية قد كان أشكل على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بين الله عز وجل لهم من ذلك ما بين وحتى أنزل من الفجر بعد ما قد كان أنزل حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود فكان الحكم أن يأكلوا ويشربوا حتى يتبين ذلك لهم حتى نسخ الله عز وجل بقوله من الفجر على ما ذكرنا ما قد بينه سهل

آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس سے دن کی روشنی اور رات کا اندھیرا مراد ہے۔

---

حضرت شعبی حضرت عدی سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت عبداللہ بن ادریس اودی، حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا جب آیت کریمہ "کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے" نازل ہوئی تو ایک صحابی نے سفید اور سیاہ دھاگہ لے کر تکیے کے نیچے رکھ لیا وہ دیکھنے لگے کہ کب یہ ظاہر ہوگا تاکہ وہ کھانا چھوڑ دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے "من الفجر" کے الفاظ نازل فرما کر اسے بیان فرمایا تو جب صحابہ کرام پر اس آیت کا حکم مشتبہ ہو گیا حتیٰ کہ اللہ نے اسے بیان فرمایا اور "حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود" کے بعد "من الفجر" نازل فرمایا تو پہلے اس بات کا حکم تھا کہ وہ صبح کے روشن ہونے تک کھا پی سکتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے "" کے الفاظ نازل فرما کر اس حکم کو منسوخ کر دیا جیسا کہ ہم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کچھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس آیت کے نزول سے

فِی حَدِیثِهِ۔ وَاحْتَمَلَ اَنْ یَکُوْنَ مَا رَوَی حُذَیْفَةُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰیَةِ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْاٰیَةَ اَحْکَمَ ذٰلِكَ وَرَدَّ الْحُکْمَ اِلٰی مَا بَیَّنَ فِیْهَا۔

پہلے کا حکم ہو جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو اسے پکا کر دیا اور اس کے درمیان کی طرف حکم لوٹا دیا۔

۷۹۰۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْحَضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ قَالَا ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السَّحِیْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ قَیْسُ بْنُ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّ النَّبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَعْتَرِضَ لَکُمُ الْاَحْمَرُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ وَاَعْرَضَهَا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیئو اور اوپر کو جانے والی روشنی تمہیں نہ روکے، کھاؤ پیئو یہاں تک کہ سرخی مائل روشنی پھیل جائے آپ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا اور اسے پھیلایا۔

فَلَا یَجِبُ تَرْكُ اٰیَةٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ تعالیٰ نَصًّا وَاَحَادِیْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةٌ قَدْ تَقَبَّلَتْهَا الْاُمَّةُ وَعَمِلَتْ بِهَا مِنْ لَدُنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَوْمِ اِلٰی حَدِیْثٍ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ مَنْسُوْخًا بِمَا ذَکَرْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ۔

تو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کسی آیت کو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث کو جنہیں امت نے دور رسالت سے آج تک قبول کیا ہوا ہے، چھوڑنا جائز نہیں جبکہ اس کے منسوخ ہونے کا بھی امکان ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ۱۲۲ الرَّجُلِ یَنْوِی الصِّیَامَ بَعْدَ مَا یَطْلُعُ الْفَجْرُ

## باب ۱۲۲: طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَفْصَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن لهیعہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت لیث بن سعد، حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا لَمْ يَنْوِ الدُّخُولَ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِهِ أَنْ يَصُومَ يَوْمَهُ ذَلِكَ بِنِيَّةٍ تَحْدُثُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَاحْتَجُّوا بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا هَذَا الْحَدِيثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحُفَّاظُ الَّذِينَ يَرْوُونَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَخْتَلِفُونَ عَنْهُ فِيهِ اخْتِلَافًا يَجِبُ اضْطِرَابُ الْحَدِيثِ بِمَا هُوَ دُونَهُ وَلَكِنْ مَعَ ذَلِكَ نُثْبِتُهُ وَنَجْعَلُهُ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرْضُ الَّذِي لَيْسَ فِي أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مِثْلُ الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ رَمَضَانَ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ الْحُفَّاظِ لِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمِنِ اخْتِلَافِهِمْ عَنْهُ فِيهِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس دن اس کے بعد نیت کر کے روزہ رکھنا جائز نہیں انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس مسئلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والے محدثین اسے حضرت ابن شہاب سے مرفوعاً روایت نہیں کرتے اور ان سے ایسا اختلاف نقل کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں حدیث میں اضطراب پیدا ہو گیا لیکن اس کے باوجود ہم اسے ثابت رکھتے ہیں اور خاص روزے سے متعلق کرتے ہیں اور وہ ایسا فرض روزہ ہے جس کے لیے کوئی دن معین نہیں جیسے کفاروں کا روزہ اور رمضان المبارک کی قضا وغیرہ۔ اور وہ جو ہم نے امام زہری سے حفاظ حدیث کی روایت اور اس میں ان کے اختلاف کا ذکر کیا ہے تو وہ یوں ہے:

۷۹۴۔ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ رض بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ.

حضرت ابراہیم بن مرزوق نے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے قعنبی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے مالک نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب کے

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ رض أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت ابن شہاب، حضرت حمزہ بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس حدیث کو غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُمُ الْحُجَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا۔

تو یہ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ ہیں اور یہ حضرات حضرت امام زہری سے حجت ہیں انھوں نے اس حدیث کی سند میں اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت زہری سے ان کے علاوہ لوگوں نے بھی عبد اللہ بن ابی بکر کی روایت کے خلاف روایت کیا ہے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رض وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت صالح بن ابی اخضر، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں لیکن نہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ مرفوع ہے۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت صالح بن ابی اخضر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے مطلب بن وداعہ سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کیا۔

ثُمَّ قَدْ رَوَاهُ نَافِعٌ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رض اَيْضًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

پھر حضرت نافع نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا لیکن نہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور نہ ہی مرفوعاً

مرفوعاً

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ اِبَاحَةِ الدُّخُوْلِ فِي الصِّيَامِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے (موقوف ہے) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی طلوع فجر کے بعد روزہ شروع کرنے کی اباحت مروی ہے۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالُوْا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا پسند فرماتے تھے ایک دن تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو پھر میں روزے دار ہوں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثوری، حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ أَيْضًا وَهُوَ التَّطَوُّعُ يَنْوِيهِ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فِي صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ۔ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

تو یہ ہمارے نزدیک خاص روزے یعنی نفل سے متعلق ہے کہ آدمی صبح کے بعد دن کے شروع میں نیت کر سکتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی اسی پر عمل کیا ہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ أَرَادَ الصَّوْمَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ فَإِنَّهٗ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص صبح کے بعد روزہ رکھنے کا ارادہ کرے تو اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَتٰى أَصْبَحْتَ يَوْمًا فَأَنْتَ عَلٰى أَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ وَتَشْرَبْ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت ابوالاحوص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم کسی دن صبح کرو تو جب تک کھایا پیا نہ ہو تمہیں دو باتوں کا اختیار ہے چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابواسحق، حضرت حارث اعور سے اور وہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوال آفتاب کے بعد روزہ رکھنے کا خیال پیدا ہوا تو روزہ رکھ لیا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهٗ لَزِمَ غَرِيْمًا لَهٗ فَأَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ

قبیلہ بنو اسد کے حضرت مستورد، اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قرض دار کے درپے رہے پھر وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں ظہر تک

فَقَالَ اِنِّیْ لَزِمْتُ غَرِیْمًا لِّیْ مِنْ مُّرَادٍ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنَ الظُّهْرِ وَلَمْ اَصُمْ وَلَمْ اُفْطِرْ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

اپنے ایک قرض دار کے پیچھے لگا رہا جس کا قبیلہ مراد سے تعلق ہے میں نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنِّیْ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُفْطِرَ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَجِیْءُ فَیَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ طَعَامٍ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ۔

حضرت ابو بشر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے سحری کھائی پھر مجھے روزہ چھوڑنے کا خیال ہوا فرمایا اگر چاہو تو چھوڑ دو حضرت ابو طلحہ تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے اگر وہ کہتے نہیں تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّحَبِیُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ اَبِیْ حُبَیْشٍ وَلَمْ یَكُنْ بَقِیَ مِمَّنْ شَهِدَ قَتْلَ عُثْمَانَ رض غَیْرُهٗ اَنَّ عُثْمَانَ اَصْبَحَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْهِ فَقَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض اَتَیَانِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فَقَالَا لِیْ یَا عُثْمَانُ اِنَّكَ مُفْطِرٌ عِنْدَنَا اللَّیْلَةَ وَاِنِّیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الصِّیَامَ۔

حضرت شہر بن ابو حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود لوگوں میں سے صرف یہی باقی تھے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس دن شہید ہوئے اس صبح انھوں نے فرمایا آج رات حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے انھوں نے مجھے فرمایا اے عثمان! آج رات تم ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے روزے کی نیت کر لی ہے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَاظِیٌّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ كَانَ یُصْبِحُ حَتّٰی یُظْهِرَ ثُمَّ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَصْبَحْتُ وَمَا اُرِیْدُ الصَّوْمَ وَمَا اَكَلْتُ مِنْ طَعَامٍ وَّلَا شَرَابٍ مُّنْذُ الْیَوْمِ وَلَاَصُوْمَنَّ یَوْمِیْ هٰذَا۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (بعض اوقات) وہ ظہر کے بعد فرماتے اللہ کی قسم! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں اور نہ ہی میں نے کچھ کھایا پیا میں آج کا روزہ رکھتا ہوں۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ كَانَ یَاْتِیْ اَهْلَهٗ مِنَ الضُّحٰی فَیَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا صَامَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کیا تمہارے پاس ناشتے کے لیے کچھ ہے اگر وہ کہتے نہیں تو اس دن روزہ رکھ لیتے۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْفَیْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَیَّارٍ الدِّمَشْقِیَّ قَالَ سَاوَمَ اَبُو الدَّرْدَاءِ

حضرت عبد اللہ بن سیار دمشقی فرماتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے گھوڑے کی قیمت لگائی تو اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اسے نہیں بیچے گا جب

رَجُلًا بِفَرَسٍ فَحَلَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَبِيْعَهُ فَلَمَّا مَضٰى قَالَ تَعَالٰى اِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ اُوْثِمَكَ اِنِّىْ لَمْ اَعُدِ الْيَوْمَ مَرِيْضًا وَلَمْ اُطْعِمْ مِسْكِيْنًا وَلَمْ اُصَلِّ الضُّحٰى وَلٰكِنْ بَقِيَّةُ يَوْمِىْ صَائِمٌ۔

وہ جانے لگا تو فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں گناہ میں نہیں ڈالنا چاہتا میں نے آج کسی مریض کی عیادت نہیں کی نہ کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور نہ ہی چاشت کی نماز پڑھی لیکن اب میں روزہ رکھتا ہوں۔

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَتْنَا اُمُّ الدَّرْدَاءِ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَجِيْئُ فَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (گھر) تشریف لاتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر وہ جواب دیتے کہ نہیں تو فرماتے میں روزے دار ہوں۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِىٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء کا خیال ہے کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فَهٰذَا الصِّيَامُ الَّذِىْ يُجْزِئُ فِيْهِ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الَّذِىْ جَاءَ فِيْهِ الْحَدِيْثُ الَّذِىْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ بِهٖ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ هُوَ صَوْمُ التَّطَوُّعِ۔

تو یہ روزہ جس میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث اور آپ کے بعد صحابہ کرام کا عمل ہم نے ذکر کیا ہے نفلی روزہ ہے۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ اَمَرَ النَّاسَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ مَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَصُوْمُوْا وَهُوَ حِيْنَئِذٍ عَلَيْهِمْ صَوْمُهُ فَرْضٌ كَمَا صَارَ صَوْمُ رَمَضَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَرْضًا وَرُوِيَتْ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ آثَارٌ سَنَذْكُرُهَا فِىْ بَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فِيْمَا بَعْدُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے عاشورہ کے دن صبح کے بعد لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس وقت ان پر یہ روزہ فرض تھا جس طرح بعد میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اس سلسلے میں آپ سے روایات مروی ہیں جنہیں ہم اسی کتاب میں اس باب کے بعد عاشورہ کے روزے کے سلسلے میں ذکر کریں گے۔

فَلَمَّا جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ تُجْعَلَ بَعْضُهَا مُخَالِفًا لِبَعْضٍ فَتَتَنَافٰى وَيُدْفَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا مَا وَجَدْنَا السَّبِيْلَ اِلٰى تَصْحِيْحِهَا وَتَخْرِيْجِهَا

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اس طرح وارد ہوتی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ان کو ایک دوسرے کے خلاف قرار دینا جائز نہیں کیونکہ اس طرح وہ ایک دوسرے کے منافی ہوں گی اور ایک دوسری کا رد کریں گی جس کی وجہ سے ہم ان کی

وجهها فكان حديث عائشة رضي الله عنها الذي ذكرناه عنها في هذا الباب في الصوم التطوع فكذلك وجهه عندنا وكان ما روي في عاشوراء في الصوم المفروض في اليوم الذي بعينه فكذلك حكم الصوم المفروض في ذلك اليوم جائز أن يعقد له النية بعد طلوع الفجر ومن ذلك شهر رمضان فهو فرض في أيام بعينها كيوم عاشوراء إذا كان فرضا في يوم بعينه فكما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما أصبح فكذلك شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك وبقي بعد هذا ما روينا في حديث حفصة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صوم الكفارات وقضاء شهر رمضان حتى لا يضاد ذلك شيئا مما ذكرناه في هذا الباب غيره ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم على ثلثة أوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزئة قبل دخول ذلك اليوم في الليل وفي ذلك اليوم أيضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز بعد دخول اليوم وما كان منه تطوعا كانت النية التي يدخل بها فيه في الليل الذي قبله وفي النهار الذي بعد ذلك۔ فهذا هو الوجه الذي يخرج عليه الآثار التي ذكرنا ولا تتضاد فهو أولى ما حملت عليه وإلى ذلك كان يذهب أبو حنيفة رحمه الله وأبو يوسف رحمه الله ومحمد رحمه الله إلا أنهم كانوا يقولون ما كان منه يجزئ النية فيه بعد

تصحیح اور صحیح معانی کی تخریج نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا اس باب میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو روایت ذکر کی ہے وہ نفلی روزے کے بارے میں ہے ہمارے نزدیک بھی اس کا یہی مطلب ہے اور وہ جو یوم عاشورہ کے بارے میں مروی ہے وہ معین دن میں فرض روزے کے بارے میں ہے تو معین دن میں فرض روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ وہ بھی یوم عاشورہ کی طرح معین دنوں کے فرض روزے ہیں تو جس طرح عاشورہ کے دن صبح کے بعد نیت کرنے والے کا روزہ صحیح تھا اسی طرح جو رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد نیت کرے اس کا روزہ بھی جائز ہے اس کے بعد وہ حدیث رہ گئی جو ہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ہمارے نزدیک وہ ان دو قسموں کے علاوہ مثلاً کفارے اور قضاء رمضان کے روزوں سے متعلق ہے (یہ اس لیے) تاکہ دوسری احادیث اس کے خلاف نہ ہوں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں تو روزے کی نیت کے سلسلے تین صورتیں ہیں جو روزے معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت رات کے وقت اور اس دن میں بھی (دونوں طرح) جائز ہے اور جو روزے غیر معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت گزشتہ رات کو ہو سکتی ہے دن شروع ہونے کے بعد نہیں اور نفلی روزوں کے لیے گزشتہ رات اور اس کے بعد آنے والے دن میں نیت کی جا سکتی ہے۔

---

مذکورہ روایات کا یہی بیان ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں اس معنیٰ پر ان کو محمول کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں البتہ وہ فرماتے ہیں کہ جن روزوں میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے ان میں دن کے شروع میں جائز ہے بعد میں نہیں

طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا ذَكَرْنَا بِأَنَّهَا تُجْزِئُ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ وَلَا تُجْزِئُ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

## بَابُ (۱۲۳) مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ؛

## رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" کا مفہوم

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد حذاء، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ يَعْنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنَّ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ لَا يَنْقُصَانِ فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِيْ مَعْنٰى ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ لَا يَنْقُصَانِ أَيْ لَا يَجْتَمِعُ نُقْصَانُهُمَا فِيْ عَامٍ وَاحِدٍ۔ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَنْقُصَ أَحَدُهُمَا وَهٰذَا قَوْلٌ قَدْ دَفَعَهُ الْعِيَانُ لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَاهُمَا يَنْقُصَانِ فِيْ أَعْوَامٍ وَقَدْ يَجْمَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ یہ دو مہینے کم نہیں ہوتے، ایک جماعت کہتی ہے کہ ایک سال میں دونوں اکٹھے کم نہیں ہوتے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کم ہو جائے لیکن یہ قول مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے کئی سالوں میں یہ دونوں کم ہوئے اور یہ بات دونوں میں پائی جاتی ہے

فَدَفَعَ ذٰلِكَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَبِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ وَبِقَوْلِهٖ إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ فَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ

پس ایک قوم نے اس کی تاویل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کی ہے جیسے ہم نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے رمضان المبارک کے مہینے کے بارے میں فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر چاند تم سے پوشیدہ رہے تو تیس دن پورے کرو اور آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، تو آپ نے بتایا کہ یہ بات (مہینے کا کم ہونا) ہر مہینے میں ممکن دجائز ہے۔ ہم یہ بات سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر

فِیْ مَوْضِعِهٖ مِنْ کِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ وَذَهَبَ اٰخَرُوْنَ اِلٰی تَصْحِیْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ کُلِّهَا وَقَالُوْا اَمَّا قَوْلُهٗ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنَّ الشَّهْرَ قَدْ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَقَدْ یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ فَذٰلِکَ کُلُّهٗ کَمَا قَالَ وَهُوَ مَوْجُوْدٌ فِی الشُّهُوْرِ کُلِّهَا وَاَمَّا قَوْلُهٗ شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ فَلَیْسَ ذٰلِکَ عِنْدَنَا عَلٰی نُقْصَانِ الْعَدَدِ وَلٰکِنَّهُمَا فِیْهِمَا مَا لَیْسَ فِیْ غَیْرِهِمَا مِنَ الشُّهُوْرِ فِیْ اَحَدِهِمَا الصِّیَامُ وَفِی الْاٰخَرِ الْحَجُّ فَاَخْبَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا لَا یَنْقُصَانِ وَاِنْ کَانَا تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَهُمَا شَهْرَانِ کَامِلَانِ کَانَا ثَلٰثِیْنَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لِیُعْلَمَ بِذٰلِکَ اَنَّ الْاَحْکَامَ فِیْهِمَا وَاِنْ کَانَا تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ مُتَکَامِلَةٌ فِیْهِمَا غَیْرُ نَاقِصَةٍ عَنْ حُکْمِهِمَا اِذَا کَانَا ثَلٰثِیْنَ ثَلٰثِیْنَ فَهٰذَا وَجْهُ تَصْحِیْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرے حضرات ان احادیث کی تصحیح کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو تو یہ اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، اور ایسا تمام مہینوں میں ہوتا ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ "دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" اس سے گنتی میں کمی مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے وہ دوسرے مہینوں میں نہیں ایک میں روزے ہیں اور دوسرے میں حج ہے۔ تو ان کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ ناقص نہیں ہوتے اگرچہ انتیس دن کے ہوں، یہ دونوں مہینے کامل ہیں تیس تیس دن کے ہوں یا انتیس انتیس دن کے، تاکہ اس سے معلوم ہو جائے کہ اگرچہ یہ انتیس انتیس دن کے ہوں پھر بھی ان کا حکم اس سے ناقص نہیں ہوگا جو تیس تیس دن ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس باب میں جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان کی تصحیح کا یہ بیان ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

---

## بَابُ (۱۲) الْحُکْمِ فِیْمَنْ جَامَعَ اَهْلَهٗ فِیْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا۔

## رمضان المبارک میں جان بوجھ کر بیوی سے ہمبستری کرنے کا کفارہ

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَهٗ اَنَّهُ احْتَرَقَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ وَقَعْتُ عَلَی امْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِکْتَلٍ یُدْعَی الْعَرَقَ فِیْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ جل گیا ہے۔ آپ نے اس کا معاملہ دریافت کیا تو اس نے کہا میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا جس کو عرق کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہاں ہے وہ جلنے والا؟ وہ شخص اٹھا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ غَيْرُ الصَّدَقَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا أَيُّ ذٰلِكَ مَا شَاءَ فَعَلَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرے اس پر صدقہ کرنا لازم ہے صدقہ کے علاوہ کوئی کفارہ واجب نہیں۔ وہ اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص پر ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ان میں سے جو چاہے اختیار کرے

۸۱۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّي فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ كُلْهُ۔

وہ اس طرح استدلال کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دورِ رسالت میں رمضان المبارک میں ایک شخص نے روزہ توڑ دیا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے لو اور صدقہ کرو اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے آپ سے زیادہ کسی کو محتاج نہیں پاتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اسے کھاؤ۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جس نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا تھا، ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینوں کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

قَالُوا فَإِنَّمَا أَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ مِمَّا أَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ بَعْدَ أَنْ أَخْبَرَهُ بِمَا عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مِمَّا بَيَّنَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ أَيْضًا فَقَالُوا بَلْ يُعْتِقُ رَقَبَةً إِنْ كَانَ لَهَا وَاجِدًا

وہ محدثین فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو کچھ عطا کیا اور اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ اس کے بعد کی بات ہے جب آپ نے اسے بتایا کہ اس پر کیا واجب ہے تو یہ اسی چیز (کفارے) سے ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں بیان کیا۔ ـــــ لیکن کچھ حضرات نے ان

أَوْ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِنْ كَانَ لِلرَّقَبَةِ غَيْرَ وَاجِدٍ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ذٰلِكَ أَطْعَمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رض كَمَا ذَكَرُوْا وَأَصْلُ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض ذٰلِكَ فِيْهِ مِنَ التَّبْدِئَةِ بِالرَّقَبَةِ إِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لَهَا وَاجِدًا وَالتَّثْنِيَةِ بِالصِّيَامِ بَعْدَهَا إِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لِلرَّقَبَةِ غَيْرَ وَاجِدٍ وَالتَّثْلِيْثِ بِالْإِطْعَامِ بَعْدَهُمَا إِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لَهُمَا غَيْرَ وَاجِدٍ هٰكَذَا أَصْلُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ فِيْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَائِرُ النَّاسِ غَيْرَ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَبَيَّنُوْا فِيْهِ الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا كَيْفَ كَانَتْ وَكَيْفَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَفَّارَةِ فِيْ ذٰلِكَ.

۸۲۰- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ وَأَنَا صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ طَعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسے غلام مہیا ہو تو اسے آزاد کرے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینوں کے روزے رکھے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ــــــ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے اس سے پہلے روایت کی ہے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی داخل ہے جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام ہو تو پہلے اسے آزاد کرے پھر روزے ہے اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام نہ ہو اس کے بعد تیسری صورت کھانا کھلانے کی ہے جبکہ ہم بستری کرنے والے کو پہلی دو چیزیں حاصل نہ ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت زہری کی حدیث کی اصل بھی اسی طرح ہے حضرت مالک اور ابن جریج کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے اسی طرح روایت کیا انھوں نے اس ضمن میں پورا واقعہ بیان کیا کہ وہ کس طرح تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارے کا حکم کس طرح دیا۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو تمہیں کیا ہوا اس نے عرض کیا میں نے رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کرلیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے تم آزاد کرو اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم دو مہینوں کے روزے رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں، اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہے اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہم اسی حالت پر تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا، عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ابھی سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ پھر فرمایا اسے لو اور صدقہ کرو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!

أَيْنَ السَّائِلُ إِنَّمَا عَنْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَهْلٍ أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

کیا اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی شخص میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتی کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلاؤ تو کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا هُوَ الْحَدِيثُ عَلٰى وَجْهِهِ وَإِنَّمَا جَاءَ حَدِيثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فِي ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى لَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَالتَّخْيِيرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ مَنْ لَمْ يَحْكِهِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ مکمل حدیث ہے اس میں حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت حضرت زہری کے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے جو اس حدیث میں مذکورہ ہیں تو کفارہ غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوا پس ان میں اختیار رہا اس شخص کے نزدیک امام زہری کا قول ہے جس نے بواسطہ حضرت حمید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس (تخییر) کا ذکر نہیں کیا۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَصَارَتْ سُنَّةً إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت زہری سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے ان کا یہ قول کہ یہ سنت ہے (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت نعمان بن راشد، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن ابوحفصہ، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ

حضرت سفیان، حضرت منصور سے اور وہ حضرت زہری سے

قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا تَمْرًا وَلَمْ يَشُكَّ۔

روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور شک کے بغیر فرمایا کہ پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔

---

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاَصْعَ۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کیا انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے صاعوں کا ذکر نہیں کیا۔

فَكَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ مَا فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَتَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ مَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ بِكُلِّ صِنْفٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ الثَّلٰثَةِ لَمَّا لَمْ يَكُنْ وَاجِدَ الصِّنْفِ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ لَهٗ قَبْلَهٗ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ اَنَّهٗ غَيْرُ قَادِرٍ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ ذِكْرُ الْعَرَقِ وَمَا كَانَ مِنْ دَفْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ اِلَى الرَّجُلِ وَاَمْرِهٖ اِيَّاهُ بِالصَّدَقَةِ هُوَ الَّذِيْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ رض فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ بَدَأْنَا بِرِوَايَتِهٖ فَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض هٰذَا اَوْلٰى مِنْهُ لِاَنَّهٗ قَدْ كَانَ قَبْلَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض شَيْءٌ قَدْ حَفِظَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلَمْ تَحْفَظْهُ عَائِشَةُ فَهُوَ اَوْلٰى لِمَا قَدْ زَادَهٗ۔ وَاَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فَهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ بَيَّنَّا الْعِلَّةَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَفَّارَةِ فِي الْاِفْطَارِ بِالْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا

تو جو کچھ ہم نے اس حدیث میں روایت کیا اس میں پہلی دو حدیثوں کا مفہوم بھی داخل ہوا۔ کیونکہ اس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے اس نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس دو مہینوں کے روزے رکھو اس نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان تینوں میں سے ہر ایک کا حکم دیا لیکن اس صورت میں جب وہ اسے نہ پائے جس کا پہلے ذکر ہوا اور جب اس شخص نے بتایا کہ وہ ان میں سے کسی بات پر قادر نہیں تو اس کے بعد آپ کے پاس کھجوروں کا ٹوکرا آیا تھا۔ تو ٹوکرے کا ذکر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو وہ ٹوکرا دے کر صدقہ کرنے کا حکم دینا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی مروی ہے جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اس سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے یہ اس سے پہلے مذکور ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ یاد رہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یاد نہ رہا پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے۔

جہاں تک حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت کا تعلق ہے جیسے انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا اور ہم نے اسے ذکر کیا اور اس کی علت بھی اسی باب میں بیان کر دی تو اس سے وہ کفارہ ثابت ہو گیا جو رمضان المبارک میں جماع کی صورت میں لازم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت منصور، ابن عیینہ اور ان کی موافقت کرنے والوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تعا۔

نے حضرت زہری سے انھوں نے حمید سے اور انھوں نے بواسطہ ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ (۲۵) الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ؛

## سفر میں روزہ رکھنا

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ نے لوگوں کی ایک بھیڑ دیکھی جہاں ایک شخص پہ سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

---

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِي سَفَرٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو درخت کے سائے میں تھا اور اس پر پانی کے چھینٹے مارے جارہے تھے آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، اللہ تعالیٰ نے جو رخصت تمہیں دی ہے اسے اختیار کرو، قبول کرو۔

---

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

---

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا، حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ سُفْيَانُ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُوْلُ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَا مِنْهُ لَيْسَ مِنْ اَمْبِرِّ اَمْصِيَامُ فِيْ اَمْسَفَرِ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے سنا فرماتے ہیں مجھے سفیان بن عبداللہ نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت زہری فرماتے تھے سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں لیکن میں نے خود ان سے نہیں سنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْاِفْطَارِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ وَزَعَمُوْا اَنَّهُ اَفْضَلُ مِنَ الصِّيَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَّ مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ الصَّوْمُ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ فِيْ اَهْلِهٖ وَرَوَاهُ عَنْ عُمَرَ رض۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا کہ رمضان المبارک میں حالت سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر سفر میں روزہ رکھا تو جائز نہ ہوگا اور واپس گھر آ کر اسے قضاء کرنا ہوگا انھوں نے یہ بات حضرت عمر

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ رض اَمَرَ رَجُلًا صَامَ فِي السَّفَرِ اَنْ يُّعِيْدَ۔

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سفر میں روزہ رکھنے والے ایک شخص کو دوبارہ روزہ رکھنے کا حکم دیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

وَرَوَوْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَيْضًا۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ النَّهْدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ صُمْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَاَمَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض

حضرت محرر بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حالت سفر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر جا کر دوبارہ روزہ رکھوں۔

اَنْ اُعِيْدَ الصِّيَامَ فِیْ اَهْلِیْ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَآءَ اَفْطَرَ وَلَمْ يُفَضِّلُوْا فِیْ ذٰلِكَ فِطْرًا عَلٰی صَوْمٍ وَلَا صَوْمًا عَلٰی فِطْرٍ۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِی السَّفَرِ اَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ يَحْتَمِلُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِیْ هُوَ اَبَرُّ الْبِرِّ وَعَلٰی مَرَاتِبِ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ وَاِنْ كَانَ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ بِرًّا اِلَّا اَنَّ غَيْرَهٗ مِنَ الْبِرِّ اَبَرُّ مِنْهُ كَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ يَسْتَحْيِیْ اَنْ يَّسْاَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُعْطٰی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ اس سلسلے میں وہ روزے کو افطار پر اور افطار کو روزے پر فضیلت نہیں دیتے۔

پہلے قول والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، سے جو استدلال کیا ہے وہ (دوسرے قول والے) اس کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال بھی ہو سکتا ہے یعنی یہ احتمال بھی ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں اگرچہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی ہے دوسری نیکیاں اس سے بڑھ کر ہیں، جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چکر لگانے والا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے مسکین نہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا جسے مانگنے سے حیا آئے حالانکہ اس کے پاس اتنا کچھ نہیں ہوتا جو اسے بے نیاز کر دے۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسے حضرت ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِیِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حضرت ابراہیم ہجری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِی الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو الولید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا

حضرت ابو الزناد، حضرت اعرج سے وہ حضرت

حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ عَلٰى مَعْنٰى اِخْرَاجِهِ اِيَّاهُ مِنْ اَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ بِذٰلِكَ لَيْسَ هُوَ الْمِسْكِيْنُ الْمُتَكَامِلُ الْمَسْكَنَةِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَكَامِلَ الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى اِخْرَاجِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ بِرًّا وَلٰكِنَّهُ عَلٰى مَعْنٰى لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِيْ هُوَ اَبَرُّ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ لِاَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْاِفْطَارُ هُنَاكَ اَبَرَّ مِنْهُ اِذَا كَانَ عَلَى التَّقَوِّيْ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنًى صَحِيْحٌ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هِيَ وَغَيْرُهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ چکر لگانے والا مسکین نہیں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس میں محتاجی کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں، کامل مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی اسے پہچانا جاتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے، اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں کا مطلب یہ نہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے کو نیکی سے خارج کیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں کیونکہ بعض اوقات ایسی صورت میں روزہ چھوڑنا زیادہ نیکی قرار پاتا ہے جبکہ دشمن وغیرہ کے مقابلے کی وجہ سے تقویٰ کی بنیاد پر ہو۔

۸۴۲- فَاِنَّهُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ جب مقام کدید میں پہنچے پھر روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی افطار کر لیا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تازہ ترین حکم پر عمل کرتے تھے۔

۸۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ قَالَا اَنَا ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک اور ابن جریج فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے ہمیں خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَتٰى

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے فرمایا کہ جب مقام عسفان

عسفان۔

میں پہنچے۔

۸۴۵۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۴۶۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائيل عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۷۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابو زرعة قال ثنا حيوة ابن شريح قال ثنا ابو الاسود عن عكرمة مولى ابن عباس حدثه عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عام الفتح في رمضان فصام حتى بلغ الكديد فبلغه ان الناس شق عليهم الصيام فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدح من لبن فامسكه في يده حتى راه الناس وهو على راحلته حوله ثم شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم فافطر فناوله رجلا الى جنبه فشرب فصام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر وافطر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا مقام کدید میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے آپ نے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا یہاں تک کہ صحابہ کرام نے دیکھ لیا آپ سواری پر سوار تھے لوگ آپ کے اردگرد تھے پھر آپ نے دودھ نوش فرما کر روزہ توڑ دیا اور پیالہ اپنے قریب کھڑے ایک شخص کو دے دیا اس نے بھی پیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

---

۸۴۸۔ حدثنا علي قال ثنا روح قال ثنا حماد عن ابي الزبير عن جابر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سافر في رمضان فاشتد الصوم على رجل من اصحابه فجعلت راحلته تهيم به تحت الشجر فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم بامره فدعا باناء فلما راه الناس على يده افطروا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو ایک صحابی کے لیے روزہ مشکل ہو گیا اور سواری انھیں (راستے کی بجائے) درخت کے نیچے لے گئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا معاملہ بتایا گیا تو آپ نے ایک برتن منگوایا صحابہ کرام نے اسے آپ کے ہاتھ پر دیکھا تو انھوں نے روزہ توڑ دیا۔

۸۴۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال ثنا ابن الهاد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر رض قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ کراع الغمیم مقام پہ پہنچے لوگوں نے بھی آپ کے

عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا بَعْدُ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ۔

ساتھ روزہ رکھا۔۔۔ آپ کو خبر ملی کہ لوگوں کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے وہ آپ کے عمل کے منتظر ہیں۔ عصر کے بعد آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب کیا اور اسے لوگوں کے سامنے نوش فرمایا پھر آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

---

۸۵۰- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ وَبَعْدَ ذَلِكَ۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت قزعہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا کہ ہم فتح کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور ہم نے بھی روزہ رکھا حتی کہ ایک پڑاؤ پر پہنچے آپ نے فرمایا تم دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے تو صبح کے وقت ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور کچھ کا روزہ نہیں تھا پھر ہم چلے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا آپ نے فرمایا تم صبح کو دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہو لہٰذا تمہارے لیے روزہ نہ رکھنا زیادہ طاقت کا باعث ہے تو انھوں نے روزہ چھوڑ دیا تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عزیمت تھی پھر میں دیکھتا ہوں کہ میں اس سے پہلے اور بعد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھتا تھا۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ۔

حضرت حمید الطویل فرماتے ہیں، حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے ان کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کا) ایک برتن طلب کیا اور اسے نوش فرمایا آپ اپنی سواری پر تھے اور لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ۔

گرمی کے موسم میں مقام عرج میں دیکھا آپ اپنے سر انور پر پیاس اور گرمی کی وجہ سے پانی ڈال رہے تھے اور آپ روزہ دار تھے پھر جب مقام کدید میں پہنچے تو روزہ توڑ دیا۔

۸۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صُوَّامًا حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ فَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ فَأَصْبَحْنَا وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کی دو راتیں گزرنے کے بعد روزے کی حالت میں سفر پر نکلے جب مقام کدید میں پہنچے تو آپ نے ہمیں روزہ توڑنے کا حکم فرمایا تو ہم نے اس حالت میں صبح کی کہ کوئی روزے دار تھا اور کسی کا روزہ نہ تھا جب ہم مر الظہران میں پہنچے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دشمن سے مقابلے کی خبر دی اور روزہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِثْبَاتُ جَوَازِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور آپ نے صحابہ کرام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ تَرْكُهُ اِيَّاهُ اِبْقَاءً عَلٰى اَصْحَابِهٖ اَفَيَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ فِىْ ذٰلِكَ الصَّوْمِ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِرًّا لَا يَجُوْزُ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ بِرٌّ وَقَدْ يَكُوْنُ الْاِفْطَارُ اَبَرَّ مِنْهُ اِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ الْقُوَّةُ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالَّذِىْ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ مِنْ اَجْلِهٖ وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِى السَّفَرِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرْنَا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ فِطْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْرَهٗ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ بَعْدَ صَوْمِهٖ وَصَوْمِهِمُ الَّذِىْ لَمْ يَكُنْ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ نَاسِخٌ لِحُكْمِ الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ اَصْلًا قِيْلَ لَهٗ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ وَفِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِى الْفَصْلِ الَّذِىْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّفَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الصَّوْمَ فِى السَّفَرِ بَعْدَ اِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرِ فِىْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مُبَاحٌ۔

۳۸۵۴- وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ فِىْ اِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِى السَّفَرِ التَّيْسِيْرَ عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّسُرَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلْيَصُمْ وَمَنْ يَّسُرَ عَلَيْهِ الْفِطْرُ فَلْيُفْطِرْ۔

۳۸۵۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْ اِفْطَارَ النَّبِيِّ

پر دشوار ہونے کی وجہ سے اسے توڑا تو کیا کسی شخص کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ روزہ نیکی نہ تھا ایسا کہنا جائز نہیں بلکہ یہ نیکی تھی لیکن روزہ نہ رکھنا زیادہ نیکی تھی کیونکہ اس کا مقصد دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرنا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اسی مقصد کے تحت افطار کا حکم فرمایا تھا۔ اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حالتِ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے کے بعد افطار کرنا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دینا حالانکہ ان کو منع نہیں کیا تھا، سفر میں روزہ رکھنے کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

---

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات پر کیا دلیل ہے حالانکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا، میں ہے کہ وہ اس کے بعد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں روزہ رکھتے تھے

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات میں مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے بعد بھی حالتِ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حدیثِ افطار کے راویوں میں سے ایک ہیں یہی بات فرماتے ہیں۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ چھوڑنے کا حکم تمہاری آسانی کے لیے دیا ہے پس جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جو افطار کرنے میں آسانی جانتا ہو وہ چھوڑ دے۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر بعد صیامہ فیہ ناسخا للصوم فی السفر ولکنہ جعلہ علی جہۃ التیسیر فان قال قائل فما معنی قول ابن عباس فی حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ الذی ذکرتہ عنہ فی ذلک وکانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ معنی ذلک عندنا واللہ اعلم انہم لم یکونوا علموا قبل ذلک ان للمسافر ان یفطر فی السفر کما لیس لہ ان یفطر فی الحضر وکان حکم الحضر وحکم السفر فی ذلک عندہم سواء حتی احدث لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الفعل الذی اباحہ لہم الافطار فی اسفارہم فاخذوا بذلک علی ان لہم الافطار علی الاباحۃ ولہم ترک الافطار فہذا معنی حدیث ابن عباس ہذا ویدل علی ذلک ما قد ذکرناہ عنہ من قولہ الذی وصفنا وقد ذکرنا عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک قریبا مما ذکرناہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قد روی عن انس ما یدل علی ان معنی ذلک عندہ مثل معناہ الذی ذکرناہ عن ابن عباس۔

۸۵۶۔ حدثنا ابراہیم بن محمد بن یونس قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان عن عاصم وہو الاحول قال سالت انس ابن مالک عن صوم شہر رمضان فی السفر فقال الصوم افضل۔

۸۵۷۔ حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا الحسن بن صالح عن عاصم عن انس قال ان افطرت فرخصۃ وان صمت

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ نہ رکھنے کو روزہ رکھنے کے لیے ناسخ قرار نہیں دیا بلکہ اسے آسانی کی بنیاد قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر نئے حکم کو اختیار کرتے تھے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ صحابہ کرام اس سے پہلے اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ مسافر سفر میں روزہ چھوڑ سکتا ہے جیسا کہ اسے حالت اقامت میں روزہ چھوڑنے کا حق نہیں، ان کے نزدیک سفر و حضر کا حکم برابر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کے ذریعے ان کے لیے سفر میں افطار کے جواز کو بیان فرمایا تو انھوں نے اسے اختیار کیا کہ (سفر میں) افطار اور ترک دونوں جائز ہیں۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا بھی یہی مفہوم ہے اور اس پر ان کا وہ قول دلالت کرتا ہے جسے ہم نے بیان کیا بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران ماہ رمضان کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا روزہ رکھنا افضل ہے۔

---

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر تم روزہ نہ رکھو تو اس کی اجازت ہے اور اگر رکھو تو یہ افضل ہے۔

فَالصَّوْمُ اَفْضَلُ۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ۔

وَکَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَیْضًا اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِیْ دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِی السَّفَرِ مَاقَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّیَامَ قَالُوْا فَلَمَّا کَانَ الصِّیَامُ مَوْضُوْعًا عَنْهُ کَانَ اِذَا صَامَهٗ فَقَدْ صَامَهٗ وَهُوَ غَیْرُ مَفْرُوْضٍ عَلَیْهِ فَلَا یُجْزِیْهِ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِیْنَ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ الصِّیَامُ الَّذِیْ وَضَعَهٗ عَنْهُ هُوَ الصِّیَامُ الَّذِیْ لَا یَکُوْنُ لَهٗ مِنْهُ بُدٌّ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ کَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِیْمِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَاقَدْ دَلَّ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی اَلَا تَرَاهُ یَقُوْلُ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ اِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ اِنَّ ذٰلِكَ یُجْزِیْهِمَا وَاَنَّهُمَا لَا یَکُوْنَانِ کَمَنْ صَامَ قَبْلَ وُجُوْبِ الصَّوْمِ عَلَیْهِ بَلْ جَعَلْنَا یَجِبُ الصَّوْمُ عَلَیْهِمَا بِدُخُوْلِ الشَّهْرِ فَجُعِلَ لَهُمَا تَاْخِیْرُهٗ لِلضَّرُوْرَةِ وَالْمُسَافِرُ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلُهُمَا وَهٰذَا اَوْلٰی مَا حُمِلَ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حَتّٰی لَا یُضَادَّ غَیْرَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِیْ قَدْ ذَکَرْنَاهَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلَی الَّتِیْ قَدْ ذَکَرْنَاهَا لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ الَّتِیْ وَصَفْنَاهَا اِنَّا قَدْ رَاَیْنَاهُمْ کَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِفْطَارَ فِی السَّفَرِ یَصُوْمُوْنَ فِیْهِ۔

۸۵۹ - فَمِمَّا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

---

حضرت عاصم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو اور روزہ افضل ہے۔

پہلے قول والے سفر میں روزے کے خلاف بطور دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پیش کرتے ہیں جسے ہم نے دوسرے مقام پر ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اٹھا لیا وہ کہتے ہیں جب اس سے روزہ اٹھا لیا گیا تو اس کا روزہ رکھنا فرض ادائیگی کے طور پر نہ ہوگا لہٰذا جائز نہیں۔

---

اس سلسلے میں دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ممکن ہے جو روزہ اس سے اٹھایا گیا یہ وہ روزہ ہو جو اس کے لیے ان دنوں رکھنا ضروری تھا جیسا کہ مقیم کے لیے ضروری ہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت بھی پائی جاتی ہے

کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا اور حاملہ اور دودھ پلانے والی ”(سے بھی اٹھایا گیا)“۔ اور تم نہیں دیکھتے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت رمضان المبارک میں روزہ رکھے تو اسے کفایت کرتا ہے اور یہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو فرض ہونے سے پہلے روزہ رکھتے ہیں بلکہ ماہ رمضان داخل ہوتے ہی ان پر روزہ فرض ہو جاتا ہے پھر ضرورت کے تحت ان کو تاخیر کی اجازت دی گئی اس سلسلے میں مسافر بھی ان دونوں کی طرح ہے۔ روایات کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ان دوسری روایات کے ساتھ جنھیں ہم نے ذکر کیا تضاد نہ ہو۔

پہلے قول والوں کے خلاف دوسرے قول والے مذکورہ دلائل کے علاوہ یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ چھوڑنے کی اس اجازت کے بعد بھی صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزہ رکھتے تھے۔

---

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں دیکھتا ہوں ہم

قَالُوْا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

بعض سفروں میں موسم گرما میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ سخت گرمی کی وجہ سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا اور ہم میں سے صرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمْ يَكُنْ يَعِيْبُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا لیکن کوئی بھی دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لِتِسْعَ عَشْرَةَ أَوْ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ صَائِمُوْنَ وَأَفْطَرَ مُفْطِرُوْنَ فَلَمْ يَعِبْ هٰؤُلَاءِ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلَا هٰؤُلَاءِ عَلَى هٰؤُلَاءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم فتح مکہ کے دن جب کہ رمضان المبارک کی انیس یا سترہ تاریخ تھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور نہ رکھنے والوں نے نہیں رکھا تھا تو نہ انھوں نے ان پر اعتراض کیا اور نہ انھوں نے ان پر اعتراض کیا۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ۔

حضرت سعید بن عروبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا، البتہ انھوں نے فرمایا کہ بارہ تاریخ تھی۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِثَمَانِ عَشْرَةَ۔

حضرت ہشام بن ابو عبداللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے [illegible] رہ تاریخ کا ذکر کیا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے [illegible] مثل ذکر کیا۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا

غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَتْحَ مَكَّةَ۔

لیکن انھوں نے فتح مکہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَاَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَسْتُرُ الشَّمْسَ بِيَدِهٖ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ بِالْاَجْرِ الْيَوْمَ۔

حضرت مورق العجلی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، سخت گرمی کے دن ہم (ایک جگہ) اترے تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا ہم گرم دن اترے ہم میں سے اکثر نے چادر سے سایہ کر رکھا تھا اور بعض اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچ رہے تھے روزہ دار گر پڑے اور جن کا روزہ نہیں تھا وہ کھڑے رہے انھوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھنے والے آج ثواب لے گئے۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے اور چھوڑنے والے نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ اِفْطَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْرِهٖ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْمَنْعِ مِنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَاِنَّهٗ عَلَى الْاِبَاحَةِ لِلْاِفْطَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَامَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ۔

تو ان روایات میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا روزہ نہ رکھنا اور صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے سے روکنا نہیں تھا بلکہ روزہ چھوڑنے کا جواز بیان کرنا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے اور اسے چھوڑتے بھی تھے۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور اسے چھوڑا بھی۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یَّصُوْمَ وَلَہٗ اَنْ یُّفْطِرَ وَقَدْ سَاَلَ حَمْزَۃُ الْاَسْلَمِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لَہٗ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسافر کے لیے روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور چھوڑنا بھی۔ ـــــ حضرت حمزہ اسلمی نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان سے فرمایا چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ وَهِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ۔

یہ حدیث حضرت قتادہ نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ مِثْلَہٗ۔

حضرت عمران بن ابو انس، حضرت سلیمان بن یسار وہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ الصَّوْمَ فِی السَّفَرِ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ وَالْفِطْرَ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ وَ فَثَبَتَ بِهٰذَا وَبِمَا ذَکَرْنَاہُ قَبْلَہٗ اَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ جَائِزٌ وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّہٗ لَا فَضْلَ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ عَلٰی مَنْ اَفْطَرَ وَقَضَاہُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَیْسَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِتَخْیِیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَمْزَۃَ بْنَ عَمْرٍو بَیْنَ الْاِفْطَارِ فِی السَّفَرِ وَالصَّوْمِ

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز قرار دیا جو رکھنا چاہے اور جو نہ رکھنا چاہے اس کے لیے چھوڑنا جائز قرار دیا۔ ـــــ تو اس سے اور جو کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سفر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھنا جائز ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سفر میں روزہ رکھنے والے کو اس شخص پر کوئی فضیلت نہیں جو روزہ چھوڑے اور بعد میں قضا کرے، وہ کہتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی دوسرے پر فضیلت نہیں۔ وہ اس بات سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو حالتِ سفر

وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِأَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَقَالُوْا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْزَةَ بَيْنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْفِطْرِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ مِنَ الْآخَرِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا خَيَّرَهُ بِمَا لَهُ أَنْ يَّفْعَلَهُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَالصَّوْمِ وَقَدْ رَأَيْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ يَجِبُ بِدُخُوْلِهِ الصَّوْمُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ وَالْمُقِيْمِيْنَ جَمِيْعًا إِذَا كَانُوْا مُكَلَّفِيْنَ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ رَمَضَانَ هُوَ الْمُوْجِبُ لِلصِّيَامِ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا كَانَ مَنْ عَجَّلَ مِنْهُمْ أَدَاءَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِمَّنْ أَخَّرَهُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ نَفَرٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار دیا اور ایک کو چھوڑ کر دوسری بات کا حکم نہیں دیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے۔ وہ پہلے قول والوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے کے درمیان اختیار دیا اس میں کسی ایک کی دوسرے پر عدم فضیلت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ آپ نے ان کو اختیار دیا کہ جو عمل چاہیں کریں روزہ رکھیں یا اسے چھوڑیں ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم و مسافر سب پر روزہ فرض ہو جاتا ہے جبکہ وہ مکلف ہوں تو جب رمضان المبارک کی وجہ سے روزہ فرض ہوتا ہے تو ادائیگی میں جلدی کرنے والا تاخیر کرنے والے سے افضل ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے حضرت انس بن مالک اور کئی تابعین سے بھی یہی بات مروی ہے۔

٨٧٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الصَّوْمُ أَفْضَلُ وَالْإِفْطَارُ رُخْصَةٌ يَعْنِيْ فِي السَّفَرِ۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم، سعید بن جبیر اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: سفر میں اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو لیکن روزہ رکھنا افضل ہے۔

٨٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ يَصُوْمُ مَنْ شَاءَ إِذَا كَانَ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَتَكَلَّفْ أَمْرًا يَشُقُّ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْإِفْطَارِ

حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رمضان المبارک میں دوران سفر روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے بشرطیکہ اس کی طاقت رکھتا ہو اور ایسا کام نہ کرے جو اس کے لیے باعث مشقت ہو۔

التیسیر علی عبادہ -

۸۷۶- حدثنا یونس قال انا بشر بن بکر عن الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشة انها کانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملها علی ذلک فقال انها کانت تبادر -

فهذه عائشة کانت تری المبادرة بصوم رمضان فی السفر افضل من تاخیر ذلک الحضر.

۸۷۷- وکان ایضا مما احتج به من کره الصوم فی السفر ما حدثنا یونس قال ثنا عبد الله بن یوسف ح وحدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قالا ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن منصور الکلبی ان دحیة ابن خلیفة خرج من قریته بدمشق الی قدر قریة عقبة فی رمضان فافطر ومعه ناس وکره آخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریته قال والله لقد رایت الیوم امرا ما کنت اظن ان اراه ان قوما رغبوا عن هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه یقول ذلک للذین صاموا ثم قال اللهم اقبضنی الیک -

فکان من الحجة للذین استحبوا الصوم فی السفر فی هذا الحدیث ان دحیة انما ذم من رغب عن هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه فمن صام فی سفره کذلک فهو مذموم ومن صام فی سفره غیر راغب عن هدیه بل علی التمسک بهدیه فهو محمود -

۸۷۸- حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعة قال انا حیوة قال انا ابو الاسود انه سمع عروة بن الزبیر یحدث عن ابی مراوح الاسلمی

اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت بندوں پر آسانی کے لیے دی ہے۔

حضرت قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سفر میں گرمی کے باوجود روزہ رکھتی تھیں (حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں) میں نے (حضرت قاسم بن محمد سے) پوچھا وہ ایسا کیوں کرتی تھیں تو انھوں نے فرمایا وہ جلدی کے پیش نظر ایسا کرتی تھیں۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر کی حالت میں رمضان المبارک کا روزہ جلدی رکھنے کو گھر میں تاخیر کے ساتھ رکھنے سے افضل جانتی تھیں ــــ سفر میں روزہ رکھنے کو مکروہ خیال کرنے والے مزید اس طرح استدلال کرتے ہیں۔ ــــ حضرت منصور کلبی فرماتے ہیں حضرت دحیہ بن خلیفہ رمضان المبارک کے مہینے میں دمشق میں اپنی بستی سے ایک ایسی بستی کی طرف نکلے جس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے عقبہ تک فاصلے جتنا تھا آپ نے اور آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے روزہ نہ رکھا جبکہ دوسرے حضرات نے روزہ چھوڑنا پسند نہ کیا جب وہ اپنی بستی کی طرف لوٹے تو فرمایا اللہ کی قسم! میں نے آج ایک ایسی بات دیکھی ہے جسے دیکھنے کا مجھے تصور بھی نہ تھا۔ ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا۔ یہ بات انھوں نے روزہ رکھنے والوں کے بارے میں فرمائی پھر دعا مانگی "یا اللہ! مجھے اپنی طرف اٹھالے"۔

---

تو جو لوگ سفر میں روزہ رکھنا پسند کرتے ہیں ان کے لیے اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ حضرت دحیہ نے ان لوگوں کی مذمت کی جنھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا تو جو شخص سفر میں اس طریقے سے (سیرت نبوی سے اعراض کے طور پر) روزہ نہ رکھے وہ قابل مذمت ہے لیکن جو آدمی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے اعراض کی بجائے

حضرت ابومراوح اسلمی، صحابی رسول صلے اللہ علیہ وسلم، وسلم، حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مسلسل

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْرُدُ الصِّیَامَ اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِیَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعِبَادِ مَنْ قَبِلَهَا فَحَسَنٌ جَمِیْلٌ وَمَنْ تَرَکَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ قَالَ وَکَانَ حَمْزَةُ یَصُوْمُ الدَّهْرَ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَکَانَ اَبُوْ مُرَاوِحٍ کَذٰلِكَ وَکَانَ عُرْوَةُ کَذٰلِكَ۔

روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے رخصت ہے پس یہ اچھا عمل ہے اور جو چھوڑ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سفر و حضر میں روزہ رکھتے تھے حضرت ابومراوح اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہا بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّوْمَ فِی السَّفَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْطَارِ وَاَنَّ الْاِفْطَارَ اِنَّمَا هُوَ رُخْصَةٌ۔

تو جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا، چھوڑنے سے افضل ہے اور روزہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہے۔

۸۷۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَیْوَةُ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ کَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر و حضر میں ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں۔

## بَابُ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ

## یوم عرفہ کا روزہ

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ ح وَحَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالُوْا ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُلَیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ وَقَالَ بَکْرٌ وَصَالِحٌ فِیْ حَدِیْثِهِمَا قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَیَّامَ الْاَضْحٰی وَاَیَّامَ التَّشْرِیْقِ وَیَوْمَ عَرَفَةَ یَوْمُ عِیْدِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قربانی کا دن، ایام تشریق (گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) اور یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ فَکَرِهُوْا بِهٖ صَوْمَ یَوْمِ عَرَفَةَ وَجَعَلُوْا صَوْمَهٗ کَصَوْمِ یَوْمِ النَّحْرِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ یوم عرفہ کا روزہ مکروہ جانتے ہیں اور اسے قربانی کے دن کے روزے کی طرح قرار دیتے ہیں۔ ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اکرم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ لِأَنَّهُ هُنَاكَ عِيدٌ وَلَيْسَ فِي غَيْرِهِ كَذٰلِكَ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَبُو هُرَيْرَةَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد میدانِ عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہو کیونکہ وہاں عید ہے دوسری جگہ اس طرح نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۸۸۱ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا حَوْشَبُ ابْنُ عُقَيْلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔

**فَأَخْبَرَ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّهْيَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنَّمَا هُوَ بِعَرَفَةَ خَاصَّةً۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خانۂ اقدس میں ان کے ساتھ تھے۔ انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرنا عرفات کے ساتھ خاص ہے۔

۸۸۲ - **فَاحْتَجَّ** أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَصُمْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

پہلے قول والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا۔

**قِيلَ لَهُمْ** هٰذَا أَيْضًا عِنْدَنَا عَلَى الصِّيَامِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

ان کو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس سے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات دوسری حدیث میں بیان کی ہے۔

۸۸۳ - **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا

حضرت عبداللہ بن ابو نجیح اپنے والد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو ہم نے روزہ نہ رکھا تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت نافع نے جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے

أَمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ۔

متعلق ہے۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْمَوْقِفِ۔

۸۸۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمْرِ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا رَقَبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ فَأَمَرَ بِصِيَامِهِمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق بھی مروی ہے۔ حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے جمعہ المبارک اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۸۸۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔

حضرت ابن عمر اور ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہم کی روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ یوم عرفہ کے روزے کو گزشتہ اور آئندہ سال (کے گناہوں) کا کفارہ بنا دے۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيْزٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَةٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اس روزے کو ایک سال کے روزے کے برابر قرار دیتے۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْاَثَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كُرِهَ مِنْ صَوْمِهٖ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ لِشِدَّةِ تَعَبِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے کی ترغیب ثابت ہوئی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی روایات کے مطابق (اس دن کے) روزے کی کراہت اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی یعنی میدانِ عرفات میں ٹھہرنا کیونکہ اس میں مشقت زیادہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

## عاشورہ کا روزہ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ هِنْدِ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ مِنْ اَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْهُمْ قَدْ اَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهٖ فَلْيَصُمْ اٰخِرَهٗ۔

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی طرف بھیجا جن کا قبیلہ اسلم سے تعلق تھا اور فرمایا ان سے کہو یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور جسے تو پائے کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہے تو اسے دن کے آخر میں روزہ رکھنا چاہیے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ هُوَ ابْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَيْحَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ اَصُمْتُمْ هٰذَا الْيَوْمَ فَقُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی (ابن منہال) اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم یوم عاشورہ کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم ناشتہ کر چکے تھے آپ نے فرمایا کیا آج تم روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا دن کا باقی حصے میں روزہ مکمل کرو۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَسْلَمَ اَنَّ نَاسًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْضُهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَصُمْتُمُ الْيَوْمَ فَقَالُوْا لَا وَقَدْ اَكَلْنَا فَقَالَ فَصُوْمُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ۔

حضرت ابوالمنہال اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے کہ لوگ یا ان میں سے بعض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں اور ہم نے کھانا بھی کھا لیا ہے آپ نے فرمایا باقی دن کا روزہ رکھ لو۔

## بيان المسئلة

قَالَ ابوجعفر فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوبُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِصَوْمِهِ بَعْدَ مَا أَصْبَحُوْا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ مَنْ كَانَ فِي يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهُ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يَكُنْ نَوَى صَوْمَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَّهُ يُجْزِيْهِ أَنْ يَنْوِيَ صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ مَا زَادَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق عاشورہ کا روزہ واجب ہے اور صبح کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں روزہ رکھنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی دن روزے کے لیے معین ہو اور رات کو نیت نہ کر سکے تو صبح کے بعد زوال سے پہلے پہلے نیت کرلے جیسا کہ اس سلسلے میں اہل علم نے فرمایا ہے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اس کے علاوہ بھی روایا مروی ہیں۔

---

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا النُّعْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْصَارِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ آخِرَ يَوْمِهِ فَلَمْ نَزَلْ نَصُوْمُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُهُ صِبْيَانَنَا وَهُمْ صِغَارٌ وَنَتَّخِذُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا سَأَلُوْنَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ۔

حضرت خالد بن ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو شہروں میں بھیجا کہ جس شخص نے صبح سے روزہ رکھا ہوا ہے وہ پورا کرے اور جس نے صبح نہیں رکھا وہ دن کے باقی حصے میں رکھ لے اس کے بعد ہم مسلسل روزے رکھتے ہیں اور چھوٹے بچوں سے بھی رکھواتے ہیں ہم ان کے لیے کھلونا بناتے ہیں جب وہ ہم سے کھانا مانگتے ہیں تو ہم انہیں کھلونا دیتے ہیں۔

---

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْنَعُوْنَ صِبْيَانَهُمُ الطَّعَامَ وَيُصَوِّمُوْنَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا عِنْدَنَا غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّ الصِّبْيَانَ غَيْرُ مُتَعَبَّدِيْنَ بِصِيَامٍ وَلَا بِصَلٰوةٍ وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مُتَعَبَّدِيْنَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمُ الْقَلَمَ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ بچوں سے کھانا روک لیتے اور عاشورہ کے دن ان سے روزہ رکھواتے اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کیونکہ بچے نماز، روزے اور کسی دوسری عبادت کے مکلف نہیں ہوتے اور وہ کیسے ان عبادات کے مکلف ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے قلم اٹھا لیا۔

---

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین قسم کے لوگ

عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبُرَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ۔

سے قلم اُٹھالیا گیا (۱) بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (۲) سونے والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور (۳) پاگل حتیٰ کہ ٹھیک ہو جائے۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي نَسْخِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ صَحِيْحَةٌ

یوم عاشورہ کے روزے کے منسوخ ہونے کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات مروی ہیں۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَعِنْدَهُ رُطَبٌ فَقَالَ ادْنُهْ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ أُمِرْنَا بِصِيَامِهِ قَبْلَ رَمَضَانَ۔

حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس تر کھجوریں تھیں انھوں نے فرمایا قریب آؤ میں نے عرض کیا آج عاشورہ ہے اور میں روزہ دار ہوں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک (کی فرضیت) سے پہلے ہمیں اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَصُوْمُهُ ثُمَّ تُرِكَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت قیس بن سکن، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا آؤ کھاؤ اس نے کہا میں روزے دار ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ہم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا گیا۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُوْرَاءَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا جو شخص چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے

وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ

۸۹۷- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ وَشُعَيْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ عِرَاكًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عراک فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۸۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ کا حکم فرماتے اس کی تاکید فرماتے اور ہم سے اس کا وعدہ لیتے جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں (عاشورہ کے روزے کا) حکم دیا نہ روکا اور نہ ہی ہم سے اس پر عہد لیا۔

۸۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ اَمَرَنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ نُؤْمَرْ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ۔

حضرت ابوعمار حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ روکا اور ہم یہ روزہ رکھتے ہیں۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن شرحبیل، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت حکم، حضرت قاسم بن مخیمرہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسْخُ وُجُوْبِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَدَلِيْلٌ اَنَّ صَوْمَهٗ قَدْ رُدَّ اِلَى التَّطَوُّعِ بَعْدَ اَنْ كَانَ فَرْضًا وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ اُخَرُ فِيْهَا دَلِيْلٌ

ان روایات میں یوم عاشورہ کے روزے کا منسوخ ہونا بیان کیا گیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس (دن) کا روزہ نفل قرار دیا گیا جبکہ پہلے فرض تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حدیث روایت بھی مروی ہیں جن میں اس بات پر دلیل پائی جاتی ہے

عَلٰى اَنَّ صَوْمَهٗ كَانَ اِخْتِيَارًا لَا فَرْضًا۔

اس روزے کا اختیار تھا فرض نہ تھا۔

۹۰۲۔ **فَمِنْهَا** مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ اَنْتُمْ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں، جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا آپ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پہ غلبہ عطا فرمایا آپ نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم ان یہودیوں کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو پس تم اس (دن) کا روزہ رکھو۔

**فَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَامَهٗ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اِظْهَارِهٖ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَذٰلِكَ عَلَى الْاِخْتِيَارِ لَا عَلَى الْفَرْضِ۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون پر غالب آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے رکھا تو اس میں اختیار ہے فرض نہیں۔

۹۰۳۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے علم کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی یوم عاشورہ یا رمضان المبارک کے علاوہ روزوں کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے۔

۹۰۴۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِيَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰى يَوْمٍ فِي الصِّيَامِ اِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت عبید اللہ بن ابو یزید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا روزے کے سلسلے میں رمضان المبارک اور یوم عاشورہ کے علاوہ کسی دن کو دوسرے دن پر فضیلت حاصل نہیں۔

۹۰۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ الْاَعْرَجِ يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ عَنْ اَيِّ بَالِهٖ تَسْاَلُ قُلْتُ

حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے یوم عاشورہ کے بارے میں بتائیے انھوں نے فرمایا اس کی کس بات کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا میں اس کے روزے کے بارے میں پوچھ

أَسْأَلُ عَنْ صِيَامِهِ أَيَّ يَوْمٍ أَصُوْمُ قَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعَةٍ فَأَصْبِحْ صَائِمًا قُلْتُ كَذٰلِكَ كَانَ يَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

رہا ہوں کہ کس دن روزہ رکھوں؟ انہوں نے فرمایا نویں تاریخ کی صبح کو روزے کی حالت میں صبح کرو میں نے پوچھا کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے ہاں فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صَوْمِهِ ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ اخْتِيَارًا لَا فَرْضًا مَا قَدْ رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَخْبَارِهِ بِالْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا روزہ نفلی ہوتا تھا فرض نہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان روایات میں جو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں اس علت کو بیان کیا کہ کے باعث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا۔

۹۰۶ - وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ أَجْلِ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

تو ہو سکتا ہے یہ بھی اسی وجہ سے ہو جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۷ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِصَوْمِهِ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا أَيْضًا۔

حضرت ثور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سُنا فرماتے ہیں یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھو بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔
تو ہو سکتا ہے اس کی علت وہ ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا مَزِيْدَةُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ عُثْمَانَ اسْتَعْمَلَ أَبَا مُوْسٰى عَلَى الْكُوْفَةِ فَقَالَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُهُ۔

حضرت مزیدہ بن جابر اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا تو عاشورہ کے دن انہوں نے فرمایا آج کا روزہ رکھو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔

**فهذا الحديث** يحتمل ما في حديث ابن عباس ايضا۔

اس حدیث میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

۹۰۹۔ **حدثنا** ربيع الجيزي قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن الحر بن الصياح عن هبيرة بن خالد عن امرأته عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم نصف ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلثة ايام من كل شهر۔

حضرت ہبیرہ بن خالد اپنی زوجہ سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نویں اور دسویں ذوالحجہ اور ہر مہینے سے تین دن کا روزہ رکھتے تھے۔

**فهذا** ايضا مثل الذي قبله۔

یہ بھی پہلی بات کی طرح ہے۔

۹۱۰۔ **حدثنا** فهد قال ثنا الحماني قال ثنا ابو اسامة قال ثنا ابو عميس عن قيس ابن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي موسى قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قد كان يوم عاشوراء يوما يصومه اليهود ويتخذونه عيدا فصوموه انتم۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے اور اسے عید قرار دیتے تھے پس تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

**ففي هذا الحديث** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بصومه لان اليهود كانت تصومه **وقد** اخبر ابن عباس في حديثه بالعلة التي من اجلها كانت اليهود تصومه انها على الشكر منهم لله تعالى في اظهاره موسى على فرعون وان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا صامه كذلك والصوم للشكر اختيار لا فرض۔

اس حدیث کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا حکم اس لیے دیا کہ اس دن یہودی روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں وہ علت بیان کی ہے جس کے باعث یہودی اس دن کا روزہ رکھتے تھے یعنی وہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی وجہ سے یہ روزہ رکھتے تھے اور شکر کے طور پر روزہ رکھنا اختیاری ہے

۹۱۱۔ **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني عبد الله بن عمر والليث بن سعد عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب منكم ان يصوم يوم عاشوراء فليصمه ومن لم يحب فليدعه۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔

۹۱۲۔ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن اسحق عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یوم عاشورہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ قریش دور جاہلیت میں اس دن کا روزہ

فِي يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ۔

رکھتے تھے۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو شخص اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ ابْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قُلْتُ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے بارے میں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت غیلان سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت مہدی بن میمون اور حماد بن زید حضرت غیلان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِصَوْمِهِ احْتِسَابًا لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ وَلَيْسَ هٰذَا بِمُخَالِفٍ عِنْدَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ لِمَا أَظْهَرَ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَيَشْكُرُ اللّٰهُ بِهِ مَا شَكَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُكَفِّرُ بِهِ عَنْهُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو اس دن کا روزہ اس کفارہ کی امید پر رکھنے کا حکم دیا جس کا ذکر کیا گیا۔ ہمارے نزدیک یہ حدیث، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے آپ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ روزہ رکھا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تو یہ شکرانے کا روزہ تھا اس کے لیے پہلے سے جاری ہے

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں انھوں نے حج کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس دن کے بارے میں فرما رہے تھے یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

ممکن ہے آپ کے قول "اور تم پر اس کا روزہ فرض نہیں"

وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ اَىْ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِىْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا نَفْىُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ كُتِبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْعَامَ مِنَ الْاَعْوَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ **فَقَدْ** ثَبَتَ نَسْخُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ الَّذِىْ كَانَ فَرْضًا وَاُمِرَ بِذٰلِكَ عَلَى الْاِخْتِيَارِ وَاُخْبِرَ بِمَا فِىْ ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ فَصَوْمُهُ حَسَنٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِىْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کیا گیا" سے مراد اس سال کا وہ دن ہو۔ اس میں گذشتہ سالوں میں اس کی فرضیت کی نفی نہیں ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا جیسا کہ پہلی روایات میں گزرا ہے تو یوم عاشورہ کا روزہ جو پہلے فرض تھا اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور اب بطور اختیار اس کا حکم دیا گیا اور اس کا ثواب بیان کیا گیا پس اس دن روزہ رکھنا اچھا ہے اور یہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ ہے۔ حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشادِ گرامی اسی طرح ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۹۱۷- **وَقَدْ** رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ الْعَامَ الْقَابِلَ لَاَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ يَعْنِىْ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، یعنی عاشورہ کا۔

۹۱۸- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاؤُدَ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ لَاَصُوْمَنَّ مِنْ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ۔

۹۱۹- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ۔

حضرت ابو عامر اور ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ آپ نے فرمایا میں محرم کی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت سلیمان کی روایت (۹۱۷) کی مثل بیان کیا۔

**فَقَوْلُهُ** لَاَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ التَّاسِعِ اِخْبَارٌ مِنْهُ عَلٰى اَنَّهُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَوْلُهُ لَاَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ يَحْتَمِلُ لَاَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ اَىْ لِئَلَّا اَقْصِدَ بِصَوْمِىْ اِلٰى يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِعَيْنِهِ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُوْدُ وَلٰكِنْ اَخْلِطُهُ بِغَيْرِهِ فَاَكُوْنُ قَدْ صُمْتُهُ بِخِلَافِ مَا تَصُوْمُهُ

تو آپ کا ارشادِ گرامی کہ میں عاشورہ کا یعنی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا، اس بات کی خبر ہے کہ یہی دن عاشورہ ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ نویں اور دسویں تاریخ کو ملا کر (دونوں کا) روزہ رکھوں گا یعنی صرف دسویں تاریخ کا قصد نہیں کروں گا جیسے یہودی کرتے ہیں بلکہ اسے دوسرے دن کے ساتھ ملاؤں گا، تو میرا روزہ یہودیوں کے روزے کے

يَهُودُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنٰى

خلاف ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس معنیٰ کی روایات مروی ہیں۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا يَوْمَ التَّاسِعِ وَالْعَاشِرِ

حضرت عطاء سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہودیوں کی مخالفت کرو اور نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھو۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ صَرَفَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ اِلٰى مَا صَرَفْنَاهُ اِلَيْهِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی کہ اگر میں آئندہ سال رہا تو نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا کا وہی معنیٰ بیان کیا ہے۔

۹۲۱۔ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْهُ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو اور یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوشہاب حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَا ذَكَرْنَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِصَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ اَنْ يُدْخِلَ صَوْمَهٗ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الصِّيَامِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ مَقْصُوْدًا اِلٰى صَوْمِهٖ بِعَيْنِهٖ كَمَا جَاءَ عَنْهُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

تو اس حدیث سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نویں تاریخ کے روزے کا ارادہ اس لیے فرمایا کہ اس کے ذریعے وہ عاشورہ کے روزے میں داخل ہو تاکہ اس معین دن کا روزہ مقصود نہ ہو جیسا کہ آپ سے جمعہ کے روزے کے بارے میں آیا ہے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا، انھوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جُوَيْرِيَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ أَفَتَصُومِينَ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي إِذًا۔

عرض کیا "نہیں" فرمایا کیا کل بھی روزہ رکھو گی؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا تو پھر روزہ توڑ دو۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْعَتَكِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوایوب عتکی، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حماد بن سلمہ اور ہمام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو ماسوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں میں نے بنو حارث بن کعب کے ایک شخص سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زیاد حارثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نُهِيَ عَنْهُ إِلَّا فِي أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یوم جمعہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس دن کے روزے سے منع کیا گیا البتہ

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.

۹۳۰ - **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ الْبَارِقِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ جُنَادَةَ ابْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ طَعَامًا فَقَالَ كُلُوا فَقَالُوا نَحْنُ صِيَامٌ فَقَالَ أَصُمْتُمْ أَمْسِ قَالُوا لَا قَالَ أَفَصَائِمُونَ أَنْتُمْ غَدًا قَالُوا لَا قَالَ فَأَفْطِرُوا.

۹۳۱ - **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ وَقَعْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيدُكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.

**فَكَمَا** كَرِهَ أَنْ يُقْصَدَ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَيْنِهِ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يُخْلَطَ بِيَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ بِيَوْمٍ بَعْدَهُ فَيَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي صِيَامٍ حَتَّى صَارَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا سَائِرُ الْأَيَّامِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْصَدَ إِلَى صَوْمِ يَوْمٍ مِنْهَا بِعَيْنِهِ كَمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْصَدَ إِلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِأَعْيَانِهِمَا وَلٰكِنْ يُقْصَدُ إِلَى الصِّيَامِ فِي أَيِّ الْأَيَّامِ كَانَ وَإِنَّمَا أُرِيدَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَرَاهَةِ الَّتِي وَصَفْنَا التَّفْرِقَةُ بَيْنَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَبَيْنَ سَائِرِ مَا يَصُومُ النَّاسُ غَيْرَهُ لِأَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ مَقْصُودٌ بِصَوْمِهِ إِلَى شَهْرٍ بِعَيْنِهِ لِأَنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ صَوْمُهُمْ إِيَّاهُ بِعَيْنِهِ إِلَّا مَنْ عُذْرٍ مِنْهُمْ

کہ مسلسل دنوں میں آجائے پھر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوالربیع نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ ع

حضرت حذیفہ بارقی نے بیان کیا کہ حضرت جنادہ بن ابوامیہ ازدی نے ان سے بیان کیا کہ وہ جمعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو کھانا دیا اور فرمایا کھاؤ انھوں نے عرض کیا ہم روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کل کا روزہ رکھو گے؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ توڑ دو۔"

---

حضرت عامر بن لدین اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تم نے خبر رکھنے والے سے رابطہ کیا میں نے رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جمعۃ المبارک عید کا دن ہے پس تم عید کے دن کو روزے کا دن نہ بناؤ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد (والے دن) کا روزہ بھی رکھو۔

توجس طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن روزے رکھنے کا قصد کرے مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھے کہ یوں وہ مسلسل روزوں میں آجائے گا۔ ہمارے نزدیک تمام دنوں کا یہی حکم ہے کہ کسی معین دن کا قصد کرنا مناسب نہیں جیسے یوم عاشورہ یا جمعہ کے دن کا قصداً روزہ رکھنا مناسب نہیں بلکہ جس دن چاہے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے اور جس کراہت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک اور دوسرے دنوں میں فرق کیا جائے کیونکہ رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنا معین طور پر مقصود ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی تعیین کے ساتھ اس کے روزے فرض کیے ہیں البتہ بیماری یا سفر کے عذر کی وجہ سے چھوڑ سکتا ہے، لیکن دوسرے مہینوں کا یہ مسئلہ نہیں، یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات

بِمَرَضٍ اَوْ سَفَرٍ وَغَيْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ لَيْسَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا اَوْجَهُ مَا رُوِيَ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَشَرَحْنَاهُ۔

مروی ہیں ان کا وہی مطلب ہے جو ہم نے اس باب میں بیان کیا۔

## بَابُ [۱۲۸] صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

## سنیچر کا روزہ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمَنَّ يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ غَيْرِ مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُنَّ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ اِحْدَاكُنَّ اِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ اَوْ عُوْدَ عِنَبٍ فَلْتَمْضَغْهُ۔

• حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمشیرہ حضرت صماء (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو جب تک کہ وہ تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم درخت کا چھلکا یا انگور کی لکڑی ہی پاؤ تو اسے ہی چبا لو۔

## بيان المسئلة

## بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهٖ بَاْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ جَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يُصَامَ قَبْلَهٗ يَوْمٌ اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَالْيَوْمُ الَّذِيْ بَعْدَهٗ هُوَ يَوْمُ السَّبْتِ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَهِيَ اَشْهَرُ وَاَظْهَرُ فِيْ اَيْدِي الْعُلَمَاءِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّاذِّ الَّذِيْ قَدْ خَالَفَهَا وَقَدْ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَحَضَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اِنْ كَانَ يَوْمُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن کے روزے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں ہے آپ نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ بھی رکھے۔ ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ گزشتہ باب میں ذکر کی ہیں تو اس (جمعہ) کے بعد والا دن، ہفتے کا دن ہوتا ہے۔ تو ان روایات میں ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے اور یہ حدیث علماء کے ہاں اس شاذ حدیث سے زیادہ مشہور ہے جو اس کے خلاف ہے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کی اجازت دی اور اس کی ترغیب فرمائی لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہفتہ کا دن ہو تو یہ روزہ نہ رکھو

السَّبْتِ فَلَا تَصُوْمُوْهُ فَفِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی دُخُوْلِ كُلِّ الْاَیَّامِ فِیْهِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِیَامُ دَاوٗدَ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِیْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَفِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا التَّسْوِیَةُ بَیْنَ یَوْمِ السَّبْتِ وَبَیْنَ سَائِرِ الْاَیَّامِ وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا بِصِیَامِ اَیَّامِ الْبِیْضِ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں تمام دن داخل ہیں نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ ہم اس بات کو اسناد کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس میں بھی ہفتے کا دن اور دوسرے دن برابر ہیں۔ (علاوہ ازیں) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کا روزہ رکھنے کا (استحبابی) حکم فرمایا۔

۹۳۳- وَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَكِیْمٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحُوْتَكِیَّةِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَمَرَهٗ بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا جس کو آپ نے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَیْسِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ لَیَالِیَ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِیَ كَهَیْاَةِ الدَّهْرِ۔

حضرت عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ زمانہ بھر کے روزوں کی طرح ہے۔

وَقَدْ یَدْخُلُ السَّبْتُ فِیْ هٰذِهٖ كَمَا یَدْخُلُ فِیْهَا غَیْرُهٗ مِنْ سَائِرِ الْاَیَّامِ فَفِیْهَا اَیْضًا اِبَاحَةُ صَوْمِ یَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَلَقَدْ اَنْكَرَ الزُّهْرِیُّ حَدِیْثَ الصَّمَّاءِ فِیْ كَرَاهَةِ صَوْمِ یَوْمِ السَّبْتِ وَلَمْ یَعُدَّهٗ مِنْ حَدِیْثِ اَهْلِ الْعِلْمِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ بِهٖ۔

تو اس میں دوسرے دنوں کی طرح ہفتے کا دن بھی داخل ہے پس اس میں بھی ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے۔ حضرت زہری نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت سے متعلق حضرت صماء رضی اللہ عنہا کی روایت کو منکر قرار دیا اور اس کی معرفت کے بعد اسے اہل علم کی روایت سے شمار نہیں کیا۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ هِشَامٍ

حضرت لیث فرماتے ہیں حضرت امام زہری رضی اللہ

الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَرَاهِيَتِهٖ فَقَالَ ذَاكَ حَدِيْثٌ حِمْصِيٌّ فَلَمْ يَعُدَّهُ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثًا يُقَالُ بِهٖ وَضَعَّفَهٗ.

**وَقَدْ** يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنْ كَانَ ثَابِتًا أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ صَوْمِهٖ لِئَلَّا يُعَظَّمَ بِذٰلِكَ فَيُمْسِكَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فِيْهِ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُوْدُ **فَأَمَّا** مَنْ صَامَهٗ لَا لِإِرَادَتِهٖ تَعْظِيْمَهٗ وَلَا لِمَا تُرِيْدُ الْيَهُوْدُ بِتَرْكِهَا السَّعْيَ فِيْهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُخِّصَ فِيْ صِيَامِ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مَقْصُوْدَةٍ بِالصَّوْمِ وَهِيَ أَيَّامُ الْبِيْضِ فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَّا بَأْسَ بِالْقَصْدِ بِالصَّوْمِ إِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ إِنَّهٗ قَدْ قِيْلَ إِنَّ أَيَّامَ الْبِيْضِ إِنَّمَا أُمِرَ بِصَوْمِهَا لِأَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ فِيْهَا وَلَا يَكُوْنُ فِيْ غَيْرِهَا وَقَدْ أُمِرْنَا بِالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّلٰوةِ وَالْعِتَاقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ عِنْدَ الْكُسُوْفِ فَأُمِرَ بِصِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ بِرًّا مَفْعُوْلًا بِعَقِبِ الْكُسُوْفِ فَذٰلِكَ صِيَامٌ غَيْرُ مَقْصُوْدٍ بِهٖ إِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ وَلٰكِنَّهٗ صِيَامٌ مَقْصُوْدٌ بِهٖ فِيْ وَقْتٍ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَارِضٍ كَانَ فِيْهِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ أَيْضًا يَوْمُ الْجُمُعَةِ إِذَا صَامَهٗ رَجُلٌ شُكْرًا لِعَارِضٍ مِنْ كُسُوْفِ شَمْسٍ أَوْ قَمَرٍ أَوْ لِشُكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَإِنْ لَّمْ يَصُمْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ يَوْمًا.

عنہ سے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں عرض کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کراہت مروی ہے انھوں نے فرمایا یہ حمصی حدیث ہے تو حضرت زہری نے اسے ایسی حدیث شمار نہ کیا جس کو بیان کیا جائے اور انھوں نے اس کو ضعیف قرار دیا۔

ہمارے نزدیک یہ بات بھی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس لیے ہوگی کہ اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں کھانے، پینے اور جماع سے نہ رک جائے جیسے یہودی کرتے ہیں اگر کوئی شخص اس دن روزہ رکھے لیکن اس کی تعظیم مقصود نہ ہو اور نہ یہودیوں کی طرح اس میں کام کا ترک مقصود ہو تو یہ مکروہ نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قصداً معین دنوں کا روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ ایام بیض ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی معین دن کا قصداً روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایک قول کے مطابق ایام بیض کا روزہ رکھنے کا حکم اس بنیاد پر ہے کہ ان دنوں میں سورج گرہن ہوتا ہے دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا اور ہمیں سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنے، غلام آزاد کرنے اور اس کے علاوہ نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ان دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تاکہ کسوف کے بعد نیک عمل کیا جائے تو یہ روزہ معین دن میں مقصود نہیں بلکہ ایسے وقت میں مقصود ہے جب ان اوقات میں کسی سبب سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہو لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص جمعہ کے دن چاند گرہن، سورج گرہن وغیرہ کی وجہ سے یا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے پہلے یا بعد والے دن روزہ نہ رکھے۔

## باب ۱۲۹ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی رَمَضَانَ

## شعبان کے آخری نصف کے روزے

۹۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَاصِّ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰی رَمَضَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ رکھوں گا۔

## بيان المسئلة

## بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی كَرَاهَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی رَمَضَانَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهٖ وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِیٍّ عَنْهُ۔

۹۳۷ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پورے ماہ شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں یہ اچھا اور غیر ممنوع ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک کے ساتھ ملاتے تھے۔

۹۳۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان المبارک کے علاوہ دو مہینے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْغُصْنِ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے رکھتے تھے انہیں نہیں چھوڑتے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ لَا يَدَعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ لَا تَدَعُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَيَّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

میں دیکھتا ہوں آپ ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے نہیں چھوڑتے چاہے وہ کوئی بھی دن ہوں' فرمایا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات؟ آپ نے فرمایا ان دو دنوں میں اعمال تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُكَ تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا تَصُومُ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ قَالَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور اضافہ کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں اس قدر روزے رکھتے نہیں دیکھا جس قدر روزے آپ شعبان المعظم میں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو شعبان المعظم میں جس قدر روزے رکھتے دیکھتا ہوں اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں یہ رجب المرجب اور رمضان المبارک[۲]

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے تھے چند دنوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھتے بلکہ (یوں سمجھئے کہ) پورا مہینہ روزے رکھتے۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سال میں شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس تمام مہینے (یعنی اکثر دنوں) کے روزے رکھتے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بِشْرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان

[۲] کے درمیان ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال بارگاہِ خداوندی میں اٹھائے جاتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اٹھائے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَکَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْ عَامَّۃَ شَعْبَانَ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ (بعض اوقات) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے اور (بعض اوقات) روزہ رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے اب نہیں رکھیں گے، آپ شعبان المعظم یا اس کا کچھ حصہ روزے رکھتے۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ الرِّشْکُ عَنْ مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ قَالَتْ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهَا مِنْ اَیِّهٖ قَالَتْ مَا کَانَ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ الشَّهْرِ صَامَهَا۔

حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں انھوں نے پوچھا کن دنوں؟ فرمایا اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھیں۔

---

قَالُوْا فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ کُلِّهٖ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلْاَوَّلِیْنَ عَلَیْهِمْ اَنَّ الَّذِیْ رُوِیَ فِیْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ اِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا قَبْلَ ذٰلِکَ مِمَّا فِیْهِ النَّهْیُ اِخْبَارٌ عَنْ قَوْلِهٖ فَکَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُصَحَّحَ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا فَیُجْعَلُ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مُبَاحًا لَهٗ وَمَا نَهٰی عَنْهُ کَانَ مَحْظُوْرًا عَلٰی غَیْرِهٖ فَیَکُوْنُ حُکْمُ غَیْرِهٖ فِیْ ذٰلِکَ خِلَافَ حُکْمِهٖ حَتّٰی یُصَحَّحَ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا وَلَا یَتَضَادَّانِ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اُسَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ شَعْبَانَ هُوَ شَهْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْ صَوْمِهٖ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ صَوْمَهُمْ اِیَّاهُ اَفْضَلُ

وہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلیل ہے کہ تمام شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے گروہ کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان روایات میں جو کچھ روایت کیا گیا ہے وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں خبر ہے اور اس سے پہلے جس ممانعت کا ذکر ہے وہ آپ کا ارشاد گرامی ہے تو دونوں حدیثوں کی تصحیح ہونی چاہیے پس سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو صرف آپ کے لیے جائز قرار دیا جائے اور جس سے آپ نے منع فرمایا وہ دوسروں کے لیے ممنوع ہے لہٰذا اس سلسلے میں دوسروں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہوگا تاکہ دونوں حدیثیں صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد نہ ہو۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنے سے لوگ غافل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا روزہ رکھنا، نہ رکھنے سے افضل ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنَ الْاِفْطَارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہماری اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۹۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے بعد افضل روزے شعبان کے روزے ہیں۔

۹۴۷ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ يَعْنِيْ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ صَوْمُ شَعْبَانَ تَعْظِيْمًا لِرَمَضَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا روزہ افضل ہے؟ یعنی رمضان المبارک کے بعد، آپ نے فرمایا رمضان المبارک کی تعظیم کے لیے شعبان المعظم کے روزے (افضل ہیں)۔

۹۴۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کیا تم شعبان کے آخر میں روزہ رکھا ہے انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے ختم ہوں تو دو روزے رکھنا۔

۹۴۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ صُمْ يَوْمًا۔

حضرت ابو العلاء، مطرف بن عبد اللہ (ابن شخیر) سے وہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس میں ہے) آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا فِيْ اٰخِرِ شَعْبَانَ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ مَا قَدْ وَافَقَ فِعْلَهٗ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے شعبان کا آخر مراد ہے اور ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو حکم مذکور ہے جو آپ کے فعل کے موافق ہے۔

۹۵۰ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلًا

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ کوئی شخص (پہلے سے) روزہ رکھ رہا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ ـ

۹۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ہشام نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

حضرت حسین معلم اور ہشام بن ابوعبداللہ نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ يَعْنِيْ يَحْيٰى بْنَ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۹۵۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

حضرت عبدالوہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عمرو نے ہمیں بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى دَفْعِ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَعَلٰى اَنَّ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰى رَمَضَانَ حُكْمُ صَوْمِهٖ حُكْمُ صَوْمِ سَائِرِ الدَّهْرِ الْمُبَاحِ صَوْمُهٗ فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَمْ يَكُنْ اِلَّا عَلٰى

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مگر یہ کہ یہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں کوئی رکھتا ہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ پہلے گروہ کے قول کے خلاف ہے نیز نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکھنے کا حکم باقی تمام دنوں میں روزے کی طرح ہے

تو جب یہ معنیٰ جس کا ہم نے ذکر کیا ثابت ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس نہی کا ذکر ہے اور اسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الإشفاق منه على صوام رمضان لا لمعنى غير ذلك وكذلك تأمر من كان الصوم يقرب رمضان يدخله به ضعف يمنعه من صوم رمضان أن لا يصوم حتى يصوم رمضان لأن صوم رمضان أولى به من صوم ما ليس عليه صومه فهذا هو المعنى الذي ينبغي أن يحمل عليه معنى ذلك الحديث حتى لا يضاد غيره من هذه الأحاديث وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما أمر به عبد الله بن عمرو ما يدل على ذلك أيضا۔

رمضان المبارک کا روزہ رکھنے والوں پر (کمزوری کا) ڈر محسوس کیا۔ کسی اور وجہ سے نہیں اسی طرح ہم بھی اس شخص کو جو رمضان المبارک کے قریب روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، حکم دیتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک تک روزہ نہ رکھے کیونکہ رمضان المبارک کا روزہ اس روزے سے افضل ہے جو اس پر فرض نہیں۔ تو اس حدیث کو اس معنیٰ پر محمول کیا جائے تاکہ یہ دوسری احادیث سے متضاد نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر دلالت پائی جاتی ہے۔

**۹۵۷۔ حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عمرو بن أوس رجل من ثقيف عن عبد الله بن عمرو قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أحب الصيام إلى الله عز وجل صيام داود كان يصوم يوما ويفطر يوما۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے۔

**۹۵۸۔ حدثنا** بكر بن إدريس قال ثنا آدم ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قالا ثنا شعبة عن زياد بن أبي الفياض قال سمعت أبا عياض قال سمعت عبد الله بن عمرو يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابو عیاض فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

**۹۵۹۔ حدثنا** أبو بكرة وعلي بن شيبة قالا ثنا روح بن عبادة قال ثنا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار أن عمرو بن أوس أخبره عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أحب الصيام إلى الله عز وجل صيام داود كان يصوم نصف الدهر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ انھوں نے نصف عمر روزہ رکھا۔

٩٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَأَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ عَشَرَةُ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ تِسْعَةُ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ ثَمَانِيَةُ أَيَّامٍ۔

٩٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشَرَةُ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ عَلَى نَفْسِي فَشَدَّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

٩٦٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَقُولُ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ فَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور روزوں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو، تمہیں دس دن کا ثواب ملے گا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اضافہ کیجئے مجھے اس کی طاقت حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دنوں کے روزے رکھو اور تمہارے لیے نو دنوں کا ثواب ہوگا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! زیادہ کیجئے مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن کر لو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین روزے کافی ہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے تو یہ عمر بھر کے روزے ہیں (حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں) میں نے اپنے آپ پر سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کی گئی میں نے عرض کیا کہ میں اس کے علاوہ (یعنی) اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو میں نے عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا آدھی زندگی۔

---

حضرت بشر، حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں نے کہا ہے میں عمر بھر روزہ رکھوں گا تو آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب سے اچھا روزہ ہے۔

ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدًا أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے ان کو اور ابوسلمہ کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ پھر انھوں نے اس کا مثل ذکر کیا۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مکمل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ هِلَالٍ أَوْ هِلَالِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

حضرت طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبداللہ! ہر مہینے تین روزے رکھو (کیونکہ) جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔

۹۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْكَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمُهُ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى

حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوالملیح نے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے والد حضرت زید بن عمرو کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے روزے کا ذکر کیا گیا فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کا تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی تو آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور

الأَرْضِ وَقَالَ لِي إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَتِسْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا صِيَامَ فَوْقَ صِيَامِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ۔

۹۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ أَصُومُ فَلَا أُفْطِرُ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاقِصُنِي وَأُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ فَصُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ۔

۹۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ وَهَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى قَالَ فَصُمْ صَوْمَ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى۔

۹۷۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین دن کافی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا پانچ دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا سات دن، میں نے عرض کیا یا رسول (اضافہ کیجئے) فرمایا نو دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اور زیادہ کیجئے) آپ نے فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (اس سے زیادہ) راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تیرہ دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا روزہ کیسے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں روزہ رکھتا ہوں اور (کبھی) نہیں چھوڑتا آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے اسی طرح ہم ایک دوسرے سے کمی کرتے رہے (یعنی آپ روزوں میں اور میں افطار میں کمی کرتا رہا) یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر وہ روزے رکھو جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں ایک دن روزہ رکھنا اور دوسرے دن چھوڑ دینا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا مجھے بتایا نہیں گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو نفس کمزور ہو جائے گا اور آنکھیں دھنس جائیں گی، انھوں نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت ہے، آپ نے فرمایا پس تم ہر مہینے سے تین دن کے روزے رکھو انھوں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کے روزوں کی طرح رکھو اور وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن چھوڑتے اور دشمن کے مقابلے سے بھاگتے نہیں۔

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں میں نے ایک مکی شاعر ابوالعباس سے جنھیں حدیث کے سلسلے تہمت نہیں لگائی

الْعَبَّاسِ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

جاتی تھی، سُنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۷۲ - حَدَّثَنَا اِبْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ عَلٰى ذٰلِكَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت حاصل ہو۔

فَلَمَّا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ صَوْمَ يَوْمٍ وَاِفْطَارَ يَوْمٍ مِنْ سَائِرِ الدَّهْرِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ صَوْمَ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِمَّا قَدْ دَخَلَ فِيْ اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان متواتر روایات میں ہمیشہ کے لیے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن چھوڑنے کو جائز قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے جو روزے جائز قرار دیے ہیں شعبان کا آخری نصف بھی ان میں داخل ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

## روزہ دار کا بوسہ لینا

۹۷۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الضِّبِّيِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُبْلَةِ

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی حالت میں بوسہ لینے والے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

لِلصَّائِمِ فَقَالَ اَفْطَرَا جَمِيْعًا۔

## بیان المسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّقَبِّلَ فِىْ صَوْمِهٖ وَاِنْ قَبَّلَ فَقَدْ اَفْطَرَ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز نہیں اور اگر اس نے بوسہ لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۹۷۴۔ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَنَامِ فَرَاَيْتُهٗ لَا يَنْظُرُ نِىْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنِىْ قَالَ اَلَسْتَ الَّذِىْ تُقَبِّلُ وَاَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّىْ لَا اُقَبِّلُ بَعْدَ هٰذَا وَاَنَا صَائِمٌ فَاَقْرَبَهٗ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ۔

انھوں نے مزید اس طرح استدلال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ میری طرف نہیں دیکھتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں لیا (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آئندہ روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا پھر حضور علیہ السلام نے ان کو اپنے قریب کیا پھر فرمایا ہاں۔

---

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔

انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ هَانِىٍّ وَكَانَ يُسَمَّى الْهَزْهَازَ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ يَقْضِىْ يَوْمًا اٰخَرَ۔

حضرت ہانی جن کو ہزہاز کہا جاتا تھا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا دوسرے دن قضا کرے

---

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الْهَزْهَازِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت منصور، حضرت ہلال سے وہ حضرت ہزہاز سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ۔

انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی سے بھی استدلال کیا۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے۔

---

۹۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَعُضَّ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقَبِّلَ وَأَنَا صَائِمٌ۔

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کی نسبت انگارے پر بیٹھنا (یا اسے منہ میں ڈالنا) زیادہ پسند ہے۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَنْقُضُ صَوْمَهُ۔

حضرت عبدالکریم، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا إِذَا لَمْ يَخَفْ مِنْهَا أَنْ تَدْعُوَهُ إِلَى غَيْرِهَا مِمَّا يُمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمُ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَتِهِ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مَا هُوَ أَظْهَرُ مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَأَوْلَى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے روزہ دار کے لیے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ اسے اس بات تک پہنچنے کا ڈر نہ ہو جس سے روزہ دار کو منع کیا گیا۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بوسہ لینے کے جواز میں مروی حدیث ہے جو حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت سے زیادہ ظاہر ہے اور اسے اختیار کرنا اولیٰ ہے۔

۹۸۰ - وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَعَلْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ

حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے فرط محبت میں بوسہ لے لیا جبکہ میں روزہ دار تھا میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج میں نے ایک بہت بڑا جرم کیا ہے میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر تم حالت روزہ میں کلی کر لو (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔

بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهُ۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ اَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شبابہ بن سوار فرماتے ہیں ہمیں حضرت لیث بن سعد نے خبر دی۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مَعْرُوْفُ الرُّوَاةِ وَلَيْسَ كَحَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ الَّذِیْ رَوَاهُ عَنْهَا اَبُوْ يَزِيْدَ الضَّبِّيُّ وَهُوَ رَجُلٌ لَا يُعْرَفُ فَلَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُّعَارِضَ حَدِيْثَ مَنْ ذَكَرْنَا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ حَدِيْثُهٗ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى خِلَافِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ هٰذَا اَوْ يَكُوْنُ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ فِيْهِ جَوَابًا لِلسُّؤَالِ سُئِلَ فِیْ صَائِمَيْنِ بِاَعْيَانِهِمَا عَلٰى قِلَّةِ ضَبْطِهِمَا لِاَنْفُسِهِمَا فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا اَیْ اِنَّهٗ اِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ مِنْهُمَا فَقَدْ كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مِمَّا قَدْ يَضُرُّهُمَا وَهٰذَا اَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهٗ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ فَلَيْسَ اَيْضًا فِیْ اِسْنَادِهٖ كَحَدِيْثِ بُكَيْرٍ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْنَا لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ حَمْزَةَ لَيْسَ مِثْلَ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ جَلَالَتِهٖ وَمَوْضِعِهٖ مِنَ الْعِلْمِ وَاِتْقَانِهٖ مَعَ اَنَّهُمَا لَوْ تَكَافَئَا لَكَانَ حَدِيْثُ بُكَيْرٍ اَوْلَاهُمَا لِاَنَّهٗ قَوْلٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْيَقْظَةِ وَذٰلِكَ قَوْلٌ قَدْ قَامَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلٰى عُمَرَ وَحَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى قَوْلٍ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ فَمَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ اَوْلٰى مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ اَبِيْهِ بِمَا حَكَاهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِیْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَبِيْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے راوی معروف ہیں یہ حضرت میمونہ بنت سعد کی روایت کی طرح نہیں جسے ان سے حضرت ابویزید ضبی نے روایت کیا اور وہ غیر معروف ہیں پس وہ حدیث، ہماری اس مذکورہ حدیث کے معارض نہیں ہونی چاہیے، علاوہ ازیں ان کی اس روایت کا مفہوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے خلاف بھی ہو سکتا ہے اور اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ان دو مخصوص آدمیوں سے متعلق سوال کا جواب ہے جو اپنے نفس پر زیادہ کنٹرول نہیں رکھ سکتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں یہ بات فرمائی یعنی جب ایسے دو شخص بوسہ لیں تو وہ اس کام کے مرتکب ہوں گے جو ان کے لیے (شرعاً) نقصان دہ ہے یہ (مفہوم) اس سے بہتر ہے جس معنیٰ پر اس حدیث کو محمول کیا گیا ہے تاکہ یہ حدیث دوسری روایات سے متضاد نہ ہو۔ حضرت عمر بن حمزہ کی روایت اپنی سند کے اعتبار سے حضرت بکیر کی اس حدیث کی طرح نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ حضرت عمر بن حمزہ اپنے جاہ و جلال، مقام علم اور پختگی کے اعتبار سے بکیر بن عبداللہ کی طرح نہیں اور اگر دونوں برابر بھی ہوں پھر بھی حضرت بکیر کی روایت دونوں میں سے اولیٰ ہے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری کا قول ہے اور اس حدیث کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت قائم ہو چکی ہے اور حضرت عمر بن حمزہ کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا واقعہ نقل کرنے کی بنیاد پر ہے اور اس سے حجت قائم نہیں ہوتی پس جس کے ساتھ حجت قائم ہو وہ اس سے اولیٰ ہے جس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی۔

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں نقل کیا ہے پھر اس کے بعد وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس کے خلاف ارشاد فرماتے ہیں۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا كَانَ عِنْدَهُ أَوْلٰى مِمَّا حَدَّثَهُ بِهِ عُمَرُ مِمَّا ذَكَرَهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَا قَدِ احْتَجُّوا بِهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ۔

حضرت مورق سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بوڑھے کو اجازت دی اور نوجوان کے لیے ناپسند کیا۔

ترجمہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ اس حدیث سے اولیٰ ہے جو ان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں اس کا ذکر کیا اور وہ جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے استدلال کیا ہے تو ان سے ۱۲

اس کے خلاف بھی مروی ہے ۱۲

۹۸۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ حَكِيمِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹتے۔

---

فَقَدْ تَكَافَأَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَمَا رَوَى الْهَزْهَازُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوهُ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ يَنْقُضُ صَوْمَهُ فَإِنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَشْبِيهِهِ ذٰلِكَ بِالْمَضْمَضَةِ أَوْلٰى مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا سَنَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ فِي آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِأَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

ترجمہ یہ حدیث حضرت ہزہاز کی ان سے روایت ایک دوسرے کے مقابل ہوگئیں ۔ اور وہ جو انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی کلی کے ساتھ مشابہت مذکور ہے وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول سے اولیٰ ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے جسے ہم اس باب کے آخر میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ حالتِ روزہ میں بوسہ لیتے تھے۔

---

۹۸۴ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصِيبُ مِنَ الرُّؤُوسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں سروں تک پہنچتے تھے (بوسہ لیتے تھے)۔

---

۹۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ

حضرت عبدالاعلیٰ، سعید بن عروبہ سے وہ ایوب سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَمَا دَرَيْتُ مَا هُوَ حَتّٰى قِيْلَ الْقُبْلَةُ۔

ہیں دعا عبداللہ بن شقیق) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا کیا مطلب ہے حتیٰ کہ کہا گیا یہ بوسہ لینا ہے۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ وَهْبِيْ هُوَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَبَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور آپ روزہ دار تھے۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ اَتَتْ اُمَّ سَلَمَةَ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُقَبِّلُنِيْ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن فروخ فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند میرا بوسہ لیتا ہے جبکہ میں روزہ دار ہوتی ہوں۔ ام المؤمنین نے فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے حالانکہ آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَبَّلَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ

حضرت منصور، حضرت مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَنَا سَعِيْدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حضرت ہشام سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَكَانَتْ تَقُوْلُ وَأَيُّكُمْ أَمْلَكُ لِإِرْبِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ فرماتی تھیں تم میں سے کون رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنی خواہش پر کنٹرول کرنے والا ہے۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَحَدَّثَكَ أَبُوْكَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ فَطَأْطَأَ رَأْسَهٗ وَاسْتَحْيٰ

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے پوچھا کیا آپ کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لیتے تھے۔ حضرت سفیان فرماتے

قَلِيلًا وَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ـ

ہیں انھوں (حضرت عبدالرحمن) نے کچھ شرماتے ہوئے سر جھکا لیا اور ؟

۹۹۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ هُوَ ابْنُ مَيْمُونِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ـ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں ان کا بوسہ لیتے ۔

۱۰۰۰ ـ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت بشر (ابن بکر) فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ۔

۱۰۰۱ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوسلمہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۰۲ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ لِي أَبِي أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَدْخَلَهُمْ عَلَيَّ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْقُبْلَةِ يَعْنِي لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ قَدْ كَانَ مَنْ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ يُقَبِّلُ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد نے رمضان المبارک میں مجھے اور میری زوجہ کو ایک جگہ جمع کیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں سب سے بہتر انسان (رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) بوسہ لیا کرتے تھے ۔

۱۰۰۳ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ـ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے ۔

۱۰۰۴ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَبِّلَنِي فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَبَّلَنِي ـ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن معمر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لینے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں بھی روزہ دار ہوں پھر آپ نے میرا بوسہ لیا۔

۱۰۰۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوْهِنَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ہمارے چہروں سے دور نہ رہتے (یعنی بوسہ لیتے)۔

---

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى عَائِشَةَ نَسْاَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ ثُمَّ خَرَجْنَا وَلَمْ نَسْاَلْهَا فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهٖ۔

فَسُؤَالُ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ شَیْءٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخْبَرَتْهُ بِهٖ عَائِشَةُ عَنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا رُوِیَ عَنْهُ مِمَّا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ كَانَ مُتَاَخِّرًا عَمَّا رُوِیَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان سے ہمبستری کے بارے میں پوچھیں پھر ہم بغیر پوچھے باہر آگئے پھر واپس آگئے اور ہم نے عرض کیا اے ام المومنین! کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ازواج مطہرات سے مباشرت کرتے (ساتھ لیٹتے اور بوسہ لیتے) انھوں نے فرمایا ہاں اور آپ تم سب سے زیادہ اپنے نفس پر کنٹرول کرنے والے تھے۔[3]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انھیں اس ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معلوم نہ تھا حتی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ ان سے اس کے موافق مروی ہے وہ مخالف روایات سے[4]

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا سَاَلْنَا عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَ لِاَرَبِهٖ مِنْكُمَا اَوْ لِاَمْرِهٖ اَلشَّكُّ مِنْ اَبِیْ عَاصِمٍ۔

حضرت اسود اور مسروق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مباشرت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں، لیکن آپ کو خواہشات پر یا فرمایا اپنے کام پر (ابوعاصم راوی کو شک ہے) تم سے زیادہ کنٹرول تھا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا قَبَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَاشَرَنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَلَا بَاْسَ بِهٖ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الضَّعِيْفِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور مجھے ساتھ لٹاتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بوڑھے کمزور کے لیے کوئی حرج نہیں۔

---

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

حضرت عمرو بن میمون (راوی) فرماتے ہیں ہم نے

[3] "ارب" کا معنی ... آپ تم سب سے زیادہ اپنے نفس پر کنٹرول کرنے والے تھے۔

[4] پہلی روایات ہیں۔

قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ هُوَ الْاَوْدِيُّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حالتِ روزہ میں بوسہ لیتا ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَاَنَا صَائِمَةٌ۔

حضرت عمرو بن میمون، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور میں روزہ دار ہوتی۔

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَاِنْ قَالَتْ لَا فَقُلْ اِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَبْلَغْتُهَا السَّلَامَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَا فَقُلْتُ اِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّهٗ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَعَلَّهٗ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَتَمَالَكُ عَنْهَا حُبًّا اَمَّا اِيَّايَ فَلَا۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں مجھے (میرے آقا) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ان سے پوچھو کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے اگر وہ نفی میں جواب دیں تو کہنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں بوسہ لیتے تھے (ابو قیس فرماتے ہیں) میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں"۔ میں نے عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی ہیں کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ انھوں نے فرمایا شاید اس لیے کہ آپ ان سے محبت کے باعث الگ نہ ہوتے لیکن میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْقُبْلَةَ غَيْرُ مُفْطِرَةٍ لِلصَّائِمِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ خُصَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ وَاَيُّكُمْ كَانَ اَمْلَكَ لِاَرَبِهٖ مِنْ رَسُوْلِ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہے کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم میں سے کون رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ إِنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ
هٰذَا إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهَا لَا تَأْمَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَأْمَنُوْنَ
عَلٰى أَنْفُسِهِمْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمَنُهُ عَلٰى نَفْسِهِ لِأَنَّهُ كَانَ مَحْفُوْظًا وَ
الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْقُبْلَةَ عِنْدَهَا لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ
مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فَأَمَّا أَنْتُمْ فَلَا بَأْسَ
بِهِ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الضَّعِيْفِ أَرَادَتْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ
لَا يَخَافُ مِنْ أَرَبِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ
يَخَفْ مِنَ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ شَيْئًا اغروا مَنْ
عَلٰى نَفْسِهِ أَنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْهَا فِيْ
بَعْضِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
فَقَالَتْ جَوَابًا لِذٰلِكَ السُّؤَالِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَوْ كَانَ حُكْمُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا
خِلَافَ حُكْمِ غَيْرِهٖ مِنَ النَّاسِ إِذًا لَمَا كَانَ مَا عَلِمَتْهُ
مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِمَا سُئِلَتْ
عَنْهُ مِنْ فِعْلِ غَيْرِهٖ وَقَدْ سَأَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ لَمَّا جَمَعَ لَهُ أَبُوْهُ أَهْلَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَنْ مِثْلِ
ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْمَنُ عَلَيْهِ
فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى اِسْتِوَاءِ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ النَّاسِ عِنْدَهَا فِيْ حُكْمِ
الْقُبْلَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا الْخَوْفُ عَلٰى مَا بَعْدَهَا
مِمَّا تَدْعُوْا إِلَيْهِ وَهُوَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لِأَنَّا
قَدْ رَأَيْنَا الْجِمَاعَ وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَدْ كَانَ
ذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ صِيَامِهِ كَمَا هُوَ حَرَامٌ عَلٰى سَائِرِ أُمَّتِهِ فِيْ صِيَامِهِمْ
ثُمَّ هٰذِهِ الْقُبْلَةُ قَدْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا فِيْ صِيَامِهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

نفس پر زیادہ کنٹرول رکھتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انھیں (ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اور دیگر صحابہ کرام کو اپنے نفسوں پر وہ کنٹرول
حاصل نہیں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر حاصل تھا
کیونکہ آپ محفوظ تھے۔ اس بات پر دلیل کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا وہ روایت ہے جو ہم نے ان سے
روایت کی کہ انھوں نے فرمایا جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بوڑھے کمزور
کے لیے کوئی حرج نہیں آپ کی مراد یہ ہے کہ جس شخص کو شہوت کا ڈر
نہ ہو۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب روزے کی حالت میں
بوسہ لینے سے کسی دوسری بات کا ڈر نہ ہو اور وہ بے خوف ہو تو اس
کے لیے یہ جائز ہے۔ اور ہم نے بعض احادیث میں ان سے روایت
کیا کہ ان سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو
انھوں نے سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے پس اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ
وسلم کے لیے اس بات کا حکم دوسروں کے حکم سے مختلف ہوتا تو
آپ عام لوگوں کے بارے میں سوال کا جواب وہ نہ دیتیں جو آپ نے
سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے جانا تھا حضرت عبداللہ
بن عمر کے والد نے جب رمضان المبارک میں ان کے لیے ان کے اہل خانہ
کو ایک جگہ جمع کیا تو انھوں نے بھی یہی سوال کیا تھا تو ام المومنین نے
فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یہ عمل کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک
اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ آپ کی طرف سے مطمئن تھیں۔ تو جو کچھ ہم نے
ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بوسہ لینے کے سلسلے میں سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کا حکم ایک جیسا ہے جبکہ اسے اس
بات کا خوف نہ ہو جس کی طرف بوسہ دعوت دیتا ہے۔ (یعنی جماع کرنا)
قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں روزے کی حالت میں
سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر کھانا، پینا اور جماع اسی طرح حرام تھا
جس طرح باقی لوگوں پر حرام تھا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
حالت روزہ میں بوسہ لینا جائز تھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے
لیے بھی روزے کی حالت میں یہ جائز ہو تو باقی امور کی طرح یہ حکم بھی سرکار

اَنْ یَّکُوْنَ اَیْضًا حَلَالًا لِسَائِرِ اُمَّتِهٖ فِیْ صِیَامِهِمْ اَیْضًا وَیَسْتَوِیْ حُکْمُهٗ وَحُکْمُهُمْ فِیْهَا کَمَا یَسْتَوِیْ فِیْ سَائِرِ مَا ذَکَرْنَا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لیے برابر ہے۔

۱۰۱۲- وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلَی اسْتِوَاءِ حُکْمِهٖ وَحُکْمِ اُمَّتِهٖ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِیْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهٗ تَسْاَلُ لَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ زَوْجَهَا فَزَادَهٗ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتِ الْمَرْاَةُ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتِیْهَا اَنِّیْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰی زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهٗ شَرًّا وَقَالَ یُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِهٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس مسئلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے لیے ایک جیسا حکم ہے۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت اپنی بیوی کا بوسہ لیا تو اسے اس بات کا سخت افسوس ہوا اس نے بیوی کو اس کا حکم پوچھنے کے لیے بھیجا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پیش کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس خاتون نے واپس آکر خاوند کو بتایا اسے مزید پریشانی ہوئی تو کہا کہ ہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز کر دے پھر وہ خاتون حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پاس پایا۔ آپ نے فرمایا اس خاتون کا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی یہ عمل کرتا ہوں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے اسے بتایا تھا پھر یہ اپنے خاوند کے پاس چلی گئیں اور اسے بتایا لیکن وہ زیادہ پریشان ہو گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چاہے جائز کر دیتا ہے (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کے احکام کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

تو یہ اس بات پر دلالت ہے جسے ہم نے ذکر کیا روایات کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے۔ اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۰۱۳- وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ روزے کی

قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَتُبَاشِرُ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقَالَ نَعَمْ۔

حالت میں مباشرت کرتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا "ہاں"

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے اس سلسلے میں بوڑھے کو اجازت دے دی اور نوجوان کے لیے اسے ناپسند کیا۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُوَ مِنْ أَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا قَالَ أُقَبِّلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ نَعَمْ

حضرت ابوالنضر سے روایت ہے حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم وہاں آگئے انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لیے اپنی بیوی کے قرب سے کیا چیز مانع ہے تم ان کا بوسہ لے سکتے ہو انھوں نے عرض کیا کیا میں روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لوں؟ حضرت ام المومنین نے فرمایا "ہاں"۔

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عُقَيْلٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنِ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ فَرْجُهَا۔

حضرت حکیم بن عقال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ روزے کی حالت میں مجھ پر میری بیوی سے کیا بات حرام ہے تو انھوں نے فرمایا "شرمگاہ" (یعنی جماع کرنا)

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تَقُولُ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْقُبْلَةَ كَانَتْ مُبَاحَةً عِنْدَهَا لِلصَّائِمِ الَّذِي يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَكْرُوهَةً لِغَيْرِهِ لَيْسَ لِأَنَّهَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ إِذَا فَعَلَهَا مِنْ أَنْ تَغْلِبَهُ شَهْوَتُهُ حَتّٰى يَقَعَ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ روزے دار پر اس کی بیوی سے کیا حرام ہے اور کیا جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس روزہ دار کے لیے بوسہ لینا جائز تھا جو اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا ہو اور دوسروں کے لیے مکروہ ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ حرام ہے بلکہ وہ عمل کے وقت اس بات سے بے خوف نہیں کہ اس پر شہوت غالب آجائے اور وہ حرام کا مرتکب ہو جائے۔

۱۰۱۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

یحیٰی بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے ثعلبہ بن صعیر عذری

عن ابن شهاب عن ثعلبة بن صعير العذري هكذا قال ابن ابي مريم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد مسح وجهه انه اخبره انه سمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهون الصائم عن القبلة ويقولون انها تجر الى ما هو اكبر منها۔

فقد بين في هذا الحديث المعنى الذي من اجله كرهها من كرهها للصائم وانه انما هو خوفهم عليه منها ان تجره الى ما هو اكبر منها۔

فذلك دليل على انه اذا ارتفع ذلك المعنى الذي من اجله منعوه منها انها له مباحة۔

روایت کیا کہ حضرت ابن ابی مریم اسی طرح فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے صحابہ کرام سے سنا کہ وہ روزے دار کو بوسہ لینے سے روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ اپنے سے بڑے گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ ——— تو اس حدیث میں وہ مفہوم بیان کیا گیا جس کے باعث روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور وہ اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ عمل ان کو گناہ کی طرف نہ لے جائے۔ ——— تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب ختم ہو جائے جس کے باعث ان کو بوسہ لینے سے روکا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

١٠١٨- **وقد** حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا هشام بن اسمعيل الدمشقي العطار قال ثنا مروان بن معاوية عن ابي حيان التيمي عن ابيه قال سأل عمر بن الخطاب علي بن ابي طالب عن قبلة الصائم فقال علي يتقي الله ولا يعود فقال عمر ان كانت هذه لقريبة من هذه فقال علي يتقي الله ولا يعود يحتمل ولا يعودلها ثانية اي لانها مكروهة له من اجل صومه ويحتمل ولا يعود اي يقبل مرة بعد مرة فيكثر ذلك منه فيتحرك له شهوته فيخاف عليه من ذلك مواقعة ما حرم الله عليه وقول عمر هذه قريبة من هذه اي ان هذه التي كرهتها له قريبة من التي ابحتها له او ان هذه التي ابحتها له قريبة من التي كرهتها له فلا دلالة في هذا الحديث ولكن الدلالات فيما قد تقدمه مما قد ذكرناه قبله۔

حضرت ابوحیان تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اسی کے قریب ہے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دوبارہ بوسہ نہ لینا کیونکہ یہ روزے کی وجہ سے مکروہ ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ بار بار بوسہ نہ لینا۔ کیونکہ اس کثرت کی وجہ سے شہوت کی تحریک ہوگی اور حرام میں پڑنے کا خوف ہوگا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول کہ یہ اس کے قریب ہے جسے آپ اس کے لیے جائز قرار دے رہے ہیں یا یہ کہ جو کچھ آپ نے ان کے لیے جائز قرار دیا ہے وہ اس کے قریب ہے جو آپ نے ان کے لیے ناپسند کیا ہے تو اس حدیث میں کوئی دلالت نہیں بلکہ جو کچھ پہلے مذکور ہو چکا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے۔

## باب ١٣ الصائم يقئ

## روزہ دار کا قے کرنا

١٠١٩- حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ هٰکَذَا قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجُوْدِیِّ عَنْ بَلْجٍ رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ۔

## بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا قَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنِ اسْتَقَاءَ اَفْطَرَ وَاِنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ لَمْ یُفْطِرْ وَقَالُوْا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَوْلُهٗ قَاءَ فَاَفْطَرَ اَیْ قَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ وَقَدْ یَجُوْزُ هٰذَا فِی اللُّغَةِ۔

مراد یہ ہے کہ روزہ توڑ دیا اور بعض نے کہا یہ لغت میں بھی جائز ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا (حضرت معدان بن ابی طلحہ فرماتے ہیں) میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ) نے سچ فرمایا میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

---

ایک دوسری سند سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں ابو معمر نے فرمایا کہ عبد الوارث عبد اللہ بن عمرو نے اسی طرح بیان کیا۔

---

حضرت ابو شیبہ مہری فرماتے ہیں میں نے حضرت ثوبان سے کہا کہ ہم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیجیے انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ روزہ دار کو جب قے آئے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خود قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ قے کے غالب آجانے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وہ فرماتے ہیں ممکن ہے ان کے قول کہ آپ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا سے مراد ہو کہ آپ نے قے فرمائی پھر کمزور ہو گئے

۱۰۲۲- **وَاحْتَجَّ** الْاَوَّلُوْنَ لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُنَا اَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ قِئْتُ۔

پہلے گروہ نے اپنے قول پر یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب طلب فرمایا تو ہم میں سے بعض نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے صبح روزہ نہیں رکھا تھا آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن مجھے قے آئی ہے۔

---

۱۰۲۳- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَسَّانٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِیْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن اسحٰق، یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو مرزوق سے وہ حضرت حنش سے وہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

**قِيْلَ** لَهُمْ وَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ الْاَوَّلِ يَجُوْزُ وَلٰكِنِّیْ قِئْتُ فَضَعُفْتُ عَنِ الصَّوْمِ فَاَفْطَرْتُ وَلَيْسَ فِیْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰی اَنَّ الْقَیْءَ كَانَ مُفْطِرًا لَهٗ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّهٗ قَاءَ فَاَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ یہ بھی پہلی حدیث کی طرح ہے ممکن ہے آپ کا مطلب یہ ہو کہ مجھے قے آئی اور مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہی پس میں نے روزہ توڑ دیا ان دونوں حدیثوں میں اس بات پر دلیل نہیں کہ قے سے آپ کا روزہ ٹوٹ گیا تھا۔

۱۰۲۴- **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ حُكْمِ الصَّائِمِ اِذَا قَاءَ اَوِ اسْتَقَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرًا **مَا قَدْ** حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عِيْسٰی بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قے آنے یا خود قے کرنے کا حکم وضاحت سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر روزے کی حالت میں قے غالب آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو شخص خود (قصداً) قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔

---

**فَبَيَّنَ** هٰذَا الْحَدِيْثُ كَيْفَ حُكْمُ الصَّائِمِ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَیْءُ اَوِ اسْتَقَاءَ وَاَوْلَی الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ الْاٰثَارَ عَلٰی مَا فِيْهِ اتِّفَاقُهَا وَتَصْحِيْحُهَا

تو اس حدیث نے واضح کر دیا کہ روزے دار کو قے آئے یا وہ خود قے کرے تو اس کا حکم کیا ہے اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ روایات کو متفق علیہ اور ایسے مفہوم پر محمول کیا جائے جس سے

لا على ما فيه تنافيهما وتضادهما فيكون معنى الحديثين الأولين على ما وصفنا حتى لا يضاد معناهما معنى هذا الحديث **فهذا** حكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **وأما** حكمه من طريق النظر فإنا رأينا القيء حدثا في قول بعض الناس وغير حدث في قول آخرين ورأينا خروج الدم كذلك وكل قد أجمع أن الصائم إذا فصد عرقا أنه لا يكون بذلك مفطرا وكذلك لو كانت به علة فانفجرت عليه دما من موضع من بدنه فكان خروج الدم من حيث ذكرنا من بدنه واستخراجه إياه سواء فيما ذكرنا وكذلك هما في الطهارة وكان خروج القيء من غير استخراج من صاحبه إياه لا ينقض الصوم **فالنظر** على ما ذكرنا أن يكون خروجه باستخراج صاحبه إياه كذلك لا ينقض الصوم فلما كان القيء لا يفطره في النظر كان ما ذرعه من القيء أحرى أن يكون كذلك **فهذا** حكم هذا الباب أيضا من طريق النظر ولكن اتباع ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وعامة العلماء **وقد** روي ذلك عن جماعة من المتقدمين۔

**١٠٢٥ - حدثنا** أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا مالك وصخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر أنه قال من استقاء وهو صائم فعليه القضاء ومن ذرعه القيء فليس عليه القضاء۔

**١٠٢٦ - حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر مثله۔

تمام روایات صحیح قرار پائیں اس پر نہیں جس سے ان کا باہم تضاد ثابت ہو تو پہلی دونوں حدیثوں کا مفہوم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا تاکہ ان کا مفہوم اس کے معنی کے خلاف نہ ہو۔ تصحیح معانی کے اعتبار سے اس بات کا یہ حکم ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹوٹتا اور خون نکلنے کا حکم بھی یہی ہے اور اس بات پر تمام متفق ہیں کہ روزہ دار رگ سے خون نکلوائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی تکلیف کے باعث جسم کے کسی حصے سے خون نکلے تو اس ضمن میں بدن سے خون کا نکلنا اور اسے نکالنا دونوں برابر ہیں طہارت کے سلسلے میں بھی وہ دونوں برابر ہیں اور قے جب تک خود نہ نکالی جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہماری مذکورہ بات کے مطابق قیاس یہی چاہتا ہے کہ خود قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا تو جب قیاس کے مطابق قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو غالب آنے والی قے سے روزے کا نہ ٹوٹنا زیادہ مناسب ہے۔ ——— غور و فکر کے طریقے پر اس بات کا حکم بھی یہی ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی اتباع زیادہ بہتر ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

---

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات مروی ہے۔

---

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے روزے کی حالت میں خود قے کی تو اس پر قضاء ہے اور جس پر قے غالب آجائے اس پر قضاء نہیں۔

---

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد یعنی ابن سلمہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد، حضرت حمید سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبَّانٍ السُّلَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد، حضرت حبان سلمی سے اور وہ حضرت قاسم بن محمد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

## بَابُ[۱۳۲] الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

## روزہ دار کا سینگی لگوانا

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَحْتَجِمُ لَيْلًا فَقُلْتُ لَوْلَا كَانَ هٰذَا نَهَارًا فَقَالَ اَتَاْمُرُنِيْ اَنْ اُهْرِيْقَ دَمِيْ وَاَنَا صَائِمٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں میں رات کے وقت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا آپ نے دن کو کیوں نہیں لگوائی۔ انھوں نے فرمایا کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں روزے کی حالت میں اپنا خون بہاؤں حالانکہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّهُ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَحْتَجِمُ لِثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت معقل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں سینگی لگوا رہا تھا۔ رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ تھی۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۳- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري عن سعيد عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم الاشعري عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

---

۱۰۳۴- حدثنا ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا سعيد فذكر باسناده مثله۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۵- حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن عبد الله البابلتي قال ثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو قلابة قال حدثني ابو اسماء الرحبي عن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في رمضان في ثمان عشرة فمر برجل يحتجم فقال افطر الحاجم والمحجوم۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو باہر تشریف لائے آپ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو سینگی لگوا رہا تھا آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

---

۱۰۳۶- حدثنا محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد عن الاوزاعي عن يحيى قال حدثني ابو قلابة ان ابا اسماء حدثه ان ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثه ثم ذكر مثله۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو قلابہ نے بیان کیا کہ حضرت ابواسماء رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۱۰۳۷- حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا ابو الاحوص عن ليث عن عطاء عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

---

۱۰۳۸- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون قال ثنا هشيم عن خالد ومنصور عن ابي قلابة عن ابي الاشعث الصنعاني عن شداد بن اوس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر في رمضان على رجل يحتجم فقال

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عاصم حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ الْمُسْتَحْجِمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

## بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحِجَامَةَ تُفَطِّرُ الصَّائِمَ حَاجِمًا كَانَ اَوْ مَحْجُوْمًا وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُفَطِّرُ الْحِجَامَةُ حَاجِمًا وَلَا مَحْجُوْمًا وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ مَا يَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ الْفِطْرَ كَانَ مِنْ اَجْلِ الْحِجَامَةِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّهُمَا اَفْطَرَا بِمَعْنًى اٰخَرَ وَوَصَفَهُمَا بِمَا كَانَا يَفْعَلَانِهٖ حِيْنَ اَخْبَرَ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ كَمَا يَقُوْلُ فَسَقَ الْقَائِمُ لَيْسَ اَنَّهٗ فَسَقَ بِقِيَامِهٖ وَلٰكِنَّهٗ فَسَقَ بِمَعْنًى غَيْرِ الْقِيَامِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِىِّ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ فِىْ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ سینگی لگانے والا ہو یا لگوانے والا، روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے سینگی لگانے والا ہو یا لگوانے والا۔ وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا، اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ سینگی لگانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹا، ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے ان کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر فرمایا ہو لیکن بیان کرتے وقت ان کے عمل کا ذکر کیا جیسے کوئی شخص کہے کہ کھڑا ہونے والا فاسق ہو گیا تو یہ مطلب نہیں کہ وہ کھڑا ہونے کی وجہ سے فاسق ہو گیا بلکہ کسی اور وجہ سے فاسق ہوا ـــــ اس سلسلے میں اس حدیث کے ایک راوی حضرت ابو اشعث صنعانی سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۲- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح قال ثنا يزيد بن ربيعة الدمشقي عن ابي الاشعث الصنعاني قال انما قال النبي صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم لانهما كانا يغتابان۔

حضرت ابو اشعث صنعانی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔

---

**وهذا** المعنى معنى صحيح وليس افطارهما ذلك كالافطار بالاكل والشرب والجماع ولكنه حبط اجرهما باغتيابهما فصارا بذلك مفطرين لا انه افطار يوجب عليهما القضاء وهذا كما قيل الكذب يفطر الصائم ليس يراد به الفطر الذي يوجب القضاء انما هو على حبوط الاجر بذلك كما يحبط بالاكل والشرب وهذا نظير ما حملناه نحن عليه من التاويل الذي ذكرناه **وقد** روي عن جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك معنى آخر۔

یہ صحیح معنیٰ ہے اور ان کے روزے کا یوں ٹوٹنا، کھانے پینے اور جماع کے ساتھ ٹوٹنے کی طرح نہیں بلکہ غیبت کی وجہ سے ان کا ثواب ضائع ہو گیا اس طرح وہ روزہ توڑنے والے قرار پائے۔ یہ ایسا ٹوٹنا نہیں جس سے قضاء واجب ہوتی ہے۔ اور یہ اسی طرح ہے کہ کہا جائے جھوٹ روزے دار کا روزہ توڑ دیتا ہے اس سے مراد وہ ٹوٹنا نہیں جس سے قضاء لازم آتی ہے بلکہ اجر کا ضیاع مراد ہے جیسے کھانے پینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے یہ اس تاویل کی مثل ہے جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اس کا ذکر کیا۔ ـــــ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس سلسلے میں ایک دوسرا مفہوم بھی مروی ہے۔

۱۰۴۳- حدثنا سليمن بن شعيب الكيساني قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابي المتوكل الناجي عن ابي سعيد الخدري قال انما كرهنا او كرهت الحجامة للصائم من اجل الضعف۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم یا (فرمایا) میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے کو اس کے کمزور ہونے کے پیش نظر ناپسند کرتا تھا۔

---

۱۰۴۴- حدثنا سليمان قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن حميد قال سأل ثابت البناني انس بن مالك هل كنتم تكرهون الحجامة للصائم قال لا الا من اجل الضعف۔

حضرت حمید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ کمزوری کے پیش نظر (ناپسند کرتے تھے)

۱۰۴۵- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا حميد الطويل قال سئل انس بن مالك عن الحجامة للصائم فقال ما كنت ارى الحجامة تكره للصائم الا من الجهد۔

حضرت حمید الطویل سے مروی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے سینگی لگوانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں سوائے روزہ دار کی کمزوری کے (کسی اور وجہ سے) اس کے لیے سینگی لگوانے کو ناپسند نہیں کرتا۔

۱۰۴۶- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا هدبة بن

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

خَالِدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ إِلَّا كَرَاهَةَ الْجُهْدِ۔

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم صرف مشقت کی وجہ سے سینگی لگوانے کو چھوڑتے تھے۔ (کسی اور وجہ سے نہیں)۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَمُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کمزوری کے سبب روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتا ہوں۔

فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلَى أَنَّ الْمَكْرُوْهَ مِنْ أَجْلِهِ الْحِجَامَةُ فِي الصِّيَامِ هُوَ الضُّعْفُ الَّذِي يُصِيْبُ الصَّائِمَ فَيُفْطِرُ مِنْ أَجْلِهِ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُهُ مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے کی کراہت کا باعث وہ کمزوری ہے جو روزے دار کو پہنچتی ہے اور وہ اس کی وجہ سے کھانے اور پینے کے ذریعے روزہ توڑ دیتا ہے۔ اس معنی کے قریب حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُغْشَى عَلَيْهِ قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ لِي إِنْ غُشِيَ عَلَيْهِ يُسْقَى الْمَاءَ۔

حضرت عاصم احول سے مروی ہے حضرت ابو العالیہ نے فرمایا کہ وہ بے ہوشی کے ڈر سے (سینگی لگوانا) ناپسند کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابو قلابہ کو بتائی تو انھوں نے مجھے فرمایا اگر وہ بیہوش ہوجائیں تو انھیں پانی پلایا جائے۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا بِعَيْنِهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بعینہ یہ معنی حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ يَذْكُرُ قَوْلَ النَّاسِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ فَقَالَ الْقَاسِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا حَجَمَ يَدَهُ أَوْ بَعْضَ جَسَدِهِ مَا يُفْطِرُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ أَنْ يُغْشَى عَلَيْهِ فَيُفْطِرَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سنا وہ لوگوں کی اس بات کا ذکر رہے تھے کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ یا جسم کے کسی اور سے خون نکالے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس پر حضرت سالم نے فرمایا میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہیں وہ بیہوش ہو کر روزہ نہ توڑ بیٹھے۔

وَالْمَعْنَى الَّذِي رُوِيَ فِي تَأْوِيْلِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ كَأَنَّهُ أَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّ الضُّعْفَ

حضرت ابو اشعث کی تاویل میں جس معنی کا ذکر کیا گیا ہے وہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگر ممانعت کی وجہ صرف کمزوری

لَوْ كَانَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ لَمَا كَانَ الْحَاجِمُ دَاخِلًا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا كَانَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ قَدْ جُمِعَا فِيْ ذٰلِكَ أَشْبَهَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى وَاحِدٍ هُمَا فِيْهِ سَوَاءٌ مِثْلُ الْغِيْبَةِ الَّتِيْ هُمَا فِيْهَا سَوَاءٌ كَمَا قَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ

ہوتی تو سینگی لگانے والا اس میں شامل نہ ہوتا پس جب اس میں سینگی لگانے اور لگوانے والا دونوں شامل ہیں تو وہی سب سے زیادہ مناسب ہوگا جو دونوں میں پایا جائے مثلاً غیبت کہ وہ دونوں میں برابر ہے جیسا کہ حضرت ابوالاشعث نے فرمایا۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ أَيْضًا۔

حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم سے بھی مروی ہے انھوں نے فرمایا یہ کمزوری پیدا ہونے کے باعث مکروہ ہے۔

١٠٥٠- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ إِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے روزہ دار کے سینگی لگوانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں کمزوری کے باعث اسے مکروہ جانتا ہوں۔

١٠٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِأَنَّهَا تُضْعِفُ۔

حضرت شعبی سے مروی ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں میں سینگی لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ یہ کمزور کر دیتی ہے۔

١٠٥٢- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں روایات آئی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

١٠٥٣- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَهُوَ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جعفر بن ربیعہ، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٥٤- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حسن بن یزید، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

حضرت میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی جب کہ آپ نے احرام باندھا ہوا اور روزہ رکھا ہوا تھا۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حضرت عبد العزیز بن مسلم حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو... نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور آپ

عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَيْبَةَ حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَعْطَاهُ۔

روزے کی حالت میں تھے آپ نے اس کی اجرت بھی عطا فرمائی اگر یہ کام حرام ہوتا تو آپ اجرت عطا نہ فرماتے۔

فَدَلَّ فِعْلُهُ هٰذَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ وَلَوْ كَانَتْ مِمَّا يُفْطِرُ الصَّائِمَ إِذًا لَمَا احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا خُرُوْجَ الدَّمِ أَغْلَظُ أَحْوَالِهِ أَنْ يَكُوْنَ حَدَثًا يَنْتَقِضُ بِهِ الطَّهَارَةُ وَقَدْ رَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ يَنْتَقِضُ بِهِ الطَّهَارَةُ وَلَا يَنْقُضُ الصِّيَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الدَّمُ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَأَيْنَا الصَّائِمَ لَا يُفْطِرُهُ فَصْدُ الْعِرْقِ فَالْحِجَامَةُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو آپ کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر یہ روزے کے مفسدات میں سے ہوتی تو آپ روزے کی حالت میں سینگی نہ لگواتے تصحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خون کے نکلنے کی سخت ترین صورت یہ ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ پاخانے اور پیشاب کے نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خون کا حکم بھی یہی ہو نیز ہم دیکھتے ہیں کہ رگ سے خون نکالنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کے مطابق سینگی لگوانا بھی اسی طرح ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۶۲۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَقَالَا أَرَأَيْتَ لَوِ احْتَجَمَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ أَكَانَ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد رضی اللہ عنہم روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص ہتھیلی کی پشت سے خون نکلوائے تو کیا اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (یعنی نہیں ٹوٹے گا)۔

## بَابُ ۱۳۳ الرَّجُلِ يُصْبِحُ فِيْ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ جُنُبًا هَلْ يَصُوْمُ أَمْ لَا

## جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ رکھے یا نہ

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ كُنْتُ أَنَا

حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام حضرت سمی فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں میں اور میرے والد ماجد امیر مدینہ مروان

وَاَبِیْ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَذُکِرَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَیْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّا کُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُکِرَ لَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ فَاَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ کَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا حَتّٰی جِئْنَا اِلٰی مَرْوَانَ فَذَکَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْکَبَنَّ دَابَّتِیْ فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلَتَذْهَبَنَّ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَاِنَّهٗ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَلَتُخْبِرَنَّهٗ بِذٰلِكَ فَرَکِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَکِبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی اَتَیْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا عِلْمَ لِیْ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِیْهِ مُخْبِرٌ۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَصْبَحْتُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِیْدُ الصَّوْمَ فَاَتَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ لِیْ اَفْطِرْ فَاَتَیْتُ مَرْوَانَ فَسَأَلْتُهٗ

بن حکم کے پاس تھے تو میرے والد نے ذکر کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے مروان نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان دونوں سے اس بارے میں پوچھیں (حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے ان کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا اے ام المومنین! ہم مروان کے پاس تھے اس کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص حالتِ جنابت میں صبح کرے وہ اس دن روزہ نہ رکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اچھی بات نہیں کہی کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اعراض کرو گے انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں، ام المومنین نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے احتلام کی وجہ سے نہیں [۱] پھر اس دن کا روزہ رکھتے فرماتے ہیں پھر ہم نکلے حتیٰ کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے بھی اس کے بارے میں پوچھا انھوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا پھر ہم وہاں سے نکل کر مروان کے پاس آئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اسے ان دونوں کا قول بتایا مروان نے کہا اے ابومحمد! میں تمہیں قسم دیتا ہوں آپ میری سواری پر جو میرے دروازے پر موجود ہے سوار ہو کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں وہ مقام عقیق میں اپنی زمین میں ہیں انھیں یہ بات بتائیں حضرت عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ سوار ہوا یہاں تک کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی

حضرت یعلیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حالت جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا تھا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا روزہ نہ رکھو پھر میں مروان کے پاس آیا اس سے پوچھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

[۱] چونکہ احتلام میں شیطانی اثر ہوتا ہے لہٰذا انبیاء کرام اس سے پاک ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

وَاَخْبَرَتْهُ بِقَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ یَقْطُرُ مِنْ جِمَاعٍ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ فَرَجَعَ اِلٰی مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ ائْتِ اَبَا هُرَیْرَةَ فَاَخْبِرْهُ فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا حَدَّثَنِیْهِ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

**۱۰۶۵- حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَقُلْتُ لِرَجَاءٍ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ یَعْلٰی قَالَ اِیَّایَ حَدَّثَ یَعْلٰی۔

## بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

**قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰی مَا رَوٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا بِهٖ وَقَلَّدُوْهُ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا یَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی مَا رَوَیْنَاهُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

**۱۰۶۶- وَاِلٰی** مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَکْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ یَغْتَسِلُ ثُمَّ یَغْدُوْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَأْسُهٗ یَقْطُرُ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ

کی بات بھی بتائی اس نے حضرت عبدالرحمٰن بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انھوں نے ام المومنین سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ کے سر انور سے جماع کے (غسل کے سبب پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر آپ اس دن روزہ رکھتے۔ پھر وہ (حضرت عبدالرحمٰن) مروان کے پاس آئے اور اسے خبر دی ہے اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں انھوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں حضرت ابن عون نے ہمیں بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن عون نے خبر دی کہ میں نے حضرت رجاء سے پوچھا کہ آپ سے حضرت یعلیٰ کی روایت

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو اپنایا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انھوں نے اس حدیث کو اختیار کیا۔ ___ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص (جنبی) غسل کرے اور اس دن کا روزہ رکھے وہ اس سلسلے میں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

وہ اس حدیث کو بھی اپناتے ہیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنابت میں صبح کرتے پھر غسل فرماتے اور مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور آپ کے سر انور سے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن کا روزہ رکھ لیتے (فرماتے ہیں) میں نے یہ بات مروان کو بتائی تو اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتاؤ (فرماتے

فَاَخْبَرْتُهٗ مَرْوَانَ فَقَالَ اِيْتِ اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَخْبِرْهُ بِذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيْ صَدِيْقٌ فَاَعْفِنِيْ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَاْتِيَنَّهٗ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِيْ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنِّيْ قَالَ شُعْبَةُ وَفِي الصَّحِيْفَةِ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ۔

۱۰۶۷۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا دَاؤُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَخِيْهِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ وَلَا يُفْطِرُ فَدَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ يَوْمًا وَهُوَ مُفْطِرٌ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ الْيَوْمَ مُفْطِرًا قَالَ اِنِّيْ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَلَمْ اَغْتَسِلْ حَتّٰى اَصْبَحْتُ فَاَفْتَانِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنْ اُفْطِرَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى عَائِشَةَ يَسْاَلُوْنَهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَغْتَسِلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ ثُمَّ يَخْرُجُ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مَاءً فَيُصَلِّيْ لِاَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

۱۰۶۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهٗ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ فَلَقِيْتُ غُلَامَهَا نَافِعًا يَعْنِيْ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَ فَاَرْسَلْتُهٗ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيَّ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ اَتٰى عَائِشَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَكْوَانَ اَبَا عَمْرٍو فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا فَاَتَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ

ہیں) میں نے کہا کہ وہ میرے دوست ہیں لہٰذا مجھے معاف کیجئے! اس نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ان کے پاس ضرور جاؤ۔ (حضرت ابوبکر فرماتے ہیں) میں اور میرے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں یہ بات بتائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ حضرت شعبہ (راوی) فرماتے ٭

حضرت عمر بن عبدالرحمٰن اپنے بھائی حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (مسلسل) روزے رکھتے اور ناغہ نہ کرتے ایک دن وہ اپنے والد کے پاس گئے اور ان کا روزہ نہیں تھا انھوں نے پوچھا کیا وجہ ہے آج تمہارا روزہ نہیں ہے انھوں نے بتایا کہ میں جنبی تھا اور صبح تک غسل نہ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے روزہ چھوڑنے کا حکم دیا پھر انھوں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے اس کے بارے میں پوچھیں تو حضرت ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تو صبح کے بعد غسل فرماتے پھر تشریف لے جاتے اور آپ کے سر انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے۔ صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم نے ان کو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت نافع سے ہوئی میں نے ان کو حضرت ام المومنین کی خدمت میں بھیجا انھوں نے واپس آکر مجھے بتایا کہ وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) جنابت کی حالت میں صبح کرتے لیکن یہ احتلام کی وجہ سے نہ تھا۔ پھر آپ روزہ رکھتے، پھر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کی خدمت میں ان کے غلام ابوعمرو ذکوان کو بھیجا تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) احتلام کے بغیر جنبی ہوتے، پھر صبح روزہ رکھ

٭ یہ میری بیاض میں ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتی ہیں۔

الحَكَمِ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَأْتِيَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ فَلْتُخْبِرَنَّهُ بِقَوْلِهِمَا فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هُنَّ أَعْلَمُ۔

لیتے، وہ فرماتے ہیں میں مروان بن حکم کے پاس آیا اور ان دونوں کی بات بتائی اس نے کہا میں تجھے قسم دیتا ہوں حضرت ابوہریرہ کے پاس جا کر انہیں ان کا دونوں کا قول بتاؤ چنانچہ میں نے حاضر ہو کر ان کو

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح کرتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَصُومُ يَوْمَهُ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور غسل جنابت کی وجہ سے آپ کے سر انور سے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن روزہ رکھتے۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَصُومُ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے پھر روزہ بھی رکھ لیتے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَتَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي رَمَضَانَ۔

حضرت عبدربہ بن سعید، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں انھوں نے "رمضان میں" کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۱۰۷۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمی، حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو صالح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عامر بن ابوامیہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت

رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَرَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ فُتْيَاهُ عَلَى هٰذَا الْخَبَرِ۔

کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر پر اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

**قَالُوا** فَلَمَّا تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجُزْ لَنَا خِلَافُ ذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنْ قَالُوا هٰذَا الَّذِي رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتَا بِهِ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَ الْفَضْلُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ حُكْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِهِمَا وَيَكُونُ حُكْمُ سَائِرِ النَّاسِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ الْخَبَرَانِ غَيْرَ مُتَضَادَّيْنِ عَلَى مَا يُخَرَّجُ عَلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ فَكَانَ الْحُجَّةُ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ هُوَ الَّذِي رَوَى حَدِيثَ الْفَضْلِ وَقَدْ رَجَعَ عَنْ فُتْيَاهُ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَلَى ذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّا حَدَّثَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذِهِ حُجَّةٌ فِي هٰذَا الْبَابِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّا قَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ النَّاسِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا كَحُكْمِهِ۔

وہ (المحدثین کرام) فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مذکورہ روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں تو ہمارے لیے اس کے خلاف دوسری طرف جانا جائز نہیں۔ ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں خبر ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت میں حضرت فضل کی خبر اس کے خلاف ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے وہی حکم ہے جس کا ذکر حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں کیا ہے اور عام لوگوں کے لیے وہ حکم ہو جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معانی روایات کی اس توجیہ پر احادیث باہم متضاد نہیں ہوں گی۔ لیکن دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں دلیل دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں اپنے فتویٰ سے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اس حدیث کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اولیٰ قرار دیا۔ پس اس باب میں یہی حجت ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت ملتی ہے کہ اس سلسلے میں عام لوگوں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو آپ کے لیے ہے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ابو یونس بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا اور آپ دروازے میں کھڑے تھے اور میں سن رہا تھا، یا رسول اللہ! میں نے حالت جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی صبح کے وقت جنبی تھا اور روزہ رکھنے کا ارادہ بھی تھا پس میں نے غسل کیا اور روزہ رکھ لیا۔ اس نے عرض کیا:

أُرِيْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِيْ۔

یارسول اللہ! آپ ہماری طرح نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور مجھے تقویٰ کا بھی تم سے زیادہ علم ہے۔

**فَلَمَّا** كَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ السَّائِلِ هُوَ إِخْبَارُهُ عَنْ فِعْلِ نَفْسِهِ فِيْ ذٰلِكَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ وَحُكْمَ غَيْرِهِ سَوَاءٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ صَائِمًا لَوْ نَامَ نَهَارًا فَأَجْنَبَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُخْرِجُهُ عَنْ صَوْمِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَنَّهُ هَلْ يَكُوْنُ دَاخِلًا فِي الصَّوْمِ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَوْ يَكُوْنُ حُكْمُ الْجَنَابَةِ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ خِلَافَ حُكْمِ الصَّوْمِ إِذَا طَرَأَ عَلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ مِنَ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ إِذَا طَرَأَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّوْمِ أَوْ طَرَأَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ فَهُوَ سَوَاءٌ **أَلَا تَرٰى** أَنَّهُ لَيْسَ لِحَائِضٍ أَنْ تَدْخُلَ فِي الصَّوْمِ وَهِيَ حَائِضٌ وَأَنَّهَا لَوْ دَخَلَتْ فِي الصَّوْمِ طَاهِرًا ثُمَّ طَرَأَ عَلَيْهَا الْحَيْضُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَنَّهَا بِذٰلِكَ خَارِجَةٌ مِنَ الصَّوْمِ فَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ أَبْطَلَتْهُ وَكَانَتِ الْجَنَابَةُ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا لَمْ تُبْطِلْهُ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ إِذَا طَرَأَ عَلَيْهَا الصَّوْمُ لَمْ تَمْنَعْ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهِ فَثَبَتَ

جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سائل کو خبر دینا اپنی ذات کے بارے میں تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں آپ کا اور دوسرے لوگوں کا حکم ایک ہی تھا۔ معانی الروایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ اگر روزہ دار دن کو سو جائے اور پھر وہ جنبی ہو جائے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا وہ شخص جو حالت جنابت میں روزہ شروع کرتا ہے اس کا حکم اس کے خلاف ہے جو روزے کی حالت میں جنبی ہوتا ہے تو ہم نے ان باتوں کو دیکھا جو روزہ شروع کرنے سے مانع ہیں مثلاً حیض اور نفاس کہ اگر وہ روزے کی حالت میں شروع ہوں یا روزہ رکھنے سے پہلے موجود ہوں دونوں صورتوں میں برابر ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حائضہ عورت، روزہ نہیں رکھ سکتی اور اگر وہ طہارت کی حالت میں روزہ رکھے پھر اسے حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جن باتوں کی وجہ سے روزہ شروع کرنا جائز نہیں وہ روزے کی حالت میں طاری ہو جائیں تو اسے توڑ دیتی ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ روزے کی حالت میں جنابت سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ پس جیسا کہ ہم نے ذکر کیا قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ روزے سے پہلے جنابت کا پایا جانا روزہ شروع کرنے سے مانع نہیں تو اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات کے موافق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بِذٰلِكَ مَا قَدْ وَافَقَ مَا رَوَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

## بَابُ الرَّجُلِ یَدْخُلُ فِی الصِّیَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ یُفْطِرُ

## نفلی روزہ شروع کرکے توڑنا

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ اُمِّ هَانِیٍٔ اَوْ ابْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِیٍٔ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِیْ فَضْلَ شَرَابِهٖ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَةً وَاِنِّیْ کَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُؤْرَكَ فَقَالَ اِنْ کَانَ مِنْ قَضَاءِ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُوْمِیْ یَوْمًا مَکَانَهٗ وَاِنْ کَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِیْهِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِیْهِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے اپنا بچا ہوا مشروب عطا فرمایا میں نے نوش کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا تھا لیکن میں نے آپ کا جھوٹا واپس کرنا مناسب نہ سمجھا، آپ نے فرمایا اگر رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھا تھا تو اسے کسی دن اس کی جگہ روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو قضا نہ کرنا۔

## بیان المسئلة

## بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَزَعَمُوْا اَنَّ مَنْ دَخَلَ فِیْ صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ عُذْرٍ اَنَّهٗ لَا قَضَاءَ عَلَیْهِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَیْهِ قَضَاءُ یَوْمٍ مَکَانَهٗ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ اُمِّ هَانِیٍٔ اِنَّمَا رَوَاهُ کَمَا ذَکَرُوْا حَمَّادُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ ان کے خیال میں جو شخص نفلی روزہ رکھنے کے بعد اسے عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر توڑ دیتا ہے اس پر قضا نہیں۔ — لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذمے ایک دن کی قضا ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے جب کہ ان کے علاوہ حضرات جو

بْنُ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّنْ لَيْسَ فِي الضَّبْطِ بِدُوْنِهِ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ هَانِئٍ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَنَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُهٗ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَكَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ فَضْلَ سُؤْرِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا تَقْضِيْنَ عَنْكِ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

۱۰۸۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۰۸۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلْتُ اَنَا وَفَاطِمَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَجَلَسْتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدْ اَثِمْتُ اَوْ اَتَيْتُ حِنْثًا عَرَضْتَ عَلَيَّ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ فَقَالَ هَلْ كُنْتِ تَقْضِيْنَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ لَا قَالَ فَلَا بَاْسَ۔

۱۰۸۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یاد داشت میں ان سے کم نہیں اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت سماک بن حرب حضرت ام ہانی کے بیٹے (نواسہ مراد ہے) اپنی نانی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے سنا وہ فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ نے مجھے عطا فرمایا تو میں نے اسے نوش کیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے آپ کا جھوٹا واپس لوٹانا پسند نہ کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی روزے کی قضا کر رہی تھیں؟ عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا پھر نہیں کوئی نقصان نہیں۔

حضرت اسد بن موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

حضرت سماک بن حرب، آل جعدہ بن ہبیرہ کے ایک شخص سے اور وہ اپنی نانی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں میں آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئی آپ نے پانی طلب کیا، اسے نوش فرمایا پھر مجھے پکڑا دیا میں نے پی لیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے میں گناہ گار ہو گئی ہوں یا میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے آپ نے مجھے پانی عنایت فرمایا اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا میں نے واپس کرنا پسند نہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رمضان المبارک کا کوئی روزہ قضا کر رہی تھیں؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت سماک بن حرب سے وہ حضرت ام ہانی سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ یوں تمہیں نقصان نہ ہوگا۔

نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

**فَقَدْ** خَالَفَهُمْ مَا رَوَى قَيْسٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَبُو الْأَحْوَصِ مَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لِأَنَّ حَمَّادًا قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْقَضَاءُ عَلَيْهَا إِذَا كَانَ تَطَوُّعًا **وَقَالَ** الْآخَرُونَ فِي حَدِيثِهِمْ أَتَقْضِينَ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ أَيْ إِنَّكِ لَسْتِ بِآثِمَةٍ فِي إِفْطَارِكِ مِنْ هَذَا التَّطَوُّعِ وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيثُ سِمَاكٍ هَذَا **ثُمَّ** نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِمَّا فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ۔

پس جو کچھ حضرت ابوقیس، ابوعوانہ اور ابوالاحوص نے روایت کیا ہے وہ حضرت حماد بن سلمہ کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ حضرت حماد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اگر وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے تو اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ ہے تو اگر چاہو تو قضا کرنا اور چاہو تو نہ کرنا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نفلی روزے کی قضا نہیں دوسرے حضرات اپنی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے پوچھا) کیا تم رمضان کے روزے کی قضا کر رہی ہو انھوں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں یعنی اس نفلی روزے کے توڑنے میں کوئی گناہ نہیں، اس حدیث میں ان کے ذمہ قضا روزہ ہونے کی نفی نہیں۔ پس حضرت سماک رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے

پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔

۱۰۸۹- **فَإِذَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَأُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَأَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ اقْضِيَا يَوْمًا مَكَانَهُ۔

تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے صبح کے وقت نفلی روزہ رکھا پھر ہمیں کھانے کا تحفہ دیا گیا تو ہم نے روزہ توڑ دیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لینا۔

**فَفِي** هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْإِفْطَارِ فِي الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ أَنَّهُ مُوجِبٌ لِلْقَضَاءِ **فَكَانَ** مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي فَسَادِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَصْلَهُ لَيْسَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ مَوْقُوفٌ عَلَى مَنْ دُونَ عُرْوَةَ۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ نفلی روزہ توڑنے سے قضا واجب ہوتی ہے۔ اس حدیث کے فساد پر پہلے قول والوں نے جو استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اصل میں یہ حدیث بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نہیں، اس کی اصل یہ ہے کہ یہ حضرت عروہ سے پہلے راوی پر موقوف ہے۔

۱۰۹۰- **وَذَلِكَ** أَنَّ يُونُسَ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے انہیں حضرت ابن شہاب سے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ

عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

**قَالُوْا** فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ قَالُوْا وَقَدْ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ سَمِعَهٗ مِنْ عُرْوَةَ فَقَالَ لَا۔

۱۰۹۱۔ **وَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهٗ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ فَقَالَ لَا۔

۱۰۹۲۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْطَرَ مِنْ تَطَوُّعِهٖ فَلْيَقْضِهٖ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ حُدِّثْتُ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

۱۰۹۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اُنَاسٌ عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يَسْاَلُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ نَحْوَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ الْجِيْزِيِّ۔

**فَقَدْ** فَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

۱۰۹۴۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ فرماتے ہیں اصل حدیث یہ ہے اور حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا انھوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے تو انھوں نے فرمایا نہیں۔

اور انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابن عیینہ فرماتے ہیں حضرت امام زہری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بیان کیا انھوں نے فرمایا نہیں۔

---

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن شہاب (امام زہری) سے پوچھا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے وہ اسے قضا کرے انھوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا لیکن سلیمان بن عبدالملک*

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت روح نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا "لیکن سلیمان بن عبدالملک کی خلافت میں مجھ سے ان لوگوں میں سے بعض نے بیان کیا جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ انھوں نے فرمایا میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں صبح کی' پھر انھوں نے ربیع جیزی کی روایت (حدیث ۱۰۸۹) کی مثل بیان کیا۔" تو یہ حدیث اپنی سند کے اعتبار سے درست نہ ہوئی۔

اس سند کے علاوہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ـــــ انھوں نے حضرت ربیع جیزی کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت

* کی خلافت میں مجھ سے یہ بات بیان کی گئی۔

عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعِ الْجِيْزِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَبَدَرَتْنِيْ حَفْصَةُ بِالْكَلَامِ وَكَانَتْ اِبْنَةَ أَبِيْهَا۔

حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سوال کرنے میں) مجھ سے سبقت کی اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی ان کے والد حضرت عمرؓ

۱۰۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت احمد بن عیسیٰ مصری فرماتے ہیں ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ إِفْسَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا لَيْسَ فِيْهِ عَمْرَةُ۔

پہلے قول والوں نے اس حدیث کے فساد پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ حضرت حماد بن زید نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے موقوفاً روایت کیا اور اس میں حضرت عمرہ کا ذکر نہیں۔

حماد بن زید نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے موقوفاً روایت کیا

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمْرَةَ۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا انھوں نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا یعنی حضرت عمرہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۹۷- فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا فِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ حَيْسًا فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ أُرِيْدُ الصَّوْمَ وَلٰكِنْ قَرِّبِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِدْرِيْسَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَامَّةَ مَجَالِسِهٖ إِيَّاهُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِنِّيْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِسَنَةٍ فَأَجَازَ فِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ۔

تو یہ اصل حدیث ہے اس ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ حضرت طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ اپنی پھوپھی حضرت عائشہ بنت طلحہ سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے آپ کے لیے حیس (ایک کھانا جو کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) تیار کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن لاؤ، میں پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا ـــــ حضرت محمد (ابن ادریس) فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان کے ساتھ اپنی ایک مجلس میں سنا وہ اس بات کا ذکر نہیں کرتے تھے کہ (آپ نے فرمایا) میں پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا ـــــ پھر میں نے یہ حدیث ان کی وفات سے ایک سال پہلے ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے مجھے ان الفاظ کی بھی اجازت دے دی کہ "میں اس کی جگہ کسی دن روزہ رکھوں گا"۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ وُجُوْبِ الْقَضَاءِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ

تو اس حدیث میں وجوب قضاء کا ذکر ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی اس کے موافق ہے جبکہ حضرت

فِي حَدِيثِ أُمِّ هَانِئٍ مَا يُخَالِفُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَأَقَلُّ أَحْوَالِ حَدِيثِ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنْ يَكُونَ مَوْقُوفًا عَلَى مَنْ هُوَ دُونَهُمَا وَقَدْ وَافَقَهُ حَدِيثٌ مُتَّصِلٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ فَالْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْحَدِيثِ أَوْلَى مِنَ الْقَوْلِ بِخِلَافِهِ **وَأَمَّا** النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَجِبُ عَلَى الْعِبَادِ بِإِيجَابِهِمْ إِيَّاهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَكَانَ مَنْ أَوْجَبَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِذٰلِكَ وَرَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَدْخُلُ فِيهَا الْعِبَادُ فَيُوجِبُونَهَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِدُخُولِهِمْ فِيهَا مِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَمَا ذَكَرْنَا فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ ثُمَّ أَرَادَ إِبْطَالَهَا وَالْخُرُوجَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَكَانَ بِدُخُولِهِ فِيهَا فِي حُكْمِ مَنْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ فَعَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِهَا **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا مَنَعْنَاهُ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهَا لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَيْسَتِ الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُمَا قَدْ يَبْطُلَانِ وَيَخْرُجُ مِنْهُمَا بِالْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ **قِيلَ** لَهُ إِنَّ الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ وَإِنْ كَانَا كَمَا ذَكَرْتَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاكَ تَزْعُمُ أَنَّ مَنْ جَامَعَ فِيهِمَا فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا وَالْقَضَاءُ يَدْخُلُ فِيهِ بَعْدَ خُرُوجِهِ مِنْهُمَا فَقَدْ جَعَلْتَ عَلَيْهِ الدُّخُولَ فِي قَضَائِهِمَا إِنْ شَاءَ وَإِنْ أَبَى مِنْ أَجْلِ إِفْسَادِهِ لَهُمَا فَهٰذَا الَّذِي يَقْضِيهِ بَدَلٌ مِنْهُ مِمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ بِدُخُولِهِ فِيهِ لَا بِإِيجَابٍ كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي لُزُومِ

ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کے خلاف کچھ نہیں۔ حضرت عروہ اور عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت زیادہ سے زیادہ ان سے پہلے راوی پر موقوف ہی ہیں جبکہ متصل حدیث ان کے موافق ہے اور وہ حضرت عائشہ بنت طلحہ کی روایت ہے تو حدیث کے اعتبار سے یہ مخالف قول سے اولیٰ ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض اُمور ایسے ہیں جو بندے کے اپنے اوپر واجب کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں ان میں سے نماز، صدقہ، روزہ، حج اور عمرہ ہیں تو جو شخص ان میں سے کسی چیز کو اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے کہے مجھ پر اللہ کے لیے فلاں فلاں کام ہیں تو اس پر پورا کرنا واجب ہے اور بعض ایسے اُمور ہیں جو بندوں کے شروع کرنے سے واجب ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ اور حج پس جو شخص حج یا عمرہ شروع کرنے کے بعد ان کو توڑنے اور ان سے باہر آنے کا ارادہ کرے تو اسے اس بات کا حق نہیں اور اس کام کو شروع کرنے سے وہ اس آدمی کے حکم میں ہو جاتا ہے جو کہتا ہے اللہ کے لیے مجھ پر حج ہے اور وہ اس پر لازم ہو جاتا ہے

---

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم ان دو کاموں (حج اور عمرہ) سے نکلنے سے اس لیے منع کرتے ہیں کہ انہیں مکمل کیے بغیر ان سے باہر نہیں آ سکتا جبکہ نماز اور روزے کی یہ صورت نہیں، کیونکہ وہ بعض اوقات باطل ہو جاتے ہیں اور کھانے پینے اور جماع کی وجہ سے وہ ان سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اگرچہ حج اور عمرے کی وہی صورت ہے جو تم ذکر کی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے خیال میں جو شخص ان میں جماع کرے اس پر ان کی قضا لازم ہے اور قضاء کو وہ تب شروع کرتا ہے جب وہ ان (کو توڑ کر ان) سے نکل جاتا ہے تو تم نے ان دونوں کو توڑنے کے باعث اس شخص پر قضاء کو لازم قرار دیا ہے چاہے یا نہ، تو اب جسے قضاء کر رہا ہے یہ اس عمل کا بدل ہے جو شروع کرنے سے اس پر واجب ہوا یہ نہیں کہ وہ پہلے سے اس پر واجب تھا (یعنی زبانی طور پر کہنے سے) اگر احرام باندھنے کے بعد اس پر حج اور عمرے

الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ اِيَّاهُ حِيْنَ اَحْرَمَ بِهِمَا وَبُطْلَانِ الْخُرُوْجِ مِنْهُمَا هِيَ مَا ذَكَرْتَ مِنْ عَدَمِ رِفْضِهِمَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ كَانَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهُمَا كَمَا كَانَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُخْرِجُهُ مِنْهُمَا اِذًا لَمَا وَجَبَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا لِاَنَّهُ غَيْرُ قَادِرٍ عَلٰى اَنْ لَّا يَدْخُلَ فِيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ مُبْطِلٍ عَنْهُ وُجُوْبَ الْقَضَاءِ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ كَمَنْ عَلَيْهِ قَضَاءُ حَجَّةٍ قَدْ اَوْجَبَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَفْسِهِ بِلِسَانِهِ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوةٍ اَوْ صِيَامٍ فَاَوْجَبَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَفْسِهِ بِدُخُوْلِهِ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ **وَيُقَالُ** لَهُ اَيْضًا وَقَدْ رَاَيْنَا الْعُمْرَةَ مِمَّا قَدْ يَجُوْزُ رَفْضُهُمَا بَعْدَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا فِيْ قَوْلِنَا وَقَوْلِكَ وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ لِعَائِشَةَ دَعِيْ عَنْكِ الْعُمْرَةَ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمْ يَكُنْ لِلدَّاخِلِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا كَانَ قَادِرًا عَلٰى رَفْضِهَا وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهَا فَيُبْطِلَهَا ثُمَّ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَضَاؤُهَا وَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِيْهَا بِغَيْرِ اِيْجَابٍ مِنْهُ لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا قَبْلَ تَمَامِهَا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَاِنْ خَرَجَ مِنْهَا فَاَبْطَلَهَا بِعُذْرٍ اَوْ بِغَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهَا فَالصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ اَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لَيْسَ لِمَنْ دَخَلَ فِيْهِمَا الْخُرُوْجُ مِنْهُمَا وَاِبْطَالُهُمَا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَاِنْ خَرَجَ مِنْهُمَا قَبْلَ اِتْمَامِهٖ اِيَّاهُمَا بِعُذْرٍ اَوْ بِغَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ غَيْرِ

واجب ہونے اور ان سے علیحدہ نہ ہونے کا سبب وہی ہے جو تم نے ذکر کیا کہ وہ انھیں چھوڑ نہیں سکتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس کے لیے ان سے فراغت جائز تھی جیسے وہ نماز، روزے اور دیگر اعمال کو چھوڑ سکتا ہے تو اس صورت میں اس پر ان کی قضا واجب نہ ہوگی کیونکہ وہ اس (قضاء) کو شروع کرنے پر قادر نہیں، تو جب یہ (عدم قدرت) وجوبِ قضاء کو باطل نہیں کرتی اور وہ اس سلسلے میں اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمہ ایسے حج کی قضاء ہو جسے اس نے خود اپنی زبان سے اپنے اوپر لازم کیا تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ جو شخص نماز اور روزے کو شروع کرے اور یوں وہ انہیں شروع کر کے رضائے الٰہی کے لیے اپنے اوپر لازم کر دے پھر انھیں چھوڑ دے تو قضا لازم ہوگی۔

نیز اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ ان کاموں میں سے ہے جسے ہمارے اور تمہارے (سب کے) نزدیک شروع کرنے کے بعد چھوڑنا جائز ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھو تو آپ کے اس ارشادِ گرامی کے مطابق یہ عمل سنت سے ثابت ہے ہم اس روایت کو اس کی سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے پس ایسا نہیں ہے کہ جو شخص عمرہ کرے پھر اسے چھوڑنے پر قادر ہو اور چھوڑ بھی دے تو اس پر قضا واجب نہ ہو اور جو شخص وجوب کے بغیر شروع کرے تو وہ اسے مکمل کیے بغیر بلا عذر نہیں چھوڑ سکتا اگر کسی عذر سے یا بلا عذر چھوڑ دے تو اس کے ذمہ قضاء ہے تو قیاس کے مطابق نماز اور روزے کا بھی یہی حکم ہے جو شخص انہیں شروع کر دے اس کے لیے بلا عذر چھوڑنا جائز نہیں اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی۔

---

اس باب میں قیاس یہی ہے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ——— اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَصْحَابَهُ أَنَّهُ صَائِمٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالُوا أَوَلَمْ تَكُ صَائِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ لِي فَأَعْجَبَتْنِي فَأَصَبْتُهَا وَكَانَتْ حَسَنَةً هَمَمْتُ بِهَا وَأَنَا قَاضِيهَا يَوْمًا آخَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ روزے سے ہیں پھر وہ باہر ان کے پاس آئے تو سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے انھوں نے عرض کیا کیا آپ کا روزہ نہیں تھا۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن میرے پاس سے میری لونڈی گذری مجھے وہ پسند آگئی وہ حسینہ تھی میں نے اس سے جماع کیا لہٰذا میں کسی دوسرے دن اس کی قضا کروں گا۔

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ الْجَصَّاصِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ صُمْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَهَدَنِي الصَّوْمُ فَأَفْطَرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اقْضِ يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرفہ کے دن روزہ رکھا لیکن وہ مجھ پر گراں ہوا تو میں نے توڑ دیا پھر میں نے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس کی جگہ کسی دوسرے دن قضا کر لینا۔

## بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ ۱۳۵

## یوم شک کا روزہ

۱۱۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ الْأَزْدِيُّ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھونی ہوئی بکری لائی گئی۔ انھوں نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ۔ ایک شخص اہل مجلس سے الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

## بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

## بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ تَطَوُّعًا بَأْسًا قَالُوا وَإِنَّمَا الصَّوْمُ الْمَكْرُوهُ فِي

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک یوم شک کا روزہ مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن نفلی روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں اس

هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الصَّوْمُ عَلٰى اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَّا تَطَوُّعًا فَلَا بَأْسَ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِهٖ لَا تَتَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ۔

حدیث میں جس مکروہ روزے کا ذکر ہے وہ، وہ روزہ ہے جسے رمضان المبارک کا روزہ سمجھ کر رکھا جائے نفلی روزے میں کوئی حرج نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے دوسری جگہ روایت کیا کہ آپ نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ وہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں سے کوئی رکھ رہا تھا تو اسے رکھ لے۔

---

# كتاب مناسك الحج

# احکامِ حج

## بَابُ ۱۳۶ الْمَرْاَةِ لَا تَجِدُ مَحْرَمًا هَلْ يَجِبُ عَلَيْهَا فَرْضُ الْحَجِّ اَمْ لَا

## جس عورت کو محرم نہ ملے اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔

۱۱۰۱۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تُسَافِرْ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلْ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَحُجَّ بِامْرَاَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور جب تک اس کے پاس کوئی محرم نہ ہو، کوئی (غیر محرم) شخص اس کے پاس نہ جائے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

---

۱۱۰۲۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۱۱۰۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابو معبد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا قَرِيْبًا أَوْ بَعِيْدًا إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ الْبَرِيْدِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ بَرِيْدًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے قریب کا سفر ہو یا دور کا۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایک برید (تقریباً بارہ میل) سے کم سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے جبکہ ایک برید یا اس سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر جائز نہیں

۱۱۰۵- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ هُوَ الضَّرِيْرُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِيْدًا إِلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت سعید بن ابوسعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت ایک برید مسافت کا سفر خاوند یا محرم کے بغیر نہ کرے۔

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز بن مختار، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَفِي تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَرِيْدِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا دُوْنَهُ بِخِلَافِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِذَا كَانَ سَفَرٌ هُوَ دُوْنَ الْيَوْمِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برید مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم کا حکم اس کے خلاف ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب ایک دن سے کم (مسافت) کا سفر ہو تو محرم کے بغیر بھی سفر کر سکتی ہے لیکن ایک دن یا زیادہ کا سفر ہو تو محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی۔

۱۱۰۷- وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ

انھوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے

قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ يَوْمًا فَمَا فَوْقَهٗ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر جائز نہیں۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَمَا فَوْقَهٗ۔

حضرت ابن ابو ذہب مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں "یا اس سے زائد دن" کے الفاظ نہیں۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن ابو ذہب مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ بِخِلَافِهٖ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ اللَّيْلَتَيْنِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ لَيْلَتَيْنِ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَهٗ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک دن کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم مدت (کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ ____ لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو راتوں سے کم مدت کا سفر بغیر محرم کے کر سکتی ہے لیکن دو راتوں یا اس سے زائد مدت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی۔ ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عورت، خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت کا سفر نہیں کر سکتی۔

۱۱۱۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ اَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ۔

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عمرو، حضرت عبدالملک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَفِیْ تَوْقِیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ لَیَالِیَ ثَلَاثًا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ حُكْمَ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا بِخِلَافِ حُكْمِهَا وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ یَكُوْنُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا فَلَیْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ یَكُوْنُ دُوْنَ ذٰلِكَ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو راتوں کی مدت مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم (مدت کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ ـــــ لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ عورت تین دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر، محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم (مدت) کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے۔

۱۱۱۳- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ۔

وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا جائز نہیں۔

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِیْمِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ رَجُلٍ یَحْرُمُ عَلَیْهَا نِكَاحُهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر کرے جب تک اس کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جس کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہے۔

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیْسٰی وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے تین دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں جب تک اس کے ساتھ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَوْقَ ثَلٰثٍ۔

۱۱۱۷- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ سَفَرَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

۱۱۱۸- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنِ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا مَعَ بَعْلٍ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

**قَالُوْا** فَفِيْ تَوْقِيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلٰثَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ مَا دُوْنَ الثَّلٰثِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

**وَمِمَّنْ** قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **فَقَدِ** اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلُّهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَحْرِيْمِ السَّفَرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ عَلَى الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاخْتُلِفَتْ فِيْمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا النَّهْيَ عَنِ السَّفَرِ بِلَا مَحْرَمٍ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا ثَابِتًا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا وَكَانَ تَوْقِيْتُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ السَّفَرِ دُوْنَ الثَّلٰثِ لَهَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِ الثَّلٰثَ مَعْنًى وَنَهٰى نَهْيًا مُطْلَقًا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ يَكُوْنُ فَضْلًا وَلٰكِنَّهٗ ذَكَرَ الثَّلٰثَ لِيُعْلَمَ اَنَّ مَا دُوْنَهَا بِخِلَافِهَا وَهٰكَذَا الْحَكِيْمُ تَكَلَّمَ بِمَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِهٖ لِيُغْنِيَهٗ عَنْ ذِكْرِ مَا يَدُلُّ كَلَامُهٗ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِالْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَدُلُّ عَلٰى

اس کے خاوند، بیٹے، بھائی یا کسی اور ذو رحم محرم سے کوئی ایک ہو۔ ابن نمیر (راوی) کی روایت میں "فصاعداً" کی بجائے "فوق ثلث" کے الفاظ ہیں (مفہوم وہی ہے یعنی تین دن سے زائد)

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں میرے باپ نے ہم سے بیان کیا انھوں نے حضرت اعمش سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا "تین دن کا سفر"۔

حضرت سہیل اپنے والد اور حضرت مقبری سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کوئی عورت تین دن سے زیادہ (مسافت) کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی محرم ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دنوں کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم کا حکم ان کے خلاف ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ بھی اسی قول کے قائل ہیں تو ان تمام روایات میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر حرام ہے تین دنوں سے کم میں اختلاف ہے پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زائد کے سفر سے ممانعت ان تمام روایات سے ثابت ہے اور ان روایات میں تین دنوں کے تعین سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت تین دن سے کم مدت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو تین دنوں کے ذکر کا کوئی مطلب نہ ہوتا ممانعت مطلق ہے اور آپ نے کوئی زائد کلام نہیں فرمایا بلکہ صرف تین کا ذکر کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس سے کم مدت کا حکم اس کے خلاف ہے۔ دانا آدمی ایسی گفتگو کرتا ہے جو غیر پر بھی دلالت کرے اور جس پر اس کا کلام دلالت کرتا ہے اس کے بیان کی ضرورت نہ رہے اور جو بات اس کے غیر پر دلالت نہیں کرتی اس کے ساتھ کلام نہیں کرتا حالانکہ وہ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ ایسی گفتگو کرے جو اس کے غیر پر بھی

غَيْرِهٖ وَهُوَ يَقْدِرُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِهٖ وَهٰذَا تَفَضُّلٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اِذْ اٰتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ طَبْعِ غَيْرِهٖ الْقُوَّةُ عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا كُنَّا فِيْهِ فَلَمَّا ذَكَرَ الثَّلٰثَ وَثَبَتَ بِذِكْرِهٖ اِيَّاهَا اِبَاحَةُ مَا هُوَ دُوْنَهَا ثُمَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ مَنْعِهَا مِنَ السَّفَرِ دُوْنَ الثَّلٰثِ مِنَ الْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ وَالْبَرِيْدِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ تِلْكَ الْاٰثَارِ وَمِنَ الْاَثَرِ الْمَرْوِيِّ فِي الثَّلٰثِ مَتٰى كَانَ بَعْدَ الَّذِيْ خَالَفَهٗ نَسَخَهٗ اِنْ كَانَ النَّهْيُ عَنْ سَفَرِ الْيَوْمِ بِلَا مَحْرَمٍ بَعْدَ النَّهْيِ عَنْ سَفَرِ الثَّلٰثِ بِلَا مَحْرَمٍ فَهُوَ نَاسِخٌ لَّهٗ وَاِنْ كَانَ خَبَرُ الثَّلٰثِ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ عَنْهُ فَهُوَ نَاسِخٌ لَّهٗ فَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ اَحَدَ الْمَعَانِي اللّٰتِيْ دُوْنَ الثَّلٰثِ نَاسِخَةٌ لِّلثَّلٰثِ اَوِ الثَّلٰثُ نَاسِخَةٌ لَّهَا فَلَمْ يَخْلُ خَبَرُ الثَّلٰثِ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ اَوْ يَكُوْنَ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ فَاِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ فَقَدْ اَبَاحَ السَّفَرَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ بِلَا مَحْرَمٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَهُ النَّهْيُ عَنْ سَفَرِ مَا هُوَ دُوْنَ الثَّلٰثِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَحَرَّمَ مَا حَرَّمَ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَزَادَ عَلَيْهِ حُرْمَةً اُخْرٰى وَهُوَ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الثَّلٰثِ فَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الثَّلٰثِ عَلٰى مَا اَوْجَبَهُ الْاَثَرُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ وَغَيْرُهُ الْمُتَقَدِّمُ فَهُوَ نَاسِخٌ لِّمَا تَقَدَّمَهٗ وَالَّذِيْ تَقَدَّمَهٗ غَيْرُ وَاجِبِ الْعَمَلِ بِهٖ فَحَدِيْثُ الثَّلٰثِ وَاجِبٌ اِسْتِعْمَالُهٗ عَلَى الْاَحْوَالِ كُلِّهَا وَمَا خَالَفَهٗ فَقَدْ يَجِبُ اِسْتِعْمَالُهٗ اِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَاَخِّرُ وَلَا يَجِبُ اِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ فَالَّذِيْ قَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا اِسْتِعْمَالُهٗ وَالْاَخْذُ بِهٖ فِيْ كِلَا الْوَجْهَيْنِ اَوْلٰى مِمَّا قَدْ يَجِبُ اِسْتِعْمَالُهٗ فِيْ حَالٍ

دلالت کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان ہے کہ آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا وصف عطا فرمایا جبکہ کسی دوسرے کی فطرت میں یہ قوت نہیں۔

ہم پھر موضوع زیر بحث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جب آپ نے تین کا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ کم مدت کے سفر کا جواز ثابت ہوا پھر آپ سے تین دن سے کم یعنی ایک دن، دو دن اور ایک برید کے سفر کی ممانعت بھی مروی ہے پس ان تمام روایات اور تین دنوں کے بارے میں روایت میں سے جو اپنی مخالف کے بعد کی ہوگی وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی۔ اگر محرم کے بغیر عورت کے ایک دن سفر کرنے کی ممانعت تین دن سفر کی ممانعت سے مؤخر ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی اور اگر تین دن والی روایت متاخر ہو تو یہ ناسخ ہوگی تو ثابت ہوا کہ تین دن سے کم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے ان میں سے کوئی روایت تین دن کے لیے ناسخ ہوگی یا تین دنوں والی روایت ان کے لیے ناسخ ہوگی تو تین دنوں کے بارے میں روایت ان دو باتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں وہ مقدم ہوگی یا مؤخر، اگر وہ مقدم ہو تو محرم کے بغیر تین دن سے کم کا سفر جائز ہوگا۔ پھر محرم کے بغیر تین دن سے کم مدت کے سفر کے بارے میں ممانعت وارد ہوئی تو اس نے وہ کچھ حرام کر دیا جو پہلی حدیث کی وجہ سے حرام تھا اور اس پر ایک حرمت کا اضافہ کر دیا اور یہ وہ مدت ہے جو اس کے اور تین دنوں کے درمیان ہے پس تین کا استعمال اس پر واجب ہوا جیسے اس مذکورہ روایت سے اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور اگر وہ متاخر ہو اور اس کے علاوہ روایات مقدم ہوں تو یہ ان مقدم روایات کے لیے ناسخ ہوگی اور جو مقدم ہے اس پر عمل واجب نہیں پس تین کے بارے میں حدیث پر عمل ہر حال میں واجب ہے اور جو کچھ اس کے خلاف ہے اگر وہ متاخر ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن مقدم ہونے کی صورت میں اس پر عمل واجب نہیں تو وہ بات جس پر عمل کرنا اور اسے اختیار کرنا دونوں صورتوں میں واجب ہے وہ اس سے اولیٰ ہے جس پر کسی صورت میں عمل واجب ہوتا ہے اور کسی صورت میں نہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثابت ہونے میں اس بات پر دلیل ہے کہ عورت کی رہائش اور (مقام) حج کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو محرم کے

وترکه في حال وفي ثبوت ما ذکرنا دلیل علی أن المرأة لیس لها أن تحج إذا کان بینها وبین الحج مسیرة ثلاثة أیام إلا مع محرم فإذا عدمت المحرم وکان بینها وبین مکة المسافة التي ذکرنا فهي غیر واجدة للسبیل الذي یجب علیها الحج بوجوده وقد قال قوم لا بأس بأن تسافر المرأة بغیر محرم۔

بغیر حج نہیں کر سکتی جب محرم نہ ہو اور اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان وہ مسافت ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ اس سبیل (طاقت) کو پانے والی نہ ہوگی جس کے پائے جانے سے حج واجب ہوتا ہے۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۱۹- واحتجوا في ذلك بما حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني یونس عن ابن شهاب عن عمرة عن عائشة أنها سمعتها تقول في المرأة تحج ولیس معها ذو محرم فقالت ما لکلهن ذو محرم۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے ام المومنین سے سنا وہ اس عورت کے بارے میں فرما رہی تھیں جو محرم کے بغیر حج کرتی ہے کہ تم سب کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

۱۱۲۰- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وهب عن اللیث أن ابن شهاب حدثه عن عمرة أن عائشة أخبرت أن أبا سعید الخدري یفتي أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یصلح للمرأة أن تسافر إلا ومعها محرم فقالت ما لکلهن ذو محرم۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بتایا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، ام المومنین نے فرمایا ہر عورت کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

فإن الحجة علیهم في ذلك ما قد تواترت به الآثار التي قد ذکرناها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فهي حجة علی کل من خالفها فإن قال قائل إن الحج لم یدخل في السفر الذي نهی عنه في تلك الآثار فالحجة علی ذلك القائل حدیث ابن عباس الذي بدأنا بذکره في هذا الباب إذ یقول خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا تسافر امرأة إلا مع محرم فقال له رجل إني أردت أن أحج بامرأتي وقد اکتتبت في غزوة کذا وکذا فقال احجج بامرأتك فدل ذلك علی أنها

ان لوگوں کے خلاف وہ تمام روایات حجت ہیں جنہیں ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا پس یہ مخالف کے خلاف حجت ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ ان روایات میں جس سفر سے منع کیا ہے، حج (کا سفر) اس میں داخل نہیں تو اس قائل کے خلاف دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا ہے لیکن میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جاؤ۔ —— تو یہ اس بات پر دلالت

لا ینبغی لھا ان تحج الا بہ ولو لا ذلک لقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما حاجتھا الیک لانھا تخرج مع المسلمین وانت فامض لوجھک فیما اکتتبت ففی ترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یامرہ بذلک وامرہ ان یحج معھا دلیل علی انھا لا یصلح لھا الحج الا بہ وقد قال قائل قد رویتم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر امرأۃ مسیرۃ ثلثۃ ایام الا مع ذی محرم وقد روی عنہ من قولہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ذلک۔

ہے کہ وہ محرم کے بغیر حج نہیں کر سکتی اگر یہ بات نہ ہوتی تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس صحابی سے فرماتے اسے تمہاری کیا ضرورت ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ چلی جائے گی۔ تم ادھر جاؤ تمہارا نام لکھا گیا ہے۔۔۔۔ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسے یہ حکم نہ دینا اور بیوی کے ساتھ حج کے لیے جانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں۔

کسی شخص نے یہ کہا کہ تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت تین دن کی مسافت پر محرم کے بغیر سفر نہ کرے لیکن اس کے بعد ان کا اپنا قول اس کے خلاف مروی ہے۔

---

۱۱۲۱۔ فذکر ما حدثنا علی بن عبد الرحمٰن قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال ثنا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر ان نافعا حدثہ انہ کان یسافر مع ابن عمر موالیات لہ لیس معھن ذو محرم۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ کچھ لونڈیاں سفر کر رہی تھیں اور ان کے ساتھ ان کا محرم نہ تھا۔

---

قیل لہ ما ھذا بخلاف لما رویناہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانا لم نرو عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھیا ان تسافر المرأۃ سفرا ای سفر کان الا بمحرم ولکنا روینا عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان تسافر المرأۃ سفرا ثلثۃ ایام الا مع ذی محرم فکان ذلک ناھیا لھا عن السفر الذی مقدار مسافتہ الثلث الا بمحرم ومبیحا لما ھو اقل منہ مسافۃ بغیر محرم فقد یجوز ان یکون السفر الذی کان یسافرہ معہ ھؤلاء الموالیات بغیر محرم ھو السفر الذی لم یدخل فیما نھی عنہ مما رویناہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحتج اٰخرون فی اباحۃ السفر للمرأۃ بغیر محرم

اس شخص کو (جوابًا) کہا جائے گا کہ یہ اس بات کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کیونکہ ہم نے ان کے واسطے سے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلق ممانعت روایت نہیں کی کہ عورت کوئی سفر بھی محرم کے بغیر نہیں کر سکتی بلکہ ہم نے ان کے واسطہ سے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے عورت کو محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس میں محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر کرنے کی ممانعت اور اس سے کم مسافت کا سفر جائز قرار دیا ہے تو ہو سکتا ہے ان کے ساتھ محرم کے بغیر لونڈیوں کا سفر وہ سفر ہو جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت میں داخل نہیں۔

---

دوسرے حضرات نے عورت کے محرم کے بغیر سفر کرنے کے جواز پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت سے استدلال

بِمَا رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تُسَافِرُ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ

کیا ہے کہ آپ محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں۔

۱۱۲۲- فَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلِ الرَّازِیِّ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ حُکَّامٍ الرَّازِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ هَلْ تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ فَقَالَ لَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَافِرَ امْرَاَۃٌ مَسِیْرَۃَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ اَبُوْهَا اَوْ ذُوْ رَحِمٍ مِنْهَا قَالَ حُکَّامٌ فَسَاَلْتُ الْعَرْزَمِیَّ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

مجھ (امام طحاوی) سے بعض ساتھیوں نے حضرت محمد بن مقاتل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں اس بات کو صرف حکام رازی سے جانتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کیا عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی عورت تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر خاوند یا باپ یا کسی محرم کے بغیر کرے حضرت حکام فرماتے ہیں میں نے حضرت عرزمی سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں

۱۱۲۳- حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّ عَائِشَةَ کَانَتْ تُسَافِرُ بِلَا مَحْرَمٍ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ لَمْ یَدْرِ الْعَرْزَمِیُّ مَا رَوٰی کَانَ النَّاسُ لِعَائِشَةَ مَحْرَمًا فَمَعَ اَیِّهِمْ سَافَرَتْ فَقَدْ سَافَرَتْ مَعَ مَحْرَمٍ وَلَیْسَ النَّاسُ لِغَیْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ کَذٰلِكَ۔

حضرت عطار سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں فرماتے ہیں میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں اس بات کی خبر دی انھوں نے فرمایا عرزمی کو معلوم نہیں وہ کیا بات روایت کرتے ہیں۔ تمام لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے محرم تھے۔ وہ جس کے ساتھ سفر کرتیں وہ محرم کے ساتھ سفر تھا جبکہ دوسری عورتوں کے لیے ایسا نہیں۔

وَکُلُّ الَّذِیْ اَثْبَتْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَنْعِ الْمَرْاَۃِ مِنَ السَّفَرِ مَسِیْرَۃَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ وَمِنْ اِبَاحَةِ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لَهَا مِنَ السَّفَرِ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ وَمِنْ اَنَّ الْمَرْاَۃَ لَا یَجِبُ عَلَیْهَا فَرْضُ الْحَجِّ اِلَّا بِوُجُوْدِهَا الْمَحْرَمَ مَعَ وُجُوْدِ سَائِرِ السَّبِیْلِ الَّذِیْ یَجِبُ بِوُجُوْدِهَا فَرْضُ الْحَجِّ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

یہ جو کچھ بھی ہم نے اس باب میں ثابت کیا کہ عورت تین دن (کی مسافت) کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم سفر محرم کے بغیر بھی جائز ہے نیز عورت پر اس وقت تک حج فرض نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور یہ اس سبیل میں شامل ہے جس کی وجہ سے حج فرض ہوتا (یہ سب) امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ ۱۳۷ الْمَوَاقِیْتِ الَّتِیْ لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ اَرَادَ الْاِحْرَامَ اَنْ یَّتَجَاوَزَهَا اِلَّا مُحْرِمًا

## میقات جہاں سے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر

قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ قِيْلَ لَهٗ فَالْعِرَاقُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا (فرماتے ہیں) میں نے خود آپ سے نہیں سنا۔ ان سے پوچھا اور عراق؟ انھوں نے فرمایا ان دنوں عراق (دارالاسلام) نہیں تھا۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت صدقہ بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ اَهْلَ الْعِرَاقِ لَا وَقْتَ لَهُمْ فِي الْاِحْرَامِ كَوَقْتِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَحَادِيْثِ الْاُخَرِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا لِلْعِرَاقِ ذِكْرٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دوسرے شہروں کی طرح احرام کے لیے اہل عراق کا میقات نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس مندرجہ بالاحدیث سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں دوسری تمام احادیث جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام کی میقاتوں کے بارے میں مروی ہیں ان میں بھی عراق کا ذکر نہیں۔

۱۱۲۶۔ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ثُمَّ قَالَ فَهِيَ لَهُنَّ وَلِكُلِّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ اَهْلُهٗ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ فَمِنْ حَيْثُ يَنْشَاُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ۔

پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اہل نجد کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا پھر فرمایا یہ (میقات) ان کے لیے اور ان کے علاوہ سے آنے والوں کے لیے ہیں پس جس کے اہل خانہ میقات کے اندر رہیں تو وہ جہاں سے چاہے (احرام باندھے) یہاں تک کہ اہل مکہ کے پاس آجائے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنِ امْرَاَةٍ حَاجَّةٍ مَرَّتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَتْ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهَا يُجْزِيْهَا

حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن دینار سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حج کا ارادہ کرتی ہے مدینہ طیبہ سے چل کر ذوالحلیفہ آجاتی ہے اور وہ حائضہ ہو جاتی ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر وہ جحفہ کی

لَوْ تَقَدَّمَتْ اِلَى الْجُحْفَةِ فَاَحْرَمَتْ مِنْهَا فَقَالَ عَمْرٌو نَعَمْ حَدَّثَنَا طَاؤُسٌ وَلَا تَحْسَبَنَّ فِيْنَا اَحَدًا اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِهِ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِهِ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ۔

طرف بڑھ جائے اور وہاں سے احرام باندھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہے حضرت عمروؓ نے فرمایا ہاں، ہم سے حضرت طاؤس نے بیان کیا اور تم ہم میں سے کسی کو حضرت طاؤس سے بڑھ کر سچا نہیں پاؤ گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے ـــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر فرمایا البتہ انھوں "کہ جس شخص کے اہل خانہ میقات کے اندر ہوں ـــــ آخر تک"

قَالُوْا فَكَذٰلِكَ اَهْلُ الْعِرَاقِ مَا اَتَوْا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ فَهُوَ وَقْتٌ لَهُمْ وَمَا سِوَاهَا فَلَيْسَ بِوَقْتٍ لَهُمْ۔

وہ کہتے ہیں اسی طرح اہل عراق ان میں سے جس میقات پر آجائیں وہ ان کی میقات ہوگی دوسری نہیں۔

۱۱۲۸۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن، یلملم سے احرام باندھیں۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات فرمایا۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ

بَلْ مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتُ عِرْقٍ وَقَّتَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَّتَ سَائِرَ الْمَوَاقِيْتِ لِاَهْلِهَا۔

عراق والوں کی میقات ذات عرق ہے۔ ان کے لیے یہ میقات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح مقرر فرمائی جس طرح دوسرے علاقوں میں رہنے والوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔

۱۱۳۱۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَطْرَبُلِّيُّ وَهِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَا ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلیلم کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهٰى اُرَاهُ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقِ الْاٰخَرِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا ان سے احرام باندھنے والے کے بارے میں پوچھا گیا انھوں نے فرمایا میں نے سنا ہے (راوی کہتے ہیں) نیز میرا خیال ہے ان کی مراد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسرا راستہ جحفہ سے ہے۔ اہل عراق، ذات عرق سے، اہل نجد، قرن سے اور اہل یمن یلیلم سے احرام باندھیں۔

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق اور مدائن والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْبَصْرَةِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْمَدَائِنِ الْعَقِيْقَ فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ وَقْتِ اَهْلِ الْعِرَاقِ كَمَا ثَبَتَ مَنْ سِوَاهُمْ بِالْاٰثَارِ الَّتِيْ قَبْلَهَا۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لیے میقات مقرر فرمائی جیساکہ پہلی روایات سے دوسروں کے لیے میقات کا تقرر ثابت ہوا۔

۱۱۳۵- وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوْقِيْتِهٖ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ قَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ الطَّائِفِ قَرْنًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ النَّاسُ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے میقات مقرر کرنے کے سلسلے میں حدیث روایت کی جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سلسلے میں یوں فرماتے ہیں۔ حضرت میمون بن مہران حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں اہل مشرق کے لیے ذات عرق (کو میقات مقرر کیا)

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ قَالُوْا ذٰلِكَ وَلَا يُرِيْدُ ابْنُ عُمَرَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اَهْلَ الْحُجَّةِ وَالْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ وَمُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنُوْا قَالُوْا ذٰلِكَ بِاٰرَائِهِمْ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِمَّا يُقَالُ مِنْ جِهَةِ الرَّاْيِ وَلٰكِنَّهُمْ قَالُوْا بِمَا اَوْقَفَهُمْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ يَوْمَئِذٍ مَا وَقَّتَ وَالْعِرَاقُ اِنَّمَا كَانَتْ بَعْدَهٗ قِيْلَ لَهٗ كَمَا وَقَّتَ لِاَهْلِ الشَّامِ مَا وَقَّتَ وَالشَّامُ اِنَّمَا فُتِحَتْ بَعْدَهٗ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ بِمَا وَقَّتَ لِاَهْلِ الشَّامِ مَنْ كَانَ فِي النَّاحِيَةِ الَّتِيْ افْتُتِحَتْ حِيْنَئِذٍ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ لوگوں نے یہ بات کہی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں سے وہی لوگ مراد لیتے ہیں جو اہل حجت اور سنت کے عالم ہیں اور یہ بات محال ہے کہ وہ اپنی رائے سے یہ بات کہیں کیونکہ یہ ان باتوں میں سے نہیں جنھیں محض رائے سے کہا جائے بلکہ انھوں نے وہ بات کہی جس پر انھیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلع فرمایا ____ اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل عراق کے لیے میقات مقرر کرنا کیسے ممکن ہے جبکہ عراق اس کے بعد وجود میں آیا تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ شام کے لیے میقات مقرر فرمائی حالانکہ شام بعد میں فتح ہوا اگر اہل شام کی میقات سے مراد اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے جو اس وقت شام سے پہلے فتح ہو چکا تھا تو عراق والوں کے میقات سے مراد بھی اس کی نواحی علاقوں

مِثْلُ جَبَلِ طَيٍّ وَنَوَاحِيهَا وَإِنْ كَانَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الشَّامَ سَتَكُونُ دَارَ إِسْلَامٍ فَكَذٰلِكَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الْعِرَاقَ سَتَكُونُ دَارَ إِسْلَامٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي زَكَوَاتِهِمْ مَعَ ذِكْرِهِ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الشَّامِ فِي زَكَوَاتِهِمْ۔

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالُوا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ ثُمَّ يَشْهَدُ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

**فَهٰذَا** رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ عِرَاقٌ وَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ مِصْرَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الشَّامُ وَمِصْرُ لِمَا أَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَوْنِهِمَا مِنْ بَعْدِهِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ التَّوْقِيتِ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ مَعَ ذِكْرِهِ التَّوْقِيتَ لِغَيْرِهِمُ الْمَذْكُورِينَ هُوَ لِمَا أَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَثْبِيتِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا لِأَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِمَنْ ذَكَرْنَا

والے لوگوں کی میقات ہے جو اس وقت عراق سے پہلے فتح ہو چکے تھے جیسے طی کا پہاڑ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ، ـــــ اگر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شام کے لیے میقات اس علم کی بنیاد پر مقرر فرمائی جو آپ کو شام کے عنقریب دار الاسلام ہونے کے بارے میں وحی کے ذریعے حاصل ہوا۔ تو اسی طرح اہل عراق کے لیے بھی میقات اس وجہ سے مقرر فرمائی کہ آپ کو وحی کے ذریعے عراق کے عنقریب دار الاسلام ہونے کا علم حاصل ہوا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب

حضرت سہیل بن ابو صالح اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عراق اپنے قفیز اور درہم کو روکیں گے۔ شام والے اپنے مُد اور دینار کو روکیں گے، مصر والے اپنے اردب اور دینار کو روکیں گے اور تم پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے (تین بار یہ الفاظ فرمائے) پھر اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے، اس حدیث کے واقعہ میں بعض (راویوں) نے بعض (راویوں) کے کلام پر اضافہ کیا۔

---

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ عنقریب اہل عراق زکوٰۃ روکنے کے سلسلے میں کیا عمل اختیار کریں گے حالانکہ عراق اس وقت فتح نہیں ہوا تھا اہل شام اور اہل مصر کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا حالانکہ ابھی شام اور مصر دار الاسلام نہیں بنے تھے۔ آپ نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی بنیاد پر یہ بات فرمائی[1] اسی طرح آپ نے دوسرے علاقوں کی میقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے اہل عراق کی میقات کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا تو یہ جو کچھ ہم نے ان مذکورہ علاقوں اور اہل عراق کے لیے ان میقاتوں کے ثبوت کے بارے میں ذکر کیا، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول

مہ اہل عراق نے بالآخر [illegible] اختیار کر لیا [illegible]

[1] معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو مستقبل کی باتوں پر مطلع فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی

مَعَهُمْ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

# بَابُ ۱۳۸ الْاِهْلَالِ مِنْ اَیْنَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ

## احرام کہاں سے باندھا جائے

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِذِی الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ اَتٰی بِرَاحِلَتِهٖ فَرَکِبَهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرمائی پھر اپنی سواری کے پاس تشریف لائے اور اس پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

---

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ رَکِبَ نَاقَتَهُ الْقَصْوَاءَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے جب وہ مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

---

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ یَعْنِیْ سَمِعَهٗ یُخْبِرُ عَنْ اِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ حِیْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔

حضرت عطاء یعنی ابن ابی رباح فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذوالحلیفہ میں احرام باندھنے کی خبر دے رہے تھے۔ جب آپ کی اونٹنی وہاں پہنچی۔

---

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا الْاِحْرَامَ مِنَ الْبَیْدَاءِ لِاِحْرَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ مِنْهَا لَا لِاَنَّهٗ قَصَدَ اَنْ یَّکُوْنَ اِحْرَامُهٗ مِنْهَا خَاصَّةً لِفَضْلٍ فِی الْاِحْرَامِ مِنْهَا عَلَی الْاِحْرَامِ مِمَّا سِوَاهَا وَقَدْ رَاَیْنَاهُ فَعَلَ اَشْیَاءَ فِیْ حَجَّتِهٖ فِیْ مَوَاضِعَ لَا لِفَضْلٍ قَصَدَهٗ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے وہ مقام بیداء میں احرام باندھنے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام باندھا تھا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام اس نیت سے نہ باندھا ہو کہ دوسرے مقامات کی نسبت وہاں سے احرام باندھنا باعث فضیلت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقعہ پر بعض مقامات پر کچھ امور انجام دیئے لیکن آپ کا مقصد

فی تلك المواضع مما یفضل به غیرها من سائر المواضع من ذلك نزوله بالمحصب من منی فلم یكن ذلك لانه سنة ولكنه لمعنی اخر قد اختلف الناس فیه ما هو۔

یہ نہیں تھا کہ باقی مقامات کی نسبت یہاں عمل کرنا فضیلت کا باعث ہے جیسے آپ منیٰ میں وادی محصب میں اترے لیکن اس بنیاد پر نہیں کہ یہ سنت ہے بلکہ دیگر وجوہ سے ایسا کیا جن میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

۱۱۴۰۔ فروی عن عائشة فی ذلك ما حدثنا یونس قال انا انس بن عیاض عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة انها قالت له انما كان منزلا نزله رسول الله صلی الله علیه وسلم لانه كان اسمح للخروج ولم یكن عروة یحصب ولا اسماء بنت ابی بكر۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان (حضرت عروہ) سے فرمایا کہ وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے کیونکہ وہاں سے (مدینہ طیبہ کی طرف) نکلنا آسان تھا (آپ وہاں سامان چھوڑ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے پھر وہاں سے آکر مدینہ تشریف لے جاتے اور اس طرح آسانی رہتی) حضرت عروہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہم وادی محصب نہیں اترے تھے۔

وروی عن ابی رافع انه قال انما امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اضرب له الخیمة ولم یامرنی بمكان بعینه فضربتها بالمحصب۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کروں لیکن آپ نے کسی معین م

۱۱۴۱۔ حدثنا بذلك ابن ابی عمران قال ثنا اسحق بن اسمعیل قال ثنا سفیان عن صالح بن كیسان عن سلیمن بن یسار عن ابی رافع۔

حضرت صالح بن کیسان، حضرت سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۲۔ وروی عن ابن عباس ما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب عن شعبة یعنی مولی ابن عباس ان ابن عباس قال انما كانت المحصب لان العرب كانت تخاف بعضها بعضا فیرتادون فیخرجون جمیعا فجری الناس علیها۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے تحصیب (وادی محصب میں اترے) کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈر رہتا تھا تو وہ اکٹھے ہو کر نکلتے تھے پھر لوگوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا۔

۱۱۴۳۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی ذئب عن صالح مولی التوءمة عن ابن عباس مثله غیر انه قال كانت تمیم وربیعة یخاف بعضها بعضا۔

حضرت توءمہ کے غلام حضرت صالح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ ربیعہ کو ایک دوسرے سے ڈر رہتا تھا۔

۱۱۴۴۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا سفیان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس

حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں تحصیب (وادی محصب میں اترنا)

قَالَ لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَصَّبَ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ التَّحْصِيبُ لِأَنَّهُ سُنَّةٌ فَكَذٰلِكَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَحْرَمَ حِينَ صَارَ عَلَى الْبَيْدَاءِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنَ الْبَيْدَاءِ وَقَالُوا مَا أَحْرَمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ مُوسَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۴۸۔ وَقَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ

کوئی چیز نہیں وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وادی محصب میں اترے لیکن آپ کا یہ اترنا سنت نہیں تھا تو اسی طرح ہو سکتا ہے آپ کا مقام بیداء پر پہنچ کر احرام باندھنا بھی سنت ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

ایک جماعت نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام بیداء سے احرام باندھنے کا انکار کیا ہے وہ فرماتے ہیں آپ نے مسجد کے پاس احرام باندھا انھوں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم اس بیداء کے بارے میں اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن وہب نے بتایا کہ حضرت مالک نے حضرت موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی پھر انھوں نے

حضرت وہیب بن خالد، حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ عمل آپ کے سواری پر سوار ہونے کے بعد کا ہے انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت احرام باندھا جب آپ کی سواری آپ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

آپ کی سواری ٹھہر جاتی تو آپ احرام باندھتے وہ (حضرت نافع) فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۱۵۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو آپ سواری پر سوار ہوئے اور آپ نے احرام باندھا۔

---

۱۱۵۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالُوا وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا تَنْبَعِثُ بِهِ نَاقَتُهُ۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ (احرام باندھنا) اس وقت ہونا چاہیے جب سواری کھڑی ہو جائے۔

۱۱۵۲- وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت عبید ابن جریج حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

---

۱۱۵۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ میں اس وقت احرام باندھا جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا اور آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

---

فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ۔

جب انھوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان کی اختلاف کی بنیاد کیا ہے۔

۱۱۵۴- فَإِذَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا إِمْلَاءً قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف کیسے رونما ہوا کہ ایک گروہ کہتا ہے آپ نے

بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ إِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ أَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِيْنَ عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ فَقَالَ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ فَشَهِدَهُ قَوْمٌ فَأَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهَلَّ فَشَهِدَهُ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى فَقَالُوْا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَأَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ فَشَهِدَهُ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأَوَّلِيَيْنِ فَقَالُوْا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَأَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ إِهْلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُصَلَّاهُ۔

اپنی جائے نماز سے احرام باندھا، دوسرا گروہ کہتا ہے جب آپ سواری پر تشریف فرما ہو گئے جبکہ تیسرا کہتا ہے جب آپ بیداء پر تشریف لے گئے (تو احرام باندھا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جائے نماز سے احرام باندھا وہاں ایک جماعت حاضر تھی انھوں نے یہی بات بیان کر دی جب آپ سواری پر تشریف فرما ہوئے تو ایک جماعت وہاں موجود تھی جو پہلی بار نہ تھی۔ انھوں نے کہا کہ آپ نے اس وقت احرام باندھا لہٰذا انھوں نے اس کی خبر دی جب آپ بیداء پر تشریف لے گئے تو آپ نے احرام باندھا وہاں جو جماعت حاضر تھی وہ پہلے دو موقعوں پر موجود نہ تھی انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابھی احرام باندھا ہے لہٰذا انھوں نے اس کی خبر دی جبکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلّے پر احرام باندھا تھا (باقی دو مقامات پر آپ نے صرف تلبیہ کہا اور ان حضرات نے سمجھا ابھی احرام باندھا ہے)۔

فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْوَجْهَ الَّذِيْ مِنْهُ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ وَأَنَّ إِهْلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ابْتَدَأَ الْحَجَّ وَدَخَلَ بِهِ فِيْهِ كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُحْرِمُ فِيْ دُبُرِهِمَا كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختلاف کی وجہ بیان فرما دی نیز یہ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس احرام کے ساتھ حج کی ابتداء فرمائی وہ مصلّے پر باندھا تھا۔

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد احرام باندھے جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بن محمد سے بھی وہ بات مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُوْلُ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں انھوں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام طریقے اختیار فرمائے کبھی سواری پر تشریف فرما ہونے کے بعد احرام باندھا اور کبھی اس وقت جب آپ بیداء میں

قد اھلّ حین استوت بہ راحلتہ وقد اھلّ حین جاء البیداء۔

تشریف لے گئے۔

# بَابُ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ هِيَ [139]

## تلبیہ کا طریقہ

۱۱۵۶- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا حماد بن زید عن ابان بن تغلب عن ابی اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد اللہ قال کانت تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہتے تھے اللھم لبیک آخر تک حاضر ہوں یا اللہ! حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک شکر و نعمت تیرے لیے ہے۔

۱۱۵۷- حدثنا فھد قال ثنا الحسن بن الربیع قال ثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن عمارۃ عن ابی عطیۃ قال قالت عائشۃ انی لاحفظ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی ثم ذکرت ذٰلک ایضاً۔

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے یاد ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے تلبیہ کہتے تھے پھر انھوں نے وہی (مندرجہ بالا) بات ذکر کی

۱۱۵۸- حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن نافع عن ابن عمر ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت کذٰلک وزاد والملک لا شریک لک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اسی طرح تھا البتہ انھوں نے " والملک لا شریک لک" بھی فرمایا یعنی بلا شرکت غیرے بادشاہی تیری ہے۔

۱۱۵۹- حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن منھال قال ثنا حماد بن سلمۃ قال انا ایوب وعبید اللہ عن نافع عن ابن عمر مثلہ۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۰- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حاتم ابن اسمٰعیل المدینی قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی فی حجتہ کذٰلک ایضاً۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر اسی طرح تلبیہ کہا ہے۔

۱۱۶۱- حدثنا ابو امیۃ قال ثنا محمد بن زیاد بن زبار قال ثنا شرقی بن قطامی قال انا ابو طلق العائذی قال سمعت شراحیل بن القعقاع یقول سمعت عمرو بن معدیکرب یقول لقد رأیتنا منذ قریب ونحن اذ حججنا نقول ؎

لبیک تعظیما الیک عذرا ھٰذہ زبید قد اتتک قسرا

حضرت شراحیل بن قعقاع فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ میں دیکھتا ہوں ہم ماضی قریب میں حج کرتے تو ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ کہتے تھے

تَغْدُوْ اَبِهِمْ مُضْمَرَاتٍ شُزَّرًا
يَقْطَعْنَ حِيْنًا وَحِيَالًا وَعُرًا
قَدْ خَلَفُوْا الْاَنْدَادَ خُلْقًا اِصْفَرًا

وَنَحْنُ الْيَوْمَ نَقُوْلُ كَمَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ عَلَّمَكُمْ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ عَلٰى مِثْلِ مَا فِى الْحَدِيْثِ الَّذِىْ قَبْلَ هٰذَا۔

وہ فرماتے ہیں آج کل ہم وہ کلمات کہتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ حضور نے تمہیں کیسے سکھائے تو انھوں نے اس تلبیہ کی طرح ذکر کیا جو اس سے پہلی حدیث میں گزر چکا ہے۔

فَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا عَلٰى اَنَّهُ هٰكَذَا يُلَبِّىْ بِالْحَجِّ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَا بَأْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْهَا مِنَ الذِّكْرِ لِلّٰهِ مَا اَحَبَّ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَالثَّوْرِىِّ وَالْاَوْزَاعِىِّ۔

تو مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حج کے لیے اسی طرح تلبیہ کہنا چاہیے البتہ ایک جماعت کہتی ہے کہ کوئی شخص اپنی پسند کے مطابق اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اضافہ کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں حضرت امام محمد، امام ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی م

۱۱۶۲- وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ وَقَالَ اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یونس کی روایت سے استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ سے یہ الفاظ بھی تھے۔

"حاضر ہوں سچے معبود! حاضر ہوں۔"

۱۱۶۳- وَذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِى التَّلْبِيَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ الَّتِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس تلبیہ پر جسے ہم نے ذکر کیا یہ اضافہ بھی کرتے تھے "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ" ۔ الخ۔ حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں تیری عبادت سے طاقت حاصل کرتا ہوں تمام بھلائی تیرے اختیار و قبضہ میں ہے حاضر ہوں، رغبت و عمل تیری طرف ہے۔

قَالُوْا فَلَا بَأْسَ اَنْ يُّزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ مِثْلُ هٰذَا اَوْ شِبْهُهٗ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلٰى مَا قَدْ عَلَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ ثُمَّ فَعَلَهٗ هُوَ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاُخَرِ وَلَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ مَنْ عَلَّمَهٗ وَهُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّلْبِيَةِ وَلَا قَالَ لَهٗ لَبِّ بِمَا شِئْتَ مِمَّا هُوَ مِنْ جِنْسِ هٰذَا بَلْ عَلَّمَهٗ كَمَا عَلَّمَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْعَلَ فِيْهَا مِمَّا سِوَى التَّكْبِيْرِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّتَعَدّٰى فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهٗ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّتَعَدّٰى فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهٗ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا عَنْ سَعْدٍ۔

وہ حضرات فرماتے ہیں اس قسم کے الفاظ کا تلبیہ میں اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ـــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تلبیہ صحابہ کرام کو سکھایا ہے اس میں اضافہ مناسب نہیں ہم نے اسے حضرت عمرو بن معد یکرب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا پھر دوسری احادیث کے مطابق آپ نے اس پر عمل بھی کیا اور آپ نے جسے یہ سکھایا تو ناقص نہیں سکھایا اور نہ ہی اس سے فرمایا کہ اس کی جنس سے جو چاہو کہو بلکہ اسے تکبیر نماز کی طرح سکھایا وہاں تکبیر کے سوا کوئی عمل کرنا مناسب نہیں تو جس طرح وہاں سکھائے گئے الفاظ پر زیادتی جائز نہیں اسی طرح تلبیہ میں بھی آپ کے سکھائے ہوئے الفاظ پر اضافہ مناسب نہیں۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يُّلَبِّيْ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ قَالَ سَعْدٌ مَا هٰكَذَا كُنَّا نُلَبِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے،

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا

"حاضر ہوں اے بلندیوں والے! حاضر ہوں" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح تلبیہ نہیں کہتے تھے۔

فَهٰذَا سَعْدٌ قَدْ كَرِهَ الزِّيَادَةَ عَلٰى مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمْ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے تلبیہ پر اضافے کو ناپسند فرمایا ہمارا یہی موقف ہے۔

## بَابُ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

## احرام کے وقت خوشبو لگانا

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جعرانہ مقام میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس پر

بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ وَهُوَ مُصْفِرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَحْرَمْتُ وَاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ اِنْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

اونی جبہ تھا اس کی داڑھی اور سر پر زردی تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا اور میری حالت یہ ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا جبہ اتار لو اور زردی دھو لو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو اپنے عمرہ میں بھی کرو۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا بِهِ التَّطَيُّبَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ احرام باندھتے وقت خوشبو کو ناپسند کرتے ہیں وہ حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کی روایات کو اپناتے ہیں۔

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ مِمَّنْ هٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مِنِّيْ فَقَالَ عُمَرُ مِنْكَ لَعَمْرِيْ مِنْكَ لَعَمْرِيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ طَيَّبَتْنِيْ وَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَنَا اُقْسِمُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ اِلَيْهَا فَتَغْسِلُهٗ عِنْدَهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَغَسَلَهٗ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالطَّرِيْقِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ذوالحلیفہ میں خوشبو کی بو محسوس فرمائی، فرمایا یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سے؟ اللہ کی قسم آپ سے (دو بار فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین مجھ پر (عتاب میں) جلدی نہ کیجیے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خوشبو لگائی ہے اور مجھے قسم دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ان (ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) کی طرف لوٹ جائیں اور وہاں ان کے پاس اسے دھو دیں، چنانچہ وہ ان کی طرف واپس گئے اور اسے دھو ڈالا اور راستے میں لوگوں سے جا ملے۔

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَرَاٰى رَجُلاً

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ذوالحلیفہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو انھوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ احرام

يُرِيْدُ اَنْ يُحْرِمَ وَقَدْ دَهَنَ رَأْسَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَغَسَلَ رَأْسَهُ بِالطِّيْنِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالتَّطَيُّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ بَأْسًا فَقَالُوْا اَمَّا حَدِيْثُ يَعْلٰى فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِمَنْ خَالَفَنَا وَذٰلِكَ اَنَّ الطِّيْبَ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ اِنَّمَا كَانَ صُفْرَةً وَهُوَ خَلُوْقٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ لَا لِلْاِحْرَامِ وَلٰكِنَّهُ لِاَنَّهُ مَكْرُوْهٌ فِيْ نَفْسِهٖ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ وَفِيْ حَالِ الْاِحْرَامِ وَاِنَّمَا اُبِيْحَ مِنَ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ مَا هُوَ حَلَالٌ فِيْ حَالِ الْاِحْلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَعْلٰى مَا بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ الَّذِيْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِغَسْلِهٖ كَانَ خَلُوْقًا۔

باندھنے کا ارادہ کر رہا تھا اور اس نے سر میں تیل لگا رکھا تھا آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے مٹی کے ساتھ اپنا سر دھو لیا۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے احرام کے وقت خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس شخص پر جو خوشبو تھی وہ زرد رنگ کی تھی جسے خلوق کہتے ہیں اور وہ مرد کے لیے حرام ہے احرام کی وجہ سے نہیں کیونکہ وہ مطلقاً (مرد کے لیے) حرام ہے حالت احرام ہو یا نہ، وہ خوشبو احرام کے وقت جائز ہے جو غیر احرام کی حالت میں حلال و جائز ہے۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس خوشبو کے دھونے کا حکم دیا تھا وہ خلوق تھی۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا لَبّٰى بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَشَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَنْزِعَ الْجُبَّةَ وَيَمْسَحَ خَلُوْقَهٗ وَيَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِهٖ مَا يَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِهٖ۔

حضرت عطاء حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے عمرہ کے لیے تلبیہ کہا اس پر جبہ اور کچھ خلوق تھی آپ نے اسے جبہ اتارنے خلوق پونچھنے اور عمرہ میں وہی کام کرنے کا حکم فرمایا جو حج میں کرتا ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الْخَلُوْقِ اَوِ الصُّفْرَةِ۔

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ (منیہ) اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے آپ سے خلوق کے اثر یا زردی کو دھو ڈالو۔

١١٧٤ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال أنا عبد الملك ومنصور وابن أبي ليلى عن عطاء عن يعلى بن أمية أن رجلا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أحرمت وعلي جبتي هذه وعلى جبته ردوع من خلوق والناس يسخرون مني فأطرق عنه ساعة ثم قال اخلع عنك هذه الجبة واغسل عنك هذا الزعفران واصنع في عمرتك ما كنت صانعا في حجتك۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبہ ہے اس کے جبہ پر خلوق کی خوشبو کا کچھ اثر تھا لوگ مجھ سے مذاق کرتے ہیں، آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ جبہ اُتار دو اور اپنے آپ سے یہ زعفران دھو لو اور عمرہ میں وہی طریقہ اختیار کرو جو حج میں کرتے ہو۔

فبينت لنا هذه الآثار أن ذلك الطيب الذي أمره النبي صلى الله عليه وسلم بغسله كان خلوقا وذلك منهي عنه في حال الإحلال وحال الإحرام فيجوز أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم أراد بأمره إياه بغسله لما كان من نهيه أن يتزعفر الرجل لا لأنه طيب تطيب به قبل الإحرام ثم حرمه عليه الإحرام فأما ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في نهيه الرجال عن التزعفر۔

ان روایات سے واضح ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم فرمایا وہ خلوق تھی اور یہ احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ممنوع ہے تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس مقصد کے تحت دھونے کا حکم دیا ہو کہ آپ نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ وہ خوشبو تھی جو احرام سے پہلے لگائی جاتی ہے پھر احرام نے اس کو حرام کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مردوں کو زعفران سے منع کرنے کے بارے میں یوں مروی ہے۔

١١٧٥ - فإن ابن أبي داود حدثنا قال ثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتزعفر الرجل۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا

١١٧٦ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال۔

حضرت حماد بن زید، حضرت عبد العزیز بن صہیب سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا

١١٧٧ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذكر بإسناده مثله۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

**۱۱۷۸- حدثنا** یونس قال ثنا ابن وهب عن اسمٰعیل بن علیة قال اراه عن عبد العزیز بن صهیب عن انس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل ان یتزعفر۔

**۱۱۷۹- حدثنا** صالح ابن عبد الرحمٰن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التزعفر۔

**۱۱۸۰- حدثنا** ابن ابی عمران وابن ابی داؤد قالا ثنا علی بن الجعد قال انا شعبة قال حدثنی اسمٰعیل بن ابراهیم عن عبد العزیز بن صهیب عن انس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التزعفر قال علی فیما ذکر ابن ابی عمران خاصة ثم لقیت اسمٰعیل فسألته عن ذلك واخبرته ان شعبة حدثنا به عنه فقال لی لیس هکذا حدثته انما حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یتزعفر الرجل قال ابن ابی عمران اراد بذلك ان النهی الذی کان من النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلك وقع علی الرجال خاصة دون النساء۔

**۱۱۸۱- حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمرو یحدث عن یعلی انه مر علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو متخلق فقال الك امرأة فقال لا فقال اذهب فاغسله۔

**۱۱۸۲- حدثنا** ابو بکرة قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا علی بن شیبة قال ثنا روح قالا ثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن رجل من ثقیف

حضرت ابن وہب، حضرت اسماعیل بن علیہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے م

حضرت ہشیم، حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

حضرت اسماعیل بن ابراہیم، حضرت عبدالعزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن ابی عمران نے خاص طور پر ذکر فرمایا کہ حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت اسماعیل سے ملاقات کر کے اس بارے میں پوچھا اور بتایا کہ حضرت شعبہ نے ان سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی انھوں نے فرمایا میں نے ان سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ میں نے ان سے یوں بیان کیا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ نہی صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

حضرت ابو حفص بن عمرو، حضرت یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور انھوں نے (حضرت یعلی نے) خلوق لگائی ہوئی تھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورت ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو۔

---

حضرت عطاء بن سائب، قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی سے وہ حضرت یعلی سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی حدیث

عَنْ یَعْلٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ھٰکَذَا قَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَقَالَ عَلِیٌّ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو اَوْ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الثَّقَفِیَّ۔

ہیں اسی طرح فرمایا ہے۔ حضرت علی کی حضرت عطاء بن سائب سے روایت میں ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوحفص بن عمرو یا ابو عمرو بن حفص ثقفی سے سُنا۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ اَوْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا وَطِیْبُ الرِّجَالِ رِیْحٌ لَا لَوْنَ اَلَا وَطِیْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِیْحَ۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! مردوں کی خوشبو میں بُو ہوتی ہے رنگ نہیں ہوتا اور سنو! عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہے لیکن بُو نہیں۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

حضرت حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُفْرَۃٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمَرْتُمْ ھٰذَا یَدَعُ ھٰذِہِ الصُّفْرَۃَ قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُوَاجِہُ الرَّجُلَ بِشَیْءٍ فِیْ وَجْھِہٖ۔

حضرت سالم علوی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اس پر زرد رنگ تھا جب وہ کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم اسے یہ زردی دُور کرنے کا مشورہ دیتے، حضرت انس فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو منہ پر منع نہیں کرتے تھے۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَدَّیْہِ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا مُوْسٰی یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِہٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ۔

حضرت ربیع بن انس اپنے دو دادوں سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوموسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے جسم پر کچھ خلوق لگی ہوئی ہو۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ کَانَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت ام حبیبہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتی ہیں جو بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کی غرض سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ شَيْئًا فَجَعَلْتُ اَتْبَعُ بِهِ وَضَرَهُ

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا عَنِ التَّزَعْفُرِ فَاِنَّمَا اَمَرَ الرَّجُلَ الَّذِي اَمَرَهُ بِغُسْلِ طِيْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فِي حَدِيْثِ يَعْلٰى لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ طِيْبِ الرِّجَالِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ مَنْ اَرَادَ الْاِحْرَامَ هَلْ لَهُ اَنْ يَتَطَيَّبَ بِطِيْبٍ يَبْقٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الْاِحْرَامِ اَمْ لَا وَاَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي ذٰلِكَ فَاِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَرَافَقَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ قَالَ اغْسِلُوْا رُؤُسَكُمْ بِهٰذَا الْخِطْمِيِّ الْاَبْيَضِ وَلَا يَمَسَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ غَيْرَهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا اُحِبُّهُ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُضَمِّخُ بِهِ رَاْسِيْ ثُمَّ اُحِبُّ بَقَاءَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ خَالَفَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَابْنَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَتِهِ۔

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

ہوا میں نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ (راوی فرماتے ہیں) میں گیا اور اسے دھو کر پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ (فرماتے ہیں) میں گیا اور کوئی چیز لے کر اس کے اثر کو زائل کرنے لگا۔

تو ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت یعلیٰ کی روایت کے مطا[illegible] آپ نے ایک شخص کو خوشبو دھونے کا حکم دیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مرد[illegible] کی خوشبو سے نہ تھی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ جو شخص احرا[illegible] کا ارادہ رکھتا ہو وہ ایسی خوشبو جس کا اثر باقی رہتا ہو لگا سکتا ہے یا نہیں ــــ اور جو کچھ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حج کرنے کے لیے چلا حضرت عثمان بن ابو العاص میرے رفیق سفر بنے۔ احرام کا وقت ہوا تو انھوں نے فرمایا اس سفید مٹی سے اپنے سروں کو دھو ڈالو اور تم میں سے کوئی بھی اس کے علاوہ خوشبو نہ لگائے (فرماتے ہیں) اس سے میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا میں مکہ مکرمہ میں آیا تو حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اسے سر میں لگاتا ہوں اور پھر اس کا باقی رہنا پسند کرتا ہوں۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس (کی چوٹی) میں خوشبو کی

إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم۔

۱۱۹۰۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شعبة فذكر مثله بإسناده۔

۱۱۹۱۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود وأبو عامر العقدي قالا ثنا هشام بن أبي عبد الله عن حماد عن إبراهيم فذكر بإسناده مثله۔

۱۱۹۲۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حماد وعطاء بن السائب عن إبراهيم فذكر بإسناده مثله۔

۱۱۹۳۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا مالك بن مغول عن عبد الرحمن بن أسود عن أبيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۱۹۴۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا إسرائيل عن أبي إسحق عن عبد الرحمن بن الأسود عن أبيه عن عائشة أنها كانت تطيب النبي صلى الله عليه وسلم بأطيب ما تجد من الطيب قالت حتى إني لأرى وبيص الطيب في رأسه ولحيته۔

۱۱۹۵۔ حدثنا ابن خزيمة قال ثنا أبو زيد عبد الرحمن بن أبي الغمر قال انا يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغالية الجيدة عند إحرامه۔

۱۱۹۶۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا وهيب عن هشام بن عروة

چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ محرم تھے۔

---

حضرت ہشام بن ابو عبد اللہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد اور عطاء بن سائب حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مالک بن مغول، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ بہترین خوشبو لگاتیں جو انھیں میسر ہوتی فرماتی ہیں حتیٰ کہ میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر انور اور داڑھی مبارک میں میں خوشبو کی چمک دیکھتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے وقت غالیہ (ایک خوشبو) لگاتی تھی۔

---

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهِ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ۔

کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی لگاتی تھی۔

---

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے احرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

---

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ اَحْرَمَ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت احرام کے لیے خوشبو لگائی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے یہی بات حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انھوں نے م

م حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت افلح (ابن حمید) نے حضرت قاسم سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ

حضرت ایوب، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے لیے اور احرام کے علاوہ بھی خوشبو لگائی۔

۱۲۰۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ اِحْلَالِهٖ وَقَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کے ساتھ خوشبو لگاتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا میں آپ کو غیر محرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے نہایت اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

۱۲۰۵ - حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ۔

حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر محرم ہونے کی حالت میں اور احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام نہ ہونے کی حالت میں اور احرام کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبَاحَةِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ يَبْقٰى فِيْ مَفَارِقِهٖ بَعْدَ الْاِحْرَامِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات کے مطابق احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا جائز ہے اور یہ احرام کے بعد بھی آپ کے سر انور (کی چوٹی) پر باقی رہتی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا ہے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے بھی روایات آئی ہیں۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ اَبُو الْكَرُوْسِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُوْلُ كُنْتُ اُشَبِّعُ رَاْسَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ لِحُرْمِهٖ بِالطِّيْبِ۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ بنت سعد سے سنا وہ فرماتی ہیں میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے احرام کے لیے ان کے سر کو اچھی طرح خوشبو لگاتی۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت درہ

حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ دُرَّةُ قَالَتْ كُنْتُ اُشْبِعُهُ بِالْغَالِيَةِ اُغَلِّفُ رَأْسَ عَائِشَةَ بِالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ عِنْدَ اِحْرَامِهَا۔

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فرماتی ہیں میں ان کو غالیہ (عمدہ خوشبو) سے تر کر دیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احرام کے وقت میں ان کے سر میں کستوری اور عنبر سے خوشبو لگاتی۔

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَكِيْمَةُ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ اِبْنَةُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ اُمِّهَا ابْنَةِ النَّجَّارِ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِيْهِنَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَيَعْصِبْنَ بِهَا اَسَافِلَ شُعُوْرِهِنَّ عَلٰى جِبَاهِهِنَّ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمْنَ ثُمَّ يُحْرِمْنَ كَذٰلِكَ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ فِيْ قِصَّةِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابن جریج سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حکیمہ نے خبر دی ابو عاصم کی روایت میں بنت ابی حکیم ہے۔ وہ اپنی ماں بنت النجار سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس کچھ پٹیاں تھیں جن میں ورس اور زعفران لگا ہوتا تھا وہ احرام باندھنے سے پہلے ان کے ساتھ اپنے بالوں کے نچلے حصے کو پیشانی پر باندھتیں پھر احرام باندھتیں دوسرے راوی اس حدیث میں کمی زیادتی کرتے ہیں۔

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احرام کے وقت عمدہ غالیہ کے ساتھ خوشبو لگاتے تھے۔

فَهٰذَا قَدْ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَطْيِيْبِهِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَبِهٰذَا كَانَ يَقُوْلُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَاَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَاِنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَابْنِ عُمَرَ مِنْ كَرَاهَتِهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ مَا ذُكِرَ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ مِنْ تَطْيِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ فَقَدْ يَجُوْزُ

ان روایات میں صحابہ کرام سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم احرام کے وقت خوشبو لگاتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان بن عفان، عثمان بن ابو العاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہا کی روایات کو اپنایا کہ یہ مکروہ ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت خوشبو لگانے کا ذکر ہے تو وہ احرام کا ارادہ کرتے وقت کی بات ہے تو ہو سکتا ہے ام المومنین اس وقت ایسا کرتی ہوں، پھر آپ احرام باندھنے تک اسے دھو لیتے ہوں تو دھونے کی وجہ سے آپ کے جسم سے خوشبو چلی جاتی اور بو باقی رہ جاتی۔

اَنْ یَّکُوْنَ کَانَتْ تَفْعَلُ بِهٖ هٰذَا ثُمَّ یَغْتَسِلُ اِذَا اَرَادَ الْاِحْرَامَ فَیَذْهَبُ بِغُسْلِهٖ عَنْهُ مَا کَانَ عَلٰی بَدَنِهٖ مِنْ طِیْبٍ وَّ یَبْقٰی فِیْهِ رِیْحُهٗ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ فِیْ حَدِیْثٍ کُنْتُ اَرٰی وَبِیْصَ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِهٖ بَعْدَ مَا اَحْرَمَ قِیْلَ لَهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدْ غَسَلَهٗ کَمَا ذَکَرْنَا وَهٰکَذَا الطِّیْبُ رُبَّمَا غَسَلَهُ الرَّجُلُ عَنْ وَّجْهِهٖ اَوْ عَنْ یَّدِهٖ فَیَذْهَبُ وَیَبْقٰی وَبِیْصُهٗ فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَکَرْنَا نَظَرْنَا هَلْ فِیْمَا رُوِیَ عَنْهَا شَیْءٌ یَّدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ۔

۱۲۱۱۔ فَاِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّیْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا یَنْضَحُ مِنِّیْ رِیْحُ الطِّیْبِ فَاَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ بَنِیْهِ اِلٰی عَائِشَةَ لِیُسْمِعَ اَبَاهُ مَا قَالَتْ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِیْ نِسَائِهٖ فَاَصْبَحَ مُحْرِمًا فَسَکَتَ ابْنُ عُمَرَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ کَانَ بَیْنَ اِحْرَامِهٖ وَبَیْنَ تَطْیِیْبِهَا اِیَّاهُ غُسْلٌ لِاَنَّهٗ لَا یَطُوْفُ عَلَیْهِنَّ اِلَّا اغْتَسَلَ فَکَاَنَّهَا اِنَّمَا اَرَادَتْ بِهٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ الْاِحْتِجَاجَ عَلٰی مَنْ کَرِهَ اَنْ یُّوْجَدَ مِنَ الْمُحْرِمِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ رِیْحُ الطِّیْبِ کَمَا کَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ فَاَمَّا بَقَاءُ نَفْسِ الطِّیْبِ عَلٰی بَدَنِ الْمُحْرِمِ بَعْدَ مَا اَحْرَمَ وَاِنْ کَانَ اِنَّمَا تَطَیَّبَ بِهٖ قَبْلَ الْاِحْرَامِ فَلَا فَتَفَهَّمُوْا هٰذَا الْحَدِیْثَ فَاِنَّ مَعْنَاهُ مَعْنًی لَطِیْفٌ

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حدیث میں فرمایا ہے کہ میں احرام کے بعد آپ کے سر انور پر خوشبو کی چمک دیکھتی تھی تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے دھونے کے بعد وہ باقی رہتی ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا خوشبو کا یہی حال ہے بعض اوقات آدمی اسے اپنے چہرے یا ہاتھوں سے دھوتا ہے تو وہ زائل ہو جاتی ہے لیکن اس کی چمک باقی رہتی ہے

تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ان سے اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔

حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس حالت میں محرم بنوں جب مجھ سے خوشبو مہک رہی ہو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنے والد (حضرت ابن عمر) کو ان کا قول سنائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے (جماع کیا) اس کے بعد محرم

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کے احرام باندھنے اور خوشبو لگانے کے درمیان غسل پایا گیا کیونکہ آپ ان (ازواج مطہرات) کے پاس غسل کے بغیر نہیں جاتے تھے تو گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان روایات سے ان لوگوں کے خلاف استدلال کیا ہے جن کے نزدیک احرام کے بعد محرم سے خوشبو آنا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے ناپسند فرمایا ——— احرام کے بعد محرم کے بدن پر خوشبو کا باقی رہنا اگرچہ اس نے احرام سے پہلے خوشبو لگائی ہو مکروہ نہیں ہے پس اس حدیث کو سمجھا جائے اس کا مفہوم

فَقَدْ بَدَّتْنَا وُجُوْهُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَاحْتَجْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَعْلَمَ كَيْفَ وَجْهُ مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِلَافِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ لُبْسِ الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْخِفَافِ وَالْعَمَائِمِ وَيَمْنَعُ مِنَ الطِّيْبِ وَقَتْلِ الصَّيْدِ وَاِمْسَاكِهٖ ثُمَّ رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا اَوْ سَرَاوِيْلًا قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ يُؤْمَرُ بِنَزْعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَنْزِعْهُ وَتَرَكَهٗ عَلَيْهِ كَانَ كَمَنْ لَبِسَهٗ بَعْدَ الْاِحْرَامِ لُبْسًا مُسْتَقْبَلًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ لَوِ اسْتَاْنَفَ لُبْسَهٗ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَكَذٰلِكَ لَوْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَمْسَكَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ اُمِرَ بِتَخْلِيَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يُخَلِّهٖ كَانَ اِمْسَاكُهٗ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْلٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهِ الْمُتَقَدِّمِ كَامْسَاكِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطِّيْبُ مُحَرَّمًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ كَحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ كَانَ ثُبُوْتُ الطِّيْبِ عَلَيْهِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ اِحْرَامِهٖ كَتَطَيُّبِهٖ بِهٖ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔

نہایت لطیف ہے۔ ان روایات کا مفہوم ہم نے بیان کر دیا اس کے بعد ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ قیاس کے طور پر اس اختلافی مسئلے کا حل معلوم کریں تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے قمیص، شلوار، موزے اور دستاروں کے پہننے سے روکا گیا ہے خوشبو لگانے، شکار کرنے اور اسے پکڑنے کی بھی ممانعت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص احرام سے پہلے قمیص یا شلوار پہنتا ہے پھر احرام باندھتا ہے تو اسے اتارنے کا حکم ہے اور اگر وہ نہ اتارے بلکہ اپنے اوپر رہنے دے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے احرام کے بعد پہنا ہو تو اس پر وہی چیز لازم ہوگی جو احرام کے بعد نئے سرے سے پہننے والے پر لازم ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غیر حرم میں حالت احرام کے بغیر شکار کر کے اسے ہاتھ میں روکے رکھے پھر وہ احرام باندھے اور وہ اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے چھوڑنے کا حکم دیا جائے گا اگر وہ نہ چھوڑے تو اس کا روکنا اس شکار کی طرح ہوگا جسے احرام کے بعد پکڑا اور روکا۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ یوں ہے اور احرام کے بعد خوشبو لگانا ان دوسرے محرمات کی طرح حرام ہے تو اس خوشبو کا باقی رہنا جو احرام سے پہلے لگائی تھی۔ احرام کے بعد خوشبو لگانے کی طرح ہے، قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، اس باب میں قیاس یہی ہے ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) اسی کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ ۱۴ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

## محرم کا لباس

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالُوْا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے میدان عرفات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو شخص تہبند نہ پائے وہ شلوار پہن لے اور

ثنا شعبة عن عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن زيد يقول سمعت ابن عباس يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم بعرفة يقول من لم يجد ازارا لبس سراويلا ومن لم يجد نعلين لبس خفين۔

جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

۱۲۱۳۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ولم يذكر عرفة۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے عرفات کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۱۴۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا سعيد بن منصور قال انا هشيم قال انا عمرو بن دينار فذكر باسناده مثله۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن دینار نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۱۵۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا سعيد قال ثنا حماد بن زيد وسفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يخطب فذكر مثله۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور آپ خطبہ دے رہے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۱۶۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس فذكر مثله غير انه لم يقل وهو يخطب۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انھوں نے "اور آپ خطبہ دے رہے تھے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۱۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابي الشعثاء قال انا ابن عباس سمع النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فذكر نحوه قلت ولم يقل يقطعهما قال لا۔

حضرت ابو الشعثاء سے مروی ہے ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ میں (امام طحاوی) نے (حضرت ابن مرزوق) سے پوچھا کہ انھوں نے ان (موزوں) کے کاٹنے کا ذکر نہیں کیا؟ فرمایا نہیں۔

۱۲۱۸۔ حدثنا الحسين ابن الحكم الحبري الكوفي قال ثنا ابو غسان مالك بن اسمعيل قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو الزبير

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جسے چادر میسر

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يجد النعلين فليلبس الخفين ومن لم يجد إزارا فليلبس سراويلا۔

قال أبو جعفر فذهب إلى هذه الآثار قوم فقالوا من لم يجد إزارا وهو محرم لبس سراويلا ولا شيء عليه ومن لم يجد نعلين لبس خفين ولا شيء عليه وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا أما ما ذكرتموه من لبس المحرم الخف والسراويل على حال الضرورة فنحن نقول بذلك ونبيح له لبسه للضرورة التي هي به ولكنا نوجب عليه مع ذلك الكفارة وليس فيما رويتموه نفي لوجوب الكفارة ولا فيه ولا في قولنا خلاف لشيء من ذلك لأنا لم نقل لا يلبس الخفين إذا لم يجد نعلين ولا السراويل إذا لم يجد إزارا ولو قلنا ذلك كنا مخالفين لهذا الحديث ولكنا قد أبحنا له اللباس كما أباح له النبي صلى الله عليه وسلم ثم أوجبنا عليه مع ذلك الكفارة بالدلائل القائمة الموجبة لذلك وقد يحتمل أيضا قوله صلى الله عليه وسلم من لم يجد نعلين فليلبس خفين على أن يقطعهما من تحت الكعبين فيلبسهما كما يلبس النعلين وقوله من لم يجد إزارا فليلبس سراويلا على أن يشق السراويل فيلبسه كما يلبس الإزار فإن كان هذا الحديث أريد به هذا المعنى فلسنا نخالف شيئا من ذلك ونحن نقول بذلك ونثبته وإنما وقع الخلاف بيننا وبينكم في التأويل لا في نفس الحديث لأنا قد صرفنا الحديث إلى وجه يحتمله فاعرفوا موضع خلاف

نہ ہو وہ سلوار پہن لے۔

---

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص چادر نہ پائے اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور اس کے ذمہ بھی کچھ نہ ہوگا۔ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم محرم کے لیے ضرورت کے وقت موزوں اور شلوار کا ذکر کیا ہے ہم بھی اس کے قائل ہیں اور ضرورت کے تحت اس کا پہننا جائز سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس پر کفارہ بھی لازم قرار دیتے ہیں اور جو کچھ تم نے روایت کیا اس میں کفارے کی نفی نہیں ہے نیز اس میں اور ہمارے قول میں کچھ اختلاف بھی نہیں کیونکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جوتے اور تہبند نہ ملنے کی صورت میں وہ موزے اور سلوار نہیں پہن سکتا اگر ہم یہ بات کہتے تو اس حدیث کے مخالف ہوتے لیکن ہم نے اس کے لیے وہ لباس پہننا جائز قرار دیا ہے جسے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جائز قرار دیا پھر ہم نے اس پر دلائل کے ساتھ کفارہ لازم کیا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جوتوں کی طرح پہن لے، اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو شخص تہبند نہ پائے وہ سلوار پہن لے میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ اسے (سلوار کو) کاٹ کر تہبند کی طرح پہن لے، اگر اس حدیث سے یہی مراد ہو تو ہم اس کے مخالف نہیں ہوں گے ہم اس کے قائل اور اس کو ثابت کرنے والے ہوں گے ہمارے اور تمہارے درمیان تاویل میں اختلاف ہے، نفس حدیث میں نہیں کیونکہ ہم نے حدیث کو اس مفہوم کی طرف پھیرا جس کا یہ احتمال رکھتی ہے تو حدیث سے اختلاف اور تاویل میں اختلاف کا فرق پہچانو، دونوں مختلف باتیں ہیں جو شخص تمہاری تاویل کا مخالف ہے اسے تم حدیث کا مخالف قرار نہ دو۔ حضرت عبداللہ

التَّاوِيْلِ مِنْ مَوْضِعِ خِلَافِ الْحَدِيْثِ فَإِنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ وَلَا تُوْجِبُوْا عَلَى مَنْ خَالَفَ تَأْوِيْلَكُمْ خِلَافًا لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَقَدْ بَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ ذٰلِكَ۔

بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض باتیں روایت کی ہیں۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم احرام کے وقت کون سے کپڑے پہنیں، آپ نے فرمایا سلواریں، دستاریں برساتی، کوٹ اور موزے نہ پہنو مگر یہ کہ کسی کے پاس موزے نہ ہوں تو ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز بن مسلم اور حضرت مالک دونوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَشُقَّهُمَا مِنْ عِنْدِ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبداللہ بن دینار نے خبر دی انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے پاس سے کاٹ دے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُبْسِ الْخُفَّيْنِ الَّذِيْ اَبَاحَهُ لِلْمُحْرِمِ كَيْفَ هُوَ وَاَنَّهُ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ وَلَمْ يُبَيِّنِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَوْلَاهُمَا وَاِذَا كَانَ مَا اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ مِنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ فَكَذٰلِكَ مَا اَبَاحَ لَهُ مِنْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ هُوَ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْمَنْ وَجَدَ اِزَارًا اَنَّ لُبْسَ السَّرَاوِيْلِ لَهُ غَيْرُ مُبَاحٍ لِاَنَّ الْاِحْرَامَ قَدْ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَجَدَ نَعْلَيْنِ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ لُبْسُ الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ لُبْسِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الضَّرُوْرَةِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يُوْجِبُ كَفَّارَةً اَوْ لَا يُوْجِبُهَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاِحْرَامَ يَنْهٰى عَنْ اَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ مُبَاحَةً قَبْلَهُ مِنْهَا لُبْسُ الْقَمِيْصِ وَالْعَمَائِمِ وَالْخِفَافِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْبَرَانِسِ وَكَانَ مَنِ اضْطُرَّ فَوَجَدَ الْحَرَّ فَغَطّٰى رَاْسَهُ اَوْ وَجَدَ الْبَرْدَ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ اَنَّهُ قَدْ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے موزے پہننے کی خبر دیتے ہیں کہ آپ نے انھیں محرم کے لیے پہننے کا کیا طریقہ جائز قرار دیا نیز یہ کہ یہ طریقہ غیر محرم کے طریقے کے خلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں اس قسم کی کوئی بات بیان نہیں کی۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اولیٰ ہے تو جب آپ نے محرم کے لیے موزوں کے پہننے کا جائز طریقہ بیان فرما دیا اور وہ غیر محرم کے خلاف ہے تو اسی طرح اس کے لیے شلوار پہننے کا جو طریقہ جائز قرار دیا ہے وہ غیر محرم کے طریقے سے مختلف ہے ــــــــ تصحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان تھا۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ تہبند پانے والے کے لیے شلوار کا پہننا جائز نہیں کیونکہ احرام کی وجہ سے یہ اس کے لیے ناجائز ہے اسی طرح جس کو جوتا میسر ہو اس کے لیے ضرورت کے بغیر موزوں کا پہننا جائز نہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں ضرورت کی صورت میں ان کے پہننے کا طریقہ کیا ہے اور کیا اس سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں

تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے کئی باتیں ممنوع ہیں جو اس سے پہلے جائز تھیں ان میں قمیص، دستار، موزوں، شلواروں اور کوٹوں کا پہننا ہے اب جو شخص گرمی کی وجہ سے مجبور ہو کر سر کو ڈھانپ لے یا سردی کی وجہ سے کپڑے پہن لے تو اس نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لیے جائز ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہوتا

فعل ما هو مباح له فعله وعليه الكفارة مع ذلك وحرم عليه الاحرام ايضا حلق الرأس الا من ضرورة وكان من حلق رأسه من ضرورة فقد فعل ما هو له مباح والكفارة عليه واجبة فكان حلق الرأس للمحرم في غير حال الضرورة اذا ابيح في حال الضرورة لم يكن اباحته تسقط الكفارة بل الكفارة في ذلك كله واجبة في حال الضرورة كهي في غير حال الضرورة وكذلك لبس القميص الذي حرم عليه في غير حال الضرورة فاذا كانت الضرورة فابيح ذلك له لم يسقط بذلك الضمان فكانت الكفارة عليه واجبة في ذلك كله فلم يكن الضرورة في شيء مما ذكرنا تسقط كفارة كانت تجب في شيء في غير حال الضرورة وانما تسقط الآثام خاصة فكذلك الضرورات في لبس الخفاف والسراويلات لا توجب سقوط الكفارات التي كانت تجب لو لم تكن تلك الضرورات ولكنها ترفع الآثام خاصة فهذا هو النظر في هذا الباب ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

ہے۔ احرام کی وجہ سے اس پر بلا ضرورت سر منڈانا بھی حرام ہے تو اب جو شخص ضرورت کے تحت سر منڈاتا ہے وہ ایک جائز کام کرتا ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہے تو محرم کے لیے بلا ضرورت سر منڈانے کا عدم جواز جب ضرورت کی وجہ سے جواز میں بدل لے گا تو اس سے کفارہ ساقط نہ ہوگا بلکہ ضرورت کے بغیر سر منڈانے کی طرح ضرورت کے وقت بھی کفارہ واجب ہوگا۔ قمیص کا بھی یہی احتمال ہے کہ ضرورت کے بغیر اس کا پہننا ناجائز ہے تو جب ضرورت کے تحت جائز ہوگا تو اس سے تاوان ساقط نہ ہوگی اور ان تمام صورتوں میں اس پر کفارہ واجب ہوگا تو جب کفارہ ضرورت کے بغیر کسی عمل سے لازم آتا ہے وہ ضرورت کے باعث ایسا کرنے سے ساقط نہ ہوگا صرف گناہ ساقط ہوں گے یونہی موزوں اور شلواروں کے پہننے کی ضرورت بھی اس کفارے کو ساقط نہیں کرتی جو بغیر ضرورت استعمال سے لازم آتا ہے صرف گناہوں کو اٹھا دیتی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## باب لبس الثوب الذي قد مسه ورس او زعفران في الاحرام

۱۲۲۷- حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو داؤد وابو صالح كاتب الليث قالا ثنا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا ثوبا مسه ورس او زعفران يعني

## احرام کی حالت میں ورس اور زعفران والا (خوشبو دار) کپڑا پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو یعنی احرام کی حالت میں نہ پہنو۔

فِی الْاِحْرَامِ۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا کُلُّ ثَوْبٍ مَسَّہٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَلَا یَحِلُّ لُبْسُہٗ فِی الْاِحْرَامِ وَاِنْ غُسِلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُبَیِّنْ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ مِمَّا لَمْ یُغْسَلْ فَنَھْیُہٗ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی صَارَ لَا یَنْفُضُ فَلَا بَاْسَ بِلُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ صُبِغَ اِنَّمَا نُھِیَ عَنْ لُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِمَا کَانَ قَدْ دَخَلَہٗ مِمَّا ھُوَ حَرَامٌ عَلَی الْمُحْرِمِ فَاِذَا غُسِلَ فَخَرَجَ ذٰلِکَ مِنْہُ ذَھَبَ الْمَعْنَی الَّذِیْ لَہٗ کَانَ النَّھْیُ وَعَادَ الثَّوْبُ اِلٰی اَصْلِہِ الْاَوَّلِ قَبْلَ اَنْ یُصِیْبَہٗ ذٰلِکَ غُسِلَ مِنْہُ وَقَالُوْا ھٰذَا کَالثَّوْبِ الطَّاھِرِ یُصِیْبُہُ النَّجَاسَۃُ فَیَنْجُسُ اِنَّکَ بِذٰلِکَ فَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ فَاِذَا غُسِلَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ النَّجَاسَۃُ طَھُرَ وَحَلَّتِ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّہُ اسْتَثْنٰی مِمَّا حَرَّمَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ غَسِیْلًا۔

---

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت نافع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

حضرت ایوب حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جس کپڑے میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز نہیں، اگرچہ اسے دھویا جائے کیونکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں دھوئے جانے والے (کپڑے) کو اس سے ممتاز نہیں فرمایا جسے نہ دھویا جائے پس ممانعت ان دونوں صورتوں سے متعلق ہوگی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جسے دھولیا جائے حتی کہ اس سے خوشبو نہ مہکتی ہو تو احرام کی حالت میں اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رنگے ہوئے کپڑے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کپڑے کے ساتھ احرام میں داخل ہو رہا ہے جو محرم پر حرام ہے جب دھویا جائے گا تو وہ حکم سے خارج ہو جائے گا ممانعت کا سبب دور ہو جائے گا اور کپڑا اپنی پہلی اور اصلی حالت کی طرف لوٹ آئے گا جو اس کے پہنچنے سے پہلے کی حالت تھی وہ فرماتے ہیں یہ اس پاک کپڑے کی طرح ہے جسے نجاست لگ جائے تو اب اس کے ساتھ نماز جائز نہ ہوگی مگر جب اسے دھولیا جائے یہاں تک کہ نجاست دور ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ نماز جائز ہوگی۔ اس بارے میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے محرم پر حرام ہونے والی صورت میں سے مستثنیٰ صورت کو بیان فرمایا۔

## بيان المسئلة

١٢٣١- حدثنا بذلك فهد قال ثنا يحيى بن عبد الحميد الازدي قال ثنا ابو معاوية ح وحدثنا ابن ابي عمران قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الازدي قال ثنا ابو معاوية عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل الحديث الذي ذكرناه في اول هذا الباب وزاد الا ان يكون غسيلا قال ابن ابي عمران ورأيت يحيى بن معين وهو يتعجب من الحماني ان يحدث بهذا الحديث فقال له عبد الرحمن هذا عندي ثم وثب من فوره فجاء باصله فاخرج منه هذا الحديث عن ابي معاوية كما ذكره يحيى الحماني فكتبه عنه يحيى بن معين۔

فقد ثبت بما ذكرنا استثناء رسول الله صلى الله عليه وسلم الغسيل مما قد مسه ورس او زعفران وهذا قول ابي حنيفة و ابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد روي ذلك عن نفر من المتقدمين۔

١٢٣٢- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي بشر عن سعيد بن المسيب انه اتاه رجل فقال له اني اريد ان احرم وليس لي الا هذا الثوب ثوب مصبوغ بزعفران قال آلله ما تجد غيره فحلف فقال اغسله واحرم فيه۔

١٢٣٣- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن سفيان عن ليث عن طاؤس قال اذا كان في الثوب زعفران او ورس فغسل فلا باس ان يحرم فيه۔

## بیان مسئلہ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے "مگر یہ کہ دھویا ہوا ہو" حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں میں نے یحیی بن معین کو دیکھا اور وہ حضرت حمانی سے اس حدیث کو روایت کرنا پسند کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن نے ان سے فرمایا یہ میرے پاس ہے پھر وہ فوراً کود پڑے اور اپنی اصل (بیاض) لے آئے اس میں یہ حدیث حضرت ابو معاویہ کی روایت سے اسی طرح نکالی جیسے یحیی حمانی نے ذکر کیا تھا تو حضرت یحیی بن معین نے ان سے لکھ لیا۔

---

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے سے دھلے ہوئے کو مستثنیٰ فرمایا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کچھ متقدمین سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا ہے لیکن میرے پاس صرف یہی کپڑا ہے جو زعفران سے رنگا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا حلفاً کہتے ہو کہ تمہارے پاس اس کے علاوہ نہیں اس

حضرت لیث، حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا ہو تو اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الثَّوْبِ يَكُوْنُ فِيْهِ وَرْسٌ اَوْزَعْفَرَانٌ فَغُسِلَ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا اَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ۔

حضرت مغیرہ حضرت ابراہیم سے اس کپڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس میں ورس یا زعفران ہو پھر اسے دھو لیا جائے کہ اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

## بَابُ[۱۴۳] الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ كَيْفَ يَنْبَغِي اَنْ يَّخْلَعَهُ

## احرام باندھنے والا قمیص کیسے اتارے

۱۲۳۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدَّ قَمِيْصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى اَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اَمَرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا اَنْ يُّقَلَّدَ الْيَوْمَ وَيُشْعَرَ عَلٰى كَذَا اَوْكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيْصِي وَنَسِيْتُ فَلَمْ اَكُنْ لِاُخْرِجَ قَمِيْصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنی قمیض کا گریبان چاک کیا اور اسے قدموں کی جانب سے اتار دیا۔ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے قربانی کا جو جانور بھیجا ہے اس کے گلے میں پٹہ ڈالنے اور اسے اشعار کرنے کا حکم دیا میں قمیص پہنے ہوئے تھا اور اسے اتارنا بھول گیا پس میں اسے سر کی طرف سے نہیں اتاروں گا۔ اور آپ نے جانور بھیج دیا تھا جبکہ خود مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّخْلَعَهُ كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالُ قَمِيْصَهُ لِاَنَّهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ غَطّٰى رَأْسَهُ وَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَاُمِرَ بِشَقِّهِ لِذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْزِعُهُ نَزْعًا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ الَّذِي اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْزِعَهَا نَزْعًا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَا وَاِسْنَادُهُ اَحْسَنُ مِنْ اِسْنَادِهِ فَاِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ تُثْبَتُ بِصِحَّةِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ حَدِيْثَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں محرم کو قمیص اس طرح نہیں اُتارنی چاہیے جس طرح غیر محرم اتارتا ہے کیونکہ جب وہ اسی طرح کرے گا تو اپنے سر کو ڈھانپ لے گا اور یہ اس پر حرام ہے لہٰذا اسے اس کے پھاڑنے کا حکم دیا جائے۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے اتارے انھوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ انھوں نے احرام باندھا اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو اتارنے کا حکم فرمایا یہ بات ہم نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے باب میں ذکر کی ہے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے

يَعْلٰى مَعَهُ مِنْ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ مَا لَيْسَ مَعَ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الَّذِيْنَ كَرِهُوْا نَزْعَ الْقَمِيْصِ إِنَّمَا كَرِهُوْا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ يُغَطِّيْ رَأْسَهُ إِذَا نَزَعَ قَمِيْصَهُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ يَكُوْنُ تَغْطِيَةُ الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ عَلٰى كُلِّ الْجِهَاتِ مَنْهِيًّا عَنْهَا أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ نُهِيَ عَنْ لُبْسِ الْقَلَانِسِ وَالْعَمَائِمِ وَالْبَرَانِسِ فَنُهِيَ أَنْ يَلْبَسَ رَأْسَهُ شَيْئًا كَمَا نُهِيَ أَنْ يَلْبَسَ بَدَنَهُ الْقَمِيْصَ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ لَوْ حَمَلَ عَلٰى رَأْسِهِ شَيْئًا ثِيَابًا أَوْ غَيْرَهَا لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسًا وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ فِيْمَا قَدْ نُهِيَ عَنْ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ بِالْقَلَانِسِ وَمَا أَشْبَهَهَا لِأَنَّهُ غَيْرُ لَابِسٍ فَكَانَ النَّهْيُ إِنَّمَا وَقَعَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى تَغْطِيَةِ مَا يَلْبَسُهُ الرَّأْسُ لَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُغَطّٰى بِهِ كَذٰلِكَ الْأَبْدَانُ نُهِيَ عَنْ إِلْبَاسِهَا الْقَمِيْصَ وَلَمْ يُنْهَ عَنْ تَجْلِيْلِهَا بِالْأُزُرِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ النَّهْيُ مِنْ هٰذَا فِي الرَّأْسِ إِنَّمَا هُوَ الْإِلْبَاسُ لَا التَّغْطِيَةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِإِلْبَاسٍ وَكَانَ إِذَا نَزَعَ قَمِيْصَهُ فَلَاقٰى ذٰلِكَ رَأْسَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِإِلْبَاسٍ مِنْهُ لِرَأْسِهِ شَيْئًا إِنَّمَا ذٰلِكَ تَغْطِيَةٌ مِنْهُ لِرَأْسِهِ وَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النَّهْيَ عَنْ لُبْسِ الْقَلَانِسِ لَمْ يَقَعْ عَلٰى تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ وَإِنَّمَا وَقَعَ عَلٰى إِلْبَاسِ الرَّأْسِ فِيْ حَالِ الْإِحْرَامِ مَا يُلْبَسُ فِيْ حَالِ الْإِحْلَالِ فَلَمَّا خَرَجَ بِذٰلِكَ مَا أَصَابَ الرَّأْسَ مِنَ الْقَمِيْصِ الْمَنْزُوْعِ مِنْ حَالِ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ثَبَتَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ۔

اس کی سند اس کی سند سے عمدہ ہے اگرچہ یہ بات صحت سند کے اعتبار سے ثابت ہوئی حضرت یعلیٰ کی روایت کو وہ مقام حاصل ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو حاصل نہیں ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ قمیص کو اتارنا ناپسند کرتے ہیں ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ قمیص اتارتے ہوئے وہ سر کو ڈھانپ لے گی تو ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا احرام کی حالت میں ہر صورت میں سر ڈھانپنا منع ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ محرم کو ٹوپی، دستار اور کورٹ وغیرہ پہننے سے منع کیا گیا تو سر پر بھی کوئی چیز پہننے سے منع کیا گیا جیسے بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محرم سر پر کوئی کپڑا وغیرہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اور یہ سر کو ٹوپی وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے کے حکم میں نہیں کیونکہ وہ اسے پہننے والا نہیں تو ممانعت صرف اس صورت میں ہے کہ کوئی چیز پہن کر سر کو ڈھانپے محض ڈھانپنے سے نہیں اسی طرح بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا لیکن چادر وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے سے منع نہیں کیا گیا تو جب پہننے کی ممانعت ہے اس ڈھانپنے کی نہیں جو پہننا قرار نہیں پاتا اور جب قمیص اتارتے ہوئے سر سے لگے گی تو یہ پہننا نہیں ہے بلکہ سر کو ڈھانپنا ہے۔ (لہٰذا یہ منع نہ ہوگا)۔

---

اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ٹوپی پہننے کی ممانعت کا اطلاق محض سر کو ڈھانپنے پر نہیں ہوتا بلکہ اس سے سر پر وہ چیز پہننے کی ممانعت ہے جو غیر احرام کی حالت میں پہنی جاتی ہے۔ تو جب قمیص اتارتے ہوئے اس کے سر سے ٹکرا جانے کی صورت میں وہ ڈھانپنا نہیں پایا جاتا جو ممنوع ہے تو قیاس کے مطابق بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور متقدمین کا اس میں اختلاف ہے۔

۱۲۳۶- حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال انا یونس عن الحسن بن محمد بن علی و اخبرنا مغیرة عن ابراهیم والشعبی انهم قالوا اذا احرم الرجل وعلیه قمیص فلیخرقه علیه حتی یخرج منه۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں حضرت یونس نے حضرت حسن بن محمد بن علی سے اور حضرت مغیرہ نے حضرت ابراہیم اور شعبی سے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس نے قمیص پہن رکھی ہو تو اسے پھاڑ کر اتارے۔

۱۲۳۷- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا یوسف ابن عدی قال ثنا شریک عن سالم عن سعید بن جبیر مثله۔

حضرت شریک حضرت سالم سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۳۸- حدثنا سلیمٰن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد قال ثنا شعبة عن المغیرة وحماد عن ابراهیم قال اذا احرم الرجل وعلیه قمیص قال احدهما یشقه وقال الآخر یخلعه من قبل رجلیه۔

حضرت شعبہ نے حضرت مغیرہ سے اور حضرت حماد نے حضرت ابراہیم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو ان میں سے ایک فرماتے ہیں اسے چاک کر دے اور دوسرے فرماتے ہیں اسے پاؤں کی طرف سے اتارے۔

۱۲۳۹- حدثنا سلیمان قال ثنا عبد الرحمٰن قال ثنا شعبة عن قتادة عن عطاء بن ابی رباح ان رجلا یقال له یعلی بن امیة احرم وعلیه جبة فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان ینزعها قال قتادة قلت لعطاء انما کنا نری ان یشقها فقال عطاء ان الله لا یحب الفساد۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں ایک شخص نے جنہیں یعلیٰ بن امیہ کہا جاتا تھا احرام باندھا ان پر ایک جبہ تھا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتارنے کا حکم فرمایا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاءؒ سے کہا کہ ہمارے خیال میں اسے چاک کر دینا چاہیے تو حضرت عطاء نے فرمایا اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

۱۲۴۰- حدثنا سلیمٰن قال ثنا عبد الرحمٰن قال ثنا شعبة عن ابی سلمة الازدی قال سمعت عکرمة وسئل عن رجل احرم وعلیه قباء قال یخلعه۔

حضرت ابو سلمہ ازدی فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے احرام باندھا اور اس نے قباء پہنی ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا وہ اسے اتار دے۔

فهذا عطاء وعکرمة قد خالفا ابراهیم والشعبی وسعید بن جبیر وذهبا الی ما ذهبنا الیه من حدیث یعلی۔

تو یہ حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم شعبی اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی اور ہماری طرح حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا۔

## بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ مُحْرِمًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

## سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کا احرام

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ هُوَ ابْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نُرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم اسے صرف حج ہی خیال کرتے تھے۔

---

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا تو جس نے صرف عمرے کا احرام باندھا اس نے احرام کھول دیا لیکن جس نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اس نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

---

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ

حضرت منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سے

قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ۔

اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صرف حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے۔

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فَقَالَ فَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيْدِ وَلَمْ يَزِدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ شَيْئًا وَلَسْنَا نَنْوِيْ إِلَّا الْحَجَّ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا اور لوگوں کو بھی آپ نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا ہم نے بھی صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو جانتے ہی نہ تھے۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے آگے بڑھے۔

## بيان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا الْإِفْرَادُ أَفْضَلُ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوْا بِهٖ كَانَ أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہے حج افراد، تمتع اور قران سے افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کا احرام باندھا تھا۔ ــــ لیکن دوسرے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمتع، حج افراد اور قران سے افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

۱۲۴۸- وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ بِعُسْفَانَ وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ مَا تُرِيْدُ إِلٰى أَمْرٍ قَدْ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضےٰ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما عسفان میں اکٹھے ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جس کام کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا آپ اس سے کیوں

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ اِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدَعَكَ ثُمَّ اَهَلَّ عَلِىُّ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِهِمَا جَمِيْعًا۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ فَقَالَ لَهُ عَلِىٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِىْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِىِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِىْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِىْ عُرُوْشَ بُيُوْتِ مَكَّةَ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرِّىُّ قَالَ سَمِعْتُ

روک سکتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں چھوڑ دیجئے۔ حضرت علی المرتضے نے فرمایا میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا پھر انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کا احرام باندھا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ نفع اٹھاؤ (حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو) انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبد المطلب نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے اس سال سنا جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور دونوں عمرہ کے ساتھ حج کا نفع اٹھانے (تمتع) کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت ضحاک نے فرمایا یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لاعلم ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے ٹھیک بات نہیں کہی۔ حضرت ضحاک نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ

حضرت بشر بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت غنیم بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم نے ایسا کیا ہے اور اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے اور مکہ مکرمہ کی جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔

---

حضرت مسلم قری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا فرماتے

ابن عباسٍ يقول اهلّ اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج واهلّ هو بالعمرة فمن كان معه هدى فلم يحل ومن لم يكن معه هدى حل وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وطلحة ممن معهما الهدى فلم يحلا۔

تھے صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا، اور انھوں نے (خود) عمرہ کا احرام باندھا جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور تھے انھوں نے احرام نہیں کھولا اور جن کے پاس نہیں تھے انھوں نے احرام کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور م؎

۱۲۵۴۔ حدثنا احمد بن عبد المؤمن المروزي قال ثنا علي بن الحسن بن شقيق قال ثنا ابو حمزة عن ليث هو ابن ابي سليم ح وحدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا سفيان عن ليث عن طاؤس عن ابن عباسٍ قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات وابو بكر حتى مات وعثمان حتى مات قال سليمن في حديثه واول من نهى عنها معاوية

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا حضرت ابو بکر، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی وصال تک یہی عمل کیا، حضرت سلیمان اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ اس سے منع کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

---

۱۲۵۵۔ حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا شريك بن عبد الله عن عبد الله بن شريك قال تمتعت فسألت ابن عمر وابن عباسٍ وابن الزبير فقالوا هديت لسنة نبيك تقدم فتطوف ثم تحل۔

حضرت عبد اللہ بن شریک فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے پوچھا انھوں نے فرمایا تمہاری راہنمائی اپنے نبی کی سنت کی طرف کی گئی، آگے بڑھ کر طواف کرو اور احرام کھول دو۔

---

۱۲۵۶۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا شريك فذكر باسناده نحوه غير انه قال قال ابو غسان اظنه قال لسنة نبيك افعل كذا ثم احرم يوم التروية وافعل كذا او افعل كذا۔

حضرت فہد سے مروی ہے حضرت ابو غسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت شریک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابو غسان نے فرمایا میرا خیال ہے انھوں نے فرمایا کہ اپنے نبی کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی اس طرح کرو پھر آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھو م؎

۱۲۵۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي حمزة قال تمتعت فنهاني ناس عنها فسألت ابن عباسٍ فامرني بها فتمتعت فنمت فاتاني آتٍ في المنام فقال عمرة متقبلة وحج مبرور فاتيت ابن عباسٍ فاخبرته فقال الله اكبر سنة ابي القاسم او سنة

حضرت شعبہ، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو کچھ لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا چنانچہ میں نے حج تمتع کیا پھر سو گیا تو خواب میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا تمہارا عمرہ مقبول اور حج منظور ہے (فرماتے ہیں) پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

م؎ [illegible]

م؎ اور فلاں فلاں افعال ادا کرو۔

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عنہا کے پاس آیا اور ان کو خبر دی انھوں نے فرمایا اللہ اکبر، یہ ابو القاسم ﷺ

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَسَنٌ جَمِيلٌ فَقَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَيْلَكَ فَإِنْ كَانَ أَبِي قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَدْ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِهِ فَبِقَوْلِ أَبِي تَأْخُذُ أَمْ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ عَنِّي۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل شام میں سے ایک شخص آیا اس نے ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہایت اچھا ہے اس شخص نے عرض کیا آپ کے والد تو منع کرتے تھے انھوں نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو، اگر میرے والد نے منع کیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسے کیا اور اس کا حکم بھی دیا تو کیا میرے باپ کی بات مانو گے یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم؟ اس نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم (مانوں گا) فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔

---

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج تمتع کیا اور قربانی دی آپ قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے ساتھ لے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا، صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا۔

---

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَنِي بِهِ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے حج تمتع کیا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ حج تمتع کیا یہ خبر ایسی ہی تھی جیسی حضرت سالم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے دی۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب کے شروع میں حضرت

فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ خِلَافَ هٰذَا أَفَرَوَيْتُمْ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ **قِيْلَ لَهُ** قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِفْرَادُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ هٰذَا عَلٰى مَعْنًى لَا يُخَالِفُ مَعْنٰى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِفْرَادُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهِ إِفْرَادَ الْحَجِّ فِيْ وَقْتِ مَا أَحْرَمَ بِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْرَمَ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ فَأَرَادَتْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلِطْهُ فِيْ وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِهِ بِإِحْرَامٍ بِعُمْرَةٍ كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ **وَأَمَّا** حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ لَا حَجَّةَ مَعَهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ يَعْنِيْ مَقْرُوْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ التَّمَتُّعَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ قَدْ كَانُوْا أَحْرَمُوْا بِالْعُمْرَةِ أَحْرَمُوْا بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ لَيْسَ حَدِيْثُهَا هٰذَا يَنْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَإِنَّهَا قَالَتْ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَجُّ الْمُفْرَدُ بَعْدَ عُمْرَةٍ قَدْ كَانَتْ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ مُفْرَدَةً فَيَكُوْنُ قَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ وَمُحَمَّدٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا تم نے حضرت قاسم سے روایت کیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور تم نے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا کچھ نے حج اور عمرے کا اور بعض نے صرف حج کا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا اور تم نے حضرت ام علقمہ سے روایت کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج افراد کا احرام باندھا اور عمرہ نہیں کیا۔ — اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے یہ افراد اس طریقے پر ہو کہ وہ حضرت زہری کی اس روایت کے مفہوم کے خلاف نہ ہو جو انھوں نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ یوں کہ ممکن ہے کہ جس افراد کا حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے اس سے ام المؤمنین کی مراد یہ ہو کہ آپ نے جس وقت اس کا احرام باندھا اس وقت صرف حج کیا اگرچہ بعد میں اس سے فراغت کے بعد عمرے کا احرام باندھا تو ان کا مقصد یہ ہے کہ حج کے احرام کے ساتھ عمرے کے احرام کو نہیں ملایا جیسا کہ آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے کیا۔

جہاں تک حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا تعلق ہے جو انھوں نے بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے تو اس میں انھوں نے خبر دی ہے کہ ان میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اس کے ساتھ حج کی نیت نہیں کی، بعض نے حج اور عمرے کا احرام ملا کر باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اس میں تمتع کا ذکر نہیں تو ہو سکتا ہے جنھوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا انھوں نے بعد میں حج کا بھی احرام باندھا ہو یہ حدیث اس بات کی نفی نہیں کرتی۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ ممکن ہے یہ حج اس عمرے کے بعد ہو جو اس سے پہلے آپ کر چکے ہوں تو اس طرح آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا جیسا

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ ثُمَّ اَحْرَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَجَّةٍ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادُّ فَاَمَّا مَعْنٰى مَا رَوَتْ اُمُّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَعْتَمِرْ فِيْ وَقْتِ اِحْرَامِهٖ بِالْحَجِّ كَمَا فَعَلَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ وَلٰكِنَّهٗ اعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۲۶۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ لَمَّا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظُهُوْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ۔

فَهٰذِهٖ اَسْمَاءُ تُخْبِرُ اَنَّ مَنْ كَانَ حِيْنَئِذٍ ابْتَدَأَ بِعُمْرَةٍ فَقَدْ اَحْرَمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ فَصَارَ بِهَا مُتَمَتِّعًا۔

۱۲۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيْهَا الْقُرْاٰنُ فَلَمْ يَنْهَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کہ حضرت قاسم اور محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا جیسے حضرت زہری کی حضرت عروہ سے مروی روایت میں ہے تاکہ تمام روایات باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

جو کچھ حضرت علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور عمرہ نہ کیا تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ نے حج کا احرام باندھتے وقت عمرہ نہیں کیا جیسا کہ آپ کے بعض ساتھیوں نے کیا بلکہ آپ نے اس کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا جب آپ جبل حجون سے گزریں تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم آپ کے ہمراہ یہاں اترے ہمارے تھیلے ہلکے پھلکے تھے سواریاں کم تھیں اور زاد راہ بھی تھوڑا تھا، میں، میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت زبیر اور فلاں فلاں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا جب ہم نے بیت اللہ شریف کو چھوا تو ہم نے احرام کھول دیا پھر شام کو حج کا احرام باندھا۔ تو یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ جن حضرات نے اس وقت عمرہ کے ساتھ ابتداء کی تھی انھوں نے بعد میں حج کا احرام باندھا اور

حضرت مطرف، حضرت عمران رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اور اس کے بارے میں قرآن پاک (میں حکم بھی) نازل ہوا لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں روکا اور نہ ہی اس میں سے کچھ منسوخ کیا پھر کوئی شخص اپنی رائے سے جو چاہے کہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عہد رسالت میں حج تمتع کیا آپ نے ہمیں نہ روکا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت میں کچھ نازل فرمایا۔

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتْعَۃَ الْحَجِّ فَلَمْ یَنْہَ نَاعَنْہَا وَلَمْ یُنْزِلِ اللّٰہُ فِیْہَا نَہْیًا۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ ھُوَ الْقُرْاٰنُ وَاِنَّ الرَّسُوْلَ ھُوَ الرَّسُوْلُ وَاِنَّہُمَا کَانَتَا مُتْعَتَانِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتْعَۃَ الْحَجِّ فَافْصِلُوْا بَیْنَ حَجِّکُمْ وَعُمْرَتِکُمْ فَاِنَّہُ اَتَمُّ لِحَجِّکُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِکُمْ وَالْاُخْرٰی مُتْعَۃُ النِّسَاءِ فَاَنْہٰی عَنْہَا وَاُعَاقِبُ عَلَیْہَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمتع کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا بے شک قرآن، قرآن ہے اور رسول، رسول ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے تھے ایک حج کا متعہ پس حج اور عمرہ کے درمیان وقفہ کرو۔ یہ تمہارے حج اور عمرے کو مکمل کرنے والا ہے دوسرا عورتوں کا متعہ ہے جس سے آپ نے منع فرمایا اور میں اس پر سزا دوں گا۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُتْعَتَانِ فَعَلْنَاھُمَا عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَانَا عَنْہُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ اِلَیْہِمَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے منع فرمایا اب ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ کَانَ کَذٰلِکَ اَیْضًا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کا قول مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِکَ فَقَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا، حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر پر گوند لگایا ہے اور قربانی کے جانور کو قلادہ ڈالا لہٰذا میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

فَدَلَّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَنَّہٗ کَانَ مُتَمَتِّعًا لِاَنَّ الْھَدْیَ الْمُقَلَّدَ لَا یَمْنَعُ مِنَ الْحِلِّ اِلَّا فِی الْمُتْعَۃِ خَاصَّۃً ھٰذَا اِنْ کَانَ ذٰلِکَ الْقَوْلُ مِنْہُ بَعْدَ طَوَافِہٖ لِلْعُمْرَۃِ وَقَدْ یَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ متمتع تھے کیونکہ قلادہ والا قربانی کا جانور، احرام کھولنے سے صرف تمتع کی صورت میں مانع ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بات عمرے کا طواف کرنے کے بعد فرمائی ۔۔۔۔ اور ہو سکتا ہے آپ کا یہ ارشاد گرامی حج کا احرام

يَكُوْنَ هٰذَا الْقَوْلُ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ بِالْحَجِّ وَقَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ لِلْعُمْرَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمَهُ لَوْلَا سِيَاقَتُهُ الْهَدْيَ يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ النَّاسُ بَعْدَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَصَارَ قَارِنًا فَلَيْسَ يَخْلُوْ حَدِيْثُ حَفْصَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنْ اَحَدِ هٰذَيْنِ التَّاوِيْلَيْنِ وَعَلٰى اَيِّهِمَا كَانَ فِي الْحَقِيْقَةِ فَاِنَّهُ قَدْ نَفٰى قَوْلَ مَنْ قَالَ اِنَّهُ كَانَ مُفْرِدًا بِحَجَّةٍ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا عُمْرَةٌ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهَا عُمْرَةٌ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْقِرَانُ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ اَفْضَلُ مِنْ اِفْرَادِ الْحَجِّ وَمِنَ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

باندھنے سے پہلے کا ہو اور عمرے کا طواف کرنے سے بھی پہلے کا ہو تو اگر آپ قربانی کا جانور نہ لے گئے ہوتے تو دوسرے حضرات کی طرح طواف کے بعد احرام کھول دیتے پس آپ نے طواف سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا، اور اس طرح آپ قارن ہو گئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ہم نے ذکر کیا ان دو میں سے ایک تاویل سے خالی نہیں حقیقت میں جو صورت بھی ہو اس نے ان لوگوں کے قول کی نفی کر دی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا اور اس سے پہلے یا اس کے ساتھ عمرہ نہیں کیا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ حج افراد اور تمتع کی نسبت قران (حج اور عمرہ کو ملانا) افضل ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

---

**١٢٦٧- وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرْتُ لَهُ اِهْلَالِيْ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ اَوْ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک تغلبی شخص نے جسے ابن معبد کہا جاتا ہے بیان کیا کہ انہوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا فرماتے ہیں جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اپنے احرام کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا اپنے نبی یا (فرمایا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

---

**١٢٦٨- حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ مِثْلَهُ۔

حضرت شریک نے حضرت منصور اور حضرت اعمش نے حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

**١٢٦٩- حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ اَنَّ الصُّبَيَّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت صبی بن معبد نے اس کی مثل ذکر کیا۔

**١٢٧٠- حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت ابو وائل سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

وَائِلٍ مِثْلَهُ۔

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عاصم بن بہدلہ، حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن زیاد، حضرت شعبہ سے وہ حضرت حکم سے اور وہ حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت اعمش، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا صبی بن معبد نے فرمایا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَالَ الَّذِينَ أَنْكَرُوا الْقِرَانَ إِنَّمَا قَوْلُ عُمَرَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَى الدُّعَاءِ مِنْهُ لَهُ لَا عَلَى تَصْوِيبِهِ إِيَّاهُ فِي فِعْلِهِ۔

جو لوگ قران کے منکر ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول "نبی کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے" سے اس کے لیے دعا کرنا مراد ہے فعل کی درستگی مراد نہیں۔

۱۲۷۵۔ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ عُمَرَ عَلَى جِهَةِ الدُّعَاءِ أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ لَمْ آلُ أَنْ أَجْتَهِدَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ جَمِيعًا فَمَرَرْتُ بِالْعُذَيْبِ لِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَسَمِعَانِي وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَيُّهُمَا جَمِيعًا وَقَالَ الْآخَرُ دَعْهُ فَهُوَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَكَأَنَّ بَعِيرِي عَلَى عُنُقِي فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَصْتُ

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل اور اس بات پر دلالت کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول دعا سے متعلق نہیں تھا یہ ہے کہ حضرت صبی بن معبد فرماتے ہیں میں کچھ عرصہ پہلے عیسائی تھا جب اسلام لایا تو اجتہاد میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ میں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا مقام عذیب میں حضرت سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا۔ انھوں نے مجھے حج اور عمرہ کے اکٹھے نیت کرتے ہوئے سنا تو ان میں سے ایک نے کہا یہ دونوں کو ساتھ لا رہا ہے دوسرے نے کہا چھوڑو یہ تو اپنے اونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں میں چل پڑا اور میرا اونٹ میرے پیچھے پیچھے تھا میں مدینہ شریف پہنچا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے واقعہ بیان کیا انھوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَعَابَا ذٰلِكَ عَلَيَّ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَدَلَّ قَوْلُهُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّصْوِيبِ مِنْهُ لَا عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَأَخْبَرَ عُمَرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ آتٍ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا فَعَلَ خِلَافًا لِمَا

---

حضرت صبی بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے دونوں (حج اور عمرہ) کا احرام باندھا میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا تو انھوں نے میرے اس عمل کو ناپسند کیا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ بات ذکر کی انھوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کہی۔ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی ہے تو آپ کا اس بات کے بعد کہ انھوں نے کوئی اچھی نہیں کی یہ فرمانا کہ سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقصد اس کے عمل کو صحیح قرار دینا تھا، دعا کرنا مقصود نہ تھا۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

---

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ مقام عقیق میں تھے آپ نے فرمایا آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتا ہوں۔

---

حضرت علی بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے آپ سے کہا کہ کہہ دیجئے عمرہ اور حج ملا کر کرتا ہوں تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ حج میں عمرہ کو ملائیں تو محال ہے کہ آپ اس بات کے خلاف کریں جس کا آپ

أمر به **فإن** قال قائل وكيف يجوز أن ينقل هذا عن عمر وقد نهى عن المتعة وقد ذكر ثم ذلك عنه في حديث مالك عن الزهري عن محمد بن عبد الله بن الحارث بن نوفل۔

**۱۲۷۹- وذكر في ذلك ايضا** ما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم انهى عنهما واعاقب عليهما متعة النساء ومتعة الحج۔

**۱۲۸۰- حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا داود بن ابي هند عن سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب كان ينهى عن متعة النساء ومتعة الحج۔

**قالوا** فكيف يجوز ان يعاقب احدا على امر قد علم ان الله عز وجل قد امر به رسوله **قيل** له ليست هذه المتعة التي في هذا الحديث هي المتعة التي استحبها اهل المقالة التي ذكرناها في الفصل الذي قبل هذا ولكن هذه المتعة عندنا والله اعلم هي الاحرام الذي كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم احرموه بحجة ثم طافوا لها وسعوا قبل عرفة وحلقوا وحلوا فتلك متعة قد كانت تفعل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نسخت وسنذكرها وما روي فيها وفي نسخها في غير هذا الموضع في كتابنا هذا ان شاء الله **فهذه** المتعة التي نهى عنها عمر وتواعد من فعلها بالعقوبة **فاما** متعة قد ذكرها الله عز وجل في كتابه بقوله فمن تمتع بالعمرة

کو حکم دیا گیا۔ ــــ اگر کوئی شخص کہے کہ اس بات کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ آپ نے متعہ (تمتع) سے منع فرمایا اور تم نے یہ بات ان سے حضرت مالک کی روایت میں ذکر کی ہے، حضرت مالک، حضرت زہری سے وہ محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت کرتے ہیں۔

اور وہ شخص (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے کہ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ کے زمانے میں دو متعے تھے میں ان دونوں سے روکتا اور ان پر سزا دیتا ہوں ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا حج کا متعہ (حج تمتع) ہے۔

---

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ اور حج کے متعہ سے روکتے تھے وہ کہتے ہیں کیسے جائز ہے کہ آپ کسی شخص کو اس کام پر سزا دیں جس کے بارے میں آپ کو معلوم ہو کہ اللہ تعالٰے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس (معترض) کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس حدیث میں مذکور متعہ وہ نہیں جسے پہلے گروہ نے مستحب گردانا ہے اور ہم نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا۔ بلکہ ہمارے نزدیک اس متعہ سے مراد وہ احرام ہے جو صحابہ کرام نے حج کے لیے باندھا پھر انھوں نے آٹھ ذوالحجہ سے پہلے اس کے لیے طواف کیا اور سعی کی، سر منڈایا اور احرام کھول دیا یہ متعہ ہے جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کیا جاتا تھا پھر منسوخ ہو گیا (واللہ اعلم بالصواب) اور جو کچھ اس کے بارے میں مروی ہے نیز اس کے منسوخ ہونے کے بارے میں اس کتاب میں کسی دوسری جگہ ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالٰی۔

---

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا اور اس پر عمل پیرا ہونے والے کو سزا سے ڈرایا ــــ جہاں تک اس تمتع کا

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ الْآيَةَ وَفَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَمُحَالٌ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا عُمَرُ بَلْ قَدْ رُوِّيْنَا عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَحَبَّهَا وَحَضَّ عَلَيْهَا۔

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ عُمَرُ لَوِ اعْتَمَرْتُ فِي عَامٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ حَجَجْتُ لَجَعَلْتُهَا مَعَ حَجَّتِي۔

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَحَبَّ الْقِرَانَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي تَوَاعَدَ عُمَرُ مَنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوبَةِ هِيَ الْمُتْعَةُ الْأُخْرٰى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ۔

۱۲۸۳- وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ أَفْرِدُوا بِالْحَجِّ۔

قِيلَ لَهُ لَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى كَرَاهَتِهِ لِمَا سِوَى الْإِفْرَادِ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَلٰكِنَّهُ لِإِرَادَتِهِ مَعْنًى آخَرَ سِوٰى ذٰلِكَ قَدْ بَيَّنَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔

۱۲۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کا فعل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا "جو شخص عمرہ کیساتھ حج کا نفع اٹھائے تو قربانی کا جو جانور میسر ہو (دے جائے)" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا تو محال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمائیں بلکہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں سال میں دو بار عمرہ کر لوں پھر حج کر لوں تو حج کے ساتھ بھی عمرہ کروں۔

---

حضرت سفیان، سلمہ بن کہیل سے وہ حضرت طاؤس سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ الخ

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے تمتع کی ممانعت کا انکار فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انھوں نے قران کو پسند فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس تمتع کے کرنے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ڈرایا وہ دوسرا تمتع ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے آپ نے حج افراد کیا ـــــ اور وہ (معترض) یوں ذکر کرے حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا حج افراد کرو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب اس کے علاوہ یعنی حج تمتع اور قران کو ناپسند کرنا نہیں ہے لیکن آپ نے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فرق کرو یہ تم میں سے کسی ایک کے

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِفْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ اَتَمُّ لِحَجِّ اَحَدِكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ۔

۱۲۸۵۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِسَالِمٍ لِمَ نَهٰى عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَهَا النَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اَتَمَّ الْعُمْرَةِ اَنْ تُفْرِدُوْهَا مِنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَالْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَاَخْلِصُوْا فِيْهِنَّ الْحَجَّ وَاعْتَمِرُوْا فِيْمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الشُّهُوْرِ فَاَرَادَ عُمَرُ بِذٰلِكَ تَمَامَ الْعُمْرَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ **وَذٰلِكَ** اَنَّ الْعُمْرَةَ الَّتِيْ يَتَمَتَّعُ فِيْهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِاَنْ يُّهْدِيَ صَاحِبُهَا هَدْيًا اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَاَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ تَتِمُّ بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صِيَامٍ فَاَرَادَ عُمَرُ بِالَّذِيْ اَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُّزَارَ الْبَيْتُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ وَكَرِهَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَيَلْزَمُ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي السَّنَةِ۔

**فَاَخْبَرَ** ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَ بِاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لِئَلَّا يَلْزَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي السَّنَةِ لَا لِكَرَاهِيَتِهِ التَّمَتُّعَ لِاَنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ **فَاَمَّا** قَوْلُهُ اِنَّهُ اَتَمُّ لِعُمْرَةِ اَحَدِكُمْ وَحَجَّتِهِ اَنْ يُّفْرِدَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْ صَاحِبَتِهَا فَاِنَّ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَّأْيِهِ خِلَافًا لِّذٰلِكَ اَيْضًا۔

حج کو بھی پورا کرنے والا ہے اور عمرہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں کے علاوہ کیا جائے۔

---

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمتع سے منع کیا حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے تو انھوں نے جواب دیا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں سے الگ کرو اور حج کے مہینے معلوم ہیں ان مہینوں میں صرف حج کرو اور اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کرو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرہ کی تکمیل کا ارادہ فرمایا جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے" اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو"۔ اور یہ اس لیے کہ جس عمرے کے ساتھ آدمی حج کا نفع حاصل کرتا ہے وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ شخص قربانی کا جانور نہ لے جائے یا قربانی کا جانور نہ ملنے کی صورت میں روزہ رکھے جبکہ حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ قربانی کے جانور اور روزے کے بغیر بھی مکمل ہو جاتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سال میں دو بار بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے اور حج کے ساتھ عمرہ کے تمتع کو ناپسند کیا تاکہ لوگ اسے ضروری قرار دے کر سال میں صرف ایک بار ہی بیت اللہ شریف میں حاضر نہ ہوں (بلکہ بار بار آئیں)

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا کہ انھوں نے حج اور عمرہ الگ الگ کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں اور پھر وہ سال میں ایک بار بیت اللہ شریف حاضری دیں اس لیے تمتع کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ سنت نہیں اور آپ کا یہ قول کہ اس طرح تمہارے عمرے اور حج کی تکمیل یہ ہے کہ ہر ایک کو الگ کیا جائے تو جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے ___ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ہم نے ان کی رائے اس کے خلاف روایت کی ہے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ وَّ اَبُوْ يَعْفُوْرَ سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي۔

حضرت صدقہ بن یسار اور ابو یعفور سے مروی ہے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں اگر میں ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمرہ کروں تو مجھے یہ دوسرے عشروں میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

---

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ عُمْرَةٌ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي فَحَدَّثْتُ بِهٖ نَافِعًا فَقَالَ نَعَمْ عُمْرَةٌ فِيْهَا هَدْيٌ اَوْ صِيَامٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ عُمْرَةٍ لَيْسَ فِيْهَا هَدْيٌ وَّلَا صِيَامٌ۔

حضرت صدقہ بن یسار سے مروی ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ فرماتے ہیں ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں عمرہ کرنا مجھے دوسرے دنوں میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے وہ (حضرت صدقہ) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا ہاں جس عمرہ میں ہدی (قربانی کا جانور) یا روزے ہوں مجھے ۲

۲؎ اس عمرہ سے زیادہ پسندیدہ ہے جس میں ہدی یا روزے نہ ہوں۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَجَجْنَا وَفِيْنَا رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَعِبْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَسَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ فَقُلْنَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَّا لَبّٰى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَمَا كَفَّارَتُهٗ قَالَ رَجَعَ بِاَجْرَيْنِ وَتَرْجِعُوْنَ بِاَجْرٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت کثیر بن جمہان فرماتے ہیں ہم نے عمرہ کیا اور ہمارے درمیان ایک عجمی شخص تھا اس نے عمرہ اور حج کے لیے تلبیہ کہا ہم نے اسے اس بات پر عیب لگایا پھر ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور عرض کیا کہ جو شخص حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہے اس کا کفارہ کیا ہے انھوں نے فرمایا اس نے دو اجر حاصل کیے اور تم نے ایک اجر پایا۔

---

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ۔

حضرت صدقہ بن یسار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ذوالحجہ کے مہینہ میں میرا حج سے پہلے عمرہ کرنا اور قربانی کا جانور لے جانا حج کے بعد عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْضًا قَدْ فَضَّلَ الْعُمْرَةَ الَّتِيْ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ الَّتِيْ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ مَا رَوٰى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَوْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِذًا لَمَا قَالَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ سَمِعَ اَبَاهُ قَالَهٗ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهٗ عَلَيْهِ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو دوسرے مہینوں میں عمرہ کرنے پر فضیلت دی ہے پس یہ اس بات کی صحت پر دلالت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنتے جیسا کہ حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کیا تو وہ اس کے خلاف نہ فرماتے کیونکہ انھوں نے اپنے والد سے سُنا ہے تاکہ آپ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ بات فرمائی

مُنْكَرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ دَافِعٌ وَهُوَ أَيْضًا فَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُ لَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فَعَلَ هٰذَا وَلٰكِنَّ الْمَحْكِيَّ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ هُوَ إِرَادَةُ عُمَرَ أَنْ يُّزَارَ الْبَيْتُ وَبَاقِي الْكَلَامِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَلَامُ سَالِمٍ خَلَطَهُ الزُّهْرِيُّ بِرِوَايَتِهِ فَلَمْ يَتَمَيَّزْ فَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالْهَدْيِ لِمَنْ يَّجِدُ الْهَدْيَ أَوْ بِالصِّيَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَمَامُ الْعُمْرَةِ فِيْ غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ وَاجِبٍ فِيْهَا وَأَوْجَبَ النُّقْصَانُ فِي الْعُمْرَةِ الَّتِيْ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ إِذَا كَانَ وَاجِبًا فِيْهَا وَهٰذَا كُلُّهُ إِذَا كَانَ الْحَجُّ يَتْلُوْهَا فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّا رَأَيْنَا الْهَدْيَ الَّذِيْ يَجِبُ فِي الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ يُؤْكَلُ مِنْهُ بِاتِّفَاقِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ جَمِيْعًا وَرَأَيْنَا الْهَدْيَ الَّذِيْ يَجِبُ لِنُقْصَانٍ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحَجَّةِ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الْوَاجِبُ فِي الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ يُؤْكَلُ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ لِنُقْصَانٍ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لِلنُّقْصَانِ لَكَانَ مِنْ أَشْكَالِ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ وَلَكَانَ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ كَمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَلٰكِنَّهُ دَمُ فَضْلٍ وَإِصَابَةُ خَيْرٍ۔

۱۲۹۰- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ أَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَأَبُوْ أُسَامَةَ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا رَجُلٌ يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ هٰذَا

اور کوئی بھی اس کا انکار نہ کرتا، اور نہ ان کے قول کو رد کرتا۔ اور وہ خود بھی اس کا رد کرتے ہوئے یہ نہ فرماتے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جو کچھ بیان کیا گیا وہ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے، اس کے بعد باقی کلام، حضرت سالم کا کلام ہے۔ حضرت زہری نے اسے اپنی روایت میں مخلوط کر دیا اور اس کی تمیز نہ ہو سکی اور ان کا قول کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی تکمیل اسی شخص کے لیے ہوتی ہے جس کو ہدی میسر ہو، ہدی نہ پانے کی صورت میں روزے رکھے تو اس سے ثابت، حج کے مہینوں کے علاوہ بھی عمرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے جب کہ وہ (ہدی) اس میں واجب نہ ہو اور حج کے مہینوں میں ہدی کا پہنچنا کسی نقصان کے سبب سے واجب ہو اور یہ دونوں صورتیں اس وقت ہیں جب عمرہ کے بعد حج ہو اس بات کے قائلین کے خلاف ہمارے نزدیک دلیل یہ ہے (اور اللہ بہتر جانتا ہے) کہ ہم دیکھتے ہیں جو ہدی تمتع اور قران میں واجب ہوتی ہے اس سے کھایا جا سکتا ہے اس بات پر تمام متقدمین متفق ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ یا حج میں نقصان کو پورا کرنے کے لیے جو ہدی واجب ہوتی ہے اس سے بالاتفاق نہیں کھا سکتے تو جب تمتع اور قران میں واجب ہدی سے کھایا جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ عمرے یا اس کے بعد حج میں نقصان سے واجب نہیں کیونکہ اگر یہ اس نقصان کی وجہ سے ہوتی تو یہ ان قربانیوں سے ہوتی جو نقصان کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اس سے کھانا جائز نہ ہوتا جیسا کہ ان قربانیوں سے کھانا جائز نہیں بلکہ یہ فضیلت اور اچھا عمل کرنے کی قربانی ہے۔

حضرت علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہے تھے تو ایک شخص حج اور عمرہ کے لیے تلبیہ کہہ رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے اس سے روکا ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں (مجھے معلوم ہے)

فقالوا علي فأتاه عثمان فقال ألم تعلم أني نهيت عن هذا فقال بلى ولكني لم أكن لأدع قول النبي صلى الله عليه وسلم لقولك۔

لیکن آپ کے قول کی خاطر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو ترک نہیں کر سکتا۔

---

**۱۲۹۱- حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا خلاد بن يحيى قال ثنا سفيان الثوري عن بكير بن عطاء قال حدثني حريث بن سليم العذري عن علي أنه لبى بهما جميعا فنهاه عثمان فقال علي أما إنك قد رأيت۔

حضرت حریث بن سلیم عذری، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کے لیے اکٹھا تلبیہ کہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں روکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آپ دیکھ لیجئے۔

---

**فهذا** علي قد أخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بخلاف النهي عن قران العمرة والحج وفعل في ذلك خلاف ما أمر به عثمان وأنكر على عثمان ما أمر به من ذلك فدل هذا من علي أنه قد كان عنده تفضيل القران على الإفراد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولولا ذلك لما أنكر على عثمان ما رأى ولا فضل رأيه على رأي عثمان في ذلك إذ كانا كلاهما إنما أمرا بما أمرا به من ذلك عن شيء واحد وهو الرأي ولكن خلافه لعثمان في ذلك دليل عندنا على أنه قد علم فضل القران على ما سواه من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد روي عن ابن عباس أيضا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قرن في حجة الوداع۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ اور حج کے ملانے کی ممانعت کے خلاف خبر دی اور اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کے خلاف عمل کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم پر اعتراض کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم افراد پر قران کو فضیلت دیتے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ کی رائے کا انکار نہ کرتے اور نہ ہی اپنی رائے کو ان کی رائے پر ترجیح دیتے کیونکہ دونوں حضرات نے جو فیصلہ کیا وہ ان کی اپنی رائے تھی لیکن ان کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرنا ہمارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے قران کی اس کے غیر پر فضیلت معلوم کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر قران کیا۔

---

**۱۲۹۲- حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا داود بن عبد الرحمن عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع عمر عمرة الجحفة وعمرته من العام المقبل وعمرته من الجعرانة وعمرته مع حجته وحج حجة واحدة۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے عمرہ جحفہ، آنے والے سال کا عمرہ، جعرانہ سے عمرہ اور ایک عمرہ حج کے ساتھ، جبکہ آپ نے حج، صرف ایک بار کیا۔

---

فان قال قائل فكيف تقبلون هذا عن ابن عباس وقد رويتم عنه في الفصل الاول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تمتع قيل له قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم احرم في بدء امره بعمرة فمضى فيها متمتعا بها ثم احرم بحجة قبل طوافه فكان في بدء امره متمتعا وفي اخره قارنا فاخبر ابن عباس في الحديث الاول بتمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم لينفي قول من كره المتعة واخبر في هذا الحديث الثاني بقرانه على ما كان صار اليه امره بعد احرامه بالحجة فثبت بذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان في حجة الوداع متمتعا بعد احرامه بالعمرة الى ان احرم بالحجة فصار بذلك قارنا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات کس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم اس سے پہلے شروع شروع میں ان ہی سے روایت کر چکے ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع میں عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اس کو تمتع کے طور جاری رکھا پھر طواف سے پہلے حج کا احرام باندھا تو شروع میں آپ متمتع تھے اور آخر میں قارن ــــ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمتع کی خبر دی تاکہ تمتع کو مکروہ جاننے والوں کے قول کی نفی کر دیں اور دوسری حدیث میں قران کی خبر دی کیونکہ حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ کا عمل یہی صورت اختیار کر گیا تھا۔ ــــ تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر عمرے کا احرام باندھنے کے بعد متمتع تھے حتیٰ کہ آپ نے حج کا احرام باندھا تو اس وجہ سے قارن ہو گئے۔

۱۲۹۳ - وقد حدثنا فهد قال ثنا النفيلي قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن مجاهد قال سئل ابن عمر كم اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرتين فقالت عائشة لقد علم ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعتمر ثلاثا سوى عمرته التي قرنها بحجته۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے، انھوں نے فرمایا دو عمرے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عمرے کے علاوہ جسے اپنے حج کے ساتھ ملایا تین عمرے کیے۔

فان قال قائل فكيف تقبلون مثل هذا عن عائشة وقد رويتم عنها في اول هذا الباب ما قد رويتم من افراد رسول الله صلى الله عليه وسلم وتمتعه على ما ذكرتم قيل له ذلك عندنا والله اعلم على نظير ما صححنا عليه حديث ابن عباس فيكون ما علمت عائشة من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ابتدا فاحرم بعمرة ولم يقرنها حينئذ بحجة

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس قسم کی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم ان ہی سے باب کے شروع میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج افراد اور تمتع کے بارے میں روایت کر چکے ہو ــــ اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی صحت بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جیسے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل معلوم کیا اسی طرح ہوگا کہ آپ نے ابتداءً عمرے کا احرام باندھا اور اس وقت اس کے ساتھ حج کو نہیں

فمضى فيها على ان يحج وقت الحج فكان في ذلك متمتعا بها ثم احرم بحجة مفردة في احرامه بها لم يبتدئ معها احراما بعمرة فصار بذلك قارنا لها الى عمرته المتقدمة فقد كان في احرامه على اشياء مختلفة كان في اوله متمتعا ثم صار محرما بحجة افردها في احرامه فلزمته مع العمرة التي قد كان قدمها فصار في معنى القارن والمتمتع وارادت يعني عائشة بذكرها الافراد خلافا للذين يرون ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل بهما جميعا۔

لایا اسے جاری رکھا یہاں تک کہ حج کے وقت حج کیا اس وقت آپ متمتع تھے پھر اسی احرام کے اندر صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے کا احرام نہ باندھا تو یوں آپ پہلے عمرے کی وجہ سے قارن ہوگئے، لہٰذا آپ کے احرام میں مختلف امور تھے۔ شروع میں آپ متمتع تھے پھر صرف حج کے ساتھ محرم ہوئے تو یہ اس عمرے کے احرام کے ساتھ لازم ہوگیا جو پہلے باندھ چکے تھے پس آپ قارن اور متمتع کے حکم میں ہوگئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا بطور افراد ذکر کرتے ہوئے ان لوگوں کے رد کا ارادہ فرمایا جن کے خیال میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔

---

۱۲۹۴- وقد حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن عيينة عن ايوب بن موسى عن نافع ان ابن عمر خرج من المدينة الى مكة مهلا بالعمرة مخافة الحصر ثم قال ما شانهما الا واحدا اشهدكم اني قد اوجبت الى عمرتي هذه حجة ثم قدم فطاف لهما طوافا واحدا وقال هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے آپ نے رکاوٹ کے خوف سے صرف عمرے کا احرام باندھا پھر فرمایا دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اس عمرے کے ساتھ حج کو لازم کر لیا پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

---

۱۲۹۵- وقد حدثنا احمد هو ابن داود بن موسى قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر اراد فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدكم اني قد اوجبت عمرة ثم خرج حتى اذا كان بظهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحدا اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي فانطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحل من شيء حرم عليه حتى

حضرت نافع فرماتے ہیں جس سال حجاج نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کی اس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا تو عمرے کا احرام باندھا ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے اور ہم ڈر رہے ہیں کہ کہیں آپ کو بیت اللہ شریف سے رکاوٹ پیش نہ آئے انہوں نے فرمایا "بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے" میں وہی عمل کروں گا جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو لازم کر لیا۔ پھر تشریف لے گئے جب مقام بیداء میں پہنچے تو فرمایا حج اور عمرہ کا معاملہ ایک ہی ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی پس آپ دونوں کا احرام باندھے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچے، بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان چکر لگائے اور اس پر کچھ زائد نہ کیا نہ قربانی دی

يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ بِطَوَافِهٖ ذٰلِكَ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور نہ سر منڈایا اور نہ کسی حرام ہونے والی چیز کو حلال جانا یہاں تک کہ قربانی کے دن سر منڈایا اور خیال کیا کہ انھوں نے پہلے طواف کے ساتھ ہی حج کا طواف بھی کر لیا ہے پھر فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اِشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ نَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَكَذٰلِكَ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی۔ ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ شریف سے روک نہ جائیں انھوں نے فرمایا بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے میں وہی عمل کروں گا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے عمرے کے ساتھ حج کا بھی ارادہ کر لیا ہے اور قربانی کا جانور بھیجا ہے جو مقام قدید سے خریدا ہے پھر دونوں (حج اور عمرے) کے احرام کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان چکر لگائے اس پر کچھ اضافہ نہ کیا نہ قربانی دی اور نہ سر منڈایا اور نہ ہی بال کٹوائے اور جو کچھ (احرام کی وجہ سے) حرام ہوا تھا اسے حلال نہ سمجھا یہاں تک کہ جب قربانی کا دن ہوا تو قربانی دی سر منڈایا اور خیال کیا کہ انھوں نے پہلے طواف میں ہی حج اور عمرے کا طواف کر لیا ہے۔ (اور فرمایا) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَجَوَابُنَا لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ جَوَابِنَا لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیسے قبول کرتے ہو حالانکہ تم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ تو ہم اسے وہی جواب دیں گے جو ہم نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کے سلسلے میں دیا۔

۱۲۹۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ أَيْضًا فِيمَا تَقَدَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ فَجَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ مِثْلُ جَوَابِنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۲۹۸ - وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَبَّى بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَذَكَرَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ أَنَسٍ قَالَ ذَهَلَ أَنَسٌ إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ قَالَ بَكْرٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ۔

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ قَالَ بَكْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ذَهَلَ أَنَسٌ إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هٰرُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَكَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَلَمْ يَحِلَّ۔

---

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمتع کرتے تھے تو تم ان سے یہ بات کیسے قبول کرتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا۔

اس سلسلے میں ہمارا جواب وہی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے سلسلے میں دیا گیا۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عمرے اور حج کا اکٹھا احرام باندھا اور فرمایا میں حج اور عمرے کے ساتھ حاضر ہوں۔ بکر بن عبد اللہ مزنی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اسی کا احرام باندھا جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو وہ احرام کھول دے حضرت بکر فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتایا تو آپ وصال تک اس بات کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت بکر بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا۔ حضرت بکر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت حمید نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا اور یہ اضافہ کیا جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا لہٰذا

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ بِقَوْلِ اَنَسٍ فَقَالَ نَسِيَ اَنَسٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ بَكْرٌ لِاَنَسٍ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَسِيَ فَقَالَ اِنْ يَّعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْيَانًا بَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ مَعًا۔ **اَفَلَا تَرٰى** اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْكَرَ عَلٰى اَنَسٍ قَوْلَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا وَاِنَّمَا كَانَ الْاَمْرُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ صَيَّرَهَا عُمْرَةً بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَضَافَ اِلَيْهَا حَجَّةً فَصَارَ حِيْنَئِذٍ قَارِنًا **فَاَمَّا** فِيْ بَدْءِ اِحْرَامِهٖ فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَهٗ مُفْرِدًا **ثُمَّ** قَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ اَنَسٍ بِدُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا

۱۳۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ۔

۱۳۰۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۱۳۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلّٰى

حضرت حمید حضرت بکر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی واپس لوٹے تو حضرت بکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے بھول ہوئی ہے انھوں نے فرمایا وہ ہمیں بچہ شمار کرتے ہیں بلکہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں ــــــ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس قول پر اعتراض کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بات یوں تھی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا پھر اس کے بعد اسے عمرہ میں بدلایا اور اس کے ساتھ حج کو ملایا اور اس وقت آپ قارن بن گئے جہاں تک آپ کے حج کے احرام سے ابتداء کرنے کا تعلق ہے تو اس وقت آپ مفرد تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات [illegible]

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مقام بیداء پر ٹھہری تو آپ نے دونوں کو جمع فرمایا۔

---

حضرت حمید اور حضرت ابو قزعہ رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں۔

---

حضرت ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ الرَّقِّيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِي طَلْحَةَ وَرُكْبَتِي تَمَسُّ رُكْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَالُوْا يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

حضرت ابوقلابہ اور حمید بن ہلال حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں (سواری پر) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور میرے گھٹنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے آپ مسلسل حج اور عمرہ کے ساتھ آواز بلند کر رہے تھے۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا۔

حضرت یحییٰ بن ابواسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کے ساتھ "لبیک" کہتے ہوئے سُنا۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً مِّنَ الْجُحْفَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَةً حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَحَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ مقام جحفہ سے کیا ایک عمرہ آنے والے سال کیا ایک عمرہ مقام جعرانہ سے کیا ایک عمرہ اس وقت کیا جب غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا جبکہ حج صرف ایک بار کیا۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى وَابْنُ نُفَيْلٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا نَصْرُخُ بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً وَّلٰكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔

حضرت ابواسماء، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نکلے اور ہم حج کے لیے آواز بلند کر رہے تھے جب مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنا دیں آپ نے فرمایا: اگر مجھے اس عمرے کے بارے میں پہلے معلوم ہوتا جو کچھ بعد میں معلوم ہوا (یعنی تمتع کا جواز) تو میں عمرہ ادا کرتا لیکن میں نے ہدی چلائی ہے اور حج وغیرہ کو ملایا ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ مَنْ اَخْبَرَ مِنْ فِعْلِهِ بِمَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول ہے کہ آپ نے حج اور عمرے کو ملایا تو یہ ان لوگوں کی بات کی صحت پر دلالت ہے جو بتاتے ہیں کہ آپ کا عمل اس کے موافق تھا۔

۱۳۱۰- وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ مَوَالِيَّ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهِلُّوا يَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِي حَجَّةٍ۔

حضرت اسلم (ابوعمران) فرماتے ہیں میں نے اپنے آقاؤں کے ہمراہ حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "اے آل محمد! حج کے ساتھ عمرے کا احرام بھی باندھو۔"

وَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

تو یہ بھی اس کی مثل ہے۔

۱۳۱۱- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

حضرت ابن عباس، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملا کر کیا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَرَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت عبدالملک بن میسرہ زراد فرماتے ہیں میں نے حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے قیامت تک عمرہ کو حج میں داخل کر دیا۔ وہ (حضرت سراقہ بن مالک) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر قران کیا۔

فَقَدِ اخْتَلَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْرَامِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَا كَانَ فَقَالُوا مَا رَوَيْنَا وَتَنَازَعُوا فِي ذٰلِكَ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى أَحَدِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ الثَّلَاثَةِ إِمَّا مُتَمَتِّعٌ وَإِمَّا مُفْرِدٌ وَإِمَّا قَارِنٌ فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَنَكْشِفَهَا لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيهَا وَنَقِفَ مِنْ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کے بارے میں ان (محدثین) کا اختلاف ہے کہ اس کی کیا صورت تھی تو انھوں نے وہ بات کہی جسے ہم نے بیان کیا اور اس سلسلے میں باہم اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ہمارے علم کے مطابق آپ تین میں سے کسی ایک حالت پر تھے آپ متمتع یا مفرد یا قارن تھے تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ ہم ان روایات کو دیکھیں اور انہیں واضح کریں تاکہ معلوم ہو کہ اختلاف کہاں سے

ذٰلِكَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ اَفْرَدَ يَقُوْلُوْنَ كَانَ اِحْرَامُهٗ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ اِحْرَامٌ بِغَيْرِهٖ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ قَدْ كَانَ قَبْلَ اِحْرَامِهٖ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ اِحْرَامٌ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَضَافَ اِلَيْهَا هٰذِهِ الْحَجَّةَ هٰكَذَا يَقُوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا قَرَنَ وَقَدْ اَخْبَرَ جَابِرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَهُوَ اَحَدُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ اَيْضًا مِمَّنْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ بِالْحَجِّ فِيْ اَوَّلِ اِحْرَامِهٖ فَكَانَ بَدْءُ اِحْرَامِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَدْ اَثْبَتْنَا عَنْهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ اَحْرَمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهٗ قَرَنَ سَمِعُوْا تَلْبِيَتَهٗ فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ سَمِعُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ تَلْبِيَتَهُ الْاُخْرٰى خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ قَرَنَ وَسَمِعَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهٗ اَفْرَدَ وَقَدْ لَبّٰى بِالْحَجِّ خَاصَّةً وَلَمْ يَكُوْنُوْا سَمِعُوْا تَلْبِيَتَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْعُمْرَةِ فَقَالُوْا اَفْرَدَ وَسَمِعَهٗ قَوْمٌ اَيْضًا وَقَدْ لَبّٰى فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسْمَعُوْا تَلْبِيَتَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ مِنْهُ بِالْحَجِّ ثُمَّ رَاَوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْعُمْرَةِ فَقَالُوْا تَمَتَّعَ فَرَوٰى كُلُّ قَوْمٍ مَا عَلِمُوْا وَقَدْ دَخَلَ جَمِيْعُ مَا عَلِمَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَفْرَدَ وَمَا عَلِمَهُ الَّذِيْنَ

ہوا نیز ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے واقفیت حاصل کر سکیں ـــــ تو غور و فکر کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ جو لوگ احرام افراد کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں آپ کا احرام حج افراد کا احرام تھا اس سے پہلے آپ نے کسی قسم کا احرام نہیں باندھا تھا ـــــ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس احرام حج سے پہلے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر اس کے ساتھ حج کو ملایا، قران کے قائلین یہی بات کہتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو حج افراد کے قائلین میں سے ایک ہیں، فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مقام بیداء پر پہنچی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو حج افراد کے قائلین میں سے ہیں فرماتے ہیں آپ نے شروع میں مسجد کے قریب سے حج کا احرام باندھا۔ تو حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آپ کے احرام کا آغاز مسجد سے باہر تشریف لانے کے بعد ہوا۔

---

اسی سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا، تو اس بات کا احتمال ہے کہ جن لوگوں نے قران کا قول کیا انھوں نے مسجد میں آپ سے عمرے کا تلبیہ سنا پھر مسجد سے باہر دوسرا تلبیہ صرف حج کے لیے سنا اور انھوں نے خیال کیا کہ آپ نے قران فرمایا اور جو لوگ افراد کے قائل ہیں انھوں نے سنا کہ آپ نے صرف حج کا تلبیہ کہا انھوں نے اس سے پہلے عمرے کا تلبیہ نہیں سنا تھا لہٰذا انھوں نے افراد کا قول کہا اور کچھ لوگوں نے آپ کو مسجد میں عمرے کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا لیکن مسجد سے باہر حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا پھر انھوں نے دیکھا کہ آپ نے حاجیوں کی طرح میدانِ عرفات میں وقوف فرمایا اور اس قسم کے دوسرے مناسک ادا کیے۔ تو ان کے نزدیک یہ عمل، عمرہ سے فراغت کے بعد تھا لہٰذا انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمتع کیا۔

پس جس گروہ نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کر دیا لہٰذا جن لوگوں نے حج افراد یا تمتع کا قول کیا ان کی معلومات ان لوگوں کی معلومات میں شامل ہو گئیں جو قران کے قائل ہیں کیونکہ انھوں نے عمرے کے تلبیہ

قالوا انه تمتع فيما علم الذين قالوا انه قرن لانهم اخبروا عن تلبيته بالعمرة ثم عن تلبيته بالحجة بعقب ذلك فصار ما ذهبوا اليه من ذلك وما رووا اولى مما ذهب اليه من خالفهم وما رووا ثم قد وجدنا بعد ذلك افعال رسول الله صلى الله عليه وسلم تدل على انه كان قارنا وذلك انه عليه السلام لا يختلف عنه انه لما قدم مكة امر اصحابه ان يحلوا الا من كان ساق منهم هديا وثبت هو على احرامه فلم يحل منه الا في وقت ما يحل الحاج من حجه وقال لو استقبلت من امري ما استدبرت ما سقت الهدى ولجعلتها عمرة فمن كان ليس معه هدى فليحل وليجعلها عمرة هكذا احكاه عنه جابر بن عبد الله وهو ممن يقول انه افرد وسنذكر ذلك وما روى فيه في باب فسخ الحج ان شاء الله تعالى فلو كان احرامه ذلك كان بحجة لكان هديه الذي ساقه تطوعا والهدى التطوع لا يمنع من الاحلال الذي يحله الرجل اذا لم يكن معه هدى ولكان حكمه صلى الله عليه وسلم وان كان قد ساق هديا كحكم من لم يسق هديا لانه لم يخرج على ان يتمتع فيكون ذلك الهدى للمتعة فيمنعه من الاحلال الذي كان يحله لو لم يسق هديا الا ترى ان رجلا لو خرج يريد التمتع فاحرم بعمرة انه اذا طاف لها وسعى وحلق حل منها ولو كان ساق هديا لمتعته لم يحل حتى يوم النحر ولو ساق هديا تطوعا حل قبل يوم النحر بعد فراغه من العمرة فثبت بذلك ان هدى النبي صلى الله عليه وسلم لما كان قد

اور اس کے بعد حج کے تلبیہ کی خبر دی لہٰذا ان کا موقف اور جو کچھ انھوں نے روایت کیا، ان کے مخالفین کے مسلک اور مرویات سے اولیٰ قرار پایا۔

---

پھر اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ آپ کے قارن ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ یوں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ سوائے ہدی چلانے والوں کے باقی لوگ احرام کھول دیں۔ آپ نے بھی اپنا احرام برقرار رکھا اور اسے صرف اس وقت کھولا جب حج کرنے والا حج کا احرام کھولتا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ بات جو مجھ پر بعد میں منکشف ہوئی پہلے ظاہر ہوتی تو میں ہدی نہ چلاتا اور اسے عمرہ بنا لیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اسی طرح نقل کیا حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جو آپ کے حج افراد کے قائل ہیں۔ ہم عنقریب اسے اور جو کچھ آپ کے فسخ حج کے بارے میں مروی ہے، ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اگر آپ کا یہ احرام حج کا احرام ہوتا تو ہدی کا لے جانا نفل ہوتا اور نفلی ہدی اس احرام کے کھولنے سے مانع نہیں جسے ہدی نہ لے جانے والا کھولتا ہے۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدی لے جانے کے باوجود اس شخص کی طرح حکم ہوتا جو ہدی نہیں لے جاتا کیونکہ وہ تمتع کرنے سے خارج نہیں ہوتا پس یہ تمتع کی ہدی ہوتی ہے جو اس احرام کے کھولنے سے رکاوٹ نہیں جسے ہدی نہ لے جانے کی صورت میں وہ کھولتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص تمتع کے ارادے سے جائے اور عمرے کا احرام باندھے جب وہ اس کے لیے طواف کرتا ہے پھر سعی کرتا اور سر منڈاتا ہے تو احرام کھول دیتا ہے اور اگر وہ تمتع کے لیے ہدی چلاتا ہے تو قربانی کے دن سے پہلے احرام کھول دیتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی احرام کھولنے میں رکاوٹ تھی اور اس لیے آپ کے احرام کو

منعه من الاحلال واوجب ثبوته على الاحرام الى يوم النحر ان حكمه غير حكم هدي التطوع فانتفى بذلك قول من قال انه كان مفردا وقد ذكرنا فيما تقدم من هذا الباب عن حفصة انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحل انت من عمرتك فقال اني قلدت هديي ولبدت راسي فلا احل حتى انحر فدل ذلك على ما ذكرنا وعلى ان ذلك الهدي كان هديا بسبب عمرة يراد بها قران او متعة فنظرنا في ذلك فاذا حفصة قد دل حديثها هذا على ان ذلك القول من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بمكة لانه كان منه بعد ما حل الناس وقد يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم قد طاف قبل ذلك او لم يطف فان كان قد طاف قبل ذلك ثم احرم بالحجة من بعد فانما كان متمتعا ولم يكن قارنا لانه انما احرم بالحجة بعد فراغه من طواف العمرة وان لم يكن طاف قبل ذلك حتى احرم بالحجة فقد كان قارنا لانه قد لزمته الحجة قبل طوافه للعمرة فلما احتمل ذلك ما ذكرنا كان اولى الاشياء بنا ان نحمل هذه الآثار على ما فيه اتفاقها لا على ما فيه تضادها فكان علي بن ابي طالب وابن عباس وعمران بن حصين وعائشة قد روينا عنهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تمتع وروينا عنهم انه قرن وقد ثبت من قوله ما يدل على انه قدم مكة ولم يكن احرم بالحج قبل ذلك فان جعلنا احرامه بالحجة كان قبل الطواف للعمرة ثبت الحديثان

قربانی کے دن تک برقرار رکھا، تو اس کا حکم نفلی ہدی کے حکم جیسا نہ تھا پس ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا۔ اس سے پہلے ہم نے اسی باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا وجہ ہے صحابہ کرام نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو قلادہ ڈالا اور سر پر گوند لگائی ہے پس میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

تو یہ ہماری مذکورہ گفتگو اس بات پر دلالت ہے کہ وہ ہدی عمرے کے باعث تھی اس سے قران مراد لیا جائے یا تمتع۔

ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مکہ مکرمہ میں فرمائی کیونکہ آپ نے یہ بات لوگوں کے احرام کھولنے کے بعد فرمائی۔

اور ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے طواف کر لیا ہو یا نہ کیا ہو اگر آپ نے پہلے طواف کر لیا تھا پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو آپ متمتع تھے، قارن نہیں تھے کیونکہ آپ نے عمرے کے طواف سے فراغت کے بعد حج کا احرام باندھا، اور اگر آپ نے حج کا احرام باندھنے سے پہلے طواف نہیں کیا تھا تو آپ قارن تھے کیونکہ عمرے کا طواف کرنے سے پہلے آپ پر حج لازم ہو گیا۔

تو جب ان مذکورہ باتوں کا احتمال ہے تو بہترین بات یہ ہے کہ ہم ان روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کریں اس پر نہیں جس سے تضاد ثابت ہو تو حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے ہم نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ان ہی سے ہم نے روایت کیا کہ آپ نے قران کیا اور آپ کے ارشاد گرامی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اس سے پہلے آپ نے حج کے لیے احرام نہیں باندھا تھا پس اگر ہم آپ کے احرام حج کو عمرہ کے طواف سے پہلے قرار دیں تو دونوں حدیثیں اکٹھی ثابت ہوں گی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھنے تک متمتع تھے پھر آپ قارن ہو گئے اور اگر آپ کا احرام حج، عمرہ کا طواف

جَمِيْعًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ مُتَمَتِّعًا إِلَى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ قَارِنًا وَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ كَانَ بَعْدَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ جَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا وَنَفَيْنَا أَنْ يَكُوْنَ قَارِنًا فَجَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا فِي حَالٍ وَقَارِنًا فِي حَالٍ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ طَوَافَهُ لِلْعُمْرَةِ كَانَ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَارِنًا **فَقَالَ** قَائِلٌ مِمَّنْ كَرِهَ الْقِرَانَ وَالتَّمَتُّعَ لِمَنِ اسْتَحَبَّهُمَا اعْتَلَلْتُمْ عَلَيْنَا بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فِي إِبَاحَةِ الْمُتْعَةِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۱۳۱۳۔ **فَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّهُ وَاللهِ مَا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كَمَا تَصْنَعُوْنَ وَلٰكِنَّ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَيَحْبِسَهُ عَدُوٌّ أَوْ مَرَضٌ أَوْ أَمْرٌ يُعْذَرُ بِهِ حَتّٰى تَذْهَبَ أَيَّامُ الْحَجِّ فَيَأْتِيَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفُ بِهِ سَبْعًا وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَتَمَتَّعُ بِحِلِّهِ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيَحُجُّ وَيُهْدِيْ۔

۱۳۱۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

**قَالَ** فَهٰذَا تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ **قِيْلَ** لَهُمْ لَئِنْ وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ تَأْوِيْلُهَا كَذٰلِكَ بِقَوْلِ

کرنے کے بعد قرار دیں تو آپ کو متمتع قرار دیں گے اور آپ کے قارن ہونے کی نفی کریں گے۔ اس طرح ہم آپ کو ایک حال میں متمتع اور دوسرے حال میں قارن قرار دیں گے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا عمرہ کے لیے طواف حج کا احرام باندھنے کے بعد تھا اور اس سے ثابت ہو گا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر قارن تھے

قران اور تمتع کو ناپسند کرنے والوں میں سے ا[illegible] ان لوگوں سے کہتا ہے جو ان دونوں کو اچھا سمجھتے ہیں کہ تم نے ارشادِ خداوندی "اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع حاصل کرے تو اسے جو قربانی میسر ہو اسے چاہئے" سے تمتع کے جواز پر استدلال کیا حالانکہ یہ بات اس طرح نہیں بلکہ اس کی تاویل وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت اسحٰق بن سُوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے اے لوگو! حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع وہ نہیں جو تم کرتے ہو بلکہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع یہ ہے کہ کوئی شخص حج کی نیت سے جائے پھر اسے دشمن یا بیماری یا کسی اور وجہ رکاوٹ پیدا ہو جائے اور وہ معذور قرار پائے یہاں تک کہ حج کے دن چلے جائیں پھر وہ بیت اللہ شریف کے پاس آئے۔ سات چکر لگاتے ہوئے اس کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور احرام کھول کر آئندہ سال حج کا نفع اٹھائے اور قربانی دے۔

حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت اسحٰق بن سوید نے خبر دی انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

معترض کہتے ہیں اس آیت کا یہ مفہوم ہے؛ جواباً کہا جائے گا کہ اگر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قول

ابن الزبير فإن تأويلها أحرى أن لا يكون كذلك لما رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن أصحابه من بعده مثل عمر وعلي ومن ذكرنا معهما فيما تقدم من هذا الباب۔

۱۳۱۵۔ وقد حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم أو مالك بن الحارث عن أبي نصر قال أهللت بالحج فأدركت عليا فقلت إني أهللت بالحج أفأستطيع أن أضم إليه عمرة فقال لا لو كنت أهللت بالعمرة ثم أردت أن تضيف إليها الحج فعلت۔

۱۳۱۶۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا أبو عوانة عن يزيد بن أبي زياد عن علي بن حسين عن مروان بن الحكم قال كنا مع عثمان بن عفان فسمعنا رجلا يهتف بالحج والعمرة فقال عثمان من هذا قالوا علي فسكت

۱۳۱۷۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا همام عن قتادة عن حري بن كليب وعبد الله بن شقيق أن عثمان خطب فنهى عن المتعة فقام علي فلبى بهما فأنكر عثمان ذلك فقال له علي إن أفضلنا في هذا الأمر أشدنا اتباعا له۔

۱۳۱۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا هشيم قال ثنا أبو بشر عن سليمن اليشكري عن جابر بن عبد الله قال لو أهللت بالحج والعمرة طفت لهما طوافا واحدا ولكنت مهديا

قال أبو جعفر فهذا من ذكرنا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد صرف تأويل قول الله عز وجل فمن تمتع

مطابق اس آیت کی یہ تاویل واجب ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام مثلاً حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی روایات اور جو کچھ ہم نے اس سے پہلے روایت کیا، کی روشنی میں اس تاویل کا نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ابونصر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ ملا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا نہیں البتہ اگر تم نے عمرے کا احرام باندھا ہوتا پھر تم اس کے ساتھ حج (کے احرام) کو ملانا چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے۔

حضرت مروان بن حکم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے ایک آدمی کو حج اور عمرہ (کے احرام) کے ساتھ آواز بلند کرتے ہوئے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں تو وہ خاموش ہو گئے۔

حضرت حری بن کلیب اور عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے تمتع سے منع فرمایا اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان دونوں کا تلبیہ کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس بات میں ہم میں سے افضل وہ ہے جو آپ کی زیادہ اتباع کرنیوالا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھوں تو ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کروں گا اور ہدی لے جانے والا ہوں گا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں جن صحابہ کرام کا ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فمن تمتع بالعمرۃ" کی تاویل حضرت عبداللہ بن زبیر رضی

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ إِلَى خِلَافِ مَا صَرَفَهُ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَهُوَ أَصَحُّ التَّأْوِيلَيْنِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ فِي الْآيَةِ مَا يَدُلُّ عَلَى فَسَادِ تَأْوِيلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَالصِّيَامُ فِي الْحَجِّ لَا يَكُونُ بَعْدَ فَوْتِ الْحَجِّ وَلٰكِنَّهُ قَبْلَ فَوْتِهِ ثُمَّ قَالَ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَعَلَ الْمُتْعَةَ وَأَوْجَبَ فِيهَا مَا أَوْجَبَ عَلَى مَنْ فَعَلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّ مَنْ كَانَ أَهْلُهُ حَاضِرِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَوْ غَيْرَ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَفَاتَهُ الْحَجُّ أَنَّ حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ وَحُكْمَ غَيْرِهِ سَوَاءٌ وَأَنَّ حَالَهُ بِحُضُورِ أَهْلِهِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ لَا يُخَالِفُ حَالَهُ بِبُعْدِهِمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هِيَ الَّتِي يَفْتَرِقُ فِيهَا مَنْ كَانَ أَهْلُهُ بِحَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ بِغَيْرِ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَذٰلِكَ فِي التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ الَّتِي كَرِهَهَا مُخَالِفُنَا

۱۳۱۹۔ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ قَالَ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ

اللہ عنہ کی بیان کردہ تاویل کے خلاف کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ زیادہ صحیح تاویل ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کیونکہ آیت کریمہ میں ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تاویل کے فساد پر دلیل پائی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھائے تو اسے جو جانور میسر ہو (لے جائے) اور جو شخص نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے" ـــــ اور حج میں روزے اس کے فوت ہونے کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے ہوتے ہیں پھر فرمایا" اور سات روزے رکھو جب واپس لوٹو یہ دس پورے ہیں یہ اس شخص کے لیے جس کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو" تو اللہ تعالیٰ نے تمتع اور جو کچھ اس کے کرنے والے پر واجب ہوتا ہے ان لوگوں کے لیے مقرر فرمایا جو مکہ مکرمہ کے رہنے والے نہ ہوں ـــــ اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے حج فوت ہو جائے تو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مسجد احرام کے قرب کی وجہ سے اس کا حکم اس حکم کے خلاف نہ ہوگا جو مسجد حرام سے دوری کی وجہ سے ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جس تمتع کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جس میں اہل حرم اور غیر اہل حرم کا حکم مختلف ہے اور یہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع ہے جسے ہمارے مخالف مکروہ جانتے ہیں۔

---

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینے میں عمرہ کرنے کو بہت گناہ سمجھتے تھے۔ محرّم کا نام صفر رکھتے اور کہتے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم ٹھیک ہو جائے نشان مٹ جائے اور صفر کا مہینہ نکل جائے تو جو شخص عمرہ کرنا چاہے اس کے لیے یہ جائز ہو جاتا ہے۔

صبح حلت العمرة لمن اعتمر فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه صبيحة رابعة وهم ملبون بالحج فامرهم ان يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله اى حل نحل قال الحل كله۔

**فهذا** ابن عباس قد اخبر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فسخ الحج الى العمرة ليعلم الناس خلاف ما كانوا يكرهون فى الجاهلية وليعلموا ان العمرة فى اشهر الحج مباحة كهى فى غير اشهر الحج **فان** قال قائل فقد ثبت بهذا عن ابن عباس ان احرام رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان بحجة مفردة فقد خالف هذا ما رويتموه عنه من تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرانه **قيل له** ما فى هذا اختلاف لذلك لانه قد يجوز ان يكون احرامه اولا كان بحجة حتى قدم مكة ففسخ ذلك بعمرة ثم اقام عليها على انها عمرة وقد عزم ان يحرم بعدها بحجة فكان فى ذلك متمتعا ثم لم يطف للعمرة حتى احرم بالحجة فصار بذلك قارنا **فهذه** وجوه احاديث ابن عباس قد صحت والتأمت على ان النبى ان كان قبله التمتع والافراد فلو تتضاد الا ان فى قوله لولا انى سقت الهدى لحللت كما حل اصحابى دليلا على ان سياقة الهدى قد كانت فى وقت قد احرم فيه بعمرة يريد بها التمتع الى الحجة لانه لو لم يكن فعل ذلك لكان هديه ذلك تطوعا والتطوع من الهدى غير مانع من الاحلال الذى يكون لو لم يكن الهدى **فدل** ذلك على ان احرام رسول

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام چار تاریخ کی صبح تشریف لائے اور انھوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا آپ نے انھیں حکم دیا کہ اسے عمرہ میں بدل دیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس چیز کو حلال سمجھیں۔ آپ نے فرمایا (ان) تمام کاموں کو حلال سمجھو (جو احرام حج کی وجہ کی وجہ سے تم پر حرام تھیں)

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کرکے عمرے میں بدل دیا تاکہ لوگوں کو اُس کے خلاف عمل بتائیں جسے وہ دورِ جاہلیت میں مکروہ جانتے تھے اور بتائیں کہ دوسرے مہینوں کی طرح حج کے مہینوں میں بھی عمرہ کرنا جائز ہے۔ ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ اس سے ثابت ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھ رکھا تھا تو یہ اس بات کے خلاف ہے جو تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ کے تمتع اور قران کے بارے میں روایت کی ہے۔ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ نے شروع میں حج کا احرام باندھا ہو حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اسے عمرہ میں بدل دیا پھر اسے عمرہ کے طور پر برقرار رکھا تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ اس کے بعد حج کا احرام باندھیں گے تو اس میں آپ متمتع تھے پھر آپ نے حج احرام سے پہلے طواف نہ فرمایا تو یوں آپ قارن بن گئے۔ ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات کی یہ توجیہات ہیں جو صحیح بھی ہیں اور باہم متفق بھی کہ قران سے پہلے تمتع اور افراد تھا پس تضاد نہ ہوگا البتہ آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر میں ہدی نہ لے گیا ہوتا تو اپنے صحابہ کرام کی طرح احرام کھول دیتا، میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ہدی اس وقت چلائی جب آپ نے تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھ لیا تھا کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا ہوتا تو آپ کی قربانی نفلی ہوتی اور نفلی قربانی اس احلال (احرام کھولنے) سے مانع نہیں جو ہدی نہ لے جانے کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام شروع میں عمرہ کے لیے تھا آپ نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلًا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَتْبَعَهَا حَجَّةً عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ **وَلَمَّا** ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا إِبَاحَةُ الْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلِ الْهَدْيُ الْوَاجِبُ فِي الْقِرَانِ كَانَ لِنُقْصَانٍ دَخَلَ الْعُمْرَةَ أَوِ الْحَجَّةَ إِذَا قُرِنَتَا أَمْ لَا فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ الْهَدْيَ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ۔

۱۳۲۰ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهِ وَنَحَرَ عَلِيٌّ سَبْعَةً وَثَلَاثِيْنَ فَأَشْرَكَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهِ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِضْعَةً فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا۔

**فَلَمَّا** كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ أَنَّهُ قَرَنَ وَأَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ هَدْيٌ ثُمَّ أَهْدَى هٰذِهِ الْبُدْنَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَأَكَلَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مَا وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْأَكْلِ مِنْ هَدْيِ الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ **فَلَمَّا** كَانَ ذٰلِكَ الْهَدْيُ مِمَّا يُؤْكَلُ مِنْهُ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ هَلْ هِيَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الدَّمَ

اس کے بعد حج کا احرام اس طریقے پر باندھا جو ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کیا۔

جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا قران میں واجب قربانی اس نقصان کی وجہ سے ہے جو حج اور عمرہ کو ملانے کی وجہ سے ہوا یا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس ہدی سے (گوشت) کھایا جاتا ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

---

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی لے کر آئے تھے اور ہدی (کے جانوروں) کی مجموعی تعداد جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے ایک سو اونٹ تھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سینتیس (۳۷) اونٹ ذبح کیے۔ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر ہر ہدی سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا گیا اور اسے پکایا گیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے گوشت سے تناول اور شوربے سے نوش فرمایا۔

تو جب ہماری اس مذکورہ گفتگو سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا اور اس وجہ سے آپ کے ذمہ ہدی تھی پھر آپ نے وہ اونٹ ذبح کیے جن کا ہم نے ذکر کیا اور آپ نے ہر اونٹ کے گوشت سے تناول فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ تمتع اور قران کی ہدی سے کھانا جائز ہے تو جب یہ ہدی ان (قربانیوں) میں سے تھی جن سے کھایا جاتا ہے تو ہم نے نقصان کے باعث واجب ہونے والی قربانیوں کے بارے میں غور کیا کہ کیا وہ بھی اسی طرح ہیں یا نہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناخن کاٹنے، بال منڈانے

الواجب من قص الاظفار وحلق الشعر و الجماع وكل دم يجب لترك شيء من الحجة لا يؤكل من شيء من ذلك فكان كل دم وجب لإساءة او لنقصان لا يؤكل منه وكان دم المتعة والقران يؤكل منهما فثبت بذلك انهما وجبا لمعنى خلاف الاساءة والنقصان فهذا حجة قاطعة على من كره القران و التمتع بالعمرة الى الحج **ثم** الكلام بعد ذلك بين الذين جوزوا التمتع والقران في تفضيل بعضهم القران على التمتع وفي تفضيل الآخرين التمتع على القران فنظرنا في ذلك فكان في القران تعجيل الاحرام بالحج وفي التمتع تاخيره فكان ما عجل من الاحرام بالحج فهو افضل واتم لذلك الاحرام **وقد** روي عن علي في قول الله عز وجل واتموا الحج والعمرة لله قال اتمامهما ان تحرم بهما من دويرة اهلك۔

**۱۳۲۱- حدثنا** بذلك ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن مسلمة عن علي۔

**فلما** كان في القران تقديم الاحرام بالحج على الوقت الذي يحرم به في التمتع كان القران افضل من التمتع وكل ما اثبتنا و صححنا في هذا الباب قول ابي حنيفة و ابي يوسف و محمد رحمهم الله تعالى۔

اور جماع کرنے کی وجہ سے واجب ہونے والی قربانی اور ہر اس قربانی سے کھانا جائز نہیں جو حج میں کسی عمل کے چھوڑنے کے باعث لازم ہوتی ہے تو جب قربانی گناہ یا (اعمالِ حج میں) کمی کے باعث واجب ہوتی ہے تو اس سے کھانا جائز نہیں جبکہ تمتع اور قران کی قربانی سے کھایا جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قربانیاں (تمتع اور قران کی قربانیاں) گناہ یا کوئی عمل چھوڑنے کے علاوہ کسی وجہ سے واجب ہوتی ہیں پس یہ ان لوگوں کے خلاف قطعی دلیل ہے جو حج اور عمرہ کے قران اور تمتع کو مکروہ جانتے ہیں۔ ـــــ پھر اس کے بعد تمتع اور قران کو جائز ماننے والوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے قران کو تمتع پر اور دوسرے حضرات نے تمتع کو قران پر فضیلت دی ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ قران کی صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے جبکہ تمتع کی صورت میں اس میں تاخیر ہوتی ہے۔ تو جس صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے وہ افضل اور احرام کے اعتبار سے زیادہ مکمل ہے۔ حضرت علی

حضرت عمرو بن مرہ، حضرت عبداللہ بن سلمہ سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے (اس طرح) بیان کرتے ہیں۔

پس جب قران میں حج کا احرام، احرام تمتع کے وقت سے پہلے ہوتا ہے تو قران افضل ہوا اور یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ثابت کیا اور صحیح قرار دیا، یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## باب ۱۴۵ الهدي يساق لمتعة او قران هل يركب ام لا

## تمتع اور قران کی ہدی پر سواری کا حکم

**۱۳۲۲- حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو (قربانی کا) اونٹ لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ،

رأى رجلاً يسوق بدنة قال اركبها فقال يا رسول الله انها بدنة قال اركبها ويلك۔

۱۳۲۳۔ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي ذئب عن ابن عجلان عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۳۲۴۔ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن اسحٰق عن عمه موسى بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير انه قال له في الثالثة او الرابعة اركبها ويحك۔

۱۳۲۵۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حماد هو ابن سلمة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يسوق بدنة قال اركبها قال انها بدنة قال اركبها۔

۱۳۲۶۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن موسى بن ابي عثمان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۳۲۷۔ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا المقدمي قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا معتمر عن ايوب عن عكرمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه رأى رجلاً يسوق بدنة قال اركبها قال انها بدنة قال اركبها بسيرها الذي في عنقها قال فلقد رأيته يساير النبي صلى الله عليه وسلم في عنقها نعل۔

۱۳۲۸۔ **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا هشيم عن حجاج بن ارطاة عن نافع ان ابن عمر رأى رجلاً يسوق بدنة

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہے، فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

حضرت عجلان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

---

حضرت موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تجھے ہلاکت ہو سوار ہو جا۔

---

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰ بن ابوعثمان اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس کے گلے میں پٹہ رہنے دو اور سوار ہو جاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اس پر سوار ہو کر (سوار تھے اور اس (جانور) کے گلے میں ایک جوتا تھا)

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو چلا رہا تھا انھوں نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تم سرکار

قَالَ ارْكَبْهَا وَمَا اَنْتُمْ بِمُسْتَنِّيْنَ سُنَّةً اَهْدٰى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا طریقہ تو اختیار نہیں کر سکتے۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَسُوْقُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے اونٹ لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا سَاقَ بَدَنَةً لِمُتْعَةٍ اَوْ قِرَانٍ اَنَّ لَهٗ اَنْ يَّرْكَبَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَرٍّ رَاٰهُ مِنَ الرَّجُلِ فَاَمَرَهٗ بِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ لِذٰلِكَ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ لَا بَاْسَ بِرُكُوْبِهَا فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَلَا يَجُوْزُ فِيْ حَالِ الْوُجُوْدِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ كَمَا قَالُوْا وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لَا لِلضَّرُوْرَةِ وَلٰكِنْ لِاَنَّ حُكْمَ الْبُدْنِ كُلِّهَا كَذٰلِكَ تُرْكَبُ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَفِيْ حَالِ الْوُجُوْدِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آدمی جب تمتع یا قران کا اونٹ لے جائے تو اسے اس پر سوار ہونے کی اجازت ہے۔ انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سوار ہونا اس ضرر کی بنیاد پر تھا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں دیکھا تو اسے اس بات کا حکم فرمایا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ضرورت کے وقت سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں بلا ضرورت جائز نہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ضرورت کے تحت حکم فرمایا ہو جیسے یہ حضرات کہتے ہیں اور ہو سکتا ہے ضرورت کے بغیر ہو لیکن چونکہ ضرورت کے وقت قربانی کے تمام جانوروں پر سواری جائز ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

## بيان المسئلة

## بیان مسئلہ

۱۳۳۱۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ لے جا رہا تھا اور وہ شخص تھک چکا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا جانور

جَهْدًا قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا۔

ہے۔آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بُدْنَةً فَكَاَنَّهُ رَاٰى بِهٖ جُهْدًا فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بُدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَ اِنْ كَانَتْ بُدْنَةً۔

حضرت حمید طویل، حضرت ثابت سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ لے جاتے ہوئے دیکھا گویا آپ نے اسے تھکا ہوا پایا تو فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اگرچہ قربانی کا جانور ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ حَرْفٌ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات پر دلالت کرنے والے الفاظ مروی ہیں۔

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ اِذَا سَاقَ بُدْنَةً فَاَعْيٰى رَكِبَهَا وَمَا اَنْتُمْ بِمُسْتَنِّيْنَ سُنَّةً هِيَ اَهْدٰى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا جانور لے جاتا ہے فرماتے ہیں کہ جب وہ تھک جائے تو سوار ہو جائے اور تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے اچھا طریقہ تو نہیں اپنا سکتے۔

۱۳۳۴۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مَا اَمَرَ بِهٖ ابْنُ عُمَرَ وَاَخْبَرَ اَنَّهُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ رُكُوْبُ الْبُدْنَةِ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ هَلْ نَجِدُ لَهٗ ذِكْرًا فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

تو یہ روایت بھی تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس بات کا حکم دیا اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے وہ ضرورت کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہونا ہے پھر ہم نے ضرورت کے بغیر قربانی کے جانور پر سواری کا حکم تلاش کیا کہ ہم ان روایات کے علاوہ کہیں اس کا ذکر پاتے ہیں۔

۱۳۳۵۔ فَاِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدُوْا ظَهْرًا۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے جانور پر مناسب طریقے پر سوار ہو حتیٰ کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سواری کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم اس کی طرف مجبور ہو تو مناسب طریقے سے اس پر سوار ہو سکتے ہو۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

قَالَ أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ رُكُوْبَهَا فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا ارْتَفَعَتِ الضَّرُوْرَةُ وَوَجَدَ غَيْرَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْهَدْيِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ تُرْكَبُ لِلضَّرُوْرَاتِ وَتُتْرَكُ لِارْتِفَاعِ الضَّرُوْرَاتِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا مَا الْمِلْكُ فِيْهِ مُتَكَامِلٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ يُزِيْلُ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ أَحْكَامِ الْمِلْكِ كَالْعَبْدِ الَّذِيْ لَمْ يُدَبِّرْهُ مَوْلَاهُ وَكَالْأَمَةِ الَّتِيْ لَمْ تَلِدْ مِنْ مَوْلَاهَا وَكَالْبُدْنَةِ الَّتِيْ لَمْ يُوْجِبْهَا صَاحِبُهَا فَكُلُّ ذٰلِكَ جَائِزٌ بَيْعُهُ وَجَائِزٌ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ وَجَائِزٌ تَمْلِيْكُ مَنَافِعِهٖ بِأَبْدَالٍ وَبِلَا أَبْدَالٍ وَمِنْهَا مَا قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ مُنِعَ مِنْ بَيْعِهٖ وَلَمْ يَزُلْ عَنْهُ حُكْمُ الْاِنْتِفَاعِ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ أُمُّ الْوَلَدِ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ لِمَوْلَاهَا بَيْعُهَا وَالْمُدَبَّرُ فِيْ قَوْلِ مَنْ لَا يَرٰى بَيْعَهٗ فَذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ وَبِتَمْلِيْكِ مَنَافِعِهٖ لِلَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا بِبَدَلٍ أَوْ بِلَا بَدَلٍ فَكَانَ مَا لَهٗ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهٖ فَلَهٗ أَنْ يُمَلِّكَ مَنَافِعَهٗ مَنْ شَاءَ بِأَبْدَالٍ وَبِلَا أَبْدَالٍ ثُمَّ رَأَيْنَا الْبُدْنَةَ إِذَا أَوْجَبَهَا رَبُّهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لَهٗ أَنْ يُؤَاجِرَهَا وَلَا يَتَعَوَّضَ بِمَنَافِعِهَا بَدَلًا فَلَمَّا كَانَ لَيْسَ لَهٗ تَمْلِيْكُ مَنَافِعِهَا بِبَدَلٍ كَانَ كَذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا وَلَا يَكُوْنُ لَهُ الْاِنْتِفَاعُ بِشَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ لَهُ التَّعَوُّضُ بِمَنَافِعِهٖ أَبَدًا إِلَّا مِنْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ

یہاں تک کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

---

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ضرورت کے وقت اس پر سواری کو جائز قرار دیا ہے، اور جب ضرورت ختم ہو جائے اور دوسری سواری مل جائے تو منع فرما دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ روایات کی روشنی میں قربانی کے جانور پر سواری ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بلا ضرورت اسے ترک کیا جائے —— پھر ہم نے قیاس کے طور پر اس کا حکم دیکھا کہ وہ کیا ہے تو ہم اشیاء کو دو صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں ملکیت کامل ہوتی ہے کوئی چیز اس سے ملکیت کے احکام کو زائل نہیں کر سکتی جیسے وہ غلام جس کو مالک نے مدبر نہیں بنایا اور وہ لونڈی جس نے اپنے مالک سے کوئی بچہ نہیں جنا اور قربانی کا وہ جانور جسے اس کے مالک نے خود اپنے اوپر واجب نہیں کیا ان تمام کا سودا بھی جائز ہے اور ان سے نفع اٹھانا بھی، اور کسی چیز کے بدلے میں یا بدلے کے بغیر ان کا کسی کو مالک بنانا بھی جائز ہے

اور ان میں سے بعض وہ چیزیں ہیں کہ ان پر کسی چیز کے داخل ہونے سے ان کی خرید و فروخت تو ناجائز ہے لیکن ان سے حصول نفع کا حکم زائل نہیں ہوتا ان میں ام ولد (لونڈی) اور مدبر (غلام) ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک جو اُن کو بیچنا صحیح نہیں سمجھتے، ان کا سودا جائز نہیں۔ ان سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے اور جو شخص بدل یا بدل کے بغیر ان سے نفع حاصل کرنا چاہے اسے ان کے منافع کا مالک بنایا جا سکتا ہے تو جو شخص ان سے نفع اٹھا سکتا وہ بدل کے ساتھ یا بغیر بدل کے جسے چاہے ان کے منافع کا مالک بنا سکتا ہے پھر ہم قربانی کے اس جانور کو دیکھتے ہیں جسے اس کے مالک نے واجب کیا تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں تو جب بدل کے ساتھ اس کے منافع کا مالک بنانا جائز نہیں تو ان سے نفع اٹھانا بھی جائز نہیں پس اس چیز سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے جس کے منافع کے عوض کا لین دین جائز ہو۔ یہی قیاس ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف

عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ أَرَاهُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبُدْنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ الْبُدْنَةُ إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهَا سَائِقُهَا رَكِبَهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ۔

۱۳۴۰۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَحَبَّانَ عَنْ حَمَّادٍ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فِي ظُهُوْرِهَا وَأَلْبَانِهَا وَأَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا حَتّٰى تَصِيْرَ بُدْنًا.

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ هِيَ الْإِبِلُ يُنْتَفَعُ بِهَا حَتّٰى تُقَلَّدَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ إِنِ احْتَاجَ إِلَى ظَهْرِهَا رَكِبَ وَإِنِ احْتَاجَ إِلَى لَبَنِهَا شَرِبَ يَعْنِي الْبُدْنَ۔

---

متقدمین کی ایک جماعت سے (اسلاف رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔)

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی کے جانور کا دودھ نہ پیا جائے اور نہ ہی مجبوری کے بغیر اس پر سواری کرے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قربانی کے جانور کو لے جانے والا اگر اس پر سوار ہونے کی ضرورت محسوس کرے تو سوار ہو جائے اس پر کوئی الزام نہیں۔

حضرت حماد، حضرت قیس سے اور وہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

متقدمین سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "تمہارے لیے ان میں ایک مقررہ وقت تک منافع ہیں" کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو نجیح، حضرت مجاہد سے "مذکورہ بالا ارشاد خداوندی" کے بارے میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اس کی پیٹھ، دودھ، اون اور بالوں میں منافع ہیں یہاں تک کہ وہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہو جائے۔

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس اونٹ سے (گلے میں پٹہ) ڈالنے تک نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر پیٹھ کا محتاج ہو تو سوار ہو جائے اور اگر اس کے دودھ کی ضرورت ہو تو پی سکتا ہے۔ (قربانی کے جانور مراد ہیں۔)

## بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

## محرم کس جانور کو قتل کر سکتا ہے۔

١٣٤٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَجْلَانِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ يَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَيَّةُ وَالذِّئْبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

حضرت ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مالک اور حضرت لیث کی طرح روایت کرتے ہیں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں بھی قتل کیا جائے بچھو، چیل، کوا، چوہا اور باؤلا کتا البتہ انھوں نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ سانپ، بھیڑیا اور کاٹنے والا کتا۔

---

١٣٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ الْأَسَدُ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کاٹنے والا کتا، شیر ہے۔

---

١٣٤٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابوسیلان سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

## قول اهل العلم

## اقوالِ اہلِ علم

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا الْكَلْبُ الْعَقُورُ الَّذِي أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهُ هُوَ الْأَسَدُ وَكُلُّ سَبُعٍ عَقُورٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِي ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ هُوَ الْكَلْبُ الْمَعْرُوفُ وَلَيْسَ الْأَسَدُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَقَالُوا لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُورَ هُوَ الْأَسَدُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جس کاٹنے والے کتے کا قتل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا وہ شیر ہے اور ہر کاٹنے والا درندہ اس حکم میں داخل ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کاٹنے والے کتے سے مراد معروف کتا ہے شیر کا اس میں کوئی تعلق نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ کاٹنے والا کتا شیر

وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

۱۳۴۶۔ وَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ وَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ وَشَيْبَانُ وَهُدْبَةُ قَالُوْا ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَجَعَلَ فِيْهَا اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا ۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اٰكُلُهَا فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ

ہے بلکہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔
اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا رد فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔

---

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شکار ہے اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا لازم فرمایا۔

---

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔

---

حضرت عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے اس میں یہ

الحوضی قالا ثنا حسان بن ابراهیم عن ابراهیم الصائغ عن عطاء عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وزاد وجعل فیها اذا اصابها المحرم کبشا مسنا وتؤکل۔

۱۳۵۰۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم عن منصور بن زاذان عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال قضی فی الضبع اذا قتلها المحرم بکبش۔

**فلما** کانت الضبع هی سبع ولم یبح النبی صلی الله علیه وسلم قتلها وجعلها صیدا وجعل علی قاتلها الجزاء دلنا ذلك علی ان الکلب العقور لیس هو السبع وبطل بذلك ما ذهب الیه ابو هریرة وکان الکلب الذی تعرفه العامة **فان** قال قائل فلم لا تبیحون قتل الذئب **قیل** له لان النبی صلی الله علیه وسلم قال خمس من الدواب یقتلن فی الحرم والاحرام فذکر الخمس ما هن فذکر الخمس یدل علی ان غیر الخمس حکمه غیر حکمهن والا لم یکن لذکره الخمس معنی فالذین اباحوا قتل الذئب اباحوا قتل جمیع السباع والذین منعوا قتل الذئب حظروا قتل سائر السباع غیر الکلب العقور خاصة **وقد** ثبت خروج الضبع من القتل ولم یکن کلبا عقورا او ثبت ان الکلب العقور هو الکلب الذی تعرفه العامة۔

۱۳۵۱۔ **فاما** ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما یقتل فی الاحرام والحرم **فما** حدثنا عیسی ابن ابراهیم الغافقی واحمد بن عبد الرحمٰن قالا ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابیه قال

اضافہ کیا کہ آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا لازم فرمایا جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

---

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ محرم بجو کو قتل کرے تو ایک مینڈھے کا فیصلہ کیا جائے۔

---

تو جب بجو درندہ ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا قتل جائز قرار نہیں دیا بلکہ اسے شکار قرار دیا اور اس کے قاتل پر تاوان لازم کیا تو اس میں ہمارے لیے راہنمائی ہے کہ کاٹنے والا کتا درندہ نہیں اور اس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مذہب باطل ہو گیا اور کاٹنے والے کتے سے وہی کتا مراد ہے جسے عام لوگ پہچانتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم بھیڑیے کو قتل کرنا کیوں جائز نہیں سمجھتے تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ چونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں حرم میں اور حالت احرام میں بھی قتل کیا جائے، آپ نے ان پانچ کا ذکر بھی فرمایا کہ وہ کون سے ہیں تو پانچ کا ذکر اس بات پر دلالت ہے کہ ان پانچ کے علاوہ کا حکم ان کے حکم کے خلاف ہے ورنہ پانچ کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا اور جن لوگوں نے بھیڑیے کا قتل جائز قرار دیا ہے انھوں نے تمام درندوں کو مارنا جائز کہا اور جنھوں نے بھیڑیے کے قتل سے روکا انھوں نے کاٹنے والے کتے کے علاوہ تمام درندوں کے قتل سے روکا ہے۔

اور وہ جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام اور حرم میں قتل کے بارے میں مروی ہے تو اسی سے یہ ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں محرم مار سکتا ہے کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْغُرَابُ وَالْحِدَأُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جنھیں محرم مار سکتا ہے انھوں نے فرمایا مجھے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے بتایا کہ آپ حکم دیتے تھے ــــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کس کس جانور کو مار سکتا ہے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جریر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع اور حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک کے سامنے پڑھا انھوں نے حضرت عبداللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں[۲]

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهُوَ مَتْنًا قِلْ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ نے حضرت عبداللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت عبداللہ بن دینار) سے پوچھا کیا انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے اسے[۴]

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے سفید نشان والے کوے کا ذکر کیا۔

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں حل و حرم میں قتل کیا جائے۔ کاٹنے والا کتا، چوہا، چیل، کوّا اور بچھو۔

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا محرم، سانپ، بچھو، اور فاسق چوہیا کو قتل کر سکتا ہے۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ وَالْفَارَۃَ الْفُوَیْسِقَۃَ قَالَ یَزِیْدُ وَعَدَّ غَیْرَ ھٰذَا فَلَمْ اَحْفَظْ قَالَ قُلْتُ وَلِمَ سُمِّیَتِ الْفَارَۃُ الْفُوَیْسِقَۃُ قَالَ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَقَدْ اَخَذَتْ فَارَۃٌ فَتِیْلَۃً لِتُحْرِقَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَقَامَ اِلَیْھَا فَقَتَلَھَا وَاَحَلَّ قَتْلَھَا لِکُلِّ مُحْرِمٍ اَوْحَلَالٍ۔

**فَھٰذَا** مَا اَبَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَہٗ فِیْ اِحْرَامِہٖ وَاَبَاحَ لِلْحَلَالِ قَتْلَہٗ فِی الْحَرَمِ وَعَدَّ ذٰلِکَ خَمْسًا فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ حُکْمُ اَشْکَالِ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ کَحُکْمِ ھٰذِہِ الْخَمْسِ اِلَّا مَا اتَّفَقَ عَلَیْہِ مِنْ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَاہُ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَیْنَا الْحَیَّۃَ مُبَاحًا قَتْلُھَا فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَکَذٰلِکَ جَمِیْعُ الْھَوَامِّ فَاِنَّمَا ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَقْرَبَ خَاصَّۃً فَجَعَلْتُمْ کُلَّ الْھَوَامِّ کَذٰلِکَ فَمَا تُنْکِرُوْنَ اَنْ یَّکُوْنَ السِّبَاعُ کَذٰلِکَ اَیْضًا فَیَکُوْنُ مَا ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَقْرَبِ خَاصَّۃً فَجَعَلْتُمْ کُلَّ الْھَوَامِّ کَذٰلِکَ فَمَا تُنْکِرُوْنَ اَنْ یَّکُوْنَ السِّبَاعُ کَذٰلِکَ اَیْضًا فَیَکُوْنُ مَا ذَکَرَ اِبَاحَۃَ قَتْلِہٖ مِنْھُنَّ اِبَاحَۃً مِّثْلَہٗ لِقَتْلِ جَمِیْعِھِنَّ **قِیْلَ** لَہٗ قَدْ اَوْجَدْنَاکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَصًّا فِی الضَّبُعِ وَھِیَ مِنَ السِّبَاعِ اَنَّھَا غَیْرُ دَاخِلَۃٍ فِیْمَا اَبَاحَ قَتْلَہٗ مِنَ الْخَمْسِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِکَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُرِدْ قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ بِاِبَاحَتِہٖ قَتْلَ الْکَلْبِ الْعَقُوْرِ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِکَ خَاصًّا مِّنَ السِّبَاعِ **ثُمَّ** قَدْ رَأَیْنَاہُ اَبَاحَ مَعَ ذٰلِکَ اَیْضًا قَتْلَ الْغُرَابِ وَالْحِدَاِ وَھُمَا مِنْ

یزید بن ابو زیاد فرماتے ہیں انھوں نے اس کے علاوہ کا بھی ذکر کیا لیکن مجھے یاد نہیں، حضرت موسیٰ بن امین فرماتے ہیں میں نے پوچھا چوہیا کو فاسق کیوں فرمایا، انھوں نے جواب دیا کہ ایک رات سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہیا نے بتی منہ میں پکڑ رکھی تھی تاکہ آپ کے مکان کو جلا دے آپ اس کی طرف اُٹھے اور اسے مار دیا اور ہر شخص کے لیے اسے مارنا جائز قرار دیا محرم ہو یا غیر محرم۔

---

تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے احرام کی حالت میں اور غیر محرم کے لیے حرم میں اس کا قتل جائز فرمایا اور پانچ چیزوں کا شمار کیا۔ اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ ان کے ہم شکل جانوروں کا حکم بھی یہی ہے البتہ جس کے بارے میں اتفاق ہو جائے کہ سرکار دوعالم کی مراد یہی ہے ——— اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ان تمام صورتوں میں سانپ کو مارنا جائز ہے اور باقی تمام حشرات الارض کا حکم بھی یہی ہے جبکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف بچھو کا ذکر فرمایا اور تم نے تمام حشرات الارض کے لیے اسی حکم کا قول کیا پھر تم درندوں کے لیے اس حکم کا انکار کیوں کرتے تو جن جانوروں کے قتل کے جواز کا ذکر کیا گیا ان کی مثل جانوروں کے قتل کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے تمہیں بجو کے بارے میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح حکم بتایا اور وہ درندہ ہے لیکن ان پانچ میں داخل نہیں جن کا قتل آپ نے جائز فرمایا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے کتے کا قتل جائز قرار دیتے ہوئے تمام درندے مراد نہیں لیے بلکہ خاص درندے مراد لیے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے باوجود آپ نے کوّے اور چیل کو مارنا جائز قرار دیا اور وہ پنجوں والے پرندوں میں سے ہیں اور اس بات پر اجماع

ذَوِی الْمِخْلَبِ مِنَ الطَّیْرِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهٗ لَمْ یُرِدْ بِذٰلِكَ كُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ لِاَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْعُقَابَ وَالصَّقْرَ وَالْبَازِیَ ذُوْ مِخْلَبٍ وَاَنَّهُمْ غَیْرُ مَقْتُوْلِیْنَ فِی الْحَرَمِ كَمَا یُقْتَلُ الْغُرَابُ وَالْحِدَاُ وَاِنَّمَا الْاِبَاحَةُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلِ الْغُرَابِ وَالْحِدَاِ عَلَیْهِمَا خَاصَّةً لَا عَلٰی مَا سِوَاهُمَا مِنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ قَتْلَ الْعَقْرَبِ فِی الْاِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ جَمِیْعَ الْهَوَامِ مِثْلُهَا وَاَنَّ مُرَادَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِبَاحَةِ قَتْلِ الْعَقْرَبِ اِبَاحَةُ قَتْلِ جَمِیْعِ الْهَوَامِ فَذُو النَّابِ مِنَ السِّبَاعِ بِذِی الْمِخْلَبِ مِنَ الطَّیْرِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِالْهَوَامِ مَعَ مَا قَدْ بَیَّنَ ذٰلِكَ وَشَدَّهٗ مَا رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ الضَّبُعِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُكْمَ الضَّبُعِ كَمَا ذَكَرْتَ لِاَنَّهَا تُؤْكَلُ فَاَمَّا مَا كَانَ لَا یُؤْكَلُ مِنَ السِّبَاعِ فَهُوَ كَالْكَلْبِ قِیْلَ لَهٗ قَدْ غَلِطْتَ فِی التَّشْبِیْهِ لِاَنَّا قَدْ رَاَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ قَتْلَ الْغُرَابِ وَالْحِدَاِ وَالْفَارَةِ وَاَكْلُ لُحُوْمِ هٰؤُلَاءِ مُبَاحٌ عِنْدَكُمْ فَلَمْ یَكُنْ اِبَاحَةُ اَكْلِهِنَّ مِمَّا یُوْجِبُ حُرْمَةَ قَتْلِهِنَّ فَكَذٰلِكَ الضَّبُعُ لَیْسَ اِبَاحَةُ اَكْلِهَا اَوْجَبَ حُرْمَةَ قَتْلِهَا وَاِنَّمَا مُنِعَ مِنْ قَتْلِهَا اَنَّهَا صَیْدٌ وَاِنْ كَانَتْ سَبُعًا فَكُلُّ السِّبَاعِ كَذٰلِكَ اِلَّا الْكَلْبَ الَّذِیْ خَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا خَصَّهٗ بِهٖ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَیْفَ تَكُوْنُ سَائِرُ السِّبَاعِ كَذٰلِكَ وَهِیَ لَا تُؤْكَلُ قِیْلَ لَهٗ قَدْ یَكُوْنُ مِنَ الصَّیْدِ مَا لَا

ہے کہ آپ سے پنجے والے تمام پرندے مراد نہیں لیے کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ شکرا اور باز پنجے والے پرندے ہیں لیکن انھیں حرم میں قتل نہیں کر سکتے جبکہ کوے اور چیل کو مارا جائے گا تو کوے اور چیل کو مارنا ان کے ساتھ خاص ہے ہر پنجے والا پرندہ مراد نہیں، اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ احرام اور حرم میں بچھو کو مارنا جائز ہے اور یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ تمام حشرات الارض اس کی مثل ہیں اور بچھو کے قتل سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد تمام حشرات الارض کو قتل کرنا ہے، اور کچلیوں والے درندے حشرات الارض کی نسبت پنجوں والے پرندوں کے زیادہ مشابہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے یہ بات بیان فرمائی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نے اسے مزید تقویت دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کا حکم بیان فرمایا جیسا کہ تم نے ذکر کیا کیونکہ اسے کھایا جاتا ہے لیکن جن درندوں کو کھایا نہیں جاتا ان کا حکم کتے کے حکم جیسا ہے

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تم نے تشبیہ میں غلطی کی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوے چیل اور چوہیا کا قتل جائز قرار دیا اور تمہارے نزدیک ان کا کھانا جائز ہے تو ان کے کھانے کے جواز نے ان کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسی طرح بجو کے کھانے کے جواز سے اس کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسے مارنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ وہ شکار ہے اگرچہ وہ درندہ ہے لہٰذا کتے کے علاوہ ہر درندے کا یہی حکم ہے کتے کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص کیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام درندوں کے لیے یہ حکم کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہ کھائے نہیں جاتے، اسے کہا جائے گا کہ بعض شکار کھائے نہیں جاتے لیکن آدمی کے لیے ان کا شکار حلال ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے کتوں کو

يُؤْكَلُ وَمُبَاحٌ لِلرَّجُلِ صَيْدُهُ لِيُطْعِمَهُ كِلَابَهُ إِذَا كَانَ فِي الْحِلِّ حَلَالًا۔

۱۳۶۶۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ أَيْضًا فِي الْحَرَمِ مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَنَحْنُ بِمِنًى فَقَدْ دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ سَائِرَ الْهَوَامِّ مُبَاحٌ قَتْلُهُ فِي الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَجَمِيعُ مَا صَحَّحْنَا فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى غَيْرَ الذِّئْبِ فَإِنَّهُمْ جَعَلُوهُ فِي ذَلِكَ كَالْكَلْبِ سَوَاءً

## بَابُ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فِي الْحِلِّ هَلْ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ نَزَلَ قُدَيْدًا فَأُتِيَ بِالْحَجَلِ فِي الْجِفَانِ شَائِلَةً بِأَرْجُلِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ فَجَاءَهُ وَالْخَبَطُ يَتَحَاتُّ مِنْ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ فَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ هَهُنَا مِنْ أَشْجَعَ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ بِبَيْضَاتٍ وَبِتَمِيرِ أَوْ بِحِمِيرِ وَحْشٍ فَقَالَ أَطْعِمْهُنَّ أَهْلَكَ فَإِنَّا حُرُمٌ قَالُوا نَعَمْ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ صَيْدٍ

---

کھلائے جب کہ وہ حرم کے باہر ہو اور محرم نہ ہو۔

---

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حرم میں سانپ کو مارنے کے بارے میں بھی مروی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں سانپ کو مارنے کا حکم دیا ـــــ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حالت احرام میں اور حرم میں بھی تمام حشرات کو مارنا جائز ہے۔ اس باب میں ہم نے جس بات کی تصحیح بیان کی ہے وہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ انھوں نے اس سلسلے میں بھیڑیے کو کتے کی طرح قرار دیا ہے۔

---

## غیر محرم کا حرم سے باہر شکار محرم کھا سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقام کدید میں اترے تو انھیں کھٹکوں میں چکور پیش کیے گئے انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے اور ان کے ہاتھوں سے پتے گر رہے تھے۔ وہ کھانے سے رک گئے تو لوگ بھی رک گئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں کون شخص زیادہ بہادر ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی انڈے اور سوکھا ہوا گوشت یا فرمایا جنگلی گدھے کا گوشت لایا، آپ نے فرمایا اسے اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ ہم محرم ہیں (اس لیے) ان سب نے کہا ہم جانتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں محرم کے لیے

قَدْ ذَبَحَهُ حَلَالٌ لِأَنَّ الصَّيْدَ نَفْسَهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَلَحْمُهُ أَيْضًا حَرَامٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۸- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ۔

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ وَشِيقَةُ ظَبْيٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ يُونُسُ سَمِعْتُهُ كُلَّهُ مِنْ سُفْيَانَ غَيْرَ قَوْلِهِ وَشِيقَةَ فَإِنِّي لَمْ أَفْهَمْ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

وَحَدَّثَنِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْهُ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ عِلَّةِ رَدِّهِ لَحْمَ الصَّيْدِ مَا هِيَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِأَحَدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ رَأْيِهَا فِي الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ فَيَذْبَحُهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ لِلْمُحْرِمِ۔

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ كَخَيْرِ الشُّيُوخِ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْفَرْتَعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَمَّاسٍ يَقُولُ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ ثُمَّ يُهْدِيهِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَتْ اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمْ مَنْ

ایسے شکار کا گوشت کھانا حلال نہیں جسے غیر محرم نے شکار کیا کیونکہ اس (محرم) پر شکار حرام ہے تو اس کا گوشت بھی حرام ہوگا۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے نہ کھایا۔

---

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہرن کا خشک گوشت لایا گیا، اور آپ محرم تھے چنانچہ آپ نے لوٹا دیا۔ حضرت یونس فرماتے ہیں میں نے یہ تمام حدیث حضرت سفیان سے سنی البتہ "وشیقہ" کا لفظ مجھے ان سے معلوم نہ ہوا بلکہ مجھ سے ان کے بعض شاگردوں نے ان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

اور اس حدیث میں شکار کا گوشت رد کرنے کی علت مذکور نہیں ہے یہ بھی احتمال ہے کہ احرام کی وجہ سے ایسا ہوا ہو اور ہو سکتا ہے اس کی کوئی دوسری وجہ ہو اس حدیث میں کسی ایک پر دلالت نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شکار کے بارے میں جسے غیر محرم شکار کرتا اور ذبح کرتا ہے، ان کی اپنی رائے مروی ہے کہ محرم کے لیے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن شماس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ پیش کرتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے بعض نے اسے حرام قرار دیا اور بعض حلال سمجھتے جبکہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی۔

حَرَّمَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ اَحَلَّهُ وَمَا اَرٰى بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسًا

۱۳۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ لَمْ يَكُنْ رَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّيْدِ عَلَى الْحَلَالِ عِنْدَهَا عَلٰى مَا قَدْ دَلَّهَا عَلٰى حُرْمَتِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

۱۳۷۲- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدَّثْتَنِيْ اَنْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۱۳۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ وَقَالَ اِنِّيْ حَرَامٌ۔

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَدَّ ذٰلِكَ الْعُضْوَ عَلَى الَّذِيْ اَهْدَاهُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ حَرَامٌ۔

۱۳۷۵- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ

---

بنو تمیم کے ایک شخص حضرت عمران بن عبد اللہ یا عبید اللہ بن عمران، حضرت عبد اللہ بن شماس سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

---

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر محرم کے شکار کا گوشت اس لیے واپس نہیں کیا کہ محرم پر اس کا کھانا حرام ہے۔

انھوں نے (پہلے گروہ نے) اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا "آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے اسے قبول نہ فرمایا"۔

حضرت طاؤس سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انھوں نے فرمایا ایک صحابی نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور ۲؎

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو انھوں نے ۱؎

تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ پیش کرنے والے کو شکار کا وہ عضو اس لیے واپس کیا کہ آپ محرم تھے۔

---

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت

۱؎ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے (فرمایا) ہاں (مترجم)۔ ۲؎ فرمایا میں محرم ہوں۔

قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جُثَامَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِالْاَبْوَاءِ وَبِوَدَّانَ فَاَهْدَيْتُ لَهٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ فَرَدَّهٗ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاٰى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مقام ابواء یا ودان میں تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں نے آپ کی خدمت میں گورخر کے گوشت کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا جب میرے چہرے پر پریشانی کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم یہ گوشت واپس نہ کرتے لیکن بات یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۱۳۷۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مسعودی، اسحٰق بن راشد سے اور وہ حضرت زہری (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُضْطَرِبٌ قَدْ رَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا اَهْدٰى اِلَيْهِ حِمَارًا وَحْشِيًّا

ان حضرات کو کہا گیا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بعض لوگوں نے اس طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں گورخر پیش کیا گیا۔

۱۳۷۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جُثَّامَةَ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ عَنْ سُفْيَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر پیش کیا۔ پھر حضرت یونس نے حضرت سفیان سے مروی روایت کی طرح بیان کیا۔

۱۳۷۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابن ابی ذئب نے بتایا انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

۱۳۷۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعیب بن لیث نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ الْهَدِيَّةَ الَّتِيْ رَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّعْبِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ حَرَامٌ كَانَتْ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَخْتَلِفُ اَحَدٌ فِيْ حُرْمَتِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ غَيْرَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَزَادَ فِيْهِ حَرْفًا

ان احادیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس ہدیہ کو حرام جان کر حضرت صعب رضی اللہ عنہ کو واپس کیا وہ گورخر تھا اگر یہ بات اسی طرح ہے تو اس کے محرم پر حرام ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں البتہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ

عَلٰی مَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بَيَّنَ بِذٰلِكَ الْحَرْفَ اَنَّ الْحِمَارَ كَانَ مَذْبُوْحًا۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهٗ وَكَانَ مَذْبُوْحًا۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ حَرَامٌ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَذْبُوْحًا وَقَدْ رَدَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ حَرَامٌ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ اَوْ فَخِذَ حِمَارٍ۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَامِرٍ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهٗ۔

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ رِجْلَ حِمَارٍ۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ

کی روایت پر ایک بات کا اضافہ کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے کہ وہ گورخر ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور وہ ذبح کیا ہوا تھا۔

---

حضرت حبیب بن ابو ثابت، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخر کا ہدیہ پیش کیا جس سے خون بہہ رہا تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا اور فرمایا میں محرم ہوں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ ذبح کیا ہوا تھا اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم ہونے کی وجہ سے اسے واپس کر دیا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ گورخر کی ران تھی (عجز کا لفظ فرمایا یا فخذ کا لیکن مفہوم ایک ہے۔) ——— حضرت حکم، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جثامہ رضی اللہ عنہ نے مقام قدید میں ایک گورخر کی ران سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جس سے خون بہہ رہا تھا تو

حضرت منصور، حضرت حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ وہ گورخر کی ٹانگ تھی۔

---

حضرت حکم اور حبیب بن ابو ثابت حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا ان میں ایک کہتے ہیں کہ گورخر کا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا عَجُزُ حِمَارٍ رَدَّ قَالَ الْآخَرُ فَخِذُ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهُ۔

پچھلا حصہ تھا اور دوسرے فرماتے ہیں گورخر کی ران تھی اس سے خون جاری تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا۔

فَقَدِ اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ الصَّعْبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَدِّهِ الْهَدِيَّةَ عَلَيْهِ أَنَّهَا كَانَتْ فِي لَحْمِ صَيْدٍ غَيْرِ حَيٍّ فَذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ وَإِنْ كَانَ الَّذِي تَوَلَّى صَيْدَهُ وَذَبْحَهُ حَلَالًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہدیہ واپس لوٹا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ایسے شکار کا گوشت تھا جو زندہ نہیں تھا پس یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو محرم کے لیے شکار کا گوشت (کھانا) مکروہ جانتے ہیں اگرچہ اسے غیر محرم نے شکار اور ذبح کیا ہو —— رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ تم محرم ہو اور تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو ایک انصاری سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو، حضرت مطلب سے وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا كُلُّ صَيْدٍ صِيدَ مِنْ أَجْلِ مُحْرِمٍ فَإِنْ كَانَ الَّذِي صَادَهُ حَلَالًا فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى ذٰلِكَ الْمُحْرِمِ كَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مَا تَوَلَّى هُوَ صَيْدَهُ بِنَفْسِهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شکار محرم کے لیے کیا جائے چاہے وہ غیر محرم نے ہی کیا ہو وہ اس محرم پر اسی طرح حرام ہے جیسے خود اس کا اپنا کیا ہوا شکار حرام ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ

آخرون فقالوا كل صيد صاده حلال فلحمه حلال لكل محرم وحلال وكان من الحجة لهم في حديث المطلب الذي ذكرنا أن قول النبي صلى الله عليه وسلم أو يصاد لكم يحتمل أن يكون أراد به أو يصاد لكم بأمركم فإن كان ذلك كذلك فإنهم أيضا كذلك يقولون كل صيد صاده حلال لمحرم بأمره فهو حرام على ذلك المحرم وقد رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أحاديث جاءت مجيئا متواترا في إباحة لحم الصيد الذي قد صاده الحلال للمحرم إذا لم يكن صاده بأمره ولا بمعونته إياه عليه۔

١٣٨٨۔ حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال أخبرني محمد بن المنكدر عن معاذ بن عبد الرحمن التيمي عن أبيه عبد الرحمن بن عثمان قال كنا مع طلحة بن عبيد الله ونحن حرم فأهدي له طير وطلحة راقد فمنا من أكل ومنا من تورع فلما استيقظ طلحة وقد مر بين يديه أكله فيمن أكله وقال أكلته مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

١٣٨٩۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمي عن عيسى بن طلحة عن عمير بن سلمة عن رجل من بهز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بوحاء فإذا هو بحمار وحش عقير فيه سهم قد مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه حتى يجيء صاحبه فجاء البهزي فقال يا رسول الله هي رميتي فكلوه فأمر أبا بكر أن يقسمه بين الرفاق

ہر وہ شکار جسے غیر محرم شکار کرے محرم اور غیر محرم سب کے لیے حلال ہے ـــــ حدیث کا مطلب جسے ہم نے ذکر کیا اس میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یا تمہارے لیے شکار کیا جائے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جائے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو وہ بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ہر وہ شکار جسے غیر محرم، محرم کے حکم سے کرے وہ اس محرم پر حرام ہے ـــــ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات مروی ہیں کہ اس شکار کا گوشت محرم کے لیے حلال ہے جسے غیر محرم نے اس کے حکم یا اس کی مدد سے شکار نہ کیا ہو۔

---

حضرت عبدالرحمن بن عثمان فرماتے ہیں ہم حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم محرم تھے آپ کو تحفے میں ایک پرندہ پیش کیا گیا۔ حضرت طلحہ آرام فرما رہے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور کچھ نے اجتناب کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور وہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے کھانے والوں کے ساتھ تناول فرمایا اور بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی کھایا ہے۔

حضرت عمیر بن سلمہ، بہز قبیلے کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مقام روحاء سے گزرے تو وہاں ایک زخمی گورخر تھا جس میں تیر پیوست تھا اور وہ مر چکا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا مالک آجائے وہ بہزی شخص آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے تیر سے شکار ہوا ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اسے جماعت میں تقسیم کر دو اور وہ تمام محرم تھے پھر چل پڑے حتی کہ مقام اثابہ

وهم محرمون ثم سار حتى اذا كان بالاثاية اذا هو بظبي مستظل في حقف جبل فيه سهم فزعم
حتى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل قف هٰهنا لا يريبه احد حتى تمضي الرفاق ۔

۱۳۹۰۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى ابن سعيد انه قال اخبرني محمد بن ابراهيم ثم ذكر باسناده مثله

۱۳۹۱۔ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو الاسود قال انا نافع بن يزيد عن ابن الهاد ان محمد بن ابراهيم حدثه عن عيسى بن طلحة عن عمير بن سلمة الضمري قال بينا نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعض افناء الروحاء وهو محرم اذا حمار معقور فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فيوشك صاحبه ان ياتيه فجاء رجل من بهز هو الذي عقر الحمار فقال يا رسول الله شانكم بهذا الحمار فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر فقسمه بين الناس ثم ذكر نحوا في حديث يزيد عن يزيد بن هرون ۔

۱۳۹۲۔ حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد ثم ذكر باسناده مثله ۔

ففي حديث طلحة وعمير بن سلمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اباح للمحرمين اكل لحم الصيد الذي تولى صيده الحلال فقد خالف ذلك حديث علي وزيد بن ارقم والصعب بن جثامة عن النبي صلى الله عليه وسلم غير ان حديث طلحة وحديث عمير بن سلمة هذين ليس فيهما دليل على حكم الصيد اذا

میں پہنچے تو پہاڑ کے دامن میں ایک ہرن پڑی ہوئی تھی جس میں تیر پیوست تھا اور وہ زندہ تھی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اس پر (ادث کر کے) کھڑے ہو جاؤ تاکہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے یہاں تک کہ پوری جماعت گزر جائے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن ابراہیم نے بتلایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روحاء کے ایک صحرا میں جا رہے تھے اور آپ محرم تھے کہ اچانک ایک زخمی گدھا دیکھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو ممکن ہے اس کا مالک آ جائے پھر قبیلہ بہز کا ایک شخص آیا جس نے اسے زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ کے لیے ہے تو آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انھوں نے اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیا پھر یزید بن سنان کی اس حدیث کی طرح بیان کیا جو انھوں نے حضرت یزید بن ہارون سے روایت کی ہے۔

---

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہاد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

تو حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما نے جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے احرام والوں کے لیے غیر محرم کے شکار کا کھانا حلال قرار دیا۔ تو یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ، زید بن ارقم، اور صعب بن جثامہ کی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے روایت کے خلاف ہے البتہ حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما کی ان احادیث میں اس شکار

ارادَ الحلالُ بهٖ المحرمَ۔

۱۳۹۳- فنظرنا فی ذٰلک فاذا ابنُ ابی داؤد قد حدثنا قال ثنا عیاشُ بنُ الولیدِ الرقامُ قال ثنا عبدُ الاعلٰی عن عبیدِ اللهِ ابنِ عیاضِ بنِ عبدِ اللهِ عن ابی سعیدِ الخدریؓ قال بعث رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلم ابا قتادةَ الانصاریؓ علی الصدقةِ وخرج رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلم واصحابُه وهم محرمون حتّٰی نزلوا عسفانَ فاذا هم بحمارِ وحشٍ قال وجاء ابو قتادةَ وهو حلٌّ فنکسوا رؤسَهم کراهیةَ ان یحدّوا ابصارَهم فیفطنُ فراٰه فرکب فرسَه واخذ الرمحَ فسقط منه فقال ناولونیهِ فقالوا ما نحن بمعینیکَ علیه بشیءٍ فحمل علیه فعقره فجعلوا یشوون منه ثم قالوا رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلم بین اظهرنا قال وکان تقدّمهم فلحقوه فسألوه فلم یرَ بذلک بأسًا۔

۱۳۹۴- حدثنا ابنُ ابی داؤد قال ثنا ابو عمر الحوضی قال انا خالدُ بنُ عبدِ اللهِ قال انا عمرو بنُ یحیٰی عن عبادِ بنِ تمیمٍ عن ابی قتادةَ انّه کان علی فرسٍ وهو حلالٌ ورسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلم واصحابُه محرمون فبصر بحمارِ وحشٍ فنهٰی رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیهِ وسلم ان یعینوه فحمل علیه فصرع اتانًا فاکلوا منه۔

۱۳۹۵- حدثنا محمدُ بنُ خزیمةَ قال ثنا حجاجُ بنُ المنهالِ قال ثنا شعبةُ قال اخبرنی عثمانُ بنُ عبدِ اللهِ بنِ وهبٍ عن عبدِ اللهِ بنِ ابی قتادةَ عن ابیهِ انّه کان فی قومٍ محرمین ولیس هو محرمًا وهم یسیرون

کے حکم پر کوئی دلیل نہیں ہے جسے غیر محرم، محرم کے لیے شکار کرے۔

ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو صدقہ (کے اونٹوں) کی طرف بھیجا اور خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام احرام باندھ کر نکلے یہاں تک کہ جب عسفان میں اترے تو وہاں ایک گورخر تھا، فرماتے ہیں اسی اثنا میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے وہ غیر محرم تھے۔ صحابہ کرام نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے نگاہیں جھکالیں کہ یہ وہ ان کی آنکھوں سے (شکار کا) اشارہ نہ سمجھ لیں انھوں نے یہ بات دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور نیزہ ہاتھ میں لیا لیکن وہ گر گیا فرمایا یہ مجھے پکڑا دو انھوں نے فرمایا ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ ہم محرم ہیں) بہرحال انھوں نے اس (گورخر) پر حملہ کیا اور اسے زخمی (شکار) کر دیا۔ صحابہ کرام اسے بھوننے لگے پھر کہنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں (یعنی ہمیں مسئلہ پوچھ لینا چاہیے) اور آپ ان سے آگے بڑھ گئے تھے وہ آپ سے آملے اور اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کوئی حرج نہ بتایا۔

حضرت عبادہ بن تمیم، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور وہ غیر محرم تھے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام محرم تھے انھوں نے ایک گورخر دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو ان (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے سے منع فرما دیا۔ چنانچہ انھوں نے خود اس پر حملہ کر کے اس مادہ گورخر کو گرا دیا پھر ان سب نے اس سے کھایا۔

---

حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسی جماعت میں تھے جنھوں نے احرام باندھا ہوا تھا جب کہ وہ خود محرم نہیں تھے یہ تمام حضرات جا رہے تھے پھر انھوں نے ایک گورخر دیکھا وہ (حضرت ابو قتادہ) گھوڑے پر سوار ہوئے

فَرَأَى حِمَارًا فَرَكِبَ فَرَسَهُ فَصَرَعَهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ صِدْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

انھوں نے اسے پچھاڑ دیا پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا؟ شکار کیا؟ یا قتل کیا؟ انھوں نے جواب دیا "نہیں" آپ نے فرمایا "پھر کھاؤ"!

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ۔

حضرت ابوقتادہ ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو بعض صحابہ کرام کے ہمراہ جو حالتِ احرام میں تھے پیچھے رہ گئے اور وہ خود (حضرت ابوقتادہ) محرم نہیں تھے۔ انھوں نے ایک گورخر دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان کی لاٹھی اٹھا دیں۔ چنانچہ انھوں نے اسے خود اٹھایا پھر گورخر پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا بعض صحابہ کرام نے اس سے تناول فرمایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس سے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالےٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يَصِدْهُ فِي وَقْتِ مَا صَادَهُ إِرَادَةً مِنْهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَاصَّةً وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلِأَصْحَابِهِ الَّذِي كَانُوا مَعَهُ فَقَدْ أَبَاحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ وَلَهُمْ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ عَلَيْهِمْ لِإِرَادَتِهِ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ مَعَهُ

حضرت زید بن اسلم، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان کو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بتایا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ ہے؟ تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار کرتے وقت صرف اپنے لیے شکار کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ان کا ارادہ تھا کہ یہ ان کے لیے اور دیگر صحابہ کرام کے لیے بھی جائز قرار دیا ہو اور اس بنیاد پر کہ انھوں (حضرت ابوقتادہ) نے اپنے ساتھ ان کا بھی ارادہ کیا، سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حلال قرار دیا حرام قرار نہیں دیا۔

وَفِي حَدِيثِ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُمْ فَقَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ صِدْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوا شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ أَنَّهُ عَلٰى مَا صِيدَ لَهُمْ بِأَمْرِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

۱۳۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اسْتَفْتَاهُ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَسْأَلَةِ الرَّجُلِ فَقَالَ بِمَا أَفْتَيْتَهُ فَقُلْتُ بِأَكْلِهِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفْتَيْتَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَعَلَوْتُكَ بِالدِّرَّةِ إِنَّمَا نُهِيتَ أَنْ تَصْطَادَهُ۔

۱۳۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَفَعَلْتُ بِكَ يَتَوَاعَدُهُ۔

۱۴۰۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

اشارہ کیا؟ شکار کیا یا اسے قتل کیا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا پس کھاؤ ـــــ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ ان پر صرف اس صورت میں حرام ہوگا جب وہ خود شکار کریں اس کے علاوہ حرام نہیں ہوگا ـــــ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مطلب کے مولیٰ حضرت عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "یا تمہارے لیے شکار کیا جائے" سے مراد وہ شکار ہے جو ان کے حکم سے کیا جائے ـــــ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

---

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شامی آدمی نے ان سے شکار کا گوشت کھانے کا حکم پوچھا جبکہ وہ خود محرم ہو تو انھوں نے کھانے کی اجازت دی۔ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو اس شخص کے سوال کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے پوچھا آپ نے کیا فتویٰ دیا۔ فرماتے ہیں میں نے اسے کھانے کی اجازت دی۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح پیش آتا وہ

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے پھر انھوں نے

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان کیا اور انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

فلم يكن عمر ليعاقب رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فتياه في هذا بخلاف ما يرى والذي عنده في ذلك مما يخالف ما افتى به رأيا ولكن ذلك عندنا والله اعلم لانه قد كان اخذ علم ذلك من غير جهة الرأي۔

۱۴۰۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ان كعبا سأل عمر عن الصيد يذبحه الحلال فيأكله المحرم فقال عمر لو تركته لرأيتك لا تفقه شيئا۔

۱۴۰۳۔ قيل احتج في ذلك المخالفون لهذا القول بما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث عن ابيه قال كنا مع عثمان وعلي حتى اذا كنا بمكان كذا وكذا قرب اليهم طعام قال فرأيت جفنة كاني انظر الى عراقيب اليعاقيب فلما رأى ذلك علي قال فقام معه ناس قال فقيل والله ما اشرنا ولا امرنا ولا صدنا فقيل لعثمان ما قام هذا ومن معه الا كراهية لطعامك فدعاه فقال ما كرهت من هذا فقال علي احل لكم صيد البحر وطعامه متاعا لكم وللسيارة ط وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما ثم انطلق قال فذهب علي الى ان الصيد ولحمه حرام على المحرم۔

قيل لهم فقد خالفه في ذلك عمر بن الخطاب وطلحة بن عبيد الله وعائشة وابو هريرة وقد تواترت الروايات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما يوافق ما ذهبوا اليه وقول الله عز وجل وحرم عليكم صيد البر ما دمتم حرما يحتمل

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے فتویٰ پر صرف اس لیے عتاب نہ فرماتے کہ وہ ان کی رائے کے خلاف ہے جب تک انھیں نص کے ذریعے معلوم نہ ہوتا۔

---

حضرت ابراہیم، حضرت اسود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے غیر محرم کے شکار کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے محرم کھا سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو میں سمجھتا کہ تم کسی بات کی سمجھ نہیں رکھتے۔

مخالفین نے اس سلسلے میں حضرت محمد بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا حضرت عبد اللہ بن حارث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں مقام پر پہنچے تو کھانا پیش کیا گیا فرماتے ہیں میں نے ایک بڑا پیالہ دیکھا گویا میں چکوروں کے پاؤں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے راوی فرماتے ہیں آپ کو بتایا گیا کہ اللہ کی قسم نہ ہم نے اشارہ کیا نہ حکم دیا اور نہ ہی شکار کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ آپ کے کھانے کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ گئے ہیں چنانچہ انھوں نے دعوت دی اور فرمایا آپ نے اس سے کیا بات ناپسند فرمائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا یہ تمہارے لیے اور مسافروں کے لیے سامان ہے اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا جب تک محرم ہو" پھر وہ چلے گئے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب طلحہ بن عبید اللہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی ہے۔

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات ان کے اس موقف کی تائید کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "تم پر حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام کیا گیا" میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے

مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ هُوَ اَنْ يَصِيْدُوْهُ الآيَة
اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا
الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ
مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ
هٰذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ وَاَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْجَزَاءَ
فِيْ قَتْلِهِمْ اِيَّاهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الَّذِيْ حُرِّمَ
عَلَى الْمُحْرِمِيْنَ مِنَ الصَّيْدِ هُوَ قَتْلُهُ وَقَدْ رَاَيْنَا
النَّظَرَ اَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اَجْمَعُوْا
اَنَّ الصَّيْدَ يُحَرِّمُهُ الْاِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَيُحَرِّمُهُ
الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ
فَذَبَحَهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ فَلَا بَأْسَ بِاَكْلِهِ
اِيَّاهُ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنْ اِدْخَالُهُ لَحْمَ الصَّيْدِ
الْحَرَمَ كَاِدْخَالِهِ الصَّيْدَ نَفْسَهُ وَهُوَ حَيٌّ الْحَرَمَ
لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَنُهِيَ عَنْ اِدْخَالِهِ وَلَمُنِعَ
مِنْ اَكْلِهِ اِيَّاهُ فِيْهِ كَمَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ فِيْ ذٰلِكَ
كُلِّهِ وَلَكَانَ اِذَا اَكَلَهُ فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا
وَجَبَ فِيْ قَتْلِ الصَّيْدِ فَلَمَّا كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ
مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِيْ صِيْدَ فِي الْحِلِّ كَمَا يُمْنَعُ
مِنَ الصَّيْدِ الْحَيِّ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ
كَذٰلِكَ الْاِحْرَامُ اَيْضًا يُحَرِّمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ
الْحَيَّ وَلَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ لَحْمَهُ اِذَا تَوَلَّى الْحَلَالُ ذَبْحَهُ
قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْحَرَمِ فَهٰذَا
هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

## بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۳۴۰۴ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ

خود ان کا شکار کرنا مراد ہو۔ ____ کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد
گرامی کو نہیں دیکھتے: "اے ایمان والو! بحالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو
اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا تو جو جانور قتل
کیا اس کی مثل سے بدلہ دینا ہوگا"۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے
ان کو شکار کے قتل سے منع فرمایا اور خود ان کے قتل کرنے کی صورت
میں ان پر تاوان واجب فرمایا۔ ____ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ
اس بات پر دلالت ہے کہ احرام والوں پر صرف شکار کرنا حرام
ہے۔ ____ اور ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا
ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ احرام محرم پر شکار کو حرام
کر دیتا ہے اور حرم شریف کی وجہ سے غیر محرم پر بھی شکار حرام ہو جاتا
ہے۔ اب جو شخص غیر حرم میں شکار کر کے اسے حرم میں لے جائے تو
حرم میں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور شکار کے گوشت کو حرم میں
لے جانا زندہ شکار کو حرم میں لے جانے کی طرح نہیں کیونکہ اگر وہ بھی اس
طرح ہوتا تو اس کے حرم میں لے جانے اور وہاں کھانے سے بھی روکا
جاتا جیسا کہ وہاں شکار کرنے کی ممانعت ہے اور حرم شریف میں اس
کے کھانے پر بھی تاوان واجب ہوتا جس طرح وہاں شکار کرنے کی
صورت میں لازم ہوتا ہے تو جب حرم شریف اس شکار کے گوشت سے
مانع نہیں جسے حرم کے باہر شکار کیا گیا۔ بخلاف حرم میں شکار کرنے کے
کہ وہ منع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ احرام کا بھی یہی حکم ہو
وہ محرم پر زندہ شکار کو (شکار کرنا) حرام کر دے لیکن جب کوئی
غیر محرم شکار کرے تو اس (محرم) پر اس کا گوشت حرام نہیں ہونا چاہیے
حرم شریف کے حکم پر قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اس باب کا بطور
قیاس اور غور و فکر یہی حکم ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف
اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ

حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِىْ فِىْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ۔

وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات مواقع پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ نماز شروع کرتے وقت، بیت اللہ شریف کے پاس، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمروں کے پاس۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِىُّ قَالَ ثَنَا الْمُحَارِبِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

## بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَأْخُوْذًا بِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا خَالَفَ شَيْئًا مِنْهُ غَيْرَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ فَاِنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو اختیار کیا جاتا تھا ہم کسی ایک کو بھی نہیں جانتے جس نے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے علاوہ ان میں کسی بات کی مخالفت کی ہو ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا اور انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کو ناپسند کیا ہے۔

۱۴۰۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِىِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَفْعِ الْاَيْدِىْ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَالَ ذَاكَ شَىْءٌ يَفْعَلُهُ الْيَهُوْدُ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ۔

۱۴۰۶۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت مہاجر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا یہ وہ کام ہے جسے یہودی کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ وَلَيْسَ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَاَنَّهُمْ قَدْ حَجُّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ هٰذَا الْاِسْنَادَ اَحْسَنُ مِنْ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ

تو یہ ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہودیوں کا عمل ہے اہل اسلام کے اعمال میں سے نہیں ہے تو انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا لیکن آپ نے یہ عمل نہیں فرمایا تو اگر یہ حکم سند کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے تو اس حدیث کی سند پہلی حدیث کی سند سے زیادہ اچھی ہے اور اگر معانیٔ روایات کی تصحیح کے طور پر اس حکم کو معلوم کرنا ہے تو حضرت جابر رضی

مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ فَاِنَّ جَابِرًا قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهِ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ مِنْهُ بِهِمْ اِذْ كَانَ حُكْمُهُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَتِهِمْ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُمْ ثُمَّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِذًا مِنْ مُخَالَفَتِهِمْ فَحَدِيْثُ جَابِرٍ اَوْلٰى لِاَنَّ فِيْهِ مَعَ تَصْحِيْحِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ نَسْخَ لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الرَّفْعَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهُ رَفْعٌ لِتَكْبِيْرِ الصَّلٰوةِ وَمِنْهُ رَفْعٌ لِلدُّعَاءِ فَاَمَّا مَا لِلصَّلٰوةِ فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَاَمَّا مَا لِلدُّعَاءِ فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَةَ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا عمل ہے۔ پس ممکن ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا عمل اختیار کرنے کا حکم دیا ہو کیونکہ آپ ان لوگوں کا طریقہ اختیار فرماتے ہیں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت عطا فرمائی جس نے ان کی شریعت کو منسوخ کر دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہاتھوں کو نہ اٹھایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں ان دونوں حدیثوں یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کی تصحیح ہے۔ اور اگر یہ حکم بطور قیاس اور غور و فکر معلوم کرنا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ہاتھ اٹھانے کا جو ذکر ہے اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک تکبیر نماز کے لیے ہاتھ اٹھانا اور دوسری دعا کے لیے اٹھانا ہے جس کا تعلق نماز سے ہے تو وہ آغاز نماز میں ہاتھ اٹھانا ہے اور جو دعا سے متعلق ہے تو وہ صفا، مروہ، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس ہاتھ اٹھانا ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔

---

١٤٠٧- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِعَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِعَرَفَةَ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ نَحْوَ ثَنْدُوَتِهِ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ ذَهَبُوْا اَنَّهُ لَا لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَلٰكِنْ لِتَعْظِيْمِ الْبَيْتِ وَقَدْ رَاَيْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الدُّعَاءِ فِي الْمَوْطِنِ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بھی مروی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں دعا مانگتے اور ہاتھوں کو سینے تک اٹھاتے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ بھی اسی طرح ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا جو لوگ اس بات کے قائل ہیں وہ احرام کی وجہ سے نہیں بلکہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کے طور پر اس بات کو اپناتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں عرفات اور مزدلفہ میں جمرتین کے پاس اور صفا اور مروہ پر جہاں وقوف کیا جاتا ہے دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم احرام کی وجہ سے دیا جاتا ہے تعظیم کی وجہ سے نہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص عرفات یا مزدلفہ کی طرف یا کنکریاں مارنے کی جگہ کی طرف یا صفا اور مروہ پر جاتا ہے

الَّذِیْ جَعَلَ ذٰلِكَ الْوُقُوْفَ فِیْهِ لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَقَدْ رَأَیْنَا مَنْ صَارَ اِلٰی عَرَفَةَ اَوْ مُزْدَلِفَةَ اَوْ مَوْضِعِ رَمْیِ الْجِمَارِ اَوِ الصَّفَا اَوِ الْمَرْوَةِ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ اَنَّهٗ لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ لِتَعْظِیْمِ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ رَفْعَ الْیَدَیْنِ لَا یُؤْمَرُ بِهٖ فِیْ هٰذِهِ الْمَوَاطِنِ اِلَّا لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَلَا یُؤْمَرُ بِهٖ مَنْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ كَانَ كَذٰلِكَ لَا یُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْیَدَیْنِ لِرُؤْیَةِ الْبَیْتِ فِیْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ فَاِذَا ثَبَتَ اَنْ لَا یُؤْمَرَ بِذٰلِكَ فِیْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ ثَبَتَ اَنْ لَا یُؤْمَرَ بِهٖ اَیْضًا فِی الْاِحْرَامِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَأَیْنَا مَا یُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَهٗ فِی الْاِحْرَامِ مَا كَانَ مَأْمُوْرًا بِالْوُقُوْفِ عِنْدَهٗ مِنَ الْمَوَاطِنِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا وَقَدْ رَأَیْنَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ كَغَیْرِهَا مِنَ الْجِمَارِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یُوْقَفُ عِنْدَهَا فَلَمْ یَكُنْ هُنَاكَ رَفْعٌ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ الْبَیْتُ لَمَّا لَمْ یَكُنْ عِنْدَهٗ وُقُوْفٌ اَنْ لَا یَكُوْنَ عِنْدَهٗ رَفْعٌ قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِیْ ثَبَتْنَاهُ بِالنَّظَرِ هُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

۴۰۸۱- وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِی التَّكْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ فَاَمَّا فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَفِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْوِتْرِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَیَجْعَلُ ظَهْرَ كَفَّیْهِ اِلٰی وَجْهِهٖ وَاَمَّا فِی الثَّلٰثِ

اور وہ محرم نہیں ہوتا تو ان میں سے کسی کی تعظیم کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ پس جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے اور احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو احرام کے بغیر بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی صورت میں ہاتھوں کو اٹھانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ــــ پس جب ثابت ہوا کہ احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو ثابت ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا ــــ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن مقامات پر احرام کی حالت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے ان مقامات پر وقوف کا بھی حکم ہے ہم ان مقامات کا ذکر کر چکے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جمرہ عقبہ، دوسرے جمروں کی طرح ایک جمرہ ہے لیکن اس کے پاس نہیں ٹھہرتے پس وہاں ہاتھ بھی نہیں اٹھائے جاتے۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب بیت اللہ شریف کے پاس ٹھہرا نہیں جاتا۔ تو اس کے پاس ہاتھوں کو بھی اٹھایا نہیں جائیگا۔ یہی قیاس ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ جو کچھ ہم نے ثابت کیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت طلحہ بن مصرف سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ آغاز نماز میں، وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت، عیدین میں، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت ــــ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز شروع کرتے وقت، عیدین میں، وتروں میں اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ کو چہرے کی طرف کرے جب کہ باقی تین میں ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ چہرے

الْأُخَرِ فَيَسْتَقْبِلُ بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ -

فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَأَمَّا التَّكْبِيْرَةُ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَإِنَّهَا تَكْبِيْرَةٌ زَائِدَةٌ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ وَقَدْ أَجْمَعَ الَّذِيْنَ يَقْنُتُوْنَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ عَلَى الرَّفْعِ مَعَهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ تَكْبِيْرَةٍ زَائِدَةٍ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ فَتَكْبِيْرُ الْعِيْدَيْنِ الزَّائِدُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَأَمَّا عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ جُعِلَ تَكْبِيْرًا يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ كَمَا يُفْتَتَحُ بِالتَّكْبِيْرِ الصَّلٰوةُ وَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا -

کی طرف کرے۔

جو کچھ ہم نے آغاز نماز کے بارے میں ذکر کیا تو اس پر تمام مسلمان متفق ہیں اور وتروں میں تکبیر قنوت اس نماز میں ایک زائد تکبیر ہے اور جو لوگ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہاتھ اٹھانے پر اتفاق کرتے ہیں۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کی ہر زائد تکبیر اسی طرح ہو اور عیدین کی تکبیرات بھی باقی نمازوں کی نسبت ان میں زائد ہیں۔

---

جہاں تک حجر اسود کو بوسہ دینے کی بات ہے تو اسے طواف شروع کرنے کی تکبیر قرار دیا گیا ہے جیسے آغاز نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی حکم فرمایا۔

۱۴۰۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرَ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيْرًا كَانَ عَلٰى مَكَّةَ مِنْ صَرْفِ الْحَجَّاجِ عَنْهَا سَنَةَ ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا قَوِيًّا وَكَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا حَفْصٍ أَنْتَ رَجُلٌ قَوِيٌّ وَإِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ فَتُؤْذِي الضَّعِيْفَ فَإِذَا رَأَيْتَ خَلْوَةً فَاسْتَلِمْهُ وَإِلَّا فَكَبِّرْ وَامْضِ -

حضرت ابو یعفور عبدی فرماتے ہیں میں نے امیر مکہ سے سنا جو ۷۳ھ میں حجاج بن یوسف کی طرف سے مقرر تھا وہ کہتا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مضبوط شخص تھے وہ حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت کرکے آگے بڑھ جاتے تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابو حفص! آپ ایک توانا شخص ہیں اور حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت ہوتے ہیں اس طرح کمزور کو اذیت پہنچتی ہے پس جب

۱۴۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ قَالَ وَكَانَ الْحَجَّاجُ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

حضرت ابو یعفور، خزاعہ قبیلے کے ایک شخص سے جسے حجاج نے امیر مکہ مقرر کیا تھا روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

---

فَلَمَّا جُعِلَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ كَالتَّكْبِيْرِ الَّذِيْ جُعِلَ يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ أُمِرَ بِالرَّفْعِ فِيْهِ كَمَا يُؤْمَرُ بِالرَّفْعِ فِي التَّكْبِيْرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا سِيَّمَا إِذْ قَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ صَلٰوةً -

تو جب اس تکبیر کو طواف شروع کرنے کے لیے مقرر کیا گیا جیسے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو نماز کی ابتدائی تکبیر کی طرح اس میں بھی ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا خصوصاً جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف کو نماز قرار دیا ہے۔

۱۴۱۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف نماز ہے سوا

عطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّ لَكُمُ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے (اس میں) تمہارے لیے گفتگو کو جائز قرار دیا ہے پس جو شخص گفتگو کرے تو وہ بھلائی کی بات ہی کرے۔

فَهٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا وَجَبَ الرَّفْعُ فِيمَا زَادَ عَلَى مَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَأَمَّا الرَّفْعُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ مَنْصُوصًا فِي الْخَبَرِ الْأَوَّلِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الَّتِي تَبَيَّنَّاهَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو اس علت کی بنیاد پر ان مواقع پر بھی ہاتھ اٹھانا واجب ہے جو پہلی حدیث میں مذکورہ مقامات سے زائد ہیں (عیدین اور تکبیر قنوت)، جہاں تک صفا اور مروہ نیز مزدلفہ اور عرفات میں اور جمروں کے پاس ٹھہرنے کے وقت ہاتھ اٹھانے کا تعلق ہے تو پہلی حدیث میں اسے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مفہوم جسے ہم نے بیان اور ثابت کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## بَابُ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ

## طواف میں رمل کرنا

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَإِنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَكَذَبُوا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلٰى أَنْ يَجِيءَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيمُوا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ بِمَكَّةَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَالْمُشْرِكُونَ عَلٰى جَبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ۔

حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف (کے طواف) میں رمل کیا اور یہ سنت ہے انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ کہا اور جھوٹ بھی بولا۔ میں نے عرض کیا کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ بولا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے سچ کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل کیا لیکن ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ یہ سنت ہے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر قریش نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو کہ وہ بیماری سے مر جائیں پس جب انہوں نے آئندہ سال آنے اور مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرنے پر صلح کر لی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے مشرکین قعیقعان پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین بار رمل کرو۔ اور یہ سنت نہیں۔

## بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ الرَّمَلَ فِى الطَّوَافِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ الرَّمَلُ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ بِهِمْ قُوَّةً وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا بِضُعَفَاءَ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ۔

۱۲۱۳۔ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَعَدَ الْمُشْرِكُوْنَ مِمَّا يَلِى الْحَجَرَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَاَنْ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِاَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الْاَرْبَعَةَ اِلَّا اِبْقَاءً عَلَيْهِمْ۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ بَصِيْرٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَاَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ وَلٰكِنْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى قُعَيْقِعَانَ وَبَلَغَهٗ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بِهٖ وَبِاَصْحَابِهٖ هُزَالًا فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اُرْمُلُوْا اَرُوْهُمْ اَنَّ بِكُمْ قُوَّةً فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الرُّكْنِ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے کہ طواف میں رمل سنت نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ رمل مشرکین کو یہ بتانے کے لیے تھا کہ مسلمان طاقتور ہیں کمزور نہیں ہیں اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس ایک ایسی قوم آئی ہے جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے جب وہ تشریف لے آئے تو مشرکین حجر اسود کی جانب بیٹھ گئے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور دو رکنوں کے درمیان عام رفتار پر چلو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے آپ نے ان کو دوسرے چار چکروں میں رمل سے بطور شفقت منع فرمایا۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں رمل کیا لیکن یہ سنت نہیں بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مشرکین قعیقعان پہاڑی پر تھے آپ کو خبر ملی کہ وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو بھوک نے کمزور کر دیا ہے آپ نے فرمایا رمل کر کے ان کو اپنی طاقت دکھاؤ تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود

ؔ۔ کاندھوں کو حرکت دے کر یوں چلنا جیسے میدان جنگ میں دعوت مبارزت دینے والا چلتا ہے، رمل کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الیمانی فاذا تواری عنہم مشی۔

قالوا افلا تری انہ امرھم ان یمشوا فی الاشواط الثلثۃ فیما بین الرکنین حیث لا یراھم المشرکون وامرھم ان یرملوا فیما بقی من ھذہ الاشواط لیروھم فلما کان قد امرھم بالرمل حیث یرونھم وبترکہ حیث لا یرونھم ثبت بذلک ان الرمل کان من اجلہم لا من اجل انہ سنۃ قالوا ومما دل علی ذلک انہ لم یفعل ذلک لما حج۔

۱۴۱۵۔ وذکروا فی ذلک ما حدثنا فھد قال ثنا یحیی الحمانی قال ثنا قیس عن العلاء بن المسیب عن الحکم عن مجاھد عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل فی العمرۃ ومشی فی الحج افلا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی حجہ حیث عدم الذین من اجلہم رمل فی عمرتہ۔

وخالفہم فی ذلک فقال الرمل فی الاشواط الثلثۃ الاول سنۃ لا ینبغی ترکھا واحتجوا فی ذلک

۱۴۱۶۔ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن ابی الطفیل عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر من الجعرانۃ فرمل بالبیت ثلثا ومشی اربعۃ اشواط۔

ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الاشواط کلھا وقد کان فی بعضھا حیث یراہ المشرکون فی بعضھا حیث لا یرونہ ففی رملہ حیث لا یرونہ دلیل علی انہ لیس من اجلہم رمل ولکن لمعنی اخر۔

۱۴۱۷۔ وقد حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سعید بن سلیمن الواسطی قال ثنا ابن المبارک عن عبید اللہ بن ابی زیاد عن ابی الطفیل قال رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

سے رکن یمانی تک رمل کرتے جب ان سے چھپ جاتے تو عام طریقے پر چلتے۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو پہلے تین چکروں میں دو رکنوں کے درمیان عام چال سے چلنے کا حکم فرمایا جہاں مشرکین انھیں نہیں دیکھ رہے تھے اور حکم دیا کہ باقی چکروں میں رمل کر کے دکھائیں تو جب انھیں کفار کے دیکھنے کی صورت میں رمل کرنے اور نہ دیکھنے کی صورت میں اسے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ ان (مشرکین) کی وجہ سے رمل تھا سنت ہونے کی وجہ سے نہیں۔

وہ کہتے ہیں جو بات اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے موقع پر ایسا نہیں کیا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت مجاہد سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ میں رمل کیا اور حج میں عام رفتار سے چلے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں رمل اس لیے نہیں کیا کہ وہ لوگ موجود نہیں تھے جن کی وجہ سے عمرے میں رمل کیا تھا۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے حج اور عمرہ میں اسے چھوڑنا جائز نہیں۔ —— انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابو الطفیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو بیت اللہ شریف (کے طواف) میں تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے —— تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پورے چکر میں رمل کیا کچھ حصہ میں یوں کہ مشرکین دیکھ رہے تھے اور بعض میں وہ نہیں دیکھتے تھے۔ —— تو آپ کے اس رمل میں جسے وہ دیکھ نہیں رہے تھے اس بات کی دلیل ہے کہ رمل ان کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی۔

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا تو یہ پہلی حدیث کی طرح ہے۔

الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِثْلُ الَّذِىْ قَبْلَهٗ.

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَيَمْشِىْ أَرْبَعًا عَلٰى هَيْئَتِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین پھیروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال پر چلتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا سَلِيْمُ بْنُ أَخْضَرَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے تھے۔

فَهٰذَا مِثْلُ الَّذِىْ قَبْلَهٗ أَيْضًا وَقَدِ اسْتَدَلَّ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا نَفْعَلُهٗ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ فِىْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِىْ حَجٍّ وَلَا فِىْ عُمْرَةٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَاجٌّ فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِىْ عُمْرَةٍ فَيَكُوْنُ مَذْهَبُهٗ كَانَ أَنْ يَرْمُلَ فِى الْعُمْرَةِ وَلَا يَرْمُلَ فِى الْحَجَّةِ وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى ثُبُوْتِ الرَّمْلِ وَأَنَّهٗ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ فِى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَيْثُ لَا عَدُوَّ يُرِيْهِ قُوَّتَهٗ۔

یہ بھی پہلی حدیث کی طرح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے استدلال کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی طرح ہی عمل کیا، البتہ اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ نے یہ عمل حج میں کیا یا عمرے میں، تو ممکن ہے آپ نے حج کرتے ہوئے ایسا کیا ہو تو یہ اس روایت کے خلاف ہوگی جسے حضرت مجاہد نے ان سے روایت کیا اور ممکن ہے عمرے کے موقع پر ایسا کیا ہو تو ان کا مذہب ہو گا کہ عمرے میں رمل کرتے اور حج کے موقع پر نہ کرتے ____ رمل کے ثبوت اور حج وعمرہ میں اس کے سنت ہونے پر ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایسا کیا حالانکہ اس وقت آپ کا کوئی دشمن آپ کی طاقت کو دیکھ نہیں رہا تھا۔

۱۴۲۰۔ فَمِمَّا رُوِىَ عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى ثَلٰثَةً وَمَشٰى أَرْبَعَةً حِيْنَ قَدِمَ فِى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ كَانَ اعْتَمَرَ۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو عمرہ کرتے ہوئے آپ نے تین چکر وں میں دوڑ لگائی اور باقی میں اپنی رفتار پر چلے۔

۱۴۲۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنیٰ کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔ بواسطہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رمل کیا۔

۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سات پھیروں میں طواف کیا تین میں رمل کیا اور چار میں عام رفتار پر چلے۔

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حاتم بن اسماعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت جعفر بن محمد نے بیان کیا۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ فِيْ ثَلٰثَةٍ مِنْهُنَّ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے ان میں سے تین میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَا عَدُوَّ وَثَبَتَ اَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْهُ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ مِنْ اَجْلِ الْعَدُوِّ وَلَوْ كَانَ فَعَلَهُ اِذَا كَانُوْا مِنْ اَجْلِهِمْ لَمَا فَعَلَهُ فِيْ وَقْتِ عَدَمِهِمْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّمَلَ فِي الطَّوَافِ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهِ الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

پس جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رمل کیا حالانکہ اس وقت وہاں دشمن نہیں تھے تو ثابت ہوا کہ دشمنوں کی موجودگی میں آپ نے دشمنوں کی وجہ سے رمل نہیں کیا اور اگر ان کی موجودگی میں ان کی وجہ سے رمل کرتے تو ان کی عدم موجودگی میں نہ کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حج میں رمل ان سنتوں میں سے ہے جنھیں عمل میں لایا جائے اور چھوڑنا نہیں چاہیے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح کیا۔

١٤٢٥ - حدثنا فهد قال ثنا اسحٰق بن ابراهيم الحنيني عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر قال فيما الرمل الآن والكشف عن المناكب وقد نفى الله عز وجل الشرك واهله على ذلك لا ندع شيئا علمناه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

١٤٢٦ - حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا يحيى بن عيسى عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن يعلى بن امية قال لما حج عمر رمل ثلاثا وهذا بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكره عليه منهم احد۔

١٤٢٧ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا فضيل بن عياض عن منصور بن المعتمر عن شقيق عن مسروق قال قدمت مكة معتمرا فتبعت عبد الله بن مسعود فدخل المسجد فرمل ثلاثا ومشى اربعا۔

حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم مكة طاف بالبيت ورمل ثم طاف بين الصفا والمروة واذا لبى بها من مكة لم يرمل بالبيت واخر الطواف بين الصفا والمروة الى يوم النحر وكان لا يرمل يوم النحر۔

ففي هذا عن ابن عمر انه كان يرمل في الحجة اذا كان احرامه بها من غير مكة فهذا خلاف ما رواه عنه مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا يخلو ما رواه عنه مجاهد من احد وجهين اما ان يكون منسوخا فما نسخه فهو اولى منه او يكون غير صحيح عنه فهو احرى ان لا يعمل به وان يجب العمل بخلافه ولما ثبت ما ذكرنا من الرمل عن رسول

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اب رمل اور کاندھوں کو ننگا رکھنے کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے شرک اور مشرکین کو دور کر دیا ہے لیکن ہم ایسے عمل کو نہیں چھوڑیں گے جسے ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیکھا۔

---

حضرت عطاء، حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو تین چکروں میں رمل کیا اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا کسی نے اس پر انکار نہیں کیا۔

حضرت شقیق حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں عمرہ کرنے آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے چلا وہ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور تین چکروں میں رمل کیا جبکہ باقی میں اپنی عام رفتار سے چلے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور رمل کرتے پھر صفا اور مروہ کے درمیان پھیرے لگاتے اور جب آپ مکہ مکرمہ سے ہی تلبیہ کہتے (احرام باندھتے) تو بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل نہ کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو قربانی کے دن تک موخر کرتے اور قربانی کے دن رمل نہ کرتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب غیر مکہ سے احرام باندھتے تو حج میں رمل کرتے۔

تو یہ اس روایت کے خلاف ہے جو حضرت مجاہد نے ان کے واسطہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو حضرت مجاہد کی روایت دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو وہ منسوخ ہوگی اور اس کی ناسخ روایت اس سے اولیٰ ہے یا یہ روایت ان سے صحیح نہیں تو اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے خلاف پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے ـــــ اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عَدَمِ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ فِي الْأَشْوَاطِ الْأُوَلِ الثَّلٰثَةِ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّةِ الطَّوَافِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَأَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ تَرْكُهُ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

اور صحابہ کرام سے مشرکین کی عدم موجودگی میں پہلے تین پھیروں میں رمل کرنا ثابت ہو گیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ طواف قدوم کی سنت ہے کسی مرد کے لیے اسے چھوڑنا مناسب نہیں جبکہ اس پر قادر ہو حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ۱۵۰ مَا يُسْتَلَمُ مِنَ الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ

## طواف میں کن ارکان کو بوسہ دیا جائے

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو چومتے تھے۔

۱۴۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابو الزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

## بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

## بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَيَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَسْتَلِمَ أَرْكَانَهُ كُلَّهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ۔

۱۴۳۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِهٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْأَسْوَدِ وَالْيَمَانِيِّ إِلَّا اسْتَلَمَهُمَا فِي الطَّوَافِ وَلَا يَسْتَلِمُ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا بوسہ لے انھوں نے اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا نہیں چاہیے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے جب ان دو رکنوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو ان دونوں کو چومتے لیکن دوسرے دو رکنوں کو نہیں چومتے تھے۔

هٰذَيْنِ الْآخَرَيْنِ۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ابو عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم کو ان دو یمانی رکنوں کے علاوہ کو چومتے نہیں دیکھا۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دَارِ الْجُمَحِيِّيْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ارکان بیت اللہ میں سے صرف رکن اسود اور اس رکن کو چومتے تھے جو دار جمحیین کی جانب اس سے ملا ہوا ہے۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ۔

حضرت عبید بن جریج سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صرف دو یمانی رکنوں کو چومتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صرف دو یمانی رکنوں کو چومتے تھے۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَجَعَلَ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُوْرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ صَدَقْتَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو تمام ارکان کو چومنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا آپ ان دو رکنوں کو کیوں چومتے ہیں حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں چوما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو چھوڑا نہیں جاتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت کریمہ پڑھتے ہوئے) فرمایا "بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بہترین ہے۔"

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ مگر صرف دو یمانی رکنوں کو چومتے تھے۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ فِي طَوَافِهِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَمَعَ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَ الْأَثَرِ الْأَوَّلِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى مَا خَالَفَهَا أَنَّ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ هُمَا مَبْنِيَّانِ عَلَى مُنْتَهَى الْبَيْتِ مِمَّا يَلِيْهِمَا وَالْآخَرَانِ لَيْسَا كَذٰلِكَ لِأَنَّ الْحِجْرَ وَرَاءَهُمَا وَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِرُكْنٍ لِلْبَيْتِ فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الرُّكْنَانِ الْآخَرَانِ لَا يُسْتَلَمَانِ لِأَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ۔

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ تمام روایات بتاتی ہیں کہ آپ طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پھر ان روایات میں جو تواتر ہے وہ پہلی روایت میں نہیں۔

ان روایات کو اپنانے والے اپنے مخالفین کے خلاف یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ دونوں یمانی رکن بیت اللہ شریف کے منتہا پر بنے ہوئے ہیں جبکہ دوسرے رکنوں کی یہ صورت نہیں کیونکہ حطیم ان سے باہر ہے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان کا بوسہ نہیں لیا جاتا کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے دو رکنوں کو بھی نہ چوما جائے کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے ارکان نہیں ہیں۔

۱۴۳۷۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجْرِ أَنَّهُ الْبَيْتُ. مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے فرماتی ہیں میں نے پوچھا کہ ان (قریش) کے لیے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کرنے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ آپ نے فرمایا ان کے پاس خرچہ کم تھا۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ مَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعٌ قَالَ فَعَلَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ

حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا کہ وہ بیت اللہ شریف سے ہے آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا تو پھر ان قریش نے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچہ کم تھا۔ میں نے پوچھا کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ بلند کیوں ہے؟ فرمایا تمہاری قوم نے ایسا اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے

حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ ذٰلِكَ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ -

**۱۴۳۹- حَدَّثَنَا** أَبُوبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُودَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مِينَاءَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَلَزِدْتُ سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فِي الْبَيْتِ إِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْهُ لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ -

**۱۴۴۰- حَدَّثَنَا** أَبُوبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللهُ عَبْدَاللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُهُ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْكَ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ فَتَرَكْتُهُ -

**فَلَمَّا** ثَبَتَ أَنَّ الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ وَأَنَّ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِهِ لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فَكَمَا كَانَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ فَكَذٰلِكَ هٰذَا أَنَّ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يُسْتَلَمَانِ وَقَدِ اسْتَدَلَّ

چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم دورِ جاہلیت سے قریب نہ ہوتی اور ان کے دلوں کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میرا خیال تھا کہ میں حطیم کو بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی جہالت سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ اللہ کو گرا کر اسے زمین سے ملا دیتا۔ مشرق و مغرب کی طرف اس میں دو دروازے بنا دیتا اور حطیم کا چھ ہاتھ ٹکڑا بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا جسے قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت اسے کم کر دیا تھا۔

حضرت ابو قزعہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر کو ہلاک کرے انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نومسلم نہ ہوتی تو میں کعبۃ اللہ کو گرا کر اس کو حطیم میں شامل کر دیتا۔ اس پر حضرت حارث بن عبدالرحمٰن بن ابو ربیعہ نے فرمایا اے امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) یہ بات نہ کہو میں نے بھی یہ بات حضرت ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا ہے اس نے کہا مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں اسے گرانے سے پہلے یہ بات سنتا اور اسے چھوڑ دیتا (یعنی نہ گراتا)۔

پس جب ثابت ہوا کہ حطیم، بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس سے ملنے والے دو رکن بیت اللہ شریف کے رکن ہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اس جگہ کی طرح ہیں جو دو یمانی رکنوں کے درمیان ہے جسے چوما نہیں جاتا قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ ان دو رکنوں کا بوسہ بھی نہ لیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بِمَا اسْتَدَلَّ لَنَا بِهِ مِنْ هٰذَا فِي تَرْكِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِلَامَ ذَيْنِكَ الرُّكْنَيْنِ۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسْتَلَمَ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

عنہما نے بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دو رکنوں کا بوسہ چھوڑنے کے سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا ہے جس سے ہم نے استدلال کیا۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتیں تمہاری قوم نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے ابراہیمی بنیادوں کی طرف نہیں لوٹائیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی (تو میں ایسا کرتا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حطیم سے ملے ہوئے رکن کا بوسہ لینا اسی لیے چھوڑ دیا کہ وہ ابراہیمی بنیادوں پر مکمل نہیں۔

ان روایات سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوئی نیز ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کے یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا

## بَابُ ۱۵ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

## صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز

۱۴۴۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

حضرت ابن باباہ حضرت جبیر بن مطعم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے رات اور دن میں کسی وقت بھی نہ روکو۔

۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَرْدَانِبَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے بیٹو! اگر یہ کام (بیت اللہ شریف کی تولیت)

عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمَنَافِ اِنْ وُلِّيْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ فَلَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

تمہارے سپرد ہو تو کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے نہ روکو رات اور دن کی کسی بھی ساعت میں ہو۔

## بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَا يُمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ وَقْتٌ مِنَ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا اِحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّ مَا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا وَاَمَرَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْ لَا يَمْنَعُوْا اَحَدًا مِنْهُ مِنَ الطَّوَافِ وَالصَّلٰوةِ هُوَ الطَّوَافُ عَلٰى سَبِيْلِ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُطَافَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَبِيْلِ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلّٰى فَاَمَّا عَلٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَوْ جُنُبًا اَنَّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَمْنَعُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ طَافَ عَلٰى غَيْرِ مَا يَنْبَغِي الطَّوَافُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِيْمَا اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَمْنَعُوْا مِنْهُ مِنَ الطَّوَافِ نَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا يُصَلِّيْ هُوَ عَلٰى مَا قَدْ اَمَرَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ قَدْ اُبِيْحَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهَا فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا عَامًّا عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفِ النَّهَارِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات اور دن میں طواف کے لیے نماز پڑھنا جائز ہے ان کے نزدیک اس سے ان اوقات میں بھی منع نہ کیا جائے جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو کچھ جائز قرار دیا اور بنو عبدالمطلب یا بنو عبدمناف کو حکم دیا کہ وہ طواف اور نماز سے نہ روکیں۔ تو اس سے وہ طواف مراد ہے جو کیا جا سکتا ہے اور اس طریقے پر نماز پڑھنا ہے جس کی ادائیگی جائز ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا وضو کے بغیر یا جنابت کی حالت میں طواف کرے تو انھیں اس کو اس سے روکنے کا حق حاصل ہے کیونکہ اس نے غیر مناسب طریقے پر طواف کیا اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم میں داخل نہیں کہ وہ طواف سے نہ روکیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ "وہ کسی کو نماز پڑھنے سے نہ روکیں" سے بھی وہی مذکورہ صورت مراد ہے کہ وہ باوضو ہو، قابل ستر اعضاء کو ڈھانپے قبلہ رخ ہو اور ان اوقات میں پڑھے جن میں نماز پڑھنا جائز ہے اس کے علاوہ مراد نہیں اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے قطعی ممانعت فرمائی اس سلسلے میں تواتر سے روایات مروی ہیں جنھیں میں نے اس کتاب میں دوسرے مقام پر ان کی اسناد کے ساتھ

وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

ذکر کیا ہے

---

۴۲۲۴۔ فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ قَالَ طَافَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى قَبْلَ مَغَارِبِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ اَنْتُمْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُوْنَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ لَيْسَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ۔

پہلے قول کے قائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن باباہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی تو میں نے کہا تم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام فرماتے ہو کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب جائے تو انھوں نے فرمایا یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں۔

---

فَقَالُوْا فَقَدْ دَلَّ قَوْلُ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لِلطَّوَافِ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا نَهٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْتُمْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَاكُمْ تَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا لِغَيْرِ الطَّوَافِ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ وَلَا تُخْرِجُوْنَ حُكْمَ مَكَّةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَدْ اَخْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي احْتَجَجْتُمْ بِهٖ حُكْمَ مَكَّةَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ سِوَاهَا فِي الْمَنْعِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِيْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَ اَنَّ النَّهْيَ لَمْ يَدْخُلْ حُكْمُهَا فِيْهِ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِهٖ مَا سِوَاهَا مَعَ اَنَّهٗ قَدْ خَالَفَ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طواف کے لیے نماز ان اوقات میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت میں داخل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے ——— ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم بھی اس روایت کے قائل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تم بھی نماز طواف کے علاوہ ان اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دوسرے شہروں سے الگ نہیں کرتے جس حدیث سے تم نے استدلال کیا ہے اس میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے نماز سے ممانعت کے سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دیگر شہروں سے الگ بیان کیا ہے اور انھوں نے بتایا کہ نہی کا اس شہر سے تعلق نہیں بلکہ اس سے دوسرے شہر مراد ہیں پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

---

۴۲۲۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری فرماتے ہیں حضرت

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ طَافَ عُمَرُ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ يَرْكَعْ فَلَمَّا صَارَ بِذِي طُوًى وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو نماز نہ پڑھی جب مقام ذی طوی میں پہنچے اور سورج طلوع ہوا تو دو رکعتیں ادا کیں۔

---

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے انہوں نے حضرت حمید بن عبد الرحمٰن سے اور انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے روایت کیا۔

فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَرْكَعْ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَقْتَ صَلٰوةٍ وَأَخَّرَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَهٰذَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ عِنْدَهُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ لَصَلّٰى وَلَمَا أَخَّرَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ حِينَئِذٍ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ مِثْلُ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس وقت نماز نہ پڑھی کیونکہ ان کے نزدیک اس وقت نماز جائز نہ تھی انہوں نے اسے اس وقت تک موخر کیا جب نماز کا پڑھنا جائز ہو گیا اور نماز ادا کی تو یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا اگر ان کے نزدیک اس وقت طواف کی نماز پڑھنا جائز ہوتی تو آپ ادا فرماتے اور اسے موخر نہ کرتے، کیونکہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے کے لیے اس وقت بلا عذر نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے جسے ہم نے اس کتاب (کتاب مناسک الحج) سے پہلے بیان کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَطَافَ وَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز فجر کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے طواف کیا لیکن نماز طواف سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھی۔

وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ سَوَاءٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَوَاتِ فِيهَا فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ كُلِّهَا عَلَى السَّوَاءِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ

قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ ممانعت تمام شہروں سے متعلق ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز سے ممانعت کے اوقات کے سلسلے میں بھی تمام شہروں کا حکم ایک جیسا ہو لہٰذا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو نماز سے ممانعت کے اوقات میں بھی طواف کی نماز پڑھنا جائز

اِلٰی اِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ لِلطَّوَافِ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِیِّ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْهَا ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ خَالَفُوْا اَهْلَ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِیْ ذٰلِكَ عَلٰی فِرْقَتَیْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِّنْهُمْ لَا یُصَلّٰی فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَوْقَاتِ لِلطَّوَافِ كَمَا لَا یُصَلّٰی فِیْهَا لِلتَّطَوُّعِ مِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَبُوْیُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ مَا رَوَیْنَا عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَابْنِ عُمَرَ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ یُصَلّٰی لِلطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا یُصَلّٰی لِذٰلِكَ فِی الْاَوْقَاتِ الثَّلٰثَةِ الْبَوَاقِیْ الْمَنْهِیِّ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ وَاِبْرَاهِیْمُ النَّخْعِیُّ وَعَطَاءٌ۔

سمجھتے ہیں۔

پھر پہلے قول والوں کے مخالفین دو گروہوں میں منقسم ہو گئے ایک گروہ کہتا ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کی نماز نہ پڑھی جائے جیسے ان میں نفل نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

---

جو کچھ ہم نے حضرت عمر فاروق، معاذ بن عفراء اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ ان کے موافق ہے دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک طواف کی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن باقی تین ممنوعہ اوقات میں یہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت مجاہد، ابراہیم نخعی اور عطاء رضی اللہ عنہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

---

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ طُفْ وَصَلِّ مَا كُنْتَ فِیْ وَقْتٍ فَاِذَا ذَهَبَ الْوَقْتُ فَاَمْسِكْ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں طواف کرو اور وقت ہو تو نماز پڑھ لو پس جب وقت نکل جائے تو رک جاؤ۔

---

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ غَنِیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ مِّثْلَهٗ۔

حضرت عبدالملک بن ابو سلیمان، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ طُفْ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلِّ مَا كُنْتَ فِیْ وَقْتٍ وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ فِیْ وَقْتِ صَلٰوۃٍ۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا طواف کرو، حضرت عبیداللہ (راوی) فرماتے ہیں یعنی صبح اور عصر کے بعد اور فرمایا جب تک وقت ہو نماز پڑھو، حضرت ابن رجاء (راوی) فرماتے ہیں یعنی نماز کے وقت میں (نماز پڑھو)۔

---

وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

---

۱۴۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابْنُ اَبِیْ غَنِیَّةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَطُوْفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَیُصَلِّیْ مَا کَانَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ حَیَّةً فَاِذَا اصْفَرَّتْ وَتَغَیَّرَتْ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا حَتّٰی یُصَلِّیَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَیَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَیُصَلِّیْ مَا کَانَ فِیْ غَلَسٍ فَاِذَا اَسْفَرَ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا ثُمَّ یَجْلِسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَیُمْکِنَ الرُّکُوْعُ۔

۱۴۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَعَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ اُسْبُوْعًا وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مَا کَانَ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةٍ۔

**فَهٰذَا** عَطَاءٌ قَدْ قَالَ بِرَأْیِهٖ مَا قَدْ ذَکَرْنَا **وَقَدْ** رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا یَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَیْتِ وَیُصَلِّیْ اَیَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ **فَقَدْ** حَمَلَ ذٰلِکَ عَلٰی خِلَافِ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی **وَکَانَ** النَّظَرُ فِیْ ذٰلِکَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا هٰذَا الْاِخْتِلَافَ اِنَّا رَأَیْنَا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا وَنِصْفَ النَّهَارِ یَمْنَعُ مِنْ قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْفَائِتَاتِ وَبِذٰلِکَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَرْکِهٖ قَضَاءَ الصُّبْحِ الَّتِیْ نَامَ عَنْهَا اِلَی ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَبَیَاضِهَا فَاِذَا کَانَ مَا ذَکَرْنَا یَنْهٰی عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ الْفَائِتَاتِ فَهُوَ عَنِ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ اَنْهٰی وَقَدْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی یَمِیْلَ وَحِیْنَ تُضَیَّفُ

ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا عصر کے بعد طواف کرتے اور جب تک سورج روشن چمکتا ہوتا نماز پڑھتے اور جب وہ پیلا پڑ جاتا اور اس کا رنگ بدل جاتا تو ایک اور طواف کرتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھ کر (طواف کی) نماز پڑھتے اور صبح کے بعد طواف کرتے تو جب تک اندھیرا ہوتا نماز طواف پڑھتے جب سفیدی ہو جاتی تو ایک طواف کرتے پھر بیٹھ جاتے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جاتا اور نماز پڑھنا جائز ہو جاتا۔

حضرت سالم اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح اور عصر کے بعد طواف کے سات پھیرے لگاتے اور اگر نماز کا وقت ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے

---

تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی رائے سے وہی بات فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ــــــ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو رات اور دن کی جو ساعت بھی ہو۔ ــــــ تو یہ حدیث پہلے قول والوں کے خلاف پر محمول ہے۔ اس اختلاف کی صورت میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، طلوع آفتاب، غروب شمس اور دوپہر کے وقت فوت شدہ نمازوں کی قضاء ممنوع ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہی تھا کہ جب آرام فرما ہونے کی وجہ سے نماز فجر قضاء ہو گئی تو آپ نے سورج کے بلند ہونے تک اسے نہ پڑھا ــــــ تو جب (ان اوقات میں) فوت شدہ فرائض کی قضاء ممنوع ہے تو نماز طواف بدرجہ اولیٰ ممنوع ہو گی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مرنے والوں کی تدفین (نماز جنازہ) سے روکتے تھے۔ طلوع شمس کے وقت جب تک بلند ہو جائے دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے جب سورج ڈوبنے لگے حتیٰ کہ غروب ہو جائے ہم نے یہ بات اس

الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتُ تَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَالصَّلٰوةُ لِلطَّوَافِ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مُبَاحَةً عَلَى الْجَنَائِزِ وَمُبَاحَةً فِيْ قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْفَائِتَةِ وَمَكْرُوْهَةً فِي التَّطَوُّعِ وَكَانَ الطَّوَافُ يُوْجِبُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَكُوْنَ وُجُوْبُهَا كَوُجُوْبِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهَا بَعْدَ وُجُوْبِهَا كَحُكْمِ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ قَدْ وَجَبَتْ وَحُكْمُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ الَّتِيْ قَدْ وَجَبَتْ فَتَكُوْنُ الصَّلٰوةُ لِلطَّوَافِ تُصَلّٰى فِيْ كُلِّ وَقْتٍ يُصَلّٰى فِيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَتُقْضٰى فِيْهِ الصَّلٰوةُ الْفَائِتَةُ وَلَا تُصَلّٰى فِيْ كُلِّ وَقْتٍ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا تُقْضٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا قَالَ عَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيْمُ وَمُجَاهِدٌ وَعَلٰى مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَإِلَيْهِ نَذْهَبُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے پہلے اسی کتاب میں سند کے ساتھ بیان کی ہے تو جب ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے تو طواف کی نماز کا بھی یہی حکم ہوگا اسی طرح عصر کے بعد سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نماز قضا کرنا جائز ہے البتہ نفل پڑھنا مکروہ ہے اور طواف کی وجہ سے نماز واجب ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا وجوب نماز جنازہ کے وجوب (فرضیت) کی طرح ہو جاتا ہے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس (نماز طواف) کے وجوب کے بعد اس کا حکم وہی ہو جو فرائض اور نماز جنازہ کا ہے جو فرض ہے پس نماز طواف ہر اس وقت پڑھی جا سکتی ہے جس وقت نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے اور جن اوقات میں نماز جنازہ اور قضاء جائز نہیں ان میں یہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔

ہمارے نزدیک اس باب میں یہی قیاس ہے جیسے حضرت عطاء، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم نے فرمایا اور جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

## بَابُ مَنْ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ فَطَافَ لَهَا قَبْلَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ أَحَدٌ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُهُ إِلَّا حَلَّ بِهٖ قُلْتُ لَهٗ مِنْ أَيْنَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْخُذُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قُلْتُ لَهٗ

## حج کے محرم کا وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص حج وغیرہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے وہ اس کے ذریعے احرام سے نکل جاتا ہے (حضرت ابن جریج فرماتے ہیں) میں نے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات کہاں سے معلوم کی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے

فَيَأْثَمَا ذٰلِكَ بَعْدَ الْمَعْرُوْفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ الْمَعْرُوْفِ وَبَعْدَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْخُذُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَهَا لِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَضْلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا عُرَيَّةُ قَالَ تُفْتِي النَّاسَ أَنَّهُمْ إِذَا طَافُوْا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوْا وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَجِيْئَانِ مُلَبِّيَيْنِ بِالْحَجِّ فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِهٰذَا ضَلَلْتُمْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُوْنِيْ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عُرْوَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا أَعْلَمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الرَّقَاشِيَّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَقَشَّعَتْ عَنْكَ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ زَعَمْتُمْ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ

اس ارشادِ گرامی "ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ" سے وہ فرماتے یعنی) میں نے کہا یہ تو عرفات میں ٹھہرنے کے بعد کا حکم ہے تو انھوں نے جواب دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ وقوفِ عرفات سے پہلے اور بعد دونوں طرح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سرکار دو عالم

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے ابن عباس! آپ نے لوگوں کو بہکا دیا انھوں نے پوچھا اے عریہ) وہ کیسے؟ فرمایا آپ لوگوں کو فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد محرم نہیں رہتے حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آتے تو قربانی کے دن تک محرم رہتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس وجہ سے تم بھٹک گئے ہیں تم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کرتا ہوں اور تم مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل بیان کرتے ہو اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی نسبت حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حسّان رقاشی سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا اے ابن عباس! یہ کیا فتویٰ ہے جو آپ کی جانب سے مشہور ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والا احرام سے نکل آتا ہے۔ انھوں نے فرمایا تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہارے خیال میں یہ مکروہ ہو۔

حضرت طارق بن شہاب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وادی بطحاء میں قیام فرما تھے آپ نے فرمایا تم نے کس چیز کے ساتھ احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرو، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح کیا پھر میں قبیلہ

لِي بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ فَفَعَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ زَمَانُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدًا بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ فِيهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ أَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں چنانچہ میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دینے لگا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت آیا تو ایک شخص نے مجھے کہا اے عبداللہ بن قیس اپنے بعض فتویٰ کو چھوڑ دو تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد حضرت امیر المومنین نے مناسک حج میں کیا طریقہ جاری کیا میں نے کہا اے لوگو جنھیں ہم فتویٰ دیا کرتے تھے انھیں صبر سے کام لینا چاہیے اس سلسلے میں امیر المومنین مقدم ہیں' ان کی اقتدا کرو۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے تذکرہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اختیار کریں تو بے شک کتاب الٰہی ہمیں (مناسک حج) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنائیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور قربان گاہ تک نہ پہنچ گیا۔

---

۱۴۵۷- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ مَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ وَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ میں) نو سال ٹھہرے اور آپ نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ طیبہ میں بہت سے لوگ آئے جو آپ کی اقتداء کرنا چاہتے تھے پھر ہم نکلے حتیٰ کہ ذوالحلیفہ میں آئے تو آپ نے مسجد میں دو رکعتیں ادا کیں پھر قصواء سواری پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء میں پہنچی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن پاک نازل ہو رہا تھا اور آپ اس کا مطلب سمجھتے تھے آپ نے جس بات پر عمل کیا ہم نے بھی اسی پر عمل کیا آپ نے صرف حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی اسی کا احرام باندھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا تھا۔ آپ نے اسی (حج) کا

شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ
قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ
حَتَّى إِذَا كُنَّا آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَ
لَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ
وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ
سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عُمْرَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ فَشَبَّكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرَى
فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ هَكَذَا فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ فَحَلَّ
النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ۔

**قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ وَقَوْلُ سُرَاقَةَ هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ عُمْرَتُنَا هَذِهِ فِي أَشْهُرِ
الْحَجِّ لِلْأَبَدِ أَوْ لِعَامِنَا هَذَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا
يَعْرِفُونَ الْعُمْرَةَ فِيمَا مَضَى فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَيَعُدُّونَ
ذَلِكَ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

**۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ
غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ سُرَاقَةَ وَلَا جَوَابَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ۔

**۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوا بِالْبَيْتِ

تلبیہ لازم فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم صرف حج کی
نیت کرتے تھے اور ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے حتی کہ جب مروہ کا
آخری چکر تھا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم
ہوتی جو اب معلوم ہوئی ہے (یعنی تمتع) تو میں ہدی نہ چلاتا اور
اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دیتا لہٰذا جس کے پاس ہدی نہ ہو
وہ (طواف کے بعد) احرام سے نکل کر اسے عمرہ میں بدل دے
پس لوگوں نے احرام کھولا اور بال کٹوائے ماسوائے سرکار دوعالم
صلے اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی حضرت
سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا:
یارسول اللہ کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے
لیے؟ (وہ فرماتے ہیں) سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں
میں انگلیاں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اسی طرح (انگلیوں کی طرح)
داخل ہو گیا ہے پس سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں
کے پاس ہدی تھی ان کے سوا تمام لوگوں نے احرام کھولا اور بال کٹوائے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت سراقہ رضی
اللہ عنہ کے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال اور ان کو آپ کے جواب
میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کر حج کے مہینوں میں ہمارا
یہ عمرہ ہمیشہ کے لیے ہے یا صرف اسی سال کے لیے ہے کیونکہ اس سے
پہلے ان کے ہاں حج کے مہینوں میں عمرہ معروف نہیں تھا بلکہ وہ اسے
بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہمیشہ
کے لیے یہی حکم ہے۔

حضرت ابن ہاد حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر
کیا البتہ انھوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے سوال اور
نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جواب کا ذکر نہیں کیا۔

---

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے جب
بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر
چکے تو آپ نے فرمایا اسے عمرہ میں بدل دو جب آٹھویں ذوالحجہ

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ لَبَّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوا فَطَافُوا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قُلْنَا أَيُّ حِلٍّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِي تَصْنَعُونَ۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ سَأَلَ النَّاسَ بِمَاذَا أَحْرَمْتُمْ فَقَالَ أُنَاسٌ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ آخَرُونَ قَدِمْنَا مُتَمَتِّعِينَ وَقَالَ آخَرُونَ أَهْلَلْنَا بِإِهْلَالِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ قَدِمَ وَلَمْ يَسُقْ هَدْيًا فَلْيَحْلِلْ فَإِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمَا سُقْتُ الْهَدْيَ حَتَّى أَكُونَ حَلَالًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَلْنَا مَعَهُ بِالْحَجِّ خَالِصًا حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ رَابِعَةً

کا دن ہوا تو انھوں نے (حج کا احرام باندھا) اور تلبیہ کہا اور قربانی کے دن (عرفات سے) واپس آکر بیت اللہ شریف کا طواف کیا، لیکن صفا مروہ کے درمیان چکر نہیں لگائے۔

---

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم چار ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام سے کس قسم کا باہر ہونا مراد ہے آپ نے فرمایا مکمل طور پر باہر ہو جاؤ (یعنی جو کچھ احرام کی وجہ سے حرام تھا اب وہ سب کچھ حلال ہے) اگر مجھے پہلے سے اس بات کا علم ہوتا جس کا اب علم ہوا تو میں اسی طرح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم نے کس کا احرام باندھا ہے بعض صحابہ کرام نے جواب دیا کہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے کچھ نے بتایا کہ ہم نے تمتع کیا ہے جبکہ بعض دوسرے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آپ نے باندھا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جو شخص ہدی کے بغیر آیا ہے وہ احرام کھول دے اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو میں ہدی نہ چلاتا حتی کہ احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ہم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا حتی کہ جب چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں آئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ذا الحجة فطفنا بالبيت وبالصفا والمروة ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق هديا ان يحل قال ولم يعزم في امر النساء قال جابر فقلنا تركنا حتى اذا لم يكن بيننا وبين عرفة الا خمس ليال امرنا ان نحل تأتي عرفات والمذي تقطر من مذاكيرنا ولم يحلل هو فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ساق الهدي فبلغ قولنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم ذكر الذي بلغه من قولهم فقال لقد علمتم اني اصدقكم واتقاكم لله وابركم ولولا اني سقت الهدي احللت ولو استقبلت من امري ما استدبرت ما اهديت قال جابر فسمعنا واطعنا فحللنا۔

**١٤٦٣- حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا مكي قال ثنا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرا وهو يخبر عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم قال امرنا بعد ما طفنا ان نحل وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اردتم ان تنطلقوا الى منى فاهلوا فاهللنا من البطحاء۔

**١٤٦٤- حدثنا** محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء انه سمعه يحدث عن جابر بن عبد الله قال اهللنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة بالحج خالصا لا نخلطه بعمرة فقدمنا مكة لاربع ليال خلون من ذي الحجة فلما طفنا بالبيت وسعينا بين الصفا والمروة امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نجعلها عمرة وان نحل الى النساء فقلنا ليس بيننا وبين عرفة الا خمس ليال فنخرج اليها وذكر احدنا يقطر منيا فقال رسول الله صلى الله

کہ جس نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دے لیکن آپ نے عورتوں سے جماع کے بارے میں کچھ نہ بتایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سوچا کہ اب عرفات سے جانے میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا ہے تو کیا ہم عورتوں سے جماع کر کے عرفات میں جائیں گے۔ دو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ لے ہدی چلائی تھی۔ آپ تک ہماری بات پہنچ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد صحابہ کرام کی اس بات کا ذکر فرمایا جو آپ تک پہنچی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ سچا، متقی اور نیکو کار ہوں اگر میں نے ہدی نہ چلائی ہوتی تو احرام کھول دیتا اور اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو ہدی نہ چلاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے پس ہم نے سنا اور اطاعت کرتے ہوئے احرام کھول دیا۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتا رہے تھے کہ جب ہم طواف کر چکے تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم منیٰ جانے کا ارادہ کرو تو احرام باندھ لینا چنانچہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

حضرت اوزاعی، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے سنا وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ سے صرف حج کا احرام باندھا اس میں عمرہ شامل نہ کیا۔ چار ذوالحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے جب ہم بیت اللہ شریف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس (احرام) کو عمرہ میں بدلنے کا حکم فرمایا نیز یہ کہ ہمارے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز ہے ہم نے سوچا کہ قریب ذوالحجہ تک پانچ راتیں باقی ہیں تو کیا ہم عرفات کی طرف عورتوں سے ہم بستری کر کے جائیں گے۔ رسول اکرم

اللہ علیہ وسلم انی لابرکم واصدقکم فلولا الھدی
لحللت فقام سراقۃ ابن مالک بن جعشم فقال
یا رسول اللہ متعتنا ھذہ لعامنا ھذا ام للابد
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابد الابد۔
**فکان** سؤال سراقۃ لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المذکور فی ھذا الحدیث انما ھو علی
المتعۃ ای انا قد صارت حجتنا التی کنا دخلنا فیھا
اولا عمرۃ ثم قد احرمنا بعد حلنا منھا بالحجۃ فصرنا
متمتعین فمتعتنا ھذہ لعامنا ھذا خاصۃ فلا
نفعل ذلک فیما بعد ام للابد فنتمتع بالعمرۃ الی
الحج کما تمتعنا فی عامنا ھذا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بل للابد ولیس ذلک علی ان لھم
فیما بعد ان یحلوا من حجۃ قبل عرفۃ لطوافھم بالبیت
ولسعیھم بین الصفا والمروۃ وسنذکر عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بعد ھذا من
ھذا الکتاب ما یدل علی ان ذلک الاحلال الذی
کان منھم قبل عرفۃ خاصا لھم لیس لمن بعدھم
ونضعہ فی موضعہ ان شاء اللہ تعالی۔

**۱۴۶۵ - حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج
قال ثنا حماد قال ثنا حمید عن بکر بن عبد اللہ
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
اصحابہ قدموا مکۃ ملبین بالحج فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یجعلھا
عمرۃ الا من کان معہ الھدی۔

**۱۴۶۶ - حدثنا** ربیع المؤذن قال
ثنا اسد قال ثنا ابو عوانۃ عن منصور عن ابراھیم
عن الاسود عن عائشۃ قالت خرجنا ولا نری الا
انہ الحج فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکۃ طاف ولم یحل وکان معہ الھدی فطاف

صلی اللہ علیہ وسلم نے (سنا تو) فرمایا بیشک میں تم سب سے
زیادہ متقی اور سچا ہوں اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی
احرام کھول دیتا حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر
عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا یہ تمتع اسی سال کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ
تو اس حدیث میں مذکور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت
سراقہ رضی اللہ عنہ کا سوال متعہ کے بارے میں تھا یعنی ہم نے جو حج شروع
کیا تھا وہ عمرہ میں بدل گیا پھر ہم نے احرام کھولنے کے بعد دوبارہ حج کے
لیے احرام باندھا تو ہم متمتع ہو گئے تو کیا ہمارا یہ تمتع اسی سال کے
ساتھ خاص ہے آئندہ ہم ایسا نہ کریں یا ہم ہمیشہ حج کے ساتھ
عمرہ کا نفع اٹھا سکتے ہیں جس طرح ہم نے اس سال کیا ہے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے لیکن
یہ بات نہیں کہ وہ آئندہ بھی بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ
کے درمیان سعی کر کے یوم عرفہ سے پہلے حج کا احرام کھول دیں۔
عنقریب ہم اسی باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے
ہوئے روایت کریں گے کہ عرفات میں جانے سے پہلے احرام کھولنا
ان حضرات کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کو اس کی اجازت نہیں
ہم یہ بات اپنی جگہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے
ہوئے مکہ مکرمہ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے ماسوائے ان لوگوں
کے جن کے ساتھ ہدی کا ہے۔

---

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں
ہم صرف حج کے لیے نکلے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ
آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ساتھ ازواج مطہرات اور صحابہ
کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہ تھی انھوں نے

مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَاَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ۔

احرام کھول دیا۔

---

١٤٦٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا طُفْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ عَشِيَّةُ عَرَفَةَ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم مدینہ طیبہ سے حج کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے (تلبیہ کہتے ہوئے) نکلے جب مکہ مکرمہ آئے تو طواف کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو عمرہ میں بدل دو سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے پھر عرفہ کی شام (۸ ذوالحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

---

١٤٦٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ الْهَدْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحْلِلْ قَالَتْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيْ عَامَئِذٍ هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا احرام باندھے ہوئے آئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہدی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سال میرے ساتھ ہدی نہ تھی پس میں نے احرام کھول دیا۔

---

١٤٦٩۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا انْبَعَثَتْ بِهِ سَبَّحَ وَكَبَّرَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحِلُّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کیں اور صبح تک وہاں رات گذاری۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب وہ کھڑی ہوئی تو آپ نے تسبیح و تکبیر کہی یہاں تک کہ جب آپ کی سواری بیداء میں پہنچی تو آپ نے (حج و عمرہ) دونوں کا تلبیہ کہا جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو احرام کھولنے کا حکم دیا آٹھویں ذوالحجہ کو انہوں نے پھر حج کا احرام باندھا

---

١٤٧٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کپڑے اتارتے ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا عَائِشَةَ تَنْزِعُ ثِيَابَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ قَالَتْ أُنْبِئْتُ أَنَّكَ قَدْ أَحْلَلْتَ وَأَحْلَلْتَ أَهْلَكَ فَقَالَ أَحَلَّ مَنْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَمْ نَحْلِلْ لِأَنَّ مَعَنَا هَدْيًا حَتَّى نَبْلُغَ عَرَفَاتٍ۔

## بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوهَا وَقَالُوا مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ وُقُوفِهِ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا فَقَدْ حَلَّ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ لِأَحَدٍ دَخَلَ فِي حَجَّةٍ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَا يُحِلُّهُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ مِنْ طَوَافٍ وَلَا غَيْرِهِ وَقَالُوا أَمَّا مَا ذَكَرُوهُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فَهٰذَا فِي الْهَدْيِ لَيْسَ فِي الْحَاجِّ وَمَعْنَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ هٰهُنَا هُوَ الْحَرَمُ كُلُّهُ كَمَا قَالَ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَالْحَرَمُ هُوَ مَحِلُّ الْهَدْيِ لِأَنَّهُ يُنْحَرُ فِيهِ فَأَمَّا بَنُو آدَمَ فَإِنَّمَا مَحِلُّهُمْ فِي حَجِّهِمْ يَوْمُ النَّحْرِ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنَ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِالْحِلِّ مِنْ حَجِّهِمْ بِطَوَافِهِمُ الَّذِي طَافُوهُ قَبْلَ عَرَفَةَ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا كَانَ خَاصًّا لَهُمْ فِي حَجَّتِهِمْ تِلْكَ دُونَ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَهُمْ۔

۴۱۷۱ - وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ فَسْخَ حَجِّنَا هٰذَا لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً۔

۴۱۷۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بایا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انھوں نے عرض کیا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے احرام کھول دیا اور گھر والوں کو اس بات کا حکم فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص احرام کھولے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو لیکن ہم عرفات جانے سے

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آثار پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص عرفات میں وقوف سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس نے ہدی نہ چلائی ہو تو وہ احرام کھول سکتا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص حج شروع کرتا ہے وہ اسے مکمل کیے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ وقوف عرفات سے پہلے طواف وغیرہ کسی عمل کی بنیاد پر بھی وہ احرام نہیں کھول سکتا وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے ارشاد خداوندی "پھر ان (قربانیوں) کا آزاد گھر (خانہ کعبہ) تک پہنچنا ہے"۔ قربانی کے جانوروں کے بارے میں ہے حاجی کے بارے میں نہیں اور یہاں بیت عتیق سے تمام حرم مراد ہے جیسا کہ دوسری آیت "یہاں تک کہ ہدی اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے"۔ میں ہے پس حرم ہدی کا منتہیٰ ہے کیونکہ اسے وہاں ذبح کیا جاتا ہے لیکن حج کی صورت میں انسانوں کا منتہیٰ قربانی کا دن ہے۔ اور پہلے گروہ نے جن مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وقوف عرفات سے پہلے طواف کے باعث حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا تو ہمارے نزدیک یہ ان صحابہ کرام کے حج کے ساتھ تھا

اس کی دلیل یہ ہے حضرت ابن بلال حضرت ابن حارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے ہمارا حج کو فسخ کرنا ہمارے ساتھ خاص ہے یا عام لوگوں کے لیے بھی ہے آپ نے فرمایا بلکہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔

---

حضرت دراوردی فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیعہ

قَالَا ثنا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثنا مَنْصُوْرٌ قَالَ ثنا الدَّرَاوَرْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَبِیْعَةَ بْنَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ مِثْلَهٗ۔

بن عبدالرحمٰن سے بنا وہ حضرت حارث بن بلال بن حارث مزنی سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثنا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ اَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا کَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لِلرَّکْبِ الَّذِیْنَ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید انصاری، حضرت مرقع بن صیفی سے اور وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حج کو فسخ کرنا ان سواروں کے لیے تھا جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

---

۱۴۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَمَرَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ دَخَلْنَا مَکَّةَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَنَّ تِلْکَ کَانَتْ لَنَا خَاصَّةً رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ النَّاسِ۔

حضرت مرقع اسدی، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کو عمرہ میں بدلنے اور (احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی) تمام باتوں کے حلال ہونے کا حکم فرمایا تو یہ آپ کی طرف سے صرف ہمارے لیے رخصت تھی باقی لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

---

۱۴۷۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثنا حَفْصٌ هُوَ ابْنُ غِیَاثٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْمُرَقَّعُ الْاَسَدِیُّ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَا کَانَ لِاَحَدٍ اَنْ یُّهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ یَفْسَخُهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا الرَّکْبَ الَّذِیْنَ کَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت مرقع اسدی فرماتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے فسخ کرکے عمرہ میں بدل دے سوائے اس دستہ کے جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

---

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْمُرَقَّعُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ مَا کَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَنَا اَنْ یُّحْرِمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ یَفْسَخَهٗ بِعُمْرَةٍ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر پھر اسے عمرہ میں بدل دے۔

---

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْاَکْرَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَیْسَتْ لَکُمْ وَلَسْتُمْ

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حج تمتع کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمہارے لیے نہیں اور نہ ہی تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے

مِنْهَا فِیْ شَیْءٍ۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِیْ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِیُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةُ الْحَجِّ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا حج تمتع ہمارے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ خاص تھا۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ يَعْنِی الْفَسْخَ۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت سلیمان بن مہران یعنی حضرت اعمش رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ فسخ حج جائز نہیں۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ كَانَتْ لَنَا لَيْسَتْ لَكُمْ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا وہ ہمارے لیے تھا تمہارے لیے نہیں ہے۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ وَصَالِحُ بْنُ مُوْسَى الطَّلْحِیُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ عُثْمَانُ أَوْ سَأَلْتُهٗ۔

حضرت ابوعوانہ اور صالح بن موسیٰ طلحی نے حضرت معاویہ بن اسحاق سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یا (فرمایا) میں نے ان سے پوچھا۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ قَامَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيْبًا حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رَخَّصَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ أَلَا وَإِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ بِهٖ فَأَحْصِنُوْا فُرُوْجَ هٰذِهِ النِّسَاءِ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ كَمَا أَمَرَكُمْ۔

حضرت ابونضرہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی سنو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس (اجازت) کے ساتھ تشریف لے گئے پس تم ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور جس طرح آپ نے حکم دیا حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے تلبیہ کہتے ہوئے نکلے مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ شریف کا طواف

قد متاملة طفنا بالبيت وبالصفا والمروة فلما كان يوم التروية احرمنا بالحج فلما كان عمر قال ان الله عزوجل كان يرخص لنبيه صلى الله عليه وسلم فيما شاء فاتموا الحج والعمرة۔

**قال** ابوجعفر ويدخل في هذا ايضا حديث ابي موسى الذي قد ذكرناه في اول هذا الباب۔

**۱۴۸۴- حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا سليمن بن حرب قال ثنا حماد عن عاصم عن ابي نضرة عن جابر قال متعتان فعلناهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما عمر فلن نعود اليهما۔

**۱۴۸۵- حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد قال اخبرني كثير بن عبد الله رجل من مزينة عن بعض اجداده او اعمامه انه قال ما كان لاحد بعدنا ان يحرم بالحج ثم يفسخه بعمرة۔

**۱۴۸۶- حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا اسحق بن محمد الفروي قال ثنا محمد بن حفص عن كثير بن عبد الله عن بكر بن عبد الرحمن عن عبد الله بن هلال صاحب النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

**فقد** بين رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكرنا عنه في هذه الآثار ان ذلك الفسخ الذي كان امر به اصحابه خاصا لهم ليس لاحد من الناس بعدهم وخلطنا بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما رويناه عمن ذكرنا في هذا الفصل من اصحابه لان ذلك عندنا مما لا يجوز ان يكونوا قالوه بآرائهم وانما قالوه من جهة ما وقفوا عليه فهم فيما قالوا في ذلك كمن اضاف الى النبي صلى الله

کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر آٹھویں ذوالحجہ کو ہم نے احرام باندھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہوا تو انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتا ہے پس تم حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ ـــــ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم

حضرت ابونضرہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا پس ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے کثیر بن عبداللہ نے بتایا انھوں نے قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے روایت کیا اس نے اپنے ایک دادا یا چچا سے روایت کیا انھوں نے فرمایا کہ ہمارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر

حضرت کثیر بن عبداللہ، حضرت بکر بن عبدالرحمن سے اور وہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ہلال رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان میں آپ نے بیان فرمایا کہ آپ نے صحابہ کرام کو جس فسخ حج کا حکم دیا تھا وہ ان کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کے لیے یہ جائز نہیں تو ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اس روایت کو بھی ملا دیا جو صحابہ کرام سے مروی ہے اور ہم نے انہیں اس باب کے شروع میں ذکر کیا کیونکہ ہمارے نزدیک یہ ان باتوں میں سے ہے کہ صحابہ کرام کے لیے اپنے رائے سے کچھ کہنا جائز نہیں انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مطلع ہونے کے بعد یہ قول کیا تو گویا انھوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ الْخُرُوجَ بِالْحَجِّ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

اسے آپ کی طرف ہی منسوب کیا۔ تو ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر حج کے احرام سے نکلنا جائز نہیں۔

۱۴۸۷ - وَقَدْ اَنْكَرَ قَوْمٌ فَسْخَ الْحَجِّ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا فَمَا حَلَلْنَا مِنْ شَيْءٍ اَحْرَمْنَا بِهٖ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

ایک جماعت نے فسخ حج کا انکار کیا ہے انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے تو قربانی کے دن تک ہم احرام سے نہ نکلے۔

---

فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنِ احْتَجَّ بِهٰذَا اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ فَقَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَفِيْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا اِنْ شَاءُوْا اِلَّا اَنَّهٗ عَزَمَ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا لَمْ يَحِلُّوْا وَقَدْ كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اِلٰى فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ شَاءَ اَنْ يَّفْسَخَهٗ اِلٰى عُمْرَةٍ۔

اس حدیث سے استدلال کرنے والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ نے فرمایا جو شخص اسے عمرہ میں بدلنا چاہے وہ ایسا کرے سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ ہدی ہو۔ ہم نے یہ بات اسی باب میں سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو احرام کھول سکتے ہیں بلکہ آپ نے انھیں تاکیداً فرمایا تو ہو سکتا ہے انھوں نے احرام نہ کھولا ہو حالانکہ انھیں کھولنے کی اجازت تھی تو یہ اس بات کی طرف رجوع ہے کہ جو شخص حج کو عمرہ میں بدلنا چاہے وہ حج کو فسخ کر سکتا ہے۔

۱۴۸۸ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا ہوا تھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے احرام کھول دیا اور جن لوگوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا۔ انھوں نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا كَمَا كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا الْاَصْلَ اَنَّ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَطَافَ لَهَا وَسَعٰى اَنَّهٗ قَدْ فَرَغَ مِنْهَا وَلَهٗ اَنْ يَحْلِقَ وَيَحِلَّ هٰذَا اِذَا لَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا وَرَاَيْنَاهُ اِذَا كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا لِلْمُتْعَةِ فَطَافَ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰى لَمْ يَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِهٖ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَيَحِلَّ مِنْهَا وَمِنْ حَجَّتِهٖ اِحْلَالًا وَاحِدًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِحَفْصَةَ لَمَّا قَالَتْ لَهٗ مَا بَالُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ فَكَانَ الْهَدْيُ الَّذِيْ سَاقَ لِمُتْعَتِهِ الَّتِيْ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْهَا هَدْيٌ اِلَّا بِاَنْ يَحُجَّ بَعْدَهَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَنْ يَحِلَّ بِالطَّوَافِ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ لِاَنَّ عَقْدَ اِحْرَامِهٖ هٰكَذَا كَانَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْ عُمْرَةٍ فَيُتِمَّهَا فَلَا يَحِلُّ مِنْهَا حَتّٰى يُحْرِمَ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهَا وَمِنَ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ قَدَّمَهَا قَبْلَهَا مَعًا وَكَانَتِ الْعُمْرَةُ لَوْ اَحْرَمَ بِهَا مُنْفَرِدَةً حَلَّ مِنْهَا بِفَرَاغِهٖ مِنْهَا اِذَا حَلَقَ وَلَمْ يَنْتَظِرْ بِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ اِذَا سَاقَ الْهَدْيَ لِحَجَّةٍ يُحْرِمُ بِهَا بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ بَقِيَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الَّذِيْ هُوَ مِنْ سَبَبِ الْحَجِّ يَمْنَعُهُ الْاِحْلَالَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ كَانَ دُخُوْلُهٗ فِي الْحَجِّ اَحْرٰى اَنْ يَمْنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو ہو سکتا ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نزدیک اس کی وہی صورت ہو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ——— معانی روایات کی تصحیح کی بنیاد پر اس باب کی توجیہ یہ ہے ——— اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے ہم نے ایک ضابطہ پایا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے لیے طواف اور سعی کی تو وہ اس سے فارغ ہو گیا اس کے لیے سر منڈانا اور احرام کھولنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس نے ہدی نہ چلائی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمتع کے لیے ہدی چلانے کی صورت میں عمرہ کے لیے طواف اور سعی کرنے کے بعد وہ شخص قربانی کے دن تک عمرہ کے احرام سے نہیں نکل سکتا وہ حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے بیک وقت نکلتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا میں نے سر پر گوند لگایا اور ہدی کو قلادہ ڈالا (یعنی ہدی چلائی) ہے لہٰذا میں قربانی تک احرام نہیں کھولوں گا تو آپ نے تمتع کے لیے ہدی چلائی جو حج کے بغیر آپ پر لازم نہ تھی۔ اس کے باعث آپ نے طواف کے بعد احرام نہ کھولا حتیٰ کہ قربانی کا دن آ گیا کیونکہ آپ کے احرام باندھنے سے ضروری ہو گیا کہ آپ عمرہ شروع کر کے اسے مکمل کریں اور احرام نہ کھولیں حتیٰ کہ حج کا احرام باندھیں پھر اس سے اور عمرہ جو اس سے پہلے تھا بیک وقت باہر آئیں۔ اور اگر آپ صرف عمرہ کا احرام باندھتے تو اس سے فارغ ہوتے ہی سر منڈانے کے بعد احرام کھول دیتے اور قربانی کے دن کا انتظار نہ کرتے اور جب حج کے لیے ہدی چلاتے اور اس عمرہ سے فراغت کے بعد اس (حج) کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک احرام برقرار رہتا لہٰذا جب حج کے سبب سے ہدی قربانی کے دن سے پہلے طواف کے بعد احرام کھولنے سے مانع ہے تو حج شروع کرنے کا [illegible] زیادہ مناسب ہے کہ یوم نحر سے پہلے احرام نہ کھولے ——— ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

# بَابُ ۱۵۳ الْقَارِنِ كَمْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَلِحَجَّتِهِ

## قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

۱۴۸۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔

## بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِيْهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَصْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَهُمْ مَعَ هٰذَا فَلَا يَحْتَجُّوْنَ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ هٰذَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں حج اور عمرہ کو جمع کرنے والے قارن پر ایک طواف لازم ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی طواف واجب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں کے لیے الگ الگ طواف اور سعی کرے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں خطاء واقع ہوئی ہے حضرت دراوردی (راوی) نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا، حالانکہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ بات یہ ہے کہ وہ (پہلا گروہ) بواسطہ دراوردی عبید اللہ سے مروی حدیث سے بالکل استدلال نہیں کرتے تو اس سلسلے میں کیسے استدلال کریں گے۔

۱۴۹۰- فَاَمَّا مَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَرَنَ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَاِذَا

جو کچھ حفاظ حدیث نے اس سلسلے میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ یوں ہے۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب کوئی حج اور عمرہ کو ملائے تو دونوں کے لیے ایک طواف کرے اور اگر دونوں کو جدا جدا کرے تو ہر ایک کے لیے الگ الگ

فَرَّقَ طَافَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَسَعْيًا۔

١٤٩١- فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعُودُ مَعْنَاهُ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

١٤٩٢- وَقَدْ ذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ مُهِلًّا بِعُمْرَةٍ مَخَافَةَ الْحَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ قَرَنْتُ إِلَى عُمْرَتِي حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٤٩٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

قَالُوا فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٤٩٤- قِيلَ لَهُمْ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ تَقْبَلُوا هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ۔

طواف اور سعی کرے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ایوب بن موسیٰ اور موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث روایت کی ہے جس کا مفہوم حضرت دراوردی کی روایت کے مفہوم جیسا ہے۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے ـــــ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف عمرے کا احرام باندھ کر نکلے کیونکہ انہیں (راستے میں) رکاوٹ کا ڈر تھا پھر فرمایا ان دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کو حج سے ملا دیا ہے پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

---

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث، حضرت دراوردی کی اس روایت کے موافق ہوگئی جو انھوں نے حضرت عبید اللہ سے انھوں نے حضرت نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہارا اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قبول کرنا کیسے جائز ہے حالانکہ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا (تمتع کیا) اور ذوالحلیفہ سے ہدی چلائی، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے آپ کے ہمراہ حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھایا۔

فهذا ابن عمر يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان في حجة الوداع متمتعا وانه بدا فاحرم بالعمرة۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر متمتع تھے اور آپ نے پہلے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

---

١٤٩٥ - وقد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا حميد عن بكر بن عبد الله عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه قدموا مكة ملبين بالحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء فليجعلها عمرة الا من كان معه الهدى۔

حضرت بکر بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے ماسوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

---

فاخبر ابن عمر في حديث بكر هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم مكة وهو ملب بالحج وقد اخبر في حديث سالم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بدا فاحرم بالعمرة فهذا معناه عندنا والله اعلم انه كان احرم اولا بحجة على انها حجة ثم فسخها فصيرها عمرة فلبى بالعمرة ثم تمتع بها الى الحج حتى يصح حديث سالم وبكر هذين ولا يتضادا ان فسخ رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج الذي كان فعله وامر به اصحابه هو بعد طوافهم بالبيت قد ذكرنا ذلك في باب فسخ الحج فاغنانا ذلك عن اعادته ههنا فاستحال بذلك ان يكون الطواف الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله للعمرة التي انقلبت اليها حجته مجزئا عنه من طواف حجته التي احرم بها بعد ذلك ولكن وجه ذلك عندنا والله اعلم انه لم يطف لحجته قبل يوم النحر لان الطواف الذي يفعل قبل يوم النحر في الحجة انما يفعل للقدوم لا لانه من صلب الحجة فاكتفى ابن عمر بالطواف الذي كان فعله بعد القدوم في عمرته عن اعادته في حجته

تو حضرت بکر بن عبداللہ کی حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت میں انھوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آغاز عمرہ کے احرام سے کیا۔ ____ ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے شروع میں صرف حج کا احرام باندھا پھر اسے توڑ کر عمرہ میں بدل دیا اور عمرہ کا تلبیہ کہا پھر اس کے ساتھ اس حج کا نفع اٹھایا جسے آپ نے کیا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا اور یہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد کی بات ہے اسے ہم "فسخ حج" کے باب میں ذکر کر چکے ہیں یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس عمرہ کے لیے طواف جسے آپ نے حج سے (عمرہ میں) بدلا اس حج کے لیے بھی کفایت کرے جس کے لیے آپ نے بعد میں احرام باندھا لیکن ہمارے نزدیک اس کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے یوم نحر سے پہلے حج کا طواف نہیں کیا کیونکہ حج کی صورت میں قربانی کے دن سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے وہ طواف قدوم ہوتا ہے حج کے فرائض سے نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طواف (کے ذکر) پر اکتفا کیا جسے آپ نے (مکہ مکرمہ) تشریف لانے کے بعد اس عمرہ کی حالت میں کیا جسے آپ نے حج کو بدل کر اختیار کیا تھا۔

وَهٰذَا مِثْلُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا مِنْ فِعْلِهِ۔

١٤٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِذَا لَبَّى مِنْ مَكَّةَ بِهَا لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ وَأَخَّرَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ وَكَانَ يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ لَهَا إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ الَّتِي أَحْرَمَ بِهَا بَعْدَ فَسْخِ حَجَّتِهِ الْأُولٰى لَمْ يَكُنْ طَافَ لَهَا إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ فَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ شَيْءٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا خَطَأُ الدَّرَاوَرْدِيِّ فِي حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ۔

١٤٩٧- وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

تو یہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل کی طرح ہے۔

---

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ مکرمہ ہی سے تلبیہ کہتے (احرام باندھتے) تو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرتے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کو قربانی کے دن تک مؤخر کرتے اور قربانی کے دن بھی رمل نہ کرتے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک اس کے لیے طواف نہ کرتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حج کے احرام کے بارے میں اسی طرح مروی ہے جس کے لیے آپ نے پہلا حج فسخ کرنے کے بعد احرام باندھا۔ آپ نے یوم نحر تک اس کے لیے طواف نہیں کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں قارن کے طواف سے متعلق کوئی بات نہیں۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے بھی حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دراوردی کی خطا ثابت ہو گئی۔

پہلے قول کے قائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی ہو اور وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے پھر احرام نہ کھولے حتی کہ دونوں کا احرام بیک وقت کھولے (فرماتی ہیں) میں مکہ مکرمہ آئی تو حائضہ تھی میں نے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا سر کے بال کھول دو اور کنگھی کرو پھر حج کا احرام باندھ لو، عمرہ ترک کر دو، (فرماتی ہیں) جب میں حج کر چکی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ تمہارے اس عمرہ کی جگہ ہے (ام المؤمنین فرماتی

الْحَجِّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانَ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

ہیں) جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر احرام کھول دیا پھر منیٰ سے واپسی پر حج کے لیے طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو یکجا کیا تھا انھوں نے دونوں کے لیے ایک طواف کیا۔

---

**قَالُوْا** فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ قَدْ قَالَتْ فَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا وَهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَمْرِهٖ كَانُوا يَفْعَلُونَ **فَفِي** ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عَلَى الْقَارِنِ لِحَجَّتِهٖ وَعُمْرَتِهٖ طَوَافًا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِهِمْ أَنَّا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْمُتَمَتِّعُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ الَّذِي يُهِلُّ بِحَجَّةٍ بَعْدَ طَوَافِهٖ لِلْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ فَأَخْبَرَتْ أَنَّهُمْ دَخَلُوا فِي إِحْرَامِهِمْ كَمَا يَدْخُلُ الْمُتَمَتِّعُونَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا وَلَمْ يُبَيِّنْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْمَوْضِعَ الَّذِي قَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فِيهِ **فَقَدْ** يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَالَهُ لَهُمْ قَبْلَ دُخُولِ مَكَّةَ أَوْ بَعْدَ دُخُولِ مَكَّةَ قَبْلَ الطَّوَافِ فَيَكُونُونَ قَارِنِينَ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ الْعُمْرَةَ الَّتِي كَانُوا أَحْرَمُوا بِهَا قَبْلَهَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ لوگ جنھوں نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انھوں نے ایک ہی طواف کیا حالانکہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ کے حکم سے ہی ایسا کرتے تھے ۔ تو اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حج وعمرہ کو ملانے والے (قارن) پر ایک طواف ہے اس کے علاوہ نہیں ۔ تو ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم اس باب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے بھی تمتع کیا اور ہم جانتے ہیں کہ متمتع وہ شخص ہوتا ہے جو عمرہ کے لیے طواف کرنے کے بعد حج کا احرام باندھتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت مالک کی روایت میں جسے انھوں نے حضرت زہری سے انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت ام المومنین سے روایت کیا فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا ۔ تو ام المومنین نے بتایا کہ صحابہ کرام احرام میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح تمتع کرنے والے داخل ہوتے ہیں، فرماتی ہیں پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے پھر بیک وقت دونوں کا احرام کھولے۔ اس حدیث میں بیان نہیں کیا گیا کہ آپ نے ان سے یہ بات کس مقام پر فرمائی ۔ ہو سکتا ہے آپ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے انھیں یہ حکم دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد لیکن طواف سے پہلے فرمایا ہو تو یوں وہ اس حج کو اس عمرہ کے ساتھ ملانے والے (قارن) ہوئے جس کے لیے انھوں نے اس سے پہلے احرام باندھا تھا اور

قال لهم ذلك بعد طوافهم للعمرة فيكونون متمتعين بتلك الحجة التي امرهم بالاحرام بها فنظرنا في ذلك فوجدنا جابر بن عبد الله وابا سعيد الخدري اخبرا في حديثهما اللذين رويناهما عنهما في باب فسخ الحج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك القول في آخر طواف على المروة فعلمنا ان قول عائشة في حديث مالك واما الذين جمعوا بين العمرة والحج انها تعني جمع متعة لا جمع قران قالت فانما طافوا طوافا واحدا اي فانما طافوا طوافا بعد جمعهم بين الحج والعمرة التي قد كانوا طافوا لها طوافا واحدا لان حجتهم تلك المضمومة مع العمرة كانت مكية والحجة المكية لا يطاف لها قبل عرفة انما يطاف لها بعد عرفة على ما كان ابن عمر يفعل فيما قد رويناه عنه فقد عاد معنى ما روينا عن عائشة في هذا الباب وما صححنا من ذلك لنفي التضاد عنه الى معنى ما روينا عن ابن عمر وما صححنا من ذلك فليس شيء من هذا يدل على حكم القارن حجة كوفية مع عمرة كوفية كيف طوافه لهما هل هو طواف واحد او طوافان۔

٤١٩٨- واحتج الذين ذهبوا الى ان القارن يجزيه لعمرته وحجته طواف واحد ايضا بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا احمد بن داؤد قال ثنا يعقوب بن حميد قالا ثنا ابن عيينة عن عبد الله ابي نجيح عن عطاء عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها اذا رجعت الى مكة فان طوافك يكفيك لحجك وعمرتك۔

قالوا فقد اخبر رسول الله صلى الله عليه

ممکن ہے آپ نے انھیں یہ حکم اس وقت دیا ہو جب وہ عمرہ کے لیے طواف کر چکے ہوں تو اس طرح وہ اس حج کے ساتھ جس کے احرام کا آپ نے حکم دیا متمتع قرار پائیں گے۔ —— ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنی ان روایات میں جن کو ہم نے فسخِ حج کے باب میں ذکر کیا ہے، بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مروہ پہ آخری چکر کے وقت فرمائی تو معلوم ہوا کہ حدیثِ مالک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ "جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا" سے مراد تمتع کے طور پر جمع کرنا ہے قِران کی صورت میں نہیں، وہ فرماتی ہیں انھوں نے ایک طواف کیا یعنی عمرہ کا طواف کرنے کے بعد جب انھوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تو ایک طواف کیا کیونکہ ان کا یہ حج جو عمرہ سے ملایا گیا تھا مکہ سے ہی کیا گیا اور ایسا حج جس کا احرام مکہ مکرمہ ہی سے باندھا جائے اس کے لیے عرفات (میں وقوف) سے پہلے طواف نہیں کیا جاتا بلکہ عرفات کے بعد کیا جاتا ہے جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے اسے بات ہم ان سے روایت کر چکے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کا مفہوم اور تضاد کو دور کرنے کے لیے جو ہم نے روایات کی تصحیح بیان کی دونوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مفہوم اور جو کچھ ہم نے ان سے صحیح قرار دیا اسی کی طرف لوٹ گئیں تو اس میں ایسے قارن کے بارے میں کوئی حکم مذکور نہیں جو کوفہ (یعنی غیر مکہ) سے حج کرتے ہوئے قِران کرتا ہے کہ وہ ایک طواف کرے یا دو؟

قارن کے حج و عمرہ کے لیے ایک طواف کو کافی سمجھنے والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف واپس ہوئیں تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا ایک طواف حج و عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ

وَسَلَّمَ اَنَّ الَّذِیْ عَلَیْهَا لِحَجَّتِهَا وَعُمْرَتِهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ قِيْلَ لَهُمْ لَيْسَ هٰكَذَا لَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ رَوَيْتُمُوْهُ اِنَّمَا لَفْظُهٗ اَنَّهٗ قَالَ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ يُجْزِئُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَخْبَرَ اَنَّ الطَّوَافَ الْمَفْعُوْلَ لِلْحَجِّ يُجْزِئُكِ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِنَّمَا تَقُوْلُوْنَ اَنَّ طَوَافَ الْقَارِنِ طَوَافٌ لِقِرَانِهٖ لَا لِحَجَّتِهٖ دُوْنَ عُمْرَتِهٖ وَلَا لِعُمْرَتِهٖ دُوْنَ حَجَّتِهٖ مَعَ اَنَّ غَيْرَ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ مِنْ اَصْحَابِ عَطَاءٍ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ بِعَيْنِهٖ عَنْ عَطَاءٍ عَلٰی مَعْنًی غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰی۔

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حَجَّاجٌ وَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّ اَهْلِكَ يَرْجِعُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ غَيْرِیْ قَالَ انْفِرِیْ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكِ قَالَ حَجَّاجٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَلَحَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَخْرُجَ اِلَی التَّنْعِيْمِ فَتُهِلَّ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَدِمَتْ فَطَافَتْ وَسَعَتْ وَقَصَّرَتْ وَذَبَحَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً۔

فَاَخْبَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ بِقِصَّتِهَا بِطُوْلِهَا وَاَنَّهَا اِنَّمَا اَحْرَمَتْ بِالْعُمْرَةِ فِیْ وَقْتٍ مَا كَانَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ وَاَنَّ الَّذِیْ ذَكَرَ اَنَّهٗ يَكْفِيْهَا هُوَ الْحَجُّ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ لَا الطَّوَافُ فَقَدْ بَطَلَ اَنْ يَكُوْنَ فِیْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ هٰذَا حُجَّةٌ فِیْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ كَيْفَ هُوَ۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا پر حج وعمرہ دونوں کی وجہ سے ایک ہی طواف لازم ہے۔ ——— ان کو جواباً کہا جائے گا کہ تم نے جو حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں۔ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ نے فرمایا تمہارا حج کے لیے طواف تمہارے حج وعمرہ کے لیے کافی ہے تو آپ نے بتایا کہ حج کے لیے کیا جانے والا طواف تمہارے حج وعمرہ کے لیے کفایت کرتا ہے اور تم اس بات کے قائل نہیں بلکہ تم کہتے ہو کہ قارن کا طواف قران کے لیے ہوتا ہے محض حج یا صرف عمرہ کے لیے نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود حضرت ابن ابونجیح کے علاوہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے دیگر شاگردوں نے اسی حدیث کو ان سے دوسرے مفہوم میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟ آپ نے فرمایا تم چلو تمہیں یہی حج کافی ہے۔ حضرت حجاج نے حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرمایا جب ام المومنین نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان کو تنعیم کی طرف جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیا اور ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ انھوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا پھر آکر طواف اور سعی کی نیز بال کٹوائے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ نے ان کی طرف سے قربانی دی۔ حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کی طرف سے گائے ذبح کی تو حضرت عبدالملک نے حضرت عطاء سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے طویل واقعہ ذکر کیا اور ام المومنین نے عمرہ کا احرام اس وقت باندھا جب حج وعمرہ سے فراغت کے بعد واپس جانے کا وقت ہو گیا تھا اور وہ جو ذکر کیا کہ انہیں وہی کافی ہے اس سے مراد حج وعمرہ میں سے صرف حج تھا طواف مراد نہیں تھا تو یہ بات باطل ہو گئی کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی اس

۱۵۰۰- وَاحْتَجَّ مَنْ ذَهَبَ اَيْضًا فِي الْقَارِنِ اَنَّهٗ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ طَوَافًا وَاحِدًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ تَبْكِيْنَ قَالَتْ اَبْكِيْ لِاَنَّ النَّاسَ حَلُّوْا وَلَمْ اَحْلِلْ وَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ اَطُفْ وَهٰذَا الْحَجُّ قَدْ حَضَرَ كَمَا تَرٰى فَقَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّيْ وَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيْ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَلَمَّا طَهُرْتُ قَالَ طُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عُمْرَتِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ طُفْتُ حَتّٰى حَجَجْتُ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

**قَالُوْا** فَقَدْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ اَنْ تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَتَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَحِلُّ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْقَارِنِ فِيْ طَوَافِهٖ لِحَجَّتِهٖ وَعُمْرَتِهٖ هُوَ كَذٰلِكَ وَاَنَّهٗ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهٗ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ هٰذَا قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ ابْنُ

قارن کے حج وعمرہ کے لیے ایک طواف کے قائلین کی ایک دلیل یہ ہے۔ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے عرض کیا میں اس لیے رو رہی ہوں کہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور میں نے نہیں کھولا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور میں نے نہیں کیا اور حج کا وقت آگیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ (حیض) ایک حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لازم کر دیا ہے پس تم غسل کر کے حج کا احرام باندھو پھر حج کرو اور وہ تمام مناسک پورے کرو جنھیں حاجی پورا کرتے ہیں البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو اور نماز بھی نہ پڑھو۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا جب میں حیض سے پاک ہوگئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرو پھر تم حج وعمرہ کے احرام سے باہر آجاؤ (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنے عمرہ کے بارے میں دل میں کھٹک ہے کہ میں نے حج سے پہلے طواف نہیں کیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا اور انھوں نے ان کو تنعیم سے عمرہ کرایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں کہ ام المومنین نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے پھر احرام سے باہر آنے کا حکم دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حج وعمرہ کو ملانے والے (قارن) کا حکم اسی طرح ہے اور اس پر صرف ایک طواف ہے اس کے علاوہ کوئی طواف نہیں ـــــ تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل (جواب) یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس مذکورہ صورت کے علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَدَعَ عُمْرَتِي۔

۱۵۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

۱۵۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا حِينَ حَاضَتْ أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا فَكَيْفَ يَكُونُ طَوَافُهَا فِي حَجَّتِهَا الَّتِي أَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ وَمِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي قَدْ رَفَضَتْهَا هٰذَا الْمُحَالُ۔

۱۵۰۵- وَقَدْ رَوَى الْأَسْوَدُ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَ وَحَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجَّتِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجٍّ قَالَ أَمَا كُنْتِ طُفْتِ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقِي مَعَ أَخِيكِ

لے ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے (آپ فرماتی ہیں) میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا پھر میں حائضہ ہو گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو حکم دیا کہ میں بال کھول کر سر میں کنگھی کروں اور عمرہ ترک کر دوں۔

حضرت زید بن حسن، حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت نافع، حضرت ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ ام المومنین کے حائضہ ہونے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ چھوڑنے کا حکم فرمایا اور یہ طواف سے پہلے کی بات ہے تو ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کا بعد میں احرام باندھا۔ حج اور اس عمرہ (دونوں) کی طرف سے کفایت کرے گا جس کو چھوڑ دیا تھا، یہ محال ہے۔

---

اس سلسلے میں حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام المومنین فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ جب حضور علیہ السلام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ہمراہ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی، انھوں نے احرام کھول دیا۔ راوی فرماتے ہیں ام المومنین حائضہ ہو گئیں۔ آپ فرماتی ہیں ہم نے اپنے مناسک حج ادا کیے جب حصبہ کی رات یعنی واپسی کی رات ہوئی (جس رات واپسی پر وادی محصب میں اترتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے صحابہ کرام حج و عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس

إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ خَرَجَتْ مِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي صَارَتْ مَكَانَ حَجَّتِهَا بِفَسْخِ الْحَجِّ بِمُضِيِّهَا إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا أَيْ لَوْ كُنْتِ طُفْتِ كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ لَكِ عُمْرَتُكِ مَعَ حَجَّتِكِ الَّتِي قَدْ فَرَغْتِ مِنْهَا فَلَمَّا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طَافَتْ لَيَالِيَ قَدِمُوْا جَعَلَهَا بِمَا فَعَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ لِحَجِّهَا مِنْ وُقُوْفِهَا بِعَرَفَةَ أَوْ تَوَجُّهِهَا إِلَيْهَا خَارِجَةً مِنْ عُمْرَتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَمِرَ أُخْرٰى مَكَانَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُوْلَ إِنَّ طَوَافَهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّةٍ هِيَ فِيْهَا يَكُوْنُ لِتِلْكَ الْحَجَّةِ وَلِعُمْرَةٍ أُخْرٰى قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

١٥٠٦- وَقَدْ رَوَى الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ أَوْ لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوْهَا

جاؤں گی آپ نے فرمایا کیا تم نے آنے کے بعد طواف نہیں کیا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جا کر عمرے کا احرام باندھو یہ تمہارے اس عمرے کا بدل ہوگا ــــ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ فسخِ حج کے باعث جو عمرہ حج کی جگہ پر آیا اس کے لیے طواف کرنے سے پہلے ام المؤمنین کے عرفات کی طرف جانے کے باعث وہ عمرہ ختم ہو گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم آئے تو تم نے طواف نہیں کیا یعنی اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس حج کے ساتھ جس سے ابھی فراغت حاصل کی ہے عمرہ بھی مکمل ہو جاتا۔ جب ام المؤمنین نے بتایا کہ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد طواف نہیں کیا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کے افعال مثلاً وقوف عرفات یا ادھر جانے کو حج کے لیے قرار دیا نیز یہ کہ وہ عمرہ کو چھوڑنے والی قرار پائیں چنانچہ آپ نے ان کو اس عمرہ کی جگہ مقام تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرنے کا حکم دیا تو کسی شخص کا یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ ان کا حج کے لیے طواف حج کے لیے بھی تھا اور اس عمرہ کے لیے بھی جسے انہوں نے اس سے پہلے ترک کر دیا تھا، ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔

اس سلسلے میں حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے نکلے جب مقام صرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے رلایا ہے (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اچھا ہوتا اگر میں اس سال حج نہ کرتی یا (فرمایا) اس سال نہ آتی۔ آپ نے فرمایا شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ بات آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو (فرماتی ہیں) جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دو۔ پس جن لوگوں کے پاس ہدی نہ تھی انہوں نے احرام کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَهُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَذِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ أَنِّي كُنْتُ أَنْعَسُ فَيَضْرِبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا التَّنْعِيمَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ جَزَاءً عُمْرَةَ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا بِهَا۔

فَهَذَا مِثْلُ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ وَقَدْ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَبْيَنَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِلْهِلَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ فَلْيُهِلَّ فَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُهِلُّ بِالْحَجِّ لِأَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَأَتَانِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِي عَنْكِ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي شَعْرَكِ وَامْتَشِطِي ثُمَّ لَبِّي بِالْحَجِّ فَلَبَّيْتُ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَطَهُرْتُ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّيْتُ بِالْعُمْرَةِ قَضَاءً لِعُمْرَتِهَا

فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ أَنَّ حَجَّتَهَا كَانَتْ مَفْصُولَةً

حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور ذوالیسار رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہدی تھی پھر انھوں نے حج کا احرام باندھا (فرماتی ہیں) قربانی کا دن آیا تو میں حیض سے پاک ہوگئی اور میں نے طواف افاضہ (طواف زیارت) کیا پھر گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے حتیٰ کہ واپسی کی رات ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس جائیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس لوٹوں گی، (اس پر) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا مجھے یاد ہے کہ مجھے اونگھ آتی اور میرا چہرہ کجاوے کے پچھلے حصے سے جا لگتا، حتیٰ کہ ہم مقام تنعیم میں آئے تو میں نے اس عمرہ کی جگہ جسے صحابہ کرام کر چکے تھے، عمرے کا احرام باندھا۔

یہ بھی گذشتہ حدیث کی طرح ہے اور اسے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سے بھی واضح حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم اس وقت نکلے جب ذوالحجہ کا مہینہ قریب آچکا تھا (اس وقت ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے لیکن میں تو صرف حج کا احرام باندھوں گا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے ام المومنین فرماتی ہیں ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا، لیکن میں نے عمرہ کا احرام باندھا عرفہ کے دن مجھے حیض آگیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور بالوں کو کھول کر کنگھی کرو پھر حج کے لیے تلبیہ کہو، چنانچہ میں نے حج کا تلبیہ کہا جب واپسی کی رات ہوئی اور میں حیض سے پاک ہوگئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ مجھے تنعیم میں لے گئے تو میں نے عمرہ کی قضا کرتے ہوئے عمرہ کا احرام باندھا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کا حج، عمرہ سے

مِنْ عُمْرَتِهَا وَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا نَقَضَتْ شَعْرَهَا وَامْتَشَطَتْ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ طَوَافُهَا لِحَجَّتِهَا الَّتِيْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ عُمْرَتِهَا مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِحْلَالِ يُجْزِيْ عَنْهَا لِعُمْرَتِهَا وَحَجَّتِهَا هٰذَا مُحَالٌ وَهُوَ اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَ فِيْهِ جَابِرٌ بِقِصَّةِ عَائِشَةَ وَاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ حَلَّتْ بَيْنَ عُمْرَتِهَا وَحَجَّتِهَا وَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِيْ هٰذَا اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا قَبْلَ دُخُوْلِهَا فِيْ حَجَّتِهَا اَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَاَنْ تَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ مِمَّا ذَكَرَتْ فِيْ حَدِيْثِهَا وَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ حَدِيْثَ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَجَّاجُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ۔

۱۵۰۸: وَاحْتَجَّ اَيْضًا الَّذِيْنَ قَالُوْا يَطُوْفُ الْقَارِنُ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَّاحِدًا بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

قِيْلَ لَهُمْ مَا اَعْجَبَ هٰذَا اَنَّكُمْ تَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُمْ قَدِمُوْا صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَهُوَ عَلَى الصَّفَا فِيْ آخِرِ طَوَافٍ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَدَعُوْنَ مِثْلَ هٰذَا۔

جدا تھا اور ان دونوں کے درمیان انھوں نے بالوں کو کھولا اور کنگھی کی تو کیسے جائز ہوگا کہ ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کے اور عمرہ کے درمیان مذکورہ احرام باندھنا تھا، عمرہ اور حج دونوں کے لیے کافی ہو یہ محال ہے اور یہ حضرت ابوالزبیر کی روایت سے جسے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اولیٰ ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا اور اس میں حج و عمرہ کے درمیان احرام کھولنے کا ذکر نہیں جب کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حج شروع کرنے سے پہلے عمرہ چھوڑنے اور غیر محرم جیسے افعال کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے ایسا کیا (عمرے کا احرام کھول دیا) ۲

یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عطاء کی روایت اس طرح ہے جیسے ان سے حجاج اور عبدالملک نے روایت کی، ابن ابونجیح کی روایت کی طرح نہیں۔

حج عمرہ کے لیے ایک ہی طواف کے قائلین یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو ملایا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

---

ان حضرات کو جواباً کہا جائے گا یہ کس قدر تعجب کی بات ہے تم اس حدیث سے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم نے حضرت جعفر بن محمد سے روایت کیا انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا، حضرت ابن جریج، اوزاعی، عمرو بن دینار اور قیس بن سعد، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عمرے میں بدلنے کا حکم دیا اس وقت آپ صفا پہ آخری چکر لگا رہے تھے۔ تو تم کیسے اس بات کو قبول کرتے ہو اور اس قسم کی حدیث؟

١٥٠٩ - فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ۔

قِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا يَعْنِي جَابِرٌ بِهٰذَا الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ عَنْهُ أَبُو الزُّبَيْرِ۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں کہ حضرت رباح بن ابو معروف حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے ایک طواف پر اضافہ نہیں کیا۔

تو ان کو جواباً کہا جائے گا کہ اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مراد صفا مروہ پر سعی کرنا ہے۔ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بات روایت کی ہے۔

١٥١٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

وَإِنَّمَا أَرَادَ جَابِرٌ بِهٰذَا أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا يُفْعَلُ فِي طَوَافِ يَوْمِ النَّحْرِ لَا فِي طَوَافِ الصَّدَرِ كَمَا يُفْعَلُ فِي طَوَافِ الْقُدُومِ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا عَلَى الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَوْ طَوَافَانِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ فِي الْقَارِنِ أَنَّهُ يَطُوفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا فَإِلَى قَوْلِ مَنْ تُخَالِفُونَ قَوْلَهُ فِي ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے صفا مروہ پر ایک ہی بار سعی کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان کو یہ بتانا تھا کہ قربانی کے دن کے طواف اور طواف صدر (واپسی کا طواف) میں صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کی جائے جیسے طواف قدوم میں کی جاتی ہے۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ قارن پر عمرے اور حج کا ایک ہی طواف ہے یا دو طواف ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت ہے انھوں نے قارن کے بارے میں فرمایا کہ وہ عمرے اور حج کے لیے ایک ہی طواف کرے تو تم ان کے قول کو چھوڑ کر کس کا قول اپناتے ہو۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اپناتے ہیں۔

١٥١١ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ أَفَأَسْتَطِيعُ أَنْ أُضِيفَ إِلَيْهِ عُمْرَةً قَالَ لَا لَوْ كُنْتَ أَهْلَلْتَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَرَدْتَ أَنْ تَضُمَّ إِلَيْهَا الْحَجَّ ضَمَمْتَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا أَرَدْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَصُبُّ عَلَيْكَ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُحْرِمُ بِهِمَا جَمِيعًا وَتَطُوفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا۔

حضرت ابونصر فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے عرض کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ کو ملا سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا "نہیں" اگر تم عمرے کا احرام باندھتے پھر اس کے ساتھ حج کو ملانا چاہتے تو ملا سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس طرح کرنا چاہوں تو کیا طریقہ اختیار کروں انھوں نے فرمایا اپنے اوپر پانی کا ایک چھاگل بہا دو پھر دونوں کا احرام باندھو اور ہر ایک کے لیے الگ طواف کرو۔

١٥١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

حضرت مالک بن حارث، حضرت ابونصر سلمی سے اور وہ

شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي نَصْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نُفْتِي النَّاسَ اِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں حضرت قیس نے فرمایا حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا ہم لوگوں کو ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہیں۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اذینہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي نَصْرٍ مِثْلَهُ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ اِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا۔

حضرت مالک، حضرت ابونصر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میں لوگوں کو صرف ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُخَلَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ۔

حضرت زیاد بن مالک، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں قارن دو بار طواف اور ایک بار سعی کرے۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ذَهَبَا فِي طَوَافِ الْقَارِنِ اِلٰى خِلَافِ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا اَحْرَمَ بِحَجَّةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِمَا فِيْهَا مِنْ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا قَدْ حَرُمَ عَلَيْهِ بِاِحْرَامِهِ بِهَا مِنَ الْكَفَّارَاتِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ اِذَا اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَيْضًا بِمَا فِيْهَا

تو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے قارن کے طواف کے سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف مذہب اختیار کیا ہے۔ غور و فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص حج کا احرام باندھتا ہے تو اس پر حج کے احکام مثلاً بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی لازم ہو جاتی ہے اور احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہوتا ہے اس کی خلاف ورزی پر اسے کفارے ادا کرنے پڑتے ہیں جو اس صورت میں اس پر لازم ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص عمرے کا احرام باندھتا ہے تو اس طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی لازم ہو

مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ بِهَا مِنَ الْكَفَّارَاتِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا جَمَعَهُمَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ فِي حُرْمَتَيْنِ حُرْمَةِ حَجٍّ وَحُرْمَةِ عُمْرَةٍ فَكَانَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَجِبَ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ الَّتِي حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِهَا مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لَهَا لَوْ أَفْرَدَهَا فَأُدْخِلَ عَلَىٰ هٰذَا الْقَوْلِ فَقِيلَ فَقَدْ رَأَيْنَا الْحَلَالَ يُصِيبُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ يُصِيبُ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ إِذَا أَصَابَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ جَزَاءٌ وَاحِدٌ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ وَدَخَلَ فِيهِ حُرْمَةُ الْجَزَاءِ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ وَهُوَ فِي وَقْتِ مَا أَصَابَ ذٰلِكَ الصَّيْدَ فِي حُرْمَتَيْنِ فِي حُرْمَةِ إِحْرَامٍ وَحُرْمَةِ حَرَمٍ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْحُرْمَتَيْنِ مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لَهَا لَوْ أَفْرَدَهَا قَالُوا فَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ فِيمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْ عُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ لَوْ أَفْرَدَهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لَمَّا جَمَعَهُمَا إِلَّا مِثْلُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي أَحَدِهِمَا وَيَدْخُلُ مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لِلْأُخْرَىٰ لَوْ كَانَتْ مُفْرَدَةً فِي ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ إِنَّكُمْ لِمَ تَقْطَعُونَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ جَزَاءٌ وَاحِدٌ وَقَدْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ أَنَّ الْقِيَاسَ كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ جَزَاءَانِ جَزَاءٌ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ وَجَزَاءٌ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ إِنَّمَا خَالَفُوا ذٰلِكَ اسْتِحْسَانًا وَلٰكِنَّا لَا

حاجی جب اور عمرے کے احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہو جاتا ہے اس کے ارتکاب کی وجہ سے اس پر وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو اس صورت میں اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ دونوں کو جمع کرے تو بالاتفاق اسے دو احرام حاصل ہوتے ہیں ایک حج کا احرام اور دوسرا عمرے کا احرام، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس شخص پر دونوں (حج و عمرے) میں سے ہر ایک کی طرف سے طواف اور سعی لازم ہوگی اور جو کچھ اس پر حرام ہوا اس کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو صرف ایک کا احرام باندھنے کی حالت میں لازم ہوتے ہیں۔

اس قول پر اعتراض کیا گیا چنانچہ کہا گیا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر محرم حرم میں شکار کرے تو حرم کی بے حرمتی کی وجہ سے اس پر بدلہ لازم ہوتا ہے اور محرم غیر حرم میں شکار کرے تو احرام کی حرمت کے باعث اس پر جزا لازم ہوتی ہے اور جب وہ دو حرمتوں یعنی حرمت احرام اور حرمت حرم میں شکار کرے تو ہر حرمت کے باعث وہ چیز لازم نہیں ہوتی جو ان کے الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں قارن کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ حج و عمرہ میں مفرد ہو تو اس صورت میں جو کچھ لازم ہوتا ہے تو دونوں کو جمع کرنے کی صورت میں بھی وہی کچھ واجب ہوگا جو انفرادی صورت میں ہوتا ہے اور انفرادی صورت میں جو کچھ دوسرے عمل کی وجہ سے واجب ہوتا ہے وہ اسی میں داخل ہو جاتا ہے۔

---

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم کس طرح قطعی طور پر کہتے ہو کہ محرم کے حرم میں شکار کرنے پر ایک ہی جزا واجب ہوتی ہے جب کہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ ان کے نزدیک قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر دو جزا واجب ہوں، یعنی ایک حرمت احرام اور دوسری حرمت حرم کی وجہ سے لیکن انھوں نے استحساناً اس کی مخالفت کی اور ہم اس سلسلے میں ان کی طرح نہیں کہتے بلکہ ہمارے نزدیک قیاس وہ ہے جسے انھوں نے استحسان قرار دیا

نقول في ذلك كما قالوا بل القياس عندنا في ذلك ما ذكروا انهم استحسنوه وذلك انا رأينا الاصل المجتمع عليه انه يجوز للرجل ان يجمع بين حجة وعمرة ولا يجمع بين حجتين ولا بين عمرتين فكان له ان يجمع باحرام واحد بين شكلين مختلفين فيدخل بذلك فيهما ولا يجمع بين شيئين من صنف واحد فلما كان ما ذكرنا كذلك كان له ان يجمع ايضا باداءه جزاء واحدا ما يجب عليه بحرمتين مختلفين وهما حرمة الحرم التي لا يجزي فيها الصوم وحرمة الاحرام التي يجزي فيها الصوم ويكون بذلك الجزاء الواحد مؤديا عما يجب عليه فيهما فلم يكن له ان يجمع باداءه جزاء واحدا عما يجب عليه في انتهاك حرمتين مؤتلفتين من شكل واحد وهما حرمة العمرة وحرمة الحج كما لم يكن له ان يدخل باحرام واحد في حرمة شيئين مؤتلفين ولما كان ما ذكرنا ايضا كذلك وكان الطواف للحجة والطواف للعمرة من شكل واحد لم يكن بطواف واحد داخلا فيهما ولم يكن ذلك الطواف مجزيا عنهما واحتاج ان يدخل في كل واحد منهما دخولا على حدة قياسا ونظرا على ما ذكرنا مما يجمعه باحرام واحد من الحجة والعمرة المختلفتين ومما ذكرنا لا يجمعه من الحجتين المؤتلفتين والعمرتين المؤتلفتين **فان** قال قائل فقد رأيناه يحل من حجته وعمرته بحلق واحد ولا يكون عليه غير ذلك فكذلك ايضا يطوف لهما طوافا واحدا ويسعى لهما سعيا واحدا ليس عليه غير ذلك **قيل** له قد رأيناه يحل

اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لیے حج وعمرہ کو جمع کرنا جائز ہے لیکن دو عمرے یا دو حج جمع نہیں کر سکتے پس ایک احرام کے ساتھ دو مختلف صورتوں کو جمع کر سکتا ہے اس طرح وہ دونوں میں داخل ہو جائے گا لیکن ایک قسم کی دو عبادتوں کو جمع نہیں کر سکتا تو جب صورتحال یہ ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ایک بدل جو دو مختلف حرمتوں کے باعث لازم ہوگا، کی ادائیگی سے دونوں کا جامع ہوگا۔ ایک حرمت حرم ہے جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں اور دوسری حرمت احرام ہے جس میں روزہ رکھنا جائز ہے تو اس ایک جزا کے ساتھ وہ اس چیز کو ادا کرنے والا ہوگا جو ان دونوں کی وجہ سے اس پر لازم ہوئی لیکن یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایک ہی شکل کی دو حرمتوں یعنی حرمت عمرہ اور حرمت حج کی خلاف ورزی پر صرف ایک بدل ادا کرے جیسے وہ ایک احرام کے ساتھ ایک جیسی دو عبادتوں کی حرمت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ بات بھی اسی طرح ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور حج کے لیے طواف کی ایک ہی شکل ہے تو ایک ہی طواف سے دونوں میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی دونوں کی طرف سے ایک طواف کافی ہوگا اور اس بات کی ضرورت ہوگی کہ دونوں میں علیحدہ علیحدہ داخل ہو۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ ایک ہی احرام سے حج وعمرہ کو جمع کر سکتا ہے لیکن متصل دو حج یا دو عمروں کو (ایک احرام سے) جمع نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں وہ حج وعمرہ سے ایک بار سر منڈانے سے باہر آجاتا ہے اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا تو اس پر طواف وسعی بھی اسی طرح ایک ایک بار ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہ ہو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ ایسے دو مختلف احراموں سے ایک حلق کے ساتھ باہر

بحلق واحد من احرامين مختلفين لا يجزيه فيهما الا طوافان مختلفان وذلك ان رجلا لو احرم بعمرة فطاف لها وسعى وساق الهدي ثم حج من عامه فصار بذلك متمتعا انه كان حكمه يوم النحر ان يحلق حلقا واحدا فيحل بذلك منهما جميعا فكان يحل بحلق واحد من احرامين مختلفين قد كان دخل فيهما دخولا متفرقا ولم يكن ما وجب من ذلك من حكم الحلق موجبا ان حكم الطواف لهما كان كذلك وانه طواف واحد بل هو طوافان فكذلك ما ذكرنا من حلق القارن لعمرته وحجته حلقا واحدا لا يجب به ان يكون كذلك حكم طوافه لهما طوافا واحدا ولما كان قد يحل في الاحرامين اللذين قد دخل فيهما دخولا متفرقا بحلق واحد كان في الاحرامين اللذين قد دخل فيهما دخولا واحدا احرى ان يحل منهما كذلك

آجاتا ہے جن میں دو مختلف طواف ضروری ہیں وہ یوں کہ اگر ایک شخص عمرہ کا احرام باندھ کر اس کے لیے طواف وسعی کرے اور ہدی بھی چلائے پھر اسی سال حج کرے تو وہ متمتع ہوگا اس کے لیے قربانی کے دن ایک بار سر منڈانے کا حکم ہے اس کے ذریعے وہ دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔ اس طرح وہ ایک حلق کے ذریعے دو مختلف احراموں سے باہر آجائے گا حالانکہ اس نے ان کو متفرق طور پر شروع کیا تھا، اور ایک بار حلق کا حکم، ایک ہی طواف کا موجب نہ ہوگا بلکہ اس کے ذمہ دو طواف ہوں گے یوں ہی قارن کے حج وعمرہ کے لیے بھی حلق ایک بار ہوگا لیکن اس سے یہ بات لازم نہ ہوگی کہ اس کے ذمہ طواف بھی ایک ہی ہو تو جب ان دو احراموں سے جن میں متفرق طور پر داخل ہوا ایک حلق سے باہر آسکتا ہے تو جن دو احراموں میں داخلہ ایک ہی بار ہوا ان سے اسی طرح (ایک حلق سے) باہر آنا زیادہ مناسب ہے۔

فهذا هو النظر في هذا الباب على ما روي عن علي وعبد الله من وجوب الطواف لكل واحدة من العمرة والحجة وعلى ما ذكرنا من النظر على ذلك في وجوب الجزاء لكل واحد منهما في انتهاك حرمتهما وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اس باب میں قیاس یہی ہے جیسے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے عمرے اور حج کے لیے الگ الگ طواف واجب ہونے کا قول کیا اور جس طرح ہم نے ذکر کیا کہ ان دونوں کی حرمت توڑنے میں الگ الگ جزا ہوگی، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

---

## باب ۱۵۴ حكم الوقوف بالمزدلفة

## مزدلفہ میں ٹھہرنا

۱۵۱۷۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن الشعبي عن عروة بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بجمع فقلت يا رسول الله هل لي من حج وقد انضيت راحلتي فقال من صلى معنا هذه

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ (مزدلفہ میں) دو نمازوں (مغرب وعشاء) کو جمع فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرا حج ہوگا میں نے تو اپنی سواری کو تھکا دیا آپ نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ

الصَّلٰوةَ وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوٗدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوٗدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُزْدَلِفَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ وَوَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتّٰى اَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا مِنْ هٰذِهِ الْجِبَالِ اِلَّا وَقَدْ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ زَكَرِيَّا فِيْهِ وَكَانَ اَحْفَظَ الثَّلٰثَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْتُ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ قَدْ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ دَاوٗدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ دن یا رات میں وقوف کیا اور عرفات سے واپس لوٹا اس کا حج مکمل ہوگیا اور اس نے احرام سے باہر آنے کے افعال سر انجام دیئے۔

حضرت شعبی، حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت مضرس بن اوس بن حارثہ لائم الطائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں طیٔ پہاڑ سے آیا ہوں حتیٰ کہ میں تھک گیا اور سواری کو چھوڑ دیا اور میں ان پہاڑوں میں سے ہر ایک پر ٹھہرا ہوں تو کیا مجھے حج کا ثواب ملے گا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ مزدلفہ میں اس نماز "نماز فجر" میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے اس نے رات یا دن کو عرفات میں وقوف کیا ہے تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہوگیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں حضرت زکریا نے جو اس حدیث کو یاد رکھنے والے تین میں سے ایک تھے یہ اضافہ کیا کہ (حضرت عروہ بن مضرس نے فرمایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں جبل طیٔ سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور خود تھک گیا ہوں کیا میرا حج ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوا اور ہمارے ساتھ واپسی تک ٹھہرا اور اس سے پہلے وہ دن یا رات کے وقت عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہوگیا اور احرام سے باہر آنے کا مستحق ہوگیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں حضرت داؤد بن ابو ہند کی روایت میں یہ اضافہ ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو صبح چمک چکی تھی پھر باقی حدیث ذکر کی۔

بِرِقِ الْفَجْرِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

## بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَرْضٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ وَقَالُوْا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ كَمَا ذَكَرَ عَرَفَاتٍ وَذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُنَّتِهٖ فَحُكْمُهُمَا وَاحِدٌ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ فَهُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاَمَّا الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْوُجُوْبِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا ذَكَرَ الذِّكْرَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقُوْفَ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَوْ وَقَفَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ حَجَّهٗ تَامٌّ فَاِذَا كَانَ الذِّكْرُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْكِتَابِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ فَالْمَوْطِنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الذِّكْرُ فِيْهِ الَّذِيْ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فَرْضًا وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْيَاءَ فِيْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَجِّ وَلَمْ يُرِدْ بِذِكْرِهَا اِيْجَابَهَا حَتّٰى لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَوْ حَجَّ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا فرض ہے وہاں جانے کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ انھوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے "پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔" نیز انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے، وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشعر حرام کا اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح عرفات کا ذکر فرمایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں اس کا ذکر فرمایا پس دونوں کا حکم ایک جیسا ہے جب تک دونوں میں نہ پہنچے حج نہیں ہوتا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفات میں ٹھہرنا حج کے فرائض میں سے ہے اس پہنچنے کے بغیر حج جائز نہیں لیکن مزدلفہ میں وقوف کا یہ حکم نہیں — اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "پس جب عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو" میں وجوب کی دلیل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کے بارے میں فرمایا لیکن وقوف کا ذکر نہیں کیا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے تو جب قرآن پاک میں مذکور "ذکر" حج کے فرائض میں سے نہیں تو وہ ٹھہرنا جس میں یہ ذکر پایا جاتا ہے اور اس کا قرآن پاک میں بھی ذکر نہیں اس کا فرض نہ ہونا زیادہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حج کے بارے میں کئی امور کا ذکر فرمایا لیکن ان کے ذکر سے وجوب مراد نہیں لیا کہ کسی بھی مسلمان کے نزدیک ان کی عدم ادائیگی سے حج صحیح نہ ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں پر چکر لگائے" اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کسی شخص حج کرتے ہوئے صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گیا البتہ اس کو چھوڑنے کی وجہ سے دم (قربانی کرنا)

وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنَّ حَجَّهُ قَدْ تَمَّ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَكَانَ مَا تَرَكَ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فِي كِتَابِهِ لَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِيجَابِهِ حَتَّى لَا يُجْزِئَ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ وَأَمَّا مَا فِي حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ فَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ فِيهِ مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهِ وَقَدْ كَانَ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى أَنَّهُ لَوْ بَاتَ بِهَا وَوَقَفَ وَنَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُصَلِّهَا مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى فَاتَتْهُ أَنَّ حَجَّهُ تَامٌّ فَلَمَّا كَانَ حُضُورُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ الْمَذْكُورِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِي لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ كَانَ الْمَوْطِنُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ تِلْكَ الصَّلٰوةُ الَّذِي لَمْ يُذْكَرْ فِي الْحَدِيثِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُونَ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَتَحَقَّقْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْفَرْضِ إِلَّا لِعَرَفَةَ خَاصَّةً وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ۔

لازم ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب میں مشعر حرام کے ذکر میں بھی اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ اس کے بغیر حج جائز نہ ہو۔

---

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس پر کوئی دلیل نہیں جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا ہے کیونکہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی ——— اور اس سے پہلے رات یا دن کے وقت وہ عرفات میں جاچکا ہو تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہوگیا تو آپ نے نماز کا ذکر فرمایا اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ وہاں رات گزارے اور ٹھہرے پھر صبح کی نماز کے وقت سو جائے اور اسے امام کے ساتھ نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ نماز رہ جائے تو اس کا حج مکمل ہوگیا تو جب اس حدیث میں مذکور امام کے ساتھ نماز میں حاضری فرائض حج میں سے نہیں کہ اس کے بغیر حج صحیح نہ ہو تو جس وقت میں نماز ہوگی اور اس کا حدیث میں ذکر نہیں اس کا اس طرح (فرض) نہ ہونا زیادہ مناسب ہے تو اس حدیث میں صرف عرفات (میں وقوف) کی فرضیت کا ذکر ثابت ہوا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یعمر دیلی، سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس پر دلالت کرنے والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۵۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ فَأَقْبَلَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ خَلْفَهُ

---

حضرت عبد الرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ کے پاس نجد کے کچھ لوگ آئے اور انھوں نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا حج عرفہ کے دن ہوتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ میں پہنچ جائے اس نے حج کو پالیا منیٰ کے دن، تین دن یعنی ایام تشریق ہیں اور جو شخص دو دنوں (کے بعد واپس آنے) میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو آدمی (تیسرے دن ٹھہرے کے ساتھ) تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں پھر

رَجُلاً يُنَادِي بِذَلِكَ.

١٥٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ أَهْلِ نَجْدٍ وَلَا أَمْرَهُ الرَّجُلَ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَهْلَ نَجْدٍ سَأَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجِّ فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُمُ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ جَوَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَوَابُ التَّامُّ الَّذِي لَا نَقْصَ فِيْهِ وَلَا فَضْلَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ آتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ فَلَوْ كَانَ عِنْدَ مَا سَأَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ أَرَادُوْا بِذٰلِكَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الْحَجِّ لَكَانَ يَذْكُرُ عَرَفَةَ وَالطَّوَافَ وَمُزْدَلِفَةَ وَمَا يُفْعَلُ مِنَ الْحَجِّ فَلَمَّا تَرَكَ ذِكْرَ ذٰلِكَ فِي جَوَابِهِ إِيَّاهُمْ عَلِمْنَا أَنَّ مَا أَرَادُوْا بِسُؤَالِهِمْ إِيَّاهُ عَنِ الْحَجِّ هُوَ مَا إِذَا فَاتَ فَاتَ الْحَجُّ فَأَجَابَهُمْ بِأَنْ قَالَ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ فَلَوْ كَانَتْ مُزْدَلِفَةُ كَعَرَفَةَ لَذَكَرَ لَهُمْ مُزْدَلِفَةَ مَعَ ذِكْرِهِ عَرَفَةَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ عَرَفَةَ خَاصَّةً لِأَنَّهَا مُعْظَمُ الْحَجِّ الَّذِي إِذَا فَاتَ فَاتَ الْحَجُّ ثُمَّ قَالَ كَلَامًا مُسْتَأْنِفًا لِيَعْلَمَ النَّاسُ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ أَدْرَكَ جَمِيْعَ الْحَجِّ لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِي أَوَّلِ كَلَامِهِ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَأَوْجَبَ بِذٰلِكَ أَنَّ فَوْتَ عَرَفَةَ فَوْتُ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَجِّ شَيْءٌ لِأَنَّ بَعْدَ ذٰلِكَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَهُوَ وَاجِبٌ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

پھر آپ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا جس نے اس بات کا اعلان کیا۔

حضرت بکیر بن عطاء، حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اہل نجد کے سوال اور ایک شخص کو پیچھے بٹھانے کا ذکر نہیں کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ اہل نجد نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انھیں جواب دیا حج عرفہ کا دن ہے اور ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مکمل تھا اس میں کمی یا زیادتی نہ تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا وصف عطا فرمایا اگر حج کے بارے میں سوال کے وقت ان کا ارادہ یہ ہوتا کہ حج میں کیا کیا امور ضروری ہیں تو آپ عرفات، طواف، مزدلفہ اور ان تمام امور کا ذکر فرماتے جو حج میں کیے جاتے ہیں تو جب آپ نے جواب میں اس بات کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ ان کے سوال کا مطلب یہ تھا کہ حج میں کون کون سے امور ہیں جن کے ترک سے حج فوت ہو جاتا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج، یوم عرفہ کا نام ہے اگر مزدلفہ کا حکم بھی عرفات کی طرح ہوتا تو عرفات کے ساتھ مزدلفہ کا بھی ذکر فرماتے لیکن آپ نے صرف عرفات کا ذکر فرمایا کیونکہ وہ حج کے فرائض میں سے ہے جس کے رہ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے پھر آپ نے نیا کلام فرمایا تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں آپ نے فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پالیا اس نے حج کو پالیا، یہ مطلب نہیں کہ اس نے تمام حج کو پالیا کیونکہ پہلے کلام سے ثابت ہو گیا کہ حج عرفات (میں وقوف) کا نام ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ عرفات (میں وقوف) کا رہ جانا، حج کا فوت ہونا ہے۔ پھر فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پالیا اس نے حج کو پالیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر حج کا کوئی عمل باقی نہیں رہا، کیونکہ اس کے بعد طواف زیارت ہے اور وہ واجب (فرض) ہے جس کا ادائیگی ضروری ہے (مطلب یہ ہے کہ) اس نے پہلے پائے جانے والے وقوف عرفات کی وجہ سے حج کو پالیا۔

بِمَا تَقَدَّمَ لَهُ مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ فَهٰذَا اَحْسَنُ مَا خَرَجَ مِنْ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَصَحَّتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَتَضَادَّ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَنَّ لِلضَّعَفَةِ اَنْ يَتَعَجَّلُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَخَّصَ لِسَوْدَةَ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِهَا۔

ان روایات کے معانی کی یوں تصحیح زیادہ مناسب ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو، قیاس اور غور و فکر کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ کمزور لوگ مزدلفہ سے رات کو واپس لوٹ سکتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے غلاموں کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔ ہم اسے اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ میں وقوف چھوڑنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَبِطَةً ثَقِيْلَةً فَاسْتَاْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ اَنْ تَقِفَ فَاَذِنَ لَهَا وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ اِسْتَاْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم اور سست رفتار تھیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں وقوف سے پہلے واپسی کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بھی اجازت مانگتی تو آپ مجھے اجازت دیتے)۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَسَقَطَ عَنْهُمُ الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ لِلْعُذْرِ وَرَاَيْنَا عَرَفَةَ لَابُدَّ مِنَ الْوُقُوْفِ بِهَا وَلَا يَسْقُطُ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَمَا لَابُدَّ مِنْهُ فَلَا يَسْقُطُ بِعُذْرٍ وَلَا بِغَيْرِهٖ فَهُوَ الَّذِيْ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ اَلَا تَرٰى اَنَّ طَوَافَ الزِّيَارَةِ هُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَاَنَّهُ لَا يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَاَنَّ طَوَافَ الصَّدْرِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَهُوَ يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَهُوَ الْحَيْضُ فَلَمَّا كَانَ الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ مِمَّا يَسْقُطُ بِالْعُذْرِ كَانَ مِنْ شَكْلِ مَا لَيْسَ بِفَرْضٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا وَصَفْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان سے عذر کے باعث مزدلفہ میں وقوف ساقط ہو گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ وقوف عرفات ضروری ہے اور یہ کسی عذر کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا پس وہ (وقوف مزدلفہ) حج کے فرائض سے نہیں اور جس کی ادائیگی ضروری ہے وہ عذر یا بغیر عذر کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا وہ فرائض حج سے ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ طواف زیارت حج کے فرائض سے ہے پس وہ عذر یعنی حیض کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے تو جب وقوف مزدلفہ ان امور میں سے ہے جو عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں تو وہ غیر فرض امور سے ہو گا اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

# بَابُ ۱۵۵ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ كَيْفَ هُوَ

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا صَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ كُلَّ صَلٰوةٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا۔

## بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فَزَعَمُوْا اَنَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ بِاَذَانَيْنِ وَاِقَامَتَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا الْاُوْلٰى مِنْهُمَا فَتُصَلّٰى بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَتُصَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَقَالُوْا اَمَّا مَا كَانَ مِنْ فِعْلِ عُمَرَ وَمِنْ تَاْذِيْنِهٖ لِلثَّانِيَةِ فَاِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا تَفَرَّقُوْا لِعَشَائِهِمْ فَاَذَّنَ لِيَجْمَعَهُمْ وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ اِذَا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ لِعَشَاءٍ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ لِيَجْتَمِعُوْا لِاَذَانِهٖ فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَهُوَ مِثْلُ هٰذَا اَيْضًا۔

## مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا جب وہ مزدلفہ میں پہنچے تو انھوں نے دو نمازیں اس طرح پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان بھی کہی اور تکبیر بھی، اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔

---

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں دو نمازیں یوں پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان اور تکبیر کہی، اور ان دونوں کے درمیان شام کا کھانا تناول فرمایا۔

## بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان دونوں حدیثوں کو اپناتے ہوئے خیال کیا کہ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو دو اذانوں اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پہلی نماز کو اذان واقامت کے ساتھ پڑھا جائے البتہ دوسری نماز اذان واقامت کے بغیر پڑھی جائے وہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور دوسری نماز کے لیے اذان کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ کھانا کھانے کے لیے بکھر گئے تھے تو آپ نے ان کو جمع کرنے کے لیے اذان دی۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ جب لوگ کھانا کھانے یا کسی اور بات کے لیے امام سے دور ہو جائیں تو وہ موذن کو حکم دے پھر وہ اذان کہے تاکہ وہ اس کی اذان پر جمع ہو جائیں۔

اس ضمن میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا یہی م (مذکورہ بالا مضمون) ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بھی اسی کی مثل ہے۔

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ۔

کے ہمراہ یہ دو رکعتیں اذان کے بغیر پڑھی ہیں۔

---

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَلِيٌّ الْاَزْدِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے چار (محدثین) نے بیان فرمایا اور وہ تمام ثقہ (معتبر) ہیں ان میں حضرت سعید بن جبیر اور علی ازدی رضی اللہ عنہم بھی ہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا وَلَمْ يُؤَذِّنْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يُقِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتلاتے ہیں کہ آپ نے ان دو نمازوں کو یوں ادا کیا کہ ان کے درمیان اذان واقامت نہیں تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں دوسرے الفاظ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا لَمْ يُنَادِ فِيْ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِالْاِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں دونوں میں اقامت کے علاوہ کوئی ندا اذان نہ دی اور دونوں کے درمیان اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کے بعد تسبیح کہی (یعنی سنتیں نہ پڑھیں)۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يُنَادِ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِاِقَامَةٍ وَهٰكَذَا حِفْظِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ غَيْرَ اَنِّيْ وَجَدْتُّهٗ فِيْ كِتَابِيْ كَمَا نَصَصْتُهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

حضرت عبداللہ بن نافع، حضرت ابن ابوذئب سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اور ان میں سے کسی ایک کے بعد اقامت کے علاوہ ندا نہیں دی گئی۔ مجھے حضرت یونس سے اسی طرح یاد ہے اور انھوں نے ابن وہب سے روایت کیا ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا جس طرح میں نے پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ لَمْ يُنَادِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا اور ان کے درمیان ندا (اذان واقامت) نہیں دی گئی اور نہ ہی ان کے درمیان تسبیح کہی گئی۔ (یعنی سنتیں وغیرہ نہیں پڑھیں)

فَقَوْلُهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُنَادِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا إِلَّا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِقَامَةَ الَّتِيْ أَقَامَهَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا وَيَحْتَمِلُ الْإِقَامَةَ الَّتِيْ أَقَامَهَا لَهُمَا غَيْرَ أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِقَامَةِ الَّتِيْ أَقَامَهَا لَهُمَا لِيَتَّفِقَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَمَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَا يُوَافِقُ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

تو اس حدیث میں ان کا یہ قول کہ ان کے درمیان اقامت کے علاوہ ندا نہیں دی گئی اور نہ ہی تسبیح کہی گئی، اس میں بھی احتمال ہے کہ اس اقامت سے ان میں سے ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مراد ہو اور ان دونوں کے لیے ایک اقامت کا بھی احتمال ہے لیکن بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس اقامت پر محمول کریں جو دونوں نمازوں کے لیے کہی تاکہ اس روایت اور اس سے پہلے والی روایت جو بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کا مفہوم باہم متفق ہو جائے۔

حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ قَالَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ أَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

---

۱۵۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن یزید، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلِّي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ وَّالثَّانِيَةَ بِإِقَامَةٍ بِلَا أَذَانٍ۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی نماز کو اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھے اور دوسری کو اذان کے بغیر، صرف اقامت کے ساتھ ادا کرے۔

## القول الثالث

## تیسرا قول

۱۵۴۰- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ تشریف لائے تو آن کو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِعَرَفَةَ يُؤَذَّنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ۔

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا اَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَاُسَامَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ

کے ساتھ پڑھائیں۔

---

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا فرمائی یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے حضرت مالک بن حارث نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عرفات میں جن دو نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے ان میں سے پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جاتی ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ میں اکھٹی پڑھی جانے والی دو نمازوں میں سے پہلی نماز کا بھی وہی حکم ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں انھوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے یہاں تک کہ وادی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب فرمایا پھر وضو فرمایا لیکن اسے مکمل نہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا نماز ادا فرمائیں گے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے چنانچہ آپ سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ میں تشریف لائے اتر کر پیشاب فرمایا اور کامل وضو کیا پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی منزل میں بٹھایا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی گئی

تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں دو نمازیں پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں کہ آیا آپ نے ان کو ملا کر پڑھا یا ان کے درمیان کوئی عمل کیا اس سلسلے میں وہ بات مروی ہے جو ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ذکر کی ہے۔ ان نمازوں کی کیفیت میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ہے بعض حضرات فرماتے ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ہے جبکہ کچھ حضرات کہتے ہیں ایک اقامت کے ساتھ ہے اور کسی ایک نماز کے ساتھ بھی اذان نہیں ہے تو جب ان کے درمیان وہ اختلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور مزدلفہ میں

الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هٰذَا الْجَمْعُ فِي هٰذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ جَمِيْعًا لَا يَكُوْنُ إِلَّا لِمُحْرِمٍ فِي حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُوْنُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلّٰى إِحْدٰهُمَا فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَكَانَتَا يُؤَذَّنُ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ الصَّلَاتَانِ بِمُزْدَلِفَةَ كَذٰلِكَ وَأَنْ تَكُوْنَ إِحْدٰهُمَا تُصَلّٰى فِي أَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَأَنْ يُؤَذَّنَ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا وَيَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ إِلٰى أَنْ يَجْعَلُوْا ذٰلِكَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَيَحْتَجُّوْنَ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَذَانَ مَعَهُمَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَدْ عَادَ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے جیسا کہ عرفات میں ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے توان دو مقامات پہ (نمازوں کا) یہ اجتماع اس شخص کے لیے ہے جس نے حج کا احرام باندھا ہو غیر محرم اور ایسا شخص جو حج کے بغیر عمرہ کر رہا ہو اس کے لیے نہیں ہے۔ عرفات میں ایک نماز دوسری کے بعد پڑھی جاتی ہے اور دونوں کے درمیان کوئی عمل نہیں کیا جاتا۔ ان دونوں کے ایک اذان اور دو اقامتیں ہوتی ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ کی نمازیں بھی اسی طرح ہوں ایک کے بعد دوسری کو یوں پڑھا جائے کہ ان کے درمیان کوئی عمل نہ ہو، ان کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں کہی جائیں جیسا کہ عرفات میں کیا جاتا ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ بات حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک عرفات میں نمازوں کو اسی طرح جمع کیا جائے جیسے ہم نے ذکر کیا لیکن مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا جائے وہ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت استدلال کرتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری کا مذہب یہ ہے کہ ان کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھے اور دونوں کے درمیان اذان نہ ہو جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس پر قیاس شاہد ہے پھر اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم ایک ہی ہے (وہ حسب ذیل ہے۔)

۱۵۴۲ - وَذٰلِكَ أَنَّ هٰرُوْنَ بْنَ كَامِلٍ وَفَهْدًا حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَهِيَ الْمُزْدَلِفَةُ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا مغرب کی تین رکعات پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی اور اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ان دونوں کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا کہ آپ نے ان کو دو اقامتوں کے بعد ادا

صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ۔ فَهٰذَا يُخْبِرُ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَتَيْنِ وَقَدْ وَجَدْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَفْسِهٖ مِمَّا لَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَذَّنَ لَهُمَا۔

کیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع روایت میں ہے کہ انھوں نے دونوں کے لیے اذان کہی۔

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔ فَكَانَ مُحَالًا اَنْ يَّكُوْنَ اَدْخَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَذَانًا اِلَّا وَقَدْ عَلِمَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيْنَا لِمَا شَهِدَ لَهُ مِنَ النَّظَرِ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا اور یہ بات محال ہے کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیے بغیر اذان کہی ہو اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ قیاس اس کی تائید کرتا ہے۔

## بَابُ وَقْتِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ يُرَخَّصُ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِمُزْدَلِفَةَ

## جن کمزور لوگوں کو وقوف مزدلفہ میں چھوٹ دی گئی ان کے لیے کنکریاں مارنے کا حکم

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ بَعَثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ الْفَجْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو بھیجا میں بھی ان میں سے تھا تو ہم نے فجر کی نماز کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الصُّفَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اِذْهَبْ بِضُعَفَائِنَا وَنِسَائِنَا فَلْيُصَلُّوا الصُّبْحَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے کمزور لوگوں اور خواتین کے ساتھ جائیں وہ منیٰ میں صبح کی نماز ادا کریں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں

مِنًى وَلْيَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُمْ دَفْعَةُ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَضَعُفَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ لِلضَّعَفَةِ أَنْ يَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَرْمُوهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنْ رَمَوْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ أَجْزَأَتْهُمْ وَقَدْ أَسَاءُوا وَقَالُوا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ أَنَّهُمْ رَمَوُا الْجَمْرَةَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذٰلِكَ بِالتَّوَهُّمِ مِنْهُمْ أَنَّهُ وَقْتُ الرَّمْيِ لَهَا وَوَقْتُهُ فِي الْحَقِيقَةِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَقْتَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ هَلْ هُوَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

١٥٣٦۔ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ رَخَّصَ لِأُولٰئِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِي

ماریں اسماعیل بن عبدالملک فرماتے ہیں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بڑھاپے اور کمزوری پیدا ہو جانے کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

---

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ کمزور لوگ طلوع فجر کے بعد جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار سکتے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ طلوع آفتاب تک کنکریاں مارنا مناسب نہیں اور اگر انھوں نے اس سے پہلے کنکریاں ماردیں تو انھیں کفایت کریں گی لیکن وہ گنہگار ہوں گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے طلوع فجر کے وقت کنکریاں ماری تھیں۔ ہو سکتا ہے انھوں نے اپنے طور پر یہ خیال کر کے کنکریاں ماری ہوں کہ یہ مارنے کا وقت ہے جبکہ حقیقت میں اس کا وقت اس کے علاوہ ہو اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے روایت کیا ہے اس میں انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت ذکر نہیں کیا کہ وہ [طلوع آفتاب سے پہلے ہے یا بعد میں]

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو آگے بھیجتے تھے وہ رات کے وقت مشعر حرام اور مزدلفہ کے پاس ٹھہرتے اور جس قدر ممکن ہوتا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر امام کے وہاں وقوف کرنے اور جانے سے پہلے چلے جاتے ان میں سے بعض نماز فجر کے وقت منیٰ میں آتے اور کچھ اس کے بعد پہنچتے اور جب وہ آجاتے تو جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی تھی۔

---

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات مذکور نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس وقت جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے

رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ حِيْنَئِذٍ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ الَّتِيْ كَانَ رَخَّصَهَا لَهُمْ هِيَ الدَّفْعُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ بِلَيْلٍ خَاصَّةً۔

کا حکم دیا ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صرف اس بات کی اجازت دی ہو کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت جا سکتے ہیں۔

---

۱۵۴۷- وَاحْتَجُّوْا أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَهِيَ تُصَلِّيْ وَنَزَلَتْ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ أَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ وَقَدْ غَابَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا إِذًا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابن جریج (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام) حضرت عبداللہ سے اور وہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے مزدلفہ کی رات جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور وہاں مزدلفہ میں اتری تھیں، فرمایا اے بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے عرض کیا نہیں انھوں نے کچھ دیر مزید نماز پڑھی پھر فرمایا اے بیٹے! چاند غائب ہو گیا؟ اور وہ ڈوب چکا تھا میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اچھا اب چلو، چنانچہ ہم نے کوچ کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے کنکریاں ماریں پھر واپس لوٹیں اور اپنی منزل میں فجر کی نماز ادا کی میں نے عرض کیا جی! آپ نے تو ہمیں اندھیرے میں جگا دیا۔ انھوں نے فرمایا کوئی بات نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الدَّفْعِ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الرَّمْيِ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَهُمْ فِي التَّغْلِيْسِ لِمَا سَأَلَهَا عَنِ التَّغْلِيْسِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے مزدلفہ سے اندھیرے میں واپسی مراد لی ہو اور ہو سکتا ہے کنکریاں مارتے وقت کا اندھیرا مراد ہو، تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کے پوچھنے پر بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اندھیرے میں اس کی اجازت دی ہے

۱۵۴۸- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ وَثَقَلَهُ صَبِيْحَةَ جَمْعٍ أَنْ يُفِيْضُوْا مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ بِسَوَادٍ وَلَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا مُصْبِحِيْنَ۔

جن لوگوں کے نزدیک کنکریاں مارنے کا وقت طلوع شمس کے بعد ہے ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم نے حکم دیا کہ عورتوں اور سامان کو مزدلفہ کی صبح اندھیرے میں بھیجیں اور صبح ہونے تک کنکریاں نہ ماریں۔

---

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِفَاضَةِ مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ وَأَنْ لَا يَرْمُوْا حَتّٰى يُصْبِحُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيْهِ لَيْسَ أَوَّلَهُ

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فجر کے شروع میں جانے اور صبح کے بعد کنکریاں مارنے کا حکم دیا —— یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو جس وقت کنکریاں مارنے کا حکم دیا اس کا آغاز طلوع فجر سے نہیں بلکہ اس کے بعد وقت صبح ہے۔

طُلُوْعَ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ اَدْلَهُ الْاِصْبَاحَ الَّذِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي الثَّقَلِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْاِصْبَاحُ هُوَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

حضرت مقسم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سامان کے ساتھ بھیجا۔ اور فرمایا صبح تک کنکریاں نہ مارنا ــــــ تو ہو سکتا ہے یہاں صبح سے طلوع شمس مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس سے پہلے کا وقت ہو۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

۱۵۵۰۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ اَخِيْ تَعَجَّلُوْا قَبْلَ زِحَامِ النَّاسِ وَلَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے بھتیجو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے چلے جاؤ لیکن سورج طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا مِنْهُمْ فَحَزَلَهُ لِجَنْبِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمِيَنَّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے کمزور اہل خانہ کو آگے بھیجا وہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک آدمی کے پاس تشریف لائے اور اس کی ران کو ہلا کر فرمایا طلوع آفتاب تک جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ہمیں یعنی بنو عبد المطلب کے بچوں کو آگے بھیجا آپ ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے اور فرماتے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَكَانَ يَأْخُذُ بِعَضُدِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ ہم میں سے ہر ایک کے بازو کو پکڑتے۔

۱۵۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَضْنَا مِنْ جَمْعٍ فَلَمَّا أَنْ صِرْنَا بِمِنًى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقْتَ الْإِصْبَاحِ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيهِ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا وَأَنَّهُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَهٰذَا الْحَدِيثُ هُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ هٰذَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَلِأَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِنَّمَا رُخِّصَ لِلضُّعَفَاءِ فِيهَا لَيْلًا لِئَلَّا يُصِيبَهُمْ حَطْمَةُ النَّاسِ فِي وَقْتِ إِفَاضَتِهِمْ فَإِذَا صَارُوا إِلَى مِنًى أَمْكَنَهُمْ مِنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِيءِ النَّاسِ مَا يُمْكِنُ غَيْرَ الضُّعَفَاءِ إِذَا جَاؤُوا لِأَنَّ غَيْرَ الضُّعَفَاءِ إِنَّمَا يَأْتُونَهُمْ فِي وَقْتِ مَا يُفِيضُونَ وَذٰلِكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ هٰكَذَا أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم مزدلفہ سے واپس لوٹے جب ہم منیٰ میں پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج طلوع ہونے تک جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس وقت صبح کی وضاحت فرمائی جس میں انھیں کنکریاں مارنے کا حکم دیا تھا اور وہ اس سے پہلے مذکور ہوئی اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے تو یہ حدیث حضرت شعبہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے ان کو اس مذکورہ بات کا حکم دیا۔ نیز مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی کی اجازت کمزور لوگوں کو دی گئی تاکہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے محفوظ رہیں پس جب منیٰ میں پہنچ جائیں تو ان کے لیے لوگوں کے آنے سے پہلے طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غیر ضعیف لوگوں کو وہاں سے آنے کے بعد کنکریاں مارنا ممنوع ہو جاتا ہے کیونکہ غیر ضعیف ان کی واپسی کے وقت آتے ہیں اور یہ طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح حکم دیا۔

---

۱۵۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَ إِنَّ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت کے لوگ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس نہیں لوٹتے تھے اور کہتے اے ثبیر پہاڑ چمک اٹھ پر سورج چمکے (بھی) اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف سورج طلوع ہونے سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

پہلے واپس لوٹے۔

---

۱۵۵۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَا ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ۔

**فَلَمَّا** كَانَ غَيْرُ الضُّعَفَاءِ اِنَّمَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِهٰذِهِ الْمُدَّةِ الْيَسِيْرَةِ اَمْكَنَ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ تَقَدَّمُوْهُمْ اِلٰى مِنًى اَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْاٰخَرِيْنَ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَكُنْ لِلرُّخْصَةِ لِلضُّعَفَاءِ اَنْ يَرْمُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَعْنًى لِاَنَّ الرُّخْصَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا لِلضَّرُوْرَةِ وَهٰذَا لَا ضَرُوْرَةَ فِيْهِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ تَاْخِيْرِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا دور جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہ لوٹتے اور کہتے اے ثبیر چمک (تم پر سورج چمکے) تاکہ ہم جلدی جلدی چلیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف سورج طلوع ہونے سے پہلے اتنی دیر پہلے چلے جتنی دیر میں مسافر صبح کی نماز پڑھتا ہے۔

توجب طاقتور لوگ سورج طلوع ہونے سے بالکل تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے واپس لوٹتے تھے تو کمزور لوگ جو پہلے منیٰ میں آجاتے ان کے لیے طلوع آفتاب کے بعد اور دوسرے لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مارنا ممکن ہوجاتا لہٰذا کمزور لوگوں کو طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ ایسے مقام پر ضرورت کے تحت اجازت دی جاتی ہے اور یہاں کوئی حاجت نہیں۔

اس سے وہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے ضمن میں ذکر کی کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کو طلوع آفتاب تک مؤخر کیا جائے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

## بَابُ ۱۵۷ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

## قربانی کی رات جمرہ عقبہ کو طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ يَوْمَ اُمِّ سَلَمَةَ دَارَ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ان کو حکم دیا کہ وہ واپس (منیٰ کی طرف) لوٹیں تو انہوں نے جمرہ عقبہ

لَيْلَةَ جَمْعٍ أَنْ تُفِيضَ فَرَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ۔

کو کنکریاں ماریں اور فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّتِ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ رَمْيُهَا لِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَمَنْ رَمَاهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَرْمِ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ الرَّمْيَ فِي وَقْتِ الرَّمْيِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ دَمٌ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَرُوِيَ عَنْهُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهُ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ تُوَافِيَ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

۱۵۵۹- فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَلِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَذِنَ لَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً فَوَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُهُ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ۔

## بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ قربانی کی رات طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا اور فرمایا کہ حج کی نماز مکہ مکرمہ میں اسی صورت میں پڑھی جاسکتی تھی کہ انھوں نے طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماری ہوں، کیونکہ دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور جو شخص طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارے وہ نہ مارنے والے کے حکم میں ہے اور اس پر لازم ہے کہ کنکریاں مارنے کے وقت میں دوبارہ مارے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر دم (قربانی دینا) لازم ہوگا اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ منقول ہیں؟

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ سے اور وہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن انہیں حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز میں موافقت کریں۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے یہ بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز منیٰ میں پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ کمزور عورت تھیں تو میں نے آپ سے اسی طرح اجازت مانگنا چاہی جس طرح انھوں نے مانگی تھی۔

۱۵۶۰- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن سالم بن شوال انہ سمع ام حبیبۃ تقول کنا نغلس علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المزدلفۃ الی منی۔

حضرت سالم بن شوال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عہد میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف صبح کے اندھیرے میں جاتے تھے۔

ففی ھذا انھم کانوا یفیضون بعد طلوع الفجر فھذا ابعد لھم مما فی الحدیث الاول وقد ذکرنا فی الباب الذی قبل ھذا الباب فی حدیث اسماء انھا رمت ثم رجعت الی منزلھا فصلت الفجر فقال لھا عبداللہ لقد غلسنا فقالت رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للظعن فلما خبرت ان ما قد کان رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک للظعن ھو الافاضۃ من المزدلفۃ فی وقت ما یصیرون الی منی فی حال ما لھم ان یصلوا صلوۃ الصبح ولما اضطرب حدیث ھشام بن عروۃ علی ما ذکرنا لم یکن العمل بما رواہ حماد بن سلمۃ اولی مما رواہ محمد بن خازم وقد ذکر حماد بن سلمۃ فی حدیثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اراد بتعجیلہ ام سلمۃ الی حیث عجلھا لانہ یومھا ای لیصیب منھا فی یومھا ذلک ما یصیب الرجل من اھلہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم النحر فلم یبرح بمنی ولم یطف طواف الزیارۃ الی اللیل۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر کے بعد (منیٰ کی طرف) اٹھتے تھے تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے اور اس سے پہلے باب میں ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے کنکریاں ماریں پھر اپنی منزل کی طرف لوٹ آئیں تو نماز فجر ادا کی تو ان کے غلام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے ہمیں اندھیرے میں جگایا۔

انھوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جس بات کی اجازت دی وہ مزدلفہ سے ایسے وقت واپسی تھی کہ منیٰ میں جاکر صبح کی نماز پڑھ سکیں۔

ترجیب حضرت ہشام بن عروہ کی روایت میں اضطراب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو محمد بن خازم کی روایت (۱۵۵۸) کے مقابلہ میں حماد بن سلمہ کی روایت (ر، ۱۵۵۷) پر عمل کرنا اولیٰ نہ ہوگا۔

کیونکہ حضرت حماد بن سلمہ نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے جلدی جانے کا حکم دیا کہ وہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ ان سے وہ کچھ چاہتے تھے جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے حالانکہ اس دن آپ نے منیٰ سے کوچ نہیں کیا اور رات تک طواف زیارت بھی نہیں کیا۔

۱۵۶۱- حدثنا یزید بن سنان قال ثنا یحیی بن سعید القطان قال ثنا سفیان الثوری قال حدثنی محمد بن طارق عن طاؤس وابو الزبیر عن عائشۃ وابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ الی اللیل۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

---

۱۵۶۲- حدثنا فھد بن سلیمن قال ثنا احمد بن حمید قال ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحق عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دن کے آخر میں واپس لوٹے تو

أنها قالت أفاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من آخر يومه.

فلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يطف طواف الزيارة يوم النحر إلى الليل استحال أن يكون به إلى حضور أم سلمة إلى مكة قبل ذلك حاجة لأنه إنما يريدها لأنه في يومها وليصيب منها ما يصيب الرجل من أهله وذلك لا يحل له منها إلا بعد الطواف فأشبه الأشياء عندنا والله أعلم أن يكون أمرها أن توافي صلوة الصبح بمكة في غد يوم النحر في وقت يكون فيه حلالا بمكة وقد علم المسلمون وقت رمي جمرة العقبة في يوم النحر بفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۱۵۶۳- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى جمرة العقبة يوم النحر ضحى وما سواها بعد الزوال.

۱۵۶۴- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا سليمن بن حرب قال ثنا حماد بن سلمة عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۱۵۶۵- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال أنا ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

فعلم المسلمون بذلك أن الوقت الذي رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه الجمار هو وقتها فأردنا أن ننظر هل رخص للضعفة في الرمي قبل ذلك أم لا فوجدناه صلى الله عليه وسلم قد تقدم إلى ضعفة بني هاشم حين قدمهم إلى منى أن لا ترموا الجمرة إلا بعد طلوع الشمس فعلمنا بذلك أن الضعفة لم يرخص

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہ کیا۔

تو یہ بات محال ہے کہ آپ کو اس (طواف) سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حاجت ہو کیونکہ یہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ نے ان سے وہی بات چاہی جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے اور یہ طواف کے بعد ہی حلال ہو سکتا تھا تو ہمارے نزدیک زیادہ مناسب بات یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے ان کو قربانی کے دوسرے دن مکہ مکرمہ میں نماز فجر میں موافقت کا حکم فرمایا جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں غیر محرم تھے اور مسلمانوں کو قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہو چکا تھا۔

---

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں زوال کے بعد ماریں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس سے مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کنکریاں ماریں وہی ان کا وقت ہے۔

تو ہم نے غور کیا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو اس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دی یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ جب آپ نے بنو ہاشم کے کمزور لوگوں کو منیٰ کی طرف آگے بھیجا تو ان کی طرف بڑھے اور حکم دیا کہ طلوع آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماریں اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو غیر کمزوروں سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی اور یہ کہ ان

لهم في ذلك ان يتقدموا على غير الضعفة وان وقت رميهم جميعا وقت واحد وهو بعد طلوع الشمس فهذا هو وجه هذا الباب من طريق الآثار واما من طريق النظر فانا قد رأيناهم اجمعوا ان من رمى جمرة العقبة لليوم الثاني بعد يوم النحر في الليل قبل طلوع الفجر ان ذلك لا يجزيه حتى يكون رميه لها في يومها فالنظر على ذلك ان يكون كذلك هي في يوم النحر لا يجوز ان ترمى الا في يومها وان كان بعض يومها في ذلك افضل من بعض كما ان بعض اليوم الثاني الرمي فيه افضل من الرمي في بعضه وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

سب کے لیے کنکریاں مارنے کا وقت ایک ہی ہے۔ اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے ___ اور قیاس کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص دوسرے دن کی کنکریاں یوم نحر کے بعد طلوع فجر سے پہلے رات کو مارتا ہے تو یہ اس کے لیے کفایت نہیں کرتیں جب تک وہ دن کو نہ مارے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ قربانی کے دن کنکریوں کا بھی یہی حکم ہو کہ وہ اسی دن مارنا جائز ہوں اگرچہ اس سلسلے میں دن کا بعض حصہ دوسرے بعض سے افضل ہے جیسا کہ دوسرے دن کے بعض حصے میں کنکریاں مارنا دوسرے بعض سے افضل ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

---

وقد وجدت في كتاب عبد الله بن سويد بخطه عن الاثرم مما ذكر لنا عبد الله بن سويد ان الاثرم اجازه لمن كتبه من خطه ذلك واجازه لنا عبد الله بن سويد عن الاثرم يعني ابا بكر قال قال لي ابو عبد الله يعني احمد بن حنبل۔

۱۵۶۶ - حدثنا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان توافيه يوم النحر بمكة ولم يسند ذلك غير ابي معاوية وهو خطأ قال احمد وقال وكيع عن هشام عن ابيه مرسل ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان توافيه صلوة الصبح يوم النحر بمكة او نحو هذا قال وهذا ايضا عجب قال ابو عبد الله والنبي صلى الله عليه وسلم ما يصنع بمكة يوم النحر كانه ينكر ذلك قال فجئت الى يحيى بن سعيد فسألته فقال عن هشام عن ابيه

اور میں نے حضرت عبداللہ بن سوید کی بیاض میں ان کے قلم سے (لکھا ہوا) پایا وہ حضرت اثرم سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر اثرم نے اس کی اجازت ہر شخص کو دی جو ان کی بیاض سے نقل کرے اور حضرت عبداللہ بن سوید نے ہمیں بھی اس کی اجازت دی۔ وہ (حضرت اثرم) فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

حضرت زینب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حضرت ابو معاویہ کے علاوہ کسی نے سند بیان نہیں کی اور یہ خطا ہے۔ حضرت امام احمد فرماتے ہیں حضرت وکیع نے حضرت ہشام سے اور انھوں نے اپنے والد سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت ام سلمہ) کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اسی قسم کے الفاظ فرمائے۔ یہ بھی عجیب بات ہے حضرت امام احمد (ابو عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا گویا کہ وہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں (حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں) پھر میں حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس آیا

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھَا اَنْ تُوَافِیَ لَیْسَ شَأْنُہٗ قَالَ وَبَیْنَ ذِیْ فَرْقٍ یَوْمَ النَّحْرِ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ بِالْاَبْطَحِ قَالَ وَقَالَ لِیْ یَحْیٰی سُئِلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ھُوَ ابْنُ مَھْدِیٍّ فَسَأَلْتُہٗ فَقَالَ ھٰکَذَا عَنْ سُفْیَانَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ تُوَافِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ یَحْیٰی مَا کَانَ اَضْبَطَہٗ وَاَشَدَّہٗ کَانَ مُحَدِّثًا وَاَثْنٰی عَلَیْہِ فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَیْہِ۔

## بَابُ ۱۵۸ الرَّجُلِ یَدَعُ رَمْیَ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَرْمِیْھَا بَعْدَ ذٰلِکَ

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ قَیْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاعِیْ یَرْعٰی بِالنَّھَارِ وَیَرْمِیْ بِاللَّیْلِ۔

## قول اھل العلم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ اِلٰی اَنَّ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ دَلَالَۃً عَلٰی اَنَّ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ وَقْتٌ وَاحِدٌ لِلرَّمْیِ فَقَالَ اِنْ تَرَکَ رَجُلٌ رَمْیَ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ فِیْ یَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ رَمَاھَا بَعْدَ ذٰلِکَ فِی اللَّیْلَۃِ الَّتِیْ بَعْدَہٗ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَمْ یَرْمِھَا حَتّٰی اَصْبَحَ مِنْ غَدِہٖ رَمَاھَا وَعَلَیْہِ دَمٌ لِتَاْخِیْرِہٖ اِیَّاھَا اِلٰی خُرُوْجِ وَقْتِھَا وَھُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ مِنْ یَوْمِئِذٍ وَخَالَفَہٗ فِیْ ذٰلِکَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فَقَالَا اِذَا ذَکَرَھَا فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَیَّامِ الرَّمْیِ رَمَاھَا وَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ غَیْرُ ذٰلِکَ مِنْ دَمٍ وَلَا غَیْرِہٖ وَاِنْ لَمْ یَذْکُرْھَا حَتّٰی مَضَتْ اَیَّامُ الرَّمْیِ فَذَکَرَھَا لَمْ یَرْمِھَا کَانَ عَلَیْہِ

اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو ساتھ رہنے کا حکم دیا اور یہ آپ کے شایان شان نہیں۔ اور فرمایا کہ قربانی کے دن فجر کی نماز میں ذی ابطح میں مقام ذی فرق میں پڑھی جائے گی (حضرت عبداللہ بن سعید) فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید نے مجھے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن ابن مہدی سے پوچھو، فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ حضرت سفیان حضرت ہشام سے اور وہ اپنے والد سے "توافیہ" کی بجائے "توافی" کے الفاظ روایت کرتے ہیں اس کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل نے مجھ سے م

## قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جانے کی صورت میں اس کے بعد رمی کا حکم

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہا دن کو بکریاں چرائے اور رات کو کنکریاں مارے۔

## بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کنکریاں مارنے کے لیے رات اور دن ایک ہی وقت ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کسی شخص سے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جاتے پھر اس کے بعد آنے والی رات میں کنکریاں مارے تو اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔ اور اگر آئندہ صبح تک نہ مار سکے تو اب مارے اور تاخیر کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی کیونکہ رمی کا وقت دوسرے دن کی صبح تک رہتا ہے ـــــ لیکن اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رمی کے دنوں میں جب بھی یاد آئے کنکریاں مارے اور اس پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور اگر اسے یاد نہ آئے حتی کہ رمی کے دن گزر جائیں پھر اسے

فِي تَرْكِهَا دَمٌ۔

١٥٦٨ - وَاحْتَجَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي ذٰلِكَ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوا فَكَانُوا يَرْمُونَ غَدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَدَعُونَ لَيْلَةً وَيَوْمًا ثُمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْغَدِ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْمُونَ غَدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَدَعُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ فَقَدْ كَانُوا يَرْمُونَ رَمْيَ الْيَوْمِ الثَّانِي فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوجِبٍ عَلَيْهِمْ دَمًا وَلَا بِمُوجِبٍ أَنَّ حُكْمَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِي الرَّمْيِ لِلْيَوْمِ الثَّانِي خِلَافُ حُكْمِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَنْ تَرَكَ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ يَرْمِي وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ثُمَّ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ يَشْهَدُ لِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تُفْعَلُ فِي الْحَجِّ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتٌ لَهَا مِنْهَا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَوَافُ الصَّدَرِ وَمِنْهَا أَشْيَاءُ تُفْعَلُ فِي وَقْتٍ خَاصٍّ هُوَ وَقْتُهَا خَاصَّةً مِنْهَا رَمْيُ الْجِمَارِ فَكَأَنَّمَا الدَّهْرُ وَقْتٌ لَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ مَتَى فَعَلَ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ مَعَ فِعْلِهِ إِيَّاهُ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ مِنَ الدَّهْرِ إِذَا لَمْ يُفْعَلْ فِي وَقْتِهِ وَجَبَ عَلَى تَارِكِهِ الدَّمُ فَكَانَ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ لِبَقَاءِ وَقْتِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ غَيْرُ فِعْلِهِ إِيَّاهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَا يُفْعَلُ لِعَدَمِ وَقْتِهِ وَجَبَ مَكَانَهُ الدَّمُ وَكَانَتْ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ إِذَا

یاد آئے تو اب کنکریاں نہ مارے اور اس ترک کی وجہ سے دَم (لازم) ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہم اللہ نے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے خلاف یوں استدلال کیا ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرانے والوں کو یوم نحر کے بعد بھی رمی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ وہ یوم نحر سے اگلی صبح کنکریاں مارتے اور ایک رات دن چھوڑ دیتے پھر اگلے دن مارتے۔

---

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ یوم نحر کی صبح کنکریاں مارتے پھر ایک رات دن چھوڑ کر اگلی صبح کنکریاں مارتے تو (اس طرح) وہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے اور اس سے ان پر دم لازم نہ ہوتا اور نہ ہی یہ بات لازم آتی کہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرنے کا حکم چوتھے دن کے حکم کے خلاف ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مار سکے اور اسے ایام تشریق میں یاد آجائے تو وہ کنکریاں مارے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا پھر قیاس بھی اس قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے بعض افعال ایسے ہیں کہ عمر بھر ان کا وقت ہے ان میں سے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور طواف صدر ہے اور ان میں سے بعض مخصوص اوقات میں کیے جاتے ہیں عمر بھر ان کا وقت نہیں جمروں کو کنکریاں مارنا بھی ان افعال میں سے ہے تو جو اعمال عمر بھر میں (کسی وقت بھی) کیے جا سکتے ہوں تو وہ جب بھی ادا کیے جائیں اس کے فاعل پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا اور جن کے لیے ایک وقت مخصوص ہے جب انہیں وقت پر ادا نہ کیا جائے تو چھوڑنے والے پر قربانی لازم ہے پس ان میں سے جو اپنے باقی وقت میں کیے جا سکتے ہیں ان کے فاعل پر صرف ان کی ادائیگی لازم ہے اور جو امور وقت باقی نہ رہنے کی وجہ سے ادا نہیں کیے جا سکتے ان کی جگہ قربانی لازم ہوگی۔ اور جمرۂ عقبہ کو یوم نحر کے بعد آنے والی صبح کنکریاں مارنا یوم نحر کی رمی کی قضاء ہے تو یہ ایسے وقت میں رمی ہے جو اس کے اوقات میں سے ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو اس رمی کا حکم نہ دیا جاتا جیسے اس شخص کو رمی کا حکم نہیں دیا جاتا جو

رُمِيَتْ مِنْ غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ قَضَاءً عَنْ رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ رُمِيَتْ فِي يَوْمٍ هُوَ مِنْ وَقْتِهَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أُمِرَ بِرَمْيِهَا كَمَا لَا يُؤْمَرُ تَارِكُهَا إِلٰى بَعْدِ انْقِضَاءِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِرَمْيِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ النَّحْرِ هُوَ وَقْتٌ لَهَا وَقَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ أَنَّ مَا فُعِلَ فِي وَقْتِهِ مِنْ أُمُوْرِ الْحَجِّ فَلَا شَيْءَ عَلٰى فَاعِلِهِ كَانَ كَذٰلِكَ هٰذَا الرَّامِي لَهَا لَمَّا رَمَاهَا فِي وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ الدَّمَ بِتَرْكِهِ رَمْيَهَا يَوْمَ النَّحْرِ وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ بَعْدَهُ لِلْإِسَاءَةِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ قِيْلَ لَهُ فَقَدْ رَأَيْنَا تَارِكَ طَوَافِ الصَّدَرِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَتَارِكَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ مُسِيْئَيْنِ وَأَنْتَ تَقُوْلُ أَنَّهُمَا إِذَا رَجَعَا فَفَعَلَا مَا كَانَا تَرَكَا مِنْ ذٰلِكَ إِنْ أَسَاءَتَهُمَا لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِمَا دَمًا لِأَنَّهُمَا قَدْ فَعَلَا مَا فَعَلَا مِنْ ذٰلِكَ فِي وَقْتِهِ فَكَذٰلِكَ الرَّامِي الْيَوْمَ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ مِنًى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ رَامِيًا لَهَا فِي وَقْتِهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ غَيْرُ رَمْيِهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَوْلُ أَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ایام تشریق ختم ہونے تک کنکریاں نہ مارے تو جب یوم نحر کے بعد والا دن اس (رمی) کا وقت ہے اور ہم نے اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے کہ امور حج میں سے جو کام اپنے وقت پر کیے جائیں ان کے فاعل پر کچھ بھی لازم نہیں اسی طرح جب یہ شخص اپنے وقت پر کنکریاں مارتا ہے تو اس پر بھی کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے اس شخص پر قربانی اس لیے لازم قرار دی کہ اس نے قربانی کے دن اور بعد والی رات میں کنکریاں نہ مار کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں طواف صدر کو چھوڑنے والا جب گھر لوٹ آتا ہے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کو چھوڑنے والا واپس گھر آجاتا ہے تو یہ دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ دونوں جب واپس آجائیں اور جو عمل ترک کیا ہے اسے بجا لائیں تو ان کے اس گناہ سے ان پر قربانی لازم نہ ہوگی کیونکہ انہوں نے یہ عمل اپنے وقت میں کیا اسی طرح جو شخص قربانی کے دوسرے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتا ہے تو اگرچہ یہ رمی قربانی واجب تھی لیکن دوسرے دن مارنے سے گویا اس نے اپنے وقت پر رمی کی تو اس پر سوائے کنکریاں مارنے کے کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## بَابُ التَّلْبِيَةِ مَتٰى يَقْطَعُهَا الْحَاجُّ ۵۹

## حاجی تلبیہ کب ختم کرے

١٥٦٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم نویں ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم میں سے بعض لا الہ الا اللہ کہتے اور کوئی اللہ اکبر کہتے اور ہم تکبیر کہہ رہے تھے اور ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عبداللہ بن ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے

أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَيْحَةَ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُهِلُّ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ فَأَمَّا نَحْنُ فَكُنَّا نُكَبِّرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ الْعَجَبُ لَكُمْ كَيْفَ لَمْ تَسْأَلُوْهُ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا۔

---

۱۵۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَى التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَكَانَ إِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں نویں ذوالحجہ کی شام میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ تکبیر وتہلیل پر اضافہ نہ فرماتے اور جب آپ کشادہ جگہ پاتے تو تیز چلتے۔

---

۱۵۷۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت وہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ اس دن تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا عمل کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی "لا الٰہ الا اللہ" کہتا اور اس پر اعتراض نہ کیا جاتا اور کچھ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر

۱۵۷۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ أَدْرَكْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ فَقَالَ سَأُخْبِرُكَ كُنْتُ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَسْتُ أُثْبِتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے میں نے پوچھا آپ لوگ اس دن کیا عمل کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا عنقریب میں تمہیں بتاؤں گا۔ میں ان سواروں میں تھا جن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے بعض لوگ تہلیل کرتے اور اس بات کا انکار نہ کیا جاتا اور کچھ لوگ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر بھی اعتراض نہ ہوتا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل کیا تھا۔

۱۵۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْإِهْلَالِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ كُنَّا نُهِلُّ مَا دُونَ عَرَفَةَ وَنُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحَاجَّ لَا يُلَبِّي بِعَرَفَةَ وَاخْتَلَفُوا فِي قَطْعِهِ لِلتَّلْبِيَةِ مَتَى يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فَقَالَ قَوْمٌ حِينَ يَتَوَجَّهُ إِلَى عَرَفَاتٍ وَقَالَ قَوْمٌ حِينَ يَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُلَبِّي الْحَاجُّ حَتَّى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي احْتَجَجْتُمْ بِهَا عَلَيْنَا لِأَنَّ الْمَذْكُورَ فِيهَا أَنَّ بَعْضَهُمْ كَانَ يُكَبِّرُ وَبَعْضَهُمْ كَانَ يُهِلُّ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُونُوا فَعَلُوا ذٰلِكَ وَلَهُمْ أَنْ يُلَبُّوا فَإِنَّ الْحَاجَّ فِيمَا قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ لَهُ أَنْ يُكَبِّرَ وَلَهُ أَنْ يُهِلَّ وَلَهُ أَنْ يُلَبِّيَ فَلَمْ يَكُنْ تَكْبِيرُهُ وَتَهْلِيلُهُ يَمْنَعَانِهِ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْتُمُوهُ مِنْ تَهْلِيلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْبِيرِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ لَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ مِنَ التَّلْبِيَةِ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ بِتَلْبِيَتِهِ بَعْدَ عَرَفَةَ إِلَى أَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۷۴ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَكَانَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَا هٰذَا فَقَالَ كَانَ أَبِي يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ صَدَقَ أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ أَخِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى

نویں ذوالحجہ کے دن تلبیہ کہنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم نویں ذوالحجہ کے علاوہ تلبیہ کہتے اور اس دن تکبیر کہتے تھے۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ حاجی نویں الحجہ کو تلبیہ نہ کہے اور ان میں تلبیہ ختم کرنے کے وقت میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے جب عرفات کی متوجہ ہو تو تلبیہ ختم کر دے) جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے عرفات وقوف کے وقت ختم کرے۔ انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حاجی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ فرماتے ہیں جن روایات سے تم نے استدلال کیا ہے ان میں ہمارے خلاف کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں بعض کی تہلیل اور بعض کی تکبیر کا ذکر ہے اور یہ اس بات سے مانع نہیں کہ انھوں نے یہ بھی کیا ہو اور تلبیہ بھی کہا ہو کیونکہ حاجی نویں ذوالحجہ سے ایک دن قبل تکبیر تہلیل اور تلبیہ (تینوں) کہہ سکتا ہے تو اس کی تکبیر و تہلیل، تلبیہ سے مانع نہ تھے تو اسی طرح جو کچھ تم نے نویں ذوالحجہ کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہلیل و تکبیر کا ذکر کیا ہے وہ تلبیہ سے مانع نہیں ـــــ جبکہ نویں ذوالحجہ کے بعد جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات مروی ہیں۔

ان میں سے ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ وقوف کیا تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ! یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بھی اسی طرح کرتے تھے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے (حضرت عکرمہ) فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کو یہ بات بتائی حضرت ابن عباس نے فرمایا انھوں نے سچ فرمایا ہے" مجھے میرے بھائی حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے رہے

اِنْتَهٰى اِلَيْهَا وَكَانَ رَدِيْفَهُ۔

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۵۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعِ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَسِيْتُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ

حتیٰ کہ آپ جمرۂ عقبہ تک پہنچے اور وہ آپ کے پیچھے سوار تھا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

---

حضرت عبدالکریم بن مالک، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا پھر انھوں نے اس (مذکورہ بالا) کی مثل ذکر کیا۔

---

حضرت حبیب بن ابو ثابت حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

---

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے لوگوں کو نویں ذوالحجہ کی شام تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا تو فرمایا اے لوگو! کیا تم بھول گئے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں م

حضرت عبدالرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب وہ

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا اَفَاضَ اِلٰی جَمْعٍ جَعَلَ یُلَبِّیْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِیَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا ثُمَّ لَبّٰی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

مزدلفہ کی طرف واپس لوٹے تو تلبیہ کہہ رہے تھے ایک دیہاتی آدمی نے کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ یا تو بھول گئے یا بھٹک گئے پھر تلبیہ کہا حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَیْدٍ الْکُوْفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ لَبّٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰی عَرَفَاتٍ فَقَالَ اُنَاسٌ مَنْ هٰذَا الْاَعْرَابِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا وَاللّٰهِ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ اِلَّا اَنْ یَّخْلِطَ ذٰلِکَ بِتَهْلِیْلٍ اَوْ تَکْبِیْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے عرفات کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ کہا تو لوگوں نے کہا یہ کون دیہاتی ہے ؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے یا بھول گئے ہیں۔ اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں البتہ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کیا۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ الْمَکِّیِّ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ غَدَوْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ غَدَاةَ جَمْعٍ وَهُوَ یُلَبِّیْ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا اَشْهَدُ لَکُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَبّٰی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضرت مجاہد مکی، حضرت ابن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مزدلفہ کی صبح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ بھٹک گئے یا بھول گئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ نے تلبیہ کہا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

۱۵۸۳- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُدْرِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یُلَبِّیْ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس ذات کو یہاں "لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ" کہتے ہوئے سنا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۱۵۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حُصَیْنٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت سفیان نے حضرت حصین سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸۵- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم)

بْنُ مُعِيْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفات سے مزدلفہ تک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا تو وہ دونوں فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَحَّ مَجِيْئُهَا وَلَمْ يُخَالِفْهَا عِنْدَنَا مَا قَدَّمْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِمَا قَدْ شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا وَهٰذَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَقَدْ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يُلَبِّيْ حِيْنَئِذٍ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ أُسَامَةَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَلَمْ يَكُنْ يَزِيْدُ عَلَى التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ فَدَلَّتْ تَلْبِيَتُهُ بَعْدَ عَرَفَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يُلَبِّيَ أَيْضًا بِعَرَفَةَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ تَكْبِيْرُهُ وَتَهْلِيْلُهُ بِعَرَفَةَ كَمَا كَانَ لَهُ قَبْلَهَا لَا أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَ التَّلْبِيَةِ تَهْلِيْلًا وَتَكْبِيْرًا

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں ہے کہ آپ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے یہ صحیح طور پر مروی ہیں اور جو روایات باب کے شروع میں آئی ہیں اور ہم نے ان کی تشریح و توضیح کی ہے وہ ان کے خلاف نہیں ہیں۔ عرفات سے واپسی پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے انھوں نے آپ کو عرفات میں اور اس کے بعد بھی تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا اور ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں عرفات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور آپ تہلیل و تکبیر پر اضافہ نہیں فرماتے تھے تو عرفہ کے بعد آپ کا تلبیہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عرفات میں بھی تلبیہ کہہ سکتے تھے آپ کا عرفات میں تکبیر و تہلیل کہنا اسی طرح تھا جیسے آپ اس سے پہلے کہتے تھے یہ بات نہیں کہ آپ نے تلبیہ کی جگہ تکبیر و تہلیل کہی۔

أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ لَبّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا كَانَ خَلَطَ ذٰلِكَ بِتَكْبِيْرٍ وَتَهْلِيْلٍ فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَخْلِطُ التَّكْبِيْرَ بِالتَّهْلِيْلِ وَكَانَ التَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ لَا يَدُلَّانِ عَلٰى أَنْ لَا تَلْبِيَةَ فِيْ وَقْتِهِمَا وَالتَّلْبِيَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت مجاہد کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکر یاں مارنے تک تلبیہ کہا البتہ بعض اوقات آپ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کرتے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں تکبیر و تہلیل بھی فرماتے تھے اور آپ کا اس وقت تکبیر و تہلیل کہنا تلبیہ کا وقت نہ ہونے پر دلیل نہیں اور اس وقت تلبیہ کا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تلبیہ کا وقت ہے پس

تدل علی ان ذلک الوقت کان وقت تلبیته فثبت بتصحیح ھذہ الآثار ان وقت التلبیۃ الی ان یرمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر فان قال قائل فقد روی عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ما صححتم علیہ ھذہ الآثار۔

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ تلبیہ کا وقت قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے ان روایات کی اس تصحیح کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۵۸۶- وذکر ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال انا موسی بن یعقوب عن مصعب بن ثابت عن عمہ عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ ان عمر بن الخطاب کان یھل یوم عرفۃ حتی یروح۔

حضرت مصعب بن ثابت نے اپنے چچا حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے اور انھوں نے اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نویں ذوالحجہ کو موقف کی طرف جانے سے پہلے تلبیہ کہتے۔

۱۵۸۷- حدثنا یونس قال انا وھب ان مالکا حدثہ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انھا کانت تترک التلبیۃ اذا راحت الی الموقف۔

حضرت عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین جب موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ چھوڑ دیتیں۔

فمن الحجۃ علیھم لاھل المقالۃ الاخری ان القاسم لم یخبر فی حدیثہ الذی رویناہ عنہ عن عائشۃ انھا قالت ان التلبیۃ تنقطع قبل الوقوف بعرفۃ وانما اخبر عن فعلھا فقال کانت تترک التلبیۃ اذا راحت الی الموقف فقد یجوز ان تکون کانت تفعل ذلک لا علی ان وقت التلبیۃ قد انقطع ولکن لانھا تاخذ فیما سواھا من الذکر من التکبیر والتھلیل کما لھا ان تفعل ذلک قبل یوم عرفۃ ایضا ولا یکون ذلک دلیلا علی انقطاع التلبیۃ وخروج وقتھا وکذلک ما رواہ عبد اللہ بن الزبیر عن عمر فی ذلک ایضا وھو مثل ھذا

ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا یہ نہیں بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عرفات میں وقوف سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا جائے۔ انھوں نے صرف ان کے فعل کا ذکر کیا چنانچہ انھوں نے بتایا کہ ام المومنین موقف کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ چھوڑ دیتی تھیں تو ہو سکتا ہے آپ یہ عمل اس لیے نہ کرتی ہوں کہ تلبیہ کا وقت ختم ہو گیا بلکہ آپ اس کے علاوہ دوسرا ذکر مثلاً تہلیل و تکبیر اختیار کرتیں جیسا کہ آپ یوم عرفہ سے پہلے اس طرح کر سکتی تھیں تو یہ تلبیہ کے چھوڑنے اور اس کا وقت ختم ہونے کی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں روایت کیا ہے وہ بھی اس کی مثل ہے۔

۱۵۸۸- وقد حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال انا محمد بن اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود قال حججت مع الاسود فلما کان یوم عرفۃ وخطب ابن الزبیر بعرفۃ فلما لم یسمعہ یلبی صعد الیہ الاسود فقال

حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب نویں ذوالحجہ کا دن ہوا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عرفات میں خطبہ دیا اور جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے تلبیہ نہ سنا تو ان کی طرف اٹھے اور پوچھا کہ آپ کو تلبیہ کہنے سے کس چیز نے روکا ہے انھوں

مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُلَبِّيَ فَقَالَ أَوَيُلَبِّي الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِي مِثْلِ مَقَامِي هٰذَا قَالَ الْأَسْوَدُ نَعَمْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُلَبِّي فِي مِثْلِ مَقَامِكَ هٰذَا فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَدَّ بَعِيرَهُ عَنِ الْمَوْقِفِ قَالَ فَلَبّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا يَوْمُ تَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَتَهْلِيلٍ فَسَبِّحُوا وَكَبِّرُوا وَجَاءَ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَسْوَدَ يُخَرِّشُ النَّاسَ حَتّٰى صَعِدَ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلٰى عُمَرَ أَنَّهُ لَبّٰى عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ الْأَسْوَدَ لَمَّا أَخْبَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِتَلْبِيَةِ عُمَرَ فِي مِثْلِ يَوْمِهِ ذٰلِكَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَأَخَذَ بِهِ فَلَبّٰى وَلَمْ يَقُلْ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ عُمَرَ لَا يُلَبِّي فِي هٰذَا الْيَوْمِ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ وَلٰكِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا حَضَرَ مِنْ عُمَرَ تَرْكَ التَّلْبِيَةِ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُخْبِرْهُ عُمَرُ أَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ إِنَّمَا كَانَ مِنْهُ لِخُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِخُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ بِأَنَّهُ لَبّٰى يَوْمَئِذٍ عَلِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ الَّذِي لَمْ يَكُنْ عُمَرُ لَبّٰى فِيهِ وَقْتُ التَّلْبِيَةِ وَأَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِي كَانَ مِنْ عُمَرَ إِنَّمَا كَانَ لِغَيْرِ خُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَتَوَهَّمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هُوَ أَنَّهُ لِخُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَلَبّٰى وَرَأٰى أَنَّ مَا أَخْبَرَهُ بِهِ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَوْلٰى مِمَّا رَآهُ مِنْهُ فِي تَرْكِ التَّلْبِيَةِ.

سے فرمایا کیا اس قسم کے مقام پر بھی آدمی تلبیہ کہتا ہے حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس قسم کے مقام پر تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے پھر وہ مسلسل تلبیہ کہتے یہاں تک کہ انھوں نے اپنا اونٹ موقف (عرفات) سے واپس لوٹایا۔ فرماتے ہیں پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو عرفات کے دن خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ انھوں نے فرمایا یہ تسبیح، تکبیر اور تہلیل کا دن ہے پس تسبیح و تکبیر کہو (راوی کہتے ہیں) میرے والد حضرت اسود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ڈراتے ہوئے آئے حتیٰ کہ ان کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر تھے انھوں نے فرمایا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا اس پر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ......" پڑھا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اس سے پہلے اس جیسے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے تھے اور انھوں نے اس عمل کو اختیار کیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہا اور یہ نہیں فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اس دن تلبیہ نہیں کہتے تھے جیسا کہ حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اس دن حاضر ہوئے جس دن آپ نے تلبیہ چھوڑا لیکن انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ انھوں نے اسے اس کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ ترک انقطاع وقت کی وجہ سے تھا پس جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن تلبیہ کہا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہو گیا کہ جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تلبیہ نہیں کہا تھا وہ اس کا وقت تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسے چھوڑنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ تلبیہ کا وقت نہیں رہا۔

تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا حالانکہ بات اس طرح نہ؟

١٥٩٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ صَعِدَ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ الْأَسْوَدُ لَبَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّ الْأَسْوَدَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ۔

١٥٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُلَبِّي غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ۔

١٥٩٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِعَرَفَةَ فَلَبَّى عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ هٰذَا الَّذِي يُلَبِّي فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي تَلْبِيَتِهِ شَيْئًا مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُلَبِّي بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ بِهِ عَنْ عُمَرَ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ فَذٰلِكَ إِجْمَاعٌ وَحُجَّةٌ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِفِعْلِ مَنْ ذَكَرْنَا لِمُوَافَقَتِهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ ذٰلِكَ أَنَّ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ لَا تَنْقَطِعُ حَتّٰى تُرْمٰى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت وبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں عرفہ کے روز کہ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر تھے انھوں نے ان سے کچھ سرگوشی کی اور اتر گئے جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ اترے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا (اس سے) لوگ سمجھے کہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے انھیں اس بات کا حکم دیا ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے مزدلفہ کی صبح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہے جو اس جگہ تلبیہ کہہ رہا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے وہ بات سنی جو کسی سے نہیں سنی تھی انھوں نے فرمایا "لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ" (مٹی کی گنتی برابر حاضر ہوں۔) ——— تو ان روایات میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں منبر پر تلبیہ کہتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی بعد میں یہ عمل اختیار کیا جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا تو اس پر اطراف کے کسی بھی شخص نے اعتراض نہیں کیا پس یہ اجماع اور حجت ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا چونکہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی لہٰذا ان کے عمل سے ثابت ہوا کہ حج میں جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ نہ چھوڑا جائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

# بَابُ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ مَتَى يَحِلَّانِ لِلْمُحْرِمِ

# محرم کے لیے لباس اور خوشبو کب جائز ہو جاتے ہیں

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُكَّاشَةَ بْنَ وَهْبٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخًا لَهُ آخَرَ جَاءَاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَلْقَيَا قَمِيصَهُمَا فَقَالَتْ مَا لَكُمَا فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ أَفَاضَ مِنْهَا فَلْيُلْقِ ثِيَابَهُ وَكَانُوا تَطَيَّبُوا وَلَبِسُوا الثِّيَابَ.

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عکاشہ اور ان کے دوسرے بھائی قربانی کے دن غروب آفتاب کے بعد آئے تو انھوں نے اپنی قمیضیں اتار دیں۔ حضرت جدامہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص اس (منیٰ) سے واپس نہیں لوٹتا وہ اپنے کپڑے اتار دے جبکہ اس وقت انھوں نے خوشبو لگائی ہوئی اور کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

---

۱۵۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ وَآخَرُ فِي مِنًى مَسَاءَ يَوْمِ الْأَضْحَى فَنَزَعَا ثِيَابَهُمَا وَتَرَكَا الطِّيبَ فَقُلْتُ مَا لَكُمَا فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَنْ لَمْ يُفِضْ إِلَى الْبَيْتِ مِنْ عَشِيَّةِ هٰذِهِ فَلْيَدَعِ الثِّيَابَ وَالطِّيبَ.

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عکاشہ بن محصن اور ایک دوسرا شخص قربانی کے دن منیٰ میں شام کے وقت میرے پاس آئے تو انھوں نے اپنے کپڑے بھی اتار دیئے اور خوشبو بھی چھوڑ دی۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا انھوں نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس شام بیت اللہ شریف کی طرف نہ جائے وہ کپڑے اور خوشبو ترک کر دے۔

## بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَالطِّيبُ لِأَحَدٍ حَتَّى يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ وَذٰلِكَ حِينَ يَطُوفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا رَمَى وَحَلَقَ حَلَّ لَهُ اللِّبَاسُ وَاخْتَلَفُوا فِي الطِّيبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ اللِّبَاسِ يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهُ حُكْمُ الْجِمَاعِ فَلَا يَحِلُّ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے کپڑے اور خوشبو اس وقت تک حلال نہیں ہوتے جب تک اس کے لیے بیوی (کے پاس جانا) حلال نہ ہو جائے اور یہ اس وقت (حلال) ہوتا ہے جب وہ طواف زیارت کرے انھوں نے اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ رمی کرے اور سر منڈوا لے تو اس کے لیے لباس پہننا جائز ہو جاتا ہے البتہ انھوں نے خوشبو لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں

حَتّٰی يَحِلَّ الْجِمَاعُ ۔

سے بعض کہتے ہیں اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہے لہٰذا لباس کی طرح اس کا پہننا بھی جائز ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم جماع کے حکم کی

۱۵۹۵- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيْبُ وَالثِّيَابُ وَكُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ ۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کنکریاں مارو اور سر منڈوا لو تو تمہارے لیے خوشبو لگانا اور سلا ہوا لباس پہننا اور ہر عمل (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھا) ماسوائے عورتوں کے پاس جانے کے حلال ہو جاتا ہے۔

۱۵۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت زہری، حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۵۹۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِیُّ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ قَالَ اُسَامَةُ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگائی جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمرہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت افلح بن حمید، حضرت قاسم سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ

حضرت سفیان، حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہا

عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پس انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتی ہیں۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّيْبِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فَقَدْ عَارَضَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ لَهِيْعَةَ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذِهٖ أَوْلٰى لِأَنَّ مَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ وَصِحَّةِ الْمَجِيْءِ مَا لَيْسَ مَعَ غَيْرِهَا مِثْلُهٗ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ مَعْنًى آخَرَ۔

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی اور حلق کے بعد لیکن طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو یہ حدیث حضرت ابن لھیعہ کی روایت سے جسے ہم نے باب کے شروع میں بیان کیا ٹکراتی ہے لیکن یہ روایت اولیٰ ہے کیونکہ تواتر اور صحت کے اعتبار سے دوسری حدیث اس کی مثل نہیں۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔ لیکن انھوں نے اس میں ایک اور معنیٰ کا اضافہ کیا۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَالطِّيْبُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم جمرہ کو کنکریاں مار دو تو تمہارے لیے عورتوں (سے ہمبستری) کے علاوہ (وہ) سب کچھ جائز ہوتا ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوا تھا) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے سر انور پر کستوری لگاتے تھے، کیا وہ خوشبو

وَسَلَّمَ يُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيبٌ هُوَ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ إِبَاحَةِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ إِذَا رُمِيَتِ الْجَمْرَةُ وَلَا يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ الْحَلْقَ وَفِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِالْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْحَلْقِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بَعْدَهُ إِلَّا أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ لَا عَلَى مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَيَكُونُ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ رَمْيِهِ الْجَمْرَةَ وَحَلْقِهِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدُ بِرَأْيِهِ إِذَا رَمَى فَقَدْ حَلَّ لَهُ بِرَمْيِهِ أَنْ يَحْلِقَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَهٰذَا مَوْضِعٌ يَحْتَمِلُ النَّظَرَ وَذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ حَلْقِ الرَّأْسِ وَاللِّبَاسِ وَالطِّيبِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ حَلْقُ الرَّأْسِ إِذَا حَلَّ حَلَّتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَكُونَ الْحَلْقُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْمُعْتَمِرَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِي عُمْرَتِهِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِي حَجَّتِهِ ثُمَّ إِنَّا رَأَيْنَاهُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَلَا الطِّيبُ وَلَا اللِّبَاسُ حَتّٰى يَحْلِقَ فَلَمَّا كَانَتْ حُرْمَةُ الْعُمْرَةِ قَائِمَةً حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ حَتّٰى يَحْلِقَ وَلَا يَكُونُ إِذَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ حَلَّ لَهُ مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحَجَّةِ

سے ہے؟

اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے ہم نے ذکر کیا کہ جمرہ (جمرۂ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد عورتوں (سے جماع) کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ وہ اس میں سر منڈانے کا ذکر نہیں کرتے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر انور پر کستوری لگائی لیکن انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کس وقت کیا ممکن ہے آپ نے سر منڈانے سے پہلے یہ کام کیا ہو اور سکتا ہے کہ اس کے بعد ایسا کیا ہو مگر زیادہ بہتر بات یہی ہے کہ ہم اسے اس بات پر محمول کریں جو اس روایت کے موافق ہو جسے ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا اس کے خلاف پر محمول نہ کریں تو انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جس فعل کو دیکھا وہ جمرہ کو کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے سے فرمایا کہ رمی کے بعد حلق حلال ہو جاتا ہے اور حلق کے بعد لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہو جاتا ہے یہ جگہ غور و فکر کا محل ہے۔ وہ یوں کہ احرام سر منڈانے (سلا ہوا) لباس پہننے اور خوشبو لگانے سے منع کرتا ہے تو یہ بھی احتمال ہے کہ جب سر منڈانا جائز ہو جائے تو باقی امور بھی جائز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ حلق تک یہ تمام امور جائز نہیں ہوتے ہم نے اس پر غور و فکر کیا تو دیکھا کہ عمرہ کرنے والے پر احرام کی وجہ سے وہ باتیں حرام ہوتی ہیں جو حج کے احرام کے سبب سے حرام ہوتی ہیں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر لیتا ہے تو اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن عورتوں کے پاس جانا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک سر نہ منڈا لے۔ پس حرمتِ عمرہ ابھی قائم ہوتی ہے کہ اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن حلق کے جائز ہونے سے وہ اس شخص کے حکم میں نہیں ہوتا جس کے لیے اس کے علاوہ مثلاً لباس اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے تو حج میں بھی اسی طرح ہے کہ جب حلق جائز

لا يجب لما حلّ له الحلق فيها أن يحلّ له شيء مما سواه ومما كان حرم عليه بها حتى يحلق قياسا ونظرا على ما أجمعوا عليه في العمرة ثم رجعنا إلى النظر بين هذين الفريقين جميعا وبين أهل المقالة الأولى الذين ذهبوا إلى حديث عائشة فرأينا الرجل قبل أن يحرم يحلّ له النساء والطيب واللباس والصيد والحلق وسائر الأشياء التي تحرم عليه بالإحرام فإذا أحرم حرم عليه ذلك كله بسبب واحد وهو الإحرام فاحتمل أن يكون كما حرمت عليه بسبب واحد أن يحلّ منها أيضا بسبب واحد واحتمل أن يحلّ منها بأشياء مختلفة إحلالا بعد إحلال فاعتبرنا ذلك فرأيناهم قد أجمعوا أنه إذا رمى فقد حلّ له الحلق هذا مما لا اختلاف فيه بين المسلمين وأجمعوا أن الجماع حرام عليه على حالة الأولى فثبت أنه حلّ مما قد كان حرم عليه بسبب واحد بأسباب مختلفة فبطل بهذه العلة التي ذكرنا فلما ثبت أن الحلق يحلّ له إذا رمى وأنه مباح له بعد الحلق رأسه أن يحلق ما شاء من شعر بدنه ويقصّ أظفاره أردنا أن ننظر هل حكم اللباس حكم ذلك أو حكمه حكم الجماع فلا يحلّ حتى يحلّ الجماع فاعتبرنا ذلك فرأينا المحرم بالحج إذا جامع قبل أن يقف بعرفة فسد حجه ورأيناه إذا حلق شعره أو قصّ أظفاره وجبت عليه في ذلك فدية ولم يفسد بذلك حجه ورأيناه لو لبس ثيابا قبل وقوفه بعرفة لم يفسد عليه بذلك إحرامه ووجبت عليه في ذلك فدية فكان حكم اللباس قبل عرفة مثل حكم

ہوتا ہے تو اس سے ان دیگر امور کا جواز لازم نہیں آتا جو اس پر اس احرام کی وجہ سے حرام ہوئے تھے حتیٰ کہ وہ سر منڈا لے۔ یہ اس بات پہ قیاس ہے جو عمرہ میں تمام کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ ——— پھر ہم نے ان دو فریقوں اور پہلے گروہ جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو اپنایا کے درمیان اختلاف کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ احرام سے پہلے آدمی کے لیے عورتوں کے پاس جانا خوشبو لگانا (سلا ہوا) لباس پہننا، شکار کرنا، سر منڈانا اور وہ تمام امور جو احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں، حلال ہوتے ہیں پھر جب وہ احرام باندھتا ہے تو صرف ایک سبب یعنی احرام کی وجہ سے یہ تمام کام اس پر حرام ہو جاتے ہیں تو جس طرح یہ ایک ہی سبب سے حرام ہوتے ہیں اس بات کا احتمال ہے کہ ایک ہی سبب سے حلال بھی ہو جائیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ مختلف چیزوں سے حلال ہوں ایک حلت کے بعد دوسری حلت آئے تو ہم نے اس پر غور و فکر کیا اور دیکھا کہ اس بات پر تمام (امت) کا اتفاق ہے کہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے اس مسئلے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ (اس وقت) جماع پہلے کی طرح اس پر حرام رہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر جو امور ایک سبب سے حرام ہوتے ہیں وہ مختلف اسباب سے جائز ہو جاتے ہیں تو اس سے وہ علت باطل ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا۔ پس جب ثابت ہوا کہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے اور سر منڈانے کے بعد اس کے لیے جائز ہے کہ وہ جسم کے جس حصے سے چاہے بال منڈوالے یا اپنے ناخن کاٹے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا لباس کا بھی یہی حکم ہے یا اس کا حکم، جماع کے حکم جیسا ہے تو وہ اس وقت تک حلال نہ ہوگا جب تک جماع جائز نہ ہو جائے تو ہم نے اس پر غور کرتے ہوئے حج کا احرام باندھنے والے کو دیکھا کہ اگر وہ عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کر لے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے بال یا ناخن کاٹے تو اس پر اس وجہ سے فدیہ لازم ہوتا ہے اور اس سے حج فاسد نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں اگر وہ وقوف عرفات سے پہلے کپڑے پہن لے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوتا اور اس پر

قصّ الشعر والأظفار لا مثل حكم الجماع فالنظر على ذلك أن يكون حكمه أيضا بعد الرمي والحلق كحكمهما لا كحكم الجماع فهذا هو النظر في ذلك فإن قال قائل فقد رأينا القبلة حراما على المحرم بعد أن يحلق وهي قبل الوقوف بعرفة في حكم اللباس لا في حكم الجماع فلم لا كان اللباس بعد الحلق أيضا كهي قيل له إن اللباس بالحلق أشبه منه بالقبلة لأن القبلة هي بعض أسباب الجماع وحكمها حكمه تحل حيث يحل وتحرم حيث يحرم في النظر في الأشياء كلها والحلق واللباس ليسا من أسباب الجماع إنما هما من أسباب إصلاح البدن فحكم كل واحد منهما بحكم صاحبه أشبه من حكمه بالقبلة فقد ثبت بما ذكرنا أنه لا بأس باللباس بعد الرمي والحلق وقد قال ذلك أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده۔

١٦٠٥ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو حذيفة موسى بن مسعود قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب قال إذا حلقتم ورميتم فقد حل لكم كل شيء إلا النساء والطيب۔

١٦٠٦ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن عمر مثله۔

١٦٠٧ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن عمر خطب الناس بعرفة فذكر مثله۔

١٦٠٨ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن ابن جريج وموسى عن نافع

فدیہ لازم ہوتا ہے تو عرفات میں وقوف سے پہلے لباس کا حکم بال اور ناخن کاٹنے کے حکم جیسا ہے جماع کے حکم کی طرح نہیں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ رمی اور حلق کے بعد بھی اس کا حکم ان دونوں کے حکموں جیسا ہو جماع کے حکم جیسا نہ ہو۔ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں محرم پر بوسہ لینا حلق کے بعد بھی حرام ہے اور وقوف عرفات سے پہلے یہ لباس کے حکم میں ہے جماع کے حکم میں نہیں تو حلق کے بعد لباس اس (بوسہ لینے) کے حکم میں کیوں نہیں ہوتا تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ لباس بوسہ لینے کی نسبت سر منڈانے سے زیادہ مشابہ ہے کیونکہ بوسہ، جماع کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کا حکم جماع کے حکم جیسا ہوگا جب وہ حلال ہوگا تو یہ بھی حلال ہوگا اور جب وہ حرام ہوگا تو یہ بھی حرام ہوگا۔ اشیاء کے غور و فکر میں یہی تقاضا ہے۔ حلق اور لباس، اسباب جماع میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ اصلاح بدن کے اسباب سے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کا حکم، بوسہ لینے کے حکم کی نسبت اس جیسے عمل (حلق وغیرہ) کے حکم سے ملانا زیادہ مناسب ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رمی اور حلق کے بعد لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں سرکار

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سر منڈا لو اور رمی کر چکو تو تمہارے لیے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ (وہ) سب کچھ حلال ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام تھا)۔

---

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میدان عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنے ناخن، مونچھیں اور داڑھی کاٹتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَشَارِبِهٖ وَلِحْيَتِهٖ يَعْنِيْ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ۔

تھے یعنی طواف سے پہلے یہ عمل کرتے تھے۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ اَبَاحَ لَهُمْ اِذَا رَمَوْا اَنْ يَّحْلِقُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَ قَدْ خَالَفَهٗ عَائِشَةُ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الطِّيْبِ خَاصَّةً فَاَمَّا عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حلق اور رمی کے بعد عورتوں اور خوشبو کے علاوہ تمام باتیں جائز قرار دیں حضرت عائشہ، ابن عباس، اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے صرف خوشبو کے بارے میں ان کی مخالفت کی ہے۔ ان دونوں سے ہم یہ بات اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

۱۶۰۹۔ وَاَمَّا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حُرِمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے جب جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کو کنکریاں مار چکے تو جو کچھ اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام ہوا تھا، حلال ہو جاتا ہے البتہ عورتوں کے قریب جانا، طواف بیت اللہ شریف تک جائز نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّؤْخَذَ بِهَا مِنْ سُنَّةِ عُمَرَ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو ہم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے تو (منیٰ سے) واپسی سے پہلے میں آپ کو خوشبو لگاتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے طریقے کی نسبت، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہ عمل زیادہ ضروری ہے۔

وَالنَّظَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ حُكْمَ الطِّيْبِ بِحُكْمِ اللِّبَاسِ اَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهٖ بِحُكْمِ الْجِمَاعِ لِمَا قَدْ فَسَّرْنَا مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

اس کے بعد قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ خوشبو کا حکم، جماع کی نسبت لباس کے حکم سے زیادہ مشابہ ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں اس کی وضاحت کی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ

تابعین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٦١١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ دَعَانَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ النَّحْرِ اَرْسَلَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ شِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الطِّيْبِ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَقَالُوْا تَطَيَّبْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ رَاٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا رَمٰی جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ اَنَاخَ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضٰی مَكَانَهٗ فَاَفَاضَ اِلَی الْبَيْتِ۔

حضرت ابوبکر بن حزم فرماتے ہیں سلیمان بن عبدالملک نے قربانی کے دن ہمیں بلایا۔ اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر خارجہ بن زید اور ابن شہاب زہری (رضی اللہ عنہم) کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ اس دن واپسی سے پہلے خوشبو لگانا کیسا ہے تو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے علاوہ سب نے کہا امیر المؤمنین! خوشبو لگا لیجئے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے شخص تھے جنھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اونٹنی سے اترتے قربانی کرتے سر منڈاتے پھر اپنی جگہ چلے جاتے اور بیت اللہ شریف کی طرف رخصت ہو جاتے۔

١٦١٢- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَاَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ اَنْ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقَ عَنِ الطِّيْبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَرَخَّصَ لَهٗ خَارِجَةُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابوبکر اور ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ ولید بن عبدالملک نے جمرۂ عقبہ کی رمی اور حلق کرانے کے بعد حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما سے خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔

## بَابُ الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ مَا طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ لِلصَّدَرِ

## طواف زیارت کے بعد اور طواف صدر سے پہلے عورت کو حیض آنا۔

١٦١٣- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلٰی بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّجَاجِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ

حضرت حارث بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جسے طواف (وداع) سے پہلے حیض آجاتا ہے انھوں نے فرمایا اسے آخر میں طواف کرنا ہوتا

الْخَطَّابِ عَنِ امْرَأَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ قَالَ تَجْعَلُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَافَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ أَرَأَيْتَ تُخْبِرُنِيْ بِحَدِيْثٍ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْمَا أُخَالِفَهُ.

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ.

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ فِيْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ تَحِيْضُ

ہے۔ حضرت حارث فرماتے ہیں میں نے کہا کہ جب میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس حدیث کے بارے میں مجھ سے پوچھنا جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکے ہو کس مقصد کے لیے تھا شاید اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہوں۔

حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سند و متن کے اعتبار سے حضرت ابن مرزوق کی روایت (نمبر ۱۶۱۳) کی طرح بیان کیا۔ البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہے پھر اسے حیض آجاتا ہے۔

# بيان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْفِرَ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدَرِ وَلَمْ يَعْذِرُوْا فِيْ ذٰلِكَ حَائِضًا بِحَيْضِهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهَا أَنْ تَنْفِرَ وَإِنْ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ وَعَذَرُوْهَا بِالْحَيْضِ هٰذَا إِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ.

۱۶۱۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْأَحْوَلُ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُوْنَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

# بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے طواف صدر کیے بغیر واپس ہونا جائز نہیں انہوں نے اس سلسلے میں حائضہ عورت کو حیض کی وجہ سے معذور قرار نہیں دیا۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورت طواف کے بغیر بھی واپس جا سکتی ہے انہوں نے اس کو حیض کے باعث معذور کر دیا لیکن یہ اس وقت ہے جب وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو۔

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت طاؤس،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ ہر طرح (طواف کر کے اور بغیر طواف کے) نکل آتے تھے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ شریف کا آخری طواف کیے بغیر نہ جائے۔

---

١٦١٧- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کریں البتہ انھوں نے حیض والی عورت پر تخفیف فرمائی۔

١٦١٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْتَ الَّذِيْ تُفْتِي الْحَائِضَ اَنْ تَصْدُرَ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَقَالَ سَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَصْدُرَ فَسَاَلَ الْمَرْاَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا آپ حائضہ عورت پر فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ آخر میں طواف کیے بغیر بھی جا سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا ہاں" حضرت زید نے فرمایا ایسا نہ کریں، حضرت ابن عباس نے فرمایا فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیں کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپسی کی اجازت دی یا نہیں؟ چنانچہ انھوں نے عورت سے پوچھا اور پھر واپس آکر فرمایا مجھے معلوم ہے

١٦١٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَابْنَ عَبَّاسٍ اِخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ مَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ زَيْدٌ يَكُوْنُ اٰخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَنْفِرُ اِذَا شَاءَتْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نُتَابِعُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَنْتَ تُخَالِفُ زَيْدًا فَقَالَ سَلُوْا صَاحِبَتَكُمْ اُمَّ سُلَيْمٍ فَسَاَلُوْهَا فَقَالَتْ حِضْتُ بَعْدَ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْفِرَ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ الْخَيْبَةُ لَكِ حَبَسْتِ اَهْلَنَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْفِرَ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس عورت کے بارے میں اختلاف ہوا جسے قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد حیض آتا ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جب چاہے واپس جا سکتی ہے۔ انصار نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! ہم اس سلسلے میں آپ کی پیروی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں انھوں نے فرمایا تم اپنی بہن (یعنی انصاریہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو چنانچہ انھوں نے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: قربانی کے دن طواف کرنے کے بعد مجھے حیض آگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

١٦٢٠- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ حَاضَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت انس حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد حیض آگیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْفِرَ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْفِرَ رَأَى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً وَقَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذًا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو خیمے کے دروازے پر نہایت غمگین دیکھا اور انہیں حیض آ گیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمیں روکو گی کیا تم نے قربانی کے طوافِ زیارت کیا تھا انھوں نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا فرمایا پھر جا سکتی ہو۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن رجاء فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ التَّغْلِبِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن شہاب اور حضرت عروہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

حضرت ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

١٦٢٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا إِذًا۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں میں نے عرض کیا وہ طواف زیارت کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو اب کوئی رکاوٹ نہیں۔

١٦٢٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٣٠- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر، حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

١٦٣١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَسُلَيْمَانَ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ يَنْهَى أَنْ تَنْفِرَ الْحَائِضُ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ نُبِّئْتُ أَنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تقریباً دو سال تک حائضہ عورت کو بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر واپسی سے روکتے رہے پھر فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کو اس کی اجازت دی گئی ہے۔

١٦٣٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفَضْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِعَامٍ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت طاؤس یمانی نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے ان عورتوں کے رک جانے کے بارے میں پوچھا گیا جو طواف زیارت کے بعد واپسی سے پہلے حائضہ ہو جائیں تو انھوں نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کی اجازت کے بارے میں ذکر کرتی تھیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات سے ایک سال قبل کی بات ہے۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْحَائِضِ اِذَا اَفَاضَتْ اَنْ تَنْفِرَ قَالَ طَاوُسٌ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدُ يَقُوْلُ تَنْفِرُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابن عباس) حائضہ عورتوں کو واپسی کی اجازت دیتے تھے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے وہ عورت نہیں جا سکتی پھر اس کے بعد ان سے سنا تو فرماتے ہیں

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ خَلَفٍ الطَّبَرَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص اس گھر کا حج کرے تو وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف بھی کرے البتہ حیض والی عورتوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے چھوڑنے کی) اجازت دی ہے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَائِضَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدَرِ اِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ طَاهِرًا وَرَجَعَ قَوْمٌ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ كَانَ قَالَ بِخِلَافِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَعَلَا مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ لِلْحَائِضِ رُخْصَةً وَاَخْرَجَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُكْمِهَا مِنْ حُكْمِ سَائِرِ النَّاسِ فِيْمَا كَانَ اَوْجَبَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِحَدِيْثِ الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ وَمَا كَانَ ذَهَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِیْ بَيَّنَّا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ حیض والی عورتیں طواف صدر سے پہلے جا سکتی ہیں جب کہ وہ اس سے پہلے طہارت کی حالت میں طواف زیارت کر چکی ہوں بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) جو اس کے خلاف کے قائل تھے انھوں نے بھی اسی بات کی طرف رجوع کر لیا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت کو جو اجازت دی تھی انھوں نے بھی اسے اجازت قرار دیا اور باقی لوگوں پر جو کچھ (طواف صدر) واجب کیا تھا اس سے انھیں مستثنیٰ قرار دیا۔
اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حارث بن اوس کی حدیث اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے ان روایات کا نسخ ثابت ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

# بَابُ ١٦٢ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّهٖ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

## حج کے افعال میں تقدیم وتاخیر کا بیان

١٦٣٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَهٗ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا آپ نے فرمایا سر منڈالو کوئی حرج نہیں (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر ایک دوسرے شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی دی۔ آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ فَقَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِبَاحَةً مِّنْهُ لِلطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَتَوْسِعَةً مِّنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْحَاجِّ اَنْ يُّقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ هٰذَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَفِيْهِ اَيْضًا اَنَّ آخَرَ جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَذٰلِكَ اَيْضًا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِيْ جَوَابِهٖ فِي السُّؤَالِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ -

١٦٣٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق سے قبل طواف کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سر منڈواؤ اور کوئی حرج نہیں۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حلق سے پہلے طواف کرنا جائز ہو اور اس سلسلے میں آپ کی طرف سے وسعت دی گئی ہو اور آپ نے حاجی کو اجازت دی ہو کہ ان دو افعال میں سے جس کو چاہے دوسرے پر مقدم کرے اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ دوسرے شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے جانور ذبح کر دیا تو آپ نے فرمایا (اب) ذبح کرو اور کوئی حرج نہیں اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے پہلے مسئلہ کے سلسلہ میں ذکر کی۔ — اس سلسلے میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کرواتا یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

فَقَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ۔

۱۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى فِي النَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَ الرَّمْيِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاْخِيْرِ فَقَالَ لَاحَرَجَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے قربانی کے دن جبکہ آپ منیٰ میں تھے، قربانی، حلق، رمی اور ان میں تقدیم وتاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عمل کو دوسرے عمل سے متقدم کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

تو اس میں بھی اسی بات کا احتمال ہے جس کا احتمال پہلی روایت میں ہے اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَاحَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ذبح سے پہلے حلق کروا لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو کوئی حرج نہیں ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهٗ وَالْكَلَامُ فِيْهِ مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْمَا قَبْلَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور اس میں اسی طرح کی گفتگو ہے۔ بواسطہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ضمن میں مروی ہے۔

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ

حضرت زیاد بن علاقہ، حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کروا تا یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب انہوں نے بار بار پوچھا

قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ رُفِعَ الْحَرَجُ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ الْحَرَجُ۔

فرمایا اے لوگو! احرج اٹھا لیا گیا ہے البتہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے زیادتی کے ساتھ کوئی چیز لیتا ہے تو یہ حرج ہے۔

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهٗ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ لَا حَرَجَ هُوَ عَلَى الْاِثْمِ اَيْ لَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْتُمُوْهُ مِنْ هٰذَا لِاَنَّكُمْ فَعَلْتُمُوْهُ عَلَى الْجَهْلِ مِنْكُمْ بِهٖ لَا عَلَى التَّعَمُّدِ بِخِلَافِ السُّنَّةِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ مُبَيَّنًا مَشْرُوْحًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور ہو سکتا ہے یہاں عدم گناہ مراد ہو یعنی جو کچھ تم نے کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ تم نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ لاعلمی میں خلاف سنت پر عمل کیا ہے پس اس سلسلے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت واضح روایات بھی مروی ہیں۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فِيْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَمَيْتُ وَاَفَضْتُ وَنَسِيْتُ وَلَمْ اَحْلِقْ قَالَ فَاحْلِقْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَنَسِيْتُ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ فَانْحَرْ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے اپنے حج کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے رمی اور طواف کر لیا لیکن حلق کروانا بھول گیا۔ آپ نے فرمایا حلق کرواؤ۔ کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں نے رمی کی اور حلق کروایا لیکن قربانی کرنا بھول گیا، آپ نے فرمایا قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ حَدَّثَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کے لیے ٹھہرے، وہ آپ سے (مسائل) پوچھتے تھے چنانچہ ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے پتہ نہ چل سکا اور میں نے ذبح سے پہلے سر منڈوایا آپ نے فرمایا ذبح کرو اور کوئی حرج نہیں، دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں نے نادانستہ طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا رمی کرو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دن آپ سے جس عمل میں بھی

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّ عَطَاءَ ابْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ یَعْنِیْ اَنَّہٗ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَسْأَلُوْنَہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ یَا رَسُوْلَ اللہِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

**فَدَلَّ** مَا ذَکَرْنَا عَلٰی اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَسْقَطَ الْحَرَجَ عَنْھُمْ فِیْ ذٰلِکَ لِلنِّسْیَانِ لَا اَنَّہٗ اَبَاحَ ذٰلِکَ لَھُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ لَھُمْ مُبَاحٌ اَنْ یَفْعَلُوْا ذٰلِکَ فِی الْعَمْدِ **وَقَدْ** رَوٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا۔

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ نُسَیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ زُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بَیْنَ الْجَمْرَتَیْنِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَرْمِیَ

تقدیم وتاخیر سے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا (ایسے) کر لو کوئی حرج نہیں۔[1]

حضرت عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کروا لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کر لو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے (جانور) ذبح کر لیا ہے؟[2]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عطا بن ابورباح نے ان سے بیان کیا انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی آپ حجۃ الوداع کے دن لوگوں کے لیے کھڑے ہوئے وہ آپ سے سوال کرتے تھے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے غیر شعوری طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی۔ آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غیر شعوری طور پر ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپ نے فرمایا ذبح کر دو کوئی حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں[3]

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھولنے کے باعث حرج کو دور فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ ان کے لیے جائز ہے یہاں تک کہ اگر وہ جان بوجھ کر بھی ایسا کریں تو یہ ان کے لیے جائز ہوگا —— حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنیوالی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوزبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو جمروں کے درمیان تھے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمی سے پہلے حلق کروا لیتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اور اس شخص کے بارے میں (پوچھا گیا) جو

[2] آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔

[3] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس عمل میں بھی تقدیم وتاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا (اب) کر لو کوئی حرج نہیں۔

قَالَ لَا حَرَجَ وَعَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ قَالَ عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَرَجَ وَالضِّيقَ وَتَعَلَّمُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ۔

منیٰ سے پہلے قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج اور تنگی کو دور کر دیا ہے۔ مناسک (حج) سیکھو وہ تمہارے دین سے ہیں۔

**أَفَلَا تَرَى** أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِتَعَلُّمِ مَنَاسِكِهِمْ لِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يُحْسِنُونَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَرَجَ وَالضِّيقَ الَّذِي رَفَعَهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ هُوَ لِجَهْلِهِمْ بِأَمْرِ مَنَاسِكِهِمْ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ فِي حَدِيثِ أُسَامَةَ ابْنِ شَرِيكٍ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو مناسک سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ انھیں اچھی طرح ادا نہیں کرتے تھے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس حرج اور تنگی کو اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کیا ہے وہ ان کے مناسک حج سے لاعلمی کی بنیاد پر تھا کسی اور وجہ سے نہیں۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کی جو روایت اس سے پہلے ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

**١٦٤٦ - حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ أَنَّ الْأَعْرَابَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوا هَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَهَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ الْحَرَجَ عَنْ عِبَادِهِ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا مَظْلُومًا فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجٌ وَهَلَكٌ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دیہاتیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امور کے بارے میں سوال کیا پھر انھوں نے کہا کہ کیا فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے، فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے حرج کو اٹھا لیا سوائے اس شخص کے جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی چیز بطور ظلم لیتا ہے پس یہ حرج اور ہلاکت ہے۔

**أَفَلَا تَرَى** أَنَّ السَّائِلِينَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانُوا أَعْرَابًا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَنَاسِكِ الْحَجِّ فَأَجَابَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ لَا حَرَجَ عَلَى الْإِبَاحَةِ مِنْهُ لَهُمُ التَّقْدِيمَ فِي ذٰلِكَ وَالتَّأْخِيرَ فِيمَا قَدَّمُوا مِنْ ذٰلِكَ وَأَخَّرُوا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ مَا ذَكَرَ أَبُو سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ وَتَعَلَّمُوا مَنَاسِكَكُمْ **ثُمَّ** قَدْ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے دیہاتی تھے انھیں مناسک حج کا علم نہیں تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب دیا کوئی حرج نہیں یعنی ان کے لیے تقدیم و تاخیر جائز ہے پھر انہیں وہ بات فرمائی جسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا (آپ نے فرمایا) اپنے مناسک سیکھو۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے۔ جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے۔

**١٦٤٧ - حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

يَحْيىٰ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ حَجِّهِ أَوْ أَخَّرَهُ فَلْيُهْرِقْ لِذٰلِكَ دَمًا۔

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص حج کی کسی بات کو آگے یا پیچھے کرے وہ خون بہائے (قربانی کرے)۔

۱۶۴۸۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

**فَهٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ يُوجِبُ عَلَى مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ أَوْ أَخَّرَهُ دَمًا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ مِنْ أَمْرِ الْحَجِّ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَهُ مَعْنَى الْإِبَاحَةِ فِي تَقْدِيمِ مَا قَدَّمُوا وَلَا فِي تَأْخِيرِ مَا أَخَّرُوا مِمَّا ذَكَرْنَا إِذْ كَانَ يُوجِبُ فِي ذٰلِكَ دَمًا وَلٰكِنْ كَانَ مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى أَنَّ الَّذِينَ فَعَلُوهُ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى الْجَهْلِ مِنْهُمْ بِالْحُكْمِ فِيهِ كَيْفَ هُوَ فَعَذَرَهُمْ بِجَهْلِهِمْ وَأَمَرَهُمْ فِي الْمُسْتَأْنَفِ أَنْ يَتَعَلَّمُوا مَنَاسِكَهُمْ **وَتَكَلَّمَ** النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْقَارِنِ إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَيْهِ دَمٌ وَقَالَ زُفَرُ عَلَيْهِ دَمَانِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجَّا فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِينَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ عَلَى مَا قَدْ رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَبِجَوَابِهِ لَهُمْ أَنْ لَا حَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ لِأَبِي حَنِيفَةَ وَزُفَرَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ شَرْحِ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ **وَحُجَّةٌ** أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ السَّائِلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوا هَلْ كَانَ قَارِنًا أَوْ مُفْرِدًا أَوْ مُتَمَتِّعًا فَإِنْ كَانَ مُفْرِدًا

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر دم (قربانی) واجب قرار دیتے ہیں جو حج کے کسی عمل میں تقدیم یا تاخیر کرتا ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اس دن آپ سے حج کے کسی عمل کی تقدیم وتاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تو ان کے نزدیک اس کا مطلب تقدیم وتاخیر کا جواز نہیں، کیونکہ وہ اس میں قربانی واجب قرار دیتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر ایسا کیا وہ اس کے حکم سے ناواقف تھے تو آپ نے ان کی لاعلمی کے باعث ان کو معذور قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ مناسک کو سیکھیں اس کے بعد فقہاء نے اس قارن کے بارے میں گفتگو کی جو ذبح سے پہلے سر منڈواتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر ایک قربانی واجب ہے۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر قربانیاں لازم ہیں حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں انھوں نے اس سلسلہ میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا جو آپ نے پوچھنے والوں سے فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس سلسلے میں ان دونوں حضرات کے خلاف حضرت امام ابوحنیفہ اور امام زفر رحمہما اللہ کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے مفہوم کی تشریح بیان کرتے ہوئے ذکر کی ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ قارن تھا مفرد تھا یا متمتع، اگر وہ مفرد تھا تو حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام زفر

فأبو حنيفة وزفر لا ينكران أن يكون لا يجب
عليه في ذلك دم لأن ذلك الذبح الذي قدم
عليه الحلق ذبح غير واجب ولكن كان أفضل
له أن يقدم الذبح قبل الحلق ولكنه إذا قدم
الحلق أجزأه ولا شيء عليه إن كان قارنا أو متمتعا
فكان جواب النبي صلى الله عليه وسلم له في
ذلك على ما ذكرنا فقد ذكرنا عن ابن عباس
في التقديم في الحج والتأخير أن فيه دما وأن
قول النبي صلى الله عليه وسلم لا حرج لا
يدفع ذلك فلما كان قول النبي صلى الله عليه
وسلم في ذلك لا حرج لا ينفي عند ابن عباس
وجوب الدم كان كذلك أيضا لا ينفيه عند
أبي حنيفة وزفر وكان القارن ذبحه ذبح واجب
عليه يحل به **فأردنا** أن ننظر في الأشياء
التي يحل بها الحاج إذا أخرها حتى يحل كيف
حكمها فوجدنا الله عز وجل قد قال ولا تحلقوا
رؤوسكم حتى يبلغ الهدي محله فكان المحصر
يحلق بعد بلوغ الهدي محله فيحل بذلك و
إن حلق قبل بلوغه محله وجب عليه دم وهذا
إجماع فكان النظر على ذلك أن يكون كذلك
القارن إذا قدم الحلق قبل الذبح الذي
يحل به أن يكون عليه دم قياسا ونظرا على
ما ذكرنا من ذلك فبطل بهذا ما ذهب إليه
أبو يوسف ومحمد وثبت ما قال أبو حنيفة
أو ما قال زفر **فنظرنا** في ذلك فإذا القارن
قد حلق رأسه في وقت الحلق عليه حرام وهو
في حرمة حجة وفي حرمة عمرة وكان القارن
ما أصاب في قرانه مما لو أصابه وهو في
حجة مفردة أو في عمرة مفردة وجب عليه

رحمہما اللہ اس پر قربانی واجب نہ ہونے کا انکار نہیں کرتے کیونکہ
اس نے جس قربانی پر حلق کو مقدم کیا وہ واجب نہیں تھی بلکہ حج
سے پہلے ذبح افضل ہے لیکن جب اس نے حلق کو مقدم کیا تو یہ
اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا
اور اگر وہ قارن یا متمتع تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب
کا وہی مطلب ہے جو ہم نے ذکر کیا ہم نے حج میں تقدیم و تاخیر
کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اس
میں قربانی لازم ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی
کہ کوئی حرج نہیں وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔ تو جب حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
گرامی "کوئی حرج نہیں" وجوب قربانی کی نفی نہیں کرتا تو حضرت
امام ابو حنیفہ اور امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اس کی نفی نہیں
کرے گا اور قارن کا جانور ذبح کرنا ایسے جانور کا ذبح کرنا ہے جو
اس پر واجب تھا اور وہ اس کے ذریعے احرام سے نکلتا ہے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان امور کو دیکھیں جن کے ذریعے حاجی
احرام سے باہر آتا ہے کہ اگر وہ ان کو مؤخر کرے یہاں تک کہ احرام
سے نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے، تو ہم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی
پایا ارشاد خداوندی ہے "اور اپنے سروں کو نہ منڈواؤ حتی کہ قربانی قربان
گاہ تک پہنچ جائے" پس محصر (جسے حج سے رکاوٹ ہو جائے) قربانی
کے قربان گاہ تک پہنچنے کے بعد حلق کرواتا ہے اور اس سے وہ احرام
سے نکل آتا ہے اور اگر وہ اس کے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق
کروائے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے یہ اجماع ہے تو اس پر قیاس کا
تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہو کہ جب وہ اس ذبح سے پہلے
حلق کروائے جس کے ذریعے وہ احرام سے نکلتا ہے تو اس پر دم
واجب ہوگا۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا یہی تقاضا
ہے اس سے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب
باطل اور حضرت امام ابو حنیفہ یا حضرت امام زفر رحمہما اللہ کا مذہب
ثابت ہوگیا۔ —— پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو اس قارن
نے اس وقت سر منڈایا جب سر منڈانا اس پر حرام تھا یعنی جب وہ

دَمٌ فَإِذَا أَصَابَهُ وَهُوَ قَارِنٌ وَجَبَ عَلَيْهِ دَمَانِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ حَلْقُهُ أَيْضًا قَبْلَ وَقْتِهِ يُوجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا دَمَيْنِ كَمَا قَالَ زُفَرُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْأَشْيَاءَ الَّتِي تُوجِبُ عَلَى الْقَارِنِ دَمَيْنِ فِيمَا أَصَابَ فِي قِرَانِهِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي لَوْ أَصَابَهَا وَهُوَ فِي حُرْمَةِ حَجَّةٍ أَوْ فِي حُرْمَةِ عُمْرَةٍ وَجَبَ عَلَيْهِ دَمٌ فَإِذَا أَصَابَهَا فِي حُرْمَتِهَا وَجَبَ عَلَيْهِ دَمَانِ كَالْجِمَاعِ وَمَا أَشْبَهَهُ وَكَانَ حَلْقُهُ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ بِسَبَبِ الْعُمْرَةِ خَاصَّةً وَلَا بِسَبَبِ الْحَجِّ خَاصَّةً إِنَّمَا وَجَبَ عَلَيْهِ بِسَبَبِهِمَا وَبِحُرْمَةِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا لَا بِحُرْمَةِ الْحَجَّةِ خَاصَّةً وَلَا بِحُرْمَةِ الْعُمْرَةِ خَاصَّةً فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ مَا يَجِبُ بِالْجَمْعِ هَلْ هُوَ شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِذَا جَمَعَهُمَا جَمِيعًا وَجَبَ عَلَيْهِ لِجَمْعِهِ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِي إِنْفِرَادِهِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ دَمًا وَاحِدًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْحَلْقُ قَبْلَ الذَّبْحِ الَّذِي مَنَعَ مِنْهُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لَوْ كَانَتْ مُفْرَدَةً أَنْ يَكُونَ الَّذِي يَجِبُ بِهِ فِيهِ دَمٌ وَاحِدٌ فَيَكُونُ أَصْلُ مَا يَجِبُ عَلَى الْقَارِنِ فِي انْتِهَاكِهِ الْحُرَمَ فِي قِرَانِهِ أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْحُرَمِ تَحْرُمُ بِالْحَجَّةِ خَاصَّةً وَبِالْعُمْرَةِ خَاصَّةً فَإِذَا جُمِعَتَا جَمِيعًا فَتِلْكَ الْحُرْمَةُ مُحَرَّمَةٌ لِشَيْئَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَيَكُونُ عَلَى مَنِ انْتَهَكَهُمَا كَفَّارَتَانِ وَكُلُّ حُرْمَةٍ لَا تُحَرِّمُهَا الْحَجَّةُ عَلَى الْإِنْفِرَادِ وَلَا الْعُمْرَةُ عَلَى الْإِنْفِرَادِ إِنَّمَا يُحَرِّمُهَا الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا

حج یا عمرہ کے احرام میں ہو اور قارن جب حالت قران میں ایسا عمل کرے کہ اگر وہ عمل حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرتا تو اس پر ایک قربانی واجب ہوتی۔ اس (قارن) پر دو قربانیاں واجب ہوں گی تو اس بات کا احتمال ہے کہ وقت سے پہلے حلق کی صورت میں بھی اس پر دو قربانیاں لازم ہوں جیسا کہ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ بعض ایسے امور ہیں جو قارن پر دو قربانیاں واجب کرتے ہیں اور ان ہی امور کا ارتکاب حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرے تو اس پر ایک قربانی واجب ہوگی، قارن، حالت احرام میں وہ عمل کرے تو دو قربانیاں لازم ہوتی ہیں جیسے جماع یا اس کے مشابہ امور ہیں اور ذبح سے پہلے حلق کروانا محض عمرہ کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا اور نہ صرف حج کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہ ان دونوں (کے اجتماع) کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ صرف حج یا عمرہ کے احرام سے حرام نہیں ہوتا۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان دونوں کے جمع ہونے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے کیا وہ دو چیزیں ہیں یا ایک ہی ہے؟ ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ جب کوئی شخص صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آتا اور جب دونوں کو اکٹھا کرتا ہے تو اس اجتماع کی وجہ سے وہ چیز لازم آتی ہے جو ہر ایک کو انفرادی صورت میں کرنے سے لازم نہ ہوتی اور وہ ایک قربانی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ذبح سے پہلے حلق جسے حج اور عمرہ کے اجتماع نے منع کیا ہے اس کا حکم بھی یہی ہو۔ پس اگر ان میں سے کوئی ایک (حج یا عمرہ) ہوتا تو وہ اسے منع نہ کرتا تو جو چیز قارن پر حالت قران میں حرام کی خلاف ورزی پر لازم آتی ہے اسے دیکھنا چاہیے کہ وہ صرف حج یا صرف عمرہ کے احرام کے باعث ہے پس جب وہ دونوں جمع ہو جائیں تو یہ حرمت دو مختلف امور کی وجہ سے ہوگی پس ان دونوں کی خلاف ورزی پر دو کفارے لازم ہوں گے تو ہر وہ حرمت جو صرف حج یا صرف عمرہ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ ان دونوں کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے پس جو شخص اسے توڑ دے گا اس پر ایک قربانی لازم ہوگی کیونکہ اس نے اس حرمت کو توڑا ہے جو ایک ہی سبب سے حرام ہوئی تھی اس باب میں قیاس یہی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب بھی یہی ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

اُنْتُهِكَتْ فَعَلَى الَّذِي انْتَهَكَهَا دَمٌ وَاحِدٌ لِأَنَّهُ انْتَهَكَ حُرْمَةً حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

## بَابُ الْمَكِّيِّ يُرِيْدُ الْعُمْرَةَ مِنْ أَيْنَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُحْرِمَ بِهَا

## عمرہ کا ارادہ کرنے والا مکی کہاں سے احرام باندھے؟

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأُعْمِرَهَا۔

حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کرکے تنعیم پر لے جاؤں اور ان کو عمرہ کروا لاؤں۔

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَرْدِفْ أُخْتَكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأَكَمَةِ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ۔

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اپنی بہن کو اپنے پیچھے سوار کرکے تنعیم سے عمرہ کراؤ۔ جب ٹیلے سے اترو تو انھیں کہو کہ وہ احرام باندھ لیں۔ یہ مقبول عمرہ ہے۔

## قول اهل العلم

## اہل علم کا قول

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ لِمَنْ كَانَ بِمَكَّةَ لَا وَقْتَ لَهَا غَيْرُ التَّنْعِيْمِ وَجَعَلُوا التَّنْعِيْمَ خَاصَّةً وَقْتًا لِعُمْرَةِ أَهْلِ مَكَّةَ وَقَالُوا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اس کے عمرہ کے لیے تنعیم کے علاوہ میقات نہیں۔ انھوں نے اہل مکہ کے عمرہ کے لیے صرف

لَا يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يُجَاوِزُوْا كَمَا لَا يَنْبَغِي لِغَيْرِهِمْ
اَنْ يُجَاوِزُوْا مِيْقَاتًا مِمَّا وَقَّتَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْاِحْرَامَ اِلَّا مُحْرِمًا
وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا وَقْتُ اَهْلِ
مَكَّةَ الَّذِيْ يُحْرِمُوْنَ مِنْهُ بِالْعُمْرَةِ الْحِلُّ فَمِنْ اَيِّ
الْحِلِّ اَحْرَمُوْا بِهَا اَجْزَأَهُمْ ذٰلِكَ وَالتَّنْعِيْمُ وَغَيْرُهُ
مِنَ الْحِلِّ عِنْدَهُمْ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنَ
الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَنَّهُ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فِي ذٰلِكَ لِاَنَّهُ كَانَ
اَقْرَبَ الْحِلِّ مِنْهَا لَا لِاَنَّ غَيْرَهُ مِنَ الْحِلِّ لَيْسَ
هُوَ فِي ذٰلِكَ كَهُوَ وَيُحْتَمَلُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهِ
التَّوْقِيْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ فِي الْعُمْرَةِ وَاَنْ لَا يُجَاوِزُوْهُ
لَهَا اِلٰى غَيْرِهِ۔

۱۶۵۱۔ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَاِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ
قَدْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ صَالِحُ
بْنُ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ
وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا ذَاكِ قُلْتُ حِضْتُ قَالَ لَا تَبْكِيْ
اِصْنَعِيْ مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اَتَيْنَا
مِنًى ثُمَّ غَدَوْنَا اِلٰى عَرَفَةَ ثُمَّ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ
تِلْكَ الْاَيَّامَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ ارْتَحَلَ فَنَزَلَ
الْحَصْبَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَهَا اِلَّا مِنْ اَجْلِيْ فَاَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ احْمِلْ اُخْتَكَ
فَاَخْرِجْهَا مِنَ الْحَرَمِ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَ الْجِعْرَانَةَ
وَلَا التَّنْعِيْمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَكَانَ اَدْنَانَا
مِنَ الْحَرَمِ التَّنْعِيْمُ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَطُفْنَا
بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
اَتَيْنَاهُ فَارْتَحَلَ۔

فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

تنعیم کو میقات قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو احرام کا ارادہ
رکھتے ہیں اس سے احرام کے بغیر گذرنا اسی طرح ناجائز ہے جیسے دوسرے
لوگوں کے لیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ میقات سے
احرام کے بغیر گذرنا جائز نہیں۔ ——— لیکن دوسرے حضرات
ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل مکہ کی میقات جہاں سے
انھوں نے عمرہ کا احرام باندھنا ہے وہ حل (حرم سے باہر کا علاقہ) ہے
حرم کے باہر سے جس جگہ سے احرام باندھیں انھیں کافی ہے اس سلسلے
میں حرم سے باہر تنعیم اور دوسری جگہیں برابر ہیں۔ اس ضمن میں ان کی
دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنعیم کا ارادہ
اس لیے کیا ہو کہ وہ قریب ہے یہ مقصد نہیں کہ حرم سے باہر دوسرے
مقامات اس کی طرح نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے عمرہ کے
لیے اہل مکہ کی میقات قرار دینے کا ارادہ فرمایا ہو اور یہ کہ وہ اس سے
دوسری جگہوں کی طرف تجاوز نہ کریں۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت ابن ابوملیکہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں مقام سرف
میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی
تھی آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے حیض آیا ہے آپ نے فرمایا
مت روؤ۔ وہ کچھ کرو جو حاجی کرتا ہے پھر ہم مکہ مکرمہ آئے پھر منیٰ میں
گئے اگلی صبح عرفات گئے پھر انہی دنوں میں ہم نے کنکریاں ماریں جب
واپسی کا دن ہوا تو آپ نے کوچ فرمایا وادی محصّب میں اترے اور اللہ
کی قسم آپ صرف میری وجہ سے اترے تھے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن
بن ابوبکر رضی اللہ عنہا کو حکم دیتے ہوئے فرمایا اپنی بہن کو سوار کر کے
حرم سے باہر لے جاؤ۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں اللہ کی قسم! آپ
نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم جعرانہ سے یا تنعیم سے احرام باندھیں (چونکہ) ہمارے
لیے حرم سے تنعیم زیادہ قریب تھا لہٰذا میں نے (وہاں سے) احرام باندھا
پھر ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی
پھر واپس آئے تو آپ نے کوچ فرمایا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْصِدْ لِمَا اَرَادَ اَنْ يُعْمِرَهَا اِلَّا اِلَى الْحِلِّ لَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ خَاصًّا وَاَنَّهٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ التَّنْعِيْمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَقْرَبَ الْحِلِّ اِلَيْهِمْ لَا لِمَعْنًى فِيْهِ يَبِيْنُ بِهٖ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَيْرِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ اَهْلِ مَكَّةَ لِعُمْرَتِهِمْ هُوَ الْحِلُّ وَاَنَّ التَّنْعِيْمَ فِىْ ذٰلِكَ وَغَيْرَهٗ سَوَاءٌ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں عمرہ کرانے کا ارادہ فرمایا تو صرف غیر حرم کا ارادہ فرمایا خاص طور پر کسی معین مقام کا قصد نہیں فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تنعیم کا مقصد فرمایا کیونکہ وہ حل (حرم سے باہر) کے قریب جگہ ہے اس لیے نہیں کہ وہ کسی وجہ سے دوسرے مقامات سے ممتاز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کے لیے نئے عمرہ کی میقات حل ہے اور اس ضمن میں تنعیم اور دوسرے مقامات برابر ہیں۔ یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

# بَابُ ۱۶۴ الْهَدْيِ يُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ هَلْ يَنْبَغِىْ اَنْ يُذْبَحَ فِىْ غَيْرِ الْحَرَمِ اَمْ لَا

# اگر ہدی کو حرم پہنچنے میں رکاوٹ ہو جاتے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهٗ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ۔

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ہدی کے گوشت کے بارے میں سوال کروں۔

## بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْهَدْيَ اِذَا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ نُحِرَ فِىْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمَّا نَحَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اِذْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ اِدْخَالِ هَدْيِهِ الْحَرَمَ اَنْ يَذْبَحَهٗ فِىْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ نَحْرُ الْهَدْيِ اِلَّا فِى الْحَرَمِ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِىْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب ہدی حرم سے رک جائے تو اسے حرم کے باہر ذبح کیا جائے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں جانوروں کو ذبح کیا جب کہ وہ حرم سے رک گئے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص کو اپنی ہدی حرم میں لے جانے سے روکا جائے وہ اسے حرم سے باہر ذبح کرے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہدی کو صرف حرم میں ذبح

عَزَّ وَجَلَّ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ فَكَانَ الْهَدْيُ قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَلَغَ الْكَعْبَةَ فَهُوَ كَالصِّيَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَتَابِعًا فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ وَكَفَّارَةِ الْقَتْلِ فَلَا يَجُوزُ غَيْرَ مُتَتَابِعٍ وَإِنْ كَانَ الَّذِي وَجَبَ عَلَيْهِ غَيْرَ مُطِيقِ الْإِتْيَانِ بِهِ مُتَتَابِعًا فَلَا يُبِيحُهُ الضَّرُورَةُ أَنْ يَصُومَهُ مُتَفَرِّقًا فَكَذٰلِكَ الْهَدْيُ الْمَوْصُوفُ بِبُلُوغِ الْكَعْبَةِ لَا يُجْزِئُ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ وَإِنْ صُدَّ عَنْ بُلُوغِ الْكَعْبَةِ لِلضَّرُورَةِ أَنْ يَذْبَحَهُ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي نَحْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْهَدْيِ الَّذِي نَحَرَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمَّا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهِ بِقُدَيْدٍ أَنَّ قَوْمًا قَدْ زَعَمُوا أَنَّ نَحْرَهُ إِيَّاهُ كَانَ فِي الْحَرَمِ۔

کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی "کعبہ تک پہنچنے والی ہدی" ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہدی قرار دیا جو کعبۃ اللہ تک پہنچتی ہو وہ ان روزوں کی طرح ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کفارۂ ظہار اور کفارۂ قتل میں مسلسل رکھنے کا حکم دیا ہے وہ غیر مسلسل طور پر جائز نہیں اگر وہ شخص جس پر یہ روزے فرض ہیں مسلسل رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے ضرورت کے تحت متفرق طور پر رکھنا جائز نہیں اسی طرح جو ہدی کعبۃ اللہ تک پہنچنے سے موصوف ہے۔ وہ کعبۃ اللہ سے روک دی جائے تو جس شخص پر یہ لازم ہے وہ ضرورت کے تحت بھی اسے دوسری جگہ ذبح نہیں کرسکتا۔

وہ ہدی جو حرم سے رک گئی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حدیبیہ میں ذبح کرکے مقام قدید میں اس کا گوشت صدقہ کیا اس کے بارے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک جماعت کے خیال میں آپ نے اسے حرم میں ذبح کیا تھا۔

---

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَخُولُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَخُولِ ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ جُنْدُبٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صُدَّ الْهَدْيُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِي بِالْهَدْيِ فَلْأَنْحَرْهُ فِي الْحَرَمِ قَالَ وَكَيْفَ تَأْخُذُ بِهِ قُلْتُ آخُذُ بِهِ فِي أَوْدِيَةٍ لَا يَقْدِرُونَ عَلَيَّ فِيهَا فَبَعَثَهُ مَعِي حَتَّى نَحَرْتُهُ فِي الْحَرَمِ۔

فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنَّ هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ نُحِرَ فِي الْحَرَمِ وَقَالَ آخَرُونَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى دُخُولِ الْحَرَمِ قَالُوا وَلَمْ يَكُنْ صُدَّ إِلَّا عَنِ الْبَيْتِ۔

۱۶۵۴- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى

حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہدی روک دی گئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیجیں تاکہ میں اسے حرم میں ذبح کروں۔ آپ نے فرمایا تم اسے کیسے لے جاؤ گے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں اسے وادیوں میں سے لے جاؤں گا وہ لوگ مجھ پر قابو نہیں پاسکیں گے چنانچہ آپ نے میرے ساتھ ہدی بھیج دی اور میں نے اسے حرم میں ذبح کیا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی حرم شریف میں ذبح کی گئی۔ ——— کچھ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور آپ حرم شریف میں داخل ہونے پر قادر تھے۔ آپ کو صرف بیت اللہ شریف سے رکاوٹ ہوئی تھی۔

وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عروہ، حضرت مسور رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ

بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ بِالْحُدَیْبِیَةِ خِبَاؤُهٗ فِی الْحِلِّ وَمُصَلَّاهُ فِی الْحَرَمِ۔

علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے۔ آپ کا خیمہ حرم سے باہر اور مصلیٰ حرم کے اندر تھا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَاَنَّهٗ قَدْ کَانَ یَصِلُ اِلٰی بَعْضِهٖ وَلَا یَجُوْزُ فِیْ قَوْلِ اَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ قَدَرَ عَلٰی دُخُوْلِ شَیْءٍ مِنَ الْحَرَمِ اَنْ یَّنْحَرَ هَدْیَهٗ دُوْنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصِلُ اِلٰی بَعْضِ الْحَرَمِ اِسْتَحَالَ اَنْ یَّکُوْنَ نَحَرَ الْهَدْیَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ لِاَنَّ الَّذِیْ یُبِیْحُ نَحْرَ الْهَدْیِ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ اِنَّمَا یُبِیْحُهٗ فِیْ حَالِ الصَّدِّ عَنِ الْحَرَمِ لَا فِیْ حَالِ الْقُدْرَۃِ عَلٰی دُخُوْلِهٖ فَانْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ الْهَدْیَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم سے رکاوٹ نہیں ہوئی تھی اور آپ اس کے بعض تک پہنچ چکے تھے اور کسی بھی عالم (فقیہ) کے نزدیک اس شخص کے لیے حرم سے باہر ہدی ذبح کرنا جائز نہیں جو حرم کے کسی بھی حصے میں داخل ہونے پر قادر ہو۔ —— تو جب ہماری مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حرم کے بعض حصے تک پہنچ چکے تھے تو محال ہے کہ آپ نے حرم سے باہر قربانی کی ہو کیونکہ حرم سے باہر ہدی ذبح کرنے کا جواز —— تو اس صورت میں ہے جب حرم سے رکاوٹ ہو جائے حرم میں داخل ہونے کی طاقت حاصل ہونے کی صورت میں نہیں تو ہماری اس مذکورہ بحث سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم سے باہر ہدی ذبح کی، یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۶۵۵۔ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ تَجْوِیْزِ نَحْرِ الْهَدْیِ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَاشْتَکَی الْحَسَنُ بِالسُّقْیَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاَصَابَهٗ بِرْسَامٌ فَاَوْمٰی اِلٰی رَأْسِهٖ فَحُلِقَ عَلٰی رَأْسِهٖ وَنَحَرَ عَنْهُ جَزُوْرًا فَاَطْعَمَ اَهْلَ الْمَاءِ۔

—— ایک جماعت نے حرم سے باہر ہدی ذبح کرنے کے بارے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو اسماء (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نکلا تو مقام رقیا میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے آپ کو برسام ( ) ہو گیا انھوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کا سر منڈوا دیا اور اونٹ ذبح کر کے وہاں پانی والوں (وہاں کے باشندوں) کو کھلا دیا۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیٰی فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ عُثْمَانَ وَلَا اَنَّ الْحَسَنَ کَانَ مُحْرِمًا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا تو اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ بتایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ محرم تھے۔ انھوں نے اس حدیث سے

فَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّ فِیْهِ اَنَّ

عَلِيًّا نَحَرَ الْجَزُورَ دُونَ الْحَرَمِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُبِيحُونَ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ مَمْنُوعٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنْ يَذْبَحَ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَإِنَّمَا يَخْتَلِفُونَ إِذَا كَانَ مَمْنُوعًا عَنْهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا نَحَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَهُوَ وَاصِلٌ إِلَى الْحَرَمِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ مَعْنًى آخَرَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِذٰلِكَ مَعَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ فَكَمَا يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِهَدْيٍ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ بَدَأْنَا بِالنَّظَرِ فِي ذٰلِكَ وَذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا۔

سے استدلال کیا کیونکہ اس میں (مذکور) ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حرم سے باہر اونٹ ذبح کیا۔ ــــ ان لوگوں کے خلاف حجت یہ ہے کہ جو شخص حرم سے روکا نہ گیا ہو وہ اس کے لیے غیر حرم میں ذبح کرنا ناجائز قرار نہیں دیتے۔ اختلاف اس صورت میں ہے جب رکاوٹ ہو جائے۔ ــــ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس حدیث کے مطابق جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حرم سے باہر ذبح کیا اور آپ حرم تک پہنچنے والے تھے تو آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ نہیں بلکہ وہاں پانی والوں پر صدقہ وغیرہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا پھر حدیث میں بھی یہ بات نہیں کہ آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ فرمایا تو جس طرح اسے ہدی قرار دینے والے ہدی پر محمول کر سکتے ہیں۔ ہدی پر محمول نہ کرنے والے اسے غیر ہدی بھی قرار دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نظر وقیاس کا بیان باب کے شروع میں ہو چکا ہے اس مگر اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

## بَابُ[165] الْمُتَمَتِّعِ الَّذِي لَا يَجِدُ هَدْيًا وَلَا يَصُومُ فِي الْعَشْرِ

## اس متمتع کا حکم جس کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی وہ دس دنوں میں روزہ رکھے

۱۶۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنَّهُ يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متمتع کے بارے میں جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ دس دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے، فرمایا کہ وہ ایام تشریق میں روزہ رکھے۔

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ

حضرت عروہ، حضرت عائشہ اور حضرت سالم حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت صرف محصر یا متمتع کو دی ہے۔

اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِلَّا لِمُحْصَرٍ اَوْ مُتَمَتِّعٍ۔

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمَا كَانَا يُرَخِّصَانِ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَكُنْ صَامَ قَبْلَ عَرَفَةَ اَنْ يَّصُوْمَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں ایسے متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ نویں ذوالحجہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکے۔

## بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَاَبَاحُوْا صِيَامَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ لِلْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ وَالْمُحْصَرِ اِذَا لَمْ يَجِدُوْا هَدْيًا وَلَمْ يَكُوْنُوْا صَامُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ صَامُوْا هٰذِهِ الْاَيَّامَ وَمَنَعُوْا مِنْهَا مَنْ سِوَاهُمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ هٰؤُلَاءِ وَلَا لِغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا هٰذِهِ الْاَيَّامَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَلَا فِيْ تَطَوُّعٍ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ الْهَدْيُ لِمُتْعَتِهِمَا وَقِرَانِهِمَا وَهَدْيٌ اٰخَرُ لِاَنَّهُمَا حَلَّا بِغَيْرِ هَدْيٍ وَّلَا صَوْمٍ۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے انھوں نے متمتع، قارن اور محصر کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز قرار دیا ہے جب ان کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی اس سے پہلے انھوں نے روزہ رکھا ہو اور اس کے علاوہ لوگوں کو ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔ ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اور ان کے علاوہ دیگر تمام لوگ ایام تشریق میں اس مقصد کے لیے یا کسی کفارہ میں یا نفلی طور پر کسی قسم کا روزہ بھی نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا البتہ متمتع اور قارن پر دو دو قربانیاں واجب ہوں گی ایک قران و تمتع کی وجہ سے اور دوسری ہدی اور روزے کے بغیر احرام سے باہر آنے کے باعث (واجب ہوگی)۔

۱۶۶۰- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایام تشریق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی باہر آیا اور اس نے اعلان کیا کہ یہ دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَيَّامَ مِنًى أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ فَلَا صَوْمَ فِيهَا يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

١٦٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

١٦٦٣ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذٰلِكَ الْغَدُ أَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَفْطِرْ فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللهِ فَأَكَلَ وَأَكَلْتُ۔

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ الثَّانِيَةَ كَذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ قَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں منیٰ کے دنوں (ایام تشریق) میں اعلان کروں کہ یہ کھانے، پینے اور جماع کے دن ہیں پس ان دنوں میں روزہ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

---

حضرت عقیل بن ابو طالب کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہم) عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانا پیش کیا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا روزہ توڑ دو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دنوں میں روزہ توڑنے کا حکم دیتے تھے یا (فرمایا) ہمیں ان دنوں میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روزہ توڑ کر کھانا کھایا[۲]

[۲] اور میں نے بھی کھایا۔

حضرت سعید بن کثیر فرماتے ہیں حضرت جعفر بن عبد المطلب نے ان کو بتایا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی انھوں نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر دوسری اور تیسری بار یہی جواب دیا تو انھوں نے فرمایا ایسا نہ کرو البتہ اگر تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو (تو ٹھیک ہے) انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي النَّهْيَ عَنِ الصِّيَامِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ -

تشریق میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے۔

۱۶۶۵- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایام تشریق میں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۶۶۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ حُذَافَةَ اَنْ يَّطُوْفَ فِيْ اَيَّامِ مِنًى اَلَا لَا تَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْاَيَّامَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام تشریق میں طواف کریں (اور اعلان کریں کہ) سنو ان دنوں میں روزہ نہ رکھو یہ کھانے پینے اور ذکرِ خداوندی کے دن ہیں۔

۱۶۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔

۱۶۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالملیح ہذلی، حضرت نبیشہ ہذلی سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ سَمَّاهُ نَافِعٌ فَنَسِيْتُهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ يُّقَالُ لَهٗ بِشْرُ بْنُ سُحَيْمٍ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن دینار نے خبر دی کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو ایک صحابی سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا (وہ فرماتے ہیں) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام منیٰ میں

قُمْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ فِيْ اَيَّامِ مِنًى۔

بنو غفار قبیلے کے ایک شخص جسے بشر بن سحیم کہا جاتا تھا سے فرمایا اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع بن جبیر حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب بن ابو ثابت، حضرت نافع بن جبیر سے وہ حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ وَمَرْزُوْقٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الثَّلٰثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ۔

حضرت یزید رقاشی سے مروی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کے بعد ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِمِنًى لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں منیٰ میں بھیجا کہ میں اعلان کر دوں کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَيَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ وَقَبِيْصَةَ

حضرت ابو النضر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سلیمان بن یسار اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ دونوں حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس (رضی اللہ عنہا)

بْنُ ذُوَيْبٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ امْرَأَةِ
عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ
فَسَمِعْتُ مُنَادِيًا يَقُوْلُ إِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ
طَعْمٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ قَالَتْ فَأَرْسَلْتُ رَسُوْلًا
مِنَ الرَّجُلِ وَمَنْ أَمَرَهُ فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ فَحَدَّثَنِي
أَنَّهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ حُذَافَةُ يَقُوْلُ أَمَرَنِي بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۷۶۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ
ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُنْذِرُ عَنْ
عُمَرَ بْنِ خَالِدَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي أَوْسَطِ
أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يُنَادِي فِي النَّاسِ لَا تَصُوْمُوْا فِي
هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَبِعَالٍ۔

۱۶۷۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ
عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ
قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ عَلَى بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَيْضَاءِ حَتّٰى قَامَ إِلَى شِعْبِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ
يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامِ صَوْمٍ
إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۶۷۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ قَالَ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُوْنُ
بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ
سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَسَمِعُوْا
رَاكِبًا وَهُوَ يَصْرُخُ لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدٌ فَإِنَّهَا
أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم ایام تشریق میں رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے تو میں نے ایک پکارنے
والے (منادی) کو پکارتے ہوئے سنا کہ یہ دن کھانے پینے
اور ذکر خداوندی کے دن ہیں فرماتی ہیں میں نے ایک قاصد
بھیجا کہ یہ کون شخص ہے اور اسے کس نے حکم دیا ہے قاصد
نے واپس آکر بتایا کہ یہ ایک شخص ہیں جنھیں حضرت حذافہ رضی
اللہ عنہ کہا جاتا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے

حضرت عمر بن خلدہ زرقی اپنے والدہ سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام
تشریق میں سے دوسرے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
عنہ کو لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ ان دنوں میں
روزہ نہ رکھو۔ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

---

حضرت مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ
سے میری والدہ نے بیان کیا وہ فرماتی ہیں گویا میں حضرت
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ سرکار دو
عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیضا پر سوار تھے حتیٰ کہ
آپ انصار کی ایک گھاٹی میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے
مسلمانو! اے گروہ! یہ روزہ رکھنے کے دن نہیں یہ کھانے
پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حضرت مخرمہ بن بکیر فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان
بن یسار سے سنا ان کا خیال ہے کہ انھوں نے ابن حکم زرقی
کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا
کہ وہ منیٰ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو
انھوں نے ایک سوار کو اعلان کرتے ہوئے سنا کہ کوئی
شخص روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

---

۱۶۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ مَسْعُوْدًا حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت بکیر، حضرت سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے بیان کیا کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ان سے بیان کیا۔

۱۶۸۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِیُّ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ يُوْسُفَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِیَّ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انھوں نے یوسف بن مسعود بن حکم زرقی سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھ سے میری دادی نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۱۶۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ اَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهٗ اَيَّامَ مِنًی فَيَصِيْحَ فِی النَّاسِ اَلَا لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ يُنَادِیْ بِذٰلِكَ

حضرت مسعود بن حکم انصاری ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام منیٰ میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اعلان کریں کہ خبردار کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں (وہ صحابی فرماتے ہیں) میں نے ان کو سواری پہ یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

---

**قَالُوْا** فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْیُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَكَانَ نَهْيُهٗ عَنْ ذٰلِكَ بِمِنًی وَالْحَاجُّ مُقِيْمُوْنَ بِهَا وَفِيْهِمُ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُمْ مُتَمَتِّعًا وَلَا قَارِنًا دَخَلَ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ النَّهْیِ اَيْضًا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ صَارَ هٰذَا اَوْلٰی مِمَّا رَوَيْتُمْ فِیْ هٰذَا الْبَابِ **قِيْلَ** لَهٗ مِنْ قِبَلِ صِحَّةِ مَا جَاءَ فِیْ هٰذَا وَتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ بِهٖ وَفَسَادِ مَا جَاءَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ **مِنْ ذٰلِكَ** حَدِيْثُ يَحْيَی بْنِ سَلَامٍ عَنْ شُعْبَةَ فَهُوَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا يُثْبِتُهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالرِّوَايَةِ لِضُعْفِ يَحْيَی بْنِ سَلَامٍ عِنْدَهُمْ وَابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی وَفَسَادِ

یہ حضرات فرماتے ہیں جب ان روایات کے ذریعے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت ہو گئی اور آپ نے منیٰ میں ان کو منع فرمایا جبکہ حاجی صاحبان ہیں مقیم تھے ان میں متمتع اور قارن بھی تھے اور آپ نے متمتع اور قارن کو مستثنیٰ بھی نہیں فرمایا تو اس نہی میں متمتع اور قارن بھی شامل ہیں۔ — اگر کوئی شخص کہے کہ اس باب میں مروی روایات سے یہ روایات کیسے اولیٰ قرار پائیں؟ — تو اسے کہا جائے گا کہ اس کی وجہ ان روایات کی صحت و تواتر اور پہلی فصل میں مروی روایات کا فساد ہے — اسی سے یحییٰ بن سلام کی حضرت شعبہ سے مروی روایت ہے اور وہ حدیث منکر ہے علماء روایت یحییٰ بن سلام اور ابن ابی لیلیٰ کے ضعف اور فسادِ حفظ کی وجہ سے اس کو ثابت نہیں مانتے اس کے باوجود میں کسی بھی عالم پر طعن کرنا پسند نہیں کرتا لیکن جو کچھ

حِفْظِهِمَا مَعَ إِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ أَطْعَنَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِشَيْءٍ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ مَا تَقُولُ أَهْلُ الرِّوَايَةِ فِي ذَلِكَ وَمِنْ ذَلِكَ حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ أَنَّهُمَا قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ لِأَحَدٍ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُحْصَرٍ أَوْ مُتَمَتِّعٍ فَقَوْلُهُمَا ذَلِكَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا عَنَيَا بِهَذِهِ الرُّخْصَةِ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ فَعَدَّاهَا أَيَّامَ التَّشْرِيقِ مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ فَقَالَا رُخِّصَ لِلْحَاجِّ الْمُتَمَتِّعِ وَالْمُحْصَرِ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِهَذِهِ الْآيَةِ وَلِأَنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ عِنْدَهُمَا مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ وَخَفِيَ عَلَيْهِمَا مَا كَانَ مِنْ تَوْقِيفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنْ بَعْدُ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ لَيْسَتْ بِدَاخِلَةٍ فِيمَا أَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَهُ مِنْ ذَلِكَ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يُصَامُ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ إِلَى أَيَّامِ الْحَجِّ أَقْرَبُ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِمَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهِ مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِي هَذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا كَانَ نَهْيُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ يَدْخُلُ فِيهِ الْمُتَمَتِّعُونَ وَالْقَارِنُونَ وَالْمُحْصَرُونَ كَانَ كَذَلِكَ نَهْيُهُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَدْخُلُونَ فِيهِ أَيْضًا۔

١٦٨٢ فِيمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى

اہل روایت نے اس سلسلے میں کہا ہے وہ ذکر کرتا ہوں۔

---

اسی سے یزید بن سنان کی روایت ہے جسے ہم نے اس کے بعد حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ دونوں فرماتے ہیں ایام تشریق میں محصر اور متمتع کے علاوہ کسی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی تو ممکن ہے انھوں نے اپنے اس قول سے وہ بات مراد لی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا پس حج (کے دنوں) میں تین دن کے روزے ہیں تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دنوں میں سے قرار دیا اور فرمایا کہ متمتع حاجی اور محصر کو اس آیت کی بنیاد پر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور ان کے نزدیک یہ دن، ایام حج میں شامل ہیں اور ان سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس بات پر آگاہ کرنا کہ یہ ایام، ان دنوں میں سے نہیں جن میں روزہ رکھنا جائز ہے مخفی رہا۔ روایات کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ قربانی کے دن کسی قسم کا روزہ رکھنا جائز نہیں اور وہ ایام تشریق کی نسبت ایام حج کے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے جیسا کہ ہم اس باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تو جس طرح اس نہی میں متمتع، قارن اور محصر سب داخل ہیں اسی طرح ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت بھی ان سب کو شامل ہے۔

---

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یوم نحر کے روزے کی ممانعت میں وارد احادیث سے یہ ہے۔ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں میں عید کے دن حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا وہ

ابن ازهر قال شهدت العيد مع علي وعثمان فكانا يصليان ثم ينصرفان يذكران الناس فسمعتهما يقولان ان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام هذين اليومين يوم النحر ويوم الفطر۔

دونوں نماز سے سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کو وعظ فرماتے ہیں نے ان دونوں کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں یعنی قربانی کے دن اور عید الفطر میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

---

۱۶۸۳ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن ابي عبيد قال شهدت العيد مع عمر فقال هذان يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم الفطر ويوم النحر فاما يوم الفطر فيوم فطركم من صيامكم واما يوم النحر فيوم تأكلون فيه من نسككم۔

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں عید کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں یعنی عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ عید الفطر کا دن روزوں سے افطاری کا دن ہے اور قربانی کا دن وہ ہے جس دن تم اپنی قربانیوں (کے گوشت) سے کھاتے ہو۔

۱۶۸۴ - حدثنا ابو امية قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا ابراهيم بن اسمعيل بن مجمع و سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف قال صليت العيد مع عمر فذكر مثله۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو عبید فرماتے ہیں میں نے عید کی نماز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۱۶۸۵ - حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا اسمعيل بن ابي كثير الانصاري عن سعيد بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى عن صوم يومين يوم الفطر ويوم النحر۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے دو دنوں یعنی عید الفطر اور یوم نحر کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

---

۱۶۸۶ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۶۸۷ - حدثنا بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ان المنذر بن عبيد المدني حدثه ان ابا صالح السمان حدثه

حضرت ابو صالح سمان بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل کی خبر دیتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید رقاشی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قزعہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ خَارِجًا مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيَّامِ الَّتِي يُصَامُ فِيهَا بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِ كَانَ كَذَٰلِكَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ خَارِجَةً مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَيَّامِ الَّتِي تُصَامُ بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ لَيْسَ لِأَحَدٍ صَوْمُهَا فِي مُتْعَةٍ وَلَا قِرَانٍ وَلَا إِحْصَارٍ وَلَا غَيْرِ ذَٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَلَا مِنَ التَّطَوُّعِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَٰلِكَ أَيْضًا۔

توجب یوم نحر، ان ایام حج سے خارج ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو ہدی کی جگہ روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما کر اسے ان دنوں سے خارج کر دیا جن میں روزہ رکھا جاتا ہے تو اسی طرح ایام تشریق بھی ان ایام حج سے خارج ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو ہدی کی جگہ روزہ رکھنے کا حکم دیا کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرما کر ان کو روزہ رکھنے کے دنوں سے خارج کر دیا ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ایام تشریق میں کسی شخص کے لیے بھی کسی قسم کا روزہ رکھنے کی اجازت نہیں متمتع ہو، قران یا احصار ہو یا کسی قسم کے کفارے کا روزہ ہو یا نفلی روزہ، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔ ــــ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّيْ تَمَتَّعْتُ وَلَمْ أُهْدِ وَلَمْ أَصُمْ فِي الْعَشْرِ فَقَالَ سَلْ فِيْ قَوْمِكَ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَيْقِيْبُ أَعْطِهِ شَاةً۔

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَقُلْ لَهٗ فَهٰذِهٖ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ فَصُمْهَا فَدَلَّ تَرْكُهٗ ذٰلِكَ وَأَمْرُهٗ إِيَّاهُ بِالْهَدْيِ أَنَّ أَيَّامَ الْحَجِّ عِنْدَهُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَمَتِّعَ بِالصَّوْمِ فِيْهَا هِيَ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ وَأَنَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ لَيْسَ مِنْهَا۔

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں نے تمتع کیا لیکن نہ تو میرے پاس ہدی ہے اور نہ ہی میں نے دس دنوں میں روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا اپنی قوم سے سوال کرو، پھر (ناظم بیت المال سے) فرمایا اے معیقیب اس شخص کو ایک بکری دے دو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ نہیں فرمایا کہ ان ایام تشریق میں روزہ رکھ لو۔ پس آپ کا اس بات کو چھوڑ دینا اور اسے ایام حج میں ہدی کا حکم دینا اس بات پر دلالت ہے کہ آپ کے نزدیک ایام حج جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو روزہ رکھنے کا حکم دیا وہ یوم نحر سے پہلے کے دن ہیں اور بعد کے ایام تشریق ان دنوں میں شامل نہیں۔

## بَابُ ١٦٦ حُكْمِ الْمُحْصَرِ بِالْحَجِّ

## حج کے محصر کا حکم

١٦٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ۔

حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر دوسرا حج (بطور قضا لازم) ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔

١٦٩٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ذِكْرَ عِكْرِمَةَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوعاصم حضرت حجاج صواف سے روایت کرتے ہیں پھر انھوں نے اس کی مثل بیان کیا لیکن انھوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات بیان کی۔

١٦٩٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهٗ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو عَمَّنْ حُبِسَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو حالت احرام میں (حج سے) کوئی رکاوٹ ہو جائے انھوں نے فرمایا کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ.

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمُحْرِمَ بِالْحَجِّ أَوْ بِالْعُمْرَةِ إِذَا كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ حِينَئِذٍ وَعَلَيْهِ قَضَاءُ مَا حَلَّ مِنْهُ إِنْ كَانَتْ حَجَّةً فَحَجَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ عُمْرَةً فَعُمْرَةٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ حَتَّى يُنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْيُ فَإِذَا نُحِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ.

۱۶۹۵- وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرُّومِيِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الثَّوْرِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ.

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا عَرَضَ لِلْمُحْرِمِ عَدُوٌّ فَإِنَّهُ يَحِلُّ حِينَئِذٍ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَبَسَهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ عَنِ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ وَحَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ رَجَعُوا حَتَّى اعْتَمَرُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ بِالْإِحْصَارِ فِي عُمْرَتِهِ بِحَصْرِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب عمرہ کا محرم لنگڑا ہو جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے تو وہ اسی وقت احرام سے نکل آتا ہے اور اب احرام کھولنے کے باعث اس پر قضا ہوگی اگر حج تھا تو حج کرے اور اگر عمرہ ہو تو اس کی قضا کرے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس وقت تک احرام سے نہیں نکلتا جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ کر دیا جاتے جب اس کی طرف سے جانور ذبح کر دیا جائے تو وہ احرام سے نکل جاتا ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔

---

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب محرم کے راستہ میں دشمن حائل ہو جائے تو وہ اسی وقت احرام کھول دے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار قریش نے بیت اللہ شریف کے عمرہ سے روکا تو آپ نے ہدی ذبح فرمائی، حلق کروایا اور احرام کھول دیا صحابہ کرام نے بھی اسی طرح کیا پھر واپس لوٹے حتیٰ کہ آئندہ سال عمرہ کیا۔

تو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرہ میں دشمن کی طرف سے رکاوٹ پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ قربانی کرنے کے بعد احرام

الْعَدُوُّ وَإِيَّاهُ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْمُحْصَرِ لَا يَحِلُّ بِالْإِحْصَارِ حَتَّى يَنْحَرَ الْهَدْيَ وَلَيْسَ فِيمَا رَوَيْنَاهُ أَوَّلًا خِلَافٌ لِهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحِلَّ لَا عَلَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَكُونُ هٰذَا كَمَا يُقَالُ قَدْ حَلَّتْ فُلَانَةُ لِلرِّجَالِ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِدَّةٍ عَلَيْهَا مِنْ زَوْجٍ قَدْ كَانَ لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ لَهُمْ فَيَكُونُ لَهُمْ وَطْؤُهَا وَلٰكِنْ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَتَزَوَّجُوهَا تَزْوِيجًا يَحِلُّ لَهُمْ بِهِ وَطْؤُهَا هٰذَا كَلَامٌ جَائِزٌ مُتَسَاغٌ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَجَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ مَا قَدْ وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ هٰذَا التَّأْوِيلُ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُحْصَرَ أَنْ لَا يَحْلِقَ رَأْسَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ عَلِمَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ الْمُحْصَرُ مِنْ إِحْرَامِهِ إِلَّا فِي وَقْتِ مَا يَحِلُّ لَهُ حَلْقُ رَأْسِهِ فَهٰذَا قَدْ دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى ثُمَّ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ ذٰلِكَ التَّأْوِيلِ أَيْضًا أَنَّ حَدِيثَ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو قَدْ ذَكَرَ عِكْرِمَةُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ فَصَارَ ذٰلِكَ الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا وَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْصَرِ مَا قَدْ وَافَقَ التَّأْوِيلَ الَّذِي صَرَفْنَا إِلَيْهِ

کھولا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ محصر کا حکم یہ ہے کہ وہ رکاوٹ پیدا ہونے کے بعد جب تک جانور ذبح نہ کر لے، احرام نہ کھولے

اور جو کچھ ہم نے شروع میں روایت کیا اس میں ہمارے نزدیک اس بات کے خلاف کچھ نہیں، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے نکل گیا" میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس شخص کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا یہ مطلب نہیں کہ وہ احرام سے نکل گیا یہ اسی طرح ہے کہ جب کسی عورت کی عدت ختم ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ وہ عورت مردوں کے لیے حلال ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب وہ اس سے وطی کر سکتے ہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اب وہ اس سے نکاح کر سکتے ہیں جس کے ذریعے اس سے وطی کرنا جائز ہو گا یہ کلام جائز اور صحیح ہے۔ ـــــ پس جب اس حدیث میں ہماری مذکورہ بات کا احتمال ہے اور حضرت مسور سے حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی بات آئی ہے جو ہم نے بیان کی تو اس سے یہ مفہوم ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں ارشاد فرمایا" اور اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو ہدی میسر ہو (بھیج دو) اور جب تک ہدی اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچے اپنے سروں کو نہ منڈواؤ" تو جب اللہ تعالیٰ نے محصر کو حکم دیا کہ وہ قربانی (ہدی) کے قربان گاہ میں پہنچنے تک سر نہ منڈوائے تو اس سے معلوم ہوا کہ محصر اس وقت احرام کھولے گا جب اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہو گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اسی بات پر دلالت کرتا ہے پھر حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

---

اس تاویل کی صحت کی دلیل یہ بھی ہے کہ حجاج بن عمرو کی روایت میں ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ انھوں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ وہ سچ کہتے ہیں تو یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی طرف سے بھی قرار پائی۔ پھر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے محصر کے بارے میں اس

حَدِيثَ الْحَجَّاجِ۔

١٦٩٧- وَدَلَّ عَلَيْهِ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ إِذَا أُحْصِرَ الرَّجُلُ بَعَثَ الْهَدْيَ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِنْ عَجَّلَ فَحَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقَ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ كُلُّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَإِذَا أَمِنَ مِمَّا كَانَ بِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَإِنْ مَضٰى مِنْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَإِنْ أَخَّرَ الْعُمْرَةَ إِلٰى قَابِلٍ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَقَدَ ثَلَاثِينَ۔

١٦٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ قَالَ مَنْ حُبِسَ أَوْ مَرِضَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

**فَهٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْهُ يَحِلُّ مِنْ إِحْرَامِهِ بِالْإِحْصَارِ حَتّٰى يَنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مفہوم کے موافق بات فرمائی جو ہم نے حدیث حجاج کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

اور اس پر حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے وہ آیت کریمہ "اور حج و عمرہ کو پورا کرو پس اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو جانور میسر ہو (بھیج دو)" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو رکاوٹ ہو جاتے تو وہ ہدی بھیج دے اور ارشاد خداوندی اور جب تک ہدی قربان گاہ میں نہ پہنچ جائے حلق نہ کرواؤ اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو روزوں یا صدقے یا قربانی کے ذریعے فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے تو اگر جلدی ہوئے ہدی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے سر منڈائے تو اس پر روزے یا صدقہ یا قربانی کے ذریعے فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر مسکین کو نصف صاع (دو کلو گندم) دے اور "نسک" بکری ہے جب اس رکاوٹ سے مامون (محفوظ) ہو جائے تو جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ بھی اٹھائے تو اگر اس نے اپنا یہ عمل جاری رکھا تو اس پر حج لازم ہے اور اگر عمرہ کو دوسرے سال تک مؤخر کیا تو اس پر حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں (ارشاد خداوندی) اور جو ہدی میسر ہو (وہ ذبح کرے) پس جو شخص (ہدی نہ پائے) تو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے آخری دن نو ذوالحجہ ہے اور سات روزے واپس آکر رکھے حضرت ابراہیم (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور انھوں نے تیس کی گرہ بنائی۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فان احصرتم" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کو (جانے سے) روک دیا جائے یا وہ بیمار ہو جائے، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح فرمایا۔ —— تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے احصار (رکاوٹ) کی بنیاد پر اس کے احرام کو اسی وقت کھولنا جائز قرار دیا جب اس کی طرف سے ہدی ذبح کر دی جائے اور

مِنْ كَسْرٍ اَوْ عَرَجٍ فَقَدْ حَلَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى فَقَدْ حَلَّ عِنْدَهٗ اَیْ لَهٗ اَنْ یَّحِلَّ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا فِیْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا مِّنْ غَیْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا۔

۱۶۹۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ الْعَبْدِیُّ صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لُدِغَ صَاحِبٌ لَّنَا بِذَاتِ التَّنَانِیْنِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِعُمْرَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْنَا فَلَقِیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرْنَا لَهٗ اَمْرَهٗ فَقَالَ یَبْعَثُ بِهَدْیٍ وَّیُوَاعِدُ اَصْحَابَهٗ مَوْعِدًا ا نَحَرَ عَنْهُ حَلَّ۔

۱۷۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَیْهِ عُمْرَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۷۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۷۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَهَلَّ رَجُلٌ مِّنَ النَّخَعِ بِعُمْرَةٍ یُّقَالُ لَهٗ عُمَیْرُ بْنُ سَعِیْدٍ فَلُدِغَ فَبَیْنَمَا هُوَ صَرِیْعٌ فِی الطَّرِیْقِ اِذَا طَلَعَ عَلَیْهِمْ رَكْبٌ فِیْهِمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ ابْعَثُوْا بِالْهَدْیِ وَاجْعَلُوْا بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ یَوْمًا اَمَارَةً فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلْیَحِلَّ قَالَ الْحَكَمُ وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عُمَیْرٍ وَّكَانَ حَدَّثْتُكَ بِهٖ

نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے نکل گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے جیسا کہ ہم نے موقف اختیار کیا ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر صحابہ کرام

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کو ایک زہریلے سانپ نے ڈسا اور انھوں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا۔ یہ بات ہمارے لیے پریشانی کا باعث بن گئی تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے اس کا واقعہ ذکر کیا انھوں نے فرمایا وہ اپنی ہدی بھیجے اور اپنے ساتھیوں سے ایک وقت مقرر کر لے۔ جب اس کی طرف سے ہدی ذبح ہو جائے تو وہ احرام کھول دے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے بعد اس کے ذمہ عمرہ ہے۔

---

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قبیلہ نخع کے ایک شخص نے جس کو عمیر بن سعید کہا جاتا تھا، عمرے کا احرام باندھا پھر اسے سانپ نے ڈسا وہ راستے میں پڑا ہوا تھا کہ سواروں کا ایک دستہ آیا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہدی بھیجو اور اپنے اور اس کے درمیان ایک دن مقرر کرو جب وہ دن آجائے تو وہ احرام کھول دے حضرت حکم فرماتے ہیں حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے تم سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ مِنْ قَابِلٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَهٗ بِهٖ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الْحَكَمُ سَوَاءً

۱۷۰۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنِ اضْطُرَّ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهَا وَالدَّوَاءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَاَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْاِحْصَارِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَبِاَيِّ مَعْنًى يَكُوْنُ فَقَالَ قَوْمٌ يَكُوْنُ بِكُلِّ حَابِسٍ مَّا يَحْبِسُهٗ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ الَّذِيْ حُكْمُهٗ مَا وَصَفْنَا اِلَّا بِالْعَدُوِّ خَاصَّةً وَّلَا يَكُوْنُ بِالْاَمْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۷۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زَكَرِيَّا اَبُوْ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ اِلَّا مِنْ عَدُوٍّ۔

۱۷۰۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ

یہ حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر آئندہ سال عمرہ کی قضا ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمانؒ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے حضرت حکم کی طرح روایت کیا۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا محصر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرلے اور اگر اس کے لیے لباس پہننا یا دوائی استعمال کرنا ضروری ہے تو ایسا کرلے اور فدیہ دے۔

---

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی وہی بات ثابت ہوئی جو ہم نے حجاج کی روایت کے مفہوم کے سلسلے میں بیان کی ہے۔

اس کے بعد اس احصار کے بارے میں جس کا یہ (مذکورہ بالا) حکم ہے اختلاف ہوا کہ اس کا باعث کیا چیز ہوتی ہے تو ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے (وہ محصر ہے) حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ہم نے یہ اس سے پہلے اسی باب میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں ہم نے جس احصار کا حکم بیان کیا وہ صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے بیماریوں سے نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے

---

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے۔

---

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص بیماری کی وجہ سے بیت اللہ شریف سے رک جائے وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ

فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

فَلَمَّا وَقَعَ فِي هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْصَارَ يَكُونُ بِالْمَرَضِ كَمَا يَكُونُ بِالْعَدُوِّ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ إِحْصَارَ الْعَدُوِّ يَجِبُ بِهِ لِلْمُحْصَرِ الْإِحْلَالُ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرَضِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهُ حُكْمُ الْعَدُوِّ فِي ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ مَنَعَهُ مِنَ الْمُضِيِّ فِي الْحَجِّ كَمَا مَنَعَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهُ بَائِنٌ مِنْ حُكْمِ الْعَدُوِّ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مَا أُبِيحَ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هَلْ يَكُونُ مُبَاحًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ أَمْ لَا فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يُطِيقُ الْقِيَامَ كَانَ فَرْضُهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا وَإِنْ كَانَ يَخَافُ إِنْ قَامَ أَنْ يُعَايِنَهُ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلَهُ أَوْ كَانَ الْعَدُوُّ قَائِمًا عَلَى رَأْسِهِ فَمَنَعَهُ مِنَ الْقِيَامِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَسَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَهُ مَرَضٌ أَوْ زَمَانَةٌ فَمَنَعَهُ ذٰلِكَ مِنَ الْقِيَامِ أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَحَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِذَا أَطَاقَ ذٰلِكَ أَوْ يُومِئُ إِنْ كَانَ لَا يُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا مَا أُبِيحَ لَهُ مِنْ هٰذَا بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ قَدْ أُبِيحَ لَهُ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْمَرَضِ

کے درمیان سعی نہ کر لے۔

---

جب اس مسئلے میں اختلاف واقع ہوا اور ہم حضرت حجاج بن عمرو، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے وہ احرام سے نکل گیا کے ضمن میں ذکر کر چکے ہیں کہ اس پر دوسرا حج لازم ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی طرح بیماری کے باعث بھی ہوتا ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ دشمن کی وجہ سے احصار (رکاوٹ) کی صورت میں محصر پر احرام کے کھولنے کا وجوب متفق علیہ ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن بیماری کے بارے میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس سلسلے میں اس کا حکم دشمن کے حکم جیسا ہے اس کا حج کو جاری رکھنے سے روکنا دشمن کے روکنے کی طرح ہے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا حکم دشمن کے حکم سے جدا ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا وہ کام جو دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہے وہ بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہوتا ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے اور اگر اسے ڈر ہو کہ کھڑا ہونے کی صورت میں دشمن اسے دیکھ کر قتل کر دے گا یا دشمن اس کے سر پر کھڑا ہو اور وہ اسے کھڑا ہونے سے روکے تو سب کا اتفاق ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار یا شل ہو جائے اور اس وجہ سے وہ کھڑا نہ ہو سکے تو اس سے فرضیت قیام ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے طاقت ہو تو رکوع اور سجدہ کرے ورنہ اشارے سے پڑھے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے جو کام دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہوتا ہے وہ مرض کی وجہ سے بھی حسب ضرورت جائز ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی شخص اور پانی کے درمیان دشمن حائل ہو جائے تو اس سے وضو کی فرضیت ساقط ہو جاتی

وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا حَالَ الْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْوُضُوءِ وَتَيَمَّمَ وَصَلَّى وَكَذَلِكَ لَوْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ يَضُرُّهَا الْمَاءُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا يَسْقُطُ عَنْهُ فَرْضُ الْوُضُوءِ وَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي فَكَانَتْ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ الَّتِي قَدْ عُذِرَ فِيهَا بِالْعَدُوِّ وَقَدْ عُذِرَ فِيهَا أَيْضًا بِالْمَرَضِ وَكَانَ الْحَالُ فِي ذَلِكَ سَوَاءً ثُمَّ رَأَيْنَا الْحَاجَّ الْمُحْصَرَ بِالْعَدُوِّ وَقَدْ عُذِرَ فَجُعِلَ لَهُ فِي ذَلِكَ أَنْ يَفْعَلَ مَا جُعِلَ لِلْمُحْصَرِ أَنْ يَفْعَلَ حَتَّى يَحِلَّ وَاخْتَلَفُوا فِي الْمُحْصَرِ بِالْمَرَضِ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا وَجَبَ لَهُ مِنَ الْعُذْرِ بِالضَّرُورَةِ بِالْعَدُوِّ يَجِبُ لَهُ أَيْضًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ وَيَكُونُ حُكْمُهُ فِي ذَلِكَ سَوَاءً كَمَا كَانَ حُكْمُهُ فِي ذَلِكَ أَيْضًا سَوَاءً فِي الطَّهَارَاتِ وَالصَّلَوَاتِ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هَذَا فِي الْمُحْرِمِ بِعُمْرَةٍ يُحْصَرُ بِعَدُوٍّ أَوْ بِمَرَضٍ فَقَالَ قَوْمٌ يَبْعَثُ بِهَدْيٍ وَيُوَاعِدُهُمْ أَنْ يَنْحَرُوهُ عَنْهُ فَإِذَا نُحِرَ حَلَّ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ يُقِيمُ عَلَى إِحْرَامِهِ أَبَدًا وَلَيْسَ لَهَا وَقْتٌ كَوَقْتِ الْحَجِّ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا بِالْهَدْيِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ لَمَّا أُحْصِرَ بِعُمْرَةٍ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَصَرَتْهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَنَحَرَ الْهَدْيَ وَحَلَّ وَلَمْ يَنْتَظِرْ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ الْإِحْصَارُ إِذَا كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا كَوَقْتِ الْحَجِّ بَلْ جَعَلَ الْعُذْرَ فِي الْإِحْصَارِ بِالْحَجِّ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ حُكْمَهُمَا فِي الْإِحْصَارِ فِيهِمَا سَوَاءٌ وَأَنَّهُ يَبْعَثُ الْهَدْيَ حَتَّى يَحِلَّ بِهِ مِمَّا أُحْصِرَ بِهِ مِنْهُمَا إِلَّا أَنَّ عَلَيْهِ فِي الْعُمْرَةِ قَضَاءَ عُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهِ وَعَلَيْهِ فِي الْحَجَّةِ حَجَّةٌ مَكَانَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةٌ لِإِحْلَالِهِ

ہے وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح اگر اسے کوئی ضرر رساں بیماری ہو تو اس صورت میں بھی وضو کی فرضیت ساقط ہو جائے گی وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے تو ان صورتوں میں جہاں وہ دشمن کی وجہ سے معذور ہوا اور کبھی بیماری کی وجہ سے معذور ہوتا ہے تو اس سلسلے میں ایک جیسا حکم ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب حج سے رکاوٹ ہو جائے تو وہ معذور قرار پاتا ہے اور اسے وہ عمل کرنے کا حکم ہے جو محصر کو کرنا چاہیے حتیٰ کہ وہ احرام کھول دے جبکہ بیماری کی وجہ سے رکنے والے (محصر) کے بارے میں ان (فقہاء اکرام) کا اختلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ دشمن کی وجہ سے ضرورت کے تحت جو عمل واجب ہے بیماری کے باعث بھی ضرورتاً واجب ہوگا اور ان دونوں کا حکم اسی طرح ایک جیسا ہوگا جیسے طہارت اور نمازیں دونوں کا حکم برابر ہے۔

---

پھر اس کے بعد اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے محصر ہو گیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور ان سے وعدہ لے کہ وہ اسے اس کی طرف سے ذبح کریں جب وہ ذبح کرلیں تو یہ احرام کھول دے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل احرام باندھے رکھے اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ ہدی کے ساتھ احرام سے نکل جائے ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جو ہم نے اسی باب کے شروع میں نقل کی ہے کہ جب آپ کو حدیبیہ کے سال کفار قریش کی وجہ سے رکاوٹ ہو گئی تو آپ نے ہدی ذبح کی اور احرام کھول دیا اور اس بنیاد پر احصار کے ختم ہونے کا انتظار نہ کیا کہ اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں بلکہ اس کے لیے رکاوٹ کو اسی طرح عذر قرار دیا جس طرح سے رکاوٹ کے باعث معذور ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ احصار کی صورت میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور اس کے بعد اس احصار کی وجہ سے دونوں کا احرام کھول دے البتہ اس پر عمرہ کی صورت میں عمرہ کی قضاء ہوگی اور حج کی صورت میں بطور قضا ایک حج اور احرام کھولنے کی وجہ سے عمرہ لازم ہوگا۔

وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْعُمْرَةِ اَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْمُحْرِمُ مُحْصَرًا بِهَا مَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَهٰذَا اَوْجَهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ قَدْ فُرِضَتْ عَلَى الْعِبَادِ مِمَّا جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ وَاَشْيَاءَ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ مِمَّا جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتًا لَهَا مِنْهَا الصَّلَوَاتُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ فِيْ اَوْقَاتٍ خَاصَّةٍ تُؤَدّٰى فِيْ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ بِاَسْبَابٍ مُتَقَدِّمَةٍ لَهَا مِنَ التَّطَهُّرِ بِالْمَاءِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَمِنْهَا الصِّيَامُ فِيْ كَفَّارَاتِ الظِّهَارِ وَكَفَّارَاتِ الصِّيَامِ وَكَفَّارَاتِ الْقَتْلِ جُعِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُظَاهِرِ وَالْقَاتِلِ لَا فِي الْاَيَّامِ بِعَيْنِهَا بَلْ جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتًا لَهَا وَكَذٰلِكَ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْحَانِثِ فِيْ يَمِيْنِهِ وَهِيَ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ثُمَّ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ فَرَضَ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتِ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ يَتَقَدَّمُهَا وَالْاَسْبَابِ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ عُذْرًا اِذَا مُنِعَ مِنْهَا فَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لَهُ فِيْ عَدَمِ الْمَاءِ مِنْ سُقُوْطِ الطَّهَارَةِ بِالْمَاءِ وَالتَّيَمُّمِ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ سَتْرِ الْعَوْرَةِ اَنْ يُّصَلِّيَ بَادِيَ الْعَوْرَةِ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ مُنِعَ مِنَ الْقِبْلَةِ اَنْ يُّصَلِّيَ اِلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِلَّذِيْ مُنِعَ مِنَ الْقِيَامِ اَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَاِنْ مُنِعَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اَوْمٰى اِيْمَاءً فَجُعِلَ لَهُ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَقْتِ مَا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ الْعُذْرُ وَيَعُوْدَ اِلٰى حَالِهِ قَبْلَ الْعُذْرِ وَهُوَ فِي الْوَقْتِ لَمْ يَفُتْهُ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ لِمَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ الَّتِيْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فِيْهَا

اس سے پہلے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ عمرہ کا محرم بھی کبھی محصر ہوتا ہے، روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو امور امت پر فرض ہیں ان میں سے بعض کے لیے خاص وقت مقرر ہے اور کچھ فرض امور عمر بھر کیے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے نمازیں ہیں جو خاص اوقات میں فرض ہیں اور انہی اوقات میں ان اسباب کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں جو ان (اوقات) سے پہلے پائے جاتے ہیں مثلاً پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنا اور ستر ڈھانپنا (وغیرہ) اور ان امور میں سے ظہار کے کفارے روزوں کے کفارے اور قتل کے کفارے ہیں جو ظہار کرنے والے اور قاتل پر مقرر دنوں میں لازم نہیں بلکہ زندگی میں جب چاہے ادا کر سکتا ہے اسی طرح قسم کا کفارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قسم توڑنے والے پر لازم کیا اور وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انھیں لباس پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے[ف] پھر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے پہلے سے پائے جانے والے اسباب اور نماز کے اندر پائے جانے والے امور کے ساتھ فرض فرمائی ہے جب ان امور سے رکاوٹ ہو جائے تو اسے عذر قرار دیا ہے۔ ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس شخص کو پانی نہ ملے اس سے پانی کے ساتھ طہارت ساقط ہو جاتی ہے اور تیمم کرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر شرمگاہ ڈھانپنے کے لیے کچھ نہ ملے تو ننگے سر نماز پڑھ لے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص قبلہ رخ نہ ہو سکے وہ غیر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ لے اور جسے قیام سے رکاوٹ ہو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے سے پڑھ لے اسے اس بات کی اجازت دی گئی اگرچہ اتنا وقت باقی ہو جس میں یہ عذر ختم ہو جائے اور وہ اس حالت کی طرف لوٹ آئے جو عذر سے پہلے تھی اور ابھی اس سے وقت نہ نکلا ہو اسی طرح جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے کفاروں کے روزے واجب کیے ہیں۔ کسی بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو وہ معذور ہو گا حالانکہ ممکن ہے وہ اس کے بعد ٹھیک ہو جائے اور اس کی طاقت بحال ہو جائے اور اسے روزہ رکھنے سے کوئی چیز مانع

ف۔ اگر غلام آزاد نہ کر سکے یا کھانا اور لباس وغیرہ نہ دے سکے تو تین روزے رکھے۔ ۱۲ ہزاروی

الصَّوْمَ لِمَرَضٍ حَلَّ بِهِ مِمَّا قَدْ يَجُوْزُ بُرُوْؤُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَرُجُوْعُهُ إِلٰى حَالِ الطَّاقَةِ لِذٰلِكَ الصَّوْمِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ لَهُ عُذْرًا فِي إِسْقَاطِ الصَّوْمِ عَنْهُ بِهِ وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ مَا جُعِلَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ لَا وَقْتَ لَهُ وَكَذٰلِكَ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِطْعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْعِتْقِ فِيهَا وَالْكِسْوَةِ إِذَا كَانَ الَّذِي فُرِضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُعْدِمًا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَجِدَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَكُوْنَ قَادِرًا عَلٰى مَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ فَوَاتٍ لِوَقْتِ شَيْءٍ مِمَّا كَانَ أَوْجَبَ عَلَيْهِ فِعْلَهُ فِيهِ **فَلَمَّا** كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ يَزُوْلُ فَرْضُهَا بِالضَّرُوْرَةِ فِيهَا وَإِنْ كَانَ لَا يُخَافُ فَوْتَ وَقْتِهَا فَجُعِلَ ذٰلِكَ وَمَا خِيفَ فَوْتُ وَقْتِهِ سَوَاءً مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي أَوَاخِرِ أَوْقَاتِهَا وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعُمْرَةُ وَإِنْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا أَنْ يُبَاحَ فِي الضَّرُوْرَةِ فِيهَا مَا يُبَاحُ بِالضَّرُوْرَةِ فِي غَيْرِهَا مِمَّا لَهُ وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ بِالْعُمْرَةِ كَمَا يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ بِالْحَجِّ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

نہ ہو کیونکہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اسی طرح کفاروں کی صورت میں کھانا کھلانے، غلام آزاد کرنے یا لباس پہنانے کا بھی حکم ہے کہ اگر ان میں سے کسی پر قادر نہ ہو تو دوسرے کے ساتھ قادر سمجھا جائے گا اور آئندہ کسی وقت حاصل ہونے والی قدرت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو جب ضرورت کے وقت ان امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اگرچہ وقت کے فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہو تو یہ امور اور وہ جن میں وقت کے نکلنے کا خطرہ ہوتا ہے مثلاً نماز وغیرہ، ایک جیسا حکم رکھتے ہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ عمرہ جس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کے لیے بھی ضرورت کے تحت وہ بات جائز ہو جو ان امور کے لیے جائز ہے جن کے وقت مقرر ہے اس سے ان لوگوں کا مسلک ثابت ہو گیا جو حج کے احصار کی طرح عمرہ کے لیے بھی احصار کو تسلیم کرتے ہیں یہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

## اَلْمَسْئَلَةُ الْأُخْرٰى

**ثُمَّ** تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْصَرِ إِذَا نَحَرَ هَدْيَهُ هَلْ يَحْلِقُ رَأْسَهُ أَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِقَ لِأَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ عَنْهُ النُّسُكُ كُلُّهُ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ يَحْلِقُ فَإِنْ لَمْ يَحْلِقْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَقَالَ آخَرُوْنَ يَحْلِقُ وَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَى الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ **فَكَانَ** مِنْ

## دوسرا مسئلہ

پھر اس سلسلے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ جب محصر کی ہدی ذبح ہو جائے تو وہ سر منڈوا سکتا ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ اس پر حلق لازم نہیں کیونکہ اس کے تمام افعال حج ساقط ہو گئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروائے اور اگر وہ حلق نہ کروائے تو بھی احرام کھول سکتا ہے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں اور کچھ حضرات

حجة ابی حنیفة ومحمد فی ذلک انه قد سقط عنه بالاحصار جمیع مناسک الحج من الطواف والسعی بین الصفا والمروة وذلک مما یحل المحرم من احرامه الا ترى انه اذا طاف بالبیت یوم النحر حل له ان یحلق فیحل له بذلک الطیب واللباس والنساء قالوا فلما کان ذلک مما یفعله حتى یحل فسقط ذلک عنه کله بالاحصار سقط ایضا عنه سائر ما یحل به المحرم بسبب الاحصار هذه حجة لابی حنیفة ومحمد وکان من حجة الآخرین علیهما فی ذلک ان تلک الاشیاء من الطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروة ورمی الجمار قد صد عنه المحرم وحیل بینه وبینه فسقط عنه ان یفعله والحلق لم یحل بینه وبینه وهو قادر على ان یفعله فما کان یصل الى الله ان یفعله فحکمه فیه فی غیر حال الاحصار وما لا یستطیع ان تفعله فی حال الاحصار فهو الذی یسقط عنه بالاحصار فهو النظر عندنا واذا کان حکمه فی وقت الحلق وهو محصر کحکمه فی وجوبه علیه وهو غیر محصر کان ترکه ایاه ایضا وهو محصر کترکه ایاه وهو غیر محصر وقد روی عن رسول الله صلى الله علیه وسلم ما قد دل على ان حکم الحلق باق على المحصرین کما هو على من وصل الى البیت۔

۱۷۰۶۔ وذلک ان ربیع المؤذن حدثنا اسد بن موسى قال ثنا یحیى بن زکریا بن ابی زائدة قال ثنا ابو اسحق قال حدثنی عبد الله ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابن عباس قال حلق رجال یوم الحدیبیة وقصر آخرون فقال رسول الله صلى الله علیه وسلم یرحم الله المحلقین قالوا

فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروائے اور یہ اس پر اسی طرح واجب ہے جیسے حاجی یا عمرہ کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ احصار کی وجہ سے حج کے تمام مناسک مثلاً طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی وغیرہ ساقط ہو جاتے ہیں اور یہ ان امور میں سے ہے جن کے ذریعے محرم احرام سے باہر آتا ہے۔ —— کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب وہ قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے تو اس کیلئے حلق جائز ہو جاتا ہے اور اس سے اس کے لیے خوشبو لگانا، (سِلا ہوا) لباس پہننا اور عورت کے قریب جانا جائز ہو جاتا ہے۔ وہ حضرات فرماتے ہیں جب یہ (حلق) ان امور میں سے ہے جنھیں حاجی، احرام کھولنے سے پہلے انجام دیتا ہے اور احصار کی وجہ سے یہ امور ساقط ہو گئے تو اب وہ تمام امور ساقط ہو جائیں گے جنھیں محرم، احصار کے سبب چھوڑ دیتا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کی دلیل ہے۔ —— اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمروں کو کنکریاں مارنے سے محرم کو رکاوٹ ہو گئی اور اس کے اور ان امور کے درمیان احصار حائل ہو گیا تو اس سے ان امور کی انجام دہی ساقط ہو گئی لیکن حلق اور ان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں وہ اس کو بجالانے پر قادر ہے تو وہ شخص جو عمل کر سکتا ہے احصار کی صورت میں اس کا وہی حکم ہوگا جو حالتِ احصار کے علاوہ ہے اور جسے وہ حالت احصار میں انجام نہیں دے سکتا وہ احصار کی وجہ سے اس سے ساقط ہو جائے گا، ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے تو جب احصار کی صورت میں وجوب حلق کا حکم وہی ہے جو احصار کے علاوہ ہے تو اس کے چھوڑنے کا حکم بھی حالتِ احصار میں وہی ہوگا جو محصر نہ ہونے کی صورت میں ہے۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن بعض صحابہ نے حلق کروایا اور بعض نے بال کٹوائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اور قصر کرنے والوں کا کیا حکم ہے" آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! قصر کرنے والے کا کیا حکم ہے؟" آپ نے فرمایا اللہ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِيْنَ ظَاهَرْتَ لَهُمْ بِالتَّرَحُّمِ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا۔

تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے" انھوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! قصر کرنے والوں کا کیا بنے گا؟ فرمایا "قصر کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے"۔ انھوں نے پوچھا حلق کرنے والوں کی کیا خصوصیت ہے کہ آپ نے ان کو رحمت کی دعا کے ساتھ ترجیح دی۔ آپ نے فرمایا انھوں نے شکایت نہیں کی۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ادریس، حضرت ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ حدیبیہ کے دن حلق کرنے والوں کے لیے تین بار اور قصر کرنے والوں کے لیے ایک بار بخشش مانگ رہے تھے۔

---

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَحَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن حلق کروانے والوں کے لیے تین بار اور قصر کروانے والوں کے لیے ایک بار بخشش طلب کی اور سرکار دو عالم نیز صحابہ کرام نے حلق کروایا البتہ دو آدمیوں ایک انصاری اور ایک قریشی نے حلق نہیں کروایا۔

---

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا حَلَقُوْا جَمِيْعًا إِلَّا مَنْ قَصَّرَ مِنْهُمْ وَفَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ مِنْهُمْ عَلٰى مَنْ قَصَّرَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانَ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ وَالتَّقْصِيْرُ كَمَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَوْ وَصَلُوْا إِلَى الْبَيْتِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانُوْا فِيْهِ إِلَّا سَوَاءً وَلَا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِي ذٰلِكَ فَضِيْلَةٌ عَلٰى بَعْضٍ فَفِي تَفْضِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بعض کے علاوہ سب نے حلق کروایا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قصر کروانے والوں پر حلق کروانے والوں کی فضیلت بیان فرمائی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان پر حلق یا قصر لازم تھا جیسا کہ ان کے کعبہ شریف تک پہنچنے کی صورت میں لازم ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ برابر ہوتے۔ بعض کو بعض پر فضیلت نہ ہوتی۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلق کروانے والوں کو قصر کروانے والوں پر

ذٰلِكَ الْحَالِقِيْنَ عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِ الْمُحْصَرِيْنَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ حُكْمَ الْحَلْقِ اَوِ التَّقْصِيْرِ لَا يُزِيْلُهُ الْاِحْصَارُ وَاللّٰهُ اَسْاَلُهُ التَّوْفِيْقَ۔

فضیلت دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس سلسلے میں غیر محصر لوگوں کی طرح تھے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ احصار، حلق یا قصر کے حکم کو زائل نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

# بَابُ [167] حَجِّ الصَّغِيْرِ

# بچے کا حج

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبِيٍّ هَلْ لِهٰذَا مِنْ حَجٍّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے ثواب ہے۔

---

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

## بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الصَّبِيَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ بُلُوْغِهٖ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَعَلَيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ حَجَّةٌ اُخْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عِنْدَنَا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّ لِلصَّبِيِّ حَجًّا وَهٰذَا مِمَّا قَدْ اَجْمَعَ النَّاسُ جَمِيْعًا عَلَيْهِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّ لِلصَّبِيِّ حَجًّا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے کہ بچہ، بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو یہ اس کے لیے حج اسلام کی جگہ کفایت کرتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد اس پر حج لازم نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حج اسے حج اسلام (فرض حج) کی جگہ کافی نہیں اور بالغ ہونے کے بعد اس پر دوسرا حج لازم ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ بچہ حج کر سکتا ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں بچے کے حج کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں جیسا کہ

كَمَا أَنَّ لَهُ صَلٰوةً وَّلَيْسَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ حَجٌّ وَلَيْسَ ذٰلِكَ الْحَجُّ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَا حَجَّ لِلصَّبِيِّ فَاَمَّا مَنْ يَقُوْلُ اِنَّ لَهُ حَجًّا وَاَنَّهُ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ فَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا خَالَفَ تَاْوِيْلَ مُخَالِفِهِ خَاصَّةً وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ صَرَفَ هُوَ حَجَّ الصَّبِيِّ اِلٰى غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ وَاَنَّهُ لَا يُجْزِيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهِ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ۔

۱۷۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْنِيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَخْرُجُوْا تَقُوْلُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهِ اَهْلُهُ فَمَاتَ فَقَدْ قَضٰى حَجَّةَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَدْرَكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَاَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ بِهِ اَهْلُهُ فَمَاتَ فَقَدْ قَضٰى حَجَّةَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ اُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ۔

۱۷۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ الْحُلِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَمْلُوْكِ اِذَا حَجَّ ثُمَّ عُتِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الْحَجُّ اَيْضًا وَعَنِ الصَّبِيِّ يَحُجُّ ثُمَّ يَحْتَلِمُ قَالَ يَحُجُّ اَيْضًا

وَقَدْ زَعَمْتُمْ اَنَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا فَهُوَ اَعْلَمُ بِتَاْوِيْلِهِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَيَجِبُ عَلٰى اَصْلِكُمْ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

وہ نماز پڑھ سکتا ہے لیکن یہ نماز فرض نہ ہوگی حج بھی اسی طرح ہے ممکن ہے کہ اس کا حج مقبول ہو اور یہ حج اس پر فرض نہیں۔ یہ حدیث ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جن کے خیال میں بچہ حج نہیں کر سکتا اور جو شخص اس کے حج کا قائل ہے لیکن اسے فرض نہیں سمجھتا ــــــ وہ اس حدیث کی کچھ بھی مخالفت نہیں کرتا۔ وہ صرف مخالف کی تاویل کی مخالفت کرتا ہے

اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے یہ حدیث سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی پھر انھوں نے اس سے غیر فرض حج مراد لیتے ہوئے بتایا کہ یہ حج اس کے بالغ ہونے کے بعد (فرض ہونے والے) حجِ اسلام کی جگہ کفایت نہیں کرتا۔

---

حضرت ابو السفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے فرمایا۔ اے لوگو! مجھ سے سنو جو کچھ تم نے کہنا ہے یہ بات کہتے ہوئے (باہر) نہ نکلو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو بچہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حج کرے پھر مر جائے تو اس نے حج اسلام (فرض حج) ادا کر دیا اور اگر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور جو غلام اپنے مالکوں کے ہمراہ حج کرے پھر وہ مر جائے تو اس نے حج اسلام ادا

حضرت حماد بن یونس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام کے بارے میں پوچھا جس نے حج کیا پھر وہ آزاد کر دیا گیا۔ انھوں نے فرمایا اس پر دوبارہ حج لازم ہوگا اور اس بچے کے بارے میں پوچھا جس نے حج کیا پھر بالغ ہوا تو انھوں نے فرمایا وہ بھی

اور تمہارے خیال میں حدیث کو روایت کرنے والا اس کی مراد زیادہ جانتا ہے تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے آغاز میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے وہ بات فرمائی جو ہم نے ذکر کی ہے تو تمہارے ضابطے کے مطابق یہ رسول اکرم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِيْ دَلَّكَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَجَّ لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ **قُلْتُ** قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبُرَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْقَلَمَ عَنِ الصَّبِيِّ مَرْفُوْعٌ ثَبَتَ اَنَّ الْحَجَّ عَلَيْهِ غَيْرُ مَكْتُوْبٍ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ صَبِيًّا لَوْ دَخَلَ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلَّاهَا ثُمَّ بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِهَا اَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يُعِيْدَهَا وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا فَلَمَّا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنِ اتِّفَاقِهِمْ ثَبَتَ اَنَّ الْحَجَّ كَذٰلِكَ وَاَنَّهٗ اِذَا بَلَغَ وَقَدْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَحُجَّ وَعَلَيْهِ اَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا فِي الْحَجِّ حُكْمًا يُخَالِفُ حُكْمَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَوْجَبَ الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اِلَى الْحَجِّ فَلَا حَجَّ عَلَيْهِ كَالصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَبْلُغْ ثُمَّ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ سَبِيْلًا اِلَى الْحَجِّ فَحَمَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَشٰى حَتّٰى حَجَّ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِ وَاِنْ وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَنْ يَحُجَّ ثَانِيَةً لِلْحَجَّةِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ حَجَّهَا قَبْلَ وُجُوْدِهِ السَّبِيْلَ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّبِيُّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ فَفَعَلَ مَا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَنْ يَحُجَّ ثَانِيَةً بَعْدَ الْبُلُوْغِ **قِيْلَ لَهٗ** اِنَّ الَّذِيْ لَا يَجِدُ السَّبِيْلَ اِنَّمَا سَقَطَ الْفَرْضُ عَنْهُ لِعَدَمِ الْوُصُوْلِ اِلَى الْبَيْتِ فَاِذَا مَشٰى فَصَارَ اِلَى الْبَيْتِ فَقَدْ بَلَغَ الْبَيْتَ فَصَارَ مِنَ الْوَاجِدِيْنَ السَّبِيْلَ فَوَجَبَ الْحَجُّ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّهٗ اَجْزَاهُ حَجَّةٌ وَلِاَنَّهٗ صَارَ بَعْدَ بُلُوْغِهِ الْبَيْتَ كَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهٗ هُنَالِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَاَمَّا الصَّبِيُّ فَفَرْضُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کے معنیٰ پر دلیل ہونی چاہیے۔
اگر کوئی شخص کہے کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ حج اسے حج اسلام کی جگہ کفایت نہیں کرتا ـــــ تو میں (جواباً) کہتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا، بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (آخر حدیث تک) اور میں نے اس حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقامات پر ذکر کیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ بچے سے قلم اٹھا لیا گیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کا حج، فرض حج نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی بچہ نماز کے وقت میں نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد اس نماز کے وقت میں بالغ ہو جائے تو اس پر (نماز کا) لوٹانا لازم ہے اور وہ نماز نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہو گا تو جب ان کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی تو ثابت ہوا کہ حج کا بھی یہی حکم ہے اور جب وہ حج کرنے کے بعد بالغ ہو تو حج نہ کرنے والے کے حکم میں ہو گا اور اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہو گا۔ ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حج کا حکم، نماز کے حکم کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حج اس پر فرض فرمایا جسے وہاں تک پہنچنے کی طاقت حاصل ہو، اس کے علاوہ پر فرض نہیں کیا تو گویا جس کو وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہ ہو۔ اس پر حج فرض نہیں جیسا کہ بچے کے بالغ ہونے تک اس پر فرض نہیں پھر ان (فقہاء) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے پاس حج کے لیے خرچ نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہوئے پیدل چل کر حج کرے تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس کے بعد اسے طاقت حاصل ہو جائے تو دوبارہ حج کرنا اس وجہ سے ضروری نہ ہو گا کہ پہلے اس نے طاقت حاصل نہ ہونے کی صورت میں حج کیا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا بھی یہی حکم ہو جب وہ بالغ ہونے سے پہلے حج کر لے اور ابھی اس پر فرض نہ تھا تو یہ اس کے لیے کافی ہے بالغ ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ـــــ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو شخص وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا اس سے فرضیت اس لیے ساقط ہو جاتی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پہنچ نہیں سکتا پس اگر وہ پیدل چل کر بیت اللہ شریف تک پہنچ جائے اور وہاں تک

الْحَجُّ غَيْرُ وَاجِبٍ عَلَيْهِ قَبْلَ وُصُولِهِ إِلَى الْبَيْتِ وَ بَعْدَ وُصُولِهِ إِلَيْهِ لِرَفْعِ الْقَلَمِ عَنْهُ فَإِذَا بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحِينَئِذٍ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْحَجِّ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا إِنَّ مَا قَدْ كَانَ حَجَّهُ قَبْلَ بُلُوغِهِ لَا يُجْزِيهِ وَإِنَّ عَلَيْهِ يَسْتَأْنِفُ الْحَجَّ بَعْدَ بُلُوغِهِ كَمَنْ لَمْ يَكُنْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

پہنچنے کی طاقت پانے والوں میں سے ہو جائے تو اس وجہ سے اس پر حج فرض ہوگا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ حج اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے بعد وہ وہاں کا باشندہ متصور ہوگا اور اس پر حج لازم ہوگا لیکن بچے پر تو بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے اور بعد کسی صورت میں حج واجب نہیں کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے پس جب وہ اس کے بعد بالغ ہوگا تو اس وقت اس پر حج فرض ہوگا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ جس نے بالغ ہونے سے پہلے ح

## بَابُ ۱۶۸ دُخُولُ الْحَرَمِ هَلْ يَصْلُحُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

## کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا صحیح ہے۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلٰى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا كَشَفَ الْمِغْفَرَ عَنْ رَأْسِهِ قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر مغفر (خود) تھا۔ جب آپ نے سر انور سے خود کو ہٹایا تو عرض کیا گیا کہ ابن خطل، کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهُ لَا بَأْسَ
بِدُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ
بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ
فَقَالُوْا لَا يَصْلُحُ لِاَحَدٍ كَانَ مَنْزِلُهُ مِنْ وَرَاءِ
الْمِيْقَاتِ اِلَى الْاَمْصَارِ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ اِلَّا
بِاِحْرَامٍ وَاخْتَلَفَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
وَكَذٰلِكَ النَّاسُ جَمِيْعًا مَنْ كَانَ بَعْدَ الْمِيْقَاتِ
وَقَبْلَ الْمِيْقَاتِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَالَ
اٰخَرُوْنَ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ بَعْضَ الْمِيْقَاتِ وَفِيْمَا
بَعْدَهَا اِلٰى مَكَّةَ فَلَهُ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ
وَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ لَمْ يَدْخُلْ
مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْ
حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَهْلُ
الْمَوَاقِيْتِ حُكْمُهُمْ مَنْ كَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ
وَجَعَلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ حُكْمَ
اَهْلِ الْمَوَاقِيْتِ كَحُكْمِ مَنْ كَانَ مِنْ وَّرَائِهِمْ اِلٰى
مَكَّةَ وَلَيْسَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا مَا قَالُوْا لِاَنَّا
رَاَيْنَا مَنْ يُّرِيْدُ الْاِحْرَامَ اِذَا جَاوَزَ
الْمَوَاقِيْتَ حَلَالًا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ
يَرْجِعْ اِلَى الْمَوَاقِيْتِ كَانَ عَلَيْهِ دَمٌ وَمَنْ اَحْرَمَ
مِنَ الْمَوَاقِيْتِ كَانَ مُحْسِنًا وَكَذٰلِكَ مَنْ اَحْرَمَ قَبْلَهَا
كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا فَلَمَّا كَانَ الْاِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ
فِيْ حُكْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا لَا فِيْ حُكْمِ الْاِحْرَامِ
مِمَّا بَعْدَهَا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الْمَوَاقِيْتِ كَحُكْمِ مَا
قَبْلَهَا لَا كَحُكْمِ مَا بَعْدَهَا فَلَا يَجُوْزُ لِاَهْلِهَا مِنْ
دُخُوْلِ الْحَرَمِ اِلَّا مَا يَجُوْزُ لِاَهْلِ الْاَمْصَارِ الَّتِيْ قَبْلَ
الْمَوَاقِيْتِ فَانْتَفٰى بِهٰذَا مَا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ
وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِيْ حُكْمِ اَهْلِ الْمَوَاقِيْتِ
وَاحْتَجْنَا اِلَى النَّظَرِ فِي الْاَخْبَارِ هَلْ فِيْهَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت
اسی طرف گئی ہے کہ احرام کے بغیر حرم میں جانے میں کوئی حرج نہیں،
انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال
کیا ہے ـــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے
فرمایا کہ جس شخص کا گھر میقات سے باہر کسی شہر میں ہو اس کا احرام
کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا صحیح نہیں۔ پھر ان میں بھی اختلاف ہے
بعض فرماتے ہیں کہ اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کے لیے یہی حکم ہے
چاہے وہ میقات کے اندر رہتے ہوں یا باہر۔ جبکہ دوسرے حضرات
کہتے ہیں کہ جس شخص کا گھر کسی میقات پر ہو یا اس سے اندر مکہ مکرمہ کی طرف
ہو وہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتا ہے اور جس کا گھر میقات سے باہر ہو
وہ احرام کے بغیر اندر نہیں آسکتا۔ اس قول کے قائلین میں حضرت
امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل
ہیں۔ ـــ کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل میقات کا حکم وہی
ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف
اور امام محمد رحمہم اللہ نے میقات والوں کو میقات کے اندر رہنے
والوں کے حکم میں داخل کیا ہے ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے
نزدیک جو کچھ انھوں نے فرمایا وہ قیاس کے مطابق نہیں کیونکہ ہم دیکھتے
ہیں جو شخص احرام کا ارادہ کرے پھر میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے
حتیٰ کہ حج سے فارغ ہو جائے اور وہ میقات کی طرف نہ لوٹا ہو تو اس
پر دم (قربانی) لازم ہے اور جو شخص میقات سے احرام باندھے وہ
نیکی کرنے والا ہے اسی طرح جو شخص اس سے پہلے احرام باندھے
وہ بھی نیکوکار ہے۔ تو جب میقات سے احرام باندھنا اس کے باہر سے
احرام باندھنے کی طرح ہے اندر سے احرام باندھنے کی طرح نہیں
تو میقات کا حکم ماقبل کے حکم جیسا ہے مابعد کے حکم کی طرح نہیں
پس میقات والوں کے لیے حرم میں داخل ہونا اسی حالت میں جائز
ہے جس حالت میں میقات سے باہر والے داخل ہو سکتے ہیں اس
(بحث) سے اہل میقات کے حکم سے متعلق حضرت امام ابو حنیفہ، امام
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کے قول کی نفی ہو گئی۔

ہمیں احادیث میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان میں

ما يدفع دخول الحرم بغير احرام فهل فيها ما ينفي عن معنى في هذين الحديثين المتقدمين يجب بذلك المعنى ان ذلك الدخول الذي كان من النبي صلى الله عليه وآله وسلم بغير احرام خاصة له فاعتبرنا في ذلك۔

۱۷۱۸- فاذا ابن ابي داود قد حدثنا قال ثنا عمرو بن عون قال ثنا ابو يوسف يعقوب بن ابراهيم عن يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن ابن عباس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل حرم مكة يوم خلق السموات والارض والشمس والقمر ووضعها بين هذين الاخشبين لم تحل لاحد قبلي ولم تحل لي الا ساعة من نهار لا يختلى خلاها ولا يعضد شجرها ولا يرفع لقطتها الا لمنشد فقال العباس الا الاذخر فانه لا غنى لاهل مكة عنه لبيوتهم وقبورهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر۔

۱۷۱۹- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن ابن ابي ذئب قال حدثني سعيد المقبري قال سمعت ابا شريح الكعبي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل حرم مكة ولم يحرمها الناس فمن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يسفكن فيها دما ولا يعضدن فيها شجرا فان ترخص مترخص فقال قد حلت لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فان الله عز وجل احلها لي ولم يحلها للناس وانما احلها لي ساعة۔

۱۷۲۰- حدثنا فهد قال ثنا يوسف بن بهلول قال ثنا عبد الله بن ادريس عن

کوئی ایسی بات ہے جو احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونے کی نفی کرتی ہو اور کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان گذشتہ دو حدیثوں کا معنی بتاتے جس سے لازم آتا ہو کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام کے بغیر داخل ہونا آپ کے ساتھ خاص تھا۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

---

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو پہاڑوں (ابوقبیس اور اس کے مقابل کا پہاڑ) کے درمیان رکھا یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اس کا سبزہ نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور وہاں گری پڑی چیز کو بھی وہی اٹھا سکتا ہے جس نے اس کی گمشدگی کا اعلان کرنا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اِذخر (گھاس) مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اہل مکہ کو اپنے گھروں اور قبروں کے لیے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اِذخر کے (یعنی اسے کاٹ سکتے ہیں)

---

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اسے لوگوں نے حرم نہیں بنایا۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس میں ہرگز خون نہ بہائے اور نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی رخصت کا قائل اس کی رخصت چاہتے ہوئے کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی رخصت ختم کر دی گئی تو (جان لو) بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا اور لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال قرار دیا۔

حضرت سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدٍ اِلَی مَکَّةَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَتَاہُ اَبُوْ شُرَیْحٍ فَکَلَّمَهٗ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی نَادِیْ قَوْمِهٖ فَجَلَسَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ قَالَ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاوَبَهٗ بِهٖ عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ اِنَّا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ مَکَّةَ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ خَطَبَنَا فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَکَّةَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِیَ حَرَامٌ مِنْ حَرَامِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْفِكَ فِیْهَا دَمًا وَلَا یَعْضِدُ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِیْ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا عَلٰی اَهْلِهَا اَلَا ثُمَّ قَدْ عَادَتْ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ فَمَنْ قَالَ لَکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یُحِلَّهَا لَكَ فَقَالَ لِیْ اِنْصَرِفْ اَیُّهَا الشَّیْخُ فَنَحْنُ اَعْرَفُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ اِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ خَرْبَةٍ وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قُلْتُ قَدْ کُنْتُ شَاهِدًا وَکُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

ہیں جب حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجا تو ان کے پاس حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا پھر اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف گئے اور بیٹھ گئے میں اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھا وہ فرماتے ہیں انھوں نے وہ بات بیان کی جو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے رسول سے روایت کرتے ہوئے ان کو جواب دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس یہ قیامت تک حرمات خداوندی میں سے ایک حرم ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے اس میں خون بہانا اور اس کے درخت کاٹنا جائز نہیں۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال ہوا اور ایسا وہاں کے رہنے والوں پر غضب کی وجہ سے ہوا۔ پھر کل (گذشتہ) کی طرح اس کی حرمت لوٹ آئی پس اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت کو ختم کیا تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے رسول کے لیے حلال کیا تمہارے لیے حلال نہیں کیا انھوں نے مجھ سے کہا اے شیخ! واپس چلا جا ہم اس کی حرمت کو تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ کہ مکہ مکرمہ کسی خون بہانے والے، تخریب کار، اور باغی کو روک نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جو حاضر ہو وہ غائب تک پہنچائے اور تحقیق میں نے تم تک بات پہنچا دی۔

---

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَیْبِ ابْنِ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت شعیب بن لیث، اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید مقبری سے اور وہ ابوشریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۱۷۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَمَا اُحِلَّتْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجون پر کھڑے ہوتے پھر فرمایا: اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین ہے مجھ سے پہلے بھی تو کسی کے لیے حلال نہ تھی اور میرے بعد بھی نہیں ہوگی اور میرے لیے صرف ایک ساعت حلال ہوئی اور اس گھڑی کے بعد قیامت تک حرام ہے۔

۱۷۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ التَّبُوْذَكِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو ہذیل نے بنو لیث کے ایک شخص کو دور جاہلیت کے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں قتل کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ان پر مسلط کیا یہ (مکہ مکرمہ) مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اور اس ساعت کے بعد وہ حرام ہے نہ اس کے درخت کاٹے جائیں نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ جو اس کی گمشدگی کا اعلان

۱۷۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ قَالَ وَلَا يُلْتَقَطُ

حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور فرمایا کہ وہاں گری ہوئی چیز کا اٹھانا صرف اعلان کرنے والے

ضالتها إلا لمنشد۔

فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار أن مكة لم تحل لأحد كان قبله ولا تحل لأحد بعده وإنها إنما أحلت له ساعة من نهار ثم عادت حراما كما كانت إلى يوم القيامة فدل ذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان دخلها يوم دخلها وهي له حلال فكان له بذلك دخولها بغير إحرام وهي بعد حرام فلا يدخلها أحد إلا بإحرام فإن قال قائل إن معنى ما أحل للنبي صلى الله عليه وسلم منها هو شهر السلاح فيها للقتال وسفك الدماء لا غير ذلك قيل له هذا محال إن كان الذي أبيح للنبي صلى الله عليه وسلم منها هو ما ذكرت خاصة إذا لم يقل ولا لأحد بعدي وقد رأيناهم أجمعوا أن المشركين لو غلبوا على مكة فمنعوا المسلمين منها أنه حلال للمسلمين قتالهم وشهر السلاح بها وسفك الدماء وأن حكم من بعد النبي صلى الله عليه وسلم فدل ذلك أن المعنى الذي كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم خص به فيها وأحلت له من أجله ليس هو القتال وإذ انتفى أن يكون هو القتال ثبت أنه الإحرام ألا ترى إلى قول عمرو بن سعيد لأبي شريح إن الحرم لا يمنع سافك دم ولا مانع خربة وخالع طاعة جوابا لما حدثه به أبو شريح عن النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكر ذلك عليه أبو شريح ولم يقل له إن النبي صلى الله عليه وسلم إنما أراد بما حدثتك عنه أن الحرم قد يجير كل الناس ولكنه عرف ذلك فلم ينكره

کے لیے جائز ہے۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ سے پہلے اور بعد کسی کے لیے بھی مکہ مکرمہ حلال نہیں۔ آپ کے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا پھر قیامت تک اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے تو وہ آپ کے لیے حلال تھا اسی سبب سے آپ احرام کے بغیر داخل ہوتے لیکن اس کے بعد وہ حرم ہے پس کوئی شخص اس میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حلال ہونے کا مطلب اس میں ہتھیار نکالنا، لڑائی اور خونریزی کرنا ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں۔

تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بات محال ہے اگر صرف اسی مقصد کے لیے حلال ہوا ہوتا جو تم نے ذکر کیا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں۔ —— اور ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر مشرکین کا مکہ مکرمہ پر غلبہ ہو جائے اور وہ مسلمانوں کو وہاں سے روک دیں تو مسلمانوں کا ان سے لڑنا، ہتھیار نکالنا اور خون بہانا جائز ہے۔ اس سلسلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں کے لیے اس کے جواز کا وہی حکم ہے جو آپ کے لیے تھا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو بات خاص تھی اور جس مقصد کے لیے یہ آپ کے لیے حلال کیا گیا وہ لڑائی نہیں تھی اور جب اس کے لڑائی ہونے کی نفی ہو گئی تو ثابت ہو گیا کہ وہ احرام ہو گا۔ —— کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو شریح سے فرمایا کہ حرم کسی خون ریز، تخریب کار اور باغی کو پناہ نہیں دیتا تو حضرت ابو شریح نے ان کے قول سے انکار نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہی مراد ہے جو میں نے بیان کی کہ ہر قسم کے لوگوں کو پناہ دیتا ہے لیکن انھوں نے اسے جانا اور اس کا انکار نہیں کیا۔

وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مِنْ رَأْيِهِ لَا يَدْخُلُ اَحَدُ الْحَرَمَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَدَلَّ قَوْلُهُ هٰذَا اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيمَا اُحِلَّتْ لَهُ لَيْسَ هُوَ عَلَى اِظْهَارِ السِّلَاحِ بِهَا وَاِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمَعْنَى الْاٰخَرِ لِاَنَّهُ لَمَّا انْتَفَى هٰذَا الْقَوْلُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْاٰخَرِ ثَبَتَ الْقَوْلُ الْاٰخَرُ ثُمَّ احْتَجْنَا بَعْدَ هٰذَا اِلَى النَّظَرِ فِي حُكْمِ مَنْ بَعْدَ الْمَوَاقِيتِ اِلَى مَكَّةَ هَلْ لَهُمْ دُخُولُ الْحَرَمِ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا اَرَادَ دُخُولَ الْحَرَمِ لَمْ يَدْخُلْهُ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَسَوَاءٌ اَرَادَ دُخُولَ الْحَرَمِ لِاِحْرَامٍ اَوْ لِحَاجَةٍ غَيْرِ الْاِحْرَامِ وَرَاَيْنَا مَنْ اَرَادَ دُخُولَ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي بَيْنَ الْمَوَاقِيتِ وَبَيْنَ الْحَرَمِ لِحَاجَةٍ اِنَّ لَهُ دُخُولَهَا بِغَيْرِ اِحْرَامٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ اِذَا كَانَتْ تَدْخُلُ لِلْحَوَائِجِ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ كَحُكْمِ مَا قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ وَاَنَّ اَهْلَهَا لَا يَدْخُلُونَ الْحَرَمَ اِلَّا كَمَا يَدْخُلُهُ مَنْ كَانَ اَهْلُهُ وَرَاءَ الْمَوَاقِيتِ اِلَى الْاٰفَاقِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدِي فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِي حَنِيفَةَ وَ اَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

۱۷۲۶- وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا قَلَّدُوا فِيمَا ذَهَبُوا اِلَيْهِ مِنْ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا بَلَغَهُ عَنْ جَيْشٍ

اور یہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی پھر اپنی رائے سے فرمایا کہ کوئی شخص حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو ہم اس بات کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ـــــ تو ان کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حلال ہونے سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی ہتھیاروں کے اظہار پر محمول نہیں بلکہ اس سے کوئی دوسرا معنیٰ مراد ہے کیونکہ جب اس قول کی نفی ہو گئی اور کوئی دوسرا سبب نہیں ہو سکتا تو دوسرا قول (یعنی احرام کا ہونا) ثابت ہو گیا پھر ہمارے لیے اس کے بعد ضروری ہے کہ دیکھیں مواقیت کے اندر مکہ مکرمہ تک (کے علاقوں) کا کیا حکم ہے کیا وہ لوگ احرام کے بغیر حرم شریف میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص حرم شریف میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہوتا چاہے وہ حرم میں احرام کے ارادے سے داخل ہو یا کسی اور کام کے لیے جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص مواقیت اور حرم کے درمیان ان مقامات میں جانا چاہے وہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جب ان مقامات میں ضرورت کے سلسلے میں جائے تو احرام کے بغیر جائے گا جیسا کہ مواقیت سے پہلے (کے مقامات) کا حکم ہے اور وہاں کے رہنے والے حرم میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح میقات سے باہر کے آفاقی لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اس باب میں میرے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

---

اور یہ اس لیے کہ انھوں نے اپنے مذہب کے لیے ان روایات کا قلادہ باندھا (استدلال کیا ہے) حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے جب مقام قدید میں پہنچے تو انھیں مدینہ طیبہ میں آنے والے ایک لشکر کی خبر ملی تو وہ واپس لوٹے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔

قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ۔

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا لَقِيَهُ جَيْشُ بْنُ دَلْجَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے جب قریب پہنچے تو ابن دلجہ کے لشکر سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ آپ لوٹ آئے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔

١٧٢٨ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ بَلَغَهُ خَبَرٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ کی طرف سے تشریف لائے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے تو مدینہ طیبہ سے ایک خبر موصول ہوئی چنانچہ آپ لوٹ گئے اور مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہوئے۔

فَقَلَّدُوا ذٰلِكَ وَاتَّبَعُوهُ وَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا خِلَافَ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ مَا يُخَالِفُ هٰذَا۔

تو ان ائمہ کرام نے ان احادیث کو اپنایا اور ان کی اتباع کی اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس ان کے موقف کے خلاف ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غیر سے اس کے خلاف مروی ہے۔

١٧٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ إِلَّا حَرَامًا فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَإِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ مَكَّةَ قَرِيبًا قَالَ نَعَمْ يَقْضِي حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی پر عمرہ نہیں البتہ یہ کہ وہ حرم سے نکل جائے پس وہ احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے قریب کی طرف نکلے تو بھی؟ فرمایا ہاں اپنی حاجت پوری کرے اور اس کے ساتھ ساتھ عمرہ کرے۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْحَرَمَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ فَقِيلَ وَلَا الْحَطَّابُونَ قَالَ وَلَا الْحَطَّابُونَ ثُمَّ قَالَ بَلَغَنِي بَعْدُ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْحَطَّابِينَ۔

حضرت علی بن حکم، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو کہا گیا لکڑیاں بیچنے والے بھی؟ انھوں نے فرمایا لکڑیاں بیچنے والے بھی۔ حضرت علی بن حکم فرماتے ہیں پھر مجھے بعد میں پتہ چلا کہ انھوں نے لکڑیاں بیچنے والوں کو اجازت دے دی۔

١٧٣١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ

حضرت عطاء بن ابو رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی شخص

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

تاجر ہو یا حاجتمند مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

---

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت یونس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اسی طرح کہتے تھے۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

---

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا۔

حضرت افلح بن حمید، حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔

---

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَفَيَجُوْزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ الْمَوَاقِيْتِ اِلٰى مَكَّةَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا خِلَافُ اَهْلِ مَكَّةَ وَهٰذَا اَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ اَصْحَابِنَا وَلٰكِنَّهٗ النَّظَرُ عِنْدَنَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا وَحَاضِرُو الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمْ اَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَدْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا نَافِعٌ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا میقات کے اندر مکہ مکرمہ تک (کے علاقے میں) رہنے والا شخص تمتع کر سکتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا ہاں (کر سکتا ہے) اور اس سلسلے میں بھی اس کا حکم اہل مکہ کے خلاف ہے اور یہ بھی ہمارے اصحاب (ائمہ احناف رحمہم اللہ) کے خلاف ہے لیکن ہمارے (حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک قیاس یہی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور بیان کیا ہمارے نزدیک مسجد حرام کے پاس رہنے والوں سے (جن کا قرآن میں ذکر ہے) صرف اہل مکہ مراد ہیں اور یہ قول جسے ہم نے اپنایا ہے یہ حضرت نافع (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) اور حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کا قول ہے۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجَوْفُ مَكَّةَ اَمْ حَوْلَهَا قَالَ جَوْفُ مَكَّةَ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَعْرَجِ۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو، سے خاص مکہ مکرمہ مراد ہے یا اس کا ارد گرد بھی؟ انھوں نے فرمایا صرف مکہ مکرمہ مراد ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن اعرج نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

## بَابُ ۱۶۹ الرَّجُلِ يُوَجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلَى مَكَّةَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَّدَ الْهَدْيَ

## مکہ مکرمہ کی طرف ہدی بھیجنے والے کا گھر میں حالتِ احرام میں رہنا۔

۱۷۳۶- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلٰى مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے اپنی قمیص مبارک کو گریبان کی طرف سے پھاڑا حتیٰ کہ اسے پاؤں کی طرف سے نکال دیا۔ لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنے بھیجے جانے والے اونٹوں کے فلاں فلاں مقام پر اشعار کر کے ان کو قلادہ ڈالوں۔ پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی تو میرے لیے اس کا سر کی طرف سے اتارنا صحیح نہ تھا۔ آپ نے ہدی روانہ کر کے خود مدینہ طیبہ ہی میں قیام کیا تھا۔

## بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

## بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ فَقَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيُقِيمُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں رہے اور ہدی کو اشعار کر کے قلادہ ڈالے تو وہ (محرم کی طرح) کپڑوں کے بغیر رہے وہ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ لوگ اپنے حج کے احرام سے نکل جائیں۔ انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور اسے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا۔

۱۷۳۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں کہ حضرت زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص ہدی بھیجے اس پر

بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰی هَدْیًا حَرُمَ عَلَیْهِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْحَرَ هَدْیُهٗ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْیِیْ فَاكْتُبِیْ اِلَیَّ بِاَمْرِكِ اَوْمُرِیْ صَاحِبَ الْهَدْیِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَیْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِیْ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ حَتّٰی نُحِرَ الْهَدْیُ۔

وہ تمام کام حرام ہوجاتے ہیں جو حاجی پر حرام ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کی ہدی ذبح کر دی جائے تو میں نے بھی ہدی بھیجی ہے مجھے لکھ کر دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے یا صاحب ہدی کو حکم فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں بات اس طرح نہیں میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے بٹے ہیں پھر سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے قلادہ ڈالا پھر میرے والد ماجد کے ہمراہ اسے (ہدی کو) بھیجا تو ہدی کے ذبح ہونے تک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جسے اللہ تعالیٰ

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَعَثَ هَدْیَهٗ وَهُوَ مُقِیْمٌ اَمْسَكَ عَمَّا یُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰی یُنْحَرَ هَدْیُهٗ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا جب ہدی بھیجتے اور خود مقیم رہتے تو ہدی کے ذبح ہونے تک ہر (اس) چیز سے رک جاتے جس سے محرم رکتا ہے۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ بِهَدْیِهٖ اَمْسَكَ عَنِ النِّسَاءِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی ہدی بھیجتے تو عورتوں (کے قریب جانے) سے رک جاتے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجِبُ عَلٰی اَحَدٍ تَجَرُّدٌ وَلَا تَرْكُ شَیْءٍ مِمَّا یَتْرُكُهُ الْمُحْرِمُ اِلَّا بِدُخُوْلِهٖ فِی الْاِحْرَامِ اِلَّا بِالْحَجِّ وَاِمَّا بِالْعُمْرَةِ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِیْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَیْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ فِیْمَا اَجَابَتْ بِهٖ زِیَادًا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر سلے ہوئے کپڑوں کے بغیر رہنا یا ایسی چیز کو چھوڑنا جسے محرم چھوڑتا ہے واجب نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت زیاد اور اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں کچھ لوگ ہدی کو بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور جس کے ساتھ بھیجتے ہیں اس کے

۱۷۴۰۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اِنَّ رِجَالًا هٰهُنَا یَبْعَثُوْنَ بِالْهَدْیِ اِلَی الْبَیْتِ

وَيَأْمُرُوْنَ الَّذِي يَبْعَثُوْنَ مَعَهُ بِمَعْلَمٍ لَهُمْ يُقَلِّدُوْنَهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَزَالُوْنَ مُحْرِمِيْنَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ فَصَفَقَتْ بِيَدِهَا فَسَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَيُقِيْمُ فِيْنَا لَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِمَّا يَصْنَعُ الْحَلَالُ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ ـ

ساتھ ایک دن طے کر لیتے ہیں کہ وہ اس دن اسے قلادہ ڈالیں پھر وہ مسلسل حالت احرام میں رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگ احرام کھولتے ہیں۔ ام المومنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا جسے میں نے پردے کے باہر سے سنا انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹتی تھی پھر آپ اسے کعبۃ اللہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے درمیان مقیم رہتے اور جو کچھ غیر محرم کرتا ہے اس میں سے کوئی کام بھی ترک نہ کرتے حتیٰ کہ لوگ واپس آجاتے۔

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ـ

حضرت یعلیٰ بن عبید فرماتے ہیں ہم سے حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ بِيَدِيْ لِبُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالْمَدِيْنَةِ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ الْحِلُّ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ ـ

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے (ہدی کے) اونٹوں کے لیے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹتی پھر آپ ہدی بھیجتے اور خود مدینہ طیبہ میں مقیم رہتے اور اس کے بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے (بھی) وہ تمام کام کرتے جو غیر محرم کرتا ہے۔

۱۷۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَرُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهٗ ثُمَّ يَبْعَثُهٗ بِهٖ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ ـ

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے بٹتی پھر آپ اسے قلادہ ڈال کر بھیج دیتے۔ خود ٹھہر جاتے اور جن کاموں سے محرم اجتناب کرتا ہے آپ نہ کرتے۔

---

۱۷۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ ثُمَّ نُرْسِلُ أَوْ قَالَتْ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَالٌ ثُمَّ لَمْ يُحَرِّمْ

حضرت اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم بکری کو قلادہ ڈالتے پھر اسے چھوڑ دیا جاتا یا (فرمایا) ہم اسے چھوڑ دیتے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر ہوتے اور کسی (ایسی) چیز کو اپنے اوپر حرام نہ سمجھتے (جو محرم کے لیے حرام ہے)

مِنْهُ شَيْءٌ

۱۷۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهٗ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ بٹتی پھر آپ اسے قلادہ ڈال کر بھیج دیتے اور خود ٹھہر جاتے اور کسی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

۱۷۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت منصور بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۹- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حضرت افلح، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا نَعْلَمُ الْمُحْرِمَ يُحِلُّهُ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِيْ فِيْهِ عَلٰى مَا قَبْلَهُ۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ عَائِشَةَ بِمَا ذَكَرْنَا بِمَا لَمْ يَتَوَاتَرْ عَنْ غَيْرِهَا بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاَسَانِيْدِ فَاِنَّ اِسْنَادَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا تَنَازُعَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْهِ وَلَيْسَ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَذٰلِكَ لِاَنَّ مَنْ رَوَاهُ دُوْنَ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ عَائِشَةَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ ظُهُوْرِ الشَّيْءِ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ بِهٖ فَاِنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ اَيْضًا اَوْلٰى لِاَنَّ ذٰلِكَ مَوْجُوْدٌ فِيْهِ وَمَعْدُوْمٌ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْحُرْمَةَ الَّتِيْ تَجِبُ عَلٰى بَاعِثِ

حضرت سفیان بن عیینہ حضرت عبد الرحمن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت عبد الرحمن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد الرحمن بن قاسم نے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ ہم صرف بیت اللہ شریف کے طواف کو محرم کے احرام سے نکلنے کا سبب جانتے ہیں۔

حضرت ابن ابو بکر، حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا جو پہلی حدیث میں ہے۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایات معنی تواتر کے ساتھ مروی ہیں ان کے خلاف کسی سے اس تواتر کے ساتھ احادیث مروی نہیں ہیں۔ اگر یہ مسئلہ صحت اسناد کے اعتبار سے اختیار کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔ اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس درجہ کی نہیں کیونکہ ان کے راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے راویوں سے کم درجہ کے حامل ہیں اور اگر اسے کسی چیز کے ظاہر ہونے اور روایت کے تواتر کی بنیاد پر اختیار کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں پائی جاتی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مفقود ہے اور اگر اس مسئلے کو قیاس کے طور پر معلوم کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حضرت جابر رضی

الھدی بتقلیدہ ایاہ واشعارہ فیحل عنه اذا حل الناس بغیر فعل یفعله ھو فیحل به فاردنا ان ننظر فی الاحرام المتفق علیه ھل ھو کذلك ام لا فراینا الرجل اذا احرم بحج او عمرۃ فقد صار محرما احراما متفقا علیه ورایناہ غیر خارج من ذلك الاحرام الا بافعال یفعلها فیحل بها منه ولا یحل بغیرھا الا تری انه اذا کان حاجا فلم یقف بعرفة حتی مضی وقتها ان الحج قد فاته ولا یحل الا بفعل یفعله من الطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروۃ والحلق او التقصیر ولو وقف بعرفة وفعل جمیع ما یفعله الحاج غیر الطواف الواجب لم یحل له النساء ابدا حتی یطوف الطواف الواجب وکذلك العمرۃ لا یحل منها ابدا الا بالطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروۃ والحلق الذی یکون منه بعد ذلك فکانت ھذہ احکام الاحرام المتفق علیه لا یخرجه منه مرور مدۃ وانما یخرجه منه الافعال وکان من احرم بعمرۃ وساق الھدی وھو یرید التمتع فطاف لعمرته وسعی لم یحل حتی یفرغ من حجه وینحر الھدی فکانت ھذہ حرمة زائدۃ بسبب الھدی لانه لولا الھدی لکان اذا طاف لعمرته وسعی حلق وحل له فانما منعه من ذلك الھدی الذی ساقه ثم کان احلاله من تلك الحرمة ایضا انما یکون بفعل یفعله لا بمرور وقت فکانت ھذہ الاحرام المتفق علیه لا یخرج منها بمرور الاوقات ولا بافعال غیرہ ولکن

اللہ عنہ کی روایت کو اپنلتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہدی بھیجنے والے پر اس کو قلادہ ڈالنے اور اشعار کرنے کی وجہ سے جو حرمت واجب ہوتی ہے اس سے اس وقت کسی عمل کے بغیر باہر آ جائے گا جب لوگ احرام سے نکل جائیں گے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا متفق علیہ احرام بھی اسی طرح ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو وہ ایسے احرام سے محرم ہو جاتا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اس احرام سے کچھ افعال کے ذریعے باہر آتا ہے ان کے علاوہ احرام سے نہیں نکلتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہیں کہ جب وہ حج کر رہا ہو پس وہ عرفات میں وقوف نہ کرے حتیٰ کہ اس کا وقت گزر جائے تو اس سے حج فوت ہو جاتا ہے لیکن وہ احرام سے کچھ افعال مثلاً بیت اللہ شریف کے طواف، صفا مروہ کے درمیان سعی، سر منڈانے یا بال کٹوانے کے ذریعے باہر آتا ہے اور اگر وہ میدان عرفات میں وقوف کرے اور طواف کے علاوہ باقی تمام افعال جنہیں حج کرنے والا کرتا ہے بجا لائے تو جب تک واجب طواف نہیں کرے گا اس کے لیے عورتیں حلال نہیں ہوں گی (جماع جائز نہیں ہوگا) اسی طرح عمرے [illegible] میں فارغ ہو سکتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف، صفا مروہ کے درمیان سعی اور اس کے بعد حلق کروا لے۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں۔ وقت کا گزرنا اس احرام سے نکلنے کے باعث نہیں بلکہ اس سے نکلنے کے لیے کچھ افعال ہیں اور جو شخص عمرے کا احرام باندھ کر ہدی چلائے اور وہ تمتع کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ عمرے کے لیے طواف اور سعی کرے تو جب تک حج سے فارغ نہ ہو جائے اور قربانی نہ کر لے احرام سے نکل نہیں سکتا تو ہدی کے سبب یہ زائد حرمت آئی ہے۔ کیونکہ اگر ہدی نہ ہوتی تو جب اس نے عمرے کے لیے طواف اور سعی کی اور سر منڈوایا تھا تو وہ احرام سے نکل جاتا اس سے وہ ہدی رکاوٹ بنی جسے اس نے چلایا ہے پھر اس احرام سے بھی کسی فعل کے ذریعے باہر آتا ہے وقت گزرنے کے ذریعے نہیں۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں جس سے وقت گزرنے یا کسی غیر

بافعال يفعلها هو وكان من بعث بهدي وأقام في أهله وأمر ان يقلد ويشعر فوجب عليه بذلك التجريد في قول من يوجب ذلك يحل من تلك الحرمة لا بفعل يفعله ولكن في وقت ما يحل الناس فخالف ذلك الاحرام المتفق عليه فلم يجب ثبوته كذلك لانه انما يثبت الاشياء المختلف فيها اذا اشبهت الاشياء المجتمع عليها فاذا كانت غير مشبهة لها لم يثبت الا ان يكون معها التوقيف الذي يقوم به الحجة فيجب القول بها لذلك فاذا وجب ذلك انتفى الاختلاف فثبت بما ذكرنا صحة قول من ذهب الى حديث عائشة وفساد قول من خالف ذلك الى حديث جابر بن عبد الله وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى ـ

۱۷۵۸ـ وقد حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمي عن ربيعة بن عبد الله بن الهدير انه راى رجلا متجردا بالعراق قال فسالت الناس عنه فقالوا امر بهديه ان يقلد فلذلك تجرد قال ربيعة فلقيت عبد الله بن الزبير فقال بدعة ورب الكعبة ولا يجوز عندنا ان يكون ابن الزبير حلف على ذلك انه بدعة الا وقد علم ان السنة خلاف ذلك ـ

۱۷۵۹ـ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن ابي العالية قال سالت ابن عمر عن الرجل يبعث بهديه ايمسك عن النساء فقال ابن عمر ما

شخص کے افعال سے باہر نہیں آتا بلکہ خود اپنے افعال کے ذریعے باہر آتا ہے اور جو شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں مقیم رہے اور اسے قلادہ ڈالنے اور اشعار کا حکم دے تو ان لوگوں کے نزدیک جو اس کے لیے لباس چھوڑنا واجب قرار دیتے ہیں۔ اسے (بسلے ہوئے) لباس کے بغیر رہنا ہوگا۔ اس حرمت سے وہ کسی عمل کے ذریعے باہر نہیں آئے گا بلکہ جب لوگ احرام سے نکلیں گے یہ بھی احرام سے نکل جائیگا۔ تو یہ احرام متفق علیہ احرام کے خلاف ہوا تو اس طرح اس کا ثبوت لازم نہیں ہوگا کیونکہ جن اشیاء میں اختلاف ہے وہ اس صورت میں ثابت ہوتی ہیں جب وہ متفق علیہ اشیاء کے مشابہ ہوں اور جب ان کے مشابہ نہیں ہوں گی تو ثابت بھی نہیں ہوں گی، البتہ یہ کہ ان کے بارے میں ایسی آگاہی ہو جس سے استدلال کیا جا سکے اس وقت اس کا قول کرنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہوگا تو اختلاف کی نفی ہو جائے گی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول صحیح ثابت ہوا جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنایا اور جن لوگوں نے اس کے خلاف حضرت جابرؓ

حضرت ربیعہ بن عبد اللہ ابن ہدیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عراق میں ایک شخص کو حالت احرام میں دیکھا فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس شخص نے اپنی ہدی کو قلادہ ڈالنے کا حکم دیا اسی لیے اس نے (سلا ہوا) لباس چھوڑ رکھا ہے حضرت ربیعہ فرماتے ہیں پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا "رب کعبہ کی قسم یہ بدعت ہے" ہمارے نزدیک حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا اس کے بدعت ہونے پر قسم کھانا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ہدی بھیجتا ہے کہ کیا وہ عورتوں سے دور رہے۔ (یعنی بیوی سے جماع نہ کرے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَلِمْنَا الْمُحْرِمُ يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

**فَمَعْنٰى** هٰذَا اَنَّ الْمُحْرِمَ الَّذِيْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ هُوَ الَّذِيْ يَحِلُّ مِنْ ذٰلِكَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَهٰذَا الاَّ طَوَافَ عَلَيْهِ فَلَا مَعْنٰى لِاجْتِنَابِهٖ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

## بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

**۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا وَّابْنَ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَاهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُّبَيْهِ ابْنِ وَهْبٍ اَخِيْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

**۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ۔

**۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

**۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ

نے فرمایا کہ ہم یہی جانتے ہیں کہ محرم بیت اللہ شریف کا طواف کر کے ہی احرام سے نکلتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس محرم پر عورتیں حرام ہیں یہ وہی ہے جو اس حرمت سے اس وقت نکلتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس شخص پر (جو ہدی بھیجتا ہے اور خود گھر میں ٹھہرتا ہے) طواف نہیں پس اس کے اجتناب کرنے کا کوئی مطلب نہیں اور یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے اس باب کے شروع میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

## مُحرِم کا نکاح کرنا

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر کے دے اور نہ پیغام نکاح دے۔

---

حضرت مالک نے حضرت نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حضرت ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر دے اور نہ ہی پیغام نکاح دے۔

---

حضرت زید بن علی، حضرت ابان بن عثمان سے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "پیغام نکاح نہ دے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

لم يقل ولا يخطب۔

۱۷۶۴۔ حدثنا احمد بن داود قال ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا ايوب بن موسى المكي قال حدثني نبيه عن ابان بن عثمان قال حدثنا عثمان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال المحرم لا ينكح ولا ينكح۔

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان فرمایا کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ (کسی کا) نکاح کر کے دے۔

## بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فقالوا لا يجوز للمحرم ان ينكح ولا ينكح ولا يخطب وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا نرى بذلك كله بأسا للمحرم ولكنه ان تزوج فلا ينبغي له ان يدخل بها حتى يحل۔

۱۷۶۵۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا يحيى بن زكريا ابن ابي زائدة قال ثنا محمد بن اسحاق ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الله بن هرون قال ثنا ابي قال حدثني ابن اسحاق قال ثنا ابان ابن صالح وعبد الله بن ابي نجيح عن مجاهد وعطاء عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة بنت الحارث وهو حرام فاقام بمكة ثلثا فاتاه حويطب بن عبد العزى في نفر من قريش في اليوم الثالث فقالوا انه قد انقضى اجلك فاخرج عنا فقال وما عليكم لو تركتموني فعرست بين اظهركم فصنعنا لكم طعاما فحضرتموه فقالوا لا حاجة لنا في طعامك فاخرج عنا فخرج

## بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے نکاح کرنا، (کسی کا) نکاح کر کے دینا اور پیغام نکاح دینا جائز نہیں ——— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ان تمام کاموں میں محرم کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اگر وہ شادی کرے تو جب تک احرام سے نہ نکلے جماع نہ کرے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا پھر آپ مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرے تیسرے دن حویطب بن عبد العزی قریش کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا آپ کی مقررہ مدت پوری ہو چکی ہے لہٰذا آپ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا تھا اگر تم مجھے اجازت دیتے اور میں تمہاری موجودگی میں شادی کرتا اور ہم تمہارے لیے کھانا تیار کرتے جس میں تم شریک ہوتے۔ انھوں نے کہا ہمیں آپ کے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے پاس سے چلے جائیے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر تشریف لے گئے اور مقام سرف میں رخصتی ہوئی۔

نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ بِمَيْمُوْنَةَ حَتّٰى عَرَّسَ بِهَا بِسَرِفٍ ۔

۱۷۶۶- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۹- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۷۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا يُدْرِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ـــــ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن شہاب زہری نے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم غیر احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہ ان (حضرت یزید بن اصم) کی خالہ تھیں ـــــ حضرت عمرو کہتے ہیں میں نے حضرت زہری سے پوچھا یزید بن اصم ایک دیہاتی تھا اسے اس حدیث

اَعْرَابِیٌّ بَوَّالٌ اَتَجْعَلُهُ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کی کیا خبر کیا تم اُنھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مثل سمجھتے ہو۔

١٧٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

١٧٧٢۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا كَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔

**فَقَالَ لَهُمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى** وَمَنْ يُتَابِعُكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهٰذَا اَبُوْ رَافِعٍ وَمَيْمُوْنَةُ يَذْكُرَانِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَلَالٌ

پہلے قول والے ان سے کہتے ہیں کہ کون شخص اس بات میں تمہاری اتباع کرے گا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا جبکہ حضرت ابو رافع اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بتاتے ہیں کہ یہ عمل اس وقت ہوا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر محرم تھے۔

١٧٧٣۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے غیر احرام کی حالت میں نکاح کیا۔ اسی حالت میں ان کے پاس تشریف لے گئے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام رساں تھا۔

١٧٧٤۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

حضرت یزید بن اصم، حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مقام سرف میں نکاح کیا اور ہم دونوں احرام کے بغیر تھے اس وقت آپ مکہ مکرمہ سے واپس تشریف لائے تھے۔ حضرت ابن خزیمہ نے اپنی روایت میں "مکہ مکرمہ سے لوٹنے کے بعد" کے الفاظ نہیں دہرائے۔

١٧٧٥۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا فَزَارَةَ

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان

يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَانِ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهِ وَهٰكَذَا مَذْهَبُهُمْ فَاِنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ رَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فَاِنَّمَا رَوَاهُ مَطَرُ الْوَرَّاقُ وَمَطَرٌ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَهُوَ اَضْبَطُ مِنْهُ وَاَحْفَظُ فَقَطَعَهُ۔

۱۷۷۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ۔

وَحَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ فَقَدْ ضَعَّفَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِيْ خِطَابِهِ لِلزُّهْرِيِّ وَتَرَكَ الزُّهْرِيُّ الْاِنْكَارَ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَجَعَلَهُ اَعْرَابِيًّا بَوَّالًا وَهُمْ يُضَعِّفُوْنَ الرَّجُلَ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَبِكَلَامِ مَنْ هُوَ اَقَلُّ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَالزُّهْرِيِّ فَكَيْفَ وَقَدْ اَجْمَعَا جَمِيْعًا عَلَى الْكَلَامِ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ وَمَعَ هٰذَا فَاِنَّ الْحُجَّةَ عِنْدَكُمْ فِيْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعًا۔

۱۷۷۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَطَاءٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ النِّكَاحَ مُنْذُ اَحَلَّهُ قَالَ مَيْمُوْنٌ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ

سے نکاح کیا تو آپ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

---

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کو سند کی صحت و استقامت کے ذریعے حاصل کیا جائے اور یہی ان کا مذہب بھی ہے تو حضرت ابو رافع کی روایت جسے انھوں نے ذکر کیا اس کے راوی مطر وراق ہیں اور ان (پہلے گروہ) کے نزدیک مطر ان لوگوں میں سے نہیں جس کی روایت سے استدلال کیا جا سکے۔ اس روایت کو حضرت مالک نے روایت کیا جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں تو

حضرت مالک حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے اور وہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع اور ایک انصاری کو بھیجا انھوں نے حضرت میمونہ بنت حارث کے ساتھ آپ کا نکاح کیا۔ اس وقت آپ مدینہ طیبہ میں تھے اور ابھی (مکہ مکرمہ کی طرف) تشریف نہیں لائے تھے۔

حضرت یزید بن اصم کی روایت کو حضرت عمرو بن دینار نے ضعیف قرار دیا۔ جب وہ حضرت زہری سے گفتگو کر رہے تھے حضرت زہری نے ان کو منکر قرار دیتے ہوئے چھوڑ دیا اسے اہل علم سے خارج قرار دیتے ہوئے دیہاتی بہت پیشاب کرنے والا قرار دیا اور وہ کسی شخص کو اس سے کم درجے کے کلام اور حضرت عمرو بن دینار سے کم درجہ شخص کے کلام کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں تو جب وہ دونوں یزید بن اصم پر جرح کرنے میں متفق ہو گئے تو وہ کیسے ضعیف نہیں ہوگا اور اس کے باوجود تمہارے نزدیک میمون بن مہران کے سلسلے میں جعفر بن برقان حجت ہیں اور انھوں نے اس حدیث کو منقطع روایت کیا ہے۔

حضرت جعفر بن برقان، حضرت میمون بن مہران سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے پوچھا کیا محرم نکاح کر سکتا ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے نکاح حلال کیا ہے اسے حرام نہیں کیا۔ حضرت

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أَسْأَلَ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا أَوْ حَرَامًا فَقَالَ يَزِيدُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا كُنَّا نَأْخُذُ هٰذَا إِلَّا عَنْ مَيْمُونَةَ كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

**فَأَخْبَرَ** جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ بِالسَّبَبِ الَّذِي لَهُ وَقَعَ إِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الْأَصَمِّ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ يَزِيدَ لَا عَنْ مَيْمُونَةَ وَلَا عَنْ غَيْرِهَا ثُمَّ حَاجَّ مَيْمُونٌ بِهِ عَطَاءً فَذَكَرَهُ عَنْ يَزِيدَ وَلَمْ يُجَاوِزْهُ بِهِ فَلَوْلَا كَانَ عِنْدَهُ عَمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ لَاحْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِ لِيُؤَكِّدَ بِذٰلِكَ حُجَّتَهُ فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ لَا عَنْ غَيْرِهِ وَالَّذِينَ رَوَوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ أَهْلُ عِلْمٍ وَأَثْبَتُ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَعِكْرِمَةُ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ أَئِمَّةٌ فُقَهَاءُ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ وَآرَائِهِمْ وَالَّذِينَ نَقَلُوا عَنْهُمْ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ فَهٰؤُلَاءِ أَيْضًا أَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِرِوَايَاتِهِمْ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مَا قَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ذٰلِكَ عَنْهَا مَنْ لَا يَطْعَنُ أَحَدٌ فِيهِ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةٌ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ

میمون فرماتے ہیں میں نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں یزید بن اصم سے پوچھوں کہ سرکار دو عالم نے جب حضرت میمونہ سے نکاح کیا اس وقت محرم تھے یا غیر محرم۔ حضرت یزید نے کہا انھوں نے غیر محرم ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔ حضرت عطاء نے فرمایا ہم یہ حدیث صرف حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے لیتے ہیں ہم سنتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں ان سے نکاح کیا۔

تو حضرت جعفر بن برقان نے حضرت میمون بن مہران سے خبر دی کہ اس حدیث کے حضرت یزید بن اصم سے ان تک پہنچنے کا سبب کیا تھا نیز یہ حضرت یزید کا قول ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا یا ان کے علاوہ کسی شخص کا قول نہیں۔ پھر حضرت میمون نے حضرت عطاء سے بحث کرتے ہوئے حضرت یزید بن اصم کا قول نقل کیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا اگر یہ سلسلہ ان (یزید) سے آگے بڑھتا تو حضرت میمون اس سے ضرور استدلال کرتے تاکہ ان کی دلیل مضبوط ہو جاتی تو اس حدیث کی اصل یہ ہے کہ یہ یزید بن اصم سے مروی ہے ان کے غیر سے نہیں۔ اور جن لوگوں نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا وہ اہل علم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے معتبر شاگرد ہیں یہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ اور حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہم ہیں یہ تمام لوگ فقہاء ہیں ان کی روایات اور آراء سے استدلال کیا جاتا ہے ان سے نقل کرنے والے لوگوں کا بھی یہی منصب ہے۔ ان میں حضرت عمرو بن دینار، ایوب سختیانی اور حضرت عبداللہ بن ابو نجیح ہیں، یہ بھی آئمہ ہیں اور ان کی روایات کی اقتدار کی جاتی ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے موافق مروی ہے۔ اور اسے ان لوگوں نے روایت کیا ہے جن پر کسی نے طعن نہیں کیا۔ حضرت ابو عوانہ، حضرت مغیرہ سے وہ ابو الضحیٰ سے اور وہ حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں یہ تمام لوگ ایسے آئمہ ہیں جن کی روایات قابلِ استدلال ہیں تو ان کی

فَمَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا رَوٰى مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهِمْ فِى الضَّبْطِ وَالتَّثَبُّتِ وَالْفِقْهِ وَالْاَمَانَةِ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانَ فَاِنَّمَا رَوَاهُ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ وَّلَيْسَ كَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَلَا كَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَلَا كَمَنْ رَوٰى مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا لِنُبَيْهٍ اَيْضًا مَوْضِعٌ فِى الْعِلْمِ كَمَوْضِعِ اَحَدٍ مِّمَّنْ ذَكَرْنَا فَلَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اَنْ يُّعَارَضَ بِهٖ جَمِيْعُ مَنْ ذَكَرْنَا مِمَّنْ رَوٰى بِخِلَافِ الَّذِىْ رَوٰى هُوَ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ فَاَمَّا النَّظَرُ فِىْ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْمُحْرِمَ حَرَامٌ عَلَيْهِ جِمَاعُ النِّسَآءِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ عَقْدُ نِكَاحِهِنَّ كَذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهٗ لَا بَاْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِاَنْ يَّبْتَاعَ جَارِيَةً وَّلٰكِنْ لَا يَطَاُهَا حَتّٰى يَحِلَّ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّشْتَرِىَ طِيْبًا لِيَتَطَيَّبَ بِهٖ بَعْدَ مَا يَحِلُّ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّشْتَرِىَ قَمِيْصًا لِيَلْبَسَهٗ بَعْدَ مَا يَحِلُّ وَذٰلِكَ الْجِمَاعُ وَالتَّطَيُّبُ وَاللِّبَاسُ حَرَامٌ عَلَيْهِ كُلُّهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ تَمْنَعُهٗ عَقْدَ الْمِلْكِ عَلَيْهِ وَرَاَيْنَا الْمُحْرِمَ لَا يَشْتَرِىْ صَيْدًا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ حُكْمُ عَقْدِ النِّكَاحِ كَحُكْمِ عَقْدِ شِرَى الصَّيْدِ اَوْ كَحُكْمِ عَقْدِ شِرَآءِ مَا وَصَفْنَا مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ فَاِذَا مَنْ اَحْرَمَ وَفِىْ يَدِهٖ صَيْدٌ اُمِرَ اَنْ يُّطْلِقَهٗ وَمَنْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ وَّفِىْ يَدِهٖ طِيْبٌ اُمِرَ اَنْ يَّطْرَحَهٗ عَنْهُ وَيَرْفَعَهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَالصَّيْدِ الَّذِىْ يُؤْمَرُ بِتَخْلِيَتِهٖ وَبِتَرْكِ حَبْسِهٖ وَرَاَيْنَاهُ اِذَا اَحْرَمَ وَمَعَهُ امْرَاَةٌ لَمْ يُؤْمَرْ بِاِطْلَاقِهَا بَلْ يُؤْمَرُ بِحِفْظِهَا وَصَوْنِهَا فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ فِىْ

روایات ان لوگوں کی روایات کے مقابلے میں اولیٰ ہیں جو ضبط، ثابت قدمی، فقہ اور امانت میں ان کی مثل نہیں ہیں —— جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا ہے وہ حضرت عمرو بن دینار اور جابر بن زید کی طرح نہیں ہیں اور ان لوگوں کی طرح ہیں جنھوں نے اس کے موافق بواسطہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور نہ ہی حضرت نبیہ کا ان لوگوں جیسا علمی مقام ہے جب صورتِ حال یہ ہے تو وہ ان تمام مذکورہ حضرات جنھوں نے ان کے خلاف روایت کیا، کے مقابل نہیں ہو سکتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔ اور اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ محرم پر عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا بھی یہی حکم ہو۔ چنانچہ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ان کو اس بات پر متفق پایا کہ محرم پر لونڈی خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ احرام سے نکلنے تک جماع نہیں کر سکتا، خوشبو خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے فراغت کے بعد اسے استعمال کرے گا۔ قمیص خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے نکلنے کے بعد اسے پہن سکتا ہے تو جماع کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا حالتِ احرام میں حرام ہے لیکن یہ حرمت اسے حصول ملکیت کے عقد سے منع نہیں کرتی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ محرم شکار خرید نہیں سکتا تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا حکم شکار خریدنے کی طرح ہو یا ان اشیاء کی طرح جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو (دیکھا کہ) جو شخص احرام باندھے اور اس کے ہاتھ میں شکار ہو تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس نے احرام کے وقت قمیص پہنی ہوئی ہو اور اس کے ہاتھ میں خوشبو ہو تو اسے اس کے چھوڑنے اور الگ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس شکار کی طرح نہیں جس کو چھوڑنے اور اس کی قید ختم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس کے ساتھ عورت (بیوی) ہو تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی حفاظت کا حکم دیا جاتا ہے تو اس سلسلے میں عورت، لباس اور خوشبو کی طرح ہے شکار کی طرح نہیں۔ تو اس سلسلے میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عقد نکاح کے

ذٰلِكَ كَاللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ لَا كَالصَّيْدِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ اِسْتِقْبَالِ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا فِيْ حُكْمِ اسْتِقْبَالِ عَقْدِ الْمِلْكِ عَلَى الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ الَّذِيْ يَحِلُّ لَهٗ بِهٖ لُبْسُ ذٰلِكَ وَاسْتِعْمَالُهٗ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْاِحْرَامِ فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا مَنْ تَزَوَّجَ اُخْتَهٗ مِنَ الرَّضَاعَةِ كَانَ نِكَاحُهٗ بَاطِلًا وَلَوِ اشْتَرَاهَا كَانَ شِرَاءُهٗ جَائِزًا فَكَانَ الشِّرٰى يَجُوْزُ اَنْ يَّعْقِدَ اِلَّا عَلٰى مَنْ يَحِلُّ وَطْيُهَا وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ جِمَاعُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّحْرُمَ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الصَّائِمَ وَالْمُعْتَكِفَ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْجِمَاعُ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ حُرْمَةَ الْجِمَاعِ عَلَيْهِمَا لَا يَمْنَعُهُمَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ لَا نَفْسِهِمَا اِذَا كَانَ مَا حَرَّمَ الْجِمَاعَ عَلَيْهِمَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ حُرْمَةُ دِيْنٍ كَحُرْمَةِ حَيْضِ الْمَرْاَةِ الَّذِيْ لَا يَمْنَعُهَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلٰى نَفْسِهَا فَحُرْمَةُ الْاِحْرَامِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَقَدْ رَاَيْنَا الرَّضَاعَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ تَزْوِيْجُ الْمَرْاَةِ لِمَكَانِهٖ اِذَا طَرَاَ عَلَى النِّكَاحِ فَسَخَ النِّكَاحَ فَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ اسْتِقْبَالُ النِّكَاحِ عَلَيْهِ وَكَانَ الْاِحْرَامُ اِذَا طَرَءَ عَلَى النِّكَاحِ لَمْ يَفْسَخْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ لَا يَمْنَعُ اسْتِقْبَالَ عَقْدِ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْجِمَاعِ بِالْاِحْرَامِ كَحُرْمَتِهٖ بِالصِّيَامِ سَوَاءٌ فَاِذَا كَانَتْ حُرْمَةُ الصِّيَامِ لَا تَمْنَعُ عَقْدَ النِّكَاحِ اَيْضًا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

سلسلے میں کپڑے اور عمدہ خوشبو کے عقد ملک کی طرح ہو جس کا پہننا اور استعمال کرنا اس کے لیے احرام سے نکلنے کے بعد جائز ہوتا ہے۔

---

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہوتا ہے اور اگر اسے خریدے تو خریدنا جائز ہے تو اس (عورت) کا خریدنا بھی جائز ہے جس کے ساتھ وطی جائز نہیں لیکن نکاح تو صرف اسی کے ساتھ جائز ہوگا جس سے وطی کرنا جائز ہے اور محرم کے لیے عورت سے جماع کرنا ناجائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس سے نکاح بھی حرام ہو۔

---

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ دار اور معتکف پر جماع کرنا حرام ہے اور اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ انھیں جماع کی حرمت، نکاح کو منع نہیں کرتی۔ کیونکہ جماع کا حرام ہونا حرمتِ دین کی وجہ سے ہے جیسا کہ عورت کا حیض جو اس کے ساتھ عقد نکاح کو منع نہیں کرتا تو قیاس کے مطابق حرمتِ نکاح کی یہی صورت ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس رضاعت کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں جب وہ نکاح پر طاری ہو تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح نیا نکاح کرنا بھی جائز نہیں لیکن جب نکاح پر احرام آجائے تو وہ اسے فسخ نہیں کرتا تو اس پر قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نئے نکاح کی ممانعت نہ ہو اور احرام کی وجہ سے جماع کا حرام ہونا روزے کی وجہ سے اس کے حرام ہونے کے برابر ہے تو جب روزے کے باعث حرمت (حرمت جماع) عقد نکاح سے مانع نہیں تو احرام کے باعث حرمت بھی عقد نکاح سے مانع نہیں ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۷۷۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ محرم کے نکاح کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

---

۱۷۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبِ الْمُعَلِّمِ وَقَيْسٍ وَّعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمَانِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما محرم عورت و مرد کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

---

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالَ وَمَا بَاْسٌ بِهٖ هَلْ هُوَ اِلَّا كَالْبَيْعِ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نکاح محرم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ خرید و فروخت کی طرح ہے۔

---

الحمدللہ! آج یکم محرم الحرام ۱۴۱۴ھ کو طحاوی شریف جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی غفرلہٗ

# تلخیص

## باب ۸۴ ___ صف کے پیچھے تنہا آدمی کا نماز پڑھنا

کیا کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ سکتا ہے؟ اس مسئلے میں دو مسلک ہیں ایک جماعت کے نزدیک یوں نماز پڑھنا جائز نہیں جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلا گروہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتا ہے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ حضرت علی بن شیبان سحیمی سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

دوسرا گروہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا چنانچہ میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کیا پھر صف کی طرف بڑھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "تم میں سے کس نے صف کے پیچھے رکوع کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "میں نے" آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا اگر یہ نماز جائز نہ ہوتی تو آپ ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے۔

جہاں تک آپ کے ارشاد گرامی "لا تعُدْ" (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا تعلق ہے تو اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ایک یہ کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا بلکہ صف میں شامل ہونا۔ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ آئندہ نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ سانس پھول جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی روایات میں اس بات کی تائید پائی جاتی ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ جو مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے گروہ کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کسی دوسری وجہ سے نماز لوٹانے کا حکم دیا ہو اور ایک روایت میں مروی یہ الفاظ کہ "صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی" سے مراد کامل نماز بھی ہو سکتی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں یعنی کامل نہیں اور جیسے فرمایا کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد میں ہی ہوتی ہے تو یہاں بھی نماز کا کمال مراد ہے ورنہ گھر میں بھی نماز ہو جاتی ہے اسی

---

لہ یعنی با جماعت نماز میں کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑا ہونا۔

طرح یہاں بھی کامل نماز کی نفی کی گئی، یہ مطلب نہیں کہ ایسے شخص کی نماز جائز ہی نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے کیونکہ جو شخص دوسری صف میں نماز پڑھ رہا ہو اور پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے تو اسے آگے بڑھنا چاہیے۔ اب اس دوران جب وہ دو صفوں کے درمیان ہو گا تو تنہا ہو گا لیکن سب کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عمل بھی احناف کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ رکوع میں تھے تو وہ چلتے ہوئے وہاں تک پہنچ گئے جہاں سے وہ رکوع کی حالت میں صف میں پہنچ سکتے تھے۔ وہاں انھوں نے رکوع کیا۔ اور پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے۔

## باب ۸۵ ـــــ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

اگر کوئی شخص نماز فجر شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج طلوع ہو جائے تو کیا وہ اسے مکمل کر سکتا ہے یا اس کی یہ نماز نہیں ہوتی، اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک وہ شخص دوسری رکعت بھی پڑھ لے اگرچہ طلوعِ آفتاب ہو چکا ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پالیا۔

دوسرا گروہ جس میں تینوں حنفی ائمہ حضرات امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز فرض ہو یا نفل، پڑھنا جائز نہیں چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات کے آخری حصے میں ایک جگہ اتر کر آرام کرنے لگے تو ہم میں سے کوئی بھی بیدار نہ ہوا حتیٰ کہ سورج کی دھوپ نے ہمیں بیدار کیا ہر شخص گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہمیں کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا تو ہم اترے۔ ضروریات سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر ہم نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ اس مضمون کی احادیث حضرت ابو قتادہ انصاری، حضرت جبیر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

اگر طلوع آفتاب کے وقت یہ نماز جائز ہوتی اور سورج کے طلوع ہونے سے فساد لازم نہ آتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت یہ نماز پڑھاتے جب بیدار ہوئے تھے کیونکہ خود آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا تعلق ہے تو اس میں ان کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں جہاں ان کی بیان کردہ تاویل کا احتمال ہے وہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو بچہ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا ہو اور اب وہ بالغ ہو جائے تو یہ نماز اس پر فرض ہو گئی اگرچہ اس کی قضا کرے گا اسی طرح حیض والی عورتیں ایسے وقت میں پاک ہو جائیں یا کوئی غیر مسلم، مسلمان ہو جائے کہ ابھی ایک رکعت کا وقت باقی ہے تو ان پر یہ نماز فرض ہو جائے گی اور انہیں اس کی قضا کرنا ہو گی۔ پہلے گروہ نے ایک دوسری روایت بھی پیش کی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت مل گئی اس کی نماز فجر مکمل ہو گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے یہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت سے پہلے کی بات ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ہو۔

قیاس کے مطابق بھی طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت نوافل سے خاص نہیں بلکہ اس میں فرائض بھی شامل ہیں۔ وہ لوگ

کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے تو یہ ممانعت ہر قسم کے روزے سے متعلق ہے فرض ہو یا نفل، لہٰذا نماز کی ممانعت میں بھی عموم ہوگا۔

## باب ۵۶ ــــ مریض کی اقتدا میں تندرست کی نماز

امام بیماری کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھاتے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں یا ان کے لیے قیام ضروری ہے، اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں۔ دوسرے قول کے مطابق مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں، کیونکہ ان پر قیام فرض ہے، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابویوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ جبکہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کے پیچھے تندرست کی اقتدا صحیح نہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہتے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حالتِ قیام میں دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم وہ کام کرو جو ایرانی اور رومی اپنے اکابر کے لیے اختیار کرتے ہیں، اپنے ائمہ کی اقتدا کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔

دوسرا گروہ (احناف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ حضرت ارقم بن شرحبیل فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ سے شام تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ سفر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مرضِ وصال کے ساتھ علیل ہوئے تو اس وقت آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بلا لو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلا لو۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلا لو، جب یہ تمام حضرات حاضر ہو گئے تو آپ نے سر مبارک اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نماز پڑھانے لگے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا اور صحابہ کرام نے بھی (مطلع کرنے کے لیے) تسبیح کہی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کر کے اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے قراءت شروع کر کے نماز مکمل کی جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو طبیعت میں کچھ بوجھ محسوس کیا چنانچہ دو آدمیوں کے سہارے واپس تشریف لے گئے اور آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ آپ بحیثیت امام بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور صحابہ کرام مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ اور آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی سے بعد کا ہے جو پہلے گروہ کی دلیل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ گویا پہلی حدیث منسوخ ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی روایت کے حوالے سے کہا ہے، کہ اس نماز میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء فرمائی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا عمل اس بات کی نفی کرتا ہے کیونکہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث روایت کی ہے اس میں ام المومنین نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوتے اور یہ امامت کی علامت ہے۔ اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو آپ ان کی دائیں جانب بیٹھتے، نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاں قرأت چھوڑی تھی وہاں سے آپ نے شروع کر کے اسے مکمل کیا۔ یہ بھی آپ کے امام ہونے کی دلیل ہے۔

قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق کوئی شخص امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے تو بعض ایسے امور جو اس پر فرض نہیں تھے، فرض ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی بات پہلے سے اس پر فرض ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتی مثلاً مسافر دو رکعتیں پڑھتا ہے لیکن مقیم امام کے ساتھ اس پر چار رکعتوں کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اگر مقیم، مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے چار رکعتیں پڑھنا ہوتی ہیں، دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر باقی دو رکعتیں تنہا ادا کرتا ہے اسی طرح مقتدی جب تندرست ہو تو اس پر قیام فرض ہے لہٰذا بیمار امام کی اقتدار کی وجہ سے قیام کی فرضیت ساقط نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں غلام پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر وہ امام کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شامل ہو جاتے تو یہ نماز صحیح ہو جاتی ہے اور ظہر کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے احناف کی تائید ہو رہی ہے کیونکہ غلام پر جمعہ فرض نہ تھا جب امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس پر بھی فرض ہو گیا لیکن ظہر کی فرضیت ساقط نہیں ہو گی بلکہ جمعۃ المبارک کی نماز اس کا بدل بن گئی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم کی یہ نماز آپ کے ساتھ خاص تھی۔ اب کسی بیمار شخص کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز جائز نہیں کیونکہ آپ نے اس نماز میں وہ عمل کیا ہے جس پر اب کوئی شخص عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرأت جہاں چھوڑی وہاں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت سے نکل گئے گویا وہ ایک ہی نماز میں امام بھی ہوتے اور مقتدی بھی، اور یہ عمل بالاتفاق اب جائز نہیں۔

## باب ۸۷ — نفل پڑھنے والے کی اقتدار میں فرض نماز پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک نفل پڑھنے والا، فرض پڑھنے والے کی اقتدار کر سکتا ہے لیکن نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عشاء کی نماز پڑھ کر بنوسلمہ (قبیلے میں) اپنی قوم کے پاس لوٹتے اور انہیں نماز پڑھاتے ـــــ ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی ہے۔

احناف کی طرف سے ان کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ اس حدیث میں یہ الفاظ کہ "یہ نماز ان (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی" کے بارے میں وضاحت نہیں کہ کس کا قول ہے ہو سکتا ہے حضرت ابن جریج کا قول ہو، ممکن ہے حضرت عمرو کا اور شاید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو، ان میں سے کسی کا بھی قول ہو اسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل پر دلالت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے حقیقت اس کے خلاف ہو اور اگر یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ثابت ہو جائے تو بھی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ انھوں نے یہ عمل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کیا اور نہ یہ کہ انھوں نے آپ کو خبر دی اور آپ نے اسے برقرار رکھا لہٰذا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔ حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوسلمہ کا ایک شخص مسمی سلیم، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کام کاج میں مصروف رہتے ہیں۔ شام کو گھر آکر نماز پڑھتے ہیں پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور نماز کے لیے اذان ہوتی ہے اور وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ (لوگوں کو) فتنے میں نہ ڈالو یا میرے ساتھ نماز پڑھو یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور یا اپنی قوم کو پڑھاتے کیونکہ آپ کے قول کا مطلب یہ تھا کہ یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کو نہ پڑھاؤ اور یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو چونکہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد گرامی ہے لہٰذا یہ حجت ہے۔

اور اگر وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کرتے تھے تو گویا وہ دونوں جگہ فرض نماز پڑھتے تھے۔ اور یہ آغاز اسلام کی بات ہے کیونکہ اس وقت اس کی ممانعت نہیں تھی۔ بہرحال اس حدیث میں کئی احتمال ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔

قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ امام کی نماز، مقتدیوں کی نماز پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی صحت سے ان کی نماز صحیح اور اس کے فساد سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی پر بھی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے جبکہ مقتدی کے بھولنے سے امام اور مقتدی کسی پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا لہٰذا مقتدی کی نماز امام کی نماز کے خلاف نہیں ہونی چاہیے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنا صحیح ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نفل کا سبب، فرض کے سبب کا بعض ہے مثلاً مطلق نماز کی نیت سے نفل نماز شروع کر سکتا ہے فرض نہیں پڑھ سکتا اور جب فرض نماز کی نیت کرے تو فرض نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس میں دو باتیں ہیں ایک وہ جو نفل نماز کا سبب ہے یعنی مطلق نماز کی نیت اور دوسری فرض کی نیت، پس فرض پڑھنے والا امام، نفل پڑھنے والے مقتدی کی نماز کو بھی اپنی نماز میں شامل کر لیتا ہے۔

## باب ۵۸ ـــــ نماز میں مقررہ سورتوں کی قرأت

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں قرأت کے لیے سورتیں معین ہیں ان کے علاوہ نہیں پڑھ سکتا۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں پہلی رکعت میں "سبح اسم

ربک الاعلی۔ اور دوسری میں هل اتاك حديث الغاشية پڑھتے تھے۔
حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں۔
لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ امام کے لیے ان سورتوں کو پڑھنا افضل اور مناسب تو ہے لیکن ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ سورتیں بھی پڑھی ہیں۔ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدین کی نماز میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ آپ نے "ق" اور "اقتربت الساعة وانشق القمر" کی تلاوت فرمائی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز میں بھی سورۃ جمعہ "اذا جاءك المنافقون" اور دیگر سورتوں کے بارے میں روایات موجود ہیں۔
لہٰذا دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی معین سورت کا قول نہ کیا جائے ورنہ تضاد لازم آئے گا حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۸۹ ـــــ مسافر کی نماز

مسافر پر قصر لازم ہے یا پوری نماز بھی پڑھ سکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ کہ قصر ضروری نہیں چار رکعات بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ یہ گروہ قرآن پاک کی ایک آیت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔ — تم پر نماز میں قصر کرنے کے سلسلے میں کوئی حرج نہیں اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔

ان حضرات کا کہنا ہے کہ آیت مذکورہ بالا کے مطابق قصر لازم نہیں بلکہ اس کی رخصت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم قصر کرو تو کوئی حرج نہیں۔
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں نماز میں قصر بھی کی ہے اور پوری نماز بھی پڑھی ہے۔
دوسرے حضرات کے نزدیک قصر ضروری ہے۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے۔ حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں۔ شروع شروع میں دو دو رکعتیں فرض تھیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل نماز ملادی۔ نماز مغرب، دن کے وتر ہیں اور نماز فجر کو طول قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے (دو دو رکعات پڑھتے)
سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی سفر میں دو دو رکعات پڑھتے تھے اس ضمن میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عمران بن حصین، حضرت انس بن مالک اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عمل تھا۔
پہلے گروہ کی پیش کردہ آیت کا جواب یہ ہے کہ "لا جناح" یہاں محض جواز کے لیے نہیں بلکہ وجوب کے لیے ہے جیسا کہ حج اور عمرہ کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے۔

فمن حج او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔

پس جو شخص حج یا عمرہ کرے تو اس پہ کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں (صفا و مروہ) پر چکر لگاتے۔

یہاں بھی "لاجناح" کے الفاظ ہیں لیکن تمام علماء کے نزدیک سعی واجب ہے۔

اور جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو خود ان ہی سے مروی ہے۔ کہ شروع شروع میں نماز دو دو رکعتیں تھیں پھر اضافہ ہوا اور سفر کی نماز پہلی حالت پر رہی۔ گویا ان سے مروی روایات میں تضاد کی وجہ سے ان سے استدلال نہیں ہوگا۔

البتہ حضرت عائشہ، حضرت عثمان بن عفان، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ سفر میں مکمل نماز پڑھتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے منیٰ میں دو رکعات پڑھنے کے بارے میں مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں جن میں یہ تاویل زیادہ مناسب ہے کہ آپ وہاں اقامت کی نیت کرتے تھے، جیسا کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک وہ شخص قصر کر سکتا ہے جو کسی شہر میں نہ ٹھہرے بلکہ اپنا زادِ راہ اٹھائے پھرے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت حذیفہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مسلک بھی یہی معلوم ہے۔

بہر صورت صحابہ کرام کی اکثریت سفر میں قصر کو لازم اور ضروری سمجھتی تھی اور یہی ان کا عمل تھا۔ جن حضرات کے نزدیک گناہ کے سفر یا کسی شہر میں نہ ٹھہرنے کی وجہ سے قصر نہیں ہوتی تو ان کا مؤقف قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ قصر نماز کی بنیاد سفر ہے جس طرح مکمل نماز پڑھنے کے کی اقامت بنیاد ہے۔ اور مقیم نیکوکار ہو یا بدکار، شہر میں رہتا ہو یا دیہات میں چار رکعات پڑھتا ہے تو مسافر بھی ان قیود سے ہٹ کر محض سفر کی بنیاد پر دو رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض فرمائی ہے۔

## باب ۹۰ ــــ سفر میں وتر سواری پر پڑھنا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے تھے۔ وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی، اور آپ وتر نماز بھی سواری پر پڑھتے تھے۔ البتہ اس پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ سواری پر (نفل) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر پڑھتے۔ وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کرتے تھے۔ پہلی حدیث بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور یہ بھی۔

دونوں احادیث کا تضاد یوں ختم کیا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں وتر سواری پر پڑھتے تھے لیکن جب اس نماز کی زیادہ تاکید ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سامنے آرام فرما ہوتیں لیکن جب وتر پڑھنے لگتے تو انھیں آگے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے ـــــ دیگر احادیث میں وتروں کی فضیلت بھی مروی ہے۔ پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق قیام پر طاقت ہو تو فرض نماز

بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں اسی طرح حالت سفر میں سواری پر بھی وہی شخص پڑھ سکتا ہے جو اتر کر قیام کر کے نہ پڑھ سکے پھر یہ بھی متفق علیہ قاعدہ ہے کہ اگر قیام کی طاقت ہو تو وتر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے لہٰذا اترنے کی طاقت ہو تو سواری پر پڑھنا بھی جائز نہ ہوگا۔

گویا اس نماز کا وہی حکم ہے جو فرض نماز کا ہے۔

## باب ۹۱ —— نماز کی رکعات میں شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار

اگر کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

اس سلسلے میں تین قول ہیں؛

پہلا قول یہ ہے کہ وہ دو سجدے کر کے آخر میں سلام پھیر دے اس کے علاوہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آئے اور اس پر اس کی نماز مشتبہ کر دے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ قعدے کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ کم تعداد رکعات پر بنیاد رکھتے ہوئے اتنی نماز پڑھے کہ اسے نماز کے مکمل ہونے کا یقین ہو جائے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نماز کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذاکرہ کر رہا تھا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں، سنائیے انھوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی ایک کو نماز پڑھتے ہوتے کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتیٰ کہ زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں نمازی اپنی غالب رائے کا اعتبار کر کے اس پر عمل کرے پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کرے۔ اور اگر کوئی رائے قائم نہ ہو سکے تو کم رکعات کا اعتبار کرے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ جتنی نماز اس پر فرض تھی وہ پڑھ چکا ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے تو سوچ و بچار کرے اور دو سجدے کرے۔

تمام روایات پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جب یہ تیسرا قول اپنایا جائے، کیونکہ اس حدیث سے پہلے دو قسم کی احادیث کی نفی نہیں ہوتی جبکہ ان میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے اس حدیث کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس چیز کو یقین کے ساتھ شروع کیا جائے اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین چاہیے مثلاً شعبان کی تیس تاریخ یوم شک ہو تو ہم روزہ نہیں رکھتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تب رکھتے ہیں پھر تیس رمضان المبارک کو بھی محض شک کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تو تب روزہ ترک کرتے ہیں اسی طرح جب نماز کو یقین کے ساتھ شروع کیا تو اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین کی ضرورت ہے۔

## باب ۹۲ —— سجدہ سہو کس وقت کیا جائے

سجدۂ سہو، سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے یا بعد میں؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ سلام پھیرنے سے

پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے فرماتے ہیں۔ میں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور قعدہ بھول گئے۔ آپ نے نماز جاری رکھی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہاں فراغت سے مراد سلام سے پہلے کا وقت ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نماز میں کمی کے باعث سجدہ سہو لازم ہوا تو وہ سلام سے پہلے ہوگا اور اگر اضافے کی وجہ سے ہوا تو سلام کے بعد ہوگا۔ ـــــ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جس دن حضرت ذوالیدین والا واقعہ ہوا (یہ واقعہ آئندہ باب میں مذکور ہوگا) تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ نماز میں سہو کسی صورت میں ہو سجدہ سہو سلام کے بعد ہوگا۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ سے سہو ہوگیا آپ دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے (متوجہ کرنے کے لیے) تسبیح کہی لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے ـــــ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں بھولنے سے کمی واقع ہونے کی صورت میں آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین کے واقعہ میں موجود تھے اور وہاں نماز میں اضافہ کے باعث سجدہ سہو کیا گیا جو سلام سے پہلے تھا لیکن بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز میں سہو سے اضافے کے باعث بھی سلام کے بعد سجدہ کیا ـــــ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ سجدۂ سہو بھولنے کے فوری بعد نہیں ہوتا جبکہ سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے بعد فوراً ادا کیا جاتا ہے اب اس بارے میں تو اتفاق ہے کہ سجدۂ سہو نماز کے آخر میں کیا جائے گا لیکن اختلاف یہ ہے کہ سلام سے پہلے ہوگا یا بعد میں۔ تو قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ جب تمام نماز سجدۂ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی پہلے ہونا چاہیے۔

## باب ۹۳ ـــ نماز کے دَوران گفتگو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی چاہے مقتدی امام سے گفتگو کرے یا مقتدی اپنے طور پر اور امام اپنے طور پر بھول کر گفتگو کرے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو جائز نہیں۔ نماز میں صرف تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرات کی جاسکتی ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر کر تشریف لے گئے۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ (جنہیں ہاتھوں کی لمبائی کی وجہ سے ذوالیدین کہا جاتا تھا) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تین رکعات پڑھائی ہیں چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے اور آخر میں سلام پھیرا۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا ہوں۔ چنانچہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی جانب سے حضرت ذوالیدین کی تصدیق ہونے پر ایک رکعت پڑھائی۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں پہلے گروہ کا موقف ہے

کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے گفت گو کے بعد پہلی نماز پر بنا کی۔ اگر کلام کرنے سے نماز ٹوٹتی تو سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نئے سرے سے نماز پڑھاتے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کی دلیل حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں، رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی میں نے "یرحمک اللہ" کہا تو صحابہ کرام مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا نہیں کیا ہوا کہ مجھے (یوں) دیکھ رہے ہو۔ صحابہ نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں نے دیکھا تو وہ مجھے خاموش کرا رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد، آپ جیسا معلم نہیں دیکھا اللہ کی قسم! آپ نے نہ تو مجھے مارا نہ غصہ فرمایا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا لوگوں کا کلام (دنیوی کلام) ہماری اس نماز کے مناسب نہیں۔ یہ (نماز) تو تکبیر، تسبیح اور تلاوتِ قرآن (پر مشتمل) ہے۔ پھر آپ نے صحابہ کرام کو یہ بھی بتلایا کہ اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ میں موجود تھے لیکن بعد میں نماز پڑھتے ہوئے ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے اس کے خلاف عمل کیا یعنی شروع سے نماز پڑھی۔

اگر کہا جائے کہ یہ واقعہ نسخ کلام سے پہلے کا نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ صرف تین سال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اگرچہ اس حدیث کے راوی ہیں لیکن وہ اس واقعہ میں شریک نہیں تھے ان کا یہ واقعہ بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت طاؤس نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا، حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ وہ عہدِ رسالت میں یمن سے آئے تھے اور اس وقت حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی، تو ان کے قول کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔

پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حج، عمرے یا اعتکاف میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرے بہر صورت یہ اعمال ٹوٹ جاتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز میں بھول کر کلام کرنے سے بھی نماز ٹوٹ جائے

## باب ۹۴ ـــــ نماز میں اشارہ کرنا

کیا نماز میں اشارہ کیا جا سکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ نماز میں اشارہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وہ اسے نماز میں کلام کی طرح قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ اشارے کے ساتھ سلام کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ احناف کا مسلک

بھی یہی ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قبا میں تشریف لائے تو انصار آپ کے بارے میں سن کر حاضر ہوتے آپ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے سلام کہنا شروع کیا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ فرمایا کہ ہتھیلی مبارک کھلی ہوئی تھی۔

یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں تواتر کے ساتھ مروی ہے لہٰذا اس سے اولیٰ ہے اس کی اولویت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اشارہ ایک عضو کی حرکت ہے تو جس طرح دیگر اعضاء کی حرکت سے نماز نہیں ٹوٹتی ہاتھ کی حرکت سے بھی نہیں ٹوٹتی البتہ سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنے سے منع کر دیا گیا ہے، لہٰذا اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی نماز کے دوران سلام عرض کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا مجھے کچھ پریشانی لاحق ہوئی جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاہے ظاہر فرما دیتا ہے، سنن ابو داؤد میں ہے کہ آپ نے نماز کے بعد سلام کا جواب دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز کے اندر جواب نہیں دیا تھا ورنہ بعد میں ضرورت نہ تھی۔
نماز میں سلام کا جواب دینے کی ممانعت پر متعدد احادیث وارد ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ کسی کام کے لیے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا انھوں نے پھر سلام پیش کیا آپ خاموش رہے تین بار ایسا ہی ہوا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے نماز مانع تھی —— اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز میں اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ اس سے ممانعت کے لیے تھا اور اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو میں اسے سلام کرنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کرے تو میں اسے (بعد میں) جواب دوں گا چنانچہ ایک دوسری روایت میں ہے حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا ہے جو تمہیں نماز کی حالت میں سلام کرے تو انھوں نے بتایا کہ نماز ختم ہونے تک جواب نہ دو، حضرت عطاء نے فرمایا "ہاں"، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔

## باب ۹۵ —— نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں

ایک جماعت کے نزدیک نمازی کے آگے سے سیاہ کتا، عورت، گدھا گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی کے آگے کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز (سترہ) ہو تو کسی (گزرنے والی) چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی اور آپ نے فرمایا عورت گدھے اور سیاہ کتے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے (حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سرخ اور سفید کتے سے سیاہ کتے کے امتیاز کی کیا وجہ ہے تو انھوں نے فرمایا میں نے یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس قسم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ

عنہا آتے آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے کچھ حصے سے گزر کر اتر گئے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نہیں فرمایا، حضرت صہیب کی روایت میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرے اور آپ نماز سے نہیں پھرے ___ معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا قاطع نماز نہیں ___ اور پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث منسوخ ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیاہ کتے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اُدھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اور اسے حسب استطاعت روکے، اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ___ معلوم ہوا کہ نماز سے گزرنے والا شیطان ہے چاہے وہ آدمی ہو یا کتا۔ (یعنی اس کے ساتھ شیطان ہے)۔ پھر اس بات پر اجماع ہے کہ انسان کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ حالانکہ اسے بھی شیطان قرار دیا گیا ہے تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

نیز قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ تمام کتوں کا گوشت حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا سُرخ یا سفید، اور یہ حرمت ان کے رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی ذات کے اعتبار سے ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہ ٹوٹے اور جب کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اس کا گوشت حرام ہے تو گدھے کے گزرنے سے بدرجہ اولیٰ نہیں ٹوٹتی، کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے اس کی حرمت متفق علیہ نہیں۔

## باب ۹۶ ___ سو جانے یا بھولنے کی وجہ سے رہ جانے والی نماز کی قضا

سو جانے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

۱۔ جب یاد آئے یا بیدار ہو تو پڑھ لے پھر آئندہ روز اس کی قضا بھی کرے۔

۲۔ بعد والی فرض نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

۳۔ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اور یہ اس کے لیے کافی ہے آئندہ روز قضا کی ضرورت نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے پہلے گروہ کی دلیل حضرت ذو مخبر (حضرت نجاشی کے بھتیجے) کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے ہم سو گئے اور سورج بلند ہونے تک جاگ نہ سکے پھر ہم اس جگہ سے ہٹ گئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب دوسرے دن سورج چمکا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آذان و اقامت کا حکم دیا اور نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ کل والی نماز کی جگہ ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں حکم دیتے کہ اگر کسی وجہ سے یا سوتے رہنے کی صورت میں نماز اپنے وقت سے رہ جائے اور وقت نکل جائے تو دوسرے وقت کی نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

تیسرے گروہ نے حضرت ابو قتادہ، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت آرام فرما رہے تھے اور سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے سورج کے بلند ہونے کے بعد نماز ادا

کی اور وقت ظہر کا انتظار نہیں کیا۔
پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جاتے یا سو جاتے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آتے اسے ادا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے دو گروہوں کی پیش کردہ روایات منسوخ ہیں۔
پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ نماز اپنے اپنے اوقات پر فرض ہے اور روزہ ایک مخصوص مہینے میں فرض قرار دیا گیا ہے۔
اگر کسی شخص کے کچھ روزے رہ جائیں تو بعد میں اتنے روزوں کی قضاء کرتا ہے اور اس پر مزید کفارہ نہیں آتا تو اسی طرح جب نماز کی قضاء کر لی تو بطور کفارہ مزید نماز پڑھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات منقول ہے۔

## باب ۹۷ ـــــ دباغت سے مردار کے چمڑے کا پاک ہونا

ایک جماعت کے نزدیک چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک نہیں ہوتا اور نہ اس پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کو بیچنا، اس سے نفع اٹھانا اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
پہلے گروہ کی دلیل حضرت عبد اللہ بن حکیم کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا اس وقت ہم مقام جہینہ میں تھے اور میں نوجوان تھا، آپ نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھانا۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتا ممکن ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہو کہ جب تک اسے دباغت نہ دی جائے اس سے نفع نہ اٹھاؤ جہاں تک دباغت شدہ چمڑے کا تعلق ہے تو متعدد روایات میں اس کے پاک ہونے اور اس سے نفع اٹھانے کا ذکر موجود ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا اچھا ہوتا اگر اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔ ـــــ انہی سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔
اگر یہ کہا جائے کہ دباغت سے چمڑے کا پاک ہونا اور اس سے نفع اٹھانے کا جواز مردار کو حرام قرار دینے سے پہلے کی بات ہے جب اسے حرام قرار دے دیا گیا تو اب سے نفع اٹھانا جائز نہ ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مردار کو حرام قرار دینے کے بعد بھی یہ حکم اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بکری مر گئی، آپ نے فرمایا اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مردار بکری کا چمڑا اتار دیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا تو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس بکری کو بھیجا اس کی کھال اتاری گئی اور اس کو دباغت دے کر مشکیزہ بنایا حتی کہ وہ پرانا ہو گیا۔
اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ مردار کے حرام ہونے کے باوجود اس کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس سے نفع

اٹھانا جائز ہے۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ کھجور وغیرہ کے نبیذ (رس) میں جب تک شراب (خمر) کی صفت پیدا نہ ہو اسے پینا حلال ہے۔ شراب بن جائے تو حرام ہو گا پھر اگر وہ سرکہ بن جائے تو اس کا استعمال حلال ہو گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز صفت کے بدلنے سے مختلف احکام کی حامل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح موت کی وجہ سے چمڑا حرام ہو جاتا ہے لیکن جب اسے دباغت دی جائے تو اس میں حلت کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب صحابہ کرام ایمان لائے تو انھوں نے دورِ جاہلیت میں مُردار وغیرہ کے چمڑوں سے جو جوتے وغیرہ بنائے تھے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اُتارنے یا پھینکنے کا حکم نہیں دیا اسی طرح جب مسلمان، مشرکین پر فتح حاصل کرتے تو انھیں جوتوں کے اُتار پھینکنے کا حکم نہیں دیتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دباغت سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔

## باب ۹۸ ــــ ران ستر ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک ران ستر نہیں ہے یعنی اس کا ڈھانپنا ضروری نہیں۔ جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ران کا ڈھانپنا ضروری ہے اور وہ اعضائے ستر میں سے ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے وہ فرماتی ہیں ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا دو رانوں کے درمیان تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انھوں نے اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور آپ اسی حالت میں تھے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دی اس کے بعد آپ نے اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپا۔ صحابہ کرام گفتگو کرنے کے بعد تشریف لے گئے، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنے پر آپ اسی حالت پر رہے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے اپنے جسم پر کپڑا ڈال لیا (اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا کیا میں اس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو اہل بیت کی ایک جماعت نے تمہاری روایت کردہ حدیث کے خلاف روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کے لیے اجازت مانگی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین کی چادر پہنے ہوتے تھے۔ ان کو اجازت دے دی وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ اسی حالت میں رہے وہ بھی فارغ ہو کر تشریف لے گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اجازت مانگی تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنا لباس درست کر لو۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے وہ اہتمام نہیں فرمایا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے کیا۔ آپ نے فرمایا وہ بہت حیا کرنے والے شخص ہیں اگر میں انھیں اسی حالت میں اجازت دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنی حاجت پیش نہ کر سکتے۔

اس حدیث میں ران کے ننگے ہونے کا ذکر نہیں لہٰذا اس سے ران کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا پھر سرکار دوعالم

صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ ران اعضائے ستر سے ہے اور یہ حدیث تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ایک شخص کی ران کو (برہنہ) دیکھا تو فرمایا ران، ستر سے ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ محمد بن جحش اور حکم بن جرہد رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پھر قیاس بھی مسلکِ احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم عورت ہو یا غیر محرم اس کی ران کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح لونڈی کی ران کو دیکھنا جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ران کا حکم شرمگاہ کے حکم کی طرح ہے۔ ہاتھ، پاؤں، چہرے، پیٹھ اور پیٹ کی طرح نہیں لہٰذا جس طرح مرد کی شرمگاہ ستر ہے۔ اس طرح اس کی ران بھی اعضائے ستر میں داخل ہے۔

## باب ۹۹ ـــــ طولِ قیام افضل ہے یا رکوع و سجود کی کثرت

بعض فقہاء کے نزدیک نفل نماز میں قیام و قرأت کی طوالت سے رکوع و سجود کا زیادہ ہونا (زیادہ رکعات پڑھنا) افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت مخارق کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے گئے تو مقام ربذہ سے گزرتے ہوئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قیام کو لمبا نہیں کرتے اور رکوع اور سجدے زیادہ کر رہے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک رکوع اور سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا درجہ بڑھا دیتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

دوسرے فقہاء جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طول قیام افضل ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کا قنوت لمبا ہو بعض روایات میں ہے جس کا قیام لمبا ہو۔ اس حدیث سے طولِ قیام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جہاں تک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ جس نے طول قیام کے ساتھ زیادہ رکوع اور سجدے کیے اس کے درجات بلند ہوں اور گناہ مٹ جائیں گے دونوں قسم کی روایات کو جمع کر کے تضاد سے بچا جا سکتا ہے۔

---

# کتاب الجنائز

## باب ۱ ـــــ جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

جنازے کو تیز چلتے ہوئے لے جایا جائے یا آہستہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک جنازہ آرام آرام سے لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

سے ایک جنازہ گزرا اور وہ تیز تیز جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا آرام سے چلو۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جنازے کو تیز لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ یا حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں تھے تو لوگ اسے آہستہ آہستہ لے جا رہے تھے وہ فرماتے ہیں کہ یا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ان کو جھڑک رہے اور آواز بلند کر رہے تھے اور انھوں نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلوانوں کی طرح (تیز تیز) چلتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازے کو تیز تیز لے جاؤ اگر نیک ہے تو تم اسے خیر کے نزدیک کر رہے ہو اور اگر وہ برا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے اتار دو۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ جنازہ بہت تیز لے جایا جا رہا ہو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اعتدال کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت بھی موجود ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ لے جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اتنا تیز نہ چلیں کہ میت ہچکولے کھائے

## باب ۱۱ — میّت کے ساتھ چلنا

ایک جماعت کے نزدیک جنازے کے آگے آگے چلنا افضل ہے جب کہ دوسرا گروہ پیچھے چلنے کو افضل سمجھتا ہے۔ پہلے گروہ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔ انہی سے ایک دوسری روایت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے۔

دوسرے گروہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے اور پیچھے (بھی) چلتے تھے۔

اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جس طرح فرض نماز کو نفلی نماز پر فضیلت ہے۔ پھر خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن سے جنازے کے آگے چلنے کی روایت مروی ہے، کے بارے میں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک جنازے کے ساتھ گیا انھوں نے اس کے ساتھ کچھ عورتیں دیکھیں تو فرمایا ان کو واپس کر دو کیونکہ یہ زندہ اور مردہ سب کے لیے فتنہ ہیں پھر آپ جنازے کے پیچھے چلے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمٰن جنازے کے ساتھ آگے چلنا چاہیے یا پیچھے؟ تو انھوں نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں میں پیچھے چل رہا ہوں۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے لیکن آگے چلنے کی بھی اجازت ہے تاکہ لوگوں کے لیے آسانی ہو، جس طرح وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھونا بھی سُنّت ہے لیکن تین تین بار دھونا افضل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آگے چلنے کے بارے میں جو کچھ مروی ہے وہ حضرت سالم یا حضرت زہری کا کلام ہے لہٰذا وہ حدیث منقطع ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔

## باب ۱۰۲ جنازے کے لیے کھڑا ہونا

ایک جماعت کے نزدیک جس شخص کے پاس سے جنازہ گزرے اسے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ساتھ جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے نہ بیٹھے۔

جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ جنازے کے لیے کھڑا ہونا اور اس کے رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا ضروری نہیں۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناخ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوتے تھے اور انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

نیز حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ رکھ دیا جائے یا آگے نکل جائے۔ دیگر متعدد روایات میں بھی اس قسم کا مضمون ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازے کے لیے کھڑا ہونا اس لیے نہ تھا کہ یہ جنازے کے طریقے میں سے ہے۔ بلکہ اس کی کوئی وجہ تھی مثلاً اس سے بدبو کا آنا جیسے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اس کی بدبو نے مجھے اذیت دی ہے۔ نیز آپ کا کھڑا ہونا نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھی ہوتا تھا۔

چنانچہ حضرت امام حسن اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے جنازہ گزرا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے استدلال کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جہاں تک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہو چکا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے لیے کھڑا ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور پھر آپ کو بیٹھے ہوتے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ معلوم ہوا کہ جنازہ رکھنے تک کھڑا ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۰۳ ـــــ نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کہاں کھڑا ہو

نماز جنازہ پڑھانے والا امام میت کے سامنے کہاں کھڑا ہو؟ اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک عورت اور مرد کا حکم الگ الگ ہے۔ میت مرد ہو تو سر کے سامنے اور عورت ہو تو اس کے وسط جسم کے سامنے کھڑا ہو۔ ان کی دلیل یہ

ہے کہ حضرت ابو غالب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مرد کا جنازہ پڑھاتے ہوئے سر کے سامنے کھڑا ہوتے دیکھا پھر ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کے وسط کے سامنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرد کے سر اور عورت کے سرین کے سامنے کھڑے ہوتے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں بلکہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول بھی یہی ہے کہ مرد ہو یا عورت اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی تو آپ ان کے وسط جسم کے سامنے کھڑے ہوئے۔

## باب ۱۰۴ — مساجد میں نماز جنازہ پڑھنا

کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں مسجد میں سے جاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز پڑھوں۔ صحابہ کرام نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں کسی میت پر نماز پڑھی اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

دونوں قسم کی احادیث پر عمل یوں کیا جا سکتا ہے کہ شروع شروع میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جا سکتی تھی لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سے انکار سے بھی اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر مسجد صرف نماز جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

## باب ۱۰۵ — جنازے کی تکبیرات

نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں کہی جائیں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانچ پانچ تکبیریں ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جنازے کی تکبیرات چار ہیں۔ پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس سلسلے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل تواتر کے ساتھ مروی روایات ہیں جن میں چار تکبیرات کا ذکر ہے ۔ حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ ، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جنازہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں ۔
حضرت جابر بن عبداللہ ، زید بن ثابت ، زید بن ارقم ، سہل بن حنیف ، ابن ابی اوفیٰ ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے ۔
صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا ۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں بھی چار تکبیرات کا ذکر ہے لہٰذا انھوں نے جس صحابی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں ممکن ہیں وہ اصحاب بدر سے ہو ۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے صحابہ کرام کا تکبیرات کی تعداد میں اختلاف تھا تو آپ نے ان سب کو چار تکبیرات پر جمع فرمایا البتہ کسی خاص وجہ سے پانچ تکبیریں کہی جاتی تھیں جیسے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی امامت میں ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں ، پھر فرمایا یہ اہل بدر سے ہیں ۔ اس کے بعد کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو آپ چار تکبیریں ہی کہتے تھے ۔
معلوم ہوا کہ جنازے کی تکبیرات چار ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے ۔

## باب ۱۰۶ ـــ شہدار کی نماز جنازہ

شہید کی نماز پڑھی جائے یا نہ ؟ ایک جماعت کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہیں ہوتی ۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدار کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا ۔
دوسرے حضرات کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی ۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے ۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی ۔ اگر شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھی جاتی تو آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ نہ پڑھتے ۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے تمام شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی ۔ آپ کے حکم سے دس دس شہدار کو رکھا جاتا جن میں ہر بار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت بھی ہوتی باقی تو دیگر شہداء ہوتے اور آپ ان کی نماز پڑھتے ۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدار کی شہادت کے آٹھ سال بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی ۔
اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے پہل شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ، یا یہ نفل نماز نفی یا ان کے نزدیک شہید کی نماز فوری طور پر پڑھنے کی بجائے کچھ عرصہ ٹھہر کر پڑھی جاتی تھی ۔
ان میں سے کوئی بھی صورت ہو یہ بات ثابت ہے کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جائے ۔ جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے زخمی ہونے کی وجہ سے خود شہداء احد کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم دیا ہو ، یا ان تین صورتوں میں سے کوئی بات ہو جن کا ابھی چند سطور پہلے ذکر ہوا ۔
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ پڑھی جائے کیونکہ نماز سے پہلے غسل ضروری ہے جب تک میت کو غسل نہ

دیا جائے نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی اور شہید کو غسل نہیں دیا جاتا گویا وہ اس میت کی طرح ہے جسے غسل دیا گیا اب نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

## باب ۱۰۷ — بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک بچے کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک بچے کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی اور انھیں دفن کر دیا گیا۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہوا تو اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

دوسرے گروہ کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں انصار اپنے ایک بچہ کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عمیر کا انتقال ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

جب دونوں قسم کی احادیث مروی ہیں تو مسلمانوں کے عمل کو دیکھا جائے گا پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاں بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ مروج ہے لہٰذا اس عمل کے ذریعے جنازہ پڑھنے سے متعلق احادیث کو ثابت رکھا جائے گا اور اس کے خلاف کی نفی ہو جائے گی۔

قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ تمام غیر شہید بالغ مسلمانوں کو جو فوت ہو جائیں غسل دیا جاتا ہے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی جبکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا اور ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے۔

تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب بچے کی میت کو غسل دیا جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

## باب ۱۰۸ — قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا

ایک جماعت کے نزدیک قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبرستان میں جوتوں سمیت چلتے دیکھا تو اتارنے کا حکم دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی گندگی وغیرہ نہ لگی ہو۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ جب مومن کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میری جان ہے وہ ان کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جوتے پہن کر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے جوتے اتارنے کا حکم دیا ہو مثلاً ان کے ساتھ نجاست وغیرہ ہو۔ جیسا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوتے نعلین مبارک اتارنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے ساتھ کچھ غبار وغیرہ تھی۔ اس وجہ سے نہیں کہ جوتوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ نماز میں جوتے اتارے تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیئے۔ آپ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان میں سے ایک میں کچھ خرابی ہے تو میں نے انہیں اتار دیا لہٰذا تم نہ اتارو۔

دیگر متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر جوتا پاک ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے تو جب پاک جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے تو قبرستان میں جانا بدرجۂ اولیٰ مکروہ نہ ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۰۹ ـــــ رات کو دفن کرنا

میت کو رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز نہیں، وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی تو آپ نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں، احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک قبر میں رات کے وقت روشنی نظر آئی تو دیکھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے ہوتے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اپنا ساتھی مجھے دو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے۔ جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ ہر فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ اس میں ان کی بھلائی اور فضیلت ہے اس لیے آپ نے فرمایا کہ دن کو نماز جنازہ پڑھو تاکہ میں اس میں شریک ہو سکوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ہر فوت ہونے والے مؤمن کی مجھے خبر نہیں ہوتی لہٰذا مجھے اطلاع کر دیا کرو کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں کیونکہ ان (مسلمانوں) پر میری نماز رحمت ہے۔

رات کو دفن کرنے سے ممانعت کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے مردوں کو اچھا کفن نہیں دیتے تھے لہٰذا رات کو دفن کر دیتے تو آپ نے رات کو دفنانے سے منع فرمایا پھر صحابہ کرام کی موجودگی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین رات کے وقت ہوتی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی رات کے وقت دفن کیا گیا۔ علاوہ ازیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ سورج طلوع ہوتے وقت حتیٰ کہ اچھی طرح بلند ہو جائے، دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت حتیٰ کہ غروب ہو جائے ـــــ ان تینوں اوقات میں رات کا وقت شامل نہیں ـــــ

## باب ۱۱۱ — قبروں پر بیٹھنا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ یہ حدیث حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں۔ ان احادیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے ٹیک لگا کر بیٹھنا) مکروہ ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے تکیہ لگا کر بیٹھنا) جائز ہے۔ البتہ پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا جائز نہیں اور حدیث پاک میں جو ممانعت آئی ہے اس سے یہی مراد ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبر پر پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھتا ہے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھتا ہے۔ لہذا ممانعت کی یہی وجہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر لیٹ جاتے اور بیٹھتے بھی تھے۔

# زکوٰۃ کی کتاب

## باب ۱۱۱ — بنو ہاشم کو صدقہ دینا

بنو ہاشم کے لیے صدقہ جائز ہے یا نہ؟ اور کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد عامل زکوٰۃ بن کر اجرت لے سکتا ہے یا نہ؟ اس باب میں ان باتوں سے متعلق مختلف مسالک کا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک بنو ہاشم کو صدقہ دینا جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک تجارتی قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ سامان خرید کر چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیچ دیا اور اسے بنو عبدالمطلب کے مساکین پر صدقہ کر دیا پھر فرمایا آئندہ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ بنو ہاشم کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔ وہ ان متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو صدقہ کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ دوسرے لوگوں سے الگ اور خاص نہیں کیا، وضو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گدھوں کو گھوڑوں پر نہ چھوڑنا۔

لہذا پہلے گروہ نے جس حدیث کو نقل کیا ہے تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو اس مال سے دیا ہو جو ان پر حرام نہیں جیسے مالدار لوگوں کو صدقہ دینا حرام ہے لیکن ہبہ کے طور پر مال دیا جا سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہو سکتا ہے ان کے لیے

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے لینا جائز ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت کے مطالبہ میراث پر فرمایا تھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھائیں گے تو ان لوگوں کو یوں جواب دیا جائے گا کہ یہ صدقہ وقف صدقات کی طرح تھا جو مالداروں کے لیے بھی حلال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صدقہ بنو ہاشم پر حرام کیا وہ صرف زکوٰۃ ہے۔ دوسرے صدقات نہیں، تو اس کو یوں جواب دیا جائے گا کہ روایات اس نظریے کی نفی کرتی ہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھالو اور یہ نہ پوچھتے کہ کون سا صدقہ ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہو، کیونکہ اس سلسلے میں ان کا حکم عام مالداروں کی طرح ہے تو جب ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہے تو بنو ہاشم پر بھی حرام ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جس طرح بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہے، ان کے موالی (آزاد کردہ غلاموں) پر بھی اسی طرح حرام ہے کیونکہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہے۔

کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد حصولِ زکوٰۃ کے لیے عامل بن کر اس سے تنخواہ وصول کر سکتا ہے تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ دینے والے کا یہ مال ان لوگوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے لہٰذا عامل کا اس میں سے بعض کا مالک ہونا صحیح نہیں۔

دوسرے ائمہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب مالدار شخص جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں، صدقہ وصول کرنے پر مقرر ہو سکتا ہے اور اس صدقہ میں سے اسے تنخواہ دی جا سکتی تو بنو ہاشم کے لیے بھی حلال ہے۔ اور اب اس کی حالت بدل جانے کی وجہ سے بھی اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جو صدقہ دیا گیا تھا اسے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ۔ تو جب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو دیا گیا صدقہ بطور ہدیہ کھانا حلال تھا تو بنو ہاشم کو جو صدقہ بطور تنخواہ دیا جائے گا وہ بھی حلال ہوگا۔

## باب ۱۱۲ ___ تندرست و توانا فقیر کیلئے صدقہ جائز ہے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک ایسے فقیر کو صدقہ دینا جائز نہیں جو تندرست و توانا ہو ان کا استدلال حضرت ریحان بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا غنی اور تندرست و توانا (فقیر) کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا جو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے انھوں نے بھی سوال کیا تو آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکائی۔ انہیں تندرست و توانا دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں اور مالدار نیز طاقت ور کمانے والے کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک حلتِ صدقہ کا سبب

فقر ہے چاہے فقیر تندرست صحیح الاعضاء ہو یا معذور ــــــ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے ان صحابہ کرام کو صدقہ کے مال سے دیا جو تندرست تھے اور ان کے اعضا سلامت تھے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم فقر کا شکار ہو گئے تو میں نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ اسے بچاتا ہے جو شخص مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو آدمی مانگے گا ہم اسے دیں گے فرماتے ہیں میں نے سوچا اگر میں بچتا رہوں اور استغناء اختیار کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے بچائے گا۔ اور غنی کر دے گا۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! چند دن بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انگور تقسیم فرمائے تو ہمارے لیے بھی بھیجے پھر جو تقسیم فرماتے تو وہ بھی بھیجے پھر ہم پر دنیا کا مال برسنا شروع ہوا تو اس نے ہمیں ڈبو دیا البتہ جس کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل خانہ کو صدقہ کے مال سے دیا حالانکہ وہ صحیح الاعضاء اور تندرست تھے۔

اس مسئلے سے متعلق متعدد روایات مروی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں آپ نے اس بات کو واضح فرمایا کہ جو شخص تندرست و توانا ہو لیکن فقیر ہو وہ کامل طور پر مستحق نہیں کیونکہ اس کے استحقاق کی ایک ہی جہت یعنی فقر ہے جبکہ شل اور معذور آدمی میں دو جہتیں ہیں فقر اور معذور ہونا۔ لہٰذا وہ کامل طور پر مستحق ہے۔

نیز ان احادیث اور اس قسم کی دیگر احادیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعلیم و تربیت مانگنے اور بالخصوص ضرورت کے لیے نہیں بلکہ مال کی کثرت حاصل کرنے کے لیے مانگنے سے بچنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا جو شخص فقر کے بغیر مانگے وہ انگارے کھاتا ہے۔

## باب ۱۱۳ ــــ عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے یا نہ

کیا عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ عمل جائز ہے وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ اپنے مال میں سے اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زیر نگرانی یتیموں پر خرچ کرتی تھیں۔ اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں وہ خرچ کر سکتی ہیں۔ ان کو قرابت کا ثواب بھی ملے گا اور صدقہ کا بھی۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عورت اپنے مالِ زکوٰۃ سے خاوند کو نہیں دے سکتی جیسے خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت زینب جو کچھ اپنے خاوند پر خرچ کرتی تھیں وہ عام صدقہ تھا زکوٰۃ کا مال نہ تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زینب کچھ چیزیں بنا کر بیچتی تھیں پھر اس مال کو اپنے خاوند حضرت ابن مسعود اور اپنی اس اولاد پر خرچ کرتی تھیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ اس میں قرابت اور صدقے (دونوں) کا ثواب ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ کا مال نہیں تھا ورنہ اس سے اپنی اولاد پر خرچ نہ کرتیں کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولاد کو مالِ زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ پھر ایک دوسری روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مالِ زکوٰۃ نہیں تھا کیونکہ جب سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ دینے کی ترغیب فرمائی تو حضرت زینب اپنا زیور لے کر چل پڑیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہاں جا رہی ہو تو انہوں نے فرمایا اس کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں

تاکہ جہنم سے بچ جاؤں۔ انھوں نے فرمایا مجھ پر صدقہ کرو حضرت زینب نے فرمایا جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی چنانچہ حضور علیہ السلام نے انکو اجازت دیدی۔
تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مال زکوٰۃ نہ تھا کیونکہ زکوٰۃ میں تمام زیور نہیں دیا جاتا اور یہاں تمام زیور کی بات کی گئی تھی اس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ جب خاوند اپنی زکوٰۃ کا مال بیوی کو نہیں دے سکتا اگرچہ وہ محتاج ہو تو بیوی بھی زکوٰۃ کا مال اسے نہیں دے سکتی اگرچہ وہ محتاج ہو کیونکہ ان کے درمیان قرابت کا رشتہ اسی طرح قائم ہو گیا جس طرح ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہوتا ہے اور ماں باپ اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے ماں باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی لہٰذا یہاں بھی وہی حکم ہوگا۔ جس طرح خاوند بیوی کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں قبول نہیں ہوتی اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے ان کے نزدیک میاں بیوی ایک دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس نہیں کر سکتے۔
یہ تمام امور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ان کے درمیان یہی طریقہ جاری ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔

## باب ۱۱۴ ــــ چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ

بعض حضرات کے نزدیک اگر گھوڑے ملے جلے (نر اور مادہ) ہوں اور ان کا مالک ان سے اولاد پیدا کرنا چاہتا ہو تو ان گھوڑوں کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو انسان کے لیے باعث اجر ہیں دوسرے وہ ہیں جو اس کے لیے پردے کا باعث ہیں اور تیسری قسم ان گھوڑوں کی ہے جو انسان کے لیے بوجھ اور گناہ ہیں۔ اس کے لیے ستر بننے والے گھوڑے وہ ہیں جنھیں وہ عزت و آبرو کے لیے اختیار کرتا ہے اور ان کی پیٹھوں اور پیٹوں کا حق نہیں بھولتا چاہے تنگی کی حالت ہو یا آسانی کی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ ان کی رکاب اور پیٹھوں میں اللہ تعالےٰ کا حق نہیں بھولتا۔ اس سے معلوم ہوتا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے نیز وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عربی گھوڑے کی طرف سے دس اور فارسی گھوڑے کی طرف سے پانچ درہم لیتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے" سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔

ایک روایت میں ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اونٹوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان میں حق ہے اس حق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نر اونٹ جفتی کے لیے اُدھار دینا اس کا ڈول بطور ادھار دینا اور موٹا تازہ اونٹ بطور عطیہ دینا ــــ اس سے اُس حق کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی طرف سے مال لیتے تھے تو اس کی وضاحت حارثہ بن مضرب کی روایت میں ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ کے پاس شام کے کچھ معزز لوگ آئے انھوں نے عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ان کا صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجئے اور یہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دونوں پیش رووں نے ایسا نہیں کیا میں مسلمانوں سے پوچھوں گا، صحابہ کرام سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اچھا ہے حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پوچھنے پر انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے جو مشورہ دیا ہے وہ ٹھیک ہے اگر امر واجب نہ

ہو اور نہ جزیہ ہو جو اُن سے لیا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ہر غلام کے بدلے دس اور ہر گھوڑے کے بدلے دس درہم لیے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے جو کچھ لیا وہ زکوٰۃ نہیں تھی۔

نیز حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ ہے اسی طرح چرنے والے گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہونی چاہیے کیونکہ دونوں کی ساتھ ساتھ نفی کی گئی حالانکہ تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں زکوٰۃ کی نفی ہے اور حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی جو گذشتہ روایت میں منقول ہے زکوٰۃ کی نفی ثابت ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں گھوڑوں کی زکوٰۃ کی مطلقاً نفی مراد ہے چرنے والے ہوں یا دوسرے دیگر متعدد روایات میں بھی غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی مذکور ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے جانور صرف نر ہوں یا صرف مادہ یا ملے جلے ان میں زکوٰۃ واجب ہے لیکن گھوڑوں میں زکوٰۃ کے قائلین اسی صورت میں واجب جانتے ہوں جب ملے جلے ہوں اور نسل بڑھانا مقصود ہو اور یہ قیاس کی خلاف ہے۔ نیز گھوڑے، گائے یا بکری کی بجائے گدھوں اور خچروں کے مشابہ ہیں تو جب ان میں زکوٰۃ واجب نہیں تو ان میں بھی نہیں ہوگی۔ یعنی ان کی زکوٰۃ کا حکم وہی ہوگا جو خچروں اور گدھوں کا ہے۔ گائے اور بکری وغیرہ والا حکم نہیں ہوگا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بھی ان میں زکوٰۃ کی نفی کرتے ہیں۔

## باب ۱۱۵ — حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک حکمران کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے کسی کو مقرر کرے بلکہ انھیں اختیار ہے کہ وہ حاکم کے پاس جمع کرائیں پھر وہ اسے اس کے مصارف پر خرچ کرے یا وہ لوگ خود اپنے طور پر مصارفِ زکوٰۃ پر خرچ کریں، حاکم ان کی مرضی کے بغیر زکوٰۃ وصول نہیں کر سکتا۔

ان کی دلیل حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفدِ ثقیف آیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نہ تو اپنے گھروں سے باہر جا کر عاملِ زکوٰۃ کو ادائیگی کرو اور نہ تم سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اسی طرح ان کا استدلال حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے عشر (دسواں حصہ) لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے اموال کی زکوٰۃ اپنے طور پر ادا کرنے کی اجازت دے یا ان سے وصول کر کے مصارفِ زکوٰۃ پر صرف کرے۔ حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر فرمایا انھیں اسلامی احکام کی تعلیم دی اور بتایا کہ وہ کیا کچھ وصول کریں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے صدقہ کے علاوہ تمام احکامِ اسلام سیکھ لیے ہیں کیا میں مسلمانوں سے بھی عشر لوں۔ فرمایا عشر (مال کا دسواں حصہ) صرف یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عاملین زکوٰۃ مقرر فرماتے اور پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں عشر سے ٹیکس مراد ہے وہ مسلمانوں سے نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا تھا۔ متعدد احادیث میں اس مفہوم کا ذکر کیا گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ حکمران کو جب جانوروں اور پھلوں وغیرہ کی زکوٰۃ کے حصول کا اختیار حاصل ہے تو باقی اموال یعنی سونے چاندی اور مال تجارت کی زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار بھی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۱۱۶ ـــــ زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

ایک جماعت کے نزدیک زکوٰۃ میں عیب دار جانور لیا جا سکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آغازِ اسلام میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والے کو بھیجا تو فرمایا کہ بوڑھی اور جوان اونٹنی نیز عیب والے جانور وصول کرو اور لوگوں کے عمدہ مال نہ لینا۔

دوسرے حضرات جن میں حنفی ائمہ کرام رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ میں عیب دار مال نہ لیا جائے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں یہ آغازِ اسلام کی بات ہے بعد میں عیب دار مال لینے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ عمرو بن حزم فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کو خط لکھا جس میں فرائض وسنن کا ذکر تھا اس میں آپ نے لکھا صدقہ میں بوڑھا اور کانا جانور بکریوں میں سے نر لیا جائے۔

## باب ۱۱۷ ـــــ زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ

اہلِ مدینہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک غلہ جب تک پانچ وسق (تین سو صاع) نہ ہو اس میں زکوٰۃ (عشر) واجب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ (دو سو درہم) چاندی سے کم میں صدقہ ہے، یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری، حضرت جابر بن عبداللہ بن عمر حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیز کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ میں بارش یا اونٹوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ اور ڈولوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی زمین کی پیداوار سے بیسواں حصہ لوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

اہلِ مدینہ کی طرف سے کہا گیا کہ ان احادیث میں کوئی تضاد نہیں بلکہ جن روایات سے انھوں نے استدلال کیا ہے وہ دوسرے فریق کی پیش کردہ احادیث کی تفسیر کر رہی ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں کوئی مقدار مقرر نہیں کہ کتنے غلہ پر زکوٰۃ آئے گی بلکہ

آپ نے فرمایا جو کچھ بھی زمین سے نکلے اس میں دسواں یا بیسواں حصہ ہے تو اس صورت میں وہ احادیث جن میں مقدار کا ذکر ہے ان کے لیے مفسر کیسے بن سکتی ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ رجم کے سلسلے میں حضرت ماعز نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے رجم فرمایا اور حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے پاس بھیجا کہ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو اس سے تم نے ثابت کیا کہ ایک بار اقرار کافی ہے اور وہاں تم نے حضرت ماعز کی روایت کو اس کی تفسیر قرار نہیں دیا تو یہاں کیسے دوسری حدیث کو تفسیر قرار دے رہے ہو۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والے غلہ میں نصاب مقرر نہ ہو، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اموال اور جانور کی زکوٰۃ کے لیے ایک سال گزرنے کی شرط ہے اور نصاب کی مقدار بھی معلوم ہے لیکن زمین سے پیدا ہونے والے غلہ کی زکوٰۃ کے لیے وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی غلہ حاصل ہو عشر دیا جائے پس جب اس کے لیے وقت مقرر نہیں ہے تو مقدار بھی مقرر نہ ہوگی۔

## باب۱۱ ___ پھلوں کا اندازہ لگانا

اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ جب پھل درخت پر لگے ہوتے ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ (عشر) کی مقدار مقرر کر لی جائے اور اسے باغ کے مالک کے سپرد کر دیا جائے اور جب پھل پک جائے تو اس کی مثل زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک جن پھلوں میں عشر واجب ہے ان میں یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جبکہ دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیبر کا علاقہ کسی جنگ کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی حالت میں چھوڑا اور ان سے معاہدہ کر لیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انھوں نے اس پھل کا اندازہ لگایا پھر فرمایا اے یہودیو! میرے نزدیک تم بدترین مخلوق ہو کیونکہ تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، لیکن میری تم سے ناراضگی، تم پر ظلم کا باعث نہیں بنے گی۔ میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ لگایا اگر تم چاہو تو رکھ لو اور چاہو تو یہ میرے لیے ہو جائیں۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ تر کھجوروں میں عشر متعین کر دینے کے بعد اسے اس کے مالک کے حوالے کرنا اور پھر خشک کھجوریں لینا، ادھار ہے اور یہ جائز نہیں۔ علاوہ ازیں جس وقت عشر کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد پھل پکنے سے پہلے ضائع بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں اس پر عشر واجب نہ ہوگا۔

جہاں تک پھل کے درخت پر موجود ہونے کی صورت میں اندازہ لگانے کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ عاملین زکوٰۃ پھل کا اندازہ لگا کر اس کے تہائی یا چوتھائی پھل کے لیے مالک کو اجازت دے دیں تاکہ وہ اپنے اعزہ واقارب اور پڑوسیوں وغیرہ کو دے سکیں۔ باقی میں سے عشر دینا ہوگا اور یہ اس وقت واجب ہوگا جب پھل اتاریں گے۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پھل کا اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ (مالک کے لیے) چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو ___ اس بات پر تمام مسلمان متفق ہیں کہ اس حدیث میں جس حصے کو چھوڑنے کا ذکر ہے وہ اس وقت چھوڑا جاتا ہے جب لوگ پھل کھاتے ہیں اور ابھی عشر کی ادائیگی کا وقت نہیں ہوتا۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ پہلے گروہ نے جو موقف اختیار کیا ہے۔ شروع شروع میں یہ حکم تھا لیکن جب سود حرام قرار دیا گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا، لہٰذا پھل پکنے کے بعد اس میں سے عشر دیا جائے گا۔

## باب ۱۱۹ ـــــ صدقہ فطر کی مقدار

گندم سے صدقہ فطر کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صدقہ فطر میں گندم دینا چاہے تو باقی چیزوں کی طرح اس کا بھی ایک صاع دے۔

ان کی دلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم رمضان میں طعام سے ایک صاع یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر کے طور پر دیتے تھے۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ گندم سے صدقہ فطر دینا ہو تو نصف صاع دیا جاتے۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے گھر والوں کی طرف سے چاہے وہ غلام ہوں یا آزاد، دو مُد گندم یا ایک صاع کھجو دیتی تھیں ظاہر ہے کہ یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم میں تھی اور آپ کے بتانے سے وہ ایسا کرتی تھیں۔ اور دو مُد گندم نصف صاع ہوتی ہے۔ لہٰذا گندم سے نصف صاع صدقہ فطر دیا جاتے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کی زکوٰۃ بھیجو تو انھوں نے قاصد سے فرمایا کہ مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر صرف اس قدر لازم ہے کہ ہم سال کے بعد عید الفطر کے موقع پر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دیں۔ دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق یوں دی جا سکتی کہ صدقہ فطر کی واجب مقدار نصف صاع گندم ہے اور اس سے زائد نفل ہے لہٰذا جو کچھ وہ نصف صاع سے زیادہ دیتے تھے وہ بطور نفل ہوتا تھا۔

متعدد روایات میں نصف صاع گندم کا ذکر موجود ہے اور خلفاء راشدین بھی اسی بات پر متفق ہیں۔

پھر قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ قسموں کے کفاروں میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار میں غلہ دیا جاتے۔ بعض حضرات کے نزدیک جَو اور کھجوریں ایک ایک صاع اور گندم نصف صاع دی جاتے۔

معلوم ہوا کہ صدقہ فطر کے علاوہ بھی جہاں کفارے وغیرہ میں غلہ دیا جاتا ہے جَو اور کھجوروں کے مقابلے میں گندم کی نصف مقدار دی جاتے، لہٰذا صدقہ فطر میں بھی یہی بات صحیح ہے۔

## باب ۱۲۰ ـــــ صاع کا وزن

صاع کے وزن کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا وزن آٹھ رطل (چار سیر) ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ صاع پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی (۵⅓ رطل) ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ، فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم سے کسی نے پانی مانگا چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس جیسے برتن کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ ، نو اور دس رطل کا اندازہ تھا۔

اس حدیث کی روشنی میں کہا گیا کہ حضرت مجاہد نے آٹھ رطل کے بارے میں شک نہیں کیا۔

ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے معلوم ہوا کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور وہ "فرق" تھا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں ایک "فرق" تین صاع کا ہوتا ہے اور چونکہ اس برتن سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین دونوں غسل فرماتے تھے لہٰذا ہر ایک کے حصے میں ڈیڑھ ڈیڑھ صاع پانی آیا اور جب آپ نے آٹھ رطل پانی استعمال فرمایا اور وہ ڈیڑھ صاع تھا تو یہ پانچ رطل پورے اور ایک رطل کا تہائی ہوا۔

اس قول پر یہ اعتراض کیا گیا کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں بتایا کہ وہ برتن بھرا ہوا تھا یا نہ، ممکن ہے ان میں سے ہر ایک کے غسل کے لیے ایک صاع پانی استعمال ہوتا ہو جیسا کہ دوسری روایات اس کی تصدیق بھی کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دو مُد پانی سے وضو اور ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو فرماتے اور ایک صاع کے ساتھ غسل۔ انہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکوک (مُد) کے ساتھ وضو اور پانچ مکوک کے ساتھ غسل فرماتے۔ یعنی چار مکوک کے ساتھ غسل کرتے اور غسل کے ساتھ وضو میں ایک مُد پانی استعمال فرماتے اور ایک مُد دو رطل کا ہوتا ہے لہٰذا چار مُد آٹھ رطل کے ہوتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صاع تھا اس کا اندازہ بھی آٹھ رطل کے ساتھ لگایا گیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

---

# کتاب الصیّام

## باب ۱۲۱ ــــ روزہ دار پر کھانا کب حرام ہوتا ہے

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مکان سے گزرتے ہوئے اندر چلا گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کا دودھ دوھنے اور ہنڈیا گرم کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کھاؤ۔ میں نے کہا میں نے روزہ رکھنے کا

ارادہ کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے، پھر ہم دونوں نے کھانا کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آئے تو جماعت کھڑی ہو گئی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یا فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا۔ حضرت زر بن جیش فرماتے ہیں میں نے پوچھا صبح کے بعد؟ انھوں نے فرمایا صبح کے بعد، البتہ سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ اس حدیث میں مروی ہے احادیث میں اس کے خلاف بھی آیا ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں اور آپ نے فرمایا نہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ سوتے ہوئے جاگ جائیں اور عبادت گزار واپس لوٹیں۔ قرآن پاک کی آیت میں بھی طلوع فجر تک کھانے کی اجازت دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ، سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے یعنی فجر ہو جائے۔"

لہٰذا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے پہلے کے بارے میں ہے۔ امت مسلمہ کا بھی آج تک یہی عمل رہا ہے۔ کہ طلوع فجر سے کھانا پینا بند کر دیتے ہیں لہٰذا ہو سکتا ہے وہ حکم پہلے کا ہو اور پھر منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۲۲ ــــ طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کو نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ طلوع فجر کے بعد نیت کرے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع فجر کے بعد بھی نیت کی جا سکتی ہے۔

اس حدیث میں جس روزے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ فرض روزے ہیں جن کے لیے کوئی خاص دن معین نہیں مثلاً کفاروں کے روزے اور قضائے رمضان کے روزے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرنے والے حفاظ حدیث اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے۔ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ (رحمہم اللہ) جو حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں حجت مانے جاتے ہیں وہ اس حدیث کی سند میں اختلاف کرتے ہیں تاہم اس حدیث کو ثابت مانتے ہوئے بھی وہی فرض روزے مراد ہوں گے جن کے لیے کوئی دن متعین نہیں۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے طلوع فجر کے بعد روزے کا ارادہ فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خاص کھانا پسند فرماتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے تو فرمایا وہ کھانا تمہارے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا پس میں روزہ رکھتا ہوں ــــ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا بھی اس پر عمل ہے اور اس سے نفلی روزہ مراد ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے روزے کے لیے بھی چونکہ دن متعین نہیں ہوتا لہٰذا طلوع فجر کے بعد نیت کی جا سکتی ہے لیکن زوال آفتاب سے پہلے پہلے نیت کی جائے۔

## باب ۱۲۳ —— "دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" کا کیا مطلب ہے

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے یعنی رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا کیا مطلب ہے اس پر محدثین نے بحث کی ہے۔ بعض نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں دو مہینے کم نہیں ہوتے ایک مہینے کے دن کم ہو سکتے ہیں لیکن دونوں کے دن کم نہ ہوں گے۔

لیکن یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ رکھنا ترک کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو —— لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ باقی مہینوں کی نسبت ان دو مہینوں کی فضیلت زیادہ ہے گویا یہاں فضیلت کی کمی کا رد کیا جا رہا ہے۔ دنوں کی تعداد مقرر نہیں ہے۔

## باب ۱۲۴ —— رمضان المبارک میں جان بوجھ کر جماع کرنے کا کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

۱۔ پہلا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص پر کفارہ لازم نہیں بلکہ وہ صدقہ کر دے۔

۲۔ دوسرا مسلک یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ان تینوں باتوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے۔

۳۔ تیسرا مسلک یہ ہے کہ اگر غلام میسر ہو تو اسے آزاد کرے ورنہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یعنی جس چیز کا پہلے ذکر کیا گیا وہ نہ پانے کی صورت میں دوسری بات پر عمل ہوگا۔

پہلے قول کے قائلین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ جل گیا ہے۔ آپ کے استفسار پر اس نے بتایا کہ اس نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ اس کے بعد سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے۔ وہ شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

دوسرے حضرات کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے رمضان شریف کا روزہ توڑ دیا تو آپ نے اسے ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینے کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں، پھر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے لے جا کر صدقہ کر دو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ اس پر سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اسے (خود) کھاؤ۔

تیسرا گروہ کہتا ہے کہ اصل حدیث جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت بھی داخل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے آزاد کرو، اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کے لیے کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ اس کے بعد اسی طرح مذکور ہے جس طرح پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے، معلوم ہوا کہ اصل حدیث میں اختیار کا ذکر نہیں، یہ امام زہری کا اپنا قول ہے۔

یہ حدیث ان پہلی دونوں روایتوں سے اولیٰ ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو تیسرے گروہ کا ہے۔

## باب ۱۲۵ ـــــ سفر میں روزہ رکھنا

ایک جماعت کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے روزہ رکھا تو وہ جائز نہ ہوگا بلکہ اس پر قضاء لازم ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے شخص کو اسے لوٹانے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اختیار ہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے۔ دونوں میں سے کوئی بھی افضل نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی بڑی نیکی نہیں محض نیکی کی نفی نہیں۔ جس طرح آپ نے فرمایا کہ وہ شخص مسکین نہیں جسے ایک دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے، یعنی وہ کامل مسکین نہیں، بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے حیا کرے اور اسے حسب ضرورت روزی حاصل نہ ہو اور نہ اس کا پتا چلتا ہو کہ اسے کچھ دیا جائے۔

نیز متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ رکھا۔ البتہ جب آپ نے صحابہ کرام پر اسے مشقت کا باعث خیال فرمایا تو روزہ توڑ دیا گویا ایسے حالات میں جب روزے کی وجہ سے جہاد کے لیے قوت باقی نہ رہے تو روزہ نیکی نہیں۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ رکھنا افضل ہے بشرطیکہ اس سے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم اور مسافر پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔

تو جب وجوب کا باعث رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو جو شخص اس مہینے میں روزہ رکھے اس نے افضل کو اختیار کیا۔

## باب ۱۲۶ ـــــ نویں ذوالحجہ کا روزہ

ایک جماعت کے نزدیک نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں اس دن کا روزہ عیدالاضحیٰ کے روزے کی طرح ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن ایام تشریق اور یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) مسلمان کے ایام عید ہیں۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ـــــ

وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس دن میدانِ عرفات میں ہوتے ہیں ان کے لیے یہ عید کا دن ہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر میں تھے تو انھوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جہاں تک دوسرے لوگوں کے روزہ رکھنے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی فضیلت مروی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے لیے کفارہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا جائز ہے۔

## باب ۱۲۷ ـــــ عاشورہ کا روزہ

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم، جو اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی، کی طرف بھیجا، اور فرمایا ان سے کہو کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھیں جس کو یوں پاؤ کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہو وہ آخر میں روزہ رکھے۔

اس حدیث کے حوالے سے بعض حضرات عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب سمجھتے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اس کا نسخ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس تر کھجوریں تھیں۔ انھوں نے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا یہ عاشورہ کا دن ہے اور میں روزہ دار ہوں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

علاوہ ازیں یہ روزہ شکرانہ کے طور پر رکھا جاتا ہے اور جو روزہ بطور شکر رکھا جائے وہ اختیاری ہوتا ہے فرض نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لاتے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے استفسار کیا تو انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، ان کی نسبت تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بھی یوم عاشورہ کے روزہ کے استحباب پر دلالت کرتی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔

لہٰذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ محض مستحب ہے اور اس کا رکھنا باعث ثواب ہے اور چونکہ یہ روزہ فرض نہیں اس لیے اس

کے ساتھ نویں تاریخ کے روزے کا بھی حکم ہے۔ جس طرح جمعہ کے دن روزہ رکھنا ہو تو اس کے آگے یا پیچھے مزید ایک دن کا روزہ رکھا جاتا ہے جب کہ رمضان المبارک کے بارے میں یہ بات نہیں کیونکہ وہ مہینہ روزہ رکھنے کے لیے معین و مقصود ہے۔

## باب ۱۲۸ ــــ ہفتہ کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر، اپنی بہن حضرت صماء سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تک ہفتہ کے دن کا روزہ فرض نہ ہو، اسے نہ رکھو اگرچہ تمہیں لکڑی کا ایک چھلکا یا انگور کی لکڑی میسر ہو تو اسے ہی چبالو۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات ہفتہ کے دن نفلی روزہ رکھنا مکروہ جانتے ہیں۔

لیکن ان کی یہ بات درست نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا البتہ اس کے ساتھ پہلے یا بعد والا دن ہو اور بعد والا دن ہفتہ ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے عاشورہ کے روزے کی ترغیب فرمائی اور وہ ہفتے کا دن بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کو پسند فرمایا، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تو یقیناً ان میں ہفتے کا دن بھی ہوتا۔ ایام بیض (تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں (تاریخوں) کے روزے مستحب ہیں۔ اور ان میں ہفتہ بھی آسکتا ہے۔

امام زہری نے اس حدیث کا انکار کیا جس میں ہفتہ کے روزے سے ممانعت کا ذکر ہے اور اگر اس حدیث کو ثابت بھی مانا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ اس دن کی تعظیم کے طور پر یہ روزہ نہ رکھو کیونکہ اس طرح یہودیوں سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

## باب ۱۲۹ ــــ نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا

بعض حضرات کے نزدیک نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ (جائز) نہیں۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ان دنوں کا روزہ رکھنا جائز ہے اور اس کی ممانعت نہیں ہے۔

ان حضرات نے متعدد و متواتر احادیث صحیحہ سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اسی طرح آپ ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے اور فرماتے کہ ان دنوں میں اعمال بارگاہ ربوبیت میں پیش ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے آپ نے شعبان المعظم کے مہینے میں اکثر روزے رکھنے کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور اس سے لوگ غافل ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کو آپ پسند فرماتے تھے اور وہ ایک دن کا روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ یقیناً ان دنوں میں شعبان کا نصف آخر بھی ہوتا تھا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ کوئی شخص پہلے سے

ان دنوں کے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ لے۔

لہٰذا پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھنے سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رہے تو یہ روزے نہ رکھے جائیں کیونکہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور یہ نفل۔ اس طرح احادیث میں تضاد ثابت نہیں ہوگا۔

## باب ۱۳۰ ـــــ روزہ دار کا بوسہ لینا

کیا روزہ دار کے لیے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کی دلیل حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

اسی مفہوم کی روایات حضرت عمر فاروق، عبداللہ بن مسعود اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، احناف کا بھی یہی مذہب ہے البتہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بوسہ لینے سے جماع کی طرف بڑھنے کا خطرہ ہو تو مکروہ ہے۔

اور پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا مطلب بھی یہی ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے سلسلے میں روایات مروی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس مضمون کی روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دوسروں کو اس کی اجازت نہیں، لیکن یہ قول حدیث کے بھی خلاف ہے اور قیاس کے بھی ـــــ حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا پھر اسے سخت محسوس کرتے ہوئے اپنی بیوی کو مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی روزے کی حالت میں بوسہ لیتے ہیں۔ اس عورت نے واپس جا کر خاوند کو بتایا تو اس نے اور زیادہ محسوس کیا، چنانچہ اس نے کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ وہ خاتون دوبارہ حاضر ہوئیں تو سرکار دو عالم تشریف فرما تھے۔ آپ نے پوچھا ان کا کیا مسئلہ ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ ام المؤمنین نے عرض کیا کہ میں نے اسے بتایا لیکن اس کے خاوند کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ اس پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے تم سب سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کو سب سے زیادہ جانتا ہوں ـــــ معلوم ہوا کہ یہ حکم سب کے لیے برابر ہے۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ روزے کی حالت میں کھانا پینا اور جماع کرنا دوسرے لوگوں کی طرح حضور علیہ السلام پر بھی حرام تھا تو جب بوسہ لینا آپ کے لیے جائز تھا تو امت کے لیے بھی جائز ہوگا۔

---

## باب ۱۳۱ ـــــ روزے دار کو قے آنا

ایک جماعت کے نزدیک قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر قے خود بخود آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے فرمائی تو روزہ توڑ دیا۔

دوسرے حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں یہ مسئلہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور جو خود بخود قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔ لہٰذا جن روایات میں روزہ توڑنے کا ذکر ہے ان کی صحت کو بھی برقرار رکھا جائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ قے کی وجہ سے کمزوری پیدا ہونے کی صورت میں روزہ توڑ دیا۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ جن لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ خون کی طرح ہے ان کے نزدیک روزے دار خون نکلوائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو قے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

## باب ۱۳۲ ـــــ روزے دار کا سینگی لگوانا

ایک جماعت کے نزدیک روزے دار کے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا" اس حدیث کو حضرت ابوموسیٰ، حضرت عائشہ، معقل اشجعی، حضرت ثوبان، شداد بن اوس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ روزے کے ٹوٹنے کا سبب سینگی لگوانا ہے ممکن ہے کسی اور وجہ سے روزہ ٹوٹا ہو، حضرت ابواشعث صنعانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی ہے کہ وہ دونوں غیبت کرتے تھے اور روزے کے ٹوٹنے سے مراد اجر وثواب کی کمی ہے۔

صحابہ کرام سے اس کی ایک دوسری وجہ بھی مروی ہے اور وہ کمزوری کا پیدا ہونا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے فرماتے ہیں ہم (یا فرمایا میں) روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کو کمزوری کے باعث ناپسند کرتے تھے، حضرت انس، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ نہ ٹوٹے کیونکہ پیشاب اور پاخانے کی طرح وضو کا نکلنا بھی وضو کے ٹوٹنے کا باعث ہے اور اس سلسلے میں ان کا ایک جیسا حکم ہے تو جب پیشاب اور پاخانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو خون کے نکلنے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

## باب ۱۳۳ ___ جنبی کا روزہ

اگر کوئی شخص رات کو جنبی ہو جائے اور صبح تک جنبی رہے غسل نہ کر سکے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ ہو جائے گا؟

اس سلسلے میں دو موقف ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کا روزہ جائز نہیں ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت جنبی ہوتے پھر غسل کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس دن روزہ بھی رکھتے۔ یہ حدیث تواتر کے ساتھ مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف سنا تو فرمایا مجھے اس بات کا علم نہیں مجھے تو کسی نے (حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے) بتایا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ازواج مطہرات اس بات کو زیادہ جانتی ہیں۔ گویا انھوں نے ازواج مطہرات کی روایت کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی روایت سے اعلیٰ قرار دیا۔

اور یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ امت کے لیے بھی یہی حکم ہے چنانچہ جب ایک شخص کے مسئلہ پوچھنے پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی (بعض اوقات) صبح کے وقت حالت جنابت میں ہوتا ہوں لیکن غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کیا آپ تو گناہوں سے معصوم ہیں اس پر آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہوں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ جائز ہو کیونکہ اگر کسی روزہ دار کو دن کے وقت احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو بوقت صبح حالت جنابت میں ہونے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

گویا جو امور روزے کی حالت میں پیدا ہوں اور ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو ان کی موجودگی میں روزہ شروع کرنا بھی جائز نہ ہوگا مثلاً کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر انھیں پہلے سے حیض یا نفاس ہو تو روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا۔

اور جن امور کے روزے کی حالت میں طاری ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کی موجودگی میں بھی روزہ رکھنا جائز ہوگا۔ جنابت کا بھی یہی حکم ہے۔

## باب ۱۳۴ ___ نفلی روزہ توڑ دینا

اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا اس پر قضاء واجب ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف ہے کہ اس شخص پر قضا واجب نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں میں روزے کی حالت میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی آپ نے مجھے اپنے مشروب سے بچا ہوا دیا میں نے نوش کر لینے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے دار تھی لیکن میں نے آپ کا تبرک (جھوٹا) رد کرنا اچھا نہ سمجھا آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان المبارک کا

قضاء روزہ تھا تو اس کی جگہ روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ تھا تو چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو نہ رکھنا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے سے قضا واجب ہوتی ہے احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

وہ فرماتے ہیں جس حدیث سے تم نے استدلال کیا اور حماد بن سلمہ کی روایت سے اسے نقل کیا اسی حدیث کو حضرت قیس، ابوعوانہ اور ابوالاحوص نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے پوچھا کیا تم رمضان المبارک کے کسی روزے کی قضاء کر رہی تھیں انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں ____ تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس نفلی روزے کو توڑنے میں کوئی گناہ نہیں نہ یہ کہ قضاء بھی واجب نہیں۔

دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس کھانے کا تحفہ آیا۔ ہم نے روزہ توڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ قضا کر لینا۔

پہلے گروہ نے اس حدیث کو موقوف قرار دیتے ہوئے تسلیم نہیں کیا لیکن اسی مضمون کی متصل حدیث بھی مروی ہے جو اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لیے حلوہ تیار کر کے رکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن میں عنقریب اس کی جگہ روزہ رکھوں گا۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے، کیونکہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور عمرہ ایسے افعال ہیں کہ انسان ان کی نذر مان کر انھیں اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ اسی طرح یہ افعال شروع کرنے سے بھی لازم ہو جاتے ہیں اور ان کو چھوڑنا جائز نہیں پھر اگر کوئی شخص حج یا عمرہ شروع کر کے کسی وجہ سے باطل کر دیتا ہے تو قضاء واجب ہو جاتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ جس طرح اپنے اوپر لازم کرنے کے اعتبار سے نماز اور روزے کا وہی حکم ہے جو حج اور عمرے کا ہے اسی طرح توڑنے کی صورت میں بھی نماز اور روزے کا حکم وہی ہو جو حج اور عمرے کا ہے یعنی قضاء واجب ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نفلی روزہ توڑنے کے بعد اسے قضاء کرنے کا قول مروی ہے۔

## باب ۱۳۵ ____ یومِ شک کا روزہ

بعض حضرات کے نزدیک شک کے دن (شعبان المعظم کی تیئیس تاریخ) روزہ رکھنا جائز نہیں۔ وہ حضرت عمار کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت صلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھونی ہوئی بکری لائی گئی انھوں نے اہل مجلس سے فرمایا کھاؤ، ایک شخص الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اس دن نفلی روزہ رکھنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس حدیث میں جس روزے کی کراہت کا ذکر ہے وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے یعنی اسے رمضان المبارک کا روزہ نہ سمجھا جائے۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ یہ روزہ اس روزے کے موافق ہو جاتے جسے وہ پہلے سے رکھتا تھا" مثلاً کوئی شخص بدھ جمعرات کا روزہ رکھتا ہے اب انتیس تیس شعبان المعظم ان ہی دنوں میں آگئیں یا ہر مہینے

کے آخری دو دنوں کا روزہ رکھتا ہے تو وہ ان تاریخوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

# مناسک حج

## باب ۱۳۶ — محرم کے بغیر عورت کا حج

کیا عورت محرم کے بغیر حج کے لیے سفر کر سکتی ہے؟ اس ضمن میں چھ قول ہیں:

(۱)۔ محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں قریب کا سفر ہو یا دور کا۔

(۲)۔ ایک برید ( ) سے کم مسافت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زائد نہیں۔

(۳)۔ ایک دن سے کم وقت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔

(۴)۔ دو راتوں سے کم کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زائد جائز نہیں۔

(۵)۔ تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اس سے کم مسافت پر جا سکتی ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

(۶)۔ بعض حضرات کے نزدیک عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے کسی وقت کی پابندی نہیں۔

پہلے قول کے قائلین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت ایک برید ( ) کی مسافت پر سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذو رحم محرم ہو۔

تیسرے گروہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں۔

چوتھے گروہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عورت خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت پر سفر نہ کرے۔

پانچویں گروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے استدلال کیا جن میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر نہ کرے۔

چھٹے گروہ کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

ان مختلف روایات کو سامنے رکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں مطلق سفر، ایک برید، ایک رات یا دو راتوں کے سفر کی ممانعت ہے ان کے مطابق بھی تین دن کا سفر ناجائز ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کون سی روایات مقدم ہیں اور کون سی مؤخر تاکہ ناسخ و منسوخ کا علم ہو سکے۔ اگر تین دن سفر کی ممانعت والی روایت مقدم ہو تو دوسری روایت سے یہ حکم منسوخ ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود تین دن کے سفر کی ممانعت برقرار

رہے گی۔ اور اگر تین دنوں کے سفر کی ممانعت سے متعلق روایت مؤخر ہو تو یہ ناسخ قرار پائے گی۔ ہر حال دونوں صورتوں میں تین دنوں کی مسافت یا اس سے زائد کا سفر، محرم کے بغیر ناجائز ہی رہے گا لہٰذا اس حدیث پر ہر اعتبار سے عمل ضروری ہوگا بنابریں یہ روایت دیگر روایات سے اولیٰ قرار پائے گی۔

چونکہ چھٹے گروہ کا استدلال بھی ان متواتر روایات کے خلاف ہے لہٰذا وہ حجت نہ ہوگا ——— بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ لونڈیاں سفر کرتی تھیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت مطلقاً نہیں ہے اور ہو سکتا ہے یہ سفر اس ممانعت کے تحت نہ آتا ہو۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محرم کے بغیر سفر کیا تو آپ نے فرمایا تمام لوگ ام المومنین کے محرم ہیں باقی عورتوں کی یہ حالت نہیں۔

## باب ۱۴۷ ——— مواقیتِ احرام

حج یا عمرہ کرنے والا شخص جن مقامات سے احرام کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا ان کو مواقیت کہتے ہیں۔

مواقیت کے سلسلے میں یہ اختلاف ہے کہ کیا عراق کے لیے مستقل میقات مقرر ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ عراق کے لیے مستقل میقات مقرر نہیں وہ دیگر مقررہ مواقیت میں سے جس پر پہنچیں احرام باندھ لیں۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا ——— حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے خود یہ حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی ——— اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اہل عراق کے لیے میقات مقرر ہے اور وہ ذات عرق ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن کی روایت میں عراق کا ذکر نہیں اور پہلے گروہ نے اس روایت سے استدلال کیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا پھر فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ اہل مشرق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا ظاہر ہے کہ یہاں لوگوں سے اہل حجت اور سنت کو جاننے والے لوگ مراد ہیں اور وہ ایسی بات اپنی رائے سے نہیں کہہ سکتے جب تک انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔ دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت کی صورت میں بھی عراق کے لیے ذات عرق میقات قرار پاتا ہے کیونکہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات میں عراق کے میقات کی نفی نہیں اور یہاں اثبات ہے لہٰذا دونوں میں کوئی منافات نہیں۔

بعض حضرات نے اعتراض کیا کہ اس وقت عراق فتح نہیں ہوا تھا تو اس کے لیے میقات کیسے مقرر ہو سکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ میقات مقرر کرتے وقت شام بھی فتح نہ ہوا تھا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی کی بنیاد پر ان دونوں ملکوں کے لوگوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے کہ اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے۔

....

## باب ۱۳۸ ـــــ احرام کہاں سے باندھا جاتے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا اس سلسلے میں اختلاف ہے؟

بعض حضرات کے نزدیک مقام بیداء پر احرام باندھا اور (اہل مدینہ کو) اب بھی یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا کی، پھر سواری کی پاس تشریف لائے جب اس پر سوار ہو گئے تو مقام بیداء میں احرام باندھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بیداء کے مقام پر احرام باندھنا افضل اور سُنّت نہیں، سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے ایسا کیا جیسے آپ وادیٔ محصب میں اترے تو اس کی مختلف وجوہات تھیں اس لیے نہیں کہ وہاں اترنا افضل ہے۔

کچھ حضرات کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام بیداء پر احرام باندھنا ثابت ہی نہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیداء کے بارے میں تم جھوٹ کہتے ہو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس احرام باندھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فیصلہ کرتے ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف کیوں ہے تو انھوں نے فرمایا دراصل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز ادا کی وہاں سے ہی (مسجد ذوالحلیفہ سے) احرام باندھا۔ کچھ لوگ وہاں موجود تھے انھوں نے وہاں کا ذکر کیا پھر آپ سواری پر سوار ہوتے تو کچھ لوگ جو پہلے وہاں موجود نہ تھے وہاں حاضر ہوتے انھوں نے آپ سے کلمات احرام سُنے تو انھوں نے کہا آپ نے یہاں سے احرام باندھا جب آپ مقام بیداء میں پہنچے تو بعض نئے آنے والے حضرات نے یہ کلمات سُنے تو انھوں نے کہا یہاں سے احرام باندھا ہے۔ حقیقت میں آپ نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۳۹ ـــــ تلبیہ کے الفاظ

تلبیہ کے جو الفاظ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ یہ ہیں، لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔ اور بعض روایات میں وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ کا اضافہ بھی ہے۔

اس پر تو مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تلبیہ کے یہی الفاظ کہے جائیں لیکن اس بارے میں اختلاف یہ ہے کہ کیا ان الفاظ پر کچھ اضافہ کیا جا سکتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اضافہ ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ "لبيك اله الحق لبيك" کا اضافہ فرماتے تھے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کچھ الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک وہی الفاظ کہنے چاہئیں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھاتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی جنس سے جو الفاظ چاہو کہو بلکہ نماز کی تکبیر کی طرح یہ الفاظ سکھاتے ہیں تو جس طرح تکبیر میں اضافہ نہیں ہو سکتا اسی طرح یہاں بھی نہیں ہونا چاہیے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی ان الفاظ پر اضافہ کو پسند نہیں کرتے تھے احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

## باب ۱۴۰ ــــ احرام کے وقت خوشبو لگانا منع ہے

احرام کی حالت میں خوشبو لگانا منع ہے لیکن احرام کے وقت یعنی اس سے پہلے خوشبو لگائی جا سکتی ہے یا نہیں۔ حضرت امام محمد اور امام طحاوی رحمہما اللہ کے نزدیک احرام کے وقت خوشبو لگانا مکروہ ہے۔

جب کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ مقام جعرانہ میں ایک شخص بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا اس پر اُونی کوٹ تھا اور داڑھی اور سر پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے احرام باندھا ہے اور میری حالت آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبہ اتار دو اور اپنے آپ سے رنگ دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے تھے وہی عمرہ میں کرو۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی تو فرمایا یہ کس سے آرہی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھ سے۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں اس کے دھونے کا حکم فرمایا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم دیا تھا وہ "خلوق" نامی خوشبو تھی جو احرام کے علاوہ بھی جائز نہیں چنانچہ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی متعدد روایات میں خلوق کی ممانعت آئی ہے کیونکہ یہ عورتوں کی خوشبو ہے مردوں کی نہیں۔

جہاں تک خوشبو لگانے کا تعلق ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے اور آپ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ بیش قیمت خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ ممکن ہے کہ جو خوشبو احرام کے وقت لگائی جاتی تھی اسے بعد میں دھو دیا جاتا ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے موقف پر قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

اگر کسی شخص نے سلا ہوا کپڑا پہن رکھا ہو یا اس کے ہاتھ میں شکار ہو تو احرام کے بعد وہ کپڑا اتارنا اور شکار کو چھوڑنا ضروری ہے اسی طرح اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو تو احرام کے بعد اسے بھی دھونا ہوگا۔

## باب ۱۴۱ ــــ محرم کا سلے ہوئے کپڑے پہننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں سنا کہ جو شخص چادر نہ پاتے وہ سلوار پہن لے اور جو آدمی جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ جو تہبند نہ پاتے اور وہ محرم ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ بھی کفارہ وغیرہ نہیں اور جو شخص جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے اس کے ذمہ بھی کچھ نہیں۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بلا ضرورت سلا ہوا کپڑا یا موزہ پہننا جائز نہیں اور اگر وہ ضرورت کے تحت ایسا کرتا ہے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا البتہ گناہ نہیں ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں کفارے کی نفی نہیں اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر اور سلوار کو پھاڑ کر پہنے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کا ذکر موجود ہے کہ ایک شخص کے سوال پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی ہدایت فرمائی۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں ضرورت کے تحت سر منڈائے تو اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے تو یہاں بھی یہی حکم ہوگا۔

## باب ۱۴۲ — احرام میں ورس اور زعفران ملے ہوئے کپڑے پہننا

جن کپڑوں میں ورس (ایک خوشبو) اور زعفران لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں ان کا پہننا کیسا ہے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ان کا پہننا جائز نہیں، ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے آپ نے فرمایا (احرام میں) ایسے کپڑے نہ پہنو جن میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔

دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اس صورت میں ہے جب ان کپڑوں کو دھو کر ان سے خوشبو وغیرہ نہ کی گئی ہو اگر ان کو دھو دیا گیا حتیٰ کہ اب ان سے خوشبو نہیں آتی تو وہ کپڑا اپنی اصل کی طرف لوٹ آئے گا اور اس کا پہننا جائز ہوگا جیسے ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جائے تو اب اس میں نماز جائز ہے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں یہ استثنا موجود ہے کہ اگر وہ دھوئے ہوں تو جائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۱۴۳ — محرم، قمیص کیسے اتارے

اگر کسی محرم نے قمیص پہنی ہوئی ہو تو وہ اسے کیسے اتارے بعض حضرات کہتے ہیں عام لوگوں کی طرح نہ اتارے بلکہ پاؤں کی طرف سے اتارے کیونکہ اگر وہ عام طریقے سے اتارے گا تو سر ڈھانپے گا اور یہ جائز نہیں، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی آپ کے پاس تھا۔ آپ نے اپنی قمیص کو گریبان سے پھاڑ کر پاؤں کی جانب سے نکالا صحابہ کرام نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنے ان اونٹوں کو جنہیں مکہ مکرمہ کی طرف بھیجا قلادہ ڈالنے اور اشعار (جانور کے ایک پہلو سے خون نکالنا) کا حکم دیا پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں سر کی جانب سے قمیص نہیں اتار سکتا تھا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا شخص عام طریقے کے مطابق قمیص اتارے وہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں انھوں نے احرام باندھا اور ان پر جبہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اتارنے کا حکم دیا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت (مذکورہ بالا) سے اس روایت کی سند احسن ہے اگر صحت سند

کے اعتبار سے یہ بات کرنا ہے تو یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔
اور اگر قیاس سے یہ مسئلہ ثابت کرنا ہے تو قیاس بھی دوسرے گروہ کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم کے لیے ٹوپی وغیرہ پہننا جائز نہیں جیسے قمیص نہیں پہن سکتا۔ لیکن اگر وہ سر پر کپڑے وغیرہ اٹھائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ کوئی چیز سر پر پہن نہیں رہا اسی طرح اگر قمیص اتارتے وقت وہ سر کے اوپر آجائے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سر پر کسی چیز کا پہننا نہیں اور پہننے سے ممانعت ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم کا بھی یہی قول ہے۔

## باب ۱۴۴ — حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دوعالم کا احرام کیسا تھا

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج قران (۳) حج تمتع۔
صرف حج کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ نہ کرنا حج افراد کہلاتا ہے۔
عمرے کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی حج کا احرام باندھ کر حج کرنا تمتع کہلاتا ہے۔
حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھ کر جانا اور دونوں سے فراغت کے بعد احرام کھولنے کو حج قران کہتے ہیں۔
بعض حضرات کے نزدیک حج افراد افضل ہے، ایک گروہ حج تمتع کو افضل سمجھتا ہے اور ایک گروہ حج قران کو افضل قرار دیتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
تینوں گروہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام سے استدلال کرتے ہیں، پہلا گروہ حضرت عائشہ، حضرت اسماء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر کچھ صحابہ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا بعض نے صرف عمرہ کا اور کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیکن سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔
دوسرے حضرات جو حج تمتع کو افضل قرار دیتے ہیں حضرت علی المرتضےٰ، حضرت سعد، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا۔
تیسرے گروہ نے جن کے نزدیک قران افضل ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔
بنو تغلب کا ایک شخص ابن معبد نے کہا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے احرام کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا تیرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تیری راہنمائی کی گئی۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مقام عقیق میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گذشتہ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو "حج میں عمرہ"۔
امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، تینوں مسالک کے لوگوں نے اپنے اپنے موقف پر احادیث پیش کی ہیں اب ہم نے دیکھنا ہے کہ اختلاف کہاں سے پیدا ہوا وہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا تو جن حضرات نے قران کا قول کیا ممکن ہے انھوں نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ اور پھر مسجد سے باہر حج کا تلبیہ سنا ہو جو لوگ حج افراد

کے قائل ہیں انھوں نے صرف حج کا تلبیہ سنا ہو اور اس سے پہلے عمرہ کا تلبیہ نہ سنا ہو تو انھوں نے کہا کہ حج افراد تھا اور بعض حضرات نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ سنا اور اس کے بعد حج کا تلبیہ نہ سنا اور بعد میں آپ کو حج کے افعال بجالاتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے خیال کیا کہ آپ نے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھا لہٰذا یہ تمتع ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ قران تھا کیونکہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی چلائی ہے ان کے علاوہ حضرات احرام کھول دیں اور آپ نے خود اس وقت احرام کھولا جب حاجی حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتا ہے۔

قران کے افضل ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ قران کے لیے احرام میں تاخیر نہیں ہوتی یعنی حج اور عمرہ کا احرام بیک وقت باندھا جاتا ہے جب کہ تمتع میں تاخیر ہوتی ہے۔ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کے دنوں میں احرام باندھا جاتا ہے تو جس کا احرام جلدی باندھا جائے وہ افضل ہے۔ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے "وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ" (حج اور عمرہ کو اللہ تعالےٰ کے لیے پورا کرو) کی تفسیر میں منقول ہے کہ ان دونوں کا اپنی بستی سے (اکٹھا) احرام باندھنا اتمام ہے۔

احناف کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۴۵ ـــــ تمتع اور قران کے جانور پر سواری کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک تمتع اور قران کی ہدی (جانور) پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا جانور لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے جانور پر ضرورت کے تحت ہی سوار ہونا جائز ہے مطلقاً نہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا (ہدی کا) جانور لے جا رہا تھا اور وہ تھک گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں بھی ضرورت کے وقت سوار ہونا ہی مراد ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اشیاء کی دو قسم ہیں ایک وہ جن میں ملکیت مکمل ہوتی ہے اور کوئی ایسا سبب نہیں پایا جاتا جو ملکیت کے احکام کو زائل کر دے مثلاً جس غلام کو ہدی نہ بنایا گیا ہو یا لونڈی کو ام ولد نہ بنایا گیا ہو اسی طرح جس جانور کو مالک نے کسی سلسلے میں لازم نہ کیا ہو تو ایسی چیزوں کو بیچنا، ان سے نفع اٹھانا اور دوسرے کو نفع اٹھانے کے لیے دینا جائز ہے چاہے اس کا معاوضہ لے یا نہ؟ تو جس سے نفع اٹھا سکتا ہے اسے دوسروں کو نفع اٹھانے کے لیے دینا بھی جائز ہے اس کا معاوضہ لے یا نہ ـــــ لیکن جب جانور کا مالک اُسے (تمتع یا قران کے لیے) واجب کر دے تو بالاجماع اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں لہٰذا خود بھی اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

---

## باب ۱۴۶ ___ محرم کن جانوروں کو ہلاک کر سکتا ہے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کیا جاتے، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا ___ ایک روایت میں سانپ اور بھیڑیئے کا بھی ذکر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کلب عقور" سے مراد شیر ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ جس "کلب عقور" کو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں قتل کرنا جائز قرار دیا ہے اس سے مراد شیر ہے لہٰذا حالت احرام میں ہر قسم کے درندے کو قتل کرنا جائز ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کلب عقور سے معروف کتا ہی مراد ہے شیر مراد نہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں بھی یہ بات مذکور نہیں بلکہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بلکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرندے کو قتل کرنا جائز نہیں۔

حضرت عبدالرحمن العمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا یہ شکار ہے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"، میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔

ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یہ شکار ہے" اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر مینڈھا لازم فرمایا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بجو درندہ ہے اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو ناجائز قرار دیا بلکہ اس کے قتل پر تاوان رکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کلب عقور سے ہر درندہ نہیں بلکہ معروف "باؤلا کتا" ہی مراد ہے۔

اگر کہا جائے کہ اگر تمام درندوں کا یہ حکم نہیں تو بھیڑیئے کو قتل کرنا جائز کیوں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں اور پرندوں کا ذکر فرمایا جن کو حرم و احرام میں قتل کیا جا سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے علاوہ کو قتل کرنا جائز نہیں تو جن حضرات کے نزدیک ان میں بھیڑیا بھی شامل ہے ان کے نزدیک تمام درندوں کو قتل کرنا جائز ہے لیکن جو بھیڑیئے کو قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کتے کے علاوہ درندوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی قیاس کرتے ہوئے کہے کہ چونکہ حالت احرام میں سانپ کو قتل کرنا جائز ہے اور اسی بنا پر تمام حشرات الارض کو ہلاک کرنا جائز نہیں تو کتے کو ہلاک کرنے کی اجازت سے تمام درندوں کو قتل کرنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی بات ہوتی تو جس طرح کوے اور چیل کو مارنے کی اجازت ہے تمام پرندوں کے لیے یہی حکم ہوتا حالانکہ باز اور شکرے وغیرہ کا شکار جائز نہیں۔ لہٰذا باؤلے کتے کو مارنے کی اجازت سے ہر درندے کو مارنے کی اجازت ثابت نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۴۷ ___ غیر محرم کا حرم سے باہر کا شکار، محرم کھا سکتا ہے یا نہیں

حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص جو محرم نہ ہو، محرم کے حکم، اشارے یا مدد کے بغیر خود اپنے لیے

شکار کرے تو اس کا کھانا محرم کے لیے جائز ہے یا نہ؟

(۱)۔ بعض حضرات کے نزدیک محرم اس شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا کیونکہ یہ شکار حرام ہے۔ لہٰذا اس کا گوشت بھی حرام ہے۔

(۲)۔ کچھ حضرات کا موقف یہ ہے کہ جو شکار، محرم کے لیے کیا گیا اگرچہ اسے غیر محرم نے کیا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے خود محرم نے شکار کیا لہٰذا حرام ہے۔

(۳)۔ تیسرے گروہ کا مسلک یہ ہے کہ غیر محرم کا شکار، محرم اور غیر محرم دونوں کے لیے حلال ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے متعدد روایات سے استدلال کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی کچھ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو ہم محرم ہیں ـــــ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے تناول نہ فرمایا۔ ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کا ابلا ہوا گوشت پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے واپس لوٹا دیا۔

ان احادیث میں شکار کا گوشت لوٹانے کی علت مذکور نہیں کہ وہ کیا تھی آیا احرام کی وجہ سے لوٹایا یا کسی اور وجہ سے لہٰذا ان سے استدلال صحیح نہیں بلکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اس میں صحابہ کا اختلاف ہے لیکن میرے نزدیک اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی یہ بات مذکور ہے لیکن لوٹانے کی علت واضح نہیں۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کی وضاحت ہے لیکن وہ حدیث مضطرب ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے حالتِ احرام میں شکار کا گوشت حلال ہے جب تک تم خود شکار نہ کرو اور تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے۔

تیسرے گروہ نے ان حضرات کو یوں جواب دیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "جب تک تمہارے لیے شکار کیا جائے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جائے ـــــ اگر یہ بات ہے تو وہ محرم پر حرام ہے۔

وہ فرماتے ہیں متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر غیر محرم، محرم کے لیے اس کے حکم یا مدد کے بغیر شکار کرے تو وہ اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جو محرم تھے لیکن وہ خود محرم نہیں تھے، جا رہے تھے تو ایک گور خر دیکھا وہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اسے ہلاک کر دیا۔ جب صحابہ کرام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا، خود شکار کیا یا قتل کیا، انھوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس کھاؤ ـــــ معلوم ہوا کہ محرم پر وہی شکار حرام ہے جو اس نے خود کیا ہو۔

قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص حرم سے باہر شکار کر کے حرم میں لے جائے تو یہ حرام نہیں اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ محرم پر جو چیز حرام ہے وہ زندہ جانور کو شکار کرنا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۴۸ ــــ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، آغازِ نماز میں بیت اللہ شریف کے پاس، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمروں کے پاس ــــ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کی مثل روایت ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانے کے قائل ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔

ان حضرات کے موقف کو حدیث شریف اور قیاس سے تائید حاصل ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا یہ وہ عمل ہے جسے یہود کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند، پہلی حدیث کی سند سے احسن ہے نیز یہ ممکن ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کسی حکم شرعی کے آنے سے پہلے یہودیوں کے اس طریقے پر عمل کا حکم دیا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔

قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ حدیث میں جن مقامات پر ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ اٹھانے کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) تکبیر نماز کے لیے، (۲) دعا کے لیے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ تو جو حضرات اس کے جواز کے قائل ہیں وہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کو اس کی علت قرار دیتے ہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صفا مروہ اور جمرتین وغیرہ میں جہاں دعا کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہاں احرام کی صورت میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ان مقامات کی تعظیم کے لیے نہیں۔ جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تو بیت اللہ شریف کے پاس بھی غیر احرام کی حالت میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے تو جب غیر احرام کی حالت میں یہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو احرام کی حالت میں بھی نہیں اٹھائے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن مقامات پر دعا کے لیے وقوف ہوتا ہے وہاں ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن جہاں وقوف نہیں ہوتا (مثلاً جمرہ عقبہ تو) وہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو بیت شریف کے پاس وقوف نہیں ہوتا تو وہاں بھی ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

## باب ۱۴۹ ــــ طواف میں رمل کرنا

دونوں کاندھوں کو حرکت دیتے ہوتے پہلوانوں کی طرح چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوتے رمل کرنا سنت ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا (طواف کرتے ہوتے) رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا وہ سچ بھی کہتے ہیں اور

جھوٹ بھی، میں نے پوچھا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا؟ فرمایا انھوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ آپ نے رمل فرمایا لیکن اس کے سنت ہونے کا قول غلط ہے۔ صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقعان پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین پھیروں میں رمل کرو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رمل سنت نہیں اس موقع پر کفار کو بتانے کے لیے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں، رمل کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر رمل نہیں کیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رمل سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو طواف کے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چلے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وقت مشرکین نہیں دیکھ رہے تھے۔ معلوم ہوا اس کی علت محض مشرکین کو دکھانا نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی اور وجہ بھی تھی۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے رمل کے سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کرتے اور اگر مکہ مکرمہ ہی سے تلبیہ شروع کرتے ہو تو طواف کو مؤخر کرتے اور رمل نہ کرتے۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل یوں مروی ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقعہ پر رمل نہ کرنے کے بارے میں حضرت مجاہد کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کے دو مطلب ہوسکتے ہیں یا تو وہ منسوخ ہو گی۔ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس حدیث کی روایت صحیح نہیں۔ معلوم ہوا کہ طواف قدوم میں رمل سنت ہے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۵ ـــــ طواف میں ارکان کو بوسہ دینا

بیت اللہ شریف کے چاروں ارکانؔ کو بوسہ دیا جائے یا صرف دو رکنوں کو؟

ایک جماعت کے نزدیک تمام ارکان کو بوسہ دینا (اور اگر ممکن نہ ہو تو چھڑی وغیرہ سے اُسے چھو کر اسے چومنا) چاہیے۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو بوسہ دیتے تھے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک صرف دو یمنی رکنوں کو بوسہ دینا چاہیے۔ وہ متواتر روایات سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی ان دو رکنوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گذرتے تو بوسہ دیتے دوسرے دو رکنوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے ـــــ اس سلسلے میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں اور اس اعتبار سے انھیں پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث پر ترجیح حاصل ہے۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے کہ یہ دو رکن بیت اللہ شریف کے کنارے پر واقع ہیں جبکہ دوسرے دو رکن حطیم کی وجہ سے بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو جس طرح یمنی رکنوں کے درمیان والے حصے کو بوسہ نہیں دیا جاتا اسی طرح ان دو رکنوں (غیر یمنی رکنوں) کو بھی بوسہ نہ دیا جاتے۔ کیونکہ حطیم جو عمارۂ کعبہ سے باہر نصف دائرے کی شکل میں ہے خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور اس کی وجہ سے یہ

---

لہ۔ خانہ کعبہ کے چار کونے ارکان کہلاتے ہیں جس کونے میں حجر اسود ہے اسے رکن اسود اور اس کے مقابل والے کو رکن یمانی (یمنی)

دوسرے دو رکن اندر کا حصہ شمار ہوتے ہیں اس لیے رکن نہیں کہلاتے۔
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۵۱ ـــــ صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں طواف کرتا ہے جس میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تو کیا وہ طواف کے بعد نوافل ادا کر سکتا ہے؟
اس سلسلے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ادا کر سکتا ہے چاہے کوئی بھی وقت ہو۔ انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبد المطلب! اگر تمہیں اس کام کا نگران بنایا جائے تو کسی شخص کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکنا دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔
دوسرا قول حضرت مجاہد، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہم کا ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے وہ فرماتے ہیں عصر کے بعد سورج کے زرد ہونے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے لیکن باقی تین ممنوعہ اوقات (طلوع، غروب اور دوپہر) میں نہیں پڑھ سکتا۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ عصر کے بعد طواف کرتے اور نوافل ادا کرتے پھر جب سورج کا رنگ متغیر ہو جاتا تو طواف کرتے لیکن نوافل مغرب کی نماز پڑھ کر ادا کرتے۔
ان حضرات کا استدلال یوں بھی ہے کہ فجر کی نماز کے بعد اور نماز عصر کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ بھی جائز ہے لیکن نوافل پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسی طرح جو شخص طواف کرتا ہے تو اس پر نوافل کی ادائیگی اسی طرح لازم ہو جاتی ہے جس طرح نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ لہٰذا ان دو وقتوں میں طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے۔
تیسرا موقف یہ ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کو جو ہدایت دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طریقے پر طواف کر رہا ہے جو جائز ہے تو اسے طواف سے نہ روکو اور اسی طرح اگر نماز کی تمام شرائط پوری ہیں تو انھیں نوافل پڑھنے دو مطلق طواف یا نماز کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا حالت جنابت میں طواف کرے تو وہ اسے منع کر سکتے ہیں اسی طرح اگر نماز کا وقت نہ ہو تو بھی منع کر سکتے ہیں۔
پہلے قول والوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا کہ یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں تو ان حضرات کو جواب دیا گیا کہ اس بات کو تم خود تسلیم نہیں کرتے بلکہ جس طرح اوقات مکروہہ میں دیگر شہروں میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو اسی طرح مکہ مکرمہ میں بھی مکروہ سمجھتے ہو لہٰذا تمہارا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ احناف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے بھی استدلال کیا کہ آپ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن نوافل نہ پڑھے جب مقام ذوطویٰ میں پہنچے تو سورج طلوع ہو گیا تو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے اس سے معلوم ہوا کہ جن پانچ اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اگر ان اوقات میں طواف کیا جاتے

---

حاشیہ صفحہ سابقہ:۔ کہتے ہیں اور دونوں کو منیٰ بھی کہہ دیتے ہیں۔

تو نماز بعد میں پڑھیں گے۔ احناف کا یہی موقف ہے اور اسے دوسرے مسالک پر ترجیح حاصل ہے۔

## باب ۱۵۲ — حاجی کا وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنا

بعض حضرات کے نزدیک جو شخص وقوف عرفات سے پہلے طواف کرلے اور وہ ہدی (قربانی کا جانور) بھی نہ لے گیا ہو تو وہ احرام سے نکل جاتا ہے لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جب تک وہ حج کے تمام افعال مکمل نہ کرلے، طواف یا کسی دوسری وجہ سے اس کا احرام ختم نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر لیتا ہے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے وہ ارشاد باری تعالیٰ " ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ " سے استدلال کرتے تھے۔ نیز ان لوگوں نے اس بات کو بھی دلیل بنایا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دیں نیز آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے اس بات کا علم ہو جاتا جس کا اب علم ہوا تو میں ہدی نہ چلاتا۔

دوسرے گروہ کی طرف سے یوں جواب دیا جاتا ہے کہ " ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ " میں قربانی کے جانور کا ذکر ہے اس سے حاجی مراد نہیں اور بیت العتیق سے سارا حرم مراد ہے لہٰذا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ____ رہا صحابہ کرام کا احرام کھولنا تو یہ ان کے ساتھ اس موقع پر خاص تھا کیونکہ اس وقت حج کے موقع پر عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا تو اب اس کی اجازت ملی انھوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جسے عمرہ میں بدلا گیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدل دے سوائے ان لوگوں کے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرام سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔ گویا احرام سے نکلنا اس بنیاد پر تھا یہ مقصد نہیں کہ جو حاجی طواف کرے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندھتا ہے وہ طواف اور سعی کے بعد فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن جس نے اپنے ساتھ حج کے لیے ہدی بھی چلائی ہو وہ اس وقت احرام سے نکلتا ہے جب حج کے تمام افعال سے فارغ ہو جاتا ہے تو جب ہدی کی وجہ سے وہ طواف کے بعد احرام سے نہیں نکلتا تو حج کے شروع کرنے سے اس کا قربانی کے دن سے پہلے احرام سے نہ نکلنا زیادہ لائق ہے۔

## باب ۱۵۳ — قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

جو شخص حج اور عمرہ کے لیے ایک احرام باندھتا ہے اور حج سے فراغت کے بعد احرام سے نکلتا ہے اسے قارن کہتے ہیں قارن پر حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف لازم ہیں یا صرف ایک بار طواف کرنا کافی ہے۔

اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کو ایک بار طواف کرنا کفایت کرتا ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف کرے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہا کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حج اور عمرہ کو جمع کرے اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر بیک وقت دونوں کے احرام سے باہر آئے۔ دوسرے گروہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ حدیث دراوردی سے مروی ہے اور اس میں ان سے خطا ہوئی کیونکہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دراوردی کی روایت قبول نہیں کرتے تو یہاں کیسے قبول کر لی۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا یہ قران نہیں تھا۔ حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا تھا ــــ آپ نے پہلے عمرہ کیا پھر حج کے لیے احرام باندھا، صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ دراصل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر آئے تھے پھر آپ نے اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدلا اور تمتع کیا۔ آپ نے صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دیا اور اس وقت آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر چکے تھے۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ تمہیں ایک طواف کافی ہے سے مراد طواف قدوم ہے جو کیا جا چکا تھا یعنی وہ عمرہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا انھوں نے ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا، اس حدیث سے بھی پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے لیکن اس سے مراد قران نہیں بلکہ تمتع ہے یعنی وہ ان دونوں کو جمع کرنے کے بعد ایک طواف کریں کیونکہ عمرے کا طواف تو وہ پہلے ہی کر چکے تھے اور چونکہ انھوں نے مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھا تھا اس لیے ان پر یوم نحر سے پہلے طواف نہ تھا جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں حج اور عمرہ کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اس کے جواب میں یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے تو آپ نے فرمایا چلو تمہارے لیے حج اور عمرہ کی طرف سے ایک طواف کافی ہے ــــ دراصل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حائضہ ہو گئی تھیں اور وہ طواف نہ کر سکیں اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ لہٰذا جب انھوں نے قران نہیں کیا تو اس حدیث سے کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے بلکہ ام المومنین نے بعد میں تنعیم پر جا کر احرام باندھا اور عمرہ کیا اور اس کے لیے سعی اور طواف کیا۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا، تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس سے مراد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے طواف کعبہ مراد نہیں، چنانچہ حضرت ابو زبیر کی روایت میں ہے فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کی درمیان صرف ایک بار سعی کی۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھے تو اسے طواف اور سعی کرنا پڑتی ہے اور اگر وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے تو بھی اس پر طواف کعبہ اور سعی لازم ہے اسی طرح اگر وہ جنایت کا ارتکاب کریں تو کفارہ لازم آتا ہے لہٰذا جب وہ دونوں کو ملائیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ ہر ایک کے لیے طواف بھی کریں اور سعی بھی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۵۴ ــــ مزدلفہ میں ٹھہرنے کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک مزدلفہ میں وقوف فرض ہے اور اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ ان کا استدلال قرآن پاک کی اس آیت سے ہے: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (پس جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری اونٹنی کمزور ہو گئی تھی کیا میرا حج ہو گیا (یعنی میں اب حاضر ہوا ہوں کیا جو افعال میں نہیں کر سکا ان کی وجہ سے میرے حج میں فرق تو نہیں پڑا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نماز فجر) پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ وقوف کر لیا، وہ رات یا دن کو میدان عرفات سے لوٹا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ میدان عرفات میں وقوف فرائض حج سے ہے۔ لیکن مزدلفہ کا وقوف حج کے فرائض سے نہیں ہے وہ فرماتے آیت کریمہ میں مشعر حرام کے پاس ذکر خداوندی کا ذکر کیا گیا ہے وقوف کا نہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گا (یعنی اس کی وجہ سے فرق نہیں پڑے گا) تو جو بات آیت کریمہ میں مذکور نہیں (یعنی وقوف مزدلفہ) اس کے چھوٹنے سے حج کا مکمل ہونا زیادہ مناسب ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حج سے متعلق کئی باتوں کا ذکر فرمایا لیکن وہ فرض نہیں مثلاً صفا اور مروہ پر سعی کا ذکر کیا گیا لیکن وہ فرض نہیں۔ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اس کا حج مکمل ہو گیا حالانکہ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو شخص رات کو مزدلفہ میں ٹھہرے پھر صبح کے وقت سو جائے اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے۔ حتیٰ کہ نماز قضا ہو جائے تو اس کا حج بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ دوسرے گروہ نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا کہ نجد کے ایک گروہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، حج عرفات کے دن ہوتا ہے پس جس نے صبح کی نماز سے پہلے عرفات میں وقوف کر لیا اس کا حج مکمل ہو گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جامع کلمات کے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے اس لیے آپ نے ایسا جواب دیا جو جامع تھا اگر مزدلفہ میں ٹھہرنا ضروری ہوتا تو آپ اس کا بھی ذکر فرماتے۔

اگر کہا جائے کہ صرف وقوف عرفات فرض نہیں بلکہ طواف زیارت بھی فرض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں حج کے تمام فرائض کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ وقوف کے سلسلے میں وضاحت فرمائی یہ مطلب نہیں کہ اب اس کے ذمہ حج کا کوئی فرض باقی نہیں اس کے بعد طواف زیارت بھی فرض ہے۔

قیاس کے مطابق بھی دوسرے گروہ کا موقف درست قرار پاتا ہے وہ یوں کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ کمزور لوگ مزدلفہ کی رات منیٰ کی طرف واپس آ سکتے ہیں۔ جیسے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف مزدلفہ سے پہلے واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں ٹھہرنا ساقط ہو گیا جبکہ عذر کے باوجود عرفات میں وقوف ضروری ہے اگر دونوں کا حکم ایک جیسا ہوتا ہے تو عرفات سے واپسی کے لیے بھی عذر کارگر ہوتا، جیسے طواف زیارت

حیض کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ وہ فرض ہے اور طواف صدر ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ وہ واجب ہے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں وقوف فرض نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۵۵ ـــــ مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنیکا طریقہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں وقت عشاء میں جمع کی جاتی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ اذان اور علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی جاتے یا کیا صورت اختیار کی جاتے اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر کہی جائے یعنی دو اذانیں اور دو تکبیریں ہوں۔ ان کی دلیل حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ شریف کی طرف نکلا جب وہ مزدلفہ میں تشریف لائے تو دو نمازوں کو جمع کیا اور ان کے لیے (الگ الگ) اذان اور اقامت کہی اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صرف پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جاتے، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو عمل مذکور ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی نماز کے بعد لوگ بکھر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کے درمیان کھانے کا وقت رکھا تھا۔ لہٰذا اگر اس قسم کی صورت ہو تو دوبارہ اذان اور اقامت کہی جا سکتی ہے لیکن جب لوگ موجود ہوں اور پہلی نماز کے بعد کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو جائیں تو پھر ایک اذان اور ایک اقامت کافی ہے۔ چنانچہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے اور وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔ دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ایوب انصاری حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں اور دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے چنانچہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا اور قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید بیان کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ دو نمازوں کو جمع فرمایا ـــــ نیز چونکہ عرفات میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی اسی طرح کیا جائے۔

## باب ۱۵۶ ـــــ مزدلفہ سے جلدی واپس آنیوالے کمزور لوگوں کیلئے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنیکا وقت

مزدلفہ سے واپسی پر منیٰ میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے لیکن جو لوگ کمزوری وغیرہ

باعث رات کو واپس آجائیں تو کیا وہ طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک وہ طلوع فجر کے بعد کنکریاں مار سکتے ہیں۔

ان کی دلیل حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنھیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (جلدی) واپس بھیجا تو ہم نے فجر کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔ اسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ ہمارے کمزور لوگوں اور عورتوں کو لے جائیں وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھیں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔ وہ فرماتے ہیں پہلے گروہ نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں ماری گئی تھیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اندھیرے میں مزدلفہ سے واپسی کی اجازت دی۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم واپسی کی اجازت فرماتے لیکن کنکریاں مارنے کی اجازت نہ ہوتی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے چچا زاد بھائیو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جلدی چلے جاؤ لیکن طلوع آفتاب تک کنکریاں نہ مارنا۔ اسی طرح دیگر احادیث میں بھی ہے تو پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ کمزور مردوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے جلدی واپسی کی اجازت دی گئی۔ کنکریاں مارنے کے لیے طلوع آفتاب کی پابندی تھی البتہ اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں مارے تو اس کا یہ عمل کافی ہوگا لیکن وہ گنہ گار ہوگا۔

## باب ۱۵۷ ___ طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا

بعض حضرات کے نزدیک قربانی کے دن طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔

ان کا استدلال حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ قربانی کے دن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری تھی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں مزدلفہ کی رات فرمایا کہ وہ واپس جائیں چنانچہ انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں جا پڑھی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو اس پر اعادہ ضروری ہے ورنہ قربانی دینا ہوگی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو مزدلفہ سے جلد واپسی کی اجازت دی ہے تو وہ صرف منیٰ میں آنے کی اجازت تھی کنکریاں مارنے کے بارے میں آپ نے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا۔

پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے اس میں حضرت ہشام بن عروہ سے روایت میں اختلاف ہے۔ ایک روایت وہ ہے جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا جبکہ دوسری طریق پر مروی روایت میں ہے: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں قربانی کے دن حکم فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھیں تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

کا یہ حکم قربانی کے دن سے نہیں بلکہ بعد والے دنوں سے متعلق ہے اور یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اور اس پر عمل اولیٰ ہے کیونکہ دیگر احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے اور آپ نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہیں کیا تھا جیسا کہ حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ اس سے یوم النحر کی صبح مراد ہو کیونکہ دوسرے دن طلوع فجر سے پہلے رمی کے عدم جواز پر اجماع ہے تو پہلے دن کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت امام احمد بن حنبل اس بات پر تعجب کرتے ہوتے فرماتے ہیں کہ اس دن سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا۔ یعنی یوم نحر کو آپ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تشریف لائے آپ مکہ مکرمہ میں نہیں تھے۔ لہٰذا پہلی روایت قابل عمل نہیں ہے۔

## باب ۱۵۸ جو شخص یوم نحر میں کنکریاں نہ مار سکے

اگر کوئی شخص قربانی کے دن کنکریاں نہ مار سکے تو رات کو مارے اور اگر طلوع فجر تک ایسا نہ ہو سکے تو اس پر دَم لازم ہوگا۔ یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے جب کہ طرفین کے نزدیک اگر قربانی کے دنوں میں ہی کنکریاں مار لیتا ہے تو دَم لازم نہ ہوگا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہا دن کو (بکریاں) چرائے اور رات کو کنکریاں مارے۔

طرفین کی دلیل حضرت عاصم بن عدی کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو آگے پیچھے آنے کی اجازت فرمائی وہ یوم نحر کی صبح کا کنکریاں مارتے پھر ایک دن رات چھوڑ دیتے پھر اس سے اگلے دن مارتے۔

حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ لوگ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے لیکن ان پر دم نہیں آتا تھا۔

وہ قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حج کے مختلف مناسک میں بعض ایسے ہیں جن کو زندگی میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے اور ان پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ مثلاً صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف صدر ہے۔

بعض امور کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے اگر انھیں وقت پر نہ کرے تو دَم لازم آئے گا تو جس کے لیے وقت باقی ہے اسے دم لازم ہوئے بغیر قضاء کیا جائے گا اور جس کے لیے وقت باقی نہیں اسے قضا نہیں کر سکتا اور دم لازم ہوگا تو جب کنکریاں دوسرے دن ماری جا سکتی ہیں تو معلوم ہوا ان کا وقت باقی ہے لہٰذا دم لازم نہیں ہوگا۔

## باب ۱۵۹ تلبیہ کہنا کب چھوڑے

بعض حضرات کے نزدیک حاجی میدان عرفات میں تلبیہ نہ کہے رہا یہ مسئلہ کہ کب تلبیہ کہنا ختم کرے تو بعض کے نزدیک جب میدان عرفات کی طرف جانے لگے تو تلبیہ کہنا بند کر دے۔ جب کہ کچھ حضرات کے نزدیک وقوف عرفات کے وقت اسے ترک کرے۔

ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمر، اسامہ بن زید، انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا کہ عرفات میں ہم میں سے بعض تکبیر کہتے تھے اور بعض تہلیل، اور کسی کو بھی رد کیا نہیں جاتا تھا۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ حاجی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ کہتے ہیں کہ جن روایات سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے ان میں تلبیہ کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ یوم عرفہ سے پہلے بھی تو حاجی تکبیر و تہلیل کہہ سکتا ہے حالانکہ اس وقت تلبیہ بھی کہا جاتا ہے لہٰذا ان روایات سے استدلال صحیح نہیں۔ پھر متواتر روایات سے ثابت ہے کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔ حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دن تسبیح، تکبیر اور تہلیل کا دن ہے تو حضرت اسود رضی اللہ عنہ منبر پر پہنچ گئے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کا وقت ہے۔

## باب ۱۶ محرم کب لباس اور خوشبو استعمال کر سکتا ہے

حج کرنے والے کے لیے سِلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا کس وقت جائز ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جب اس کے لیے جماع جائز ہو جاتا ہے اسی وقت سِلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد جب سر منڈا لیتا ہے تو لباس پہننا اور خوشبو لگانا دونوں جائز ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ حلق کرانے کے بعد لباس تو پہن سکتا ہے لیکن خوشبو کا وہی حکم ہے جو جماع کا ہے جب تک طواف نہ کر لے جماع بھی نہیں کر سکتا اور خوشبو بھی نہیں لگا سکتا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عکاشہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس شام (قربانی کے دن کی شام) تک بیت اللہ شریف کی طرف نہیں لوٹا وہ سلے ہوئے کپڑے اور خوشبو ترک کر دے۔

دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے کنکریاں ماریں اور حلق کر دیا تو تمہارے لیے خوشبو لگانا (سلے ہوئے) کپڑے پہننا اور عورتوں سے (جماع) کے سوا باقی تمام امور (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھے) جائز ہو گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جب تم نے کنکریاں ماریں تو اب تمہارے لیے عورتوں کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔ ایک شخص نے پوچھا خوشبو بھی؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر انور پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ آپ کے اس ارشاد گرامی میں حلق کے بعد کا ہی ذکر ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو امور محرم پر حرام ہوتے ہیں وہ تمام امور احرام کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن کیا ان کی حلت یک وقت لوٹتی ہے تو لیا نہیں بلکہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے لیکن جماع کا حکم اسی طرح باقی رہتا ہے۔ ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خوشبو اور لباس کا حکم حلق کی طرح ہو گا یا جماع کے حکم جیسا؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ حج کا احرام باندھنے والا عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے لیکن اپنے جسم سے بال اتارے یا ناخن کاٹے تو اس پر فدیہ لازم ہوتا ہے اور اگر وقوف عرفات سے پہلے لباس پہنے تو بھی فدیہ لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ لباس کا حکم جماع کی طرح نہیں بلکہ بال اور ناخن اتارنے کے حکم جیسا ہے اور حلق کے بعد ناخن وغیرہ کاٹنا جائز ہو جاتا ہے لہٰذا لباس پہننا بھی جائز ہو گا۔ خوشبو کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے۔

اگر کہا جائے کہ حلق کے بعد بوسہ لینا بھی حرام ہے حالانکہ وقوف عرفات سے پہلے اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہوتا ہے تو لباس پہننا بھی حرام ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بوسہ اسباب جماع میں سے ہے اور لباس اصلاحِ بدن سے ہے لہٰذا دونوں کا حکم مختلف ہو گا۔

## باب ۱۶۱ ــــ طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

جس عورت کو طواف زیارت کے بعد اور طواف صدر سے پہلے حیض آجائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ جب تک وہ طواف صدر نہ کرلے واپس نہیں لوٹ سکتی۔ وہ حضرت حارث بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس کا آخری عمل طواف ہونا چاہیے۔ حضرت حارث نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی عورت نے طواف زیارت کر لیا پھر اسے حیض آیا تو وہ طواف صدر کے بغیر واپس جا سکتی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آخر میں طواف کریں البتہ حائضہ عورت پر تخفیف فرمائی۔ حضرت ام سلیم اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ صورت پیش آئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی بات کی طرف رجوع فرمایا تو اس سے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی روایت کا نسخ ثابت ہو گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۶۲ ــــ مناسک حج میں تقدیم و تاخیر

اگر کوئی شخص کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈائے یا سر منڈانے سے پہلے طواف کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلے میں متعدد روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس سے بعض حضرات نے استدلال کیا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ ان احادیث میں اگرچہ اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جہالت سے ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن جان بوجھ کر ایسا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں یوں

عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غیر شعوری طور پر ذبح سے پہلے حلق کروا لیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ـــــ گویا یہ بھول جانے کی صورت تھی، جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ایک دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ آپ نے ان کو یہ بات فرمانے کے بعد کہ کوئی حرج نہیں، فرمایا کہ حج کے احکام سیکھو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی لوگوں نے ایسا کیا اور وہ مسائل سے واقف نہ تھے۔ نیز اس عمل کے عدم جواز پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے حج کا کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا تو وہ اس کے لیے خون بہائے (قربانی کرے) اگر قارن ذبح سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم (قربانی) لازم آئے گا یا نہیں، اگر لازم ہوگا تو ایک یا دو؟ اس سلسلے میں حنفی ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر ایک دم ہوگا۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں دو دم لازم ہوں گے جبکہ صاحبین کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ صاحبین نے ان احادیث سے استدلال کیا جن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن دوسری روایات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا جا سکتا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ دم لازم ہے، صاحبین کے خلاف حجت ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر وہ شخص مفرد ہو تو ذبح کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے لہٰذا تقدیم وتاخیر میں کوئی حرج نہیں لیکن قارن یا متمتع ہونے کی صورت میں قربانی واجب ہے پس تقدیم وتاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محصر (جسے رکاوٹ پیدا ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے اور اس بات پر اجماع ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پر دو دم آئیں گے یا ایک؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ قارن یا متمتع اگر صرف حج افراد یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوتا۔

جب اس نے دونوں کو جمع کیا تو ایک قربانی لازم ہوئی تو اب تقدیم وتاخیر سے بھی ایک ہی دم لازم ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حرمتیں نہیں بلکہ ایک ہی حرمت ہے اس لیے اس کا سبب ایک ہے۔ اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہوا۔

## باب ۱۶۳ ـــ اہل مکہ عمرہ کے لیے کہاں سے احرام باندھیں

عمرہ کرنے والے اہل مکہ کے لیے مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے یا حرم کے باہر کسی بھی مقام سے احرام باندھا جا سکتا ہے؟ کچھ حضرات کے نزدیک مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

ان کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم پر لے جائیں وہاں جب ٹیلوں کے پاس اتریں تو انھیں احرام باندھنے کا کہیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مقام تنعیم کی پابندی نہیں بلکہ کسی بھی مقام سے احرام باندھا جا سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مقام تنعیم پر اس لیے احرام باندھا کہ وہ جگہ قریب تھی۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا فرمایا اللہ کی قسم! سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ یا تنعیم کا ذکر نہیں فرمایا کہ وہاں سے احرام باندھیں لیکن حرم سے تنعیم قریب تھا اس لیے میں نے وہاں سے احرام باندھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ عمرہ کرنے کے لیے حرم کے باہر سے احرام باندھیں، تنعیم کی تخصیص نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۶۴ ــــ قربانی کا جانور حرم سے باہر ذبح کرنا

بعض حضرات کے نزدیک ہدی (قربانی کے جانور) کو حرم میں جانے سے روکا جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جا سکتا ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور ذبح فرمائے۔ نیز ایک موقعہ پر مقام سقیا میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سر میں تکلیف ہو گئی اور انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا تو حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے اونٹ ذبح کر کے وہاں کے لوگوں کو کھلایا،

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر جانور حرم کے اندر ذبح کیے گئے کیونکہ مسلمانوں کو خانہ کعبہ سے روکا گیا تھا حرم سے نہیں۔ چنانچہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ میں تھے تو آپ کے خیمے حرم سے باہر اور مصلّے حرم کے اندر تھا اور حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے جانور کو حرم میں ذبح کیا، لہٰذا صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے جو اونٹ ذبح کیا گیا وہ صدقہ تھا، اور اس کے لیے حرم کی قید نہیں پھر قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ جب کفارۂ ظہار وغیرہ میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہے تو کسی عذر کی وجہ سے اس تسلسل کو چھوڑنا جائز نہیں اسی طرح جب قرآن مجید میں قربانی کے بارے میں "کعبۃ اللہ (یعنی حرم) تک پہنچنے والی قربانی" کے الفاظ مذکور ہیں تو حرم سے باہر نہیں ہو سکتی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۶۵ ــــ ایام تشریق میں روزہ رکھنا

اگر قارن، متمتع اور محصر، قربانی کا جانور نہ پا سکیں اور یوم عرفہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکیں تو ایام تشریق میں روزے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟۔

اس سلسلے میں بعض حضرات کے نزدیک ایسا ہو سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محصر اور متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں متعدد روایات میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کو کھانے پینے اور جماع کے ایام قرار دیا۔ یہ حدیث حضرت علی المرتضٰے، حضرت عائشہ، عمرو بن عاص، عبد اللہ بن حذافہ، ابو ہریرہ، نبیشہ ہذلی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ ان روایات میں قارن، متمتع اور محصر کی استثناء نہیں حالانکہ یہ لوگ بھی وہاں موجود تھے لہٰذا ان روایات کے مقابلے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کمزور ہیں ان میں سے ایک حدیث یحیٰی بن سلام سے مروی ہے اور محدثین اہل علم کے نزدیک یہ شخص ضعیف ہے لہٰذا یہ حدیث منکر ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دن قرار دیتے ہوئے آیت کریمہ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ۔

کی روشنی میں ان لوگوں کے لیے اجازت ثابت کی، حالانکہ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا سب کے لیے ناجائز ہو کیونکہ دسویں ذوالحجہ کو قارن، متمتع وغیرہ روزہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو ایام تشریق میں ممانعت بھی سب کے لیے ہوگی۔

لہٰذا یہ حضرات دو قربانیاں دیں گے ایک تمتع یا قران وغیرہ کی دوسری پہلی قربانی نہ دینے یا روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے لازم ہوگی، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

## باب ۱۶۶ ــــ محصر حج کے احکام

جس شخص کو حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے دشمن یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے تو اس کے لیے احرام سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ اس سلسلے میں چند امور مختلف فیہ ہیں۔

۱۔ کیا وہ اسی وقت احرام سے نکل جاتا ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ کے باعث اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے یا بیماری بھی عذر قرار پائے گی۔

۳۔ کیا اس کے لیے سر کا حلق ضروری ہے یا نہیں؟

پہلے مسئلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ احصار کے ساتھ ہی وہ احرام سے نکل آتے۔ ان کی دلیل حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کے پاؤں میں کوئی چوٹ آجائے یا ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت حجاج فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کی تو انھوں نے بھی میری تائید کی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ کیا جائے وہ احرام سے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر حلق سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دیا لہٰذا حضرت حجاج رضی اللہ عنہ کی روایت جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے، کا مطلب یہ ہے، کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی جنھوں نے اس حدیث کی تصدیق کی تھی، اس کا یہی مفہوم بیان کرتے ہیں، قرآن پاک کی آیت "وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ" کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص جلدی کرتے ہوئے ہدی کے اپنے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے؟ تو بعض حضرات نے اس کا انکار کیا۔ وہ فرماتے ہیں صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ معتبر ہے لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے ــــ جبکہ احناف کی دلیل وہی حدیث ہے جو اس باب کے شروع میں حضرت حجاج بن عمرو، حضرت ابن عباس اور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی۔ اور اس میں زخمی ہونے کی وجہ سے احصار کا ذکر ہے۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس طرح دشمن کی طرف سے خطرے کے پیش نظر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے اور جس طرح دشمن سے خطرے کے باعث تیمم کرنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے۔ گویا دونوں کا حکم ایک جیسا ہے لہٰذا یہاں بھی دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہو گا۔

پھر بعض حضرات کے نزدیک جس شخص کو عمرے کے لیے جاتے ہوئے احصار ہو جائے تو جب اس کی قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے وہ احرام کھول سکتا ہے لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ احصار کے ختم ہونے تک اسی حالت میں رہے گا۔ — پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر قربانی کے بعد احرام کھول دیا تھا اور احصار کے ختم ہونے کی انتظار نہیں کی۔

احناف کا بھی یہی مسلک ہے اور اسے قیاس سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ جن اُمور کو عذر کی وجہ سے ساقط کیا جاتا ہے تو اگرچہ وقت باقی ہو انھیں عذر کی صورت میں رعایت کے ساتھ ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے۔ مثلاً پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے تو اب وقت کا باقی رہنا اس کو ساقط نہیں کرے گا اور وقت نکلنے کی انتظار نہیں کی جائے گی اگرچہ ممکن ہے کہ وقت کے اندر پانی مل جائے۔ اسی طرح عمرے کے لیے بھی اگرچہ کوئی خاص وقت مقرر نہیں لیکن اس عذر کی وجہ سے اسے احرام کھولنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں حج اور عمرے کا حکم ایک جیسا ہے۔

پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا محصر پر حلق لازم ہے یا نہیں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ضروری نہیں ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک لازمی ہے طرفین فرماتے ہیں جب احصار کی وجہ سے اس سے وہ تمام مناسک حج ساقط ہو گئے جن کی بنیاد پر وہ احرام سے باہر آتا ہے مثلاً طواف اور سعی وغیرہ تو حلق کا بھی وہی حکم ہو گا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ باقی امور سے انھیں رکاوٹ ہو گئی ہے لہٰذا انھیں چھوڑنا پڑتا ہے جب حلق کرانے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور حدیبیہ کے موقعہ پر صحابہ کرام نے بھی حلق کروایا تھا۔ تو حلق کرانا ضروری ہے۔ حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں۔

## باب ۱۶۷ — بچے کا حج

اگر بچہ حج کرے تو کیا بالغ ہونے کے بعد اس پر حج فرض ہو گا یا یہی بچپن کا حج کفایت کرے گا؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کے لیے یہ حج کافی ہے ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے حج ہے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے اجر ہے۔

دوسرے حضرات کا موقف ہے کہ بچپن میں کیا ہوا حج فرض حج کی جگہ کفایت نہیں کرتا، بالغ ہونے کے بعد بصورت استطاعت حج فرض ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ حج بھی باعث ثواب ہے لیکن فرض حج کی جگہ یہ حج کفایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس حدیث کے مفہوم کو واضح کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جب بچے نے اپنے گھر والوں کے ساتھ حج کیا تو اس نے حج اسلام کو پورا کیا پھر اگر وہ جوان ہو جائے تو اس پر حج لازم ہو گا یعنی بچپن کا حج باعث ثواب ہے۔

لیکن بالغ ہونے کے بعد فرض حج کی ادائیگی لازم ہو گی۔ آپ کے اس ارشاد سے پہلی حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے فرض حج مراد نہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا، بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے (آخر تک) معلوم ہوا کہ اس پر حج فرض نہیں۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ اگر بچہ کسی وقت کی نماز پڑھ لے پھر اس وقت کے اندر ہی وہ بالغ ہو جائے تو اسے وہ نماز دوبارہ پڑھنا ہو گی کیونکہ پہلی نماز فرض نہ تھی۔

اگر کہا جائے کہ کوئی شخص جس پر عدم استطاعت کی وجہ سے حج فرض نہیں کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے تو اس سے فرض حج ساقط ہو جاتا ہے تو بچے کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بالغ شخص پیدل چل کر یا کسی بھی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو وہ اہل مکہ کی طرح ہو گیا اب اس پر حج فرض ہے لیکن بچہ مکہ مکرمہ پہنچ بھی جائے تو اس پر حج فرض نہ ہو گا کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۶۸ — حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونا

کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں حرم شریف میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ شریف کو اس دن سے حرم بنایا جب زمین و آسمان کو پیدا فرمایا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال کیا گیا ——— یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور سرکار دو عالم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جس دن آپ داخل ہوئے آپ کے لیے احرام کے بغیر داخل ہونا جائز قرار دیا گیا۔ اب قیامت تک احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پھر ان حضرات کے درمیان بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک صرف اہل مکہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتے ہیں باقی لوگ چاہے وہ میقات کے اندر ہوں یا باہر احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے، دوسرے حضرات کے نزدیک میقات پر رہنے والے اور میقات کے اندر رہائش پذیر لوگ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں میقات سے باہر کے نہیں، حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اہل میقات کا حکم وہی ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص میقات سے پہلے یا میقات پر جا کر احرام باندھے تو اس پر دم لازم نہیں ہوتا جبکہ میقات سے احرام کے بغیر اندر جانے والے پر دم لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ میقات سے پہلے اور اس سے باہر کا حکم ایک جیسا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اب قیامت تک اس کی حرمت لوٹ آئی ہے" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خون بہانا جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر (خدانخواستہ) کافر مکہ مکرمہ پر حملہ کریں تو مسلمانوں کے لیے ان سے لڑنا اور ہتھیار نکالنا جائز ہے۔ معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے احرام کے بغیر داخل ہونے کی ممانعت مراد ہے۔

## باب ۱۶۹ ــــ جو شخص اپنی ہدی مکہ مکرمہ بھیجے

جو شخص اپنی ہدی کو قلادہ ڈالے اور اشعار کر کے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجے تو وہ لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک (سِلا ہوا) لباس پہن سکتا ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اسے لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک حالتِ احرام میں رہنا چاہیے۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اپنی قمیص کو گریبان کی طرف سے پھاڑ کر پاؤں کی طرف سے اتارا۔ صحابہ کرام نے آپ کی طرف (تجسس کے طور پر) دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو جسے میں نے بھیجا ہے قلادہ ڈالنے اور فلاں فلاں جگہ اشعار کرنے کا حکم دیا تو میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں اسے سر کی طرف سے اتار نہیں سکتا تھا ــــ آپ نے قربانی کا جانور بھیجا تھا اور خود مدینہ طیبہ میں ٹھہرے رہے۔ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

لیکن دوسرا مسلک یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر کسی ایسی چیز کو چھوڑنا واجب نہیں جسے محرم چھوڑتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ ہدی کا جانور بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور اسے قلادہ ڈالنے کا حکم دیتے ہیں پھر وہ لوگوں کے احرام سے نکلنے تک احرام کی حالت میں رہتے ہیں۔ اس پر ام المومنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (حضرت مسروق فرماتے ہیں) میں نے پردے کے پیچھے سے سنا انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانور (ہدی) کے لیے قلادہ بٹتی تھی پھر آپ اسے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے پاس ٹھہرتے، آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جسے غیر محرم بجا لاتا ہے۔

یہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے لہٰذا روایات کے تواتر کی روشنی میں دوسرے گروہ کا قول ثابت ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور اس سلسلے میں کسی کا اختلاف نہیں جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی یہ صورت نہیں ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ جب کوئی شخص حج کرتا ہے یا عمرہ، ہدی لے جاتا ہے یا نہیں، احرام سے نکلنے کے لیے اسے کچھ افعال ادا کرنے پڑتے ہیں مثلاً طواف، حلق، سعی وغیرہ، محض وقت کے گزرنے سے احرام سے نہیں نکلتا جبکہ یہ شخص جس کے لیے بعض حضرات نے احرام کو ضروری قرار دیا، کسی عمل کے بغیر محض وقت گزرنے پر احرام سے نکلتا ہے معلوم ہوا کہ اس کا حکم وہ نہیں جو حج یا عمرہ کرنے والوں کا ہے لہٰذا اس پر وہ امور حرام نہ ہوں گے جو حج یا عمرہ کرنے والے پر حرام ہوتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

## باب ۱۷۰ ــــ محرم کا نکاح

محرم، حالتِ احرام میں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، بعض حضرات کے نزدیک محرم نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی نکاح کا پیغام

دے سکتا ہے۔ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ اس کا نکاح کیا جاتے اور نہ ہی وہ پیغام نکاح دے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ تمام امور جائز ہیں۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا اور آپ تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ پہلے گروہ نے ابورافع کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالتِ احرام میں نہیں تھے ——— اس حدیث کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت ابورافع کی روایت کو مطر رواق نے روایت کیا اور تمہارے نزدیک وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا اور یہ حضرت عمرو بن دینار، جابر بن زید اور دیگر راویوں کی مثل نہیں جنھوں نے حضرت مسروق کی روایت کی مثل روایت کیا۔

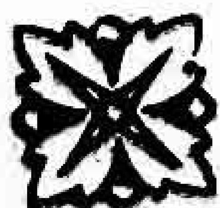
قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم لونڈی خرید سکتا ہے لیکن اس سے جماع نہیں کر سکتا، خوشبو خرید سکتا ہے لیکن استعمال نہیں کر سکتا، اسی طرح قمیص خرید سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہونے کے باوجود ان کا عقد جائز ہے۔ اسی طرح حالتِ احرام میں جماع حرام ہونے کے باوجود نکاح جائز ہوگا اس کا حکم شکار کی طرح نہ ہوگا کیونکہ جس محرم کے ہاتھ میں شکار ہو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے لیکن جس کے ساتھ بیوی ہو اسے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

اگر کہا جائے کہ رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں لیکن اسے خریدنا جائز ہے معلوم ہوا کہ نکاح اور خریدنے کا حکم الگ الگ ہے لہٰذا نکاح کو خریدنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہارا استدلال صحیح نہیں کیونکہ رضاعی بہن سے نکاح اور محرم کے نکاح میں فرق ہے کیونکہ نکاح کے بعد رضاعت کا ثبوت نکاح کو فسخ کر دیتا ہے لیکن نکاح کی موجودگی میں احرام نکاح کو نہیں توڑتا۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

---

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۵ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۲۳ نومبر بروز ہفتہ دوسری جلد کی تلخیص مکمل ہوگئی

محمد صدیق ہزاروی سعیدی



# ریاض الصالحین

(عربی - اردو)

## مکمل سیٹ ۲ جلد

تصنیف: شیخ الاسلام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی قدس سرہ

{۶۳۱ھ ـــــ ۶۷۶ھ}
{۱۲۳۳ء ـــــ ۱۲۷۷ء}

ترجمہ: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
(مترجم جامع ترمذی، شمائل ترمذی و مؤلف تعارف علمائے اہل سنت)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

ادْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

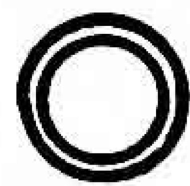
تم اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے۔

# غُنیۃ الطالبین (اُردو)

از محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور



فرید بُک سٹال ۳۸، اردو بازار لاہور




فرید بُک سٹال
۳۸۔ اُردو بازار لاہور
E-mail:info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com